شرح الشاطبیة

تالیف

حضرت صاحب الفضیلة الاستاذ الجلیل القاری المقری

اظہار احمد تھانوی

قراءت اکیڈمی ®
لاھور

شرح

الشاطبية

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

6 لطائف و دعائیں

5 قصص کے بارے میں اور عام انبیاء وغیرہ 3

4 قرآن اسلام کے بارے میں

4 فضائل قرآن -

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ [متفق علیہ]

شرح

الشاطبیۃ

تالیف

حضرت صاحب الفضیلۃ الاُستاذ الجلیل

المقری اظہار احمد التھانویؒ

قراءت اکیڈمی ®

28- الفضل مارکیٹ 17- اردو بازار لاہور

Ph.: 042 - 7122423

انتباہ

لیگل ایڈوائزر: شفیق احمد چاولہ۔ایم۔اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ

نام کتاب	------	شرح شاطبیہ
مرتبہ	------	فضیلۃ الشیخ المقری اظہار احمد تھانویؒ
طابع وناشر	------	قرآءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور
کمپوزنگ و	------	اے ایم۔ٹائم سیور 0300-42 40 141
سرورق ڈیزائن	------	اردو بازار لاہور۔042-7313117

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حرفِ چند

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ. امابعد!

اللہ تعالیٰ کے بے حد وحساب شکر واحسان کے ساتھ حرز الامانی ووجہ التھانی المعروف شاطبیہ کی مشہور عالم ''شرح شاطبیہ'' جو حضرت قبلہ والد صاحب شیخ القراء والمجو دین القاری المقری اظہار احمد التھانوی نور اللہ مرقدہ (م۱۴۱۲ ہجری) کی تالیف کردہ تھی اور عرصہ دراز سے نایاب تھی چھپ کر آپ حضرات کے ہاتھوں میں ہے۔

(شاطبیہ سبع قراءات کی نہایت اہم نصابی کتاب ہے اللہ تعالیٰ نے اسے بے پناہ مقبولیت سے نوازا امام شاطبیؒ کے خلوص اور للّٰہیت کی وجہ سے اسے بہت عروج ومقبولیت حاصل ہوئی ہے بڑے بڑے مشائخ اور علماء نے اس قصیدہ کی تشریح کو اپنے لئے ایک اعزاز جانا۔ حرز الامانی کے سب سے پہلے شارح امام شاطبیؒ کے نامور اور قابل ترین تلمیذ امام سخاوی (م۶۴۳ ہجری) ہیں جن کی شرح ''فتح الوصید'' ابھی زمانہ قریب میں ہی زیور طباعت سے آراستہ ہوئی ہے اس سے قبل شرح مذکور مخطوط تھی۔)

فالحمد لله على ذلك۔

بعد ازاں شاطبیہ کے شارحین کی ایک بڑی طویل فہرست ہے جس میں امام ابوشامہ دمشقی (م۶۶۵ ہجری) امام جعبریؒ (م۷۳۲ ہجری) امام ابوعبداللہ موصلیؒ۔ امام فاسیؒ (م۶۷۲ ہجری) امام جبارہ مقدسیؒ (م۷۲۸ ہجری) امام ابن ابی العز ہمدانیؒ (م۶۴۳ ہجری) علامہ جزریؒ کے استاذ امام ابوبکر ایدغدیؒ (م۷۶۹ ہجری) ملا علی القاری الحنفیؒ (م۱۰۱۴ ہجری) شیخ ضباع المصریؒ۔ امام القراء حضرت قاری مقری محمد عبدالمالک صاحبؒ (م۱۳۷۹ ہجری) شیخ عبدالفتاح القاضیؒ (م۱۴۰۵ ہجری) اور حضرت قاری فتح محمد صاحب مہاجر مدنی ؒ (م۱۴۰۷ ہجری) کے عظیم نام نظر آتے ہیں۔

حضرت قبلہ والد صاحبؒ نے اپنی یہ شرح ۱۹۶۴ء میں تالیف کی جو کتابت اور طباعت کے مراحل سے گزر کر تقریباً ۱۹۷۲ء میں ایک اشاعتی ادارے نے طبع کی۔ معمولی کاغذ کتابت اور سرورق سے مزین یہ شرح علمی حلقوں میں بہت مقبول ہوئی وجہ یہ تھی کہ اس میں طول طویل ابحاث سے قطع نظر کرتے ہوئے نفس کتاب کے حل پر اکتفا کیا گیا تھا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ طالب علم صرف یہ چاہتا ہے کہ اولین اور ابتدائی طور پر اسے نفس مضمون سے ہی مطلع کیا جائے۔ اس بات کا حضرت قبلہ والد صاحبؒ نے اس وقت ادراک کیا جب طول طویل ابحاث سے مزین شروحات کا دور تھا بہت بعد میں جا کر علمی حلقوں کو بالآخر حضرت قبلہ والد صاحبؒ کی اس رائے سے متفق ہونا پڑا کہ حقیقت یہی ہے کہ موجودہ دور کے طالب علم کو طول طویل

ابحاث سے بچا کر صرف نفس کتاب ہی سمجھا دیا جائے۔ بعد ازاں طالب علم جب علم کو سمجھ لے تو پھر علوم کو سمجھنے اور اس میں غوطہ زن ہونے کے لئے علم کا وسیع سمندر اس کے لئے موجود ہے وہ اس سے استفادہ کر سکتا ہے۔

قصہ مختصر شرح کی مقبولیت کے پیش نظر جیسا کہ ہونا چاہیے تھا شرح ہاتھوں ہاتھ لی گئی اور ایڈیشن ختم ہوگیا۔ مگر اس اشاعتی ادارے نے واللہ اعلم اس کی دوبارہ اشاعت کا اہتمام کیوں نہیں کیا۔ ۱۹۸۴ء میں حضرت قبلہ والد صاحبؒ کی اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد میں تدریسی مصروفیات بڑھ جانے کی وجہ سے قرآءت اکیڈمی کو اردو بازار منتقل کر دیا گیا۔ اس وقت یہ بات بڑی شدت سے سامنے آئی کہ طلباء کی علمی ضرورت کے لئے ''شرح شاطبیہ'' کو دوبارہ طبع کیا جائے مگر افسوس اس مذکورہ اشاعتی ادارے نے اس ضرورت علمی کو بالکل محسوس نہیں کیا اور شرح کی طباعت میں حیلے بہانے تراشے۔ بالآخر قبلہ والد صاحبؒ نے طلباء کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے ایک نئی شرح ''امانیہ شرح شاطبیہ'' کے نام سے تالیف کی یہ دوسری شرح بھی علمی حلقوں میں بے انتہا مقبول ہوئی جو کہ طلباء اور اساتذہ دونوں کی علمی ضروریات کو پورا کرتی تھی۔

یہاں یہ عرض کرتا چلوں کہ شاطبیہ کی دو شروح ایک ہی شخصیت کے قلم سے بڑا انوکھا اور منفرد واقعہ ہے تاریخ میں اس طرح کی ایک شخصیت اور ہیں اور وہ ہیں امام ابوشامہ دمشقی ؒ (م ۶۶۵ ہجری) جنہوں نے پہلے شاطبیہ کی شرح کبیر تالیف فرمائی جس کا تذکرہ انہوں نے اپنی شرح شاطبیہ ''ابراز المعانی'' میں فرمایا بھی ہے اور بعد ازاں شرح مذکور ابراز المعانی تالیف فرمائی۔ اس لحاظ سے شاطبیہ کے شارحین کی فہرست میں حضرت قبلہ والد صاحبؒ بھی دو شروح کے مولف ہیں۔

حضرت قبلہ والد صاحبؒ کی پرانی والی ''شرح شاطبیہ'' نایاب تھی دل چاہا کہ اسے نایاب سے دستیاب کر دیا جائے۔ نئی کمپیوٹر کتابت سے مرصع کر کے اور خوبصورت گرد وپیش سے آراستہ کر کے اس کتاب کو پیش کرنے کا ارادہ ہوا۔ سبع قرآءت کے نوآموز طلباء کے لئے اس مرتبہ اشعار کا لفظی ترجمہ بھی شامل کیا گیا ہے اور یہ کاوش راقم السطور کے قلم سے ہے۔ اس لفظی ترجمہ میں راقم نے حضرت قبلہ والد صاحبؒ کے ترجمہ والے الفاظ۔ شرح شعلہ اور المنجد کو سامنے رکھا ہے۔ ترجمہ کرنے کے دوران ایک بات مزید سامنے آئی کہ حضرت قبلہ والد صاحبؒ کی دونوں شروح پر بعض حضرات یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ان شروح میں ترجمہ لفظی نہیں بلکہ صرف مطلب خیز ہے مگر اب راقم السطور کا لفظی ترجمہ اور حضرت قبلہ والد صاحبؒ کا ترجمہ اہل علم کے سامنے آئے گا تو انہیں یہ بات بہت واضح طور پر معلوم ہوگی کہ حضرت قبلہ والد صاحبؒ کا ترجمہ اپنی دونوں شروح میں لفظی بھی ہے اور بامحاورہ بھی ہے۔

حضرت قبلہ والد صاحبؒ کا یہ ایک زبردست کمال ہے کہ انہوں نے شاطبیہ کو آسان اور سہل انداز میں طلباء کے لئے پیش کیا۔ یہ بات اپنی جگہ پر روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اگر حضرت قاری مقری فتح محمد صاحب مہاجر مدنیؒ نے سب سے پہلے قراءات کی کتابوں کو اردو کے قالب میں ڈھالا ہے تو حضرت قبلہ والد صاحبؒ نے قراءات کی کتابوں کو سہل انداز میں انتہائی چابکدستی سے طلباء کے اذہان کے مطابق اردو میں منتقل کیا ہے زبان وبیان کے اسی ادیبانہ رنگ اور علمی فصاحت کو دیکھتے

ہوئے حضرت قبلہ والد صاحبؒ کے ایک ہم عصر شیخ القراءؒ نے فرمایا تھا کہ قاری اظہار احمد تھانویؒ ایسی علمی شخصیت ہیں کہ اگر وہ چاہیں تو عربی میں شاطبیہ کی شرح تالیف کر سکتے ہیں۔ اور یہ حقیقت بھی ہے حضرت قبلہ والد صاحبؒ کی وہ بیاض جو آپ دوران تدریس اپنے سامنے رکھتے تھے وہ شاطبیہ کی مختصر عربی شرح کہی جا سکتی ہے۔

یہ شرح جو آپ کے ہاتھوں میں ہے یعنی ''شرح شاطبیہ'' اور شرح ثانی یعنی ''امانیہ شرح شاطبیہ'' دونوں میں آپ باہم کچھ تشریح و توضیح میں فرق بھی ملاحظہ کریں گے اور چونکہ ان دونوں شروح کے زمانہ تالیف میں تقریباً بیس سال کا عرصہ حائل ہے اس لئے دونوں شروح میں علمی خیالات کا فرق بہرحال نظر آنا کوئی بعید نہیں ہے۔ یہ چیز اکابرین کی کتب میں بھی نظر آتی ہے جیسے علامہ جزریؒ نے ''التمہید'' جو تجوید کی مشہور کتاب ہے اوائل عمری میں تالیف کی اور ''النشر فی القراءات العشر'' اخیر عمر کی تالیف کردہ ہے ان دونوں تالیفات میں بعض مسائل میں امام جزریؒ کی دو آراء معلوم ہوتی ہیں۔ بہرحال علم ایک بحر بے کراں ہے جس میں غوطہ زن ہونے والا اس کی گہرائیوں سے لطف اندوز ہوتا ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس بحر بے کراں سے اپنے گوہر مقصود بھی حاصل کرتا رہتا ہے۔ کبھی اس کی نظروں میں ایک بات گوہر نایاب ہوتی ہے تو کسی دوسرے موقع پر اس کے لئے دوسری بات گوہر آبدار بن کر سامنے آتی ہے۔

یہاں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ راقم السطور کو اپنے اس لفظی ترجمہ میں اپنے شیخ اور مربی فضیلۃ الشیخ القاری المقری محمد ادریس العاصم صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ آمین کا ہر لمحے رہنمائی اور تعاون حاصل رہا۔ حضرت الاستاذ دامت برکاتہم نے نہ صرف لفظی ترجمہ کو بغور ملاحظہ فرمایا بلکہ نہایت مفید مشورہ جات سے بھی نوازا جس کا میں جس قدر بھی شکریہ ادا کروں وہ کم ہے اللہ تعالیٰ میرے شیخ محترم کو اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین

آخر میں عرض کروں گا کہ اگر اس کتاب کی ترتیب جدید میں کوئی خوبی نظر آئے تو وہ بہرحال حضرت قبلہ والد صاحب نور اللہ مرقدہ کی جانب منسوب ہوگی اور اگر کوئی خامی نظر آئے تو وہ راقم السطور کی غلطی متصور ہوگی۔ کتاب کی پروف ریڈنگ میں جناب قاری محمد طارق بالا کوٹی فاضل قراءات عشر کے تعاون کا بہت ممنون و مشکور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو قبول و منظور فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

العارض

(قاری) نجم الصبیح التھانوی عفی عنہ

بن الشیخ القاری المقری اظہار احمد التھانویؒ

شعبان المعظم ۱۴۲۶ھ

ستمبر ۲۰۰۵ء

عرضِ شارح

''حرز الامانی المعروف شاطبیہ'' قراءات سبعہ میں اہم ترین اور اساسی کتاب تسلیم کی گئی ہے۔ یہ کتاب چھٹی صدی ہجری میں علامہ ابوالقاسم بن فیرہ بن خلف شاطبی الاندلسیؒ نے نظم میں تالیف فرمائی۔ فن سبعہ کی کتابوں میں جو مقبولیت اس کو ہوئی وہ اور کسی کتاب کو غالباً نصیب نہیں ہوئی جلیل القدر ائمہ قراءات وحدیث اور اکابرین علم نے اس کتاب پر شروحات لکھیں۔ چنانچہ شیخ ابوالحسن علی سخاویؒ۔ امام جلیل حافظ عبدالرحمٰن بن اسمٰعیل ابوشامہ۔ ابن ابی العز ہمدانی۔ ابوعبداللہ فاسی۔ علامہ ابراہیم ابن عمر جعبری۔ احمد بن جبارہ مقدسی۔ ابوالقاسم علی بن القاصح۔ علامہ جزری کے تلمیذ حافظ اصفہانی۔ شیخ العلوم ملا علی قاری رحمہم اللہ اور دور آخر کے ماہر قراءات حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب پانی پتیؒ جیسے مشائخ اس کتاب کے شارحین ہوئے ہیں۔

یہ ایک درسی کتاب ہے۔ لیکن علمی بے بضاعتی کا یہ عالم کہ ہندو پاکستان میں اس کا متن نایاب ہے۔ شروع میں خیال تھا کہ اس کتاب کو عربی حواشی سے مزین شائع کیا جائے لیکن کتاب نہایت مشکل ہے۔ مختصر حواشی اس کے حل میں کافی نہیں ہو سکتے تھے۔ دوسرے طلبہ میں عربیت کا ذوق مفقود ہے۔ بعض احباب کا اصرار ہوا کہ اردو میں ایک شرح ہو جائے جو آسان پیرایہ میں مختصر نگاری کے ساتھ ضروری مسائل میں سیر حاصل بحثوں پر حاوی ہو۔ اور اشعار کا اردو میں مطلب خیز ترجمہ ہو۔ اپنی علمی خامیوں اور عدیم الفرصتی کی وجہ سے ایک عرصہ تک اس کام میں تاخیر ہوتی رہی۔ کہ عزیز دوست مولانا محمد میاں صدیقی نے شرح کی تکمیل واشاعت میں حوصلہ افزائی کی۔

ان سہولتوں کے پیدا ہو جانے سے میں اپنی انتہائی عدیم الفرصتی کے باوجود اس شرح کی تکمیل میں مصروف ہو گیا شرح کی تمام جلوہ گری ارشاد المرید' شرح شاطبیہ للشیخ محمد علی ضباع مصریؒ مرحوم کی رہین منت ہے۔ جو حل کتاب ہی میں نہیں پورے فن کے حل میں ایک کامیاب شرح ہے۔ مفید مطلب دیگر معلومات ومضامین میں شرح ابوشامہ' النشر' غیث النفع' ملا علی قاریؒ اور استاذ محترم شیخ المقرئین حضرت قاری عبدالمالک صاحبؒ قدس سرہم کے افادات شامل شرح ہیں۔ اور صرف حوالہ طلب مقامات پر ناموں کی تصریح کر دی گئی ہے۔

میں اپنی علمی بے بضاعتی کا معترف ہوں شارحین کرام کی صف میں کھڑے ہونے کی جرأت کرنا مجھ جیسے قاصر العلم کے لئے غیر موزوں ہے۔ لیکن طلبہ کے ساتھ ہمدردی اور خدام کلام اللہ کے نقش قدم پر ایک دو گام چل کر میدان حشر میں ان کی رفاقت کی امیدوں کا ٹمٹماتا ہوا چراغ روشن کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم و صلى الله على خير خلقه محمد و اله و صحبه اجمعين۔

الحقیر (القاری المقری) اظہار احمد التھانویؒ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

علامہ شاطبیؒ

امام ابوقاسم بن فیرہ بن خلف بن احمد رعینی شاطبی اندلسیؒ ۵۳۸ھ میں موضع شاطبہ میں پیدا ہوئے جو اندلس کی بستیوں میں سے تھا۔ قراءات کی تعلیم امام ابوالحسن علی بن ہذیل بلنسیؒ سے حاصل کی۔ امام ابوالحسنؒ نے امام ابوداؤد سلیمان بن نجاحؒ سے اور انہوں نے امام ابوعمرو عثمان بن سعید دانیؒ مصنف کتاب التیسیر سے فیض حاصل کیا۔ نیز علامہ شاطبیؒ نے امام ابوعبداللہ محمد بن العاص النفزیؒ سے بھی اکتساب کیا ہے۔ جو اپنے وقت کے جلیل القدر شیخ تھے۔ علامہ شاطبیؒ کی وفات مصر میں ۸ جمادی الثانیہ ۵۹۰ھ میں بروز یکشنبہ بعد عصر ہوئی۔ اور جبل مقطم کے دامن کے قریب قرافہ صغریٰ میں دفن ہوئے۔ علامہ کی قبر دور حاضرہ میں بھی زیارت گاہ خلائق ہے۔

(فِیرُّہ: بکسر فا وسکون یاء ممدودہ وتشدید راء مضمومہ لغت اندلس میں بمعنی لوہا)

فن قراءات کے مبادی

علم کا نام:

علم قراءات۔

تعریف:

”وہ علم جس سے کتاب اللہ کے ناقلین کا سماعی اور روایتی حیثیت سے کلمات قرآنیہ کے نطق میں اختلاف یا اتفاق معلوم ہو“۔

موضوع:

کلمات قرآنی اس حیثیت سے کہ ان کے نطق کی کیفیات واحوال سے بحث کی جائے۔

غایت:

قرآن کو تحریف وتبدیلی سے بچانا اور ائمہ قراءات کی قراءات کو جاننا۔

فضل وشرف:

علوم شرعیہ میں سب سے افضل فن ہے کیونکہ کلام رب العالمین سے تعلق رکھتا ہے۔

دوسرے علوم سے نسبت:

تباین کی ہے۔

واضعین فن:

ائمہ قراءات ہیں اور بقول بعض ابوعمر حفص بن عمر ودوری ؒ ہیں۔

استمداد:

اس فن میں نبی کریم ﷺ سے لے کر ائمہ قراءات تک صحیح اور متواتر نقول سے استمداد کرنا ضروری ہے۔

حکم:

حکم یہ ہے کہ تعلیم وتعلم میں فرض کفایہ ہے۔

مسائل:

قواعد کلیہ جیسے ہر الف منقلب عن الیاء میں امام حمزہؒ اور کسائیؒ کے لیے امالہ ہے جبکہ ورشؒ کے لیے ان الفات میں تقلیل بالخلف ہے اسی طرح ہر راء مفتوحہ ومضمومہ جو کہ کسرہ اصلیہ یا یاء ساکنہ کے بعد ہو اس کو ورشؒ ترقیق سے پڑھتے ہیں وغیرہ۔

قراءات کے تواتر کی شروط:

کسی قراءات کے صحیح ہونے کے لئے تین ارکان ضروری ہیں:

(۱) اہم ترین رکن یہ ہے کہ روایتی لحاظ سے وہ متواتر ہو۔

(۲) عثمانی رسم الخط کے خلاف نہ ہو۔

(۳) عربیت میں صرفی ونحوی قواعد پر منطبق ہو۔

☆☆☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خُطْبَةُ الْكِتَابِ (۹۴)

(۱) بَدَأْتُ بِبِسْمِ اللّٰهِ فِي النَّظْمِ اَوَّلَا
تَبَارَكَ رَحْمَانًا رَحِيْمًا وَمَوْئِلَا

اَوَّلَا	اَلنَّظْمِ	فِيْ	بِبِسْمِ اللّٰهِ	بَدَأْتُ
پہلے	نظم	میں	بسم اللہ کے ساتھ	میں نے ابتدا کی

وَمَوْئِلَا	رَحِيْمًا	رَحْمَانًا	تَبَارَكَ
اور جائے پناہ	رحم والا	مہربان	بابرکت

فرماتے ہیں: میں اپنی اس نظم کو سب سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے ساتھ شروع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے اوصاف میں مخلوق کی صفات سے منزہ ہے وہ بڑا مہربان ورحیم ہے یعنی بڑی چھوٹی تمام نعمتیں اسی کے فیضان رحمت سے تعلق رکھتی ہیں اور وہ مصیبت زدوں کی آخری پناہ گاہ ہے۔

(۲) وَثَنَّيْتُ صَلَّى اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَى الرِّضَا
مُحَمَّدِنِ الْمُهْدٰى اِلَى النَّاسِ مُرْسَلَا

اَلرِّضَا	عَلٰى	رَبِّيْ	اَللّٰهُ	صَلَّى	وَثَنَّيْتُ
پسندیدہ	پر	میرا رب	اللہ	رحمت نازل فرمائے	اور میرا دوسرا کلام

مُرْسَلَا	اَلنَّاسِ	اِلٰى	اَلْمُهْدٰى	مُحَمَّدٍ
بھیجے گئے	انسانوں	طرف	ہدیہ کیے گئے	محمد ﷺ

۳ وَعِتْرَتِهٖ ثُمَّ الصَّحَابَةِ ثُمَّ مَنْ
تَلَاهُمْ عَلَى الْاِحْسَانِ بِالْخَيْرِ وُبَّلَا

وَعِتْرَتِهٖ	ثُمَّ	اَلصَّحَابَةِ	ثُمَّ	مَنْ
اور آپ کا خاندان	پھر	صحابہ	پھر	وہ

تَلَاهُمْ	عَلَى	اَلْاِحْسَانِ	بِالْخَيْرِ	وُبَّلَا
ان کی اتباع کی	پر	اخلاص	خیر کے ساتھ	موسلا دھار بارشیں

یعنی اس کے بعد دوسرے نمبر پر میرا قول ہے کہ اللہ جو میرا مالک ہے اس پسندیدہ ہستی پر رحمتیں نازل فرمائے جس کو اس نے نبوت کے لئے منتخب فرمایا اور رسول بنا کر اپنی مخلوق کو ہدیہ عنایت فرمایا اور اس پیغمبر کی عترت یعنی خواص اہلبیت اور صحابہ اور ان تمام تابعین پر رحمتیں نازل ہوں جنہوں نے اخلاص کے ساتھ خیر و برکات کی بارش بن کر حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی پیروی کی۔

۴ وَثَلَّثْتُ اَنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ دَآئِمًا
وَمَا لَيْسَ مَبْدُوْءًا بِهٖ اَجْذَمُ الْعُلَا

وَثَلَّثْتُ	اَنَّ	اَلْحَمْدَ	لِلّٰهِ	دَآئِمًا
اور میرا تیسرا کلام	یقینا	تمام تعریفات	اللہ کے لیے	ہمیشگی والی

وَمَا	لَيْسَ	مَبْدُوْءًا	بِهٖ	اَجْذَمُ	اَلْعُلَا
اور جو	نہیں	شروع کیا گیا	اس کے ساتھ	مقطوع	شرف

یعنی مندرجہ بالا دو قولوں کے بعد میرا تیسرا قول یہ ہے کہ تمام محامد دوامی طور پر اللہ تعالیٰ ہی کو زیبا ہیں یا اس اللہ کی ذات کے لئے ہیں جو ہمیشہ رہنے والا ہے (مطلب یہ کہ دَآئِمًا حمد سے یا لفظ اللہ سے دونوں سے حال ہو سکتا ہے) اور جو کام اللہ کی حمد و ستائش سے شروع نہیں کیا جاتا اس کا فضل و شرف ناقص ہی ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے:

كُلُّ اَمْرٍ ذِىْ بَالٍ لَمْ يُبْدَاْ فِيْهِ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ اَوْ بِالْحَمْدِ فَهُوَ اَقْطَعُ. (ابو داوٗد، ابن ماجہ)

ہر کام خواہ کتنا ہی شاندار ہو لیکن اللہ کی حمد سے نہ شروع کیا جائے تو ناقص ہی رہتا ہے۔

فضائل قرآن مجید

(۵) وَبَعْدُ فَحَبْلُ اللّٰهِ فِيْنَا كِتَابُهٗ

فَجَاهِدْ بِهٖ حِبْلَ الْعِدَا مُتَحَبِّلَا

وَبَعْدُ	فَحَبْلُ اللّٰهِ	فِيْنَا	كِتَابُهٗ
اور بعد	پس اللہ کی رسی	ہمارے درمیان	اس کی کتاب
فَجَاهِدْ	بِهٖ	حِبْلَ الْعِدَا	مُتَحَبِّلَا
پس کوشش کر	اس کے ساتھ	دشمنوں کا مکروفریب	جال سے شکار کرنیوالا

یعنی حمد وصلوٰۃ کے بعد سمجھنا چاہیے کہ ہمارے لئے خدا کی رسی اس کی کتاب ہے مراد قرآن مجید ہے۔ اس کو مجازاً رسی کہا گیا ہے یعنی قرآن کو تھامنے والا شخص عذاب الٰہی سے اسی طرح بچ جائے گا جس طرح رسی کو پکڑنے والا شخص کنوئیں وغیرہ میں گرنے سے بچ جاتا ہے یہ مضمون حدیث سے لیا گیا ہے۔

چنانچہ حدیث میں آتا ہے كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ إِلَى الْأَرْضِ (مصنف ابن ابی شیبہ) یعنی اللہ کی کتاب آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے۔

نیز قرآن میں ہے: وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا' حَبْل سے بعض مفسروں کے نزدیک قرآن مراد ہے۔ لہٰذا اے قاریٔ قرآن! اس کتاب کے دلائل و براہین کے ساتھ دشمنوں کے مکروفریب (حِبْـــل بالکسر) کی تاروپود بکھیر دے۔ قرآنی دلائل وآیات کے ذریعہ ایسا جال تیار کر کہ جس سے تو شکار کر کے دشمنوں کو حق کی طرف لے آئے۔

(۶) وَاَخْلِقْ بِهٖ اِذْ لَيْسَ يَخْلُقُ جِدَّةً

جَدِيْدًا مُوَالِيْهِ عَلَى الْجِدِّ مُقْبِلَا

وَاَخْلِقْ بِهٖ	اِذْ	لَيْسَ	يَخْلُقُ	جِدَّةً
اور کس قدر لائق تحسین	کیونکہ	نہیں	پرانا ہوتا ہے	تازگی

جَدِيْدًا	مُوَالِيْهِ	عَلٰى	اَلْجِدِّ	مُقْبِلًا
شرف والا	اس کے خدماء	پر	کوشش	متوجہ ہونے والا

یعنی قرآن میں جدوجہد کرنا کس قدر لائق تحسین ہے کیونکہ اس کی جدت کبھی بھی بوسیدہ نہیں ہوتی (جَـدِيْـدًا) بمعنی وہ بہرحال رفیع الشان رہتا ہے۔ قرآن سے لگاؤ رکھنے والے حق کے پیکر بن کر اس کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ حدیث میں ہے:

وَلَا يَخْلُقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا يَنْقَضِيْ عَجَائِبُهُ (ترمذی۔ الدارمی) یعنی قرآن کثرت ورد سے کبھی پرانی کتاب نظر نہیں آئے گی۔ اور نہ قرآن کے عجائب ختم ہوں گے۔

(۷) وَقَـارِئُـهُ الْـمَـرْضِـيُّ قَـرَّ مِثَـالُـهُ

كَـالْاُتْـرُجِّ حَـالَيْـهِ مُـرِيْـحًـا وَمُـوْكِلَا

وَقَارِئُهُ	اَلْمَرْضِيُّ	قَرَّ	مِثَالُهُ
اور اس کا پڑھنے والا	پسندیدہ	قائم ہوئی	اس کی مثال
كَالْاُتْرُجِّ	حَالَيْهِ	مُرِيْحًا	وَمُوْكِلَا
جیسے ترنجبین	اس کے دو حال	خوشبودار	اور غذا بن جانے والا

یعنی قرآن کا پڑھنے والا مستحسن زندگی کا مالک ہے اس کی قراءت وعمل کی وجہ سے حدیث میں اس کو ترنج سے مشابہ کہا گیا ہے، جس میں دوہری خوبیاں ہوتی ہیں، خوشبودار اور کھانے میں لذیذ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّ طَعْمُهَا طَيِّبٌ. (بخاری و مسلم)

یعنی قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال ترنج کی سی ہے کہ بہترین خوشبو اور شیریں مزہ۔

(۸) هُـوَ الْـمُـرْتَـضٰـى اَمًّـا اِذَا كَـانَ اُمَّةً

وَيَـمَّـمَـهُ ظِـلُّ الـرَّزَانَةِ قَـنْـقَـلَا

هُوَ	اَلْمُرْتَضٰى	اَمًّا	اِذَا	كَانَ	اُمَّةً
وہ	پسندیدہ	پیشوا	جبکہ	وہ ہوتا ہے	جامع الخصائل

وَيَمَّمَهُ	ظِلُّ الرَّزَانَةِ	قَنْقَلَا
اوراس کا قصد کرتا ہے	وقار کا سایہ	تاج کسریٰ

یعنی قاری قرآن جب کہ لوگوں کے لئے پیشوا ثابت ہو تو اپنے مقاصد کے لحاظ سے وہ پسندیدہ الٰہی ہوتا ہے، سکینت و وقار تاج کسریٰ بن کر (یا کوہ گراں بن کر) اس کا ارادہ کرتی ہے کیونکہ فضائل خیر اس میں بکثرت موجود ہوتے ہیں۔

(۹) هُوَ الْحُرُّ اِنْ كَانَ الْحَرِيَّ حَوَارِيًا
لَهُ بِتَحَرِّيْهِ اِلَى اَنْ تَنَبَّلَا

هُوَ	اَلْحُرُّ	اِنْ	كَانَ	اَلْحَرِيَّ	حَوَارِيًا
وہ	آزاد	اگر	ہو	لائق	مددگار

لَهُ	بِتَحَرِّيْهِ	اِلَى	اَنْ	تَنَبَّلَا
اس کے لئے	اس میں جدوجہد کرنے کے ساتھ	تک	حتی کہ	انتقال کر جائے

یعنی قاری آزاد ہوتا ہے۔ دنیا کی خواہشیں اسے غلام نہیں بنا سکتیں بشرطیکہ وہ اس کا اہل بھی ہو۔ اور حالت یہ ہو کہ وہ قرآن کا حواری (مددگار) اور اس کی خدمت کرنے میں مرتے دم تک شایان شان جدوجہد سے کام لے۔

(۱۰) وَاِنَّ كِتَابَ اللّٰهِ اَوْثَقُ شَافِعٍ
وَاَغْنٰى غَنَاۤءً وَّاهِبًا مُّتَفَضِّلَا

وَاِنَّ	كِتَابَ اللّٰهِ	اَوْثَقُ	شَافِعٍ
اور یقیناً	اللہ کی کتاب	سب سے مضبوط	سفارش کرنے والی

وَاَغْنٰى	غَنَاۤءً	وَّاهِبًا	مُّتَفَضِّلَا
اور سب سے زیادہ مستغنی کر دینے والی	اکتفا	عطا کرنے والی	فضل والی

یعنی اللہ کی کتاب پاک اپنے حامل کے لئے بہترین وقابل اعتماد وسفارش کرنے والی ہے۔

حدیث میں ہے: اِقْرَءُ وا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِّاَصْحَابِهٖ. (مسلم)

یعنی ”قیامت کے دن قرآن جس کا سفارشی ہو جائے گا وہ نجات پا جائے گا۔“

﴿قولہ﴾ وَاَغْنٰی غَنَاءً یعنی ہر قسم کے فکرات سے مطمئن بنانے والی کتاب ہے۔

چنانچہ حدیث میں ہے: اَلْقُرْاٰنُ غِنیٌّ لَا فَقْرَ مَعَهٗ وَلَا غِنیٌّ دُوْنَهٗ.

یعنی ”قرآن وہ استغنا بخشنے والی کتاب ہے جس کے ہوتے کبھی فقر کی حالت نہیں ہو سکتی۔“

﴿قولہ﴾ وَاهِبًا مُتَفَضِّلَا یعنی اس کتاب پاک کی یہ حالت ہے کہ بقدر کفایت بخشتی ہے بلکہ مزید فضل کا سامان ثابت ہوتی ہے۔

(۱۱) وَخَیْرُ جَلِیْسٍ لَا یُمَلُّ حَدِیْثُهٗ
وَتَرْدَادُهٗ یَزْدَادُ فِیْهِ تَجَمُّلَا

وَخَیْرُ	جَلِیْسٍ	لَا	یُمَلُّ	حَدِیْثُهٗ
اور بہترین	ہم نشین	نہیں	اکتاہٹ ہوتی ہے	اس کی بات

وَتَرْدَادُهٗ	یَزْدَادُ	فِیْهِ	تَجَمُّلَا
اور اس کا بار بار ورد کرنا	زیادہ کرتا ہے	اس میں	جمال

یعنی کتاب اللہ بہترین ساتھی اور بہترین انیس ہے۔ اس کی ہمنشینی سے کبھی آدمی تنگ دل نہیں ہوتا نہ اس کے مکالموں سے طبیعت اکتاتی ہے اور اس کا بار بار ورد اس کے جمال وحسن کے اضافہ کا باعث ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ تَرْدَادُهٗ کی ضمیر قاری کی طرف راجع ہو۔ یعنی قاری کو اس کتاب پاک کے بار بار پڑھنے سے ثواب کثیر اور اہم فوائد حاصل ہوتے ہیں جن کی وجہ سے وہ دنیا وآخرت میں جمال جہاں افروز ہو جاتا ہے۔

(۱۲) وَحَیْثُ الْفَتٰی یَرْتَاعُ فِیْ ظُلُمَاتِهٖ
مِنَ الْقَبْرِ یَلْقَاهُ سَنًا مُتَهَلِّلَا

وَحَیْثُ	اَلْفَتٰی	یَرْتَاعُ	فِیْ	ظُلُمَاتِهٖ
اور جس جگہ	جوان	گھبرائے گا	میں	اس کی تاریکیاں

مِنْ	اَلْقَبْرِ	يَلْقَاهُ	سَنًا	مُتَهَلِّلًا
سے	قبر	اس سے ملاقات کرے گا	روشنی	خوشی سے دمکتے چہرے والا

یعنی اگر قاری قبر میں اپنی ظلمتوں اور گناہوں سے گھبرا رہا ہوگا تو یہ قرآن مجید اس کے لیے روشنی کا سامان بن کر خوش ہوتا ہوا ملے گا۔

ظُلُمَاتِهِ: کی ضمیر یا تو اَلْفَتٰی کی طرف راجع ہے یا اَلْقَبْرِ کی طرف۔

(۱۳) هُنَالِكَ يَهْنِيْهِ مَقِيْلًا وَرَوْضَةً

وَمِنْ اَجْلِهٖ فِيْ ذِرْوَةِ الْعِزِّ يُجْتَلَا

هُنَالِكَ	يَهْنِيْهِ	مَقِيْلًا	وَرَوْضَةً
وہاں (قبر کیلئے اسم اشارہ)	اس کو مبارکباد دے گا	آرام گاہ	اور باغ

وَمِنْ	اَجْلِهٖ	فِيْ	ذِرْوَةِ الْعِزِّ	يُجْتَلَا
اور سے	اس کی وجہ	میں	عزت کی بلندی	دیکھا جائے گا

ذِرْوَةِ: ذال پر فتح، کسرہ اور ضمہ تینوں صحیح ہیں۔

یعنی اس وقت قرآن پاک قاری کو مبارک باد دے گا اور اس کی قبر کے آرام گاہ ہو جانے اور پُرعیش باغ میں تبدیل ہو جانے پر مسرت کا پیغام ثابت ہوگا۔ اور قرآن کی تلاوت کی وجہ سے قیامت کے دن قاری عزت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز دیکھا جائے گا۔

(۱۴) يُنَاشِدُ فِيْ اِرْضَائِهٖ لِحَبِيْبِهٖ

وَاَجْدِرْ بِهٖ سُؤْلًا اِلَيْهِ مُوَصَّلَا

يُنَاشِدُ	فِيْ	اِرْضَائِهٖ	لِحَبِيْبِهٖ
اصرار کرے گا	میں	اس کو راضی کرنا	اپنے دوست کے لیے

وَاَجْدِرْ بِهٖ	سُؤْلًا	اِلَيْهِ	مُوَصَّلًا
اور کس قدر عجیب ہے	سوال	اس تک	پہنچایا گیا

اَجْدِرْبِهٖ: فعل تعجب

یعنی قرآن مجید اپنے دوست (قاری) کو راضی رکھنے میں اپنی پوری قوت صرف کرے گا۔ (اس وقت) قاری کو منزل مقصود پر پہنچانے میں یہ قرآن کس قدر قابل قدر ثابت ہوگا۔

(۱۵) فَیَا اَیُّهَا الْقَارِیْ بِهٖ مُتَمَسِّكًا
مُجِلًّا لَّهٗ فِیْ كُلِّ حَالٍ مُّبَجِّلًا

فَیَا	اَیُّهَا	اَلْقَارِیْ	بِهٖ	مُتَمَسِّكًا
پس اے	وہ	قاری	اس سے	چمٹنے والا

مُجِلًّا	لَهٗ	فِیْ	كُلِّ	حَالٍ	مُبَجِّلًا
توقیر کرنے والا	اس کے لئے	میں	ہر	حال	عزت کرنے والا

جو قاری صفات مذکورہ سے موصوف ہے اس کو پکارتے ہوئے کہتا ہے۔ اے قرآن کے پڑھنے والے! ان حالات میں کہ تو اس قرآن کو مضبوط تھامے ہر حال میں اس کی عزت کرنے اور عظمت پیش نظر رکھنے والا ہے۔

(۱۶) هَنِیْٓــًٔا مَّرِیْٓـًٔا وَّالِدَاكَ عَلَیْهِمَا
مَلَابِسُ اَنْوَارٍ مِّنَ التَّاجِ وَالْحُلٰی

هَنِیْٓـًٔا	مَّرِیْٓـًٔا	وَالِدَاكَ	عَلَیْهِمَا
مزیدار	خوشگوار	تیرے والدین	ان دونوں پر

مَلَابِسُ	اَنْوَارٍ	مِّنْ	اَلتَّاجِ	وَالْحُلٰی
لباس	نورانی	سے	تاج	اورزیوارات

﴿قولہ﴾ هَنِيْئًا مَّرِيْئًا: (فعل محذوف کا مفعول مطلق) مبارک ہو۔ اور خوش عیشی کا پیام ثابت ہو۔
مَلَابِسُ: مَلْبَسٌ کی جمع بمعنی لباس۔ یہ جواب ندا ہے یعنی قرآن تیرے والدین کے لئے مبارک اور خوش عیشی کا پیام ثابت ہو کر ان کو تاج اور زیوارت سے آراستہ نورانی لباس پہنائے جائیں گے۔

حدیث میں ہے:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَ عَمِلَ بِمَا فِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا. (ابو داؤد)

یعنی جو شخص قرآن کی تلاوت کرے اور اس کی باتوں پر عمل بھی کرے، قیامت کے روز اس کے والدین کو سنہری تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی شعاعوں سے بھی زیادہ تیز ہوگی۔ ایسی صورت میں خود اس قاری کے متعلق کیا گمان کرتے ہو؟

۱۷) فَمَا ظَنُّكُمْ بِالنَّجْلِ عِنْدَ جَزَآئِهٖ
اُولٰٓئِكَ اَهْلُ اللّٰهِ وَ الصَّفْوَةُ الْمَلَا

فَمَا	ظَنُّكُمْ	بِالنَّجْلِ	عِنْدَ	جَزَائِهٖ
پس کیا	تمہارا خیال	صاحبزادہ سے	وقت	اس کا انعام

اُولٰٓئِكَ	اَهْلُ اللّٰهِ	وَالصَّفْوَةُ	اَلْمَلَا
یہ	اہل اللہ	اور خواص	اشراف

یعنی ایسی صورت میں تمہارا کیا خیال ہے۔ خود اس برخوردار کے متعلق جبکہ وہ جزا و انعام پا رہا ہوگا۔ یقیناً یہی لوگ اہل اللہ اور باعزت مقربین بارگاہ الٰہی ہوں گے۔

حدیث میں ہے:

اِنَّ لِلّٰهِ اَهْلِيْنَ مِنَ النَّاسِ قِيْلَ مَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَهْلُ الْقُرْاٰنِ اَهْلُ اللّٰهِ وَخَآصَّتُهٗ. (بزار و ابن ماجه)

یعنی اہل اللہ اور خداوند تعالیٰ کے برگزیدہ بندے حاملین قرآن ہوں گے۔

نیز ارشادِ الٰہی ہے: ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا یعنی ہم نے اپنی کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے منتخب کیا۔

(۱۸) اُولُوا الْبِرِّ وَالْاِحْسَانِ وَالصَّبْرِ وَالتُّقٰی

حُلَاهُمْ بِهَا جَآءَ الْقُرَانُ مُفَصَّلَا

وَالتُّقٰی	وَالصَّبْرِ	وَالْاِحْسَانِ	اَلْبِرِّ	اُولُوا
اور تقویٰ	اور صبر	اور اخلاص	نیکی	والے

مُفَصَّلَا	اَلْقُرَانُ	جَآءَ	بِهَا	حُلَاهُمْ
مفصل	قرآن	آیا ہے	ان کے ساتھ	ان کے زیورات

﴿قولہ﴾ اُولُوْا: ذُوْ کی جمع ہے۔ علی غیر لفظہٖ، بمعنی والے۔ یعنی حاملین قرآن نیکی اور اخلاص کے پیکر ہوتے ہیں۔ صبر اور تقویٰ ان کے اوصاف ہوتے ہیں۔ قرآن نے مفصل طور پر یہ اوصاف پیش کیے ہیں:

﴿ترکیب﴾

اُولُو الْبِرِّ وَالْاِحْسَانِ: هُمْ مبتدا محذوف کی خبر اَلصَّبْرِ وَالتُّقٰی: مبتدا اور حُلَاهُمْ اس کی خبر۔ اس کے آگے جملہ مستانفہ ہے۔

(۱۹) عَلَیْكَ بِهَا مَا عِشْتَ فِیْهَا مُنَافِسًا

وَبِعْ نَفْسَكَ الدُّنْیَا بِاَنْفَاسِهَا الْعُلَا

مُنَافِسًا	فِیْهَا	عِشْتَ	مَا	بِهَا	عَلَیْكَ
شدید رغبت رکھنے والا	اس میں	تو زندہ رہے	جب تک	ان کے ساتھ	لازم پکڑ

اَلْعُلَا	بِاَنْفَاسِهَا	اَلدُّنْیَا	نَفْسَكَ	وَبِعْ
عالیشان	ان اعمال کے بدلے	حقیر	اپنا نفس	اور بیچ دے

﴿نوٹ﴾ بِاَنْفَاسِهَا کی با حرف جر ہے اور کئی معنی میں استعمال ہوتا ہے یہاں بدل کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ جیسے

باع الكفر بالایمان یعنی اس نے ایمان کے بدلے کفر لیا۔

﴿قولہ﴾ مَا بمعنی مادام۔ عُلاَ: عُلْیَا کی جمع ہے یا مصدر بمعنی اسم فاعل ہے۔ پہلی صورت میں عُلٰی بالیاء لکھا جائیگا۔ اور دوسری صورت بالیاء یا بالالف لکھیں گے۔

یعنی جب تک تو زندہ ہے حاملین قرآن کے ان اوصاف کی طرف سبقت کرنے کی کوشش کر اور اپنے نفس حقیر کو ان ارواح عالیہ کے عوض تبدیل کرلے۔

قراء سبعہ اور ان کے راوی

(۲۰) جَـزَى الـلّٰـهُ بِـالْـخَيْـرَاتِ عَـنَّـا اَئِـمَّةً

لَـنَـا نَـقَـلُـوا الْـقُـرْآنَ عَـذْبًـا وَّسَـلْسَلاً

اَئِمَّةً	عَنَّا	بِالْخَيْرَاتِ	اَللّٰهُ	جَزٰى
ائمہ کرام کو	ہماری طرف سے	خیر کے ساتھ	اللہ تعالیٰ	جزاء دے

وَسَلْسَلاً	عَذْبًا	اَلْقُرْآنَ	نَقَلُوا	لَنَا
اور آسانی حلق سے اترنے والا	شیریں	قرآن	انہوں نے نقل کیا	ہمارے لئے

﴿قولہ﴾ عَذْبًا: شیریں۔ مصدر محذوف نَقْلاً کی صفت ہے۔

یعنی ان حضرت ائمہ کو جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم تک قرآن مجید پہنچایا خداوند تعالیٰ خیر و برکات سے نوازے کہ انہوں نے قرآن کو ایسے پاکیزہ اور خوشگوار تواتر سے ہم تک پہنچایا۔ جس میں کسی شک و شبہ کی آمیزش نہیں۔

ناظم نے اس شعر میں ایک ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعمیل کی ہے کہ:

من اولى اليكم معروفا فكافئوه فان لم تجدوا فادعوا.

یعنی "جو تم پر احسان کرے اس کو اس کی مکافات دو۔ اور اگر نہ کر سکو تو اس کے لیے دعائے خیر ہی کرو۔"

(۲۱) فَـمِـنْـهُـمْ بُـدُوْرٌ سَبْـعَةٌ قَـدْ تَـوَسَّـطَـتْ

سَـمَـآءَ الْـعُلاَ وَالْـعَـدْلِ زُهْـرًا وَّ كُـمَّلاَ

فَمِنْهُمْ	بُدُوْرٌ	سَبْعَةٌ	قَدْ	تَوَسَّطَتْ
پس ان میں سے	چودھویں کے چاند	سات	تحقیق	بیچوں بیچ

سَمَآءَ	اَلْعُلَا	وَالْعَدْلِ	زُهْرًا	وَكُمَّلَا
آسمان	بلندی	اور عدل	روشن	اور کامل ہوئے

﴿قولہ﴾ سَمَاءَ الْعُلٰى: یعنی مناقب عالیہ کے آسمان پر۔ اَلْعَدْل: سے مراد شرف ہے۔ زُهْرًا: اَزْهَرُ کی جمع ہے بمعنی روشن۔

یعنی ان ائمہ میں سے وہ سات ماہ کامل بھی ہیں جو مناقب عالیہ اور شرف کے آسمان کے بیچوں بیچ روشن اور کامل ہو کر چمکے۔ تَوَسَّطَتْ سَمَاءَ الْعُلٰى سے بطور استعارہ ان کے کمال علم غایت شہرت اور علو شان کی طرف اشارہ ہے۔

(۲۲) لَهَا شُهُبٌ عَنْهَا اسْتَنَارَتْ فَنَوَّرَتْ
سَوَادَ الدُّجٰي حَتّٰى تَفَرَّقَ وَانْجَلٰى

لَهَا	شُهُبٌ	عَنْهَا	اِسْتَنَارَتْ	فَنَوَّرَتْ
ان کے لیے	روشن ستارے	ان سے	روشنی حاصل کی	پس منور کر دیا

سَوَادَ	اَلدُّجٰى	حَتّٰى	تَفَرَّقَ	وَانْجَلٰى
سیاہی	تاریک راتیں	یہاں تک کہ	چھٹ گئی	اور ظاہر ہو گئی

ان بدور سبعہ کے لئے شُهُبٌ یعنی ایسے روشن ستارے بھی ہیں جنہوں نے اِسْتَنَارَتْ ان بدور سبعہ سے نورانی شعاعیں حاصل کیں اور انہوں نے نَوَّرَتْ سَوَادَ الدُّجٰى: جہل کی سیاہ اور گھٹا ٹوپ اندھیریوں کو روشنی میں تبدیل کر دیا حتیٰ کہ وہ اندھیری مکمل طور پر چھٹ گئی اور روشنی پھیل گئی۔

ماقبل کے شعر میں بدور سبعہ سے مراد قراء سبعہ ہیں۔ اور اس شعر میں کواکب سے مراد ان کے راوی ہیں۔ یہ ایک قسم کا استعارہ ترشیحیہ ہے۔ استعارہ ترشیحیہ سے مراد شعر یا نثر میں ایسا لفظ استعمال کرنا کہ جس کے دو معانی ہوں اور جس میں قریب معنی کے مناسبات کا کلام میں ذکر کیا جائے۔

(۲۳) وَسَوْفَ تَرَاهُمْ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ
مَعَ اثْنَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ مُتَمَثِّلَا

وَسَوْفَ	تَرَاهُمْ	وَاحِدًا	بَعْدَ	وَاحِدٍ
اور عنقریب	تو ان کو دیکھے گا	ایک	بعد	ایک
مَعَ	اِثْنَيْنِ	مِنْ	اَصْحَابِهٖ	مُتَمَثِّلَا
ساتھ	دو	سے	اپنے اصحاب	متعین

یعنی ان بدور سبعہ کو اب ہم یکے بعد دیگرے ذکر کرتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے راویوں میں سے دو دو راویوں کے ساتھ تمہارے سامنے نمودار ہوگا۔

✓ (۲۴) تَخَيَّرَهُمْ نُقَّادُهُمْ كُلَّ بَارِعٍ
وَلَيْسَ عَلٰى قُرْاٰنِهٖ مُتَاَكِّلَا

تَخَيَّرَهُمْ	نُقَّادُهُمْ	كُلَّ	بَارِعٍ
ان کا انتخاب کیا ہے	ان کے تنقید نگار	ہر ایک	ماہر
وَلَيْسَ	عَلٰى	قُرْاٰنِهٖ	مُتَاَكِّلَا
اور نہیں ہے	پر	اپنے قرآن	ذریعہ معاش بنانے والا

یعنی ممتاز علمائے تنقید نے ناقلین قرآن میں سے ان بدور سبعہ کا انتخاب اس لیے کیا کہ ان میں سے ہر ایک علمی لحاظ سے اپنے ہم عصروں پر فوقیت کا مالک تھا اور خوبی یہ تھی کہ کسی نے بھی قرآن کو اپنا ذریعہ معاش نہ بنایا تھا گویا وہ اس حدیث پر عامل تھے۔

لَا تَاْكُلُوْا بِالْقُرْاٰنِ یعنی قرآن کو اپنا پیٹ پالنے کا ذریعہ نہ بناؤ۔

(۲۵) فَاَمَّا الْكَرِيْمُ السِّرِّ فِي الطِّيْبِ نَافِعٌ
فَذَاكَ الَّذِي اخْتَارَ الْمَدِيْنَةَ مَنْزِلَا

فَاَمَّا	اَلْكَرِيْمُ	اَلسِّرِّ	فِيْ	اَلطِّيْبِ	نَافِعٌ
پس	عمدہ	راز	میں	خوشبو	نافع

فَذَاكَ	اَلَّذِيْ	اِخْتَارَ	اَلْمَدِيْنَةَ	مَنْزِلًا
پس یہ	وہ جو	اختیار کیا	مدینہ	مقام

(۲۶) وَقَالُوْنُ عِيْسٰى ثُمَّ عُثْمَانُ وَرْشُهُمْ
بِصُحْبَتِهِ الْمَجْدَ الرَّفِيْعَ تَاَثَّلَا

وَقَالُوْنُ	عِيْسٰى	ثُمَّ	عُثْمَانُ وَرْشُهُمْ
اور قالون	عیسیٰ	پھر	ان میں عثمان ورش

بِصُحْبَتِهِ	اَلْمَجْدَ	اَلرَّفِيْعَ	تَاَثَّلَا
ان کی صحبت کے ساتھ	شرف	اونچا	جمع کیا

تَاَثَّلَا: (ماضی تثنیہ مذکر غائب) جمع کیا۔

قراء سبعہ اور ان کے راویوں کا بیان شروع کرتے ہیں۔ ان میں سے پہلے امام نافع رحمہ اللہ ہیں جو خوشبو کے واقعہ میں ایک نہایت عمدہ راز کے حامل ہوئے ہیں۔ روایت ہے کہ امام نافع جب گفتگو فرماتے تو ان کے منہ سے مشک کی خوشبو آتی۔ کسی نے حضرت امام سے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا کہ ایک مرتبہ خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے منہ پر اپنا دہن مبارک رکھ کر قرآن کی تلاوت فرمائی۔" امام کا پورا نام ہے ابورویم نافع بن عبدالرحمٰن لیثی۔

﴿قولہ﴾ فَذَاكَ الَّذِيْ: یعنی یہ وہ ہستی ہیں جنہوں نے مدینہ منورہ میں تازندگی قیام فرمایا ہے اور وہیں بود و باش اختیار کی۔ حضرت امام کی وفات ۱۶۹ ہجری میں بعمر ۹۹ سال یا اس سے پیشتر ہوئی۔

﴿قولہ﴾ وَقَالُوْنُ عِيْسٰى: ابوموسیٰ عیسیٰ بن مینا۔ لقب قالون ہے کیونکہ قراءت میں یکتا ہوئے (قالون رومی کلمہ ہے، عمدہ چیز کو کہا جاتا ہے) ان کی وفات بھی مدینہ میں ۲۰۰ ہجری بعمر ۱۰۰ سال ہوئی۔

﴿قولہ﴾ ثُمَّ عُثْمَانُ وَرْشُهُمْ: ابوسعید عثمان بن سعید مصری ورش لقب (ورش پنیر کی ایک قسم ہے) رنگ بہت سفید

تھا اس لئے یہ لقب ہوا۔ ۸۷ سال کی عمر میں ۱۹۷ ہجری میں وفات ہوئی' مصر میں مزار ہے۔ بِصُحْبَتِهِ الْمَجْدَ: یعنی امام نافع کی صحبت کی برکت سے ان دونوں تلامذہ نے بڑی رفعت و بلندی پائی۔

(۲۷) وَمَكَّةُ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْهَا مَقَامُهُ
هُوَ ابْنُ كَثِيْرٍ كَاثِرُ الْقَوْمِ مُعْتَلٰى

مَقَامُهُ	فِيْهَا	عَبْدُ اللّٰهِ	وَمَكَّةُ
اس کا مقام	اس میں	عبداللہ	اور مکہ

مُعْتَلٰى	كَاثِرُ الْقَوْمِ	اِبْنُ كَثِيْرٍ	هُوَ
سربلند	قوم کے غالب	ابن کثیر	وہ

(۲۸) رَوٰى اَحْمَدُ الْبَزِّيْ لَهٗ وَمُحَمَّدٌ
عَلٰى سَنَدٍ وَّهُوَ الْمُلَقَّبُ قُنْبُلَا

وَمُحَمَّدٌ	لَهٗ	اَحْمَدُ الْبَزِّيْ	رَوٰى
اور محمد	اس سے	احمد البزی	روایت کیا

قُنْبُلَا	اَلْمُلَقَّبُ	وَهُوَ	سَنَدٍ	عَلٰى
قنبل	لقب دیا گیا	اور وہ	واسطہ	سے

﴿قولہ﴾ بَزِّیْ: منسوب۔ ابن ابی بزہ کی طرف جو قبیلہ بنی مخزوم کا جد اعلیٰ ہوا ہے۔

یعنی مکہ مکرمہ' جلیل القدر تابعی امام ابو معبد عبداللہ بن کثیر داری کا مقام ہے۔ جو قراء سبعہ میں دوسرے قاری ہیں۔ ان کی وفات بعمر ۷۵ سال مکہ میں ۱۲۰ ہجری میں ہوئی۔ وہ قوم یعنی قراء کی تمام جماعت پر عزت و شرف میں سب سے اونچا مقام رکھتے تھے کیونکہ ان کی رہائش دنیا کے سب سے سربلند مقام مکہ مکرمہ میں تھی۔

ان سے ایک راوی ابوالحسن احمد بن محمد بزی نے روایت کی۔ بزی کی وفات ۲۵۰ھ میں بعمر ۸۰ سال مکہ میں ہوئی۔

اور دوسرے راوی ابوعمرو محمد بن عبدالرحمٰن مخذومی قنبل ہیں۔ ان کا یہ لقب ان کی شدت مزاجی کی وجہ سے ہوا۔ ان کی وفات بھی مکہ میں بعمر ۹۶ سال ۲۹۱ ہجری میں ہوئی۔ ان دونوں راویوں کی امام ابن کثیرؒ سے روایت بواسطہ ہے۔ کیونکہ بزی نے عکرمہ سے پڑھا ہے عکرمہ نے قسط سے اور قنبل نے قواس سے استفادہ کیا' قواس نے وہب سے اور وہب نے قسط مذکور سے اور قسط کے شبل اور معروف دو شیخ ہیں۔ ان دونوں شیوخ نے ابن کثیر سے پڑھا ہے۔

(۲۹) وَاَمَّا الْاِمَامُ الْمَازِنِیُّ صَرِيحُهُمْ
اَبُوْ عَمْرِونِ الْبَصْرِىْ فَوَالِدُهُ الْعَلَا

وَاَمَّا	اَلْاِمَامُ	اَلْمَازِنِیُّ	صَرِيحُهُمْ
اور	امام	مازنی	ان کے خالص

اَبُوْ عَمْرِونِ الْبَصْرِىْ	فَوَالِدُهُ	اَلْعَلَا
ابوعمرو بصری	پس اس کا والد	علاء

(۳۰) اَفَاضَ عَلٰى يَحْيَى الْيَزِيْدِيِّ سَيْبَهُ
فَاَصْبَحَ بِالْعَذْبِ الْفُرَاتِ مُعَلَّلَا

اَفَاضَ	عَلٰى	يَحْيَى الْيَزِيْدِيِّ	سَيْبَهُ
جاری کیا	پر	یحیٰ یزیدی	اپنی عطاء

فَاَصْبَحَ	بِالْعَذْبِ	اَلْفُرَاتِ	مُعَلَّلَا
پس ہو گیا	شیریں سے	چشمہ	سیراب

(۳۱) اَبُوْ عُمَرَ الدُّوْرِىْ وَصَالِحُهُمْ اَبُوْ
شُعَيْبٍ هُوَ السُّوْسِىُّ عَنْهُ تَقَبَّلَا

اَبُوْ عُمَرَ الدُّوْرِیْ	وَصَالِحُهُمْ	اَبُوْ
ابوعمر دوری	اوران کے صالح	ابو

شُعَیْبٍ	هُوَ	اَلسُّوْسِیُّ	عَنْهُ	تَقَبَّلَا
شعیب	وہ	سوسی	اس سے	قبول کیا

یعنی تیسرے بدر (قاری) بنی مازن کے قبیلہ کی طرف منسوب امام ابوعمرو بصری (با کے فتح یا کسرہ کے ساتھ) ہیں۔ بعمر ۸۴ سال ۱۵۴ ہجری میں یا کچھ پہلے وفات ہوئی۔ ان کے والد کا نام علاء ابن عمار مازنی ہے۔ اس بدر نے اپنی عطاو بخشش یعنی علم کا فیضان ابومحمد یحییٰ بن مبارک عدوی المعروف یزیدی (یزید بن منصور کی طرف انتساب ہے جو خلیفہ مہدی کا ماموں تھا یہ اس کے لڑکے کو تعلیم دیتے تھے) پر جاری کیا۔ یحییٰ اس فیضان کی بدولت علم سے پوری طرح سیراب ہوئے۔ ان کی وفات بعمر ۷۴ سال ۲۰۲ ہجری میں ہوئی۔

اوران کے پہلے راوی ابوعمرو حفص بن عمر دوری بغدادی ہیں جن کی وفات بعمر ۹۶ سال ۲۴۶ ہجری میں ہوئی۔ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے علم قراءت مدون کیا۔

اور ابوعمرو بصری کے دوسرے راوی ابوشعیب صالح بن زیاد سوسی اہوازی متوفی ۲۶۱ ہجری بعمر ۸۸ سال نے یحییٰ سے قراءت حاصل کی۔ گویا یحییٰ، ابوعمرو بصری اور دوری وسوسی کے درمیان واسطہ ہیں۔

(۳۲) وَاَمَّا دِمَشْقُ الشَّامِ دَارُ ابْنِ عَامِرٍ
فَتِلْكَ بِعَبْدِ اللّٰهِ طَابَتْ مُحَلَّلَا

وَاَمَّا	دِمَشْقُ الشَّامِ	دَارُ	اِبْنِ عَامِرٍ
اور	شام کا دمشق	گھر	ابن عامر
فَتِلْكَ	بِعَبْدِ اللّٰهِ	طَابَتْ	مُحَلَّلَا
پس یہ	عبداللہ کی وجہ سے	عمدہ بن گیا	جائے نزول

(۳۳) هِشَامٌ وَّعَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَا نُتِسَابُهٗ
لِذَكْوَانَ بِالْاِسْنَادِ عَنْهُ تَنَقَّلَا

هِشَامٌ	وَعَبْدُ اللّٰهِ	وَهُوَ	اِنْتِسَابُهٗ
ہشام	اور عبداللہ	اور وہ	اس کا انتساب

لِذَكْوَانَ	بِالْاِسْنَادِ	عَنْهُ	تَنَقَّلَا
ذکوان کی طرف	واسطے کے ساتھ	ان سے	نقل کی ہے

﴿قولہ﴾ مُحَلَّلَا: اسم ظرف بمعنی فرودگاہ۔

چوتھے بدر کا ذکر ہے۔ فرماتے ہیں: دمشق ملک شام کا دارالسلطنت امام ابوعمران عبداللہ بن عامر بن یزید بن ربیعہ یحصبی کا مسکن تھا۔ امام موصوف کی وفات دمشق میں بعمر ۱۱۰ سال ۱۱۸ھ میں ہوئی' طَابَتْ مُحَلَّلَا یعنی ان کا قیام لوگوں کے لیے بڑا مبارک ثابت ہوا اور ان کے علمی مرکزی مقام کی وجہ سے تمام دمشق طالبین علم کی فرودگاہ بن گیا۔

ان کے پہلے راوی ابوالولید ہشام بن عمار بن نصیر سلمی (وفات بعمر ۹۲ سال ۲۴۶ھ دمشق میں ہوئی) اور دوسرے راوی ابوعمرو عبداللہ بن احمد بن بشیر بن ذکوان قرشی ہیں۔ مؤخر الذکر کی وفات دمشق یا کوفہ میں بعمر ۶۹ سال ۲۴۲ھ میں ہوئی۔ ان دونوں نے امام ابن عامر شامی کی قراءت باسناد یعنی بواسطہ حاصل کی۔ ہشام کے شیخ عراک اور ابن ذکوان کے ایوب بن تمیم ہیں۔ اور عراک وایوب دونوں کے شیخ یحییٰ زماری ہیں' یحییٰ ذماری کے شیخ ابن عامر شامی ہیں۔

(۳۴) وَبِالْكُوفَةِ الْغَرَّآءِ مِنْهُمْ ثَلَاثَةٌ
اَذَاعُوْا فَقَدْ ضَاعَتْ شَذًا وَّقَرَنْفُلَا

وَبِالْكُوفَةِ	اَلْغَرَّآءِ	مِنْهُمْ	ثَلَاثَةٌ
اور کوفہ میں	روشن	ان سے	تین

اَذَاعُوْا	فَقَدْ	ضَاعَتْ	شَذًا	وَقَرَنْفُلَا
نشر واشاعت کی	پس تحقیق	مہک گیا	خوشبو	اور لونگ

یعنی بدور سبعہ میں سے تین قراء کوفہ کی روشن سرزمین میں ہوئے۔ انہوں نے قراءت کی ایسی نشر واشاعت کی کہ سارا کوفہ مشک ولونگ کی سی خوشبو سے مہک اٹھا۔

(۳۵) فَاَمَّا اَبُوْ بَكْرٍ وَّعَاصِمٌ اِسْمُهٗ
فَشُعْبَةُ رَاوِيْهِ الْمُبَرِّزُ اَفْضَلَا

فَاَمَّا	اَبُوْ بَكْرٍ	وَعَاصِمٌ	اِسْمُهٗ
پس	ابوبکر	اور عاصم	اس کا نام
فَشُعْبَةُ	رَاوِيْهِ	اَلْمُبَرِّزُ	اَفْضَلَا
پس شعبہ	اس کا راوی	نمایاں	افضل

(۳۶) وَذَاكَ ابْنُ عَيَّاشٍ اَبُوْ بَكْرِ نِ الرِّضَا
وَحَفْصٌ وَّبِالْاِتْقَانِ كَانَ مُفَضَّلَا

وَذَاكَ	اِبْنُ عَيَّاشٍ اَبُوْ بَكْرٍ	اَلرِّضَا
اور یہ	ابن عیاش ابوبکر	پسندیدہ

وَحَفْصٌ	وَبِالْاِتْقَانِ	كَانَ	مُفَضَّلَا
اور حفص	اور ضبط میں	تھا	فضیلت دیا گیا

یعنی پانچویں بدر امام ابوبکر ہیں جن کا نام عاصم ہے۔ان کے ایک راوی ابوبکر بن عیاش شعبہ ہیں جو پسندیدہ شخصیت کے مالک اور ہم عصروں میں نمایاں طور پر افضل ہوئے۔اور دوسرے راوی حفص ہیں جو امام عاصم سے قراءت کی روایت کو صحیح طور پر نقل کرنے میں بڑی فضیلت وضبط کے مالک تھے۔

امام ابوبکر عاصم بن ابی النجود اسدی کی وفات ۱۲۷ ہجری میں کوفہ یا ساوہ کے مقام پر ہوئی۔بعض نے سن وفات کچھ آگے پیچھے بھی بتایا ہے۔

ابوبکر بن عیاش شعبہ نے ۹۸ سال کی عمر میں ۱۹۳ ہجری کوفہ میں وفات پائی۔ان کی کنیت ابوبکر کو شعبہ کے ہمراہ اکثر بولا جاتا ہے کیونکہ شعبہ نام کے ایک اور شخص ابو بسطام شعبہ بن حجاج بھی ہوئے ہیں۔امام عاصم کے دوسرے راوی ابوعمرو حفص بن سلیمان کوفی ہیں۔ان کی وفات ۹۰ سال کی عمر میں ۱۸۰ ہجری میں کوفہ میں ہوئی۔

﴿قولہ﴾ کَانَ مُفَضَّلًا یعنی شعبہ کے مقابلہ میں عاصم کی قراءت کے حافظ حفص زیادہ مضبوط مانے گئے ہیں۔ان دونوں بزرگوں نے امام عاصم سے بلا واسطہ تعلیم حاصل کی۔

(۳۷) وَحَــمْزَةُ مَـا اَزْكَاهُ مِـــنْ مُّـتَـــوَرِّعٍ

اِمَــامًــا صَبُــوْرًا لِّــلْـقُــرَانِ مُــرَتِّلَا

مُتَوَرِّعٍ	مِنْ	مَا اَزْكَاهُ	وَحَمْزَةُ
پرہیزگار	سے	کس قدر پاکیزہ	اور حمزہ
مُرَتِّلًا	لِلْقُرَانِ	صَبُوْرًا	اِمَامًا
ترتیل سے پڑھنے والا	قرآن کو	بہت صبر کرنے والا	امام

(۳۸) رَوٰى خَــلَفٌ عَـنْـــهُ وَخَلَّادُنِ الَّــذِیْ

رَوَاهُ سُـــلَیْــمٌ مُّتْــقِـنًـــا وَّمُــحَــصِّلَا

اَلَّذِیْ	وَخَلَّادٌ	عَنْهُ	خَلَفٌ	رَوٰى
جو کہ	اور خلاد	اس سے	خلف	روایت کیا

وَمُحَصِّلًا	مُتْقِنًا	سُلَیْمٌ	رَوَاهُ
اور جمع کرنے والا	مضبوط	سلیم	اس کو روایت کیا

﴿قولہ﴾ صَبُوْرًا یا تو صبورا علی الطاعت مراد ہے یعنی دائم العبادت یا صَبُوْرًا عن المعصیة مراد ہے۔یعنی ہمیشہ گناہوں سے بچنے والے لفظ قُرَان نقل حرکت ہمزہ اور اس کے حذف کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔یعنی امام ابوعمارہ حمزہ بن حبیب زیات کوفی (چھٹے قاری) کس قدر پاکیزہ متقی اور باورع تھے۔حالت یہ تھی کہ اپنے دور میں اِمَامًا یعنی پیشوائے کل تھے۔عبادت پر دوام' گناہوں سے اجتناب ان کا شیوہ تھا۔قرآن پاک ترتیل سے تلاوت فرماتے تھے۔امام نے شہر حلوان میں بعمر ۷۶ سال ۱۵۶ھ وفات پائی۔

ان کے پہلے راوی ابو محمد خلف ابن ہشام بزار (آخری حرف راء مہملہ ہے) ہیں۔وفات بغداد ۲۲۸ھ میں ہوئی۔

دوسرے راوی ابوعیسیٰ خلاد ابن خالد احول صیرفی متوفی ۲۲۰ھ ہیں۔ان کی وفات کوفہ میں ہوئی۔ان دونوں بزرگوں کی روایت بواسطہ ابوعیسیٰ سلیم بن عیسیٰ حنفی کوفی متوفی ۱۸۸ھ ہے۔ان کی وفات کوفہ میں بعمر ۵۸ سال ہوئی۔حاصل یہ ہے کہ خلف وخلاد نے تعلیم حاصل کی سلیم بن عیسیٰ سے اور سلیم نے حمزہ سے۔

(۳۹) وَاَمَّا عَلِيٌّ فَالْكِسَائِيُّ نَعْتُهُ

لِمَا كَانَ فِي الْإِحْرَامِ فِيهِ تَسَرْبَلَا

نَعْتُهُ	فَالْكِسَائِيُّ	عَلِيٌّ	وَاَمَّا
اس کا لقب	پس کسائی	علی	اور

تَسَرْبَلَا	فِيهِ	اَلْإِحْرَامِ	فِي	كَانَ	لِمَا
قمیص بنالیتا	اس میں	احرام	میں	تھا	کیونکہ

(۴۰) رَوٰى لَيْثُهُمْ عَنْهُ اَبُو الْحَارِثِ الرِّضَا

وَحَفْصٌ هُوَ الدُّوْرِيُّ وَفِي الذِّكْرِ قَدْ خَلَا

اَلرِّضَا	اَبُو الْحَارِثِ	عَنْهُ	لَيْثُهُمْ	رَوٰى
پسندیدہ	ابوالحارث	اس سے	ان کے لیث	روایت کیا

خَلَا	قَدْ	اَلذِّكْرِ	وَفِي	اَلدُّوْرِيُّ	هُوَ	وَحَفْصٌ
گزرچکا	تحقیق	ذکر	اور میں	دوری	وہ	اور حفص

یعنی ساتویں بدر امام ابوالحسن علی بن حمزہ نحوی متوفی ۱۸۹ھ ہیں۔رے کی بستیوں میں سے ایک بستی رنبویہ میں جب کہ ہارون رشید کے ہمراہ خراسان کی طرف سفر کر رہے تھے۔بعمر ۷۰ سال وفات ہوئی۔ان کو اس لئے کسائی کہا جاتا ہے کہ کساء کے معنی ہیں چادر۔ان کی عادت یہ تھی کہ احرام کی حالت میں چادر پہنتے تھے۔

﴿قولہ﴾ فِيهِ تَسَرْبَلَا: یعنی اپنی چادر سے ہی شلوار کا کام لیتے تھے۔یا بطور قمیص استعمال کرتے تھے۔سِرْبَال حسب قول اہل لغت شلوار یا قمیص کو کہا جاتا ہے۔

ان کے پہلے راوی ابوالحارث لیث بن خالد بغدادی ہیں۔ بغداد ہی میں ۲۴۰ھ میں وفات ہوئی۔ دوسرے راوی ابوعمرو حفص بن عمر دوری ہیں جن کا ذکر تیسرے قاری ابوعمرو بصری کے راوی ہونے کی حیثیت سے اوپر ہو چکا ہے۔ امتیاز کے لئے ان کو دوری بصری یا دوری کسائی کہا جاتا ہے۔ یعنی جس امام کے راوی ہونے کی حیثیت سے ان کی روایت پڑھی جائے۔ لفظ دوری کے ساتھ وہی بطور اشارہ بولنا چاہیے۔

(۴۱) اَبُوْ عَمْرٍو هُمْ وَالْيَحْصَبِيُّ ابْنُ عَامِرٍ

صَرِيْحٌ وَّبَاقِيْهِمْ اَحَاطَ بِهِ الْوَلَا

اِبْنُ عَامِرٍ	وَالْيَحْصَبِيُّ	اَبُوْ عَمْرٍو هُمْ
ابن عامر	اور یحصبی	ان کے ابوعمرو

اَلْوَلَا	بِهِ	اَحَاطَ	وَبَاقِيْهِمْ	صَرِيْحٌ
آزاد شدہ غلام یعنی عجمی الاصل	اس کے ساتھ	احاطہ کیا	اور ان کے باقی	خالص

یعنی ابوعمرو مازنی اور ابن عامر یحصبی (بفتح صاد اور ضمہ یا کسرہ بھی صحیح ہے۔ یمن کی ایک بستی یحصب کی طرف نسبت ہے) خاندانی طور پر خالص عرب ہیں۔ اور باقی پانچ عجمی خاندانوں کی نسل سے ہیں۔

(۴۲) لَهُمْ طُرُقٌ يُّهْدٰى بِهَا كُلُّ طَارِقٍ

وَلَا طَارِقٌ يُّخْشٰى بِهَا مُتَمَحِّلَا

طَارِقٍ	كُلُّ	بِهَا	يُهْدٰى	طُرُقٌ	لَهُمْ
طالب علم	ہر ایک	ان کی طرف	راہنمائی کی جاتی ہے	راستے	ان کے لیے

مُتَمَحِّلَا	بِهَا	يُخْشٰى	طَارِقٌ	وَلَا
مکر کرنے والا	ان سے	خطرہ محسوس کیا جائے	مدلس	اور نہیں

﴿نوٹ﴾ یہاں پر بھی بِهَا میں باء بمعنی اِلٰی ہے۔

﴿قولہ﴾ طُرُقٌ: طَرِيْق کی جمع بمعنی راستہ۔ اصطلاح میں مشائخ کے اس سلسلہ سند کو کہا جاتا ہے جو مذکورہ چودہ

راویوں میں سے کسی ایک پر ختم ہو جس طرح کہ ان راویوں کی نقل کو روایت اور قراء سبعہ کی نقل کو قراءت کہا جاتا ہے۔

طَارِقٍ: بمعنی رات کو چلنے والا مسافر۔ مراد قاری ہے یُهْدٰى بِهَا: یَهْدِیْ یا تو صیغہ معروف ہے بمعنی یَهْتَدِیْ: ہدایت پاتا ہے یا مجہول ہے یعنی راہنمائی کیا جاتا ہے۔ مُتَمَحِّلَا: اسم فاعل ہے تَمَحُّلٌ سے بمعنی حیلہ گری اور مکر کرنے والا۔

یعنی یہ رواۃ اپنے مشائخ سے روایت کرنے میں کچھ طرق رکھتے ہیں کہ ان کے بعد کے ادوار میں اخذ کرنے والے اپنی روایات کو ان ہی کی طرف منسوب کرتے رہے ہیں جس طرح ان راویوں کی طرف نسبت کرتے ہوئے ''روایت'' اور ان کے مشائخ کی طرف انتساب ہو تو ''قراءت'' بولتے ہیں، مثلاً یوں کہا جائے گا۔ قراءت نافع، روایت قالون، طریق ابی نشیط

﴿قولہ﴾ یُهْدٰى بِهَا الخ راہنمائی حاصل کرتا ہے۔ ان طرق کے ساتھ ہر طارق۔ یعنی راہ چلنے والا ہر قاری، یا طالبین ہدایت کو ان طرق کے ذریعہ ہدایت کی جاتی ہے۔ وَلَا طَارِقٌ: ان طرق میں کہیں بھی کوئی تدلیس و مکر کرنے والا نہیں ہے کیونکہ تدلیس سے قراءت و روایات کا باب قطعاً محفوظ ہے۔ تمام راوۃ و اصحاب کا سلسلہ متواتر ہے۔

﴿تنبیہ﴾

اس شعر میں ناظمؒ نے اپنی نظم کے طرق کی طرف اشارہ کیا ہے گو اس اعتماد پر مفصل ذکر نہیں کیا کہ التیسیر میں مفصل ذکر ملتا ہے۔ حاصل یہ کہ (قالون) من طریق ابی نشیط محمد بن ہارون (ورش) من طریق ابی یعقوب یوسف ''الازرق''

(بزی) من طریق ابی ربیعہ محمد بن ابی اسحاق (قنبل) من طریق ابی بکر احمد بن مجاہد

(دوری بصری) من طریق ابی الزعراء عبدالرحمٰن بن عبدوس (سوسی) من طریق ابی عمران موسیٰ بن جریر

(ہشام) من طریق ابی الحسن احمد بن یزید حلوانی (ابن ذکوان) من طریق ابی عبداللہ ہارون بن موسیٰ اخفش

(شعبہ) من طریق ابی زکریا یحییٰ بن آدم الصلحی (حفص) من طریق ابی محمد عبید بن صباح نہشلی

(خلف) من طریق ابی الحسن احمد بن عثمان بن بویان عن ابی الحسن ادریس بن عبدالکریم حداد (خلاد) من طریق ابی بکر محمد بن شاذان جوہری

(لیث) من طریق ابی عبداللہ محمد بن یحییٰ البغدادی المعروف بالکسائی الصغیر۔ (دوری کسائی) من طریق ابی الفضل جعفر بن محمد نصیبینی۔

﴿تنبیہ﴾ ناظم کے بیان میں ان طرق سے اگر کہیں خروج ہوگا تو بر سبیل حکایت یا اتمام فائدہ کے لئے ہوگا۔ آئندہ شرح میں آنے والے ''خروج عن الطریق'' کے لفظ سے یہی معنی مراد ہوں گے ''خروج عن الطریق'' سے یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ قراءت یا وجہ کمزور ہے بہر حال وہ قراءت یا وجہ صحیح ہوگی اور معمول بہا ہوگی۔

(۴۳) وَهُنَّ اللَّوَاتِيْ لِلْمُوَاتِيْ نَصَبْتُهَا
مَنَاصِبَ فَانْصَبْ فِيْ نِصَابِكَ مُفْضِلَا

نَصَبْتُهَا	لِلْمُوَاتِيْ	اَللَّوَاتِيْ	وَهُنَّ
میں نے قائم کیا ہے انہیں	اپنی موافقت کرنیوالے کیلئے	وہ جو	اور یہ

مُفْضِلَا	نِصَابِكَ	فِيْ	فَانْصَبْ	مَنَاصِبَ
صاحب فضیلت	اپنا عزم یا ارادہ یا نیت	میں	پس محنت کر	نشانات

یعنی یہ طرق مذکورہ وہ ہیں جن کو میں نے اس طالب کے لئے جو ہمارے موافق ہو بطور نشانات مقرر کیا ہے۔ یعنی ان آ ثار سے ان روات کے مذاہب پر راہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے۔ لہٰذا اے طالب علم! تو ان طرق کے حاصل کرنے میں محنت سے کام لے تیری حالت یہ ہونی چاہیے کہ تو صاحب فضیلت اور اپنے علم سے خدا کی خوشنودی کا طالب ہو۔

رموز کا بیان

(۴۴) وَهَا اَنَا ذَا اَسْعٰى لَعَلَّ حُرُوْفَهُمْ
يَطُوْعُ بِهَا نَظْمُ الْقَوَا فِيْ مُسَهَّلَا

حُرُوْفَهُمْ	لَعَلَّ	اَسْعٰى	اَنَا ذَا	وَهَا
ان کے کلمات	شاید	میں کوشش کرتا ہوں	میں وہ	حرف تنبیہ یعنی سنو

مُسَهَّلَا	نَظْمُ الْقَوَا فِيْ	بِهَا	يَطُوْعُ
آسان کی ہوئی	قافیوں والی نظم	ان کے ساتھ	فرمانبردار ہو جائیں

﴿نوٹ﴾ يَطُوْعُ سے مراد یہ ہے کہ قرآنی کلمات کو نظم میں سمو دیا۔ بِهَا کی باء تعدیہ کے لیے ہے۔

قَوَافِيْ: جن کلمات پر قصیدہ کے اشعار ختم ہوں۔

یعنی سنو! اب میں ان قراءات کو نظم کرنے کی کوشش کرتا ہوں شاید ان کے حروف ان پر دلالت کرنے والے رموز یا ان کی مختلف قراءات میرے لئے آسان ہوں اور میری نظم کے قوافی ان کو جمع کر سکیں۔ دراں حالیکہ میری یہ نظم نہایت آسان ہوگی۔

(۴۵) جَعَلْتُ اَبَاجَادٍ عَلٰی کُلِّ قَارِئٍ
دَلِیْلاً عَلَی الْمَنْظُوْمِ اَوَّلَ اَوَّلاً

قَارِئٍ	کُلِّ	عَلٰی	اَبَاجَادٍ	جَعَلْتُ
قاری	ہر ایک	پر	اباجاد	میں نے بنایا ہے

اَوَّلاً	اَوَّلَ	اَلْمَنْظُوْمِ	عَلٰی	دَلِیْلاً
پہلا	پہلا	نظم کیا گیا	پر	دلیل

یعنی میں نے اَبْجَد کے ان مشہور حرفوں کو جو اہل مغرب میں ترتیب وار مشہور ہیں ہر قاری اور اس کے راویوں کو سمجھنے کے لئے بطور علامت و دلیل مقرر کیا ہے۔

اَبَاجَادٍ کے حروف اہل مغرب میں اس طرح مشہور ہیں۔ اَبَجْ - دَهَزْ - حُطِّیْ - كَلِمْ - نَصَعْ - فَضَقْ - رَسَتْ - ثَخَذْ - ظَغَشْ۔

﴿قولہ﴾ اَوَّلَ اَوَّلاً: یہ دونوں کلمے مرکب بنائی ہیں اور خَمْسَةَ عَشَرَ کی طرح مبنی بر فتح ہیں۔ اصل میں اَوَّلاً عَلٰی اَوَّلٍ ہے یعنی ان کلمات کا پہلا حرف پہلے قاری کے لئے ہوگا دوسرا حرف اس قاری کے پہلے راوی کے لئے اور تیسرا حرف دوسرے راوی کے لئے مثلاً اَبَجْ نافع اور ان کے دونوں راویوں کے ناموں کی طرف اشارہ کے لئے لایا جائے گا۔ اس طرح کہ الف سے نافع، باء سے قالون اور جیم سے ورش مراد ہوں گے، اسی طرح آخر تک سمجھ لینا چاہیے۔ نقشہ ذیل میں تشریح کی جاتی ہے۔

رموز انفرادی

اباجاد	حروف	مرموزین
اَبَجْ	(الف)	نافع
	(ب)	قالون
	(ج)	ورش
دَهَزْ	(د)	ابن کثیر
	(ھ)	البزی
	(ز)	قنبل

اباجاد	حروف	مرموزین
نَصَعْ	(ن)	عاصم
	(ص)	شعبہ
	(ع)	حفص
فَضَقْ	(ف)	حمزہ
	(ض)	خلف
	(ق)	خلاد

حُطِّی	(ح)	ابوعمرو	رَسَتْ	(ر)	الکسائی
	(ط)	الدوری		(س)	ابوالحارث
	(ی)	السوسی		(ت)	الدوری
کَلَم	(ك)	ابن عامر			
	(ل)	ہشام			
	(م)	ابن ذکوان			

(۴۶) وَمِنْ بَعْدِ ذِكْرِى الْحَرْفَ اُسْمِىْ رِجَالَهٗ
مَتٰى تَنْقَضِىْ اٰتِيْكَ بِالْوَا وِفَيْصَلَا

وَمِنْ	بَعْدِ	ذِكْرِىْ	اَلْحَرْفَ	اُسْمِىْ	رِجَالَهٗ
اور سے	بعد	میرے ذکر	کلمہ	میں نام لوں گا	اس کے رجال

مَتٰى	تَنْقَضِىْ	اٰتِيْكَ	بِالْوَاوِ	فَيْصَلَا
جب	ختم ہوجائے گی	میں لاؤں گا تیرے لیے	ساتھ واؤ	فاصل

(۴۷) سِوٰى اَحْرُفٍ لَّارِيْبَةٌ فِىْ اتِّصَالِهَا
وَبِاللَّفْظِ اَسْتَغْنِىْ عَنِ الْقَيْدِ اِنْ جَلَا

سِوٰى	اَحْرُفٍ	لَا	رِيْبَةٌ	فِىْ	اِتِّصَالِهَا
سوائے	کلمات	نہیں	شک	میں	ان کے اتصال

وَبِاللَّفْظِ	اَسْتَغْنِىْ	عَنْ	اَلْقَيْدِ	اِنْ	جَلَا
اور لفظ کے ساتھ	میں مستغنی ہوجاؤں گا	سے	قید	بشرطیکہ	واضح ہوئی

یعنی پہلے کلمہ قرآنی مختلف فیہ ذکر کروں گا۔ اور اس کے ذکر کرنے کے بعد کلمہ کی مختلف قراءتوں کے پڑھنے والوں کو رموز مذکورہ کے ذریعہ بتلاؤں گا یعنی کچھ کلمات لائیں گے جو معانی صحیحہ پر مشتمل ہوں گے اور اس مقام کے مناسب ہوں

گے۔ان کلمات میں رمزی حروف آئیں گے۔ یہ رموز جب پوری ہوچکیں گی تو واؤ لائی جائے گی جو اس مسئلہ کے ختم ہونے کی علامت ہوگی۔ اس مسئلہ میں اور آئندہ آنے والے مسئلہ میں واؤ حد فاصل کی حیثیت رکھتی ہوگی تا کہ کوئی التباس واشتباہ واقع نہ ہو۔

﴿قولہ﴾ سِوٰی اَحْرُفٍ الخ مگر اس واؤ فاصل کے لانے کا ضابطہ وہاں ضروری نہ ہوگا۔ جہاں اس کے نہ ہونے سے خود ہی دو مقاموں میں امتیاز معلوم ہو جائے۔ اور اتصال کی وجہ سے کوئی التباس نہ ہو رہا ہو۔

﴿قولہ﴾ وَبِاللَّفْظِ اَسْتَغْنِیْ: بہت سے مواقع میں یہ بھی ہوگا کہ کسی کلمہ قرآنی کے اختلاف کو سمجھانے کے لیے قیود کی صورت میں تشریح نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ وہاں لفظ قرآنی کچھ اس طرح آ رہا ہوگا کہ بغیر قید لگائے ہی سمجھ میں آ جائے گا۔ مثلاً

ع وَ مَـالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ رَاوِيْهِ نَاصِرٌ

میں وزن بیت ہی سے معلوم ہو رہا ہے کہ مَالِكِ بالالف مراد ہے۔ مَلِكِ مراد نہیں۔ اسی بنا پر اس جگہ بالالف کی قید لگا کر تشریح کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔

(۴۸) وَرُبَّ مَكَانٍ كُرِّرَ الْحَرْفُ قَبْلَهَا
لِمَا عَارِضٍ وَّالْاَمْرُ لَيْسَ مُهَوِّلَا

قَبْلَهَا	اَلْحَرْفُ	كُرِّرَ	مَكَانٍ	وَرُبَّ
اس سے پہلے	حرف	مکرر ہوا	جگہ	اور بہت
مُهَوِّلَا	لَيْسَ	وَالْاَمْرُ	عَارِضٍ	لِمَا
فکر میں ڈالنے والی	نہیں	اور چیز	عارض	کسی

یعنی اکثر ایسا بھی ہوا ہے کہ واؤ فاصل کے لانے سے پہلے کسی جگہ پر قاری کی رمز مکرر ہوگئی ہے یہ تکرار کسی عارض مثلاً تحسین لفظ یا تکمیل قافیہ وغیرہ کی وجہ سے ہوتا ہے مثلاً حَلَا حَلَا یا عَلَا عَلَا یا اِذْسَمَا وغیرہ۔ لہٰذا ایسی جگہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

(۴۹) وَمِنْهُنَّ لِلْكُوفِيّ ثَاءٌ مُّثَلَّثٌ

ث

وَسِتَّتُهُمْ بِالْخَاءِ لَيْسَ بِأَغْفَلَا

خ

وَمِنْهُنَّ	لِلْكُوفِيّ	ثَاءٌ	مُثَلَّثٌ
اوران سے	کوفیین کے لیے	ثاء	مثلث
وَسِتَّتُهُمْ	بِالْخَاءِ	لَيْسَ	بِأَغْفَلَا
اوران کے چھ	خاء کے ساتھ	نہیں ہے	بے نقطہ

(۵۰) عَنَيْتُ الْأُلَى أَثْبَتُّهُمْ بَعْدَ نَافِعٍ

وَكُوفٍ وَشَامٍ ذَالُهُمْ لَيْسَ مُغْفَلَا

ذ

عَنَيْتُ	الْأُلَى	أَثْبَتُّهُمْ	بَعْدَ	نَافِعٍ
میں نے مراد لیا ہے	وہ	میں نے ثابت کیا ہے انہیں	بعد	نافع
وَكُوفٍ	وَشَامٍ	ذَالُهُمْ	لَيْسَ	مُغْفَلَا
اور کوفیین	اور شامی	ان کی ذال	نہیں ہے	بے نقطہ

(۵۱) وَكُوفٍ مَّعَ الْمَكِّيِّ بِالظَّاءِ مُعْجَمًا

ظ

وَكُوفٍ وَّبَصْرٍ غَيْنُهُمْ لَيْسَ مُهْمَلَا

غ

وَكُوفٍ	مَعَ	الْمَكِّيِّ	بِالظَّاءِ	مُعْجَمًا
اور کوفیین	ساتھ	مکی	ظاء کے ساتھ	نقطہ دیا گیا

وَكُوفٍ	وَبَصْرٍ	غَيْنُهُمْ	لَيْسَ	مُهْمَلًا
اور کوفیین	اور بصری	ان کا غین	نہیں ہے	بے نقط

(۵۲) وَذُو النَّقْطِ شِيْنٌ لِلْكِسَائِيْ وَحَمْزَةٍ

ش

وَقُلْ فِيْهِمَا مَعْ شُعْبَةٍ صُحْبَةٌ تَلَا

صحبة

وَذُو النَّقْطِ	شِيْنٌ	لِلْكِسَائِيْ	وَحَمْزَةٍ
اور نقطہ والا	شین	کسائی کے لیے	اور حمزہ

وَقُلْ	فِيْهِمَا	مَعْ	شُعْبَةٍ	صُحْبَةٌ	تَلَا
اور کہہ تو	ان دونوں میں	ساتھ	شعبہ	ساتھی	پیروی کی

﴿نوٹ﴾ صاحب کی جمع صحبہ بمعنی ساتھی۔

(۵۳) صِحَابٌ هُمَا مَعْ حَفْصِهِمْ عَمَّ نَافِعٌ

صحاب — عم

وَشَامٍ سَمَا فِيْ نَافِعٍ وَّفَتَى الْعَلَا

سما

صِحَابٌ	هُمَا	مَعْ	حَفْصِهِمْ	عَمَّ	نَافِعٌ
ساتھی	وہ دونوں	ساتھ	ان کے حفص	عام ہوا	نافع

وَشَامٍ	سَمَا	فِيْ	نَافِعٍ	وَفَتَى الْعَلَا
اور شامی	بلند ہوا	میں	نافع	اور علاء کا جوان

﴿نوٹ﴾ صاحب کی جمع صحاب بمعنی ساتھی۔

۵۴ وَمَكٍّ وَّحَقٌّ فِيْهِ وَابْنِ الْعَلَاءِ قُلْ

حق

وَقُلْ فِيْهِمَا وَالْيَحْصَبِيْ نَفَرٌ حَلَا

نفر

قُلْ	وَابْنِ الْعَلَاءِ	فِيْهِ	وَحَقٌّ	وَمَكٍّ
کہہ تو	اور علاء کا بیٹا	اس میں	اور سچائی	اور مکی
حَلَا	نَفَرٌ	وَالْيُحْصَبِيْ	فِيْهِمَا	وَقُلْ
شیریں ہوئی	جماعت	اور یحصبی	ان دونوں میں	اور کہہ تو

﴿نوٹ﴾ نفر بمعنی تین سے دس تک مردوں کی جماعت۔

۵۵ وَحِرْمِيٌّ الْمَكِّيُّ فِيْهِ وَنَافِعٌ

حرمی

وَحِصْنٌ عَنِ الْكُوْفِيْ وَنَافِعِهِمْ عَلَا

حصن

وَنَافِعٌ	فِيْهِ	اَلْمَكِّيُّ	وَحِرْمِيٌّ
اور نافع	اس میں	مکی	اور حرمی

عَلَا	وَنَافِعِهِمْ	اَلْكُوْفِيْ	عَنْ	وَحِصْنٌ
بلند ہوا	اور ان کے نافع	کوفیین	سے	اور قلعہ

﴿قولہ﴾ بِالْخَاءِ لَيْسَ بِاَغْفَلَا: یعنی وہ خ جو منقوط ہے ح مہملہ سے احتراز مقصود ہے۔

﴿قولہ﴾ عَنَيْتُ الْاُوْلٰى: اَلْاُلٰى: بمعنی اَلَّذِيْنَ ہے خ سے وہ چھ قراء مراد ہیں جن کو میں نے نافع کے بعد ذکر کیا ہے۔

﴿قولہ﴾ تَلَا: بمعنی تَبِعَ یعنی تَبِعَ مَا قَبْلَهٗ۔

﴿قولہ﴾ اَلْيَحْصَبِيْ: ابن عامر شامی مراد ہیں۔ عَلَا: بمعنی بلند ہوا۔ رمز حصن جس کے معنی قلعہ کے ہیں۔ ضمیر اسی کی طرف راجع ہے یعنی وہ قلعہ جو بلند ہوا۔

یعنی قراء کے انفرادی رموز ختم ہونے کے بعد ابجْ' دَهَزْ کلمات میں سے جو دو کلمے ثَخَذْ اور ظَغَشْ باقی رہ گئے ان کے حروف کے رموز بتا رہے ہیں کہ ان کلموں کے حروف منفرداً نہیں بلکہ قراء کی طرف اجتماعی اشارات کے لئے مستعمل ہوں گے۔ چنانچہ فرمایا وَمِنْهُنَّ یعنی اباجاد کے حرف میں سے ثَاءٌ مُّثَلَّثٌ ہے۔ میں نے اس حرف کو تین کوفی قراء عاصم' حمزہ کسائی کے لئے بطور رمز استعمال کیا ہے۔ اور خاء معجمہ سے ماسوا نافع کے باقی چھ قراء مراد لئے ہیں۔ ذال معجمہ شامی اور ہر سہ کوفیین کے لئے۔ ظاء معجمہ مکی اور کوفیین کے لیے۔ غین معجمہ بصری اور کوفیین کے لئے۔ اور شین منقوطہ کو حمزہ کسائی کے لئے بطور رمز استعمال کیا ہے۔

اور جب کسی قراءت میں حمزہ' کسائی کیساتھ شعبہ بھی جمع ہو جائیں تو صُحبہ بولا جائے گا۔ اور حمزہ کسائی' حفص کے لئے صِحَاب۔۔ شامی اور نافع کے لئے عَمَّ۔۔ نافع' مکی اور بصری کے لئے سَمَا۔۔ مکی اور بصری کے لئے حَقّ۔ مکی' بصری اور شامی کے لئے نَفَرْ۔ مکی اور نافع کے لئے حِرْمِیْ بکسر الحاء وسکون راء کا لفظ اختیار کیا گیا ہے۔ اشارہ ہے حرمین کی طرف اور حِصْن رمز ہے کوفیین اور نافع کے لئے۔

﴿نوٹ﴾ چودہ راویوں میں حفص نام کے دو راوی ہیں۔ ایک ابو عمرو حفص بن عمر از دی دوری ضریر۔ یہ تیسرے قاری ابو عمرو بصری کے پہلے راوی ہیں۔ اور کسائی کی قراءت کے دوسرے راوی بھی یہی ہیں دوسرے ابو عمر حفص بن سلیمان کوفی جو پانچویں قاری امام عاصم کے دوسرے راوی ہیں۔ شاطبیہ میں علی الاطلاق حفص سے مراد امام عاصم کے راوی ہی ہوتے ہیں۔ البتہ باب الامالہ میں حفص بول کر دوری عن الکسائی کو مراد لیا گیا ہے۔

جدول رموز اجتماعی

رموز حرفی		مرموزین	رموز کلمی	مرموزین
ثخذ	(ث)	کوفیین (عاصم' حمزہ کسائی)	صحبه	حمزہ' کسائی' شعبہ
	(خ)	قراء سبعہ ماسوا نافع	صحاب	حمزہ' کسائی' حفص
	(ذ)	کوفیین وابن عامر شامی	عم	نافع' شامی
			سما	نافع' مکی بصری
ظغش	(ظ)	کوفیین وابن کثیر مکی	حق	مکی وبصری
	(غ)	کوفیین وابو عمرو بصری	نفر	مکی' بصری' شامی
	(ش)	حمزہ وکسائی	حرمی	نافع' مکی
			حصن	کوفیین ونافع

چند مقررہ اصول واصطلاحات

(۵۶) وَمَهْمَا اَتَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ بَعْدُ كِلْمَةٌ
فَكُنْ عِنْدَ شَرْطِيْ وَاقْضِ بِالْوَاوِ فَيْصَلَا

وَمَهْمَا	اَتَتْ	مِنْ	قَبْلُ	اَوْ	بَعْدُ	كِلْمَةٌ
اور جب	آئے	سے	پہلے	یا	بعد	کلمہ

فَكُنْ	عِنْدَ	شَرْطِيْ	وَاقْضِ	بِالْوَاوِ	فَيْصَلَا
پس تو ہو	پاس	میری شرط	اور ختم کر	واؤ کے ساتھ	فاصل

یعنی رمز کلمی رمز حرفی سے خواہ پہلے آئے یا بعد میں دونوں صورتیں ممکن ہیں۔ لیکن مقررہ شرط جو اوپر بیان کر چکے ہیں وہ بدستور یہاں بھی قائم رہے گی۔ البتہ اس اختلاف کے ختم ہونے کی علامت میں وہی واو فاصل آئے گی جس کو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔

مطلب یہ کہ کتاب شاطبیہ میں کہیں صرف رموز حرفی آئیں گی۔ کہیں صرف رموز کلمی اور کہیں دونوں اس طرح کہ رمز حرفی پہلے اور کلمی بعد میں یا اس کے برعکس۔ ایسی صورت میں حرفی اور کلمی دونوں رمزوں سے قراء اور رواۃ کو سمجھ لینا چاہیے۔ البتہ اگر کہیں حرفی اور کلمی رمزوں سے کسی قاری یا راوی کا ذکر مکرر نظر آئے تو مضائقہ نہیں سمجھنا چاہیے' کیونکہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ اگر کہیں رمز حرفی مکرر ہو جائے تو تم اس سے وحشت زدہ نہ ہونا۔ (شعر نمبر ۴۸ دیکھیے)

(۵۷) وَمَا كَانَ ذَا ضِدٍّ فَاِنِّيْ بِضِدِّهٖ
غَنِيٌّ فَزَاحِمْ بِالذَّكَاءِ لِتَفْضُلَا

وَمَا	كَانَ	ذَا	ضِدٍّ	فَاِنِّيْ	بِضِدِّهٖ
اور جو	ہیں	والی	ضد	پس بیشک میں	اس کی ضد کے ساتھ

غَنِيٌّ	فَزَاحِمْ	بِالذَّكَاءِ	لِتَفْضُلَا
بے پرواہ	پس تو کوشش کر	ذہانت کے ساتھ	تاکہ تو فضیلت والا ہو جائے

(۵۸) كَمَدٍّ وَّاِثْبَاتٍ وَّفَتْحٍ وَّمُدْغَمٍ
وَهَمْزٍ وَّنَقْلٍ وَّاخْتِلَاسٍ تَحَصَّلَا

كَمَدٍّ	وَاِثْبَاتٍ	وَفَتْحٍ	وَمُدْغَمٍ
جیسے مد	اوراثبات	اورفتح	اورمدغم
وَهَمْزٍ	وَنَقْلٍ	وَاخْتِلَاسٍ	تَحَصَّلَا
اورہمزہ	اورنقل	اوراختلاس	حاصل ہوا ہے

(۵۹) وَجَزْمٍ وَّتَذْكِيْرٍ وَّغَيْبٍ وَّخِفَّةٍ
وَجَمْعٍ وَّتَنْوِيْنٍ وَّتَحْرِيْكٍ اُعْمِلَا

وَجَزْمٍ	تَذْكِيْرٍ	وَغَيْبٍ	وَخِفَّةٍ
اورجزم	اورتذکیر	اورغیب	اورتخفیف
وَجَمْعٍ	وَتَنْوِيْنٍ	وَتَحْرِيْكٍ	اُعْمِلَا
اورجمع	اورتنوین	اورتحریک	عمل میں لائی گئی ہیں

﴿قولہ﴾ وَمَا كَانَ ذَا ضِدٍّ: جواختلاف قراءت ضدیت وتقابل والا ہوگا۔ فَاِنِّيْ بِضِدِّهٖ غَنِيٌّ: تو ایسے مقام پر میں اس کی ضد کے ذکر کرنے سے مستغنی رہوں گا۔ فَزَاحِمْ بِالذَّكَاءِ لِتَفْضُلَا ایسے مقام پر ذہانت سے کام لے کر دماغی کاوش سے مطلب حل کروتا کہ تم میں قابلیت پیدا ہو۔

كَمَدٍّ: اس کی ضد قصر ہے۔ وَاِثْبَاتٍ: اس کی ضد حذف ہے۔ وَفَتْحٍ: اس سے مراد الف ہے اور اس کی ضد امالہ صغریٰ وکبریٰ ہے۔ (واضح ہو کہ فتح بول کر الف کتاب میں بہت کم مراد لیا گیا ہے یہ اصطلاح صرف سورۃ یوسف اور باب الامالہ میں لائی گئی ہے) وَمُدْغَمٍ: اس کی ضد مظہر ہے۔ وَهَمْزٍ: اس کی ضد ترک ہمزہ ہے۔ وَنَقْلٍ: ہمزہ کی حرکت ساکن ماقبل کو دے کر ہمزہ کو حذف کرنا نقل کہلاتا ہے۔ اس کی ضد ہے ہمزہ کو اس کی حرکت کے ساتھ قائم رکھنا۔ لیکن واضح ہو کہ نقل کی یہ ضد تمام کتاب میں کہیں استعمال نہیں ہوئی۔ نیز یہ بھی یاد رہے کہ نقل کا لفظ عام معنی میں بولا گیا ہے اسی میں تسہیل وابدال کو بھی

داخل کرتے ہوئے ان کو علیحدہ ذکر نہیں کیا۔ تسہیل وابدال کی ضد تحقیق ہے۔ اِخْتِلَاسٍ: لغوی معنی اچک لینا' اصطلاح میں حرکت کا ناتمام پڑھنا اختلاس کہلاتا ہے۔ اس کی ضد اکمال حرکت ہے۔ یہ ضد بھی کتاب میں کہیں مستعمل نہیں ہوئی۔ تَحَصَّلَا: یعنی جو روایت سے ثابت ہیں۔

وَ جَزْمٍ: ناظم علیہ الرحمہ نے بطور اصطلاح جزم کی ضد رفع کو قرار دیا ہے لیکن اس کا عکس مراد نہ ہوگا یعنی جزم بول کر اس کی ضد میں رفع مراد ہوگا لیکن رفع بول کر اس کی ضد سے جزم مراد نہ ہوگا۔ بلکہ جیسا کہ آگے آتا ہے اس کی ضد نصب کو مقرر کیا ہے مثلاً ایک جگہ کہا ہے وَحَرْفَا يَرِثْ بِالْجَزْمِ: یعنی يَرِثْ کے دونوں کلمے جزم کے ساتھ فلاں فلاں قاری نے پڑھے ہیں تو جزم کی ضد سے غیر مذکورین قراء کے لیے رفع سمجھا جائے گا۔ وَتَذْكِيرٍ ضد تانیث ہے وَغَيْبٍ: مقررہ اصول کی رو سے اس کی ضد خطاب مراد ہوگی اور خطاب بولیں تو اس کی ضد غیب سمجھو۔ وَخِفَّةٍ: اس کی ضد سے ثقل یعنی تشدید مراد ہے مثلاً مُنْزِلُ کو (اِنْزَالٌ سے) خفیف اور (تَنْزِيْلٌ) سے مُنَزِّلُ کو ثقیل کہا گیا ہے۔ وَجَمْعٍ: اس کی ضد مفرد ہوگی۔ وَتَنْوِيْنٍ: اس کی ضد ترک تنوین ہے۔ وَتَحْرِيْكٍ: اس کی ضد سے مراد اسکان ہے یعنی حرکت والی قراءت کے مقابلہ میں دوسری قراءت سکون والی سمجھنی چاہیے۔ عام اس سے کہ حرکت کو رفع یا نصب یا جر کے ساتھ مقید کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ البتہ حرکت جب مطلق بولی جائے گی تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس سے کون سی حرکت مراد ہوگی؟ اس سوال کا جواب اگلے شعر میں آ رہا ہے۔ اُعْمِلَا: یعنی ہر نوع بطور اصطلاح عمل میں لائی گئی ہے۔

﴿ تنبیہ ﴾ اضداد کا یہ باہمی تقابل دو وجہ سے قابل غور ہے۔ ایک تو یہ کہ یہ تقابل عقلی اور اصطلاحی دونوں قسم کا ہے۔ یعنی بعض اضداد میں تقابل عقلاً بھی مفہوم ہوتا ہے۔ جیسے مد کی ضد قصر۔ اثبات کی ضد۔ حذف۔ فتح بمعنی الف کی ضد امالہ۔ ادغام کی ضد اظہار۔ ہمزہ کی ضد ترک ہمزہ۔ نقل کی ترک نقل۔ اختلاس کی اکمال حرکت۔ تذکیر کی تانیث۔ تخفیف کی تثقیل۔ جمع کی توحید۔ تنوین کی ضد ترک تنوین اور تحریک کی ضد اسکان۔ اور بعض اضداد میں تقابل عقلاً تو نہیں البتہ ناظم نے بطور اصطلاح تقابل مقرر کر لیا ہے جیسا کہ جزم کی ضد رفع ٹھہرائی گئی ہے۔ حالانکہ لغۃً مطلق حرکت ہے۔ ایسے ہی غیب کی ضد خطاب' بطور اصطلاح ہے ورنہ لغۃً خطاب و تکلم دونوں ضدیں ہیں۔

دوسرا قابل غور پہلو یہ ہے کہ اضداد کا باہمی تقابل کہیں دونوں طرف سے مراد ہے۔ اور اس کو مطرد منعکس کہا جاتا ہے اور کہیں صرف ایک جانب سے ہے۔ اس تقابل کو مطرد غیر منعکس کہا گیا ہے۔ مثلاً تذکیر و تانیث میں ضدیت دونوں طرف سے مراد ہے۔ کہیں تذکیر کا ذکر کر کے دوسری جانب تانیث مراد لیں گے اور کہیں اس کے برعکس تانیث کا ذکر کر کے دوسری جانب تذکیر مراد لیں گے۔ تو تذکیر و تانیث کا یہ باہمی تقابل مطرد منعکس کہا جائے گا۔ اس کے برخلاف جزم میں یہ صورت نہیں' جزم کی ضد رفع ہے لیکن اس کے برعکس رفع کی ضد جزم نہیں۔ ان انواع مذکورہ میں مطرد غیر منعکس صرف جزم ہے۔ البتہ نقل اور

اختلاس کی ضدوں کے ساتھ اس کتاب میں کہیں کام نہیں لیا گیا ہے یعنی نقل کی ضد عدم نقل یا اختلاس کی ضد اکمال حرکت کہیں نہیں لائی گئی۔ گو مفہوم کے تقابل میں یہ مطرد و منعکس ہیں۔ لیکن استعمال نہ ہونے کے لحاظ سے مطرد و غیر منعکس ہوئیں۔

(٦٠) وَحَيْثُ جَرَى التَّحْرِيكُ غَيْرَ مُقَيَّدٍ

هُوَ الْفَتْحُ وَالْإِسْكَانُ اٰخَاهُ مَنْزِلَا

مُقَيَّدٍ	غَيْرَ	اَلتَّحْرِيكُ	جَرَى	وَحَيْثُ
قید	بغیر	تحریک	جاری ہوئی	اور جہاں

مَنْزِلَا	اٰخَاهُ	وَالْإِسْكَانُ	اَلْفَتْحُ	هُوَ
محل وقوع	اس کا بھائی بنایا	اور اسکان	فتح	وہ

جہاں کہیں حرکت غیر مقید بولی جائے تو اس سے فتح مراد ہوگا۔ اور مقام وقوع میں سکون کو اس کا بھائی (یعنی ضد) قرار دیا گیا ہے یعنی جہاں صرف حرکت کہا جائے اور اس کی کوئی تفصیل بیان نہ کی جائے تو اس سے فتحہ مراد ہوگا۔ اور جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا ہے اس حرکت (مراد فتحہ) کی ضد اسکان ہوگی۔ لہٰذا ان دونوں میں سے جب کوئی ضد بولی جائے تو اس کے مقابل دوسری ضد سمجھی جائے۔ یہ اصول اسی وقت جاری ہوگا جب کہ اسکان کی ضد فتحہ ہی ہو ورنہ محض سکون نہیں کہا جائے گا بلکہ اس کی ضد کی تشریح کی جائے گی۔ مثلاً ایک جگہ ہے:

ع وَحَيْثُ اَتَاكَ الْقُدْسُ اِسْكَانُ دَالِهٖ

دَوَآءٌ وَلِلْبَاقِيْنَ بِالضَّمِّ اُرْسِلَا

ترجمہ: ”لفظ قُدُس جہاں کہیں آئے مکی کے لئے اس کی دال پر سکون ہے اور باقیوں کے لئے ضمہ پڑھا گیا ہے۔“

چونکہ یہاں اسکان کی ضد فتحہ نہیں بلکہ ضمہ تھی اس لئے ضد کی تشریح بیان کی۔

(٦١) وَاٰخَيْتُ بَيْنَ النُّوْنِ وَالْيَا وَفَتْحِهِمْ

وَكَسْرٍ وَّبَيْنَ النَّصْبِ وَالْخَفْضِ مُنْزِلَا

وَفَتْحِهِمْ	وَالْيَا	اَلنُّوْنِ	بَيْنَ	وَاٰخَيْتُ
اور ان کے فتحہ	اور یاء	نون	درمیان	اور میں نے بھائی بندی کی

مُنْزِلاً	وَالْخَفْضِ	اَلنَّصْبِ	وَبَيْنَ	وَكَسْرٍ
اتارنے والا	اور جر	نصب	اور درمیان	اور کسرہ

یعنی میں نے نون اور یاء میں۔ کسرہ اور فتحہ میں اور نصب و جر میں مواخات رکھی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ باہمی ضدیت کا تقابل رکھا ہے۔ لہٰذا اگر کہوں کہ فلاں نے نون کے ساتھ یا' یاء کے ساتھ مضارع کے صیغہ کو پڑھا ہے تو مقابل وجہ بیان کرنے کی ضرورت نہ ہوگی خود سمجھ لینا کہ باقیوں نے نون سے یا' یاء سے پڑھا ہے۔ یہی صورت فتحہ و کسرہ اور نصب و جر میں ہوگی۔

﴿قولہ﴾ مُنْزِلْ: اِنْزَال سے صیغہ اسم فاعل ہے یعنی اس حال میں کہ اس میں ہر ایک اصطلاح کو اس کے مناسب موقع پر اتارنے والا ہوں گا۔

﴿تنبیہ﴾ اضداد کا یہ تقابل اصطلاحی ہے اور مطرد و منعکس ہے۔

(٦٢) وَحَيْثُ اَقُوْلُ الضَّمُّ وَالرَّفْعُ سَاكِتًا

فَغَيْرُهُمْ بِالْفَتْحِ وَالنَّصْبِ اَقْبَلَا

سَاكِتًا	وَالرَّفْعُ	اَلضَّمُّ	اَقُوْلُ	وَحَيْثُ
خاموش رہنے والا	اور رفع	ضم	میں کہوں	اور جہاں

اَقْبَلَا	وَالنَّصْبِ	بِالْفَتْحِ	فَغَيْرُهُمْ
آئے ہیں	اور نصب	فتح کے ساتھ	پس ان کے علاوہ

یعنی میں جہاں کہیں کہوں کہ فلاں کے لئے ضمہ یا رفع ہے اور اس کی ضد بیان کرنے سے خاموش رہوں تو سمجھ لینا کہ اس کے علاوہ دوسرے غیر مذکور قراء نے فتحہ یا نصب پڑھا ہے لیکن اگر کہیں ضمہ اور رفع کی ضد فتح اور نصب نہ ہوگی تو میں وہاں اس کی وضاحت کروں گا۔ مثلاً اِرْفَعِ الْجَزْمَ۔ یا ضُمَّ الْكَسْرَ۔ تو وہاں سمجھنا چاہیے کہ رفع کی ضد جزم ہے اور ضمہ کی ضد فتح نہیں بلکہ کسرہ ہے۔

﴿تنبیہ﴾ اضداد کا یہ تقابل بھی اصطلاحی ہے اور مطرد غیر منعکس ہے۔

(٦٣) وَفِي الرَّفْعِ وَالتَّذْكِيرِ وَالْغَيْبِ جُمْلَةٌ
عَلٰى لَفْظِهَا اَطْلَقْتُ مَنْ قَيَّدَ الْعُلَا

وَفِيْ	اَلرَّفْعِ	وَالتَّذْكِيْرِ	وَالْغَيْبِ	جُمْلَةٌ
اور میں	رفع	اور تذکیر	اور غیب	مجموعہ

عَلٰى	لَفْظِهَا	اَطْلَقْتُ	مَنْ	قَيَّدَ	اَلْعُلَا
پر	اس کے تلفظ	میں نے آزاد چھوڑا ہے	جس	قید کیا	بلندی

رفع، تذکیر اور غیب کی ضدوں میں کہیں ایسا بھی ہوا ہے کہ میں نے کلمہ قرآنی بغیر کسی قید کے مطلقاً بیان کیا ہے۔ یہ میں نے اس قاری کے لئے اطلاق سے کام لیا ہے جس نے بلند ذہانت کو مقید کر رکھا ہو۔ یعنی اگر کسی کلمہ میں رفع اور اس کی ضد (نصب) یا تذکیر اور اس کی ضد (تانیث) یا غیب اور اس کی ضد (خطاب) میں اختلاف قراءت دائر ہو اور میں اطلاق سے کام لے کر رفع یا نصب وغیرہ کی قید نہ لگاؤں تو وہاں رفع نصب میں سے رفع سمجھنا۔ اسی طرح تذکیر و تانیث میں سے تذکیر مراد ہوگی اور غیب و خطاب میں سے غیب مراد ہوگا۔ گویا یہ اصل قراءت ہوگی اور غیر مذکورین کے لئے ان کی ضدیں مراد ہوں گی۔

﴿قولہ﴾ جُمْلَةٌ: يعني جُمْلَةٌ هٰذِهِ الْمَوَاضِعِ مِنَ الرَّفْعِ وَالتَّذْكِيرِ وَالْغَيْبِ۔

یہ اطلاق ہمیشہ اور لازمی نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ کہیں ہم نے قید لگا کر وضاحت سے کام لیا ہے اور کہیں مطلقاً بیان کیا ہے۔ مثلاً سورۂ اعراف کے حسب ذیل شعر میں تینوں اطلاق جمع ہیں:

ع وَخَالِصَةٌ اَصْلٌ وَلَا يَعْلَمُوْنَ قُلْ
لِشُعْبَةَ فِي الثَّانِيْ وَيُفْتَحُ شَمْلَلَا
ش

نافع نے خَالِصَةٌ (بالرفع) پڑھا ہے اور لَا يَعْلَمُوْنَ (دوسرا کلمہ) کو شعبہ نے (غیب سے) پڑھا ہے اور حمزہ اور کسائی نے لَا يُفَتَّحُ لَهُمْ کو (تذکیر سے) پڑھا ہے۔

اضداد مطرد و منعکس

شمار	اضداد		
۱	مد	⟷	قصر
۲	اثبات	⟷	حذف
۳	فتح (الف)	⟷	امالہ (صغریٰ و کبریٰ)
۴	ادغام	⟷	اظہار
۵	ہمزہ	⟷	ترک ہمزہ
۶	نقل	⟷	ابقائے حرکت
۷	اختلاس	⟷	اکمال حرکت
۸	تذکیر	⟷	تانیث
۹	غائب	⟷	خطاب
۱۰	خفت	⟷	ثقالت
۱۱	جمع	⟷	مفرد
۱۲	تنوین	⟷	ترک تنوین
۱۳	تحریک	⟷	اسکان
۱۴	نون	⟷	یاء
۱۵	کسرہ	⟷	فتحہ
۱۶	جر	⟷	نصب

اضداد مطرد غیر منعکس

شمار	اضداد		
۱	جزم	←	رفع
۲	رفع	←	نصب
۳	ضم	←	فتح

(٦٤) وَقَبْلَ وَبَعْدَ الْحَرْفِ اٰتِيْ بِكُلِّ مَا
رَمَزْتُ بِهٖ فِي الْجَمْعِ اِذْ لَيْسَ مُشْكِلَا

وَقَبْلَ	وَبَعْدَ	اَلْحَرْفِ	اٰتِيْ	بِكُلِّ	مَا
اور پہلے	اور بعد	کلمہ	میں لاؤں گا	تمام	وہ

رَمَزْتُ	بِهٖ	فِيْ	اَلْجَمْعِ	اِذْ	لَيْسَ	مُشْكِلَا
میں نے رمز بنایا	اس کے ساتھ	میں	جماعت	کیونکہ	نہیں ہے	مشکل میں ڈالنے والا

یعنی رموز کلمی میں ہم نے یہ التزام نہیں کیا کہ ہمیشہ قراءت کے بعد ہی ان کو لائیں جیسا کہ رموز انفرادی میں یہ التزام کیا گیا ہے چنانچہ فرما چکے ہیں:

ع وَمِنْہُ بَعْدِ ذِكْرِی الْحَرْفَ اُسَمِّیْ رِجَالَهٗ

بلکہ رموز کلمی کبھی قراءت سے پہلے اور کبھی قراءت کے بعد بیان کریں گے۔ نظم کے بیان میں جس طرح بھی موزونیت ساتھ دے گی نظم کردیں گے۔ اِذْ لَيْسَ مُشْكِلَا: یعنی تامل کر لینے سے ایسا مقام بے تکلف واضح ہو جائے گا۔ کوئی اشکال پیدا نہ ہوگا۔

﴿تنبیہ﴾ ثخذ: ضغش کے حروف جو رموز اجتماعی ہیں ان کو بھی رموز انفرادی ہی کی طرح سمجھنا چاہیے۔ یعنی قراءت کے بعد لائے جائیں گے۔ البتہ رموز کلمی کے ساتھ اکٹھے ہوں تو رموز کلمی کے تابع ہو کر مقدم و مؤخر ہو سکتے ہیں۔

(٦٥) وَسَوْفَ اُسَمِّيْ حَيْثُ يَسْمَحُ نَظْمُهٗ
بِهٖ مُوْضِحًا جِيْدًا مُّعَمًّا وَّمُخْوَلَا

وَسَوْفَ	اُسَمِّيْ	حَيْثُ	يَسْمَحُ	نَظْمُهٗ
اور عنقریب	میں نام لوں گا	جہاں	گنجائش دے گی	اس کی نظم

بِهٖ	مُوْضِحًا	جِيْدًا	مُّعَمًّا	وَّمُخْوَلَا
اس کے ساتھ	خوب واضح کرنے والا	گردن	چچا والی	اور ماموں والی

یعنی بہت سی جگہ ایسا بھی ہوگا کہ ہم قاری کی رمز لانے کے بجائے اس کا نام یا کنیت یا نسبت بیان کریں گے۔ یہ ہر اس موقع پر ہوگا جہاں نظم میں اس کی گنجائش ہوگی۔ اس وقت نام لے کر ہم مسئلہ کی ایسی واضح تشریح کر رہے ہوں گے کہ گویا وہ اپنے حسن و زینت کی وجہ سے اس بچے کے مشابہ ہوگا جس کے چچا اور ماموں معزز لوگ ہوں۔ اور نشان عزت کے طور پر انہوں نے اس بچے کی گردن کو آراستہ کر دیا ہو۔

﴿قولہ﴾ مُوْضِحًا: ترکیب میں حال ہے۔ جِیْدًا: مُوْضِحًا کا مفعول ہے۔ اور مُعَمًّا وَّ مُخْوَلًا: جِیْدًا کی صفت ہے۔ جِیْد بمعنی گردن، مُعَم عَمٌّ سے چچا والا۔ مُخْوَلًا: خَالٌ سے ماموں والا۔ مطلب یہ کہ وہ بچہ باپ اور ماں دونوں طرف سے قدر و محبت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہو جس بچہ کے چچا، ماموں زندہ ہوں، دور جاہلیت کی شاعری میں بطور فخر اس کو بیان کرتے تھے۔ بہر حال یہاں مسئلہ کی وضاحت کے لئے بطور استعارہ لائے ہیں۔

﴿نوٹ﴾ واضح ہو کہ کتاب میں کہیں بھی صریح اسم کے ساتھ رمز جمع نہ ہوگی۔

(٦٦) وَمَنْ كَانَ ذَا بَابٍ لَّهُ فِيْهِ مَذْهَبٌ
فَلَا بُدَّ اَنْ يُّسْمٰى فَيُدْرٰى وَيُعْقَلَا

مَذْهَبٌ	فِيْهِ	لَهُ	بَابٍ	ذَا	كَانَ	وَمَنْ
مذہب	اس میں	اس کیلئے	باب	والا	ہوگا	اور جو

وَيُعْقَلَا	فَيُدْرٰى	يُسْمٰى	اَنْ	فَلَا بُدَّ
اور سمجھ لیا جائے	تاکہ وہ جان لیا جائے	اس کا نام لیا جائے	کہ	پس ضروری

کسی مسئلہ میں اگر قاری یا راوی کا مستقل مذہب ہوگا تو اس باب کے شروع ہی میں اس کا نام لایا جائے گا تاکہ مسئلہ کو اچھی طرح سمجھا جا سکے۔

یعنی جو قاری یا راوی کسی کثیر الوقوع اصول میں منفرد ہوگا اصول میں اس کا مذہب بیان کرتے ہوئے شروع باب میں ہی اس قاری یا راوی کا نام لیا جائے گا ایسی جگہ رمز سے کام نہیں لیا جائے گا۔

قصیدہ شاطبیہ کا تعارف اور نصائح وغیرہ

(۶۷) اَهَلَّتْ فَلَبَّتْهَا الْمَعَانِيْ لُبَابُهَا
وَصُغْتُ بِهَا مَا سَاغَ عَذْبًا مُّسَلْسَلاً

لُبَابُهَا	اَلْمَعَانِيْ	فَلَبَّتْهَا	اَهَلَّتْ
ان کے خالص	معانی	پس اس نے انہیں لبیک کہا	اس نے آواز دی

مُسَلْسَلاً	عَذْبًا	سَاغَ	مَا	بِهَا	وَصُغْتُ
آسانی سے حلق سے اترنے والی شراب	شیریں	خوشگوار ہوا	جو	اس میں	اور میں نے ڈھالا ہے

''میرے اس قصیدہ نے بہترین معانی کو آواز دی تو ان معانی نے بھی اس کو لبیک کہا' میں نے اس قصیدہ میں وہ فوائد بیان کیے جو نہایت لذیذ' شیریں' اور سہل ہیں۔''

(۶۸) وَفِيْ يُسْرِهَا التَّيْسِيْرُ رُمْتُ اخْتِصَارَهُ
فَاَجْنَتْ بِعَوْنِ اللّٰهِ مِنْهُ مُؤَمَّلاً

اِخْتِصَارَهُ	رُمْتُ	اَلتَّيْسِيْرُ	يُسْرِهَا	وَفِيْ
اس کا اختصار	میں نے قصد کیا	التیسیر	اس کے آسان	اور میں

مُؤَمَّلاً	مِنْهُ	بِعَوْنِ اللّٰهِ	فَاَجْنَتْ
آرزو گاہ	اس سے	اللہ تعالیٰ کی مدد سے	پس پھل پالیا

مُؤَمَّلاً: آرزوگاہ۔ مِنْهُ کی ضمیر سے حال ہے۔

میں نے اس قصیدہ کے آسان بیان میں التیسیر کے مسائل کے اختصار کا قصد کیا ہے۔ خداوند تعالیٰ میری امیدگاہ ہے اور اسی کی مدد سے میرا یہ قصیدہ کثیر الفوائد ہو گیا۔

﴿نوٹ﴾ التیسیر نثر میں قراءات سبعہ کی مشہور کتاب ہے۔ اس کے مؤلف امام ابوعمرو عثمان ابن سعید دانی ہیں۔ قرطبہ میں ایک مقام دانیہ ان کا وطن تھا۔ بہت بڑے مقری اور محدث ہوئے ہیں دانیہ میں ۴۴۴ ہجری میں وفات ہوئی۔

(٦٩) وَالْفَافُهَا زَادَتْ بِنَشْرِ فَوَائِدٍ
فَلَفَّتْ حَيَاءً وَّجْهَهَا أَنْ تُفَضَّلَا

وَالْفَافُهَا	زَادَتْ	بِنَشْرِ	فَوَائِدٍ
اوراس کے گنجان درخت	بڑھ گئے	ظاہر کرنے کے سبب	فوائد

فَلَفَّتْ	حَيَاءً	وَجْهَهَا	أَنْ	تُفَضَّلَا
پس اس نے چھپالیا	حیاء	اپنا چہرہ	کہ	فضیلت دی جائے

یعنی اس قصیدہ کے مسائل کتاب التیسیر کا صرف اختصار ہی نہیں بلکہ اس پر کچھ اضافہ بھی ہیں۔ مثلاً آخر کتاب میں مخارج الحروف کا اضافہ ہے۔ اسی طرح کہیں کہیں قراءات کی توجیہات نحوی وجوہ اور کسی قراءت پر معترض کی تردید کی طرف اشارات بھی ملتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ فَلَفَّتْ حَيَاءً: یعنی ہمارے اس قصیدہ نے اصل پر قدرے فضیلت حاصل کر لینے کے باعث شرم وحیاء کی وجہ سے اپنا چہرہ لپیٹ لیا۔ چہرے کے لپیٹ لینے سے اشارہ ہے کہ رموز کا جامہ پہن لیا۔

(٧٠) وَسَمَّيْتُهَا حِرْزَ الْأَمَانِي تَيَمُّنًا
وَوَجْهُ التَّهَانِي فَاهْنِهِ مُتَقَبَّلَا

وَسَمَّيْتُهَا	حِرْزَ الْأَمَانِي	تَيَمُّنًا
اور میں نے اس کا نام رکھا	آرزوؤں کا تعویذ	تبرکاً

وَوَجْهُ التَّهَانِي	فَاهْنِهِ	مُتَقَبَّلَا
اور مبارکبادیوں کا چہرہ	پس اس کو مبارکباد کہہ	قبول کرنے والا

اور میں نے اس قصیدہ کا نام "حِرْزُ الْأَمَانِي وَ وَجْهُ التَّهَانِي" رکھا ہے اس نام سے برکت اور فال نیک مقصود ہے۔ اے مخاطب! اس کتاب کو قبول کرتے ہوئے خوش آمدید کہہ۔

﴿ترکیب﴾ اَلتَّهَانِي: جمع تَهْنِئَةٌ۔ سعادتیں یا خوشگواریاں۔ فَاهْنِهِ: صیغہ امر ہے هَنَأَ سے بمعنی اَعْطِهِ۔ اصل میں فَاهْنِئْهُ تھا۔ ہمزہ تخفیفاً حذف ہوا۔ جیسے اَرْجِهِ میں۔ مُتَقَبَّلَا: بصیغہ مفعول (مصدر میمی) بمعنی قبول یا صیغہ

اسم فاعل ہے۔

(۷۱) وَنَادَيْتُ اَللّٰهُمَّ يَا خَيْرَ سَامِعٍ
اَعِذْنِيْ مِنَ التَّسْمِيْعِ قَوْلاً وَّ مِفْعَلاَ

سَامِعٍ	خَيْرَ	يَا	اَللّٰهُمَّ	وَنَادَيْتُ
سننے والے	بہترین	اے	اے اللہ تعالیٰ	اور میں نے دعا کی
وَ مِفْعَلاَ	قَوْلاً	اَلتَّسْمِيْعِ	مِنْ	اَعِذْنِيْ
اور فعل	قول	سنانا	سے	مجھے بچا

''میں نے یہ کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ اے اللہ! اے دعاؤں کے بہترین سننے والے! مجھے قول وکردار میں شہرت وریاءکاری سے پناہ میں رکھ۔''

وَنَادَيْتُ اَللّٰهُمَّ: میں ضرورت شعری کی وجہ سے ہمزہ کو قطعی پڑھا گیا ہے۔

(۷۲) اِلَيْكَ يَدِيْ مِنْكَ الْاَيَادِيْ تَمُدُّهَا
اَجِرْنِيْ فَلَا اَجْرِيْ بِجَوْرٍ فَاَخْطَلاَ

تَمُدُّهَا	اَلْاَيَادِيْ	مِنْكَ	يَدِيْ	اِلَيْكَ
اس کو دراز کر رہی ہیں	احسانات	آپ سے	میرا ہاتھ	تیری طرف
فَاَخْطَلاَ	بِجَوْرٍ	اَجْرِيْ	فَلَا	اَجِرْنِيْ
کہ میں قول فاسد اختیار کرنے لگوں	ظلم	میں چلوں	پس نہ	میری حفاظت فرما

یعنی تیرے مسلسل احسانات میرے ہاتھوں کو مجبور کرتے ہیں کہ تیری بارگاہ میں پھیلاؤں مجھے (غلطیوں سے) محفوظ رکھ تاکہ میں کسی لغزش میں مبتلا نہ ہو جاؤں کہ جس کی وجہ سے بیکار باتیں کرنے لگوں۔

﴿قوله﴾ اَلْاَيَادِيْ: احسانات۔ مصرعہ اولیٰ کا عربی میں ترجمہ یوں ہو سکتا ہے۔ اَلنِّعَمُ الْفَائِضَةُ مِنْكَ حَمَلَتْنِيْ عَلٰى مَدِّيَدِيْ اِلَيْكَ فِيْ طَلَبِ الْمَسْئُوْلِ۔

اَجِرْنِیْ: اِجَارَةٌ سے محفوظ رکھ مجھے۔ فَلَا اَجْرِیْ جَرْیٌ سے مضارع واحد متکلم۔ بمعنی چلنا۔ نحوی قاعدہ کے مطابق۔ فَلَا اَجْرِ بحذف الیاء ہونا چاہیے کیونکہ جواب امر ہے۔ لیکن ضرورتاً ایسا کیا گیا یا تقدیر فَاَنَا لَا اَجْرِیْ ہے۔

(۷۳) اَمِیْنَ وَاَمْنًا لِّلْاَمِیْنِ بِسِرِّهَا
وَاِنْ عَثَرَتْ فَهُوَ الْاَمُوْنُ تَحَمُّلَا

بِسِرِّهَا	لِلْاَمِیْنِ	وَاَمْنًا	اَمِیْنَ
اس کے اسرار پر	امانت دار کیلئے	اور امن	قبول فرما

تَحَمُّلَا	اَلْاَمُوْنُ	فَهُوَ	عَثَرَتْ	وَاِنْ
برداشت کرنا	طاقتور اونٹنی	پس وہ	لغزش کھا گیا	اور اگر

یعنی اے اللہ! میری دعا قبول فرما اور اس شخص کو جو میرے اس قصیدے کے اسرار وحکم کا امین ہو۔ امن وسلامتی عطا کر۔ اور اگر اس قصیدہ نے کہیں ناظم کو لغزش میں ڈالا ہو تو وہ شخص اس لغزش کو صبر وتحمل سے برداشت کرنے میں اس اونٹنی کے مشابہ ہو جائے جو بڑی قوی ہوتی ہے۔

اَمِیْنَ: مبنی بر فتح، اسم فعل بمعنی تَقَبَّلْ۔ اَمْنًا: یعنی هَبْ اَمْنًا۔ عَثَرَتْ: فاعل کی ضمیر قصیدہ کی طرف راجع ہے۔ مفعول محذوف ہے۔ یعنی عَثَرَتِ الْقَصِیْدَةُ النَّاظِمَ۔

نصائح

(۷۴) اَقُوْلُ لِحُرٍّ وَّالْمُرُوْءَةُ مَرْؤُهَا
لِاِخْوَتِهِ الْمِرْاٰةُ ذُو النُّوْرِ مِكْحَلَا

مَرْؤُهَا	وَّالْمُرُوْءَةُ	لِحُرٍّ	اَقُوْلُ
اس کا انسان	اور کمال مردانگی	آزاد کیلئے	میں کہتا ہوں

لِاِخْوَتِہٖ	اَلْمِرْاٰۃُ	ذُو النُّوْرِ	مِكْحَلَا
اپنے بھائیوں کیلئے	آئینہ	صاحب نور	سرمہ کی سلائی

یہاں سے نصائح کا بیان شروع ہوتا ہے۔

یعنی میں اللہ کے آزاد بندے کو نصیحت کرتے ہوئے کہتا ہوں۔ دراں حالیکہ صاحب انسانیت کی انسانیت اس کے دوستوں کے لئے آئینہ کا کام دیتی ہے اور وہ سرمۂ بصیرت کے لحاظ سے صاحب نور یعنی صاحب ایمان ہوتا ہے۔

﴿ترکیب﴾ لِحُرٍّ: ذوالحال۔ وَالْمُرُوْءَۃُ الخ حال۔ اَلْمُرُوْءَۃُ: مبتدا۔ مَرْؤُھَا: مبتدا ثانی۔ اَلْمِرْاٰۃُ: مبتدا ثانی کی خبر۔ لِاِخْوَتِہٖ: اَلْمِرْاٰۃُ کا متعلق ہے۔ مبتدا ثانی وخبر جملہ ہو کر مبتدا اول کی خبر ہے۔ ذُو النُّوْرِ: اَیْ ھُوَ ذُو النُّوْرِ۔ مِكْحَلًا: تمیز ہے۔ یہ تمام شعر قول ہے اور آئندہ اشعار مقولہ ہیں۔

﴿نوٹ﴾ حدیث میں ہے: اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ اَخِیْہِ الْمُؤْمِنُ (ابوداؤد)
شعر میں اسی حدیث کی طرف اشارہ مقصود ہے۔

(۷۵) اَخِیْ اَیُّھَا الْمُجْتَازُ نَظْمِیْ بِبَابِہٖ
یُنَادٰی عَلَیْہِ کَاسِدَ السُّوْقِ اَجْمِلَا

اَخِیْ	اَیُّھَا	اَلْمُجْتَازُ	نَظْمِیْ	بِبَابِہٖ
میرے بھائی	اے وہ کہ	گزر رہی ہے	میری نظم	اس کے دروازے پر

یُنَادٰی	عَلَیْہِ	کَاسِدَ السُّوْقِ	اَجْمِلَا
آواز لگائی جا رہی	اس پر	بازار کا گھٹیا مال	تو ضرور اس سے حسن سلوک کر

﴿نوٹ﴾ بِبَابِہٖ کی باء بمعنی پر ہے۔

یعنی اے میرے دینی بھائی! اے وہ کہ جس کے در پر میری ایک ایسی نظم کا گزر ہو رہا ہے کہ جس کے متعلق اعلان ہے کہ وہ بازار علم کی ایک کم قیمت جنس ہے (میں درخواست کرتا ہوں کہ میری اس نظم کا مطالعہ کرتے وقت) حسن سلوک سے کام لے۔

(٧٦) وَظُنَّ بِهٖ خَيْرًا وَّسَامِحْ نَسِيْجَهٗ
بِالْإِغْضَآءِ وَالْحُسْنٰى وَاِنْ كَانَ هَلْهَلَا

وَظُنَّ	بِهٖ	خَيْرًا	وَسَامِحْ	نَسِيْجَهٗ
اور گمان کر	اس سے	خیر	اور حسن نظر کر	اس کا بُنا ہوا

بِالْإِغْضَآءِ	وَالْحُسْنٰى	وَاِنْ	كَانَ	هَلْهَلَا
چشم پوشی کے ساتھ	اور نیکی	اور اگر چہ	ہے	خراب بُنا ہوا

یعنی اس نظم یا ناظم کے متعلق حسن ظن سے کام لے اور اس کے منظوم اشعار پر چشم پوشی اور نیکی کے ساتھ حسن نظر اختیار کر۔ یعنی اس کے عیوب اور لغزشوں سے چشم پوشی اختیار کر۔ اگر چہ یہ نظم رکیک الالفاظ ہے۔ ناظم نے یہ تو اضعًا فرمایا ہے۔ ورنہ نظم کا جہاں تک تعلق ہے نہایت فصیح و متین ہے۔

﴿قولہ﴾ سَامِحْ: صیغہ امر ہے مُسَامَحَةٌ مصدر ہے بمعنی حسن نظر سے کام لینا۔ نَسِيْجُ: مراد اشعار منظومہ۔

(٧٧) وَسَلِّمْ لِاِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ اِصَابَةٌ
وَالْاُخْرٰى اجْتِهَادٌ رَّامَ صَوْبًا فَاَمْحَلَا

وَسَلِّمْ	لِاِحْدٰى	اَلْحُسْنَيَيْنِ	اِصَابَةٌ
اور سلامتی میں رکھ	ایک کے لیے	دو نیکیاں	درست کہنا

وَالْاُخْرٰى	اِجْتِهَادٌ	رَامَ	صَوْبًا	فَاَمْحَلَا
اور دوسری	کوشش کرنا	ارادہ کیا	بارش	پس قحط زدہ ہوا

ناظم کو لعن و تشنیع سے سلامتی میں رکھ۔ اپنا یہ کردار ان دو نیکیوں میں سے کسی ایک نیکی پر استوار کر کہ جن کا ذکر آنحضرت ﷺ نے ان الفاظ میں فرمایا کہ

مَنِ اجْتَهَدَ وَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَمَنْ اَخْطَأَ فَلَهٗ اَجْرٌ۔ (صحیحین الدارمی)

ان دونیکیوں میں سے ایک نیکی صحیح راہ یابی ہے اور دوسری نیکی اجتہاد یعنی سعی وکوشش سے کام لینا ہے۔ گومقصود میں ناکامی ہی ہو۔ اس اجتہاد کی ایسی مثال ہوگی۔ جیسے کوئی بارش کی تلاش میں نکلے لیکن خشکی اور قحط سالی کی نذر ہو جائے۔ بہرحال تلاش میں سرگرداں ہونے کے لحاظ سے اس کوست وغافل نہیں کہا جائے گا۔

(٧٨) وَإِنْ كَانَ خَرْقٌ فَادَّرِكْهُ بِفَضْلَةٍ
مِنَ الْحِلْمِ وَلْيُصْلِحْهُ مَنْ جَادَ مِقْوَلَا

وَ اِنْ	كَانَ	خَرْقٌ	فَادَّرِكْهُ	بِفَضْلَةٍ
اور اگر	ہے	عیب	پس تواسکی تلافی کر	قابلیت کے ساتھ

مِنْ	اَلْحِلْمِ	وَلْيُصْلِحْهُ	مَنْ	جَادَ	مِقْوَلَا
سے	حلم	اور چاہیے کہ اصلاح کرے اسکی	وہ	عمدہ ہو	زبان کے لحاظ سے

اگر اس نظم میں کوئی عیب ہو تو اپنے علم وقابلیت کی بنا پر اس کی تلافی کر۔ اور جس کی زبان فصیح ہو اجازت ہے کہ اس عیب کی اصلاح کر دے۔

(٧٩) وَقُلْ صَادِقًا لَوْلَا الْوِئَامُ وَرُوحُهُ
لَطَاحَ الْأَنَامُ الْكُلُّ فِي الْخُلْفِ وَالْقِلَى

وَقُلْ	صَادِقًا	لَوْلَا	اَلْوِئَامُ	وَرُوحُهُ
اور تو کہہ	سچا	اگر نہیں	موافقت	اور اس کی روح

لَطَاحَ	اَلْاَنَامُ	اَلْكُلُّ	فِي	اَلْخُلْفِ	وَالْقِلٰى
البتہ ہلاک ہو جاتے	لوگ	تمام	میں	اختلاف	اور دشمنی

اور بات سچی کر' حقیقت یہ ہے کہ اگر باہم اتفاق اور اس کی روح کارفرما نہ ہو تو اختلاف ودشمنی میں پڑ کر تمام لوگ برباد ہو جائیں۔

(۸۰) وَعِشْ سَالِمًا صَدْرًا وَّعَنْ غِيْبَةٍ فَغِبْ
تُحَضَّرْ حِظَارَ الْقُدْسِ اَنْقٰى مُغَسَّلَا

فَغِبْ	غِيْبَةٍ	وَعَنْ	صَدْرًا	سَالِمًا	وَعِشْ
پس دور ہو	غیبت	اور سے	سینہ	سلامتی والا	اور زندگی گزار

مُغَسَّلَا	اَنْقٰى	حِظَارَ الْقُدْسِ	تُحَضَّرْ
غسل دیا ہوا	صاف ستھرا	مقدس باغ	تو حاضر کیا جائے گا

اور اپنا سینہ ہر کھوٹ سے بچا کر اور ہر قسم کی غیبت سے دور ہو کر زندگی گزار تا کہ تجھے اس حال میں جنت میں داخل کیا جائے کہ تو تمام گناہوں سے دھلا ہوا پاک صاف ہو۔

اَنْقٰى: بصیغۂ اسم تفضیل صاف ستھرا۔

(۸۱) وَهٰذَا زَمَانُ الصَّبْرِ مَنْ لَّكَ بِالَّتِيْ
كَقَبْضٍ عَلٰى جَمْرٍ فَتَنْجُوْ مِنَ الْبَلَا

بِالَّتِيْ	لَكَ	مَنْ	زَمَانُ الصَّبْرِ	وَهٰذَا
وہ جو	تیرے لیے	کون	صبر کا زمانہ	اور یہ

الْبَلَا	مِنْ	فَتَنْجُوْ	جَمْرٍ	عَلٰى	كَقَبْضٍ
بلا	سے	پس تو نجات پالے	چنگاری	پر	قبضہ کرنے کے مانند

یعنی یہ زمانہ حق پر قائم رہ کر دنیا کی اذیتوں پر صبر کرنے کا زمانہ ہے پس کون ہے جو ان حالات میں تیرے ساتھ اچھا سلوک کرے جب کہ دین پر قائم رہنا۔ گویا چنگاری کو ہاتھ میں پکڑنا ہے کہ تو ہر بلا سے نجات پا تا نکل جائے۔

ایک حدیث میں ہے يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيْهِ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ. (ترمذی) یعنی لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ دین پر قائم رہنے والا مٹھی میں چنگاری پکڑنے والے کی طرح ہوگا۔ اس شعر میں اسی طرف اشارہ ہے۔

﴿قولہ﴾ مَنْ لَكَ بِالَّتِيْ: یعنی مَنْ يَسْمَحُ لَكَ بِالْحَالَاتِ الَّتِيْ فِيْهَا كَقَبْضٍ عَلٰى جَمْرٍ۔

(۸۲) وَلَوْ اَنَّ عَيْنًا سَاعَدَتْ لَتَوَكَّفَتْ
سَحَآئِبُهَا بِالدَّمْعِ دِيْمًا وَّ هُطَّلَا

لَتَوَكَّفَتْ	سَاعَدَتْ	عَيْنًا	اَنَّ	وَلَوْ
البتہ بہاتیں	موافقت کرتی	آنکھ	یقیناً	اوراگر

وَهُطَّلَا	دِيْمًا	بِالدَّمْعِ	سَحَآئِبُهَا
اورموسلا دھار بارش	لگا تار	آنسو کے ساتھ	اس کے بادلوں

اوراگر کوئی آنکھ۔اطاعت کی کوتاہی پر نظر کرتے ہوئے۔کسی کی مساعدو مددگار ہوتو اس آنکھ کے بادلوں کو جھڑی اور موسلا دھار بارش بن کر اشک ندامت بہانا چاہئیں۔

﴿قولہ﴾ هُطَّلَا: هَاطِلٌ کی جمع ہے لگا تار بارش۔

(۸۳) وَلٰكِنَّهَا عَنْ قَسْوَةِ الْقَلْبِ قَحْطُهَا
فَيَا ضَيْعَةَ الْاَعْمَارِ تَمْشِيْ سَبَهْلَلَا

قَحْطُهَا	قَسْوَةِ الْقَلْبِ	عَنْ	وَلٰكِنَّهَا
اس کا قحط	دل کی سختی	سے	اورلیکن

سَبَهْلَلَا	تَمْشِيْ	ضَيْعَةَ الْاَعْمَارِ	فَيَا
رائیگاں	گزررہی ہیں	عمروں کی بربادی	پس ہائے

لیکن دلوں کے پتھرا جانے سے ایسی آنکھوں کا قحط ہے۔اے عزیزو! عمروں کی اس بربادی سے بچو۔کہ کس طرح رائیگاں جارہی ہے۔

۸۴ بِنَفْسِي مَنِ اسْتَهْدٰى إِلَى اللّٰهِ وَحْدَهٗ

وَكَانَ لَهُ الْقُرْاٰنُ شِرْبًا وَّمَغْسَلَا

بِنَفْسِي	مَنْ	اِسْتَهْدٰى	اِلٰى	اَللّٰهِ وَحْدَهٗ
میں قربان جاؤں	جو	ہدایت طلب کی	سے	ایک اللہ

وَكَانَ	لَهٗ	اَلْقُرْاٰنُ	شِرْبًا	وَمَغْسَلَا
اور ہے	اس کیلئے	قرآن	مشروب کا حصہ	وہ مقام جہاں گناہوں سے نظافت حاصل کی جائے

﴿نوٹ﴾ اِلٰی بمعنی مِنْ ہے۔

میری جان قربان ہو اس پر جو صرف ایک اللہ تعالیٰ سے ہدایت کا طالب ہو یا اللہ سے ہدایت کا طالب ہو اور حال یہ ہو کہ وہ دنیا والوں کے اعراض کی وجہ سے اکیلا ہو۔ اور قرآن اس کے واسطے سیرابی و نظافت کا ذریعہ ہو۔

شِرْبًا: کسی مشروب کا ایک خاص حصہ۔ مَغْسَلًا: بفتح المیم وہ مقام جہاں گناہوں سے نظافت حاصل کی جائے۔

۸۵ وَطَابَتْ عَلَيْهِ اَرْضُهٗ فَتَفَتَّقَتْ

بِكُلِّ عَبِيْرٍ حِيْنَ اَصْبَحَ مُخْضَلَا

وَطَابَتْ	عَلَيْهِ	اَرْضُهٗ	فَتَفَتَّقَتْ
اور عمدہ ہوگئی	اس پر	اس کی زمین	پس پھٹ پڑی

بِكُلِّ	عَبِيْرٍ	حِيْنَ	اَصْبَحَ	مُخْضَلَا
پوری طرح سے	زعفران	جس وقت	ہوگیا	بھیگا ہوا

اس طالب ہدایت پر اس کی سرزمین مبارک ثابت ہو کیونکہ وہ پرہیز گاری اور دین کی مختلف النوع صورتوں سے فلاح یاب ہو رہا ہو۔ یا سرزمین سے خداوندی سرزمین مراد ہے یعنی عبادت و صلاح کی بدولت اللہ کے قرب میں ایک انشراح صدر حاصل ہو۔ یا ارض قرآن مراد ہے کہ وہ خدمت قرآن کے لئے وقف ہو چکا ہو اور قرآن پر عمل پیرا ہو۔ اور یہ سرزمین اس کے لئے اپنی تمام خوشبوؤں کے ساتھ مہک اٹھے جس وقت کہ وہ خدا کی رحمتوں میں نہا رہا ہو۔

(۸۶) فَطُوْبٰى لَهُ وَالشَّوْقُ يَبْعَثُ هَمَّهُ
وَزَنْدُ الْاَسٰى يَهْتَاجُ فِي الْقَلْبِ مُشْعِلَا

فَطُوْبٰى	لَهُ	وَالشَّوْقُ	يَبْعَثُ	هَمَّهُ
پس خوشگواری ہو	اس کیلئے	اور شوق	ابھارتا ہے	اس کے عزائم

وَزَنْدُ الْاَسٰى	يَهْتَاجُ	فِيْ	اَلْقَلْبِ	مُشْعِلَا
اور افسوس کی چقماق	بھڑکتی ہے	میں	دل	شعلہ زن

یہ زندگی اس کو مبارک ہو کہ شوق اس کے عزائم کو بیدار کرتا ہو اور ماضی میں عمر کی بربادی پر افسوس کی چقماق اس کے دل میں شعلہ زن ہو کر بھڑک رہی ہوں۔

زَنْد: چقماق جس سے آگ جلائی جاتی ہے۔

(۸۷) هُوَ الْمُجْتَبٰى يَغْدُوْ عَلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ
قَرِيْبًا غَرِيْبًا مُسْتَمَالًا مُّؤَمَّلَا

هُوَ	اَلْمُجْتَبٰى	يَغْدُوْ	عَلٰى	اَلنَّاسِ	كُلِّهِمْ
یہ	پسندیدہ	گزرتا ہے	پر	لوگوں	سب

قَرِيْبًا	غَرِيْبًا	مُسْتَمَالًا	مُؤَمَّلَا
قریب	اجنبی	میلان چاہا ہوا	آرزوؤں کا مقام

یہ قاری اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے کہ ان سے قریب بھی ہوتا ہے مگر (اپنے طور طریق کے لحاظ سے) اجنبی بھی ہوتا ہے۔ لوگ اس کی دل جوئی کرتے ہیں (اور مصائب کے وقت) اس سے دعاؤں کی آرزو کرتے ہیں۔

(۸۸) يَعُدُّ جَمِيعَ النَّاسِ مَوْلًى لِاَنَّهُمْ
عَلٰى مَا قَضَاهُ اللّٰهُ يُجْرُوْنَ اَفْعُلَا

يَعُدُّ	جَمِيعَ	اَلنَّاسِ	مَوْلًى	لِاَنَّهُمْ
وہ سمجھتا ہے	تمام	لوگوں	غلام	کیونکہ وہ

عَلٰى	مَا	قَضَاهُ اللّٰهُ	يُجْرُوْنَ	اَفْعُلَا
پر	وہ	اللہ تعالیٰ کے فیصلوں	چلا رہے ہوتے ہیں	افعال

وہ تمام لوگوں کو خدا کے در کا غلام سمجھتا ہے کیونکہ تمام لوگ خدائی فیصلوں کے مطابق اپنے تمام افعال حرکت میں لاتے ہیں۔ لہٰذا نہ وہ کسی کو حقیر سمجھتا ہے نہ کسی سے ڈرتا ہے اور نہ اس کو کسی سے امید ہوتی ہے۔

(۸۹) يَرٰى نَفْسَهُ بِالذَّمِّ اَوْلٰى لِاَنَّهَا
عَلَى الْمَجْدِ لَمْ تَلْعَقْ مِنَ الصَّبْرِ وَالْاٰلَا

يَرٰى	نَفْسَهُ	بِالذَّمِّ	اَوْلٰى	لِاَنَّهَا
وہ سمجھتا ہے	اپنا نفس	ملامت	زیادہ	کیونکہ اس نے

عَلَى	اَلْمَجْدِ	لَمْ	تَلْعَقْ	مِنْ	اَلصَّبْرِ	وَالْاٰلَا
پر	بزرگی	نہیں	چکھا	سے	کڑوا	اور تلخ

وہ دوسروں کے مقابلہ میں خود کو ملامت کے زیادہ قابل سمجھتا ہے کیونکہ وہ اپنا محاسبہ کرتے ہوئے کہتا ہے: میرے نفس نے شرف وکمال حاصل کرنے کے لیے کبھی بھی تو تلخی اور ایلوے کے سے کڑوے گھونٹ نہیں پیے۔

﴿قولہ﴾ اَلصَّبْرِ: بِكَسْرِ الصَّادِ وَفَتْحِهَا مَعَ سُكُوْنِ الْبَاءِ۔ ایک کڑوی دوا جس کی تلخی ضرب المثل ہے۔ اَلْاٰلَا: ایک کڑوی دوا جس کو اردو میں "ایلوا" کہا جاتا ہے۔

(٩٠) وَقَدْ قِيلَ كُنْ كَالْكَلْبِ يُقْصِيهِ اَهْلُهٗ

وَمَا يَأْتَلِيْ فِيْ نُصْحِهِمْ مُتَبَذِّلَا

وَقَدْ	قِيلَ	كُنْ	كَالْكَلْبِ	يُقْصِيهِ	اَهْلُهٗ
اور تحقیق	کہا گیا	ہوجا	کتے کی مانند	اس کودور کرتا ہے	اس کا مالک

وَمَا	يَأْتَلِي	فِي	نُصْحِهِمْ	مُتَبَذِّلَا
اورنہیں	کوتاہی کرتا ہے	میں	ان کی خیرخواہی	پوری کوشش کرنے والا

کہا جاتا ہے کہ راہِ وفا میں اس کتے کے مثل ہو جا کہ گھر والے خواہ اس کو کتنا ہی دور بھگائیں لیکن اپنی جان کھپا کر ان کی ہمدردی کرنے میں وہ کبھی بھی کوتاہی نہیں کرتا۔

يَأْتَلِي: اِيْتِلَاءٌ سے ہے، بمعنی کوتاہی کرنا۔

(٩١) لَعَلَّ اِلٰهَ الْعَرْشِ يَا اِخْوَتِيْ يَقِيْ

جَمَاعَتَنَا كُلَّ الْمَكَارِهِ هُوَّلَا

لَعَلَّ	اِلٰهَ الْعَرْشِ	يَا	اِخْوَتِي	يَقِي
شاید	معبودِ عرش	اے	میرے برادران	بچادے گا

جَمَاعَتَنَا	كُلَّ	اَلْمَكَارِهِ	هُوَّلَا
ہماری جماعت	تمام	مصائب	ہولناک

(ہم نے تم کو یہ نصیحتیں اس لئے کی ہیں کہ) اے برادران! شاید مالک عرش ہماری جماعت کو تمام ہولناک مصائب سے بچالے۔

حدیث میں ہے مَنْ شَفَعَ لَهُ الْقُرْاٰنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَجَا۔ (اخرجہ ابوعبید فی فضائل القرآن)

﴿قولہ﴾ هُوَّلَا: جمع هَائِلٌ۔ ہولناک، تشویش ناک۔

(۹۲) وَيَجْعَلُنَا مِمَّنْ يَّكُوْنُ كِتَابُهٗ
شَفِيْعًا لَّهُمْ اِذْ مَا نَسُوْهُ فَيَمْحَلَا

وَيَجْعَلُنَا	مِمَّنْ	يَكُوْنُ	كِتَابُهٗ
اور ہمیں بنادے	ان میں سے	ہوگی	اس کی کتاب

شَفِيْعًا	لَهُمْ	اِذْ	مَا	نَسُوْهُ	فَيَمْحَلَا
سفارشی	ان کے لیے	کیونکہ	نہیں	اس کو بھلایا	پس وہ شکایت کرے

اور ہمیں ان لوگوں میں سے ہونے کی توفیق دے کہ جن کے لئے قیامت کے دن قرآن سفارش کرے گا کیونکہ انہوں نے نہ قرآن کو بھلایا ہوگا اور نہ کبھی سستی وغفلت سے کام لیا ہوگا۔

حدیث میں ہے:

اَلْقُرْاٰنُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ، وَمَا حِلٌ مُصَدَّقٌ، مَنْ شَفَعَ لَهُ الْقُرْاٰنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَجَا، وَمَنْ مَحَلَ بِهِ الْقُرْاٰنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ. (اخرجه ابو عبيد فى فضائل القرآن)

یعنی قرآن شفاعت کرنے والی کتاب ہے اس کی شفاعت سنی جائے گی وہ کسی کی شکایت کرے گا اور کسی کی تصدیق کرے گا قیامت کے روز وہ جس کی شفاعت کرے گا وہ نجات پا جائے گا اور وہ جس کی شکایت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل دوزخ میں ڈال دے گا۔

(۹۳) وَبِاللّٰهِ حَوْلِيْ وَاعْتِصَامِيْ وَقُوَّتِيْ
وَمَا لِيَ اِلَّا سِتْرُهٗ مُتَجَلِّلَا

وَبِاللّٰهِ	حَوْلِيْ	وَاعْتِصَامِيْ	وَقُوَّتِيْ
اور اللہ کے ساتھ	میرا پھرنا	اور میرا محفوظ ہونا	اور میری قوت

وَمَا	لِيَ	اِلَّا	سِتْرُهٗ	مُتَجَلِّلَا
اور نہیں	میرے لیے	سوائے	اس کی پردہ پوشی	ڈھانپنے والا

اللہ تبارک وتعالیٰ کی مدد سے ہی میں گناہوں سے اطاعت کی طرف پلٹ سکتا ہوں عیبوں سے میری حفاظت اور میری قوت بھی اسی سے وابستہ ہے اور مجھے اس کی پردہ پوشی کے سوا کوئی چیز ڈھانپ نہیں سکتی ہے۔

(۹۴) فَيَا رَبِّ اَنْتَ اللّٰهُ حَسْبِيْ وَعُدَّتِيْ

عَلَيْكَ اعْتِمَادِيْ ضَارِعًا مُّتَوَكِّلَا

وَعُدَّتِيْ	حَسْبِيْ	اَللّٰهُ	اَنْتَ	رَبِّ	فَيَا
اور میرا سہارا	میرے لیے کافی	اللہ تعالیٰ	آپ	میرے رب	پس اے

مُتَوَكِّلَا	ضَارِعًا	اِعْتِمَادِيْ	عَلَيْكَ
توکل کرنے والا	عاجزی کرنے والا	میرا بھروسہ	آپ پر

پس اے مالک! اے اللہ! تو ہی میرے لئے کافی اور تو ہی میرا ذریعہ نجات ہے تجھ ہی پر میرا بھروسہ ہے میں تیرے ہی سامنے گریہ کناں ہوں اور تجھ پر ہی توکل کرتا ہوں۔

بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ (۵)

یعنی اس باب میں استعاذہ میں قراء کا مذہب' استعاذہ کی کیفیت اور اس کے محل کا بیان ہوگا۔

(۹۵) اِذَا مَا اَرَدْتَّ الدَّهْرَ تَقْرَاُ فَاسْتَعِذْ

جِهَارًا مِّنَ الشَّيْطَانِ بِاللّٰهِ مُسْجَلَا

فَاسْتَعِذْ	تَقْرَاُ	اَلدَّهْرَ	اَرَدْتَّ	اِذَا مَا
پس تو پناہ طلب کر	تو پڑھے	زمانہ	تو ارادہ کرے	جب بھی

مُسْجَلَا	بِاللّٰهِ	اَلشَّيْطَانِ	مِنْ	جِهَارًا
مطلقاً	اللہ تعالیٰ کی	شیطان	سے	بآواز بلند

یعنی جب قرآن پڑھنے کا ارادہ کرو تو ہمیشہ بآواز بلند اللہ کے ساتھ شیطان سے پناہ مانگو۔ اس میں کوئی قید نہیں بلکہ یہ حکم مطلق ہے۔

یعنی بآواز بلند مطلقاً تمام قراء کے لئے معمول ہے۔ **مُسْجَلًا**: بمعنی مطلقاً۔ یہ اطلاق وتعمیم یا تو جمیع قراء کے مذاہب کے لحاظ سے ہے۔ یا جمیع مواقع قرآنیہ کے لحاظ سے ہے یعنی قراءت قرآن کی ابتدا خواہ سورت سے کی جائے یا اجزاءِ سورت سے۔ بہرحال استعاذہ پڑھنا چاہیے۔ **جِهَارًا**: بآواز بلند۔ مطلب یہ ہے کہ جب مجمع میں سامعین کے سامنے یا قاری مقری کے سامنے پڑھے تو استعاذہ بالجہر اولیٰ ہے۔ ورنہ بالسر پڑھ لے۔

(٩٦) عَلٰى مَا اَتٰى فِى النَّحْلِ يُسْرًا وَّاِنْ تَزِدْ
لِرَبِّكَ تَنْزِيْهًا فَلَسْتَ مُجَهَّلَا

عَلٰى	مَا	اَتٰى	فِى	اَلنَّحْلِ	يُسْرًا	وَاِنْ	تَزِدْ
پر	جو	آیا ہے	میں	النحل	آسانی والا	اور اگر	تو زیادہ کرے

لِرَبِّكَ	تَنْزِيْهًا	فَلَسْتَ	مُجَهَّلَا
اپنے رب کی	پاکی بیان کرنا	پس تو نہیں ہوگا	جہالت کی طرف نسبت کیا ہوا

یہ استعاذہ اس کیفیت پر کرو جس کیفیت پر سورۂ نحل میں آیا ہے یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھو۔ مزید الفاظ کی زیادتی نہ کرو۔ **يُسْرًا**: اسی میں بے تکلف سہولت ہے لیکن اگر اپنے رب کی تنزیہہ وتشریف کے لئے کچھ الفاظ زیادہ بھی کردیے جائیں تو جہالت کی طرف تمہارا انتساب نہیں ہوگا۔

(٩٧) وَقَدْ ذَكَرُوْا لَفْظَ الرَّسُوْلِ فَلَمْ يَزِدْ
وَلَوْ صَحَّ هٰذَا النَّقْلُ لَمْ يُبْقِ مُجْمَلَا

وَقَدْ	ذَكَرُوْا	لَفْظَ الرَّسُوْلِ	فَلَمْ	يَزِدْ
اور تحقیق	ذکر کیے ہیں	رسول ﷺ کے الفاظ	پس نہیں	زیادہ کیا

وَلَوْ	صَحَّ	هٰذَا	اَلنَّقْلُ	لَمْ	يُبْقِ	مُجْمَلًا
اوراگر	صحیح ہوتی	یہ	نقل	نہیں	باقی رہتا	اجمال

یعنی قراء کی ایک جماعت نے آنحضرت ﷺ کے الفاظ استعاذہ بطور روایت بیان کئے ہیں اس میں وہ کوئی زیادتی بیان نہیں کرتے۔ چنانچہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھا کرتے تھے۔ ایسے ہی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھا تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس طرح نہیں بلکہ اس طرح پڑھو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ لیکن دونوں روایتیں ضعیف ہیں اوران دونوں روایتوں کے مقابلہ میں جو زیادہ صحیح روایت مروی ہے یہ اس کے معارض ہیں۔ وہ روایت سنن ابی داؤد میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ رات کو قیام میں تلاوت کے وقت پڑھا کرتے تھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ روایت کے اسی ضعف کی طرف ناظمؒ نے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: وَلَوْ صَحَّ هٰذَا النَّقْلُ الخ اگر یہ روایت صحیح طور پر ثابت ہو جائے تو پھر کوئی اجمال وشک باقی نہ رہے گا۔

بہر حال آیت قرآنی فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کا مقصد طلب استعاذہ ہے۔ استعاذہ جن لفظوں سے بھی کیا جائے گا امتثال امر ہوگا۔ البتہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ والی روایت کو نشر میں علامہ جزریؒ نے صحیح متواتر ثابت کیا ہے۔

(۹۸) وَفِیْهِ مَقَالٌ فِی الْاُصُوْلِ فُرُوْعُهٗ
فَلَا تَعْدُ مِنْهَا بَاسِقًا وَّمُظَلِّلَا

وَفِيْهِ	مَقَالٌ	فِي	اَلْاُصُوْلِ	فُرُوْعُهٗ
اوراس میں	طویل بحث	میں	اصول	اس کی شاخیں

فَلَا تَعْدُ	مِنْهَا	بَاسِقًا	وَمُظَلِّلَا
پس نہ تجاوز کر	اس سے	دراز	اور سایہ دار

یعنی استعاذہ کی یہ بحث کہ سورۂ نحل میں جو الفاظ آئے ہیں ان الفاظ کی تعیین حاصل ہوئی یا نہیں؟ کتب قراءت میں یہ

بحث بہت طویل کی گئی ہے۔اس کے اقسام وفروع کا اصول کی کتابوں میں مطالعہ کرنا چاہیے۔البتہ اس قدر ضرور یاد رہے کہ ان فروع وتفاصیل سے ہٹ کر کوئی نئی بات نہ نکالو کہ اپنی رائے کو بہت بلند اور شان دار سمجھنے لگو۔یا یہ مطلب ہے کہ ان اقوال میں سے اس صحیح قول سے تجاوز نہ کرو جو دوسرے اقوال کے مقابلہ میں زیادہ بلند اور گھنے سایہ کی طرح زیادہ وسیع ہو۔ پہلے مصرعہ میں عبارت اصل میں اس طرح ہے۔ وَفِيْهِ مَقَالٌ كَبِيْرٌ ذُكِرَتْ فِي الْاُصُوْلِ فُرُوْعِهٖ۔

مِنْهَا: یعنی مِنَ الْفُرُوْعِ۔ مُظَلِّلَا: مَالَهٗ ظِلٌّ وَسِيْعٌ یعنی سایہ افگن، گھنا سایہ دار۔

(۹۹) وَاِخْفَاؤُهٗ فَصْلٌ اَبَاهُ وُعَاتُنَا
ف ا

وَكَمْ مِنْ فَتًى كَالْمَهْدَوِيْ فِيْهِ اَعْمَلَا

وُعَاتُنَا	اَبَاهُ	فَصْلٌ	وَاِخْفَاؤُهٗ
ہمارے مشائخ	اس کا انکار کیا ہے	جدا	اور اس کا آہستہ پڑھنا

اَعْمَلَا	فِيْهِ	كَالْمَهْدَوِيْ	فَتًى	مِنْ	وَكَمْ
عمل کیا ہے	اس میں	مہدوی کے مانند	جوان	سے	اور کتنے

فَصْلٌ کی ف اور اَبَاهُ کا الف حمزہ اور نافع کے رمز ہیں نظم میں رمز کے استعمال کا یہ پہلا موقع ہے۔اس کے بعد وُعَاتُنَا میں واؤ فصل کی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ تعوذ کو اخفا سے پڑھنا فصول قراءت میں سے ایک مستقل فصل ہے۔لیکن اس فصل کو ہمارے مشائخ وعلماء نے رد کیا ہے اور نا قابل التفات قرار دیا ہے۔دوسرا ظاہری مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جن حضرات نے تعوذ بالسر کو پسند کیا ہے وہ اس کی وجہ یہ بتلاتے ہیں کہ تعوذ قرآن نہیں بلکہ خارج قرآن ہے۔لہٰذا بالسر پڑھنا چاہیے تاکہ قرآن سے منفصل اور ممتاز ہوجائے۔آگے جملہ مستانفہ اَبَاهُ وُعَاتُنَا سے اس خیال مذکور کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمارے بزرگوں نے اس توجیہہ کو پسند نہیں کیا۔یعنی استعاذہ بالجہر اولیٰ ہے جہر سے فائدہ یہ ہوگا کہ سامعین شروع ہی سے سماعت قرآن کے لئے تیار ہوجائیں گے۔استعاذہ بالسر میں یہ فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

دوسرے مصرعہ میں بعض اہل علم کا مختار مذہب بیان کیا ہے کہ ان لوگوں کے نزدیک اخفا ہی پسندیدہ ہے چنانچہ ابوالعباس احمد بن عمار مقری مفسر نے اسی مذہب کو اختیار کیا ہے۔

حاصل یہ ہے کہ تعوذ بالسر کو گو ایک مستقل عنوان بحث بنا لیا گیا ہے لیکن ہمارے علماء اس کو مستقل مسئلہ ہونے کی حیثیت سے تسلیم نہیں کرتے کیونکہ آیت استعاذہ مطلق ہے۔ اس لئے اس کو اخفا کے ساتھ مقید کرنا ظاہر کے خلاف ہے۔

لیکن اس پر یہ انکار نہ کیا جائے کہ آیت میں بالجہر کی بھی تو قید نہیں۔ پھر بالجہر کے ساتھ کیوں مقید کرتے ہو؟ یہ بھی خلاف ظاہر ہے۔ بات یہ ہے کہ تعوذ سے قرآن کے ایک شعار کا اظہار مقصود ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اظہار کے لئے جہر ہی مناسب ہے، بہر حال بہت سے علماء مثلاً امام مہدوی اور اہوازی وغیرہ نے امام حمزہ کے لئے تعوذ بالسر کو معمول بنایا ہے۔ علامہ دانی اپنی جامع میں فرماتے ہیں: سلیم نے امام حمزہ سے نقل کیا ہے کہ وہ اول ام قرآن میں تو خاص طور پر تعوذ بالجہر ہی پڑھتے تھے لیکن اس کے بعد تمام قرآن میں بالسر پڑھتے تھے۔ خلف نے بھی حمزہ سے یہی نقل کیا ہے۔ البتہ خلاد کا بیان ہے کہ امام حمزہ جہر و سر دونوں طریقوں کو صحیح سمجھتے تھے۔ پھر فرمایا کہ مسیبی نے امام نافع سے نقل کیا ہے کہ وہ تمام قرآن میں استعاذہ بالسر ہی کرتے تھے۔

﴿فائدہ﴾ استعاذہ واجب ہے یا مستحب؟ اس مسئلہ کو علم قراءت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تاہم بعض شراح نے کچھ اہم فوائد کے پیش نظر اس کو بیان کیا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جمہور مستحب قرار دیتے ہیں۔ آیت استعاذہ میں صیغہ امر استحباب پر ہی محمول ہے۔ بعض علماء امر کو اصل کے مطابق وجوب پر حمل کرتے ہوئے استعاذہ کو واجب قرار دیتے ہیں:

قراءت کے دوران اگر کسی امر مجبوری سے انقطاع ہو مثلاً چھینک یا کھانسی وغیرہ یا تجوید و قراءت سے متعلق کوئی بات کی جائے تو استعاذہ کی تجدید ضروری نہیں ورنہ ضروری ہے۔

بَابُ الْبَسْمَلَةِ (۸)

بَسْمَلَہ: بمعنی بسم اللہ پڑھنا۔ دور اسلام کے ساتھ ساتھ جہاں اور لغات کی تولید ہوئی اس قسم کے الفاظ کی بھی ہوئی جن میں بطور تخفیف دو یا زیادہ کلمات کو تعبیر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حَمْدَلَہ: الحمد للہ کہنا۔ هَلْهَلَہ: لا الہ الا اللہ کہنا۔ حَوْلَقَہ یا حَوْقَلَہ: لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا۔ وغیرہ اسی قسم کے الفاظ ہیں۔

(۱۰۰) وَبَسْمَلَ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ بِسُنَّةٍ
ب

رِجَالٌ نَمَوْهَا دِرْيَةً وَتَحَمُّلَا
ر ن د

وَبَسْمَلَ	بَيْنَ السُّورَتَيْنِ	بِسُنَّةٍ
اور بسملہ پڑھی	دو سورتوں کے درمیان	سنت کے مطابق

رِجَالٌ	نَمَوْهَا	دِرْيَةً	وَتَحَمَّلَا
لوگوں	اس کو پہنچایا ہے	جاننے والے	اور نقل کرنے والے

جن لوگوں نے بسم اللہ کو درایت کے طریقہ پر آنحضرت ﷺ سے سند کے ساتھ پہنچایا ہے وہ سنت کی وجہ سے بین السورتین بسم اللہ پڑھتے ہیں۔

باطن شعر کا مطلب یہ ہے کہ بِسُنَّةٍ کی باء' رِجَالٌ کی راء' نَمَوْهَا کے نون اور دِرْيَةً کی دال کے مرموزین یعنی علی الترتیب قالون' کسائی' عاصم اور مکی نے سنت کے مطابق بین السورتین بسم اللہ پڑھ کر فصل اختیار کیا ہے۔

(۱۰۱) وَوَصْلُكَ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فَصَاحَةٌ
ف
وَصِلْ وَاسْكُتَنْ كُلٌّ جَلَايَاهُ حَصَّلَا
ك ج ح

وَوَصْلُكَ	بَيْنَ السُّورَتَيْنِ	فَصَاحَةٌ
اور تیرا وصل کرنا	دو سورتوں کے درمیان	فصیح ہونا

وَصِلْ	وَاسْكُتَنْ	كُلٌّ	جَلَايَاهُ	حَصَّلَا
اور وصل کر	اور سکتہ کر	ہر ایک	اپنی واضح دلیلوں	حاصل کرلیا

اور سورتین میں آخر سورت کو اول سورت کے ساتھ وصل کر کے پڑھنا' فصاحت اعراب کا ذریعہ سمجھا گیا ہے (یعنی وصل کرنے کی وجہ سے آخر سورت کا اعراب پڑھا جائے گا اور یہ طریقہ سامع وقاری کے علم میں ایک اضافہ کا موجب ہوگا) اور بین السورتین خواہ وصل کرو خواہ سکتہ کرو۔ ہر ایک اس تخییر کی واضح صورتوں کو درست قرار دیتا ہے۔

یعنی آخر سورت کو اول سورت ثانیہ کے ساتھ وصل کر کے پڑھنا مرموز فاء امام حمزہ کے نزدیک فصاحت سمجھا گیا ہے۔ ان کے نزدیک تمام قرآن ایک سورت کے مانند ہے۔ اور ابن عامر شامی' ورش اور ابوعمرو بصری نے بین السورتین وصل یا سکتہ دونوں کو جائز قرار دیا ہے۔

(۱۰۲) وَلَا نَصَّ كَلَّا حُبَّ وَجْهٌ ذَكَرْتُهُ
ك ح
وَفِيْهَا خِلَافٌ جِيْدُهُ وَاضِحُ الطُّلَا
ج

وَلَا	نَصَّ	كَلَّا	حُبَّ	وَجْهٌ	ذَكَرْتُهُ
اور نہیں	کوئی صراحت	ہرگز	پسند کی گئی	وجہ	میں نے اس کو بیان کیا

وَفِيْهَا	خِلَافٌ	جِيْدُهُ	وَاضِحُ الطُّلَا
اور اس میں	خلاف	اس کی گردن	واضح الاطراف

ان تینوں حضرات (شامی، بصری، ورش) سے کوئی یقینی نص مروی نہیں۔ میں نے جو اختلاف ان حضرات کی طرف منسوب کرتے ہوئے ذکر کیا ہے یہ درحقیقت ان کے اہل ادا کا پسندیدہ معمول رہا ہے۔ اور بسم اللہ میں ان حضرات سے جو اختلاف مشہور ومنقول ہے اس کی گردن کے رخ واضح طور پر نمایاں ہیں۔ یعنی اس قدر مشہور ہے کہ مزید کسی تعارف کا محتاج نہیں۔
حاصل یہ کہ تینوں کے لئے وصل، سکتہ اور بسم اللہ کا پڑھنا صحیح ہے۔ یہ توضیح اس وقت ہوگی جب کہ كَلَّا حُبَّ میں کاف و حاء کو اور جِيْدُهُ میں جیم کو رموز قرار نہ دیا جائے۔ اور اگر رموز مانا جائے تو ابوعمرو بصری اور شامی کے لئے فقط وصل اور سکتہ ہوگا۔ بسم اللہ نہ ہوگی اور ورش کے لئے یہ تینوں صحیح ہوں گی۔ تیسیر سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ اس میں بصری اور شامی کے لئے شاطبی کی طرح فقط وصل اور سکتہ بیان کیا گیا ہے لیکن ورش کے بیان میں شاطبی نے تیسیر کے بیان کی مطابقت نہیں کی بلکہ ایک تیسری صورت بسملہ کا اختیار بھی بیان کیا اس لئے یہ کہا جائے گا کہ ورش کے لئے جو بسملہ کی زیادتی مفہوم ہوتی ہے وہ اس قصیدہ کے اضافات میں سے ہے۔ علی ہذا القیاس پہلی توضیح کو پیش نظر رکھتے ہوئے تینوں کے لئے جو وصل سکتہ اور بسملہ کی اجازت مفہوم ہوتی ہے وہ بھی تیسیر پر اضافہ سمجھنا چاہیے۔
یہ حکم جو بیان کیا گیا یہ بین السورتین ہے۔ عام اس سے کہ سورتین مرتبتین ہوں یا غیر مرتب ہوں۔ البتہ جیسا کہ عنقریب آ رہا ہے بین الانفال والبراءۃ اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔ اسی طرح بین الناس والفاتحہ بھی اس سے مستثنیٰ سمجھنا چاہیے۔ کیونکہ ابتداء فاتحہ میں مطلقاً بسملہ کا پڑھنا باجماع ضروری ہے۔ اسی طرح ایک ہی سورت اگر ختم کر کے بار بار شروع کی جائے تو بھی ہر بار شروع سورت میں بسم اللہ پڑھی جائے گی۔ کیونکہ یہ صورت بین السورتین کی نہیں بلکہ بہرحال ابتداء سورت کی ہے۔ اور ابتداء سورت میں سب کے نزدیک بسم اللہ پڑھی جاتی ہے۔

حُبَّ وَجْهُ ذَكَرْتُهُ: جملہ مستانفہ ہے۔ اَلطُّلَا: جمع طُلْيَةٌ صفحۂ عنق۔

(۱۰۳) وَسَكْتُهُمُ الْمُخْتَارُ دُوْنَ تَنَفُّسٍ

وَبَعْضُهُمْ فِي الْأَرْبَعِ الزُّهْرِ بَسْمَلَا

تَنَفُّسٍ	دُوْنَ	اَلْمُخْتَارُ	وَسَكْتُهُمْ
سانس لینا	بغیر	پسندیدہ	اوران کا سکتہ

بَسْمَلَا	اَلزُّهْرِ	اَلْاَرْبَعِ	فِيْ	وَبَعْضُهُمْ
بسم اللہ پڑھی ہے	روشن	چار	میں	اوران کے بعض

یعنی ورش، بصری اور شامی کے لئے سکتہ اور وصل یوں تو دونوں صحیح ہیں۔ مگر دونوں میں سے سکتہ کو زیادہ پسند کیا گیا کیونکہ اس سے سورت کا ختم ہونا معلوم ہو جاتا ہے۔

﴿قولہ﴾ دُوْنَ تَنَفُّسٍ: سکتہ کی تشریح ہے یعنی سکتہ سے مراد یہ ہے کہ بین السورتین بغیر سانس لئے قدرے معمولی سا سکوت ہو۔ اور بعض اہل ادا ورش بصری اور شامی کے لئے وصل یا سکتہ کے علاوہ صرف چار سورتوں کے شروع میں بسملہ کا پڑھ لینا بھی صحیح کہتے ہیں۔ ان چار سورتوں سے مراد قیامہ، مطففین، بلد، ہمزہ ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ان چار سورتوں کے اول کو ماقبل کی سورتوں کے آخر سے ملانا معناً قبیح معلوم ہوتا ہے۔

اَلزُّهْرِ: زَهْرَآءُ کی جمع ہے بمعنی روشن۔

(۱۰۴) لَهُمْ دُوْنَ نَصٍّ وَّهُوَ فِيْهِنَّ سَاكِتٌ

لِحَمْزَةَ فَافْهَمْهُ وَلَيْسَ مُخَذَّلَا

سَاكِتٌ	فِيْهِنَّ	وَهُوَ	دُوْنَ نَصٍّ	لَهُمْ
سکتہ کرنے والے	ان میں	اور یہی	صراحت کے بغیر	ان کے لیے

لِحَمْزَةَ	فَافْهَمْهُ	وَلَيْسَ	مُخَذَّلَا
حمزہ کیلئے	پس تو اس کو سمجھ لے	اور نہیں ہے	متروک العمل

یعنی بین السورتین ان چار سورتوں کے شروع میں وصل یا سکتہ کے علاوہ تیسری وجہ بسم اللہ کو بعد والے اساتذہ ومقرئین نے اختیار کیا ہے' گو ورش' بصری اور شامی سے اس سلسلہ میں کوئی نص مروی نہیں۔

﴿قولہ﴾ وَهُوَ فِيهِنَّ سَاكِتٌ اور ان ہی بعد والے مشائخ ومقرئین نے بین السورتین ان چار سورتوں کے شروع میں امام حمزہ کے لئے سکتہ کو پسند کیا ہے۔ گو امام کا مذہب بن السورتین وصل ہے۔

﴿قولہ﴾ وَلَيْسَ مُخَذَّلَا یہ طریقہ بھی جس کو کہ مشائخ نے پسند کیا (دلائل وبراہین کی روشنی میں) کوئی ناکام وجہ نہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ لَيْسَ کی ضمیر سکتہ کی طرف راجع ہو۔ یعنی ان مخصوص چار سورتوں میں حمزہ کے لئے سکتہ کے عمل کو برقرار رکھنے میں بھی کوئی قباحت معلوم نہیں ہوتی۔

یہ بعض مشائخ کا مسلک ذکر کیا ہے۔ ورنہ اکثریت نے یہاں بھی کوئی امتیاز روا نہیں رکھا۔ بلکہ اکثر محققین عدم امتیاز ہی کو صحیح وبہترین کہتے ہیں۔ (شیخ ضباع)

(۱۰۵) وَمَهْمَا تَصِلْهَا أَوْ بَدَأْتَ بَرَاءَةً

لِتَنْزِيلِهَا بِالسَّيْفِ لَسْتَ مُبَسْمِلَا

وَمَهْمَا	تَصِلْهَا	أَوْ	بَدَأْتَ	بَرَاءَةً
اور جب	تو اس کا وصل کرے	یا	تو ابتدا کرے	براءۃ

لِتَنْزِيلِهَا	بِالسَّيْفِ	لَسْتَ	مُبَسْمِلَا
اس کے نازل ہونے کی وجہ سے	تلوار کے ساتھ	تو نہیں ہے	بسم اللہ پڑھنے والا

سورۂ براءت سے خواہ تلاوت کی ابتدا کرو یا ماقبل سے ملا کر پڑھو۔ بہر صورت اس پر بسم اللہ نہ پڑھو۔ خواہ یہ تلاوت مبسملین کے لئے ہو یا غیر مبسملین کے لئے۔ کیونکہ برآءت کے شروع میں بسم اللہ باجماع محذوف ہے کیونکہ اس سورت میں آیت سیف نازل کی گئی۔ اور کفار مکہ سے جو ترک جنگ کا معاہدہ تھا وہ توڑ دینے کا حکم اترا۔ بسم اللہ میں چونکہ رحمت خداوندی کا ذکر ہے اور جنگ کا حکم علامت قہر ہے اس لئے قہر ورحمت دونوں کا اجتماع مناسب نہیں سمجھا گیا۔

اگر آخر انفال کو اول براءت سے ملا کر پڑھا جائے تو تمام قراء کے لئے تین وجہیں صحیح ہوں گی۔ وقف۔ سکتہ۔ اور وصل۔ لہٰذا اس مقام پر ورش، بصری اور شامی کے لئے وصل یا سکتہ اور حمزہ کے لئے وصل کی پابندی کا لحاظ چنداں ضروری نہیں۔

(۱۰۶) وَ لَا بُدَّ مِنْهَا فِي ابْتِدَائِكَ سُوْرَةً
سِوَاهَا وَفِي الْاَجْزَاءِ خُيِّرَ مَنْ تَلَا

سُوْرَةً	اِبْتِدَائِكَ	فِيْ	مِنْهَا	وَلَابُدَّ
سورة	تیرا ابتداء کرنا	میں	اس سے	اور ضروری ہے

تَلَا	مَنْ	خُيِّرَ	اَلْاَجْزَاءِ	وَفِيْ	سِوَاهَا
تلاوت کرے	جو	اختیار دیا گیا ہے	اجزاء	اور میں	اس کے سوا

یعنی سورت براءت کے علاوہ دوسری تمام سورتوں کے شروع میں ابتداء تلاوت کے وقت بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے۔ کیونکہ مصاحف میں لکھی ہوئی ہے، مبسملین اور غیر مبسملین کی تفصیل جو اوپر مذکور ہوئی وہ بین السورتین تھی۔ یہاں سورت سے ابتداء تلاوت کرنے کا حکم بیان کرنا مقصود ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ باجماع قراء سورت کو بسم اللہ سے شروع کرے۔

اور اگر سورتوں کے اجزاء یعنی درمیان میں کہیں سے تلاوت کی ابتدا ہو تو قاری کو بسم اللہ پڑھنے اور نہ پڑھنے کا اختیار ہے۔ حضرت ناظم نے اپنی کتاب کے ماخذ تیسیر کے بیان کے مطابق اطلاق رکھا۔ لیکن جمہور عراقیین اجزاء سُوَر بسم اللہ پڑھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور جمہور مغاربہ نے ترک بسملہ کو ترجیح دی ہے اور بعض مشائخ نے بسملہ کو ان حضرات کی قراءت کے ساتھ مخصوص کیا ہے جو بین السورتین فصل بالبسملہ کے قائل ہیں اور جو فصل بالبسملہ کے قائل نہیں ان کی قراءت میں ترک بسملہ کو ترجیح دی ہے۔

اگر تلاوت کی ابتدا اجزاء براءت سے ہو؟ متقدمین کے کلام میں اس سوال کا جواب نہیں ملتا ہے لیکن حضرت ناظم کے اطلاق کلام سے یہاں بھی تخییر ہی نکلتی ہے۔ گو بعض مشائخ نے اول براءت کے تابع قرار دیتے ہوئے اجزاء براءت میں بھی بسم اللہ سے منع کیا ہے۔

(۱۰۷) وَمَهْمَا تَصِلْهَا مَعْ اَوَاخِرِ سُوْرَةٍ
فَلَا تَقِفَنَّ الدَّهْرَ فِيْهَا فَتَثْقُلَا

وَمَهْمَا	تَصِلْهَا	مَعْ	اَوَاخِرِ سُوْرَةٍ
اور جب	تو اس کا وصل کردے	ساتھ	سورت کا آخر

فَلَا تَقِفَنَّ	اَلدَّهْرَ	فِيْهَا	فَتَثْقُلَا
پس ہرگز مت وقف کر	کبھی بھی	اس میں	تو گراں بار ہو جائے گا

یعنی سورتوں میں سے کسی سورت کے آخر کے ساتھ جب کبھی بسم اللہ کو ملا کر پڑھو تو بسم اللہ پر وقف کرتے ہوئے آئندہ سورت سے قطع مت کرو۔ کیونکہ بسم اللہ افتتاح سورت کے لئے ہوتی ہے اختتام کے لئے نہیں۔

خاص اس ایک صورت سے نہی کرنے کا مطلب یہ ہوا کہ اس وجہ کے علاوہ باقی تین عقلی وجوہ جائز ہیں۔یعنی وصل کل۔ فصل اول ووصل ثانی۔اور وصل کل' یہ تین وجوہ انہیں آئمہ قراءت کے لئے ہیں جن کے لئے بسم اللہ پڑھی جاتی ہے۔ ورنہ بلا بسم اللہ کے سکتہ یا وصل کیا جائے گا۔

﴿توضیح قراءت﴾

شمار مذاہب	قراء۔ورواۃ	ابتداءِ سُوَر	اجزائے سُوَر	ابتداء براءت	بین الانفال والبراءت	بین السورتین	فی الاربع الزہر
۱	قالون۔مکی۔ عاصم۔کسائی	بسم اللہ پڑھنی ضروری ہے	پڑھنے میں اختیار ہے	بسم اللہ نہیں پڑھی جائے	بلا بسم اللہ (۱) فصل کل یا (۲) وصل کل یا (۳) سکتہ	بسم اللہ پڑھی جائے گی	بسم اللہ پڑھی جائے گی
۲	ورش' بصری' شامی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	بلا بسم اللہ سکتہ یا وصل کل ہوگا سکتہ مختار ہے	فصل بالبسملہ کرنا چاہیے
۳	حمزہ	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	بلا بسملہ وصل کل	بلا بسملہ سکتہ کرنا چاہیے

﴿نوٹ﴾ نقشہ بالا سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ قراء میں اختلاف کا محل صرف بین السورتین یا فی الاربع الزہر ہے۔ باقی تمام امور میں اتفاق ہے۔

سُوْرَۃُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ (۸)

یعنی سورہ فاتحہ۔اس سورت کو ام القرآن اس لئے کہتے ہیں کہ قرآن کی دیگر تمام سورتیں اس سورت کے تابع ہیں۔یعنی اس کے بعد آتی ہیں۔چنانچہ عربی میں قَائِدُ الْجَیْشِ کو اُمُّ الْجَیْشِ بھی اسی لئے کہتے ہیں کہ تمام لشکر اس کے تابع ہوتا ہے۔

۱۰۸ وَمَـا لِكِ یَـوْمِ الـدِّیْـنِ رَاوِیْـهِ نَـاصِـرٌ
وَعِـنْـدَ سِـرَاطٍ وَّالسِّـرَاطِ لِ قُـنْـبُـلَا

وَمَا لِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ	رَاوِیْهِ	نَاصِرٌ
اور مَا لِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ	اس کا روایت کرنے والا	مدد کرنے والا

وَعِنْدَ	سِرَاطٍ	وَالسِّرَاطِ	لِ	قُنْبُلَا
اور میں	سِرَاطٍ	اور اَلسِّرَاط	اتباع کر	قنبل

۱۰۹ بِـحَـیْـثُ اَتٰـی وَالـصَّـادَ زَایًـا اَشِـمَّـهَـا
لَـدٰی خَـلَـفٍ وَاشْـمِـمْ لِـخَـلَّادِ الْاَ وَّلَا

بِحَیْثُ	اَتٰی	وَالصَّادَ	زَایًا	اَشِمَّهَا
جہاں کہیں	آئے	اور صاد	زای	اس کا اشمام کر

لَدٰی	خَلَفٍ	وَاشْمِمْ	لِخَلَّادِ	اَلْاَ وَّلَا
نزدیک	خلف	اور اشمام کر	خلاد کے لیے	پہلا

یعنی لفظ مَـا لِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ کو کسائی اور عاصم نے بالف المدہ پڑھا ہے۔کسائی اور عاصم پر لفظ رَاوِیْـهِ کی راء اور نَاصِرٌ کے نون سے اشارہ ہو رہا ہے۔باقی قراء نے بالقصر پڑھا ہے۔

یہ وہ مقام ہے جہاں ناظم نے لفظ قرآنی کی بالالف شعری موزونیت پر اعتماد کرتے ہوئے مَالِكِ بِالْمَدِّ کہنے سے استغناء اختیار کیا ہے۔ نیز کلمہ کی مفصول صورت کتابت بھی مشیر ہو سکتی ہے۔ چنانچہ فرما چکے ہیں۔

ع　وَبِاللَّفْظِ اَسْتَغْنِیْ عَنِ الْقَیْدِ اِنْ جَلَا

﴿قولہ﴾ لِ قُنْبُلَا: یعنی لفظ سِرَاطِ (بغیر لام تعریف) اور اَلسِّرَاطِ (مع لام تعریف) تمام قرآن میں جہاں کہیں بھی اور جس طرح بھی واقع ہو۔ اس میں قنبل کا اتباع کر' یعنی قنبل کے مذہب کے مطابق یہ دونوں خالص سین سے پڑھو۔ اور تمام قرآن میں ان دونوں لفظوں کو خلف کے نزدیک صاد میں زاء کے اشمام کے ساتھ پڑھو۔ اور خلاد نے یہ اشمام صرف اس اَلصِّرَاطَ میں کیا ہے جو تمام قرآن میں پہلی مرتبہ واقع ہوا ہے۔ یعنی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں۔ ان حضرات یعنی قنبل خلف اور خلاد کے علاوہ دیگر تمام قراء و رواۃ نے تمام قرآن میں ہر جگہ ان دونوں لفظوں کو خالص صاد سے پڑھا ہے۔

صاد میں زاء کے اشمام کا مطلب یہ ہے کہ صاد کی آواز کو زاء کی آواز میں اس طرح آمیزش کیا جائے کہ ایک نیا حرف پیدا ہو جو نہ خالص صاد ہو اور نہ خالص زاء ہو۔ البتہ صاد کا استعلاء و اطباق بحالہ قائم رہے گا۔ مگر صفت ہمس جہر سے بدل جائے گی۔ (سمعته من الاستاذ المرحوم المغفور)۔

﴿تنبیہ﴾ تیسیر میں علامہ دانی کے طریق بیان کے مطابق ناظم نے اس مقام پر اَلصِّرَاطَ میں خلاد کے لئے اشمام پر اکتفا کیا۔ اسی طرح علامہ دانی اور ناظم دونوں نے شَیْءٍ اور اَلْ میں باب السکت میں خلاد کے لئے دو دو وجہ (سکتہ اور ترک سکتہ) بیان کی ہیں۔ لیکن نشر اور جامع البیان سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ دانی نے ابوالفتح سے اشمام اور ترک سکتہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور ابوالحسن سے سکتہ اور ترک اشمام کے ساتھ پڑھا ہے لیکن ناظم کے کلام سے صرف اشمام ہی مفہوم ہوتا ہے۔ لہٰذا خلاصی کی صورت یہی بہتر معلوم ہوتی ہے کہ خلاد کے لئے اشمام و ترک اشمام میں ایسے ہی سکتہ اور ترک سکتہ میں خُلف کے ساتھ پڑھا جائے۔ کہ اشمام کے ساتھ ترک سکتہ ہو اور عدم اشمام کے ساتھ سکتہ۔ (ضباع)

(۱۱۰)　عَلَيْهِمْ اِلَيْهِمْ حَمْزَةٌ وَّلَدَيْهِمُ

جَمِيْعًا بِضَمِّ الْهَاءِ وَقْفًا وَّمَوْصِلَا

عَلَيْهِمْ	اِلَيْهِمْ	حَمْزَةٌ	وَلَدَيْهِمُ
عَلَيْهُمْ	اِلَيْهُمْ	حمزہ	اور لَدَيْهُمْ

جَمِیْعًا	بِضَمِّ الْهَاءِ	وَقْفًا	وَمَوْصِلًا
تمام	ہاء کے ضمہ سے	وقفاً	اور وصلاً

یعنی کلمات عَلَیْهُمْ، اِلَیْهُمْ اور لَدَیْهُمْ قرآن میں جہاں کہیں بھی واقع ہوں، امام حمزہ ان کو وقف و وصل ہر حالت میں هاء کے ضمہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اور باقی نے سوائے کسائی کے (جن کے مذہب کی تفصیل آگے آتی ہے) وقف و وصل دونوں حالتوں میں بکسر هاء[1] پڑھا ہے۔

(۱۱۱) وَصِلْ ضَمَّ مِیْمِ الْجَمْعِ قَبْلَ مُحَرَّكٍ

دِرَاكًا وَّقَالُوْنٌ بِتَخْیِیْرِهٖ جَلَا

وَصِلْ	ضَمَّ مِیْمِ الْجَمْعِ	قَبْلَ	مُحَرَّكٍ
اور صلہ کر	جمع کی میم کا ضمہ	پہلے	متحرک
دِرَاكًا	وَقَالُوْنٌ	بِتَخْیِیْرِهٖ	جَلَا
اتباع کرنے والا	اور قالون	اپنے اختیار دینے سے	ظاہر کیا ہے

(۱۱۲) وَمِنْ قَبْلِ هَمْزِ الْقَطْعِ صِلْهَا لِوَرْشِهِمْ

وَاَسْكَنَهَا الْبَاقُوْنَ بَعْدُ لِتَكْمُلَا

وَمِنْ	قَبْلِ	هَمْزِ الْقَطْعِ	صِلْهَا	لِوَرْشِهِمْ
اور سے	پہلے	ہمزہ قطعی	اس کا صلہ کر	ان میں ورش کیلئے

[1] ابوشامہؒ نے کہا ہے کہ ناظم بضم الکسر (بجائے بضم الہاء کے) فرماتے تو زیادہ بہتر تھا۔ کیونکہ ضمہ کی ضد بطور اصطلاح فتح مقرر ہوئی ہے اور یہاں اس کی ضد کسرہ مراد ہے تو کسرہ کی تصریح ضروری تھی پھر فرماتے ہیں کہ شاید ناظم سے سبقت لسانی ہوئی ہے۔ لیکن آگے آنے والی هاء کی تمام صورتوں پر نظر کرنے سے هاء کا کسرہ متعین ہو جاتا ہے۔ لہٰذا کوئی سبقت لسانی نہیں۔ (اظہار احمد التھانویؒ)

وَاَسْكَنَهَا	اَلْبَاقُوْنَ	بَعْدُ	لِتَكْمُلَا
اور اس کو ساکن پڑھا ہے	باقی	بعد	تا کہ مکمل ہو جائے

یعنی دِرَاكًــــا کی دال کے مرموز ابن کثیر مکی کے لئے تمام قرآن میں میم جمع کے ضمہ میں صلہ کرو۔ بشرطیکہ یہ میم حرف متحرک سے پہلے واقع ہو جیسے عَلَيْهِمْ غَيْرِ' هُمْ يُوْقِنُوْنَ' عَلَيْهِمْ ءَ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ وغیرہ۔ اور قالون اس میم میں صلہ اور سکون کے ساتھ جلوہ آراء ہوتے ہیں۔ یعنی ان کے لئے خُلف ہے اور ورش اس میم جمع میں صرف اس وقت صلہ کرتے ہیں جبکہ وہ ہمزہ قطعی سے پیشتر واقع ہو اور باقی قراء نے ہر جگہ میم کو سکون کے ساتھ پڑھا ہے' یہ تمام تفصیل وصل میں ہے اگر اس میم پر وقف کیا جائے تو سب کے نزدیک میم ساکن ہوگی۔

دِرَاكًا' صِلْ سے تمیز ہے۔ یعنی ادراک وشعور کے لحاظ سے اس میں صلہ کرو۔

۱۱۳ وَمِــنْ دُوْنِ وَصْــلٍ ضَــمُّهَــا قَبْــلَ سَــاكِــنٍ

لِـكُــلٍّ وَّبَــعْــدَ الْـهَــاءِ كَسْــرُ فَتَــى الْـعَلَا

وَمِنْ	دُوْنِ وَصْلٍ	ضَمُّهَا	قَبْلَ سَاكِنٍ
اور سے	صلہ کے بغیر	اس کا ضمہ	ساکن سے پہلے
لِكُلٍّ	وَبَعْدَ الْهَاءِ	كَسْرُ	فَتَى الْعَلَا
تمام کیلئے	اور ہاء کے بعد	کسرہ دینا	علاء کا جوان

۱۱۴ مَــعَ الْـكَسْــرِ قَبْــلَ الْهَــا اَوِ الْيَــاءِ سَــاكِـنًــا

وَفِــى الْـوَصْــلِ كَسْــرُ الْهَــاءِ بِــالـضَّــمِّ شَــمْلَلَا
ش

مَعَ الْكَسْرِ	قَبْلَ الْهَا	اَوْ	اَلْيَاءِ	سَاكِنًا
کسرہ کے ساتھ	ہاء سے پہلے	یا	یاء	ساکن

وَفِي	اَلْوَصْلِ	كَسْرُ الْهَاءِ	بِالضَّمِّ	شَمْلَلاَ
اور میں	وصل	ہاء کا کسرہ	ضمہ کی طرف	سرعت کی

﴿نوٹ﴾ بَا بمعنی اِلَی

(۱۱۵) كَمَا بِهِمُ الْاَسْبَابُ ثُمَّ عَلَيْهِمُ الْ
قِتَالُ وَقِفْ لِلْكُلِّ بِالْكَسْرِ مُكْمِلاَ

كَمَا	بِهِمُ الْاَسْبَابُ	ثُمَّ	عَلَيْهِمُ
جیسے	بِهِمُ الْاَسْبَابُ	اور	عَلَيْهِمُ

الْقِتَالُ	وَقِفْ	لِلْكُلِّ	بِالْكَسْرِ	مُكْمِلاَ
الْقِتَالُ	اور وقف کر	تمام کیلئے	کسرہ کے ساتھ	کامل کرنے والا

یعنی تمام قراء کے لئے اس میم جمع کو بغیر صلہ کے ضمہ دے کر پڑھو۔ جبکہ یہ میم جمع ساکن سے پہلے آ رہی ہو۔ جیسے مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ۔ هُمُ الَّذِيْنَ۔ یہ صورت جس کی طرف ناظم اشارہ کر رہے ہیں صرف اس وقت ہوگی جب کہ میم کے بعد ہمزہ وصل آ رہا ہو۔ مگر ابو عمرو بصری اس میم جمع کو جب وہ ھاء کے بعد واقع ہو رہی ہو اور وہ ھاء مسبوق بالکسرہ یا یائے ساکنہ ہو تو کسرہ دے کر ملاتے ہیں۔ جیسے بِهِمِ الْاَسْبَابُ، عَلَيْهِمِ الْقِتَالُ۔

اور امام حمزہ و کسائی (جن کی طرف شَمْلَلاَ کے شین سے اشارہ ہو رہا ہے) اس ھاء کو جو کسرہ یا یاء ساکنہ کے بعد واقع ہو رہی ہو حالت وصل میں ضمہ دیتے ہیں۔ اور میم جمع کا ضمہ اوپر کے شعر سے معلوم ہو چکا ہے تو گویا وہ ھاء اور میم جمع دونوں کو ضمہ دیتے ہیں۔

یہ تفصیل حالت وصل میں ہے اور وقف میں سب نے ھاء کو کسرہ ہی دیا ہے سوائے امام حمزہ کے جن کا مذہب اوپر بیان ہو چکا ہے کہ وہ عَلَيْهُمْ، اِلَيْهُمْ اور لَدَيْهُمْ کو وقف و وصل ہر حال میں ھاء کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ شَمْلَلاَ: بمعنی اَسْرَعَ یعنی اَسْرَعَ كَسْرُ الْهَاءِ اِلَى الضَّمِّ۔

بَابُ الْإِدْغَامِ الْكَبِيرِ (١٦)

ادغام کی تعریف ہے:

اَلنُّطْقُ بِالْحَرْفَيْنِ حَرْفًا كَالثَّانِي مُشَدَّدًا۔

یعنی دوحرفوں کو ملا کر ایک حرف مشدد ادا کرنا۔

ادغام کا فائدہ حرفین کی ادا میں سہولت نطق ہے۔

ادغام کے تین سبب ہیں۔تماثل-تجانس اور تقارب۔

تماثل کا مطلب ہے دوحرفوں کا مخرج وصفت میں متحد ہونا۔جیسے باء کا ادغام باء میں۔

اور تجانس یہ ہے کہ حرفین مخرج میں متحد ہوں نہ کہ صفت میں جیسے طاء اور تاء۔

اور متقاربین یہ ہے کہ حرفین یا مخرجوں میں یا صفتوں میں یا دونوں میں ایک دوسرے سے قریب ہوں۔جیسے دال اور سین (مہملہ) یا دال اور شین (معجمہ) یا جیسے لام اور راء۔

مدغم اگر متحرک ہو تو ادغام کبیر کہلاتا ہے۔اور اگر ساکن ہو تو اس کو صغیر کہتے ہیں۔ان میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہوں گی،یعنی ادغام مثلین اور ادغام غیر مثلین۔تفصیلات آگے آتی ہیں۔

(١١٦) وَدُونَكَ الْإِدْغَامَ الْكَبِيرَ وَقُطْبُهُ
أَبُو عَمْرِو نِ الْبَصْرِيُّ فِيهِ تَحَفَّلَا

وَدُونَكَ	الْإِدْغَامَ الْكَبِيرَ	وَقُطْبُهُ
اور تو لے لے	ادغام کبیر	اور اس کا مرکز
أَبُو عَمْرِو نِ الْبَصْرِيُّ	فِيهِ	تَحَفَّلَا
ابوعمرو بصریؒ	اس میں	جمع ہو گیا ہے

یعنی ادغام کبیر (کے اصول وضوابط) کو اچھی طرح اخذ کر لو۔اور ادغام کبیر کا مدار ومحور امام ابوعمرو بصری کی شخصیت ہیں ادغام کے حروف کا ضابطہ اس کی نقل وروایت اور لغت وزبان میں اس کے مستند وحجت ہونے پر دلائل وشواہد کے پیش کرنے کا

تمام تر تعلق امام ابوعمرو بصری [1] ہی سے ہے۔

﴿قولہ﴾ دُوْنَكَ: کلمہ اسم فعل بمعنی خُذْ۔ فِيْهِ تَحَفَّلَا: یعنی فی ابی عمرو اجتمع الادغام۔

﴿نوٹ﴾ دور حاضرہ میں تمام اطراف و بلاد کے اساتذہ و مشائخ کا اس قصیدہ اور اس کی اصل کے طریق کے پیش نظر عمل یہ ہے کہ یہ ادغام روایت سوسی کے ساتھ مخصوص ہے۔ اگرچہ نظم سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ یہ ابوعمرو کے دونوں راویوں کی روایتوں میں عام ہے اور سوسی کے ساتھ اس کی تخصیص کی وجہ دراصل باب الادغام کی شرح میں امام سخاوی کے قول پر عمل ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں۔

و کان ابو القاسم (یعنی الناظم) یقرئ بالادغام الکبیر من طریق السوسی لانہ کذا قرأ۔

''ابوالقاسم (یعنی علامہ شاطبیؒ) ادغام کبیر صرف سوسی کے طریق میں پڑھایا کرتے تھے اور وجہ اس کی یہ تھی کہ خود انہوں نے بھی اسی طرح پڑھا تھا۔''

اسی طرح صاحب اتحاف البریہ نے بھی یہی حکم دیا ہے۔ فرماتے ہیں:

''والادغام بالسوسی خص''

البتہ علامہ ابوشامہ اپنی شرح میں فرماتے ہیں کہ میں نے اب تک کسی کتاب میں ادغام کبیر کے ساتھ روایت سوسی کی تخصیص نہیں دیکھی۔ گو شیخ شاطبیؒ ادغام کبیر کے ساتھ صرف طریق سوسی میں پڑھاتے تھے۔

(۱۱۷) فَفِيْ كِلْمَةٍ عَنْهُ مَنَاسِكُكُمْ وَمَا
سَلَكَكُمْ وَبَاقِي الْبَابِ لَيْسَ مُعَوَّلَا

فَفِيْ	كِلْمَةٍ	عَنْهُ	مَنَاسِكُكُمْ	وَمَا
پس میں	ایک کلمہ	اس سے	مَنَاسِكُكُمْ	وَمَا

[1] ایک عام اشکال اس جگہ یہ ہوتا ہے کہ ادغام کبیر صرف سوسی کرتے ہیں۔ ناظم نے راوی کی بجائے امام کا نام کیوں لیا؟ ضباعؒ نے شعر کی تشریح میں اس سوال کے جواب کی طرف اشارہ کیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ادغام کبیر پر گو بہت سے نحاۃ نے اشکالات پیش کئے ہیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ سبعہ قراءت میں یہ ادغام کہاں سے آیا؟ سوسی نے اپنے شیخ امام ابوعمرو بصریؒ سے اس کو نقل کیا ہے اور امام ابوعمرو بصریؒ کا نام ہی اس ادغام کی صحت پر بطور سند پیش کر دینا کافی ہے کیونکہ نہ صرف وہ نقل و روایت کے بہت بڑے شیخ ہوئے ہیں بلکہ عربی ادب شعر، نحو اور معانی میں بھی ابو عمرو کو امام جلیل تسلیم کیا گیا ہے۔ چنانچہ کتاب الشعر والشعراء وغیرہ میں ابن قتیبہؒ اور دوسرے محقق اہل قلم نے امام ابوعمرو بن العلاءؒ کے اقوال و آراء کو بطور سند پیش کیا ہے۔ (اظہار احمد التھانویؒ)

سَلَكَكُّم	وَبَاقِي الْبَابِ	لَيْسَ	مُعَوَّلَا
سَلَكَكُّم	اور باب کا باقی	نہیں ہے	اعتماد کیا ہوا

یعنی سوسی سے مثلین میں ادغام کبیر ایک ہی کلمہ میں صرف دو قرآنی کلموں میں ہے۔ ایک فَـــإِذَا قَــضَيْتُــمْ مَّنَاسِكَّكُمْ۔ سورۂ بقرہ میں اور دوسرا وَمَا سَلَكَكُّمْ فِيْ سَقَرَ سورۂ مدثر میں۔
ان دو کلموں کے سوا ایک ہی کلمہ کے مثلین میں ادغام کبیر کے سلسلہ میں سوسی سے کوئی مستند و معتمد قول مروی نہیں۔

(۱۱۸) وَمَــا كَــانَ مِــنْ مِّثْلَيْــنِ فِــيْ كِــلْمَتَيْهِــمَــا
فَلَا بُــدَّ مِــنْ إِدْغَــامِ مَــا كَــانَ أَوَّلَا

وَمَا	كَانَ	مِنْ	مِّثْلَيْنِ	فِي	كِلْمَتَيْهِمَا
اور جو	ہو	سے	مثلین	میں	اپنے دو کلموں
فَلَا بُدَّ	مِنْ	إِدْغَامِ	مَا	كَانَ	أَوَّلَا
پس ضروری ہے	سے	ادغام	جو	ہو	پہلا

(۱۱۹) كَيَــعْــلَــمُ مَــا فِــيْــهِ هُــدًى وَ طُــبِــعْ عَــلَــى
قُــلُــوْبِــهِــمْ وَالْــعَــفْــوَ وَأْمُــرْ تَــمَــثَّــلَا

كَيَعْلَمُ مَا	فِيهِ هُدًى	وَطُبِعْ عَلَى
جیسے يَعْلَمُ مَا	فِيهِ هُدًى	اور طُبِعْ عَلَى
قُلُوْبِهِمْ	وَالْعَفْوَ وَأْمُرْ	تَمَثَّلَا
قُلُوْبِهِمْ	اور الْعَفْوَ وَأْمُرْ	مثال دی

یعنی جب کبھی دو متماثل حروف دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا حرف کلمہ کے آخر میں ہو اور دوسرا حرف کلمہ ثانی

کے شروع میں ہوتو پہلے حرف کا دوسرے میں ادغام کرنا ضروری ہے بشرطیکہ ان موانع میں سے کوئی مانع موجود نہ ہو جن کا ذکر آگے آرہا ہے۔

﴿نوٹ﴾ یادرہے کہ سوسی کے لئے قرآن میں تیرہ سو پانچ (۱۳۰۵) جگہ ادغام کبیر ہوا ہے۔

اس قسم کا ادغام کبیر قرآن میں کل سترہ حروف میں واقع ہوا ہے۔ کسی نے اپنے اس قول کے اوائل میں ان سترہ حروف کو جمع کیا ہے۔

يَا لَآئِمِيْ غَيَّرْتَ مُهْجَتِيْ كَمْ تَعِنْفُنِيْ بِقِلَّةِ هِمَّتِيْ نَعَيْتُ رَبْعًا فَارَقُوْهُ سَادَتِيْ وَنَحُتُّ عَلَيْهِمْ ثُمَّ حَارَتْ قِصَّتِيْ

ی ل غ م ک ت ب ھ ن ر ف س و ع ث ح ق

ترجمہ: ''اے میرے ملامت کرنے والے! تو نے میری محبت کو غیرت دلائی۔ آخر کب تک تو مجھے میری پست ہمتی پر ملامت کرے گا۔ میں دیار جاناں کی سوگوار حالت بیان کرتا ہوں۔ میرے آقا اس سے مفارقت اختیار کر گئے۔ اب میں ان کے نشانات کا کھوج لگا رہا ہوں اور میری داستان تحیر کا سامان بنی ہوئی ہے۔''

﴿بالترتیب امثلہ﴾

يَـاتِـيَ يَّوْمَ - لَا قِبَلَ لَّهُمْ - يَبْتَغِ غَيْرَ - اَلرَّحِيْمِ مَّلِكِ - اِنَّكَ كُنْتَ - اَلشَّوْكَةِ تَّكُوْنُ - نُصِيْبُ بِّرَحْمَتِنَا - فِيْهِ هُّدًى - نَحْنُ نُّسَبِّحُ - شَهْرُ رَّمَضَانَ - خَلَآئِفَ فِّي الْاَرْضِ - اَلنَّاسُ سُّكٰرٰى - اَلْعَفْوَ وَّاْمُرْ - طُبِعَ عَّلٰى - حَيْثُ ثَّقِفْتُمُوْهُمْ - اَلنِّكَاحِ حَّتّٰى - اَلرِّزْقِ قُّلْ -

دس حروف: جیم - خاء معجمہ - دال - ذال - زای - شین - صاد - ضاد - طاء - ظاء - کا مماثلین کی صورت پر قرآن میں کہیں اجتماع نہیں ہوا۔

الف میں ادغام اس لئے ممکن نہیں کہ وہ ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور اجتماع ہمزتین کے وقت جیسا کہ آگے معلوم ہوگا ابوعمرو بصری متفقتین میں ہمزہ اولیٰ کو ساقط کرتے ہیں اور مختلفتین میں ہمزۂ ثانیہ کو تسہیل سے پڑھتے ہیں۔

(۱۲۰) اِذَا لَمْ يَكُنْ تَا مُخْبِرٍ اَوْ مُخَاطَبٍ
اَوِ الْمُكْتَسِيْ تَنْوِيْنَهُ اَوْ مُثَقَّلَا

مُخَاطَبٍ	اَوْ	تَا مُخْبِرٍ	لَمْ يَكُنْ	اِذَا
مخاطب	یا	تائے متکلم	نہ ہو	جبکہ

اَوْ	اَلْمُکْتَسِی	تَنْوِیْنَہٗ	اَوْ	مُثَقَّلًا
یا	لباس پہننے والا	اپنی تنوین	یا	مشدد

یعنی مثلین میں پہلا حرف دوسرے میں اس وقت مدغم ہوگا جب کہ پہلا حرف تاء مخبر یعنی تائے متکلم نہ ہو۔ یا تائے مخاطب نہ ہو۔ اور نہ اس نے اپنی تنوین کا جامہ پہن رکھا ہو۔ یعنی منون نہ ہو اور نہ مشدد ہو۔ آگے بالترتیب مثالیں بیان کرتے ہیں۔

(۱۲۱) کَکُنْتُ تُرَابًا اَنْتَ تُکْرِہُ وَاسِعٌ
عَلِیْمٌ وَّاَیْضًا تَمَّ مِیْقَاتُ مُثِّلَا

کَکُنْتُ تُرَابًا	اَنْتَ تُکْرِہُ	وَاسِعٌ
جیسے کُنْتُ تُرَابًا	اَنْتَ تُکْرِہُ	وَاسِعٌ

عَلِیْمٌ	وَاَیْضًا	تَمَّ مِیْقَاتُ	مُثِّلَا
عَلِیْمٌ	اور اسی طرح	تَمَّ مِیْقَاتُ	مثال بیان کی گئی

تائے متکلم کی مثال جیسے: کُنْتُ تُرَابًا۔ تائے مخاطب کی۔ جیسے اَنْتَ تُکْرِہُ منون کی جیسے وَاسِعٌ عَلِیْمٌ مشدد کی۔ جیسے تَمَّ مِیْقَاتُ۔

بعض شارحین نے کہا ہے کہ اَنْتَ تُکْرِہُ کی مثال میں اَنْتَ کی تاء گویا جماع ضمیر نہیں بلکہ ضمیر صرف اَنْ ہے۔ لیکن ناظمؒ نے اس مثال سے اشارہ کیا ہے کہ یہ تاء بھی مشابہت کی وجہ سے تائے مخاطب ہی میں داخل ہے۔ تائے مخاطب کی مثال وَمَا کُنْتَ تَتْلُوْا ہے۔

(۱۲۲) وَقَدْ اَظْهَرُوْا فِی الْکَافِ یَحْزُنْکَ کُفْرُہٗ
اِذَا النُّوْنُ تُخْفٰی قَبْلَهَا لِتُجَمَّلَا

وَقَدْ	اَظْهَرُوْا	فِیْ	اَلْکَافِ	یَحْزُنْکَ کُفْرُہٗ
اور تحقیق	انہوں نے اظہار کیا	میں	کاف	یَحْزُنْکَ کُفْرُہٗ

اِذَا	اَلنُّوْنُ	تُخْفٰی	قَبْلَهَا	لِتُجَمَّلَا
اسی لیے	نون	اخفاء کیا جاتا ہے	اس سے پہلے	تاکہ خوبصورت بنا دیا جائے

یعنی اہل ادا نے سوسی کی روایت میں فَلَا یَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ کے کاف میں اظہار کیا ہے۔ادغام اس لئے نہیں کیا کہ کاف سے پہلے نون مخفاۃ ہے۔اور اخفاء بجائے خود ادغام کے مشابہ ہوتا ہے تو گویا حرف مشدد ہوا۔اور اوپر معلوم ہو چکا کہ حرف مشدد مدغم نہیں ہوتا۔دوسرے اس لئے کہ کلمہ اپنی اصل صورت پر باقی رہ کر خوبصورت معلوم ہو۔

(۱۲۳) وَعِنْدَهُمُ الْوَجْهَانِ فِیْ كُلِّ مَوْضِعٍ

تَسَمّٰى لِاَجْلِ الْحَذْفِ فِیْهِ مُعَلَّلَا

وَعِنْدَهُمْ	اَلْوَجْهَانِ	فِیْ	كُلِّ	مَوْضِعٍ
اور ان کے نزدیک	دو وجوہ	میں	ہر	جگہ

تَسَمّٰى	لِاَجْلِ الْحَذْفِ	فِیْهِ	مُعَلَّلَا
نام پایا	حذف کی وجہ سے	اس میں	معلل

یعنی سوسی کی روایت میں ہر اس مقام پر جہاں آخر کلمہ میں حذف ہونے کے بعد متماثلین جمع ہو گئے ہوں اور اس کلمہ کو اس حذف کے بعد معلل کہا جاتا ہو اہل اداء نے اظہار اور ادغام دونوں وجوہ کو جائز قرار دیا ہے۔اگلے شعر میں اس کی مثالیں لاتے ہیں۔

(۱۲۴) كَیَبْتَغِ مَجْزُوْمًا وَاِنْ یَّكُ كَاذِبًا

وَیَخْلُ لَكُمْ عَنْ عَالِمٍ طَیِّبِ الْخَلَا

كَیَبْتَغِ	مَجْزُوْمًا	وَاِنْ یَّكُ كَاذِبًا
جیسے یَبْتَغِ	جزم دیا گیا	وَاِنْ یَّكُ كَاذِبًا

وَيَخلُ لَكُمْ	عَنْ	عَالِمٍ	طَيِّبِ	الْخَلَا
وَيَخْلُ لَكُمْ	سے	عالم	عمدہ	بات والا

یعنی جیسے وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ کہ اصل میں يَبْتَغِي تھا۔ حالت جزمی کی وجہ سے آخر سے یاء حذف ہوگئی۔ اور وَ اِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ: يَكُ اصل میں يَكُوْنُ تھا۔ تخفیفاً نون ساکن حذف ہوا اور حالت جزمی کی وجہ سے واؤ حذف ہوا ایسے ہی يَخْلُ لَكُمْ اصل میں يَخْلُوْلَكُمْ تھا۔ واؤ حالت جزمی یعنی جواب امر ہونے کی وجہ سے حذف ہوگئی۔

﴿قولہ﴾ عَنْ عَالِمٍ طَيِّبِ الْخَلَا: یعنی اُخِذَهٰذَا یا اَخَذْتُ عَنْ عَالِمٍ حَسَنِ الْحَدِيْثِ اس سے مراد یا تو امام ابوعمرو بن العلاءؒ ہیں یا صاحب تیسیر علامہ دانیؒ ہیں۔

(۱۲۵) وَيَـا قَـوْمِ مَـالِـي ثُـمَّ يَـا قَـوْمِ مَـنْ بِلَا
خِلَافٍ عَـلَـى الْاِدْغَـامِ لَا شَكَّ اُرْسِلَا

وَيَاقَوْمِ مَالِيْ	ثُمَّ	يَا قَوْمِ مَنْ	بِلَا
اور یاقَوْمِ مَالِيْ	پھر	يَا قَوْمِ مَنْ	بغیر

خِلَافٍ	عَلٰى	اَلْاِدْغَامِ	لَا	شَكَّ	اُرْسِلَا
اختلاف	پر	ادغام	نہیں	شک	چھوڑا گیا

یعنی يَاقَوْمِ مَالِيْ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجَاةِ اور يَاقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ کے ادغام میں اہل اداء کا کوئی اختلاف نہیں کیونکہ یہاں کوئی چیز مانع ادغام نہیں۔

يَاقَوْمِ اصل میں يَا قَوْمِيْ تھا۔ لیکن اس کو معلل کے باب میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ یائے متکلم مضاف الیہ مستقل کلمہ ہے۔ اور تعلیل کہتے ہیں کلمہ کے جز یعنی حرف علت کو گرانا۔ دوسرے لغت فصیح يَاقَوْمِ ہے۔ اسی لئے يَا قَوْمِيْ استعمال نہیں ہوتا۔ گویا حذف یاء بمنزلہ عدم یاء کے ہے۔

(۱۲۶) وَاِظْهَارُ قَوْمٍ اٰلَ لُوْطٍ لِكَوْنِهٖ
قَلِيْلَ حُرُوْفٍ رَدَّهٗ مَنْ تَنَبَّلَا

وَ اِظْهَارُ قَوْمٍ	اٰلَ لُوْطٍ	لِكَوْنِهٖ
اور ایک جماعت کا اظہار کرنا	اٰلَ لُوْطٍ	بوجہ اس کے ہونے

قَلِيْلَ	حُرُوْفٍ	رَدَّهٗ	مَنْ	تَنَبَّلَا
کم	حروف	رد کیا اُسے	جو	بڑا ذکی ہوا

لفظ قرآنی اٰلَ لُوْطٍ (جو سورۂ حجر، نمل اور قمر میں آیا ہے) میں بغدادیین میں سے ایک قوم نے اظہار کیا، اور ادغام نہ کرنے کی وجہ یہ بیان کی کہ لفظ اٰلَ (جس میں حرف مدغم ہے) قلیل الحروف ہے۔ اور جو کلمہ پہلے ہی قلیل البناء ہو اس میں ادغام کر کے مزید تخفیف کرنا مناسب نہیں۔ لیکن علوم میں ایک راسخ القدم شخصیت (علامہ دانی صاحب التیسیر) نے اس قوم کی تردید کی ہے۔ یعنی علامہ دانی اس اٰلَ لُوْطٍ میں ادغام کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس تردید کی وجہ اگلے شعر میں آتی ہے۔

علامہ ابوشامہ نے انکی حمایت میں کہا کہ معلوم نہیں ان لوگوں نے لفظ اٰلَ کو کس بنا پر قلیل الحروف کہا ہے؟ اگر انکی مراد یہ ہے کہ رسم الخط کے اعتبار سے اس میں دو حرف ہیں۔ تو صحیح نہیں۔ کیونکہ اعتبار رسم الخط کا نہیں بلکہ تلفظ کا ہے۔ تلفظ کو دیکھا جائے تو حروف تین ہیں۔ پھر قلیل الحروف کہاں ہوا۔ ورنہ قَالَ لَهُمْ میں ادغام نہ کرنا چاہیے۔ وہ بھی قلیل الحروف ماننا پڑے گا۔

﴿قولہ﴾ رَدَّهٗ مَنْ تَنَبَّلَا: یعنی اس قوم کی تردید کی، اس شخص نے جو علم میں راسخ القدم ہے۔

(۱۲۷) بِاِدْغَامِ لَكَ كَيْدًا وَلَوْ حَجَّ مُظْهِرٌ
بِاِعْلَالِ ثَانِيْهِ اِذَا صَحَّ لَا عْتَلَا

بِاِدْغَامِ	لَكَ كَيْدًا	وَلَوْ	حَجَّ	مُظْهِرٌ
ادغام کے ساتھ	لَكَ كَيْدًا	اور اگر	استدلال کرتا	اظہار کرنے والا

بِاِعْلَالِ ثَانِيْهِ	اِذَا	صَحَّ	لَا عْتَلَا
اس کے دوسرے حرف کی تعلیل کے ساتھ	بشرطیکہ	صحیح ہوتا	تو وہ بلند ہو جاتا

صاحب تیسیر نے بغدادیین کی رائے کی تردید میں فرمایا کہ اٰلَ لُوْطٍ میں اگر قلیل الحروف ہونے کی بنا پر ادغام نہیں کرنا چاہیے۔ تو لَكَ كَيْدًا میں ادغام کیوں صحیح ہے؟ حالانکہ لفظ لَكَ، اٰلَ سے بھی زیادہ قلیل الحروف ہے۔

اس کے بعد علامہ شاطبی فرماتے ہیں وَلَوْ حَجَّ مُظْهِرٌ – الخ کہ اظہار کرنے والے اگر قلت حروف کی دلیل کے بجائے یہ کہتے کہ لفظ اٰلْ کے دوسرے حرف میں یکے بعد دیگرے دو مرتبہ تعلیل ہو چکی ہے۔ اگر ادغام کیا جائے تو لفظ میں یہ مزید تبدیلی ہو گی۔ لہٰذا اٰلْ میں ادغام نہیں کیا جانا چاہیے۔ تاکہ ایک ہی کلمہ میں تغیرات کثیرہ کا وقوع نہ ہو تو یہ اظہار کرنے والے استدلال کے لحاظ سے کامیاب رہتے اور ان کی دلیل کا رد نہ ہو سکتا۔

اِذَا صَحَّ: ساتھ ہی بطور جملہ معترضہ ناظم یہ بھی فرما گئے کہ یہ استدلال جس کو ہم نے پیش کیا اس وقت صحیح ہوتا ہے جب کہ نقل و روایت کی رو سے یہ اظہار ثابت بھی ہو۔ اشارہ ہے کہ روایت سے یہ اظہار ثابت نہیں۔

﴿تنبیہ﴾ قراءت کی صحت کے باب میں تین اصول ہیں۔

(۱) روایت و سند میں تواتر ہو۔ (۲) وجہ نحوی کے خلاف نہ ہو (۳) قرآنی رسم الخط کے مطابق ہو۔

ان تینوں میں نقل و تواتر کا اصول سب سے مقدم اور اہم ترین اصول ہے۔

لفظ اٰلْ میں کیا تغیر و اعلال ہوا؟ اگلے شعر میں یہی بتلاتے ہیں۔

(۱۲۸) فَاِبْدَالُهٗ مِنْ هَمْزَةٍ هَاءُ نَ اصْلُهَا

وَقَدْ قَالَ بَعْضُ النَّاسِ مِنْ وَّاوٍ نُابْدِلَا

فَاِبْدَالُهٗ	مِنْ	هَمْزَةٍ	هَاءٌ	اَصْلُهَا
پس اس کا ابدال	سے	ہمزہ	ھاء	اس کی اصل

وَقَدْ	قَالَ	بَعْضُ	اَلنَّاسِ	مِنْ	وَّاوٍ	اُبْدِلَا
اور تحقیق	کہا	بعض	لوگوں	سے	واؤ	بدلا گیا

یعنی لفظ اٰلْ کا دوسرا حرف (الف) ہمزہ سے بدل کر آیا ہے اور ہمزہ اصل میں ھاء تھا۔ یعنی اٰلٌ اصل میں اَھْلٌ تھا۔ ھاء ہمزہ سے بدلی اور ہمزہ کو الف سے بدلا گیا۔ یہ سیبویہ کی رائے ہے۔ اور بعض لوگوں (کسائی وغیرہ) نے کہا ہے کہ الف واؤ سے تبدیل ہو کر آیا۔ یعنی اصل میں اَوَلٌ تھا۔ واؤ کے متحرک اور ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے اسکو الف سے بدل دیا گیا۔

(۱۲۹) وَوَاوُ هُوَ الْمَضْمُومِ هَاءً كَهُوْ وَّمَنْ
فَأَدْغِمْ وَمَنْ يُّظْهِرْ فَبِالْمَدِّ عَلَّلَا

وَوَاوُ هُوَ	اَلْمَضْمُوْمِ	هَاءً	كَهُوْ وَّمَنْ
اور ھُوَ کی واؤ	ضمہ دی گئی	ھاء	جیسے ھُوْ وَّمَنْ

فَأَدْغِمْ	وَمَنْ	يُظْهِرْ	فَبِالْمَدِّ	عَلَّلَا
پس ادغام کر	اور جو	اظہار کرتا ہے	پس مد کے ساتھ	علت بیان کی

لفظ ھُوَ میں جب کہ ھاء مضموم ہو جیسے هُوَ وَالَّذِیْ، هُوَ وَالْمَلَآئِكَةُ۔ تو جمہور کے مسلک کی طرح ناظمؒ کے نزدیک بھی ادغام کیا جائے گا۔ ایک جماعت کا خیال ہے کہ اظہار کیا جائے کیونکہ ادغام کے لئے واؤ ساکن کرنی ہوگی۔ اور ساکن ہونے کے بعد وہ حرف مد ہو جائے گی۔ حالانکہ حرف مد اپنے مثل میں مدغم نہیں ہوتا۔ چنانچہ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا میں کسی کے نزدیک ادغام نہیں وَمَنْ يُّظْهِرْ فَبِالْمَدِّ عَلَّلَا یعنی اظہار کرنے والے حرف مد ہونے کی علت بیان کرتے ہیں۔ آگے ناظم ان کی رائے کے خلاف دلیل منعی پیش کرتے ہیں۔

(۱۳۰) وَيَأْتِيَ يَوْمٌ اَدْغَمُوْهُ وَنَحْوَهُ
وَلَا فَرْقَ يُنْجِيْ مَنْ عَلَى الْمَدِّ عَوَّلَا

وَيَأْتِيَ يَوْمٌ	اَدْغَمُوْهُ	وَنَحْوَهُ
اور يَأْتِيَ يَوْمٌ	انہوں نے اس کا ادغام کیا	اور اس جیسے

وَلَا	فَرْقَ	يُنْجِيْ	مَنْ	عَلٰى	اَلْمَدِّ	عَوَّلَا
اور نہیں	کوئی فرق	بچادے	جس	پر	مد	اعتماد کیا

یعنی مظہرین کا مذکورہ استدلال غلط ہے کیونکہ يَأْتِيَ يَوْمٌ اور نُوْدِيَ يَا مُوْسٰى وغیرہ میں باجماع ادغام ہوا ہے تو هُوْ وَّمَنْ وغیرہ میں اگر حروف مدہ میں ادغام لازم آنے کی وجہ سے اظہار ضروری ہے تو يَأْتِيَ يَّوْمٌ میں ادغام کیوں تسلیم کیا

گیا۔ یہاں بھی تو حروف مدہ ہی میں ادغام ہو رہا ہے۔ حاصل یہ کہ دونوں جزئیوں میں کوئی فرق قطعاً موجود نہیں جو مد پر سہارا لینے والوں کو نجات دے سکے۔

شعر بالا میں ناظم نے ھُوَ کے متعلق مضموم الہاء ہونے کی قید لگائی کیونکہ ضمیر ھُوَ اگر واؤ اور فاء وغیرہ کے بعد آئے تو ابوعمرو بصری اس ضمیر کو ساکن الہاء پڑھتے ہیں اس ساکنۃ الہاء ضمیر کے بعد اگر واؤ آئے تو ایسے مواقع میں بلا اختلاف ادغام ہوگا۔ تمام قرآن میں یہ صورت تین جگہ ہوئی:

فَهْوْ وَّلِيُّهُمْ۔ وَهْوْ وَّلِيُّهُمُ الْيَوْمَ— وَهْوْ وَّاقِعٌ م بِهِمْ ان مواقع میں ادغام سے کوئی چیز مانع نہیں۔ ھاء ساکن ہے۔ مدیت کی علت بھی موجود نہیں۔

ابوشامہ اور شعلہ نے اپنی شروح میں ہماری اس تقریر کے برخلاف شعر کا مفہوم یہ نکالا ہے کہ ضمیر ساکنۃ الہاء کی واؤ کا ادغام نہیں ہوگا اور اسی لئے ناظم نے ھُوَ ضمیر کے متعلق مضموم الہاء ہونے کی قید لگائی۔ لیکن علامہ دانی اپنی جامع میں فرماتے ہیں:

فان سكن ما قبل الواو سواء كان هاء او غيرها۔ فلا خلاف فى ادغام الواو فى مثلها نحو وَهْوْ وَّلِيُّهُمْ— وَخُذِ الْعَفْوْ وَّ امُرْ (ضباع)

(۱۳۱) وَقَبْلَ يَئِسْنَ الْيَاءُ فِى اللَّاءِ عَارِضٌ
سُكُوْنًا اَوَ اَصْلًا فَهُوَ يُظْهِرُ مُسْهِلَا

وَقَبْلَ	يَئِسْنَ	اَلْيَاءُ	فِيْ	اَللَّاءِ	عَارِضٌ
اور پہلے	يَئِسْنَ	یاء	میں	اَللَّاءِ	عارضی

سُكُوْنًا	اَوْ	اَصْلًا	فَهُوَ	يُظْهِرُ	مُسْهِلَا
سکون	یا	اصل	پس وہ	اظہار کرتا ہے	آسانی اختیار کرنے والا

یعنی سورۂ طلاق میں لفظ يَئِسْنَ سے پہلے لفظ اَللَّاءِ کو ابوعمرو بصری نے اَللَّاىْ يَئِسْنَ بسکون یاء پڑھا ہے لیکن دونوں یاء میں ادغام نہ ہوگا کیونکہ یاء سکون کے لحاظ سے عارضی ہے۔ بلکہ ترقی کر کے کہا جا سکتا ہے کہ یاء بذاتہ عارضی ہے۔ کیونکہ اَللَّاءِ کے ہمزۂ متطرفہ کو یاء سے بدلا گیا۔ پھر یاء پر کسرہ ثقیل ہونے کی وجہ سے ساکن کر دی گئی تو یہ سکون اور یاء دونوں عارضی ہوئیں۔ یا بالفاظ دیگر چونکہ یاء کی اصل ہمزہ ہے اس لئے سوسی اس یاء کو يَئِسْنَ کی یاء میں طریق اسہل اختیار

16896

کرتے ہوئے ادغام نہیں کرتے۔

ناظم نے دانی وغیرہ کے اتباع میں یہی مسلک اختیار کیا اور اہل ادا کی ایک جماعت نے ادغام کو ترجیح دی ہے۔ نشر میں دونوں وجہوں کو صحیح قرار دیا ہے اور دونوں وجہیں سوسی ہی کے ساتھ مخصوص نہیں کیں بلکہ دوری اور بزی کے لئے بھی ان کو معمول بہ قرار دیا ہے۔

اس وقت عمل بھی یہی ہے کہ ابوعمرو بصری اور بزی کے لئے یہ دونوں وجہیں پڑھی جاتی ہیں صاحب اتحاف البریہ نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

وَاَظْهِرَنْ مَعَ السَّكْتِ اَوْ اَدْغِمْ لِيَاءِ اللاَّءِ تَاَصَّلاً لاَحْمَدَ وَالْبَصْرِىْ۔

''احمد بزی اور بصری کے لئے وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ میں یا اظہار مع السکتہ کرو یا ادغام کرو۔''

اس موقع پر ابوشامہ نے اعتراض کرتے ہوئے فرمایا: کہ اس کلمہ کو نفیاً یا اثباتاً اس باب سے کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ حسب بیان ناظم اَلّٰٓئِیْ کی یاء ساکن ہے اور یہ باب ادغام کبیر کا ہے۔ زیادہ صحیح یہ تھا کہ یہ مسئلہ ادغام صغیر میں بیان کیا جاتا۔

بَابُ اِدْغَامِ الْحَرْفَيْنِ الْمُتَقَارِبَيْنِ فِىْ كَلِمَةٍ وَفِىْ كَلِمَتَيْنِ (۲۶)

(۱۳۲) وَاِنْ كِلْمَةٌ حَرْفَانِ فِيْهَا تَقَارَبَا

فَاِدْغَامُهُ لِلْقَافِ فِى الْكَافِ مُجْتَلٰى

وَاِنْ	كِلْمَةٌ	حَرْفَانِ	فِيْهَا	تَقَارَبَا
اور اگر	کلمہ	دو حرف	اس میں	قریب ہوں
فَاِدْغَامُهُ	لِلْقَافِ	فِىْ	اَلْكَافِ	مُجْتَلٰى
پس اسکا ادغام کرنا	قاف کے لیے	میں	کاف	دیکھا گیا

یعنی جب دو حروف متقاربین ایک کلمہ میں جمع ہوں تو سوسی قاف کا کاف میں واضح طور پر ادغام کرتے ہیں...... بشرطیکہ

(۱۳۳) وَهٰذَا اِذَا مَا قَبْلَهُ مُتَحَرِّكٌ

مُبِيْنٌ وَّبَعْدَ الْكَافِ مِيْمٌ تَخَلَّلاَ

وَهٰذَا	اِذَا	مَا قَبْلَهٗ	مُتَحَرِّكٌ
اور یہ	جب	اس کا ماقبل	متحرک

مُبِيْنٌ	وَبَعْدَ الْكَافِ	مِيْمٌ	تَخَلَّلَا
واضح	اور کاف کے بعد	میم	خاص ہوگئی ہو

یعنی شرط یہ ہے کہ قاف سے پہلے کوئی واضح طور پر متحرک حرف ہو اور کاف کے بعد میم جمع آئے۔

یہ دونوں شرطیں اس لئے ہیں کہ مثلین کا ایک کلمہ میں مَنَاسِكَكُمْ اور مَاسَلَكَكُمْ میں جو ادغام ہوا ہے اسی نہج پر متقاربین کا ادغام ایک کلمہ میں بھی اسی کے مماثل صورت پر ہو۔

﴿قولہ﴾ مُبِيْنٌ: مُتَحَرِّكٌ کی صفت ہے۔ یہ قید محض اتفاقی ہے کسی قسم کا احتراز مقصود نہیں۔

تَخَلَّلَا – ای خص ابو عمرو و بادغامه ذلك ولم يعم جميع ما اجتمع فيه القاف بالكاف۔

یہ لفظ تَخَلَّلَ الْمَطَرُ سے لیا گیا ہے جس کے معنی ہیں بارش کہیں کہیں ہوئی سب جگہ نہیں ہوئی۔ اشارہ ہے کہ قاف کا ادغام کاف میں مطلقاً ہر جگہ نہیں۔

(۱۳۴) كَيَرْزُقْكُمْ وَاتَّقُوكُمْ وَخَلَقَكُمْ
وَمِيْثَاقَكُمْ اَظْهِرْ وَنَرْزُقُكَ انْجَلَا

كَيَرْزُقْكُمْ	وَاثَّقَكُمْ	وَخَلَقَكُمْ
جیسے يَرْزُقْكُمْ	وَاثَّقَكُمْ	وَخَلَقَكُمْ

وَمِيْثَاقَكُمْ	اَظْهِرْ	وَنَرْزُقُكَ	اِنْجَلَا
اور مِيْثَاقَكُمْ	اظہار کر	اور نَرْزُقُكَ	ظاہر ہوا

ادغام کبیر متقاربین فی کلمۃ واحدۃ کی تین مثالیں بیان کیں۔ جیسے يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ – وَاثَّقَكُمْ – خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ – دوسرے مصرعہ میں شرائط پوری نہ ہونے پر اظہار کی مثالیں ہیں۔ یعنی مِيْثَاقَكُمْ اور مَا خَلْقُكُمْ وغیرہ میں اظہار کرو۔ کیونکہ ماقبل قاف ساکن ہے۔ ایسے ہی خَلَقَكَ، نَرْزُقُكَ وغیرہ میں اظہار ہوا کیونکہ کاف کے بعد میم جمع نہیں۔

﴿قولہ﴾ اِنۡجَلَا ای اَظۡهَرَ۔

(۱۳۵) وَ اِدۡغَامُ ذِی التَّحۡرِیۡمِ طَلَّقَکُنَّ قُلۡ
اَحَقُّ وَبِالتَّانِیۡثِ وَالۡجَمۡعِ اُثۡقِلَا

وَ اِدۡغَامُ ذِی التَّحۡرِیۡمِ	طَلَّقَکُنَّ	قُلۡ
اور تحریم والے کا ادغام	طَلَّقَکُنَّ	کہہ تو

اَحَقُّ	وَبِالتَّانِیۡثِ	وَالۡجَمۡعِ	اُثۡقِلَا
زیادہ بہتر	اور تانیث سے	اور جمع	ثقیل سمجھا گیا

یعنی سورۂ تحریم والے لفظ طَلَّقَکُنَّ میں ادغام ہی زیادہ بہتر کہنا چاہیے بعض نے اظہار کو اختیار کیا ہے لیکن ادغام کو اس لئے اولیت حاصل ہوئی کہ تانیث اور جمع کی وجہ سے لفظ میں ثقالت آ گئی ہے۔ ادغام کی وجہ سے یہ ثقالت دور ہوگی اور اظہار کیا جائے گا تو ثقل میں مزید اضافہ ہوگا۔

(۱۳۶) وَمَهۡمَا یَکُوۡنَا کِلۡمَتَیۡنِ فَمُدۡغِمٌ
اَوَائِلَ کِلۡمِ الۡبَیۡتِ بَعۡدُ عَلَی الۡوِلَا

وَمَهۡمَا	یَکُوۡنَا	کِلۡمَتَیۡنِ	فَمُدۡغِمٌ
اور جب	وہ دو ہوں	دو کلمے	پس ادغام کرتے ہیں

اَوَائِلَ	کِلۡمِ الۡبَیۡتِ	بَعۡدُ	عَلَی	الۡوِلَا
ابتدائی	شعر کے کلمات	بعد	پر	متصل ہونے

یعنی متقاربین جب دو کلموں میں ہوں تو آئندہ شعر میں آنے والے کلمات کے ابتدائی حروف مدغم ہوں گے۔ عَلَی الۡوِلَاءِ بمعنی متصل یعنی آئندہ شعر جو اس شعر کے بعد متصل آ رہا ہے۔ اس میں حرف مدغمات کا بیان آتا ہے۔

(۱۳۷) شِفَا لَمْ تَضِقْ نَفْسًا بِهَا رُمْ دَوَاضَنٍ
ش ل ت ن ب ر د ض

ثَوٰی کَانَ ذَا حُسْنٍ سَاٰی مِنْهُ قَدْ جَلَا
ث ک ذ ح س م ق ج

شِفَا	لَمْ	تَضِقْ	نَفْسًا	بِهَا	رُمْ	دَوَاضَنٍ
شفا	نہیں	تنگدل	مروت	اس سے	طلب کر	بیماری کی دوا

ثَوٰی	کَانَ	ذَا حُسْنٍ	سَاٰی	مِنْهُ	قَدْ	جَلَا
ٹھہر گئی	تھا	حسن والا	برا حال ہوا	اس سے	تحقیق	ظاہر ہوئی

یعنی سوسی جن متقاربین کا دو کلموں میں ادغام کبیر کرتے ہیں وہ مدغم حروف یہ ہیں۔ شین - لام - تاء۔ نون - باء - راء - دال - ضاد - ثاء - کاف - ذال - حاء - سین - میم - قاف - اور جیم۔ ان حروف کے مدغم فیہ آئندہ تفصیل کے مطابق ان کے مجانس یا مقارب حروف ہوں گے۔

یہ شعر مفہوم کے لحاظ سے غزل کا رنگ لئے ہوئے ہے۔ ترجمہ یہ ہے شفا (محبوبہ کا نام) جو اخلاق و مروت میں تنگ دل نہیں۔ اس سے ایک ایسے بیمار کے لئے دوا کی درخواست کر جس کی بیماری نے جڑیں پکڑ لیں۔ یہ بیمار پہلے بڑا حسین تھا (لیکن) بیماری کی وجہ سے اس کا برا حال ہو گیا۔ اور حالت یہ ہے کہ پراگندہ حالی نمایاں طور پر ظاہر ہونے لگی۔
مِنْهُ میں ضمیر ضَنٍ کی طرف راجع ہے اور قَدْ جَلَا اس سے حال ہے۔ آگے اس ادغام کی شرائط بیان کرتے ہیں۔

(۱۳۸) اِذَا لَمْ یُنَوَّنْ اَوْ یَکُنْ تَا مُخَاطَبٍ

وَمَا لَیْسَ مَجْزُوْمًا وَّلَا مُتَثَقِّلَا

اِذَا	لَمْ	یُنَوَّنْ	اَوْ	یَکُنْ	تَا مُخَاطَبٍ
جب	نہیں	تنوین دیا گیا	یا	ہو	تائے خطاب

وَمَا	لَیْسَ	مَجْزُوْمًا	وَلَا	مُتَثَقِّلَا
اور جو	نہیں ہے	جزم دیا گیا	اور نہ	مشدد

یعنی مذکورہ حروف میں سے جس حرف کا بھی ادغام کرنا ہو تو یہ دیکھ لو کہ وہ ''منون'' یا تائے خطاب یا مجزوم یا مشدد نہ ہو۔ اگر منون ہو جیسے فِیْ ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ ـ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ یا تائے خطاب ہو۔جیسے خَلَقْتَ طِیْنًا ـ جِئْتَ شَیْئًا اِمْرًا یا مجزوم ہو جیسے وَلَمْ یُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ یا مشدد ہو جیسے اَلْحَقُّ کَمَنْ ـ اَشَدَّ ذِکْرًا تو صرف اظہار ضروری ہے۔یاد رہے کہ قرآن میں کہیں بھی تاء متکلم کے بعد اس کا مقارب نہیں ہے۔

(۱۳۹) فَزُحْزِحَ عَنِ النَّارِ الَّذِیْ حَاهُ مُدْغَمٌ
وَفِی الْکَافِ قَافٌ وَهُوَ فِی الْقَافِ اُدْخِلَا

فَزُحْزِحَ عَنِ النَّارِ	الَّذِیْ	حَاهُ	مُدْغَمٌ
فَزُحْزِحَ عَنِ النَّارِ	وہ	اس کی حاء	ادغام کیا گیا ہے

وَفِی الْکَافِ	قَافٌ	وَهُوَ	فِیْ	اَلْقَافِ	اُدْخِلَا
اور کاف میں	قاف	اور وہ	میں	قاف	داخل کیا گیا ہے

ترتیب مخارج کے مطابق اب مذکورہ سولہ حروف کے مدغم فیہ حرفوں کا بیان شروع ہو رہا ہے۔یعنی حاء عین میں فقط ایک جگہ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ میں مدغم ہوئی۔اس کلمہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کلمہ طویل ہے اور حرف حاء مکرر ہے۔ادغام سے ایک گونہ تخفیف حاصل ہو جائے گی۔لہٰذا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ ـ اَلْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ـ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا میں ادغام نہ ہوگا۔

اس کے بعد بیان کرتے ہیں کہ قاف کاف میں ایسے ہی کاف قاف میں مدغم ہوگا۔بشرطیکہ دونوں صورتوں میں مدغم کا ما قبل متحرک ہو۔چنانچہ اس شرط کو اگلے شعروں میں بیان کر رہے ہیں۔

یاد ہوگا کہ شروع باب میں ایک کلمہ میں ادغام بیان کرتے ہوئے صرف قاف کا کاف میں مدغم ہونا بیان کیا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا عکس قرآن میں واقع نہیں۔

(۱۴۰) خَلَقَ کُّلَّ شَیْءٍ لَكَ قُّصُوْرًا وَّ اُظْهِرَا
اِذَا سَکَنَ الْحَرْفُ الَّذِیْ قَبْلُ اَقْبَلَا

خَلَقَ كُّلَّ شَيْءٍ	لَكَ قُّصُوْرًا	وَاُظْهِرَا
خَلَقَ كُّلَّ شَيْءٍ	لَكَ قُّصُوْرًا	اوراظہار کیا گیا

اِذَا	سَكَنَ	اَلْحَرْفُ	اَلَّذِىْ	قَبْلُ	اَقْبَلَا
جب	ساکن ہو	حرف	وہ جو	پہلے	آیا

یعنی قاف کا کاف میں اور کاف کا قاف میں اس وقت ادغام صحیح ہوگا جب کہ وہ حرف جو مدغم سے پہلے آیا ہے متحرک ہو جیسے خَلَقَ كُّلَّ شَيْءٍ- يُنْفِقُ كَّيْفَ يَشَآءُ - لَكَ قُّصُوْرًا- لَكَ قَّالَ اور اگر ساکن ہو تو اظہار ضروری ہے جیسے فَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٍ- تَرَكُوْكَ قَآئِمًا-

گویا اب تک سولہ حروف میں سے تین حروف حاء۔قاف اور کاف کا بیان ہو چکا' اگلے شعر میں جیم کا ذکر آتا ہے۔

﴿تنبیہ﴾ اس باب میں قاف کا کاف میں جو ادغام ہوگا وہ بلا خُلف صرف تام ہوگا۔قاف کی صفت استعلاء باقی نہ رہے گی البتہ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ میں جو تمام قراء کے لئے ادغام صغیر ہوا ہے اس میں خُلف ہے مکی وغیرہ کی رائے میں ادغام ناقص ہے اور دانی وغیرہ کے نزدیک ادغام تام ہے۔بہر حال ادغام کبیر کے باب میں ہمارے طریق میں صرف ادغام تام ہے ناقص نہیں۔

(۱۴۱) وَفِىْ ذِى الْمَعَارِجْ تَّعْرُجُ الْجِيْمُ مُدْغَمٌ
وَمِنْ قَبْلِ اَخْرَجْ شَّطْأَهٗ قَدْ تَّثَقَّلَا

وَفِىْ	ذِى الْمَعَارِجْ تَّعْرُجُ	اَلْجِيْمُ	مُدْغَمٌ
اور میں	ذِى الْمَعَارِجْ تَّعْرُجُ	جیم	ادغام کیا گیا ہے

وَمِنْ	قَبْلِ	اَخْرَجْ شَّطْأَهٗ	قَدْ	تَثَقَّلَا
اور سے	پہلے	اَخْرَجْ شَّطْأَهٗ	تحقیق	مشدد ہو گیا

یعنی جیم دو حرفوں میں مدغم ہوگا۔ایک ذِى الْمَعَارِجِ کی جیم تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ کی تاء میں مدغم ہوگی۔دوسرے اَخْرَجَ کا جیم شَطْأَهٗ کے شین میں مدغم ہوگا۔ان دو مواقع کے علاوہ قرآن میں ان کی اور کوئی نظیر نہیں۔

﴿قولہ﴾ قَدْ تَثَقَّلاَ یعنی اُدْغِمَ– وَمِنْ قَبْلِ یعنی ومن قبل ذی المعارج فی سورۃ الفتح. اس کے بعد شین اور ضاد کا ذکر کرتے ہیں۔

(۱۴۲) وَعِـنْـدَ سَبِيْلاً شِيْـنُ ذِي الْـعَـرْشِ مُـدْغَـمٌ
وَضَـادًا لِبَـعْـضِ شَـأْنِهِـمْ مُـدْغَـمًـا تَلاَ

مُدْغَمٌ	شِيْنُ ذِي الْعَرْشِ	سَبِيْلاً	وَعِنْدَ
ادغام کیا گیا ہے	ذِي الْعَرْشِ کا شین	سَبِيْلاً	اور میں

تَلاَ	مُدْغَمًا	وَضَادًا لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ
پڑھا ہے	مدغم	اور لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ کا ضاد

یعنی شین کلمہ ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلاً میں صرف ایک حرف سین میں مدغم ہوا ہے۔ ایسے ہی حرف ضاد لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ کے شین میں مدغم ہوا ہے۔ اور کسی حرف میں نہیں۔

﴿قولہ﴾ مُدْغَمًا تَلاَ– ای قرأہ ابو عمرو مدغما۔

(۱۴۳) وَفِـيْ زُوِّجَـتْ سِيْـنُ الـنُّـفُـوْسِ وَمُـدْغَـمٌ
لَـهُ الـرَّأْسُ شَيْبًـا بِـاِخْتِلاَفٍ تَـوَصَّلاَ

وَمُدْغَمٌ	سِيْنُ النُّفُوْسِ	زُوِّجَتْ	وَفِيْ
اور ادغام کیا گیا	اَلنُّفُوْسِ کا سین	زُوِّجَتْ	اور میں

تَوَصَّلاَ	بِاِخْتِلاَفٍ	اَلرَّأْسُ شَيْبًا	لَهُ
پہنچا ہے	اختلاف کے ساتھ	اَلرَّأْسُ شَيْبًا	اس کے لیے

یعنی وَ اِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ میں سین کا زاء میں ادغام ہوا ہے اور وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا میں سین کا ادغام شین میں ہوا ہے مگر اس دوسرے ادغام میں خلف ہے۔ مطوعی عن ابن جریر عن السوسی کے طریق میں سوسی کے لئے یہاں

اظہار ہے اور اس کے علاوہ دیگر تمام طرق میں ادغام ہے۔ دانی نے اسی مؤخر الذکر وجہ پر اعتماد کیا ہے۔ اس لئے ہمارے طریق میں بھی اسی کو لینا مناسب ہے **وَمُدْغَمٌ لَهُ** یعنی ابوعمرو بصری یا سوسی کے لئے **الرَّاسُ شَيْبًا** کا سین شین میں مدغم ہو گا۔ **بِاخْتِلَافٍ تَوَصَّلَا** یعنی یہ دوسرا محل امام بصری سے بالاختلاف پہنچا ہے۔ بہر حال اس شعر میں بتلایا گیا کہ سین کا زا اور شین صرف دو حرفوں میں ادغام ہوا ہے۔

(۱۴۴) **وَلِلدَّالِ كِلْمٌ تُرْبُ سَهْلٍ ذَكَا شَذًا**
ت س ذ ـ ش

ضَفَا ثَمَّ زُهْدٌ صِدْقُهُ ظَاهِرٌ جَلَا
ض ث ز ص ظ ج

شَذًا	ذَكَا	تُرْبُ سَهْلٍ	كِلْمٌ	وَلِلدَّالِ
تیز خوشبو	مہکی	سہل کی قبر	کلمہ	اور دال کیلئے

جَلَا	ظَاهِرٌ	صِدْقُهُ	زُهْدٌ	ثَمَّ	ضَفَا
ظاہر ہوئی	واضح	اس کی سچائی	زہد	وہاں	طویل ہوا

یعنی دال دس حروف میں مدغم ہوتی ہے۔ یہ دس حروف ناظمؒ نے **تُرْبُ سَهْلٍ الخ** دس کلمات کے ابتدائی حروف کے ذریعہ بتلائے۔ یعنی تاء-سین-ذال-شین-ضاد-ثاء-زاء-صاد-ظاء اور جیم

﴿بالترتیب امثلہ﴾

جیسے **الْمَسَاجِدُ تِّلْكَ - عَدَدُ سِّنِيْنَ - الْقَلَائِدُ ذَّالِكَ - وَشَهِدَ شَّاهِدٌ - مِنْ بَعْدِ ضَّرَّاءَ - يُرِيْدُ ثَّوَابَ - تُرِيْدُ زِّيْنَةَ - نَفْقِدُ صُّوَاعَ - مِنْ بَعْدِ ظُّلْمِهِ** اور **دَاوُدُ جَّالُوْتَ** اور اس ادغام کی ایک شرط اور بھی ہے جس کا ذکر اگلے شعر میں آرہا ہے۔

سَهْلٍ ابو محمد سہل بن عبداللہ تستری متوفی ۲۸۳ ہجری مشہور بزرگ کا نام ہے۔ **شَذًا**: تیز خوشبو (منصوب علی تمیز) **ثَمَّ** - اسم ظرف بمعنی وہاں۔

ترجمہ: سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر ایک تیز خوشبو سے مہک اٹھی۔ اس مقام پر زہد کا ایک طویل سلسلہ تھا جس کی سچائی واضح طور پر جلوہ فگن تھی۔

(۱۴۵) وَلَمْ تُدَّغَمْ مَفْتُوحَةً بَعْدَ سَاكِنٍ
بِحَرْفٍ بِغَيْرِ التَّاءِ فَاعْلَمْهُ وَاعْمَلَا

وَلَمْ	تُدَّغَمْ	مَفْتُوحَةً	بَعْدَ سَاكِنٍ
اورنہیں	ادغام کی جاتی	مفتوح	ساکن کے بعد
بِحَرْفٍ	بِغَيْرِ التَّاءِ	فَاعْلَمْهُ	وَاعْمَلَا
حرف میں	تاء کے علاوہ	پس تو اس کو جان لے	اورضرور عمل کر

یعنی دال مذکورہ دس حروف میں سے سوائے تاء کے کسی حرف میں بھی اس وقت مدغم نہیں ہوگی جب کہ وہ مفتوح ہو اور اس کا ماقبل ساکن ہو۔ البتہ حرف تاء میں بلاشرط ادغام ہوگا۔ مثلاً دَاوٗدَ زَبُوْرًا' مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ جیسی صورتوں میں دال کا تاء میں ادغام نہ ہوگا اور بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا میں قوت تجانس کی وجہ سے ادغام ہوگا۔

(۱۴۶) وَفِيْ عَشْرِهَا وَالطَّاءِ تُدْغَمُ تَاؤُهَا
وَفِيْ أَحْرُفٍ وَّجْهَانِ عَنْهُ تَهَلَّلَا

وَفِيْ	عَشْرِهَا	وَالطَّاءِ	تُدْغَمُ	تَاؤُهَا
اور میں	اس کے دس	اور طاء	ادغام کیا جاتا ہے	ان کی تاء
وَفِيْ	أَحْرُفٍ	وَجْهَانِ	عَنْهُ	تَهَلَّلَا
اور میں	حروف	دو وجہیں	اس سے	ظاہر ہوگئیں

اور مذکورہ دال کے دس مدغم فیہ حروف میں مع ایک زائد حرف طاء کے تاء مدغم ہوتی ہے یعنی حرف تاء کے دس حروف مذکورہ (تُـرْبُ سَهْلٍ الخ) اور ایک حرف طاء کل گیارہ حروف مدغم فیہ ہیں لیکن تاء کے مدغم فیہ بھی کل دس حروف ہی سمجھنا چاہئیں کیونکہ ان دس میں سے تاء خارج ہوگئی' تاء کا تاء میں ادغام' متماثلین کا ادغام ہوگا اور متماثلین کے ادغام کا بیان گزشتہ باب میں گزر چکا ہے لہٰذا اس باب میں تاء غیر مراد ہوگی۔

﴿بالترتیب امثلہ﴾

بِالسَّاعَةُ سَّعِيرًا – وَ الذَّارِيَـاتُ ذَّرْوًا – بِأَرْبَعَةُ شُّهَدَآءَ – وَ الْعَادِيَآتُ ضَّبْحًا (اس کے علاوہ تاء اور ضاد کی اور کوئی مثال نہیں)۔ وَ النُّبُـوَّةُ ثُّمَّ يَقُوْلُ – اِلَى الْجَنَّـةُ زُّمَرًا – وَ الْمَلَآئِكَةُ صَّـفًّا – وَالْمَلَآئِكَةُ ظَّالِمِىْ (سورۂ نساء اور نحل میں صرف دو جگہ) وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتُ جُّنَاحٌ – اَلْمَلَآئِكَةُ طَّيِّبِيْنَ

یادرہے کہ دال کے بعد چونکہ قرآن میں کہیں طاء آئی ہی نہیں اس لئے دال کے مدغم فیہ حروف میں اس کا ذکر نہیں آیا۔

﴿قولہ﴾ وَفِـىْ اَحْـرُفٍ وَّجْهَـانِ الخ، یعنی سوسی سے چند کلمات میں (کل چار کلمات میں) اظہار اور ادغام دونوں ثابت ہیں۔

تَهَلَّلَا: صیغہ تثنیہ۔ ضمیر فاعل وَجْهَانِ کی طرف راجع ہے۔ آگے ان مختلف فیہ کلمات کا ذکر ہے۔

(۱۴۷) فَـمَعْ حُمِّلُوا التَّـوْرٰىةَ ثُـمَّ الـزَّكٰوةَ قُلْ
وَقُـلْ اٰتِ ذَا الْ وَلْـتَـاْتِ طَـائِـفَةٌ عَلَا

قُلْ	ثُمَّ الزَّكٰوةَ	حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ	فَمَعْ
کہہ تو	ثُمَّ الزَّكٰوةَ	حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ	پس ساتھ
عَلَا	وَلْتَاْتِ طَائِفَةٌ	اٰتِ ذَا الْ	وَقُلْ
بلند ہو گیا	وَلْتَاْتِ طَائِفَةٌ	اٰتِ ذَا الْ	اور کہہ تو

یعنی لفظ اَلتَّوْرٰىةَ اور لفظ اَلزَّكٰوةَ کے ساتھ ثُمَّ ملا کر پڑھو تو دو مثالیں مفہوم ہوں گی۔ اول۔ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ (سورۂ بقرہ) دوسری مثال۔ وَحُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا (سورہ جمعہ) اور تیسری مثال۔ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى (سورۂ اسراء) اور فَـاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى (سورۂ روم) اور چوتھی مثال وَلْتَاْتِ طَائِفَةٌ پہلی دو مثالوں میں خُلف کی وجہ یہ ہے کہ تاء پر حرکت فتحہ ہے جو اخف الحرکات ہے اور نیز ماقبل ساکن ہے اور تیسری اور چوتھی مثالوں میں خُلف کی وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں کلمے جزم کی وجہ سے محذوف الآخر ہیں، گویا وہی وجہ ہوئی جو وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ میں خُلف کی تھی۔

(۱۴۸) وَفِیْ جِئْتِ شَیْأً اَظْهَرُوْا لِخِطَابِهٖ

وَنُقْصَانِهٖ وَالْکَسْرُ الْاِدْغَامَ سَهَّلَا

وَفِیْ	جِئْتِ شَیْأً	اَظْهَرُوْا	لِخِطَابِهٖ
اور میں	جِئْتِ شَیْأً	انہوں نے اظہار کیا	اسکے مخاطب ہونے کی وجہ سے
وَنُقْصَانِهٖ	وَالْکَسْرُ	اَلْاِدْغَامَ	سَهَّلَا
اور اس کا کم ہونا	اور کسرہ	ادغام	آسان کردیا

یعنی سوسی کے بعض راویوں نے جِئْتِ شَیْئًا فَرِیًّا (سورۂ مریم) میں اظہار کیا ہے اور علت یہ بیان کی کہ تاء خطاب کی ہے۔ دوسرے یہ کہ عین فعل کے حذف کی وجہ سے لفظ پہلے ہی ناقص ہے تو مزید تغیر نہیں ہونا چاہیے۔ لیکن بعض اہل ادا نے تاء کے کسرہ کی ثقالت دور کرنے کو ادغام کیا ہے۔ گویا جِئْتِ شَیْئًا فَرِیًّا میں بھی خُلف ہوا۔ دونوں وجہیں رائج ہیں پڑھی جاتی ہیں۔

(۱۴۹) وَفِیْ خَمْسَةٍ وَّهْیَ الْاَوَائِلُ ثَاؤُهَا

وَفِی الصَّادِ ثُمَّ السِّیْنِ ذَالٌ تَدَخَّلَا

وَفِیْ	خَمْسَةٍ	وَهْیَ	اَلْاَوَائِلُ	ثَاؤُهَا
اور میں	پانچ	اور وہ	پہلے	ان کی ثاء
وَفِی الصَّادِ	ثُمَّ	اَلسِّیْنِ	ذَالٌ	تَدَخَّلَا
اور صاد میں	پھر	سین	ذال	داخل ہوئی

ثاء کا ادغام دال کے حرف مذکورہ میں سے صرف پہلے پانچ میں یعنی

ع تُرْبُ سَهْلٍ ذَکَا شَذًا ضَفَا
ت س ذ ش ض

کے اوائل کلمات میں ہوگا۔ مثلاً حَیْثُ تُّؤْمَرُوْنَ۔ وَوَرِثَ سُّلَیْمَانَ۔ وَالْحَرْثُ ذّٰلِكَ۔ (فقط)

حَیْثُ شِئْتُمَا اور حَدِیْثُ ضَیْفِ (فقط) اور ذال کا ادغام دو حرفوں صاد اور سین میں ہوگا۔ جیسے فَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ (کہف میں دو جگہ) اور صاد کی مثال فقط مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً ہے۔

تَدَخَّلَ: بمعنی دَخَلَ — ای اُدْغِمَ۔

(١٥٠) وَفِی اللَّامِ رَاءٌ وَهْیَ فِی الرَّا وَاُظْهِرَا

اِذَا انْفَتَحَا بَعْدَ الْمُسَکَّنِ مُنْزَلَا

وَفِیْ	اَللَّامِ	رَاءٌ	وَهْیَ	فِیْ	اَلرَّا	وَاُظْهِرَا
اور میں	لام	راء	اور وہ	میں	راء	اور ان دونوں کا اظہار کیا گیا

اِذَا	اِنْفَتَحَا	بَعْدَ الْمُسَکَّنِ	مُنْزَلَا
جب	دونوں مفتوح ہوں	ساکن کے بعد	نازل کیا گیا

یعنی لام راء میں اور راء لام میں، دونوں ایک دوسرے میں مدغم ہوں گے۔ جیسے هُنَّ اَطْهَرُ لَکُمْ — اَلنَّهَارَ لَاٰیَاتٍ — رَسُوْلُ رَبِّكَ اور کَمَثَلِ رِیْحٍ۔

لیکن جب یہ لام و راء مفتوح ہوں اور حرف ساکن کے بعد واقع ہوں تو اس وقت اظہار ضروری ہے۔ جیسے اَلْحَمِیْرَ لِتَرْکَبُوْهَا — فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ اور اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ لیکن قَالَ کا لام اس استثناء سے مستثنیٰ ہے۔ چنانچہ اگلے شعر میں بیان کرتے ہیں:

مُنْزَلَا، اَلْمُسَکَّنِ کی ضمیر مقدر سے حال ہے بمعنی وُقُوْعًا

(١٥١) سِوٰی قَالَ ثُمَّ النُّوْنُ تُدْغَمُ فِیْهِمَا

عَلٰی اِثْرِ تَحْرِیْكٍ سِوٰی نَحْنُ مُسْجَلَا

سِوٰی	قَالَ	ثُمَّ	اَلنُّوْنُ	تُدْغَمُ	فِیْهِمَا
سوائے	قَالَ	پھر	نون	ادغام کیا جاتا ہے	ان دونوں میں

عَلٰی	اِثْرِ تَحْرِیْكِ	سِوٰی	نَحْنُ	مُسْجَلَا
پر	حرکت کے بعد	سوائے	نَحْنُ	بلا قید کیا ہوا

یعنی قاعدہ مذکورہ کے استثناء سے قَالَ کا لام مستثنیٰ ہے۔گو لام مفتوح اور اس کا ماقبل ساکن ہے لیکن اس کے بعد اگر راء آئے گی تو لام کا اس میں ادغام ہوگا۔جیسے قَالْ رَّبِّیْ – قَالْ رَّجُلَانِ وغیرہ۔یہ استثناء اس کلمہ کے کثرت دور کی وجہ سے ہے۔

اور نون کا ماقبل متحرک ہو تو اس کا ادغام لام وراء میں ہوگا۔جیسے تَاَذَّنْ رَّبُّكَ – نُّؤْمِنْ لَّكَ۔

اور اگر ماقبل ساکن ہو تو اظہار ہوگا۔جیسے یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ' یَكُوْنَ لَهُمْ البتہ نَحْنُ کا نون اس سے مستثنیٰ ہے کہ اگر چہ نونِ ثانی کا ما قابل حاء ساکن ہے لیکن کثرت دور کی اور ضمہ کی ثقالت کی وجہ سے لام میں اس کا ادغام ہوا ہے۔جیسے نَحْنْ لَّكَ۔

نَحْنُ کے نون کے بعد لام کا وقوع کل دس جگہ ہے۔اور راء کا کہیں وقوع نہیں۔ مُسْجَلَا – تُدْغَمُ کی ضمیر سے حال ہے یعنی تدغم نون نحن مطلقا بلا قید فی جمیع القران۔

(۱۵۲) وَتُسْكَنُ عَنْهُ الْمِيْمُ مِنْ قَبْلِ بَآئِهَا
عَلٰى اِثْرِ تَحْرِيْكٍ فَتَخْفٰى تَنَزُّلَا

وَتُسْكَنُ	عَنْهُ	اَلْمِیْمُ	مِنْ	قَبْلِ	بَآئِهَا
اور ساکن کی جاتی ہے	اس سے	میم	سے	پہلے	اپنی باء

عَلٰی	اِثْرِ تَحْرِیْكِ	فَتَخْفٰی	تَنَزُّلَا
پر	حرکت کے بعد	پس اخفاء والی ہو جاتی ہے	وقوعا

یعنی ابوعمرو بصری سے منقول ہے کہ جب میم کا ماقبل متحرک ہو اور اس کے بعد باء ہو تو میم میں اخفاء مع الغنہ ہوگا۔جیسے اَعْلَمْ بِالشّٰكِرِيْنَ – عَلَّمْ بِالْقَلَمِ اور حَكَمْ بَيْنَ الْعِبَادِ۔

لیکن اگر میم کا ماقبل ساکن ہو تو اظہار ہوگا۔جیسے اِبْرَاهِيْمُ بَنِيْهِ – اَلْيَوْمَ بِجَالُوْتَ – وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ وغیرہ۔

فَتَخْفٰی تَنَزُّلَا: یعنی حرف مخفیٰ مدغم کی طرح پہلے ساکن کیا جاتا ہے پھر اس میں اخفاء کرتے ہیں لیکن دونوں میں فرق یہ ہے کہ مدغم کو مدغم فیہ سے بدل کر مشدد پڑھتے ہیں اور مخفیٰ میں ایسا نہیں ہوتا۔

تَنَزُّلَا: ای وُقُوْعًا وَمَحَلًّا۔

(۱۵۳) وَفِیْ مَنْ یَّشَآءُ بَا یُعَذِّبُ حَیْثُ مَا
اَتٰی مُدْغَمٌ فَادْرِ الْاُصُوْلَ لِتَاْصُلَا

حَیْثُ مَا	بَایُعَذِّبُ	مَنْ یَّشَآءُ	وَفِیْ
جہاں کہیں	یُعَذِّبُ کی باء	مَنْ یَّشَآءُ	اور میں

لِتَاْصُلَا	اَلْاُصُوْلَ	فَادْرِ	مُدْغَمٌ	اَتٰی
تاکہ تو مرجع بن جائے	اصول	پس تو جان لے	مدغم	آئے

یعنی یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ۔ قرآن میں جہاں کہیں بھی آئے' سوسی نے باء کا میم میں ادغام کیا ہے' یہ کل پانچ جگہ ہے اور یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ جو سورۂ بقرہ کے آخری رکوع میں ہے۔ اس تعداد سے خارج ہے۔ کیونکہ لفظ یُعَذِّبُ کو ابوعمرو بصری نے اس جگہ ساکن الباء پڑھا ہے۔ لہٰذا وہاں ادغام صغیر ہوگا۔ اس لئے اس کا ادغام اس شعر کے مفہوم سے خارج ہے۔ یُعَذِّبُ اور مَنْ یَّشَآءُ کی تخصیص سے مفہوم ہوا کہ اس کے علاوہ سب جگہ اظہار ہوگا۔ مثلاً اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا۔

فَادْرِ الْاُصُوْلَ: یعنی ان اصول کو سمجھو۔ لِتَاْصُلَا: تاکہ تم صاحب اصول آدمی بن جاؤ۔

یہاں تک حروف مدغم کی تفصیل ختم ہوگئی۔ آگے تین قواعد بیان کرتے ہیں جو مثلین اور متقاربین کے دونوں بابوں سے یعنی مطلقا ادغام کبیر سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں سے ہر قاعدہ ایک شعر میں بیان کرتے ہیں:

(۱۵۴) وَلَا یَمْنَعُ الْاِدْغَامُ اِذْ هُوَ عَارِضٌ
اِمَالَةَ کَالْاَبْرَارِ وَالنَّارِ اَثْقَلَا

عَارِضٌ	هُوَ	اِذْ	اَلْاِدْغَامُ	یَمْنَعُ	وَلَا
عارضی	وہ	کیونکہ	ادغام	منع کرتا	اور نہیں

اِمَالَةَ	كَالْاَ بْرَارِ	وَالنَّارِ	اَثْقَلَا
امالہ	جیسے اَلْاَ بْرَارِ	اور اَلنَّارِ	مشدد

یعنی ادغام امالہ کو مانع نہیں۔ کیونکہ ادغام عارضی ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ اگر کہیں الف کے بعد کسرہ کی وجہ سے امالہ ہورہا ہوتو مابعد الف میں گویا کسرہ باقی رہنے اور ادغام کے عارضی ہونے کی وجہ سے امالہ پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔ ایسے ہی وقف بھی چونکہ عارضی ہوتا ہے وہ بھی امالہ کو مانع نہیں۔ مثلاً اِنَّ كِتَابَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ میں اَلْاَبْرَارِ کے الف میں اس لئے امالہ ہوتا ہے کہ اس کے بعد راء مکسورہ ہے۔ حاصل یہ کہ راء کا لام میں ادغام بھی ہوگا۔ اور الف میں امالہ بھی بدستور باقی رہے گا۔ گو ادغام کی وجہ سے راء ساکن ہوجائیگی۔ لیکن ادغام کے عارضی ہونے کی وجہ سے سکون کا اعتبار نہ کیا جائے گا۔ جیسے وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا۔ اَلنَّهَارِ لَاٰيَاتٍ۔ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا وغیرہ۔

﴿قولہ﴾ اِمَالَةَ كَالْاَبْرَارِ۔ کاف[1] برائے تشبیہ بمعنی مثل ہے۔ اس حیثیت سے لفظ اِمَالَةَ اس کی طرف مضاف ہے یعنی امالة مثل الابرار۔ نیز ہوسکتا ہے کہ کاف ضمیر مخاطب ہو اور لفظ اَلْاَبْرَارِ۔ اِمَالَةَ کا مفعول ہو۔ یعنی امالتك الابرار۔

ناظمؒ نابینا تھے ہوسکتا ہے کہ جس وقت یہ لفظ املا کرایا ہو تو سامع نے اس کو بجائے کاف مخاطب کے کاف تشبیہ سمجھ لیا ہو۔

اَثْقَلَا: یہ ادغام سے حال ہے بمعنی ثَقِيْلًا یعنی وہ تشدید جو ادغام کی وجہ سے حاصل ہو۔ یہ قید کسی احتراز کے لئے نہیں ہے بلکہ اتفاقی ہے۔

(۱۵۵) وَاَشْمِمْ وَرُمْ فِيْ غَيْرِ بَآءٍ وَمِيْمِهَا
مَعَ الْبَآءِ اَوْمِيْمٍ وَكُنْ مُتَاَمِّلَا

وَاَشْمِمْ	وَرُمْ	فِيْ	غَيْرِ بَآءٍ	وَمِيْمِهَا
اوراشمام کر	اورروم کر	میں	باء کے علاوہ	اوران کی میم
مَعَ الْبَآءِ	اَوْ	مِيْمٍ	وَكُنْ	مُتَاَمِّلَا
باء کے ساتھ	یا	میم	اورہو	غورکرنے والا

[1] ابوشامہ علیہ الرحمۃ۔

علاوہ ان صورتوں کے کہ جن میں باء اور میم کا ادغام باء اور میم میں ہوا ہو دوسرے تمام حروف کے ادغام کبیر میں مدغم پر اشمام وروم بھی کر سکتے ہو۔ یعنی مثلین یا متقاربین میں سے جب کسی حرف کا دوسرے حرف میں ادغام کبیر کرو اور حرف اول (مدغم) پر ضمہ ہو تو اس پر ادغام کے ساتھ ساتھ اشمام بھی کر سکتے ہو۔ اور اگر ضمہ یا کسرہ ہو تو روم بھی کر سکتے ہو۔ لیکن باء اور میم اس سے مستثنیٰ ہیں۔ یعنی باء یا میم جب باء یا میم ہی میں مدغم ہوں تو چونکہ باء اور میم میں ادغام وتشدید کی وجہ سے اطباق شفتین کامل ہوگا۔ اس لئے اس میں روم واشمام نہیں ہو سکے گا۔

باء یا میم کے ادغام کی کل چار صورتیں ہوتی ہیں (۱) باء کا باء میں ادغام۔ جیسے نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا۔ (۲) باء کا میم میں۔ جیسے يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ۔ (۳) میم کا میم میں۔ جیسے يَعْلَمُ مَا۔ (۴) میم کا باء میں؛ جیسے اَعْلَمُ بِكُمْ۔

بعض اہل ادا نے اس استثناء میں فاء کو بھی داخل کیا ہے کیونکہ وہ بھی حروف شفویہ میں سے ہے۔ جیسے تَعْرِفُ فِيْ۔ لیکن شیخ ضباع نے کہا ہے محققین نے مذکورہ پانچوں صورتوں میں روم کی اجازت دی ہے۔ اور صرف اشمام کو ناجائز کہا ہے۔

﴿تنبیہ﴾ روم کے ساتھ ادغام خالص ممنوع ہے۔ البتہ اشمام کے ساتھ ادغام خالص ہی ہوگا۔ اشمام وروم کی ادائیگی میں اس کے محل یعنی مدغم کا خیال رکھنا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ مدغم فیہ پر کیا جائے۔

مثالیں تین قسم کی ہوئیں۔ (۱) مدغم مفتوح ہو۔ جیسے وَشَهِدَ شَاهِدٌ۔ یہاں صرف ادغام خالص ہوگا۔ روم واشمام نہیں۔ کیونکہ حرف مفتوح میں روم واشمام نہیں ہوتا۔

(۲) مدغم مضموم ہو۔ جیسے سَيُغْفَرُلَنَا۔ یہاں (۱) ادغام خالص مع السکون۔ (۲) ادغام خالص مع الاشمام اور (۳) ادغام غیر خالص مع الروم تین صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(۳) مدغم مکسور ہو جیسے مِنْم بَعْدِ ظُلْمِهٖ۔ یہاں (۱) ادغام خالص مع السکون اور (۲) ادغام غیر خالص مع الروم ہو سکے گا۔

حرف مدغم سے پہلے اگر حرف مد ہو یا حرف لین ہو تو وقف کی طرح اس میں بھی قصر توسط اور طول تینوں جائز ہوں گے البتہ روم کرتے وقت صرف قصر ہوگا۔ جیسے اَلرَّحِيْمِ مَّلِكِ۔ يَقُوْلُ رَّبَّنَا۔ قَوْمُ مُّوْسٰى وغیرہ۔

(۱۵۶) وَاِدْغَامُ حَرْفٍ قَبْلَهُ صَحَّ سَاكِنٌ
عَسِيْرٌ وَّبِالْاِخْفَاءِ طَبَّقَ مَفْصِلاَ

وَاِدْغَامُ حَرْفٍ	قَبْلَهُ	صَحَّ	سَاكِنٌ
اور حرف کا ادغام کرنا	اس سے پہلے	صحیح	ساکن

عَسِيْرٌ	وَبِالْاِخْفَاءِ	طَبَّقَ	مَفْصِلًا
دشوار	اوراخفاء کے ساتھ	اس نے ضرب لگائی	جوڑ

(۱۵۷) خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ ثُمَّ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ
وَفِي الْمَهْدِ ثُمَّ الْخُلْدِ وَالْعِلْمِ فَاشْمُلَا

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ	ثُمَّ	مِنْم بَعْدِ ظُلْمِهٖ
خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ	پھر	مِنْم بَعْدِ ظُلْمِهٖ

وَفِي	الْمَهْدِ	ثُمَّ	الْخُلْدِ	وَالْعِلْمِ	فَاشْمُلَا
اور میں	اَلْمَهْدِ	پھر	اَلْخُلْدِ	اور اَلْعِلْمِ	پس تو ضرور شامل ہو

یعنی اکثر متاخرین اہل ادا اس طرف گئے ہیں کہ اگر حرف مدغم سے پہلے حرف صحیح ساکن ہو جیسے خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ۔ مِنْم بَعْدِ ظُلْمِهٖ ۔ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا۔ دَارَ الْخُلْدِ جَزَآءً ۔ اور مِنَ الْعِلْمِ مَالَكَ وغیرہ۔ تو حرف مدغم میں اخفاء کرنا زیادہ بہتر ہے۔ اخفاء سے مراد یہ ہے کہ مدغم کی حرکت میں اختلاس کیا جائے۔ اختلاس سے روم مراد ہے جس کا ابھی ذکر اوپر آ چکا ہے۔

خالص ادغام متقدمین کا طریقہ تھا۔ اس سے متاخرین نے اس لئے گریز کیا کہ ادغام سے التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہ لازم آتا ہے۔

علمائے صرف ونحو کا اصول یہ ہے کہ اجتماع ساکنین صرف اس وقت صحیح ہوتا ہے جب کہ پہلا ساکن حرف علت (حرف مد یا حرف لین) ہو۔ اور اگر پہلا ساکن حرف صحیح ہو تو یہ اجتماع ساکنین عارضی ہونے کی وجہ سے وقفاً صحیح ہے وصلاً صحیح نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مذکورہ اجتماع ساکنین صحیح نہیں۔

علماء کی ایک جماعت نے متقدمین کی حمایت میں کہا ہے کہ قراءت متواتر ہے اور علمائے صرف ونحو نے جو اصول جمع کئے ہیں وہ احاد ہیں۔ متواتر کے درجہ میں نہیں لہٰذا کوئی وجہ نہیں کہ قراء (جو کثیر بھی ہیں اور عادل بھی) کے مسلک کو قبول نہ کیا جائے دوسرے یہ کہ نحویین کا اجماع بدون قراء کے منعقد بھی تو نہیں ہوتا۔ کیونکہ نقل لغت میں جس طرح نحویین کا حصہ ہے قراء بھی اس باب میں کسی طرح ان سے پیچھے نہیں' اکثر قراء خصوصاً ابوعمرو بصری اور کسائی علم لغت ونحو کے زبردست امام تسلیم کیے گئے ہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ زمخشری وغیرہ کا اس جگہ اعتراض بالکل بے معنی ہے کیونکہ ادغام مثل وقف کے ہوتا ہے جس

طرح وقف میں اجتماع ساکنین مطلقاً صحیح ہے اسی طرح ادغام میں بھی صحیح ہے۔

شیخ ضباع کہتے ہیں کہ علامہ جزریؒ نے ادغام خالص اور اختلاس دونوں طریقوں کو صحیح کہا ہے۔اوراسی پر ہمارا عمل ہے۔

اِدْغَامُ حَرْفٍ قَبْلَهٗ صَحَّ سَاكِنٌ۔ مبتدا ہےاور **عَسِيْرٌ** خبر ہے۔ **طَبَّقَ مَفْصِلاً:** یہ ایک جنگی محاورہ ہے۔ شمشیرزن سپاہی کی تلوار کا وار جب مقابل کے جوڑ پر پڑتا ہے تو اس کی شجاعت کے اظہار کے لئے یہ لفظ بولتے ہیں۔کیونکہ اس کے معنی ہیں ''اس نے جوڑ پر صحیح ضرب لگائی'' بعد میں یہ لفظ عام ہوکر ہر قسم کی کامیابی کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔ یہاں یہی معنی مراد ہیں۔شعر کا ترجمہ یہ ہوگا۔

ایک ایسے حرف کا ادغام کہ جس سے پہلے حرف صحیح ساکن ہو۔ (نحوی اعتبار سے) مشکل ہے جس قاری نے مدغم میں اختلاس کیا ہے وہ (اس دشواری میں) کامیاب رہا ہے۔

فَاشْمُلَا: اصل میں **فَاشْمُلَنْ** تھا۔نون خفیفہ کو الف سے بدل دیا گیا۔

شَمُلْ: باب **نَصَرَ** اور **سَمِعَ** دونوں سے آتا ہے۔معنی یہ ہیں کہ متماثلین اور متقاربین کے دونوں باب اختلاس کے باب میں شامل کرلو۔ابن درید نے **شَمُلْ** کے معنی **اَسْرَع** کے بھی لکھے ہیں۔معنی یہ ہوں گے کہ اس باب کو سمجھنے اور یاد کرنے میں جلدی کر۔

﴿توضیح قراءت﴾

شمار	مدغم	مدغم فیہ	امثلہ	شرائط	کیفیت
۱	ح	ع	فَزُحْزِحَ عَنِ النَّارِ		یہ صرف ایک جزئیہ ہے
۲	ق	ك	خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ، يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ	بشرطیکہ مدغم کا پہلا حرف ساکن نہ ہو	
۳	ك	ق	لَكَ قُصُوْرًا، لَكَ قَالَ	ایضاً	
۴	ج	ت ـ ش	ذِی الْمَعَارِجِ تَعْرُجُ، اَخْرَجَ شَطْأَهٗ		مذکورہ دو مثالوں کے سوا اور کوئی مثال قرآن میں موجود نہیں

۵	ش	س	ذِی الْعَرْشِ سَّبِیْلًا		صرف ایک جزئیہ ہے
۶	ض	ش	لِبَعْضِ شَّانِهِمْ		ایضاً
۷	س	ز – ش	وَاِذَا النُّفُوْسُ زُّوِّجَتْ۔ لَهُ الرَّاْسُ شَّیْبًا		پہلی مثال بلاخُلف ہے اور دوسری میں خُلف ہے
۸	د	ت – س – ذ – ش – ض – ث – ز – ص – ظ – ج	اَلْمَسَاجِدُ تِّلْكَ، عَدَدَ سِّنِیْنَ قَلَآئِدُ ذّٰلِكَ، شَهِدُ شَّاهِدٌ، مِنْ م بَعْدُ ضَّرَّآءَ، تُرِیْدُ ثَّوَابَ الدُّنْیَا، تُرِیْدُ زِّیْنَةَ الْحَیٰوةِ، نَفْقِدُ صُّوَاعَ الْمَلِكِ، مِنْ م بَعْدِ ظُّلْمِهٖ، دَاوٗدُ جَّالُوْتَ۔	اگر دال مفتوح ہو اور اس کا ماقبل ساکن ہو تو ادغام نہیں ہوگا۔ البتہ تاء میں بعد ساکن بھی ادغام ہوگا۔ جیسے بَعْدَ تَّوْكِیْدِهَا	
۹	ت	س – ذ – ش – ض – ث – ز – ص – ظ – ج – ط	بِالسَّاعَةِ سَّعِیْرًا۔ وَالذّٰرِیٰتِ ذَّرْوًا۔ بِاَرْبَعَةِ شُّهَدَآءَ۔ وَالْعٰدِیٰتِ ضَّبْحًا۔ وَالنُّبُوَّةَ ثُّمَّ۔ اَلْجَنَّةِ زُّمَرًا۔ اَلْمَلٰٓئِكَةُ صَّفًّا۔ اَلْمَلٰٓئِكَةُ ظَّالِمِیْ الصّٰلِحٰتِ جُّنَاحٌ۔ الْمَلٰٓئِكَةُ طَّیِّبِیْنَ۔	مدغم کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ تاء خطاب نہ ہو۔ چنانچہ لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا اِمْرًا۔ لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا نُّكْرًا وغیرہ میں اظہار ہوا ہے۔	وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُّمَّ۔ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُّمَّ۔ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی۔ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اور جِئْتِ شَیْئًا فَرِیًّا پانچ جگہ خُلف ہے۔

۱۰	ث	ت۔ س۔ ذ۔ ش۔ ض	حَیْثُ تُؤْمَرُوْنَ۔ وَوَرِثَ سُلَیْمَانَ۔ وَالْحَرْثُ ذٰلِكَ۔ حَیْثُ شِئْتُمْ۔ حَدِیْثُ ضَیْفِ		
۱۱	ذ	س۔ ص۔ (مهملتین)	فَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ۔ مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً		
۱۲	ل	ر	كَمَثَلِ رِیْحٍ	بشرطیکہ مدغم مفتوح بعد ساکن نہ ہو۔ ورنہ اظہار ہوگا	قَالَ کے لام کے بعد راء ہو۔ تو ادغام ہوگا جیسے قَالَ رَّجُلَانِ وغیرہ
۱۳	ر	ل	هُنَّ اَطْهَرُ لَّكُمْ	ایضاً	
۱۴	ن	ل۔ ر	تَاَذَّنَ رَّبُّكَ۔ نُؤْمِنُ لَّكَ	نون کے ادغام کی شرط یہ ہے کہ اس کا ماقبل متحرک ہو	نون کا ماقبل ساکن ہو تو اظہار ہوگا البتہ نَحْنُ کا نون اس سے مستثنیٰ ہے مثلاً نَحْنُ لَّكَ
۱۵	م	ب	اٰدَمُ بِالْحَقِّ	بشرطیکہ میم حرف متحرک کے بعد آئے	میم میں ادغام نہیں بلکہ اخفاء کیا جائے گا۔
۱۶	ب	م	یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ	باء کا ادغام میم میں صرف کلمہ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ میں ہے باقی میں اظہار ہے۔	

بَابُ هَاءِ الْكِنَايَةِ (١٠)

قراء کے عرف میں ہاء کنایہ اس ضمیر کو کہتے ہیں جس سے واحد مذکر غائب بطور کنایہ مراد لیا جائے۔ یہ ضمیر اصل میں مضموم ہے۔ ماقبل میں کسرہ یا یائے ساکنہ کی وجہ سے مکسور ہو جاتی ہے۔ اور کبھی کسرہ یا یاء ساکنہ کے ہوتے ہوئے بھی اصل کے مطابق مضموم پڑھی گئی ہے جیسا کہ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْا – وَمَآ اَنْسَانِيْهُ اور عَلَيْهُ اللّٰهَ میں۔

اس ضمیر کا تعلق قراء کے اختلاف سے اس بات پر مبنی ہے کہ اگر مضموم ہو تو کچھ قراء واو کا صلہ (آمیزش) کریں گے اور مکسور ہونے کی صورت میں یاء کا صلہ کریں گے۔ کچھ کہیں بغیر صلہ کے صرف حرکت ضمہ یا کسرہ سے پڑھیں گے۔ اس طرح پڑھنے کو قصر کہا جاتا ہے اور کہیں صلہ کریں گے۔ اور بعض مخصوص مواقع میں یہ ضمیر ساکن ہوگی۔ اس باب میں اسی کی تفصیل بیان ہو رہی ہے۔

(١٥٨) وَلَمْ يَصِلُوْا هَا مُضْمَرٍ قَبْلَ سَاكِنٍ
وَمَا قَبْلَهُ التَّحْرِيْكُ لِلْكُلِّ وُصِّلَا

قَبْلَ سَاكِنٍ	هَا مُضْمَرٍ	يَصِلُوْا	وَلَمْ
ساکن سے پہلے	ھائے ضمیر	انہوں نے صلہ کیا	اور نہیں

وُصِّلَا	لِلْكُلِّ	اَلتَّحْرِيْكُ	قَبْلَهُ	وَمَا
صلہ کیا گیا	تمام کے لئے	حرکت	اس سے پہلے	اور وہ

لفظ ھاء کو ضرورت شعری کی وجہ سے قصر کے ساتھ نظم کیا ہے۔

یعنی ھاء ضمیر جس وقت حرف ساکن سے پہلے آئے ماقبل متحرک ہو یا ساکن تو اس میں تمام قراء باتفاق ترک صلہ یعنی ھاء ضمیر میں ترک اشباع کرتے ہیں جیسے لَهُ الْمُلْكُ – عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ – فِيْهِ الْقُرْاٰنُ – وَ اٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ وغیرہ۔

اسی طرح جب صلہ بصورت الف ہو اور یہ ضمیر مؤنث میں ہوتا ہے جس کے صلہ پر تمام قراء کا اجماع ہے لیکن اس ضمیر کے بعد بھی جب ساکن آ جائے تو اجتماع ساکنین کی وجہ سے یہ صلہ حذف ہو جاتا ہے جیسے وَمِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ – فَجَآءَهَا الْمَخَاضُ۔

مذکر کی ضمیر میں قبل ساکن ترک صلہ کا جو اصول ناظم ؒ نے بیان فرمایا ہے وہ اگر چہ اپنے عموم پر ہے لیکن سورہ عبس میں لفظ عَنْهُ تَلَهّٰى ۔ روایت بزی میں اس سے مستثنیٰ ہے۔ بزی نے اس ضمیر میں صلہ کر کے عَنْهُوْ تَّلَهّٰى پڑھا ہے۔

آگے دوسرے مصرعہ میں فرماتے ہیں کہ نیز تمام قراء میں ایسی ضمیر کے صلہ پر اتفاق پایا جاتا ہے جو دو متحرکوں کے درمیان میں واقع ہو۔ جیسے اِنَّهٗ هُوَ – لَهٗ صَاحِبُهٗ – فِيْ رَبِّهٖ اَنْ – وَخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ ۔ اس صورت میں تمام قراء نے ہاء مضمومہ میں واؤ اور ہاء مکسورہ میں یاء کا صلہ کیا ہے۔

اس صلہ کی وجہ یہ ہے کہ ہا حرف خفی ہے صلہ کے ذریعہ اس کو قوی کیا گیا ہے هٰذِهٖ اسم اشارہ میں بھی اسی وجہ سے باجماع قراء صلہ کیا جاتا ہے۔ گو یہ ضمیر کنایہ نہیں۔

(۱۵۹) وَمَا قَبْلَهُ التَّسْكِيْنُ لِابْنِ كَثِيْرِهِمْ

وَفِيْهِ مُهَانًا مَعْهُ حَفْصٌ اَخُوْ وِلَا

لِابْنِ كَثِيْرِهِمْ	اَلتَّسْكِيْنُ	قَبْلَهُ	وَمَا
ان کے ابن کثیر کے لیے	سکون	اس سے پہلے	اور وہ

وِلَا	اَخُوْ	حَفْصٌ	مَعْهُ	وَفِيْهِ مُهَانًا
موافقت	والے	حفص	اس کے ساتھ	اور فِيْهٖ مُهَانًا

یعنی جس ضمیر کا ماقبل ساکن ہو اور مابعد متحرک ہو اس ضمیر کے صلہ کرنے میں ابن کثیر منفرد ہیں۔ جیسے فِيْهِ – اِلَيْهِ – مِنْهُ – اِجْتَبٰهُ وَهَدٰهُ اِلٰى – عَقَلُوْهُ اور اس کی ضد سے معلوم ہوا کہ باقی قراء کے لئے ایسی ضمیر میں تخفیفاً ترک صلہ کیا گیا ہے۔ البتہ سورہ فرقان میں فِيْهٖ مُهَانًا کی ھاء ضمیر کو ابن کثیر کے علاوہ حفص نے بھی صلہ کے ساتھ پڑھا ہے۔

ترجمہ: ''اور وہ ضمیر کہ اس کا ماقبل ساکن ہے وہ قراء میں سے ابن کثیر کے لئے موصول ہوگی اور فِيْهٖ مُهَانًا میں ابن کثیر کے ساتھ حفص اتباع کرنے والے ہیں''

یہاں تک اس باب میں تمام قراء کا ضابطہ قیاسی بیان کیا گیا ہے لیکن بعض نے اپنے اصول کے خلاف کہیں کہیں دوسری طرح پڑھا ہے آگے اس کی تفصیل آتی ہے۔

اَخُوْ وِلَا: وِلَآءٌ بکسر الواو والمد بمعنی متابعت۔ یہ لفظ قصیدہ کے قافیہ میں بکثرت آئے گا۔ اور وقف کی وجہ سے ہمزہ آخر سے حذف ہوگا۔

(۱۶۰) وَسَكِّنْ يُؤَدِّهْ مَعْ نُوَلِّهْ وَنُصْلِهٖ

وَنُؤْتِهٖ مِنْهَا فَاعْتَبِرْ صَافِيًا حَلَا

ح ص ف

وَسَكِّنْ	يُؤَدِّهْ	مَعْ	نُوَلِّهْ	وَنُصْلِهٖ
اور ساکن کر	يُؤَدِّهْ	ساتھ	نُوَلِّهْ	اور نُصْلِهٖ

وَنُؤْتِهٖ مِنْهَا	فَاعْتَبِرْ	صَافِيًا	حَلَا
اور نُؤْتِهٖ مِنْهَا	پس اعتبار کر	صاف	شیریں ہوگیا

یعنی چند کلمات ہیں جن میں ہاء ضمیر کو امام حمزہ، ابوبکر شعبہ اور ابوعمرو بصری کے لئے ساکن پڑھو۔ ان میں سے يُؤَدِّهْ إِلَيْكَ۔ آل عمران میں دو جگہ ہے۔ نُوَلِّهْ مَا تَوَلّٰى ۔ نُصْلِهْ جَهَنَّمَ سورۂ نساء میں۔ نُؤْتِهْ مِنْهَا۔ آل عمران میں دو جگہ اور ایک جگہ سورۂ شوریٰ میں۔

(۱۶۱) وَعَنْهُمْ وَعَنْ حَفْصٍ فَأَلْقِهْ وَيَتَّقِهْ

حَمٰى صَفْوُهٗ قَوْمٌ بِخُلْفٍ وَّأَنْهَلَا

ح ص ق

وَعَنْهُمْ	وَعَنْ	حَفْصٍ	فَأَلْقِهْ	وَيَتَّقِهْ
اور ان سے	اور سے	حفص	فَأَلْقِهْ	وَيَتَّقِهْ

حَمٰى	صَفْوُهٗ	قَوْمٌ	بِخُلْفٍ	وَّأَنْهَلَا
حمایت کی	اس کی پاکیزگی	قوم	اختلاف کے ساتھ	اور سیراب کردیا

اور ساکن پڑھو مذکورہ حضرات سے اور حفص سے فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ میں ھاء کو جو سورۂ نمل میں ہے۔ گویا لفظ فَأَلْقِهْ کی ھاء کو امام عاصم اپنے دونوں راویوں کی روایتوں میں ساکن پڑھتے ہیں۔ جس طرح امام حمزہ اور بصری پڑھتے ہیں۔ اور وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ جو سورۂ نور میں ہے اس کی ہاء ضمیر کو ابوبکر شعبہ اور ابوعمرو نے ساکن پڑھا ہے اور خلاد نے بالخُلف ساکن اور مکسور مع الصلہ دونوں طرح پڑھا ہے۔

ترجمہ سے سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ وَيَتَّقْهِ سے جملہ مستانفہ ہے ماقبل پر عطف نہیں۔

دوسرے مصرعہ کالفظی ترجمہ یہ ہے کہ اس قراءت کی پاکیزگی کی ایک قوم نے حمایت کی اور اس (کے ذوق) سے سیراب ہوئی۔ یعنی ھاء ضمیر کے اسکان پر انہوں نے جو کچھ کہا پورے شرح صدر سے کہا۔

اَنْهَلَ: پیاس کی حالت میں پہلی مرتبہ سیر ہو کر پینا۔

﴿تنبیہ﴾ اس کلمہ میں خلاد کے لئے جس خُلف کا ذکر کیا ہے وہ مفرع نہیں بلکہ مرتب ہے کیونکہ دانی نے ابوالفتح فارس سے اس کو اسکان ھاء سے اور ابوالحسن طاہر بن غلبون سے بالکسر مع الصلہ پڑھا ہے۔

(۱۶۲) وَقُلْ بِسُكُوْنِ الْقَافِ وَالْقَصْرِ حَفْصُهُمْ

وَيَاْتِهِ لَدٰى طٰهٰ بِالْاِسْكَانِ يُجْتَلٰى
ی

حَفْصُهُمْ	وَالْقَصْرِ	بِسُكُوْنِ الْقَافِ	وَقُلْ
ان کے حفص	اور قصر	قاف کے سکون سے	اور کہہ تو

يُجْتَلٰى	بِالْاِسْكَانِ	طٰهٰ	لَدٰى	وَيَاْتِهِ
دیکھا جاتا ہے	اسکان کے ساتھ	طٰہٰ	میں	اور يَاْتِهِ

یعنی اے مخاطب! لفظ يَتَّقْهِ مذکور کو حفص کی روایت میں سکون قاف اور قصر ھاء کے ساتھ پڑھو۔

اور لفظ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا جو سورہ طٰہٰ میں ہے ھاء ضمیر سوسی کے لئے بالاسکان منکشف ہوئی ہے۔

بعض مصنفین جیسے ابن فحام نے اپنی کتاب تجرید میں چونکہ سوسی کی یہ روایت ذکر نہیں کی اس لئے ناظم ان کی تردید میں فرماتے ہیں کہ سوسی کی یہ روایت بالکل واضح اور مشہور ہے۔

(۱۶۳) وَفِى الْكُلِّ قَصْرُ الْهَاءِ بَانَ لِسَانُهٗ
ب ل

بِخُلْفٍ وَّفِىْ طٰهٰ بِوَجْهَيْنِ بُجِّلَا
ب

لِسَانُهٗ	بَانَ	قَصْرُ الْهَاءِ	اَلْكُلِّ	وَفِىْ
اس کی زبان	واضح ہوگیا	ھاء کا قصر	تمام	اور میں

بِخُلْفٍ	وَفِیْ	طٰهٗ	بِوَجْهَیْنِ	بُجِّلَا
اختلاف کے ساتھ	اور میں	طٰہٗ	دو وجوہ کے ساتھ	تعظیم کی گئی

یعنی مذکورہ بالا تمام الفاظ جو وَسَكِّنْ يُؤَدِّهْ سے شروع ہو کر وَيَتَّقْهِ پر ختم ہوئے۔ قالون وہشام کے لئے ترک صلہ کے ساتھ پڑھے گئے ہیں۔ البتہ ہشام کے لئے خُلف ہے یعنی قصر اور دیگر تمام قراء کی طرح صلہ دو وجہیں ہیں۔

﴿قولہ﴾ وَفِیْ طٰهٗ بِوَجْهَیْنِ بُجِّلَا: سورہ طٰہٗ والے کلمہ يَأْتِهٖ میں قالون کے لئے دو وجہیں قصر اور صلہ۔ گویا يَأْتِهٖ میں صرف قالون کے لئے خُلف ہے ہشام کے لئے نہیں کیونکہ قالون کی تخصیص ذکری سے ہشام کی نفی ہوتی ہے۔[1]

﴿قولہ﴾ بُجِّلَا: تَبْجِیْلٌ بمعنی تحمید و تعظیم۔

﴿تنبیہ﴾ چھ کلمات میں ہشام سے جس خُلف کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ مرتب ہے دانی نے ابوالفتح فارس سے ان کو بالقصر اور ابوالحسن سے بالصلہ پڑھا ہے۔ ایسے ہی لفظ يَأْتِهٖ مُؤْمِنًا میں دانی نے قالون کے لئے ابوالحسن طاہر سے بالقصر اور فارس سے بالصلہ پڑھا ہے۔

(۱۶۴) وَإِسْكَانُ يَرْضَهُ يُمْنُهُ لُبْسُ طَيِّبٍ
ی ل ط

بِخُلْفِهِمَا وَالْقَصْرَ فَاذْكُرْهُ نَوْفَلَا
ف ن

وَإِسْكَانُ	يَرْضَهُ	يُمْنُهُ	لُبْسُ	طَيِّبٍ
اور اسکان	يَرْضَهُ	اس کی برکت	کپڑا	عمدہ

بِخُلْفِهِمَا	وَالْقَصْرَ	فَاذْكُرْهُ	نَوْفَلَا
ان دونوں کے اختلاف کے ساتھ	اور قصر	پس تو اس کو یاد کر	کثیر العطاء

سورہ زمر میں ہے۔ وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ۔ اس ضمیر کو سوسی نے بلا خُلف ساکن پڑھا ہے اور ہشام اور دوری بصری نے بالخُلف پڑھا ہے۔

دوری بصری کے لئے ایک وجہ اسکان اور دوسری صلہ ہے اور ہشام کی دوسری وجہ قصر ہے کیونکہ آئندہ شعر کے شروع ہی

---

[1] بعض کو وہم ہوا کہ کلمہ يَأْتِهٖ میں بھی ہشام کے لئے خُلف لکھ دیا ہے۔

میں ہشام کو قصر کرنے والوں کے ساتھ ذکر کیا ہے قصر کرنے والوں میں چونکہ دوری بصری کا ذکر نہیں اس سکوت سے ان کے لئے صلہ ثابت ہوا۔

يُمْنُهُ لُبْسُ طَيِّبٌ: یعنی اسکان ضمیر کی قراءت نہایت بابرکت ہے اور پاکیزہ شکل ہے۔

﴿قولہ﴾ وَالْقَصْرَ فَاذْكُرْهُ نَوْفَلَا: یعنی یَرْضَهُ میں ھاء ضمیر جن حضرات کے یہاں ساکن نہیں ان میں دو گروہ ہیں۔ کچھ حضرات صلہ سے پڑھتے ہیں اور کچھ قصر کرتے ہیں۔ قصر کرنے والے تین امام ہیں۔ اور ایک راوی ہیں یعنی امام حمزہ، امام عاصم، ہشام (بالخُلف) اور امام نافع۔ ہشام اور امام نافع کا ذکر اگلے شعر کے شروع میں آرہا ہے۔ باقی مسکوت عنہم کے لئے صلہ ہوگا۔ نَوْفَلَا کثیر العطاء۔ یعنی قصر کی قراءت بھی اہل لغت کے لئے بڑی کثیر العطاء اور مفید علم ثابت ہوئی ہے اگلے شعر کے شروع میں اسی لئے اسکو لَهُ الرَّحْبُ بھی فرمایا ہے یعنی اس میں بڑی وسعت ہے۔

﴿تنبیہ﴾ دوری اور ہشام کے خُلف کی حقیقت یہ ہے کہ علامہ دانی نے اس ضمیر کو ابن فرح کے طریق سے دوری بصری کے لئے اسکان ھاء سے پڑھا۔ اور ابوالزعراء کے طریق سے صلہ کے ساتھ، ایسے ہی ہشام کے لئے ابوالفتح فارس کے طریق میں اسکان سے پڑھا۔ اور ابوالحسن طاہر کے طریق میں قصر سے۔ (کذافی النشر)

(۱۲۵) لَهُ الرَّحْبُ وَالزِّلْزَالُ خَيْرًا يَّرَهْ بِهَا
ل ا ل

وَشَرًّا يَّرَهْ حَرْفَيْهِ سَكِّنْ لِيَسْهُلَا
ل

بِهَا	خَيْرًا يَّرَهْ	وَالزِّلْزَالُ	اَلرَّحْبُ	لَهُ
اس کے ساتھ	خَيْرًا يَّرَهْ	اور زلزال	وسعت	اس کے لئے

لِيَسْهُلَا	سَكِّنْ	حَرْفَيْهِ	وَشَرًّا يَّرَهْ
تاکہ دونوں آسان ہوجائیں	ساکن کردے	اس کے دونوں حرف	اور شَرًّا يَّرَهْ

ہشام نے سورۂ زلزال میں خَيْرًا يَّرَهْ اور شَرًّا يَّرَهْ کی ھاء کو اسکان سے روایت کیا، بقیہ غیر مذکورین کے لئے ضمہ اور صلہ ہے۔

سورۂ زلزال کی قید سے اَنْ لَّمْ يَرَهٗ اَحَدٌ (سورۃ البلد) کی ھاء کو خارج کردیا۔ کیونکہ سب نے اس کو ضمہ اور صلہ سے پڑھا ہے۔

(۱۶۶) وَعَـلٰی نَـفَـرٌ اَرْجِـئْـهُ بِـالْـهَـمْـزِ سَـاكِـنًـا
نفر

وَفِـی الْـهَـآءِ ضَـمٌّ لَّفَّ دَعْـوَاهُ حَـرْمَلَا
ل د ح

وَعٰی	نَفَرٌ	اَرْجِئْهُ	بِالْهَمْزِ	سَاكِنًا
حفظ کیا	جماعت	اَرْجِئْهُ	ہمزہ کے ساتھ	ساکن

وَفِی	الْهَآءِ	ضَمٌّ	لَفَّ	دَعْوَاهُ	حَرْمَلَا
اور میں	ھاء	ضمہ	لپیٹا	اس کا دعویٰ	دوا

اَرْجِئْهُ: دو جگہ آیا ہے۔ اعراف میں اور شعراء میں۔ وَعٰی: کے معنی ہیں حفظ مطلب یہ ہوا کہ مدلول نفر (ابن کثیر مکی ابو عمرو بصری اور اور ابن عامر شامی) نے لفظ اَرْجِئْهُ کو ہمزۂ ساکنہ کے ساتھ یاد کیا ہے باقی غیر مذکورین نے بغیر ہمزہ کے۔ لفظ سَاكِنًا اختلاف قراءت بیان کرنے کے لئے نہیں لایا گیا۔ محض توضیحی قید ہے۔ ورنہ اشکال یہ پیدا ہو جائے گا کہ باقی قراء نے ہمزہ مفتوحہ کے ساتھ پڑھا ہے کیونکہ سکون کی ضد فتحہ ہے حالانکہ یہ مراد نہیں۔ گویا اختلاف کا تعلق ہمزہ کے وجود وحذف سے ہے۔ اس کلمہ میں ایک اختلاف یہ ہوا۔ دوسرا اختلاف ھاء ضمیر میں ہے کہ بعض نے مضموم بعض نے مکسور اور بعض نے ساکن پڑھی ہے۔ تیسرا محل اختلاف یہ ہے کہ جو حضرات مضموم یا مکسور پڑھتے ہیں ان میں کچھ صلہ سے پڑھتے ہیں اور کچھ قصر سے پڑھتے ہیں۔ اس شعر میں اور اگلے شعر میں ان تینوں اختلاف کی توضیح کی جا رہی ہے۔

﴿قولہ﴾ وَفِـی الْـهَـآءِ ضَـمٌّ الخ اس مصرعہ میں بتلایا ہے کہ ہشام ابن کثیر اور ابو عمرو نے ھاء کو مضموم پڑھا ہے۔ باقی حضرات کی قراءت اگلے شعر میں بیان کرتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ لَفَّ دَعْوَاهُ حَرْمَلَا: لَفَّ بمعنی لپیٹا۔ دَعْوَاهُ کی ضمیر ضمہ کی طرف عائد ہے۔ حَرْمَلَ: دواؤں میں ایک مشہور دوائی (اسپند) کا نام ہے۔ یعنی ضمہ کے دعویٰ نے اپنے اندر حرمل کو لپیٹا ہے قراءت کی عمدگی کی طرف اشارہ ہے۔

(۱۶۷) وَاَسْكِـنْ نَـصِيْـرًا فَـازَ وَاكْسِـرْ لِغَيْـرِهِـمْ
ف ن

وَصِـلْـهَـا جَـوَادًا دُوْنَ رَيْـبٍ لِتُـوْصَلَا
ج د ر ل

وَاَسْكِنْ	نَصِيْرًا	فَازَ	وَاكْسِرْ	لِغَيْرِهِمْ
اور ساکن کر	مددگار	کامیاب ہوا	اور کسرہ دے	ان کے علاوہ کیلئے

وَصِلْهَا	جَوَادًا	دُوْنَ رَيْبٍ	لِتُوْصَلَا
اور اس کا صلہ کر	فیاض	شک کے بغیر	تا کہ تو پہنچا دیا جائے

یعنی مرموزین نون وفاء عاصم وحمزہ کے لئے لفظ اَرْجِئْهُ کی ھاء کو ساکن پڑھو۔ اور باقی کے لئے مکسور پڑھو۔ یہاں تک دوسرا اختلاف ختم ہوگیا۔

آ گے صلہ اور ترک صلہ کرنے والوں کو بیان کرتے ہیں۔ یعنی ہاء کو متحرک پڑھنے والوں میں سے ورش ٗابن کثیر ٗکسائی اور ہشام نے ھاء کی حرکت کو صلہ سے پڑھا ہے ٗاور باقی نے ترک صلہ سے۔

حاصل یہ ہے کہ اس کلمہ میں دونوں جگہ (اعراف۔شعراء) میں چھ چھ قراءتیں ہیں۔ تین ان حضرات کے لئے جو ہمزہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

یعنی (۱) اَرْجِئْهُوْ (بضم ہاء مع الصلہ) ابن کثیر وہشام کے لئے۔ (۲) اَرْجِئْهُ (بضم ھاء غیر الصلہ) ابوعمرو بصری کے لئے (۳) اَرْجِئْهِ (بکسر ھاء غیر الصلہ) ابن ذکوان کے لئے۔

اور تین ان کیلئے جو ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ یعنی (۴) اَرْجِهْ: (بسکون ھاء) عاصم وحمزہ کے لئے۔ (۵) اَرْجِهِیْ: (بکسر ھاء مع الصلہ) ورش اور کسائی کے لئے۔ (۶) اَرْجِهِ: (بکسر ھاء غیر الصلہ) قالون کے لئے۔

اس تمام باب میں جن کلمات میں اختلاف قراءت بیان کیا گیا کل دس ہیں۔ جو پندرہ جگہ آئے ہیں۔ نُوَلِّهٖ- نُصْلِهٖ- يَاْتِهٖ- يَرْضَهُ- اَلْقِهْ- يَتَّقْهِ (یہ چھ کلمات غیر مکرر ہیں) يُؤَدِّهٖ- اَرْجِهْ- يَرَهُ۔ یہ تین کلمے دو دو جگہ آئے ہیں۔ نُؤْتِهٖ: یہ تین جگہ آیا ہے۔ ان کلمات میں اختلاف قراء سبعہ حسب ذیل ہے۔

توضیح قراءات

شمار کلمات	شمار قراءات	تلفظ حسب قراءت	وضاحت	قارئین
۱	۱	يُؤَدِّهْ	بسکون الہاء	امام حمزہ ٗشعبہ ٗامام بصری
	۲	يُؤَدِّهِ	بکسر الہاء مع قصر	قالون (بلا خُلف) وہشام (بیک وجہ)
	۳	يُؤَدِّهِیْ	بالکسر والصلہ	ہشام (بیک وجہ) ٗابن ذکوان ٗورش ٗمکی ٗشامی ٗحفص ٗکسائی

۲	۳	نُصْلِهٖ	مذکورہ تینوں وجہیں	مذکورہ تمام ترتیب وتفصیل یہاں بھی سمجھنی چاہیے
۳	۳	نُؤْتِهٖ	مذکورہ تینوں وجہیں	مذکورہ تمام ترتیب وتفصیل یہاں بھی سمجھنی چاہیے
۴	۳	نُوَلِّهٖ	ایضاً	مذکورہ تمام ترتیب وتفصیل یہاں بھی سمجھنی چاہیے
۵	۱	فَأَلْقِهْ	بسکون الہاء	امام حمزہ، امام عاصم، امام بصری
	۲	فَأَلْقِهِ	بکسر الہاء مع القصر	قالون، ہشام فی روایۃ۔
	۳	فَأَلْقِهِی	بکسر الہاء وصلتہا	ورش، ابن کثیر، کسائی، ابن ذکوان وہشام فی روایۃ
۶	۱	يَتَّقِهْ	بکسر قاف وسکون ہاء ضمیر	ابوعمرو، شعبہ اور خلاد فی روایۃ
	۲	يَتَّقِهِی	بکسر قاف وبکسر الہاء وصلتہا	خلاد فی روایۃ وہشام فی روایۃ، ورش، مکی، ابن ذکوان، خلف، کسائی
	۳	يَتَّقِهِ	بکسر قاف وبکسر الہاء من غیر صلہ	قالون وہشام فی روایۃ
	۴	يَتَّقْهِ	بسکون قاف وبکسر الہاء من غیر صلہ	حفص
۷	۱	يَأْتِهْ	بسکون الہاء	سوسی
	۲	يَأْتِهِ	بکسر الہاء وقصرہا	قالون فی روایۃ
	۳	يَأْتِهِی	بکسر الہاء مع الصلۃ	قالون فی روایۃ۔ ورش۔ مکی۔ دوری بصری۔ شامی۔ عاصم۔ حمزہ اور کسائی
۸	۱	يَرْضَهْ	بسکون الہاء	ہشام فی روایۃ، دوری بصری فی روایۃ، سوسی
	۲	يَرْضَهُ	بضم الہاء من غیر صلہ	حمزہ، نافع، عاصم، ہشام فی روایۃ
	۳	يَرْضَهُو	بضم الہاء مع الصلۃ	دوری بصری فی روایۃ۔ مکی۔ ابن ذکوان۔ کسائی
۹	۱	يَرَهْ	بسکون الہاء	ہشام
	۲	يَرَهُو	بضم الہاء والصلہ	الباقون

۱۰	۱	اَرْجِئْهُوْ	بالہمز وضم الہاء والصلہ	مکی، ہشام
	۲	اَرْجِئْهِ	بالہمز وکسر الہاء من غیر صلہ	ابن ذکوان
	۳	اَرْجِئْهُ	بالہمز وبضم الہاء والقصر	بصری
	۴	اَرْجِهْ	بغیر الہمز وسکون الہاء	عاصم، حمزہ
	۵	اَرْجِهِ	بغیر الہمز وکسر الہاء المقصورہ	قالون
	۶	اَرْجِهِیْ	بغیر الہمز وکسر الہاء والصلہ	ورش، کسائی

بَابُ الْمَدِّ وَالْقَصْرِ (۱۵)

مد کی تعریف ہے۔ زِيَادَةُ الْمَدِّفِيْ حُرُوْفِ الْمَدِّ لِاَ جْلِ هَمْزَةٍ اَوْسَاكِنٍ یعنی حروف مدہ کو ان کی اصل مقدار سے زیادہ کھینچنا اس لئے کہ اس کے بعد ہمزہ یا حرف ساکن آرہا ہو۔

اور قصر سے مراد ہے تَرْكُ الزِّيَادَةِ مِنَ الْمَدِّ یعنی مد کی اصلی مقدار سے زیادہ نہ کھینچنا۔ مد اور قصر کی یہ اصطلاحات اثبات حرف مد اور حذف حرف مد کے معنی میں بھی مستعمل ہوتی ہیں۔ چنانچہ باب فرش میں مد وقصر کے یہ معنی متعدد مقامات پر مراد ہوں گے۔

(۱۶۸) اِذَا اَلِفٌ اَوْ يَاؤُهَا بَعْدَ كَسْرَةٍ
اَوِ الْوَاوُ عَنْ ضَمٍّ لَقِي الْهَمْزَ طُوِّلَا

اِذَا	اَلِفٌ	اَوْ	يَاؤُهَا	بَعْدَ كَسْرَةٍ
جب	الف	یا	اس کی یاء	کسرہ کے بعد

اَوْ	اَلْوَاوُ	عَنْ ضَمٍّ	لَقِيْ	اَلْهَمْزَ	طُوِّلَا
یا	واؤ	ضمہ کے بعد	ملے	ہمزہ	کھینچا جائے گا

یعنی جب الف یا یائے ساکنہ ماقبل مکسور یا واؤ ساکنہ ماقبل مضموم ہمزہ سے ملاقی ہو تو ان حروف مدہ کو کھینچ کر پڑھا جائے گا۔

(۱۶۹) فَـإِنْ يَّـنْـفَـصِـلْ فَـالْـقَـصْـرَ بَـادِرْهُ طَـالِبًـا
ب ط

بِـخُـلْـفِـهِـمَـا يُـرْوِيْكَ دَرًّا وَّمُـخْـضَلاَ
ی د

فَإِنْ	يَنْفَصِلْ	فَالْقَصْرَ	بَادِرْهُ	طَالِبًا
پس اگر	وہ جدا ہو	پس قصر	اس کی طرف سبقت کر	طالب

بِخُلْفِهِمَا	يُرْوِيْكَ	دَرًّا	وَمُخْضَلاَ
ان دونوں کے اختلاف کیساتھ	تجھے سیراب کرے گا	دودھ	اور تر کیا ہوا

پس اگر حرف مدہ ہمزہ سے جدا کلمہ میں ہو تو اس میں قصر کی طرف سبقت کر۔ خُلف کو طلب کرتے ہوئے یہ قصر تجھ کو دودھ اور شادابی سے سیراب کرے گا۔

مطلب یہ کہ قالون اور دوری بصری منفصل میں بالخُلف قصر کرتے ہیں اور مکی وسوسی بلا خُلف قصر کرتے ہیں اور باقی حضرات نے مد کیا ہے جیسا کہ قالون اور دوری بصری کی دوسری وجہ بھی یہی ہے۔

مد کرنے والے حضرات مقدار مد میں متفاوت ہیں۔ ناظم نے مقادیر کے تفاوت کو شہرت کی بنا پر ذکر نہیں کیا۔ منفصل میں قالون اور دوری بصری کی ایک ایک وجہ میں اور شامی، عاصم اور کسائی کے لئے تین یا چار حرکات کے برابر توسط کیا جائیگا۔ اور متصل علاوہ حمزہ وورش کے باقین کے لئے توسط اور منفصل و متصل میں امام حمزہ وورش کے لئے چھ حرکات کے برابر طول ہوگا۔

چنانچہ ملا علی قاری فرماتے ہیں:

ع وَقَـدْ قَـرَاَ الشَّـيْـخَـانِ طُـوْلَـى لِـوَرْشِـهِـمْ
وَ حَـــمْـزَةَ وَ الْـوُسْـطَى لِبَـاقِـيْـهِمُ الْمَـلاَ

''شیخین یعنی علامہ شاطبیؒ و جزریؒ نے ورشؒ وحمزہؒ کے لئے طول اور باقی معززین کے لئے توسط پڑھا ہے۔''

عام طور پر معمول یہ دو درجے ہی ہیں گو بعض نے تین درجے بھی قائم کئے ہیں۔ آگے دونوں قسموں کی مثالیں بیان فرماتے ہیں۔

(١٧٠) كَجِيْءَ وَعَنْ سُوْٓءٍ وَشَآءَ اتِّصَالُهٗ

وَمَفْصُوْلُهٗ فِيْٓ اُمِّهَآ اَمْرُهٗٓ اِلَى

كَجِيْءَ	وَعَنْ سُوْٓءٍ	وَشَآءَ	اِتِّصَالُهٗ
جیسے جِیْءَ	اور عَنْ سُوْٓءٍ	اور شَآءَ	اس کے متصل

وَمَفْصُوْلُهٗ	فِيْٓ اُمِّهَا	اَمْرُهٗٓ اِلَى
اور اس کا منفصل	فِيْٓ اُمِّهَا	اَمْرُهٗٓ اِلَى

مد متصل میں محل مد اور سبب مد کلمہ واحدہ میں ہوتے ہیں جیسے وَجَآئَ يَوْمَئِذٍ - تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ - وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ اور جیسے اَلنَّبِيْٓءُ - النَّسِيْٓءُ (ان حضرات کے یہاں جو ان کو مہموز اللام پڑھتے ہیں)

﴿مد منفصل کی امثلہ﴾

فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا - وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ - بِمَآ اُنْزِلَ اور جیسے عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ (میم جمع میں صلہ اور مد کرنے والوں کے نزدیک) اور جیسے اِتَّبِعُوْنِيْٓ اَهْدِكُمْ (یاء زائدہ کا اثبات اور مد کرنیوالوں کے نزدیک) ناظم نے مد منفصل کی مثالوں میں دامن شعر کی تنگی کے باعث صرف یاء اور واؤ کی مثالوں پر اکتفا فرمایا ہے۔ یا کہا جائے کہ اُمِّهَآ اَمْرُهٗ میں الف کی مثال دی ہے مگر یہ مثال کلمہ قرآنی کی نہ ہوگی۔

(١٧١) وَمَا بَعْدَ هَمْزٍ ثَابِتٍ اَوْ مُغَيَّرٍ

فَقَصْرٌ وَّقَدْ يُرْوٰى لِوَرْشٍ مُّطَوَّلَا

وَمَا	بَعْدَ هَمْزٍ	ثَابِتٍ	اَوْ	مُغَيَّرٍ
اور وہ	ہمزہ کے بعد	برقرار	یا	متغیر

فَقَصْرٌ	وَقَدْ	يُرْوٰى	لِوَرْشٍ	مُطَوَّلَا
پس قصر	اور کبھی	وہ روایت کیا جاتا	ورش کے لئے	طویل کیا ہوا

یعنی ہمزہ محققہ یا ہمزہ مغیرہ کے بعد اگر حروف مدہ متصلاً واقع ہوں تو ورش کے علاوہ تمام حضرات اس میں قصر کرتے ہیں اور ایک روایت ورش سے بھی قصر کی ہے۔اور اہل ادا کے بعض طرق میں طول اور توسط بھی مروی ہے۔توسط کا بیان اگلے شعر میں آتا ہے۔

ہمزہ مغیرہ سے مراد وہ ہمزہ ہے جس میں نقل یا تسہیل یا ابدال ہوا ہو۔مثالیں آگے آتی ہیں۔

(۱۷۲) وَ وَسَّطَـهُ قَـوْمٌ كَـاٰمَـنَ هٰـؤُلَا

ءِ يَـاٰلِهَةً اٰتٰـى لِـلْاِيْـمَـانِ مُـثِّـلَا

وَوَسَّطَهُ	قَوْمٌ	كَاٰمَنَ	هٰٓؤُلَاءِ
اور اس کا توسط کیا	قوم	جیسے اٰمَنَ	هٰٓؤُلَاءِ
يَاٰلِهَةً	اٰتٰى	لِلْاِيْمَانِ	مُثِّلَا
يَاٰلِهَةً	اٰتٰى	لِلْاِيْمَانِ	مثال دی گئی

مد بالہمز السابق یا مد بدل کی چار مثالیں بیان کی ہیں۔دو ہمزہ ثابتہ کی۔ اٰمَنَ – اٰتٰـى ہمزہ ثابتہ کے بعد واؤ کی مثال جیسے اُوْحِيَ – رَءُوْفٌ یاء کی مثال جیسے اِيْلَافِهِمْ – دُعَآءِ يْ ہمزہ مغیرہ کی دو مثالیں ناظم نے دی ہیں۔ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً کو ورش کی روایت میں هٰٓؤُلَآءِ يَاٰلِهَةً پڑھا گیا ہے۔دوسری مثال لِلْاِيْمَانِ اس میں نقل حرکت ہوگی اور تسہیل کی مثال جو ناظم نے نہیں بیان فرمائی جیسے جَـآءَ اٰلَ لُـوْطٍ ورش ہمزہ ثانیہ میں تسہیل کرتے ہیں۔آگے اس قاعدہ کے مستثنیات بیان فرماتے ہیں۔

(۱۷۳) سِـوٰى يَـا ءِ اِسْـرَائِـيْـلَ اَوْ بَـعْـدَ سَـاكِـنٍ

صَـحِـيْـحٍ كَـقُـرْاٰنٍ وَّمَـسْـئُـوْلًا نِ اسْـئَـلَا

سِوٰى	يَا ءِ اِسْرَائِيْلَ	اَوْ	بَعْدَ سَاكِنٍ
سوائے	اِسْرَآئِيْلَ کی یاء	یا	ساکن کے بعد

صَحِيحٍ	كَقُرْآنٍ	وَمَسْئُولَا	اِسْئَلَا
صحیح	جیسے قُرْآنٍ	اور مَسْئُولَا	ضرور سوال کر

یعنی مد بالہمز السابق سے یاء اِسْرَآئِیْلَ مستثنیٰ ہے۔ اس لفظ میں دو حروف مدہ ہیں ایک الف ہمزہ سے پیشتر جس میں مد متصل ہے۔ دوسرا حرف مدہ یاء ہے جو ہمزہ کے بعد ہے۔

اس یاء کو مستثنیٰ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ قرآن میں یہ کلمہ اکثر لفظ بَنِیْ کے ساتھ آیا ہے اس کی وجہ سے ایک مد منفصل کا اور اضافہ ہو جاتا ہے۔ اگر مد بالہمز السابق بھی کیا جاتا تو مسلسل تین مد جمع ہو جاتے۔ حاصل یہ کہ کلمہ کثرت ورود، طوالت کلمہ اور ورش کے مقدار بقدر پانچ الف ہونے کی وجہ سے تخفیفاً اس کو مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔

اَوْبَعْدَ سَاكِنٍ: میں اَوْ بمعنی واؤ ہے۔ یعنی اس مد سے وہ حرف مدہ بھی مستثنیٰ رکھا گیا ہے جس سے پہلے ہمزہ ہو۔ اور ہمزہ سے پہلے کوئی حرف صحیح ساکن ہو۔ (یعنی حرف علت نہ ہو) جیسے قُرْاٰنٌ – ظَمْاٰنٌ – مَسْئُوْلاً – مَذْءُوْمًا اور استثناء کی وجہ یہ ہے کہ اس قسم کے کلمات میں ہمزہ کی صورت رسماً محذوف الشکل ہوتی ہے۔

اِسْأَلَا: اصل میں۔ اِسْأَلَنْ: بانون خفیفہ تھا۔ نون کو الف سے بدل دیا گیا۔ یعنی اِسْأَلَنْ عَنْ عِلَّتِهٖ۔

(۱۷۴) وَمَا بَعْدَ هَمْزِ الْوَصْلِ اِيْتِ وَبَعْضُهُمْ
يُؤَاخِذُكُمْ اٰلْاٰنَ مُسْتَفْهِمًا تَلَا

وَمَا	بَعْدَ هَمْزِ الْوَصْلِ	اِيْتِ	وَبَعْضُهُمْ
اور جو	ہمزہ وصلی کے بعد	اِيْتِ	اور ان کے بعض
يُؤَاخِذُكُمْ	اٰلْاٰنَ	مُسْتَفْهِمًا	تَلَا
يُؤَاخِذُكُمْ	اٰلْاٰنَ	استفہام والا	پڑھا ہے

یعنی مستثنیات کے ذیل میں وہ حرف مد بھی داخل ہے جو ابتداء کلمہ میں ہمزۂ وصل کے بعد آئے۔ جیسے اِيْتِ بِقُرْاٰنٍ – اِيْذَنْ لِّيْ – اُوْتُمِنَ اس کے استثناء کی وجہ دو ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ حرف مدہ سے پہلے جو ہمزہ ہے وہ وصلیہ ہونے کی وجہ سے عارضی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس قسم کے کلمات میں حروف مدہ اصلی نہیں ہیں بلکہ مبدل من الہمزہ ہیں۔ مثلاً اِيْتِ اصل میں اِئْتِ تھا۔ دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل لیا گیا۔

وَبَعْضُهُمْ: یعنی بعض اہل ادا نے۔ یُؤَاخِذُكُمْ کو بھی یاءِ اِسْرَآئِیْلَ کی طرح اس مد سے مستثنیٰ کیا ہے۔ استثناء گو یا مد بدل سے ہے۔ کیونکہ ورش یُـؤَاخِـذُكُـمْ بالواؤ پڑھتے ہیں۔ علامہ جزریؒ نے اس پر تعقب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ تمام رواتِ مد نے کلمہ یُـؤَاخِـذُكُـمْ کو مستثنیٰ قرار دیا ہے اس کے قصر میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا ہے لیکن ناظم کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے پھر اس طرز بیان کی علامہ جزریؒ یہ توجیہ کرتے ہیں کہ یہ زائد علی الاصل ہے' تیسیر میں اس کا کہیں بیان نہیں۔

بہر حال یُؤَاخِذُكُمْ کا استثناء اجماعی سمجھنا چاہیے۔ صاحب اتحاف البریہ فرماتے ہیں۔

ع　　یواخذ کم فاقصر فقط عند ورشهم

''کلمہ یُؤَاخِذُكُمْ کو ورش کے لئے فقط قصر سے پڑھو۔''

اور علامہ دانی کتاب الایجاز میں فرماتے ہیں:

اجمع اهل الاداء علی ترك زيادة تمكين في قوله يُؤَاخِذُكُمْ وَلَا تُؤَاخِذْنَا وَلَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ حيث وقع.

''اہل ادا نے باجماع یُؤَاخِذُكُمْ لَا تُؤَاخِذْنَا اور لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ وغیرہ میں جہاں بھی اس کا وقوع ہو مد تمکین (مد بالہمز السابق) کے بغیر پڑھا ہے۔''

اس استثناء کی وجہ یہ ہے کہ کلمہ یُـؤَاخِـذُ کا مادہ ان حضرات کے نزدیک اَخَـذَ مہموز الفاء نہیں بلکہ وَخَـذَ معتل الفاء ہے۔ اگرچہ اَخَذَ اور وَخَذَ دونوں ہم معنیٰ ہیں۔

﴿قولہ﴾ آلْآنَ مُسْتَفْهِمًا۔ یعنی من جملہ مستثنیات کے آلْآنَ ہے' جو استفہامی معنیٰ میں مستعمل ہے۔ احتراز مقصود ہے۔ اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ سے جو استفہامیہ نہیں۔ تَلَا یعنی بَعْضُهُمْ تَلَا۔

یہ کلمہ سورۂ یونس میں دو جگہ ہے۔ ابو عمرو دانی نے اپنی کتاب جامع میں اس کا استثناء بیان کیا ہے گو تیسر میں اس کا بیان نہیں۔ اس کلمہ میں دوسرا الف جو لام کے بعد ہے وہی مراد ہے کیونکہ پہلے الف پر اگر تسہیل نہ کی جائے بلکہ خالص الف پڑھا جائے تو مد لازم کلمی مخفف ہونے کی وجہ سے باجماع مد کرنا ضروری ہے۔

حاصل یہ ہوا کہ دوسرے الف میں جو مد بدل کا موقع ہے تثلیث نہ ہوگی۔ اور استثناء کی وجہ یہ ہے کہ اگر مد بدل میں تثلیث کی گئی تو ایک ہی کلمہ میں دو مد بالہمز السابق جمع ہو جائیں گے کیونکہ پہلا مدہ بھی مسبوق بالہمز ہے۔ اور اٰنَ کے ہمزہ کے فتحہ کو نقل کر کے ماقبل کے لام ساکن کو (نقل حرکت کے اصول کے مطابق) دے دیئے جانے کے باعث لام مفتوح ہو گیا ہے پھر اصلی سکون کی وجہ سے مد اور عارضی فتحہ آجانے کی وجہ سے قصر روایت ورش میں دونوں صحیح ہیں۔ اور دوسرے میں قصر ہی رہا

کیونکہ ایک کلمہ میں ایک ہی نوع کے دو مد ورش کے لیے تمام قرآن میں کہیں جمع نہیں ہوئے لہٰذا ثقالت سے بچنے کے لئے یہ کلمہ مستثنیٰ قرار دیا گیا۔

(۱۷۵) وَعَـادَانِ الْاُوْلٰـی وَابْـنُ غَـلْبُـوْنَ طَـاهِـرٌ

بِـقَـصْـرِ جَـمِـيْـعِ الْبَـابِ قَـالَ وَقَـوَّلَا

وَعَادَانِ الْاُوْلٰی	وَابْنُ غَلْبُوْنَ طَاهِرٌ
اور عَادَانِ الْاُوْلٰی	اور ابن غلبون طاہر

بِقَصْرِ	جَمِيْعِ	الْبَابِ	قَالَ	وَقَوَّلَا
قصر کے ساتھ	تمام	باب	قائل ہوا	اور منسوب کیا

یعنی منجملہ مستثنیات کے کلمہ عَادَانِ الْاُوْلٰی ہے جو سورۂ نجم میں ہے۔لفظ عَادًا کی قید سے اَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰی۔ سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰی نکل گئے۔کیونکہ یہ مواقع مد بدل اور تثلیث سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔

سورۂ نجم میں استثناء کی وجہ یہ ہے کہ ورش کی روایت میں عَـــادًا کی تنوین کا لام تعریف میں ادغام ہوا ہے پھر ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل یعنی لام کو دی گئی ہے یعنی اس طرح پڑھا جائے گا۔ وَعَـادًا لُّـوْلٰـی تنوین کی وجہ سے حرکت یہاں گویا حرکت لازمہ ہوگئی۔اور اسطرح گویا کلمہ میں ہمزہ ظاہراً یا مقدراً کسی طرح بھی باقی نہیں رہا۔

ورش کی روایت میں اگر عَـادًا پر وقف کیا جائے اور اَلْاُوْلٰـی سے ابتدا کی جائے تو اَلُوْلٰـی یا صرف لُوْلٰـی پڑھ کر ابتداء کی جائے گی۔اس کی تفصیل آگے باب نقل حرکت میں آ رہی ہے یہاں صرف اس قدر بتلانا مقصود ہے کہ کلمہ اختلافی ہونے کی وجہ سے دو مذہب ہوئے۔ایک یہ کہ لُوْلٰـی بالمد پڑھا جائے گویا عارض کا اعتبار نہیں کیا گیا دوسرے یہ کہ ترک مد کیا جائے اور عارض کا اعتبار کرلیا جائے۔یعنی اُوْلٰی کا ہمزہ جو سبب مد تھا چونکہ باقی نہ رہا لہٰذا ورش کا مد بدل بھی نہیں ہوا۔

آگے فرماتے ہیں کہ ابن غلبون طاہر حلبی جو ابو محمد مکی بن ابی طالبؒ کے استاد ہیں اور علامہ دانیؒ کے استاد طاہر بن عبد المنعمؒ کے والد ہیں اور قراءت کے باب میں امام مانے گئے ہیں مد بالہمز السابق کے تمام باب میں عام اس سے کہ ہمزہ ثابتہ ہو یا مغیرہ قصر ہی کے قائل ہیں اور وہ اس قول کو ورش کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

قَالَ وَقَوَّلَا: قائل ہیں اور ورش کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

﴿نوٹ﴾ شیخ ضباع فرماتے ہیں کہ یہ صرف حکایت ہے عمل میں اس پر اعتبار نہیں کیا گیا ہے۔

(١٧٦) وَعَنْ كُلِّهِمْ بِالْمَدِّ مَا قَبْلَ سَاكِنٍ

وَعِنْدَ سُكُوْنِ الْوَقْفِ وَجْهَانِ اُصِّلَا

سَاكِنٍ	قَبْلَ	مَا	بِالْمَدِّ	كُلِّهِمْ	وَعَنْ
ساکن	پہلے	جو	مد کے ساتھ	ان تمام	اور سے

اُصِّلَا	وَجْهَانِ	سُكُوْنِ الْوَقْفِ	وَعِنْدَ
اصل قرار دی گئیں	دو وجوہ	وقف کے سکون	اور میں

یعنی جو حرف مد ساکن سے پہلے واقع ہو رہا ہو اس پر تمام قراء کے لئے مد کریں گے۔ جیسے دَآبَّةٍ۔ اَتُحَآجُّوْنِّیْ اور جیسے مَحْيَآیْ (اس قراءت پر کہ جس میں یاء کو ساکن پڑھا گیا ہے) صحیح و مشہور مذہب کی بنا پر اس میں چھ حرکات یعنی تین الفات کے برابر مد ہوگا۔ یہ اس وقت ہے جب کہ مد ساکن لازم کی وجہ سے ہو۔

اور اگر وقف کی وجہ سے ساکن عارضی ہو جیسے اَلْعَالَمِيْنْ تو اس میں دو صورتیں جائز ہیں۔ ایک مد طویل۔ دوسرے توسط۔ انہیں دونوں صورتوں کو ناظم نے اُصِّلَا فرمایا یعنی یہ اصل قرار دی گئی ہیں۔ اور تیسری وجہ جس کو بصراحت تو ذکر نہیں کیا البتہ اُصِّلَا کے مفہوم مخالف سے نکلتی ہے وہ قصر ہے۔ اور بعض شراح نے وجہان سے مد اور قصر کو مراد لیا ہے۔ پھر مد کے عموم سے طول و توسط کو نکالا ہے۔

﴿قولہ﴾ وَعِنْدَ سُكُوْنِ الْوَقْفِ: لفظ سکون سے اشارہ ہے کہ اگر وقف بالروم کیا جائے تو پھر صرف قصر ہی ہوگا۔

(١٧٧) وَمُدَّ لَهُ عِنْدَ الْفَوَاتِحِ مُشْبِعًا

وَفِيْ عَيْنِ الْوَجْهَانِ وَالطُّوْلُ فُضِّلَا

مُشْبِعًا	اَلْفَوَاتِحِ	عِنْدَ	لَهُ	وَمُدَّ
دراز کرنے والا	فواتح	میں	اس کی وجہ سے	اور مد کر

فُضِّلَا	وَالطُّوْلُ	اَلْوَجْهَانِ	عَيْنٍ	وَفِيْ
فضیلت دیا گیا	اور طول	دو وجوہ	عین	اور میں

فواتح سے مراد حروف مقطعات ہیں۔ یعنی ساکن کی وجہ سے حروف مقطعات میں تمام قراء کے لئے مد طویل کر کے پڑھو۔

جیسے **لام- کاف- صاد- قاف- سین- میم- نون- مُدَّلَهٗ یعنی مد للساکن۔**

لیکن اس قسم میں ساکن اصلی کو اگر کوئی حرکت عارض ہو جائے جیسے آل عمران کے شروع میں الٓمّٓ اللّٰهُ کو وصل کی حالت میں میم مفتوح اور لفظ اللّٰهُ کے ہمزہ وصلیہ کو حذف کر کے پڑھیں گے۔ اور یہ بلا تخصیص تمام قراء کے لئے جائز ہے۔ اور جیسے الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ سورۂ عنکبوت کے شروع میں خاص طور پر ورش کی روایت میں میم کے فتحہ کے ساتھ پڑھیں گے کیونکہ ہمزہ استفہامیہ کا فتحہ نقل کر کے میم کو دیا جائے گا۔ ان دونوں جگہوں میں ساکن اصلی پر نظر کرتے ہوئے مد کو بہتر قرار دیا گیا ہے۔ اور حرکت عارضی کو پیش نظر رکھتے ہوئے قصر بھی جائز ہے۔

﴿قولہ﴾ **وَفِیْ عَیْنِ نِ الْوَجْهَانِ**: یعنی فواتح میں سے حرف عین میں۔ اور یہ دو جگہ ہے كٓهٰیٰعٓصٓ - حٰمٓ ٥ عٓسٓقٓ - دو وجہ جائز ہیں۔ اور دوجہوں سے مراد توسط اور طول ہیں اور ان میں طول کو افضل قرار دیا گیا ہے۔ اکثر اہل ادا کا اسی پر عمل ہے اور طول کو اس لئے افضلیت ہے کہ جمع بین الساکنین کے باب میں جبکہ دوسرا ساکن حرف اصلی بھی ہے تو قیاس یہی چاہتا ہے دوسرے یہ کہ عین حروف مدہ کی مجاورت میں واقع ہے۔ اور شراح کی ایک جماعت کے خیال میں وجہین سے مرد توسط اور قصر ہیں۔ بہر حال علامہ جزری نے نشر اور طیبہ میں طول' توسط اور قصر تینوں کو جائز کہا ہے۔

﴿فائدہ﴾ حرف عین میں جو تفصیل مذکور ہوئی ابن کثیر کی قراءت هٰذَانِّ هَاتَیْنِّ (قصص) اور رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَیْنِّ (فصلت) میں بھی یہی ہے۔ جمہور شراح کے قول پر ان دونوں جگہ طول و توسط ہوگا۔ اور دوسرے شراح اور علامہ جزری کے نزدیک طول' توسط اور قصر تینوں جائز ہوں گے۔

رہا یہ کہ جو حکم عین میں ہے کیا قراءت ابن کثیر پر هَاتَیْنِّ اور الَّذَیْنِّ میں بھی مشارکۃً وہی حکم ہے؟ صاحب اتحاف البریہ نے اس سوال کا جواب اثبات میں دیا ہے۔

فرماتے ہیں:

ع وفی عین الوجهان والطول فضلا
وللمك هاتین اللذین كذا اجعلا

''حرف عین میں دو وجہ ہیں اور طول کو فضیلت دی گئی ہے اور لفظ هَاتَیْنِّ اور الَّذَیْنِّ میں مکی کے لئے بھی ایسا ہی کرو۔''

(۱۷۸) وَفِیْ نَحْوِطٰهَ الْقَصْرُ اِذْ لَیْسَ سَاكِنٌ
وَمَا فِیْ اَلِفْ مِنْ حَرْفِ مَدٍّ فَیُمْطَلَا

وَفِیْ	نَحْوِ	طٰهٰ	اَلْقَصْرُ	اِذْ	لَیْسَ	سَاکِنٌ
اور میں	جیسے	طٰهٰ	قصر	کیونکہ	نہیں ہے	ساکن

وَمَا	فِیْ	اَلِفٌ	مِنْ	حَرْفِ	مَدٍّ	فَیُمْطَلَا
اور جو	میں	الف	سے	حرف	مد	پس وہ کھینچا جائے

اور طاء، ھاء جیسے ثنائی حرفوں میں صرف قصر ہے کیونکہ حرف مدہ کے بعد یہاں کوئی حرف ساکن نہیں جس کی وجہ سے مد کیا جائے اسی طرح حرف الف میں چونکہ کوئی حرف مد ہی نہیں۔ مد نہ ہوگا۔

حاصل یہ ہوا کہ فواتح سُوَر میں حروف مقطعات کی چار قسمیں ہیں۔ ایک وہ کہ جس میں کوئی حرف مد نہیں جیسے الف ہے۔ دوسرا وہ کہ جس کے مد پر سب کا اتفاق ہے۔ جیسے کاف – نون – صاد' وغیرہ۔ تیسرے وہ کہ جس کے قصر پر اتفاق ہے۔ جیسے ھاء – یاء – چوتھے وہ جو مختلف فیہ ہے اور وہ حرف عین ہے۔

فَیُمْطَلَا: مَطْلٌ: کے معنی ہیں دراز کرنا۔ بولتے ہیں مطلة الحدیدة – امطلتها – ومنه المطل فی الدین۔

(۱۷۹) وَاِنْ تَسْكُنِ الْیَا بَیْنَ فَتْحٍ وَّ هَمْزَةٍ
بِكِلْمَةٍ اَوْ وَاوٍ فَوَجْهَانِ جُمِّلَا

وَاِنْ	تَسْكُنْ	اَلْیَا	بَیْنَ فَتْحٍ	وَهَمْزَةٍ
اور اگر	ساکن ہوں	یاء	فتحہ کے درمیان	اور ہمزہ

بِكِلْمَةٍ	اَوْ	وَاوٍ	فَوَجْهَانِ	جُمِّلَا
کلمہ	یا	واؤ	پس دو وجہیں	خوبصورت قرار دی گئیں

اگر ایک کلمہ میں یاء ساکنہ یا واؤ ساکنہ ہو اور ان سے پہلے فتحہ اور بعد میں ہمزہ ہو جیسے كَهَیْـَٔةِ – سَوْاَةَ۔ تو ان حروف لین میں ورش کے لئے دو وجہ پسند کی گئی ہیں۔ یہ صورت بعینہٖ مد متصل کی سی ہے صرف حرف مد اور حرف لین کا فرق ہے۔ دو وجہوں سے مراد طول و توسط ہیں۔ طول اس لئے کہ مدیت سے مقصد فصل کرنا ہے۔ اور توسط اس لئے کہ ادنیٰ درجہ میں بہرحال

اس سے بھی مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔

(۱۸۰) بِطُوْلٍ وَّقَصْرٍ وَّصْلُ وَرْشٍ وَّوَقْفُهٗ

وَعِنْدَ سُكُوْنِ الْوَقْفِ لِلْكُلِّ اُعْمِلَا

وَوَقْفُهٗ	وَصْلُ وَرْشٍ	وَقَصْرٍ	بِطُوْلٍ
اور اس کا وقف	ورش کا وصل	اور قصر	طول کے ساتھ

اُعْمِلَا	لِلْكُلِّ	وَعِنْدَ سُكُوْنِ الْوَقْفِ
عمل میں لائی گئی ہیں	تمام کے لئے	اور وقف کے سکون کے وقت

یہ پہلے شعر کا تتمہ ہے اور وَجْهَانِ۔ جو شعر سابقہ میں آیا ہے اسی کی تشریح کی گئی ہے مطلب یہ ہے کہ دو وجہیں جو ورش کے لئے پسندیدہ ہیں وہ طول اور قصر ہیں۔ اور خواہ ایسے کلمہ پر وقف کیا جائے یا وصل دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ بہر حال طول و توسط جائز ہوگا۔

یہ بھی واضح رہے کہ یہاں قصر سے مراد توسط ہے اور قرینہ اس پر یہ ہے کہ بِطُوْلٍ وَّ قَصْرٍ فرمایا بِمَدٍّ وَّ قَصْرٍ نہیں فرمایا۔ کیونکہ طول کے مقابلہ میں توسط ہی آ سکتا ہے ترک مد نہیں۔ البتہ اگر مد کے ساتھ قصر بولا جاتا تو مد کا مفہوم چونکہ طول و توسط دونوں میں مشترک ہے اس وقت یقیناً قصر سے ترک مد ہی مراد ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ اوپر شعر میں ناظم کے الفاظ

ع وَفِيْ عَيْنِ نِ الْوَجْهَانِ وَالطُّوْلُ فُضِّلَا

میں جمہور شراح نے وجہین سے طول و توسط مراد لیا ہے کیونکہ طول کا مقابل توسط ہی ہو سکتا ہے۔ قصر نہیں دوسرے یہ کہ مہدوی وغیرہ نے بتصریح فرمایا ہے کہ وجہین سے مراد طول و توسط ہیں۔

﴿قولہ﴾ وَعِنْدَ سُكُوْنِ الْوَقْفِ الخ واو لین یا یاء لین پر مشتمل ایسے کلمہ پر اگر وقف کیا جائے تو سب کے نزدیک یہ دو وجہیں جائز ہیں۔ خواہ حرف لین کے بعد ہمزہ ہو یا غیر ہمزہ جیسے شَيْءٍ - سَوْءٍ - مَيْتٍ اور خَوْفٌ وغیرہ اور ایک تیسری وجہ قصر بھی جائز ہے جو آئندہ شعر سے معلوم ہوتی ہے۔

(۱۸۱) وَعَنْهُمْ سُقُوْطُ الْمَدِّ فِيْهِ وَوَرْشُهُمْ

يُوَافِقُهُمْ فِيْ حَيْثُ لَا هَمْزَ مُدْخَلَا

وَعَنْهُمْ	سُقُوْطُالْمَدِّ	فِيْهِ	وَوَرْشُهُمْ
اوران سے	مدکا سقوط	اس میں	اوران کے ورش

يُوَافِقُهُمْ	فِيْ	حَيْثُ	لَا	هَمْزَ	مُدْخَلًا
ان کی موافقت کرتے ہیں	میں	جہاں	نہ	ہمزہ	داخل کیا گیا

یہ تیسری وجہ بیان کی ہے یعنی قراء سے ایک تیسری وجہ سقوط مد بھی اس میں نقل کی جاتی ہے کیونکہ سکون عارضی ہے اور یاء کا ماقبل بھی مفتوح ہے۔

﴿قولہ﴾ وَوَرْشُهُمْ الخ یعنی مدلین عارض میں اگر حرف لین کے بعد ہمزہ کے علاوہ کوئی اور حرف ہو جیسے خَوْفٌ - ضَيْفٌ تو ورش بھی جمہور قراء کی موافقت کرتے ہوئے اس میں قصر کو جائز کہتے ہیں۔ البتہ اگر موقوف علیہ ہمزہ ہو تو ورش کے لئے صرف طول و توسط ہوگا قصر نہیں کیونکہ مد کے اسباب میں ہمزہ قوی سبب ہے۔

(۱۸۲) وَفِيْ وَاوِ سَوْءَاتٍ خِلَافٌ لِوَرْشِهِمْ
وَعَنْ كُلِّ نِ الْمَوْءُوْدَةُ اقْصُرْ وَمَوْئِلًا

وَفِيْ	وَاوِ سَوْءَاتٍ	خِلَافٌ	لِوَرْشِهِمْ
اور میں	سَوْءَاتٍ کی واو	خُلف	ان کے ورش کے لیے

وَعَنْ	كُلِّ	اَلْمَوْءُوْدَةُ	اُقْصُرْ	وَمَوْئِلًا
اور سے	تمام	اَلْمَوْءُوْدَةُ	قصر کر	اور مَوْئِلًا

اہل ادا میں ورش کے لئے سَوْاٰتٍ کے واؤ میں اختلاف ہوا ہے۔ یہ اختلاف مد اور سقوط مد کا ہے۔ بالفاظ دیگر یہ اختلاف قصر اور توسط میں دائر ہے کیونکہ جن اہل ادا نے مدلین کیا ہے وہ واؤ سَوْاٰتٍ کو باجماع مستثنیٰ قرار دیتے ہیں اور جو اس میں توسط کرتے ہیں مد بدل میں بھی توسط کرتے ہیں گویا اس میں صرف چار صورتیں ہوئیں۔ قصر واؤ مع تثلیث ہمزہ تین صورتیں یہ ہوئیں اور دونوں میں توسط، چوتھی صورت یہ ہوئی، چنانچہ اتحاف البریہ میں اسی طرف اشارہ ہے۔

ومن مد شيئا واوسوات قد قصر فلا مد فيها عند ورش فتجملا وللجزری سوأت

فاقصر لواوہ وثلث ثم وسطھما کلا لھمز۔

جس نے شَیْئًا میں مد کیا ہے اس نے سَوْاٰتٍ کی واؤ میں قصر کیا ہے لہٰذا سَوْاٰتٍ کے واؤ میں ورش کے نزدیک کوئی مد نہیں جو خوبصورت معلوم ہو۔

اور علامہ جزریؒ کے طریق میں سَوْاٰتٍ کی واؤ میں قصر کرو۔ اور ہمزہ میں تثلیث کرو۔ پھر دونوں میں توسط کرو۔

واو سَــوْاٰتٍ میں مد' قصر و توسط میں دائر ہوا۔ طول و توسط میں نہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ واو دراصل فتحہ کی مستحق تھی کیونکہ جمع کا قاعدہ ہے کہ جو لفظ فَعْلَةٌ کے وزن پر ہوتا ہے اس کی جمع فَعَلَاتٌ بفتح عین آتی ہے جیسے ثَمْرَةٌ کی جمع ثَمَرَاتٌ اور جَفْنَةٌ کی جمع جَفَنَاتٌ۔ اس سے معلوم ہوا کہ سَوْأَةٌ کی جمع سَوَاٰتٌ تھی۔ واؤ کو حرف علت ہونے کی وجہ سے تخفیفاً ساکن کیا گیا ہے۔

یا ترک مد کی وجہ یہ کہی جا سکتی ہے کہ کلمہ واحدہ میں دو ایسے مدوں کے جمع ہونے سے احتراز مقصود تھا کہ جن کا اقتضاء مدیت ضعیف ہے کیونکہ حرف لین پر مد ضعیف ہے اور مابعد ہمزہ پر بھی ضعیف ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ حروف لین والے دیگر کلمات میں بھی اختلاف ہوا ہے۔

یہ شبہ نہ کیا جائے کہ سَـوْاٰتٍ میں ماقبل ہمزہ ساکن ہے اور ورش کا یہ اصول گزر چکا ہے کہ اگر ماقبل ہمزہ ساکن ہو تو وہ مد نہیں کرتے۔ کیونکہ حرف مد سے پہلے واؤ حرف علت ہے اور اصول میں مراد یہ ہے کہ ماقبل صحیح ساکن نہ ہو جیسے قُرْاٰنٌ وغیرہ۔ دوسرے جیسا کہ ابھی اوپر بیان ہوا۔ سَوْاٰتٍ کی واؤ اصلاً مفتوح ہے ساکن عارضی طور پر ہوگئی۔

بہر حال اس کلمہ میں خاصی طویل بحثیں ہیں۔ حصری اور علامہ شاطبی کا نظم میں ایک دلچسپ مناظرہ بھی ابراز المعانی کے حاشیہ میں درج ہوا ہے جس کا وہاں مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

﴿قولہ﴾ وَ عَـنْ كُلِّ نِ الْمَوْءُ وْدَةُ اقْصُرْ وَمَوْئِلًا: یعنی تمام اہل ادا سے یہی نقل ہوا ہے کہ اَلْمَوْءُ وْدَةُ (تکویر) اور مَوْئِلًا (کہف) میں واوِ لین میں فقط قصر کرنا چاہیے اَلْمَوْءُ وْدَةُ میں اس لئے کہ واو لین اور مد بالھمز السابق میں دو مدوں کا اجتماع ثقیل سمجھا گیا اور سَوْاٰتٍ پر اس کو قیاس نہ کیا جائے کیونکہ وہاں واؤ لین اور اس کے بعد الف ممدودہ ہے جن میں اجتماع مدین ثقیل نہیں اور مَـوْئِلًا میں مد اس لئے نہیں کیا گیا تا کہ رؤس آیات میں مشاکلت قائم رہے۔ چنانچہ اس کے بعد مَوْعِدًا راس الآیت ہے۔

بَابُ الْهَمْزَتَيْنِ مِنْ كَلِمَةٍ (۱۹)

اس باب سے ہمزہ کے حالات وابواب شروع ہیں۔ ہمزہ کی بحثیں مسلسل پانچ بابوں میں پھیلتی چلی گئی ہیں۔ ہمزہ منفرد ہوتا ہے یا دوسرے ہمزہ کے ساتھ مجتمع' پہلی قسم پر تین بابوں میں مباحث آئیں گی۔ دوسری قسم کی دوصورتیں ہیں یا اجتماع ہمزتین ایک کلمہ میں ہوگا یا دوکلموں میں' دوہمزوں کے اجتماع پر اگلا باب آ رہا ہے۔

ایک کلمہ میں اجتماع ہمزتین کی صورت یہ ہوتی ہے کہ پہلا ہمزہ استفہامیہ ہوتا ہے۔ اور دوسرا کلمہ کا جزو۔ حقیقت میں تو یہ دو کلمے ہوئے لیکن رسم الخط کے لحاظ سے چونکہ یہ کلمہ علیحدہ شمار نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے ہمزہ استفہامیہ پر وقف صحیح نہیں۔ تقدیراً اس ہمزہ کو کلمہ کا جز مانا گیا۔ البتہ اس باب میں صرف ایک کلمہ ایسا ہے جس میں اجتماع ہمزتین حقیقت میں بھی ایک ہی کلمہ میں ہے اور وہ ہے اَئِمَّةٌ۔

حاصل یہ ہے کہ یہ دونوں ہمزہ متحرک ہوں گے۔ ان میں سے پہلا استفہامیہ ہوگا اور کبھی غیر استفہامیہ لیکن ہمیشہ مفتوح ہی ہوگا۔ دوسرا ہمزہ مفتوح' مضموم اور مکسور تینوں طرح ہوگا۔

(۱۸۳) وَتَسْهِيلُ اُخْرىٰ هَمْزَتَيْنِ بِكِلْمَةٍ

سَمَا وَبِذَاتِ الْفَتْحِ خُلْفٌ لِتَجْمُلَا

سما ل

بِكِلْمَةٍ	هَمْزَتَيْنِ	اُخْرىٰ	وَتَسْهِيلُ
کلمہ میں	دوہمزے	دوسرا	اورتسہیل

لِتَجْمُلَا	خُلْفٌ	وَبِذَاتِ الْفَتْحِ	سَمَا
تاکہ خوبصورت ہوجائے	اختلاف	اورفتحہ والے میں	بلند ہوا

یعنی ایک کلمہ میں جب دوہمزہ متحرکہ قطعیہ واقع ہوں تو دوسرے ہمزہ میں تسہیل (نافع۔ ابن کثیر اور بصری) کے لئے ہوتی ہے اور ذات الفتح میں ہشام کے لئے خُلف ہے تاکہ نطق میں کلمہ حسین معلوم ہو۔

تسہیل کے معنی مطلقاً تخفیف کے ہیں۔ تخفیف کی تین قسمیں ہیں: (۱) ابدال (۲) نقل۔ اور (۳) بین بین۔ ''بَابُ وَقْفِ حَمْزَةَ وَهِشَامٍ'' میں یہ تینوں قسمیں آئیں گی۔ نقل کا ایک مستقل باب آ رہا ہے اور ابدال پر بَابُ الْهَمْزِ

الْمُفْرَدِ'' آنے والا ہے۔ بہر حال ابدال ہمزہ متحرکہ اور ساکنہ دونوں میں ہو گا لیکن نقل اور بین بین ہمیشہ ہمزہ متحرکہ میں ہو گی۔ تسہیل کا لفظ اگر چہ لغوی حیثیت سے ان تینوں قسموں پر بولنا صحیح ہے لیکن اصطلاح قراء میں اس سے مراد بین بین لیتے ہیں' یعنی ہمزہ کو ہمزہ اور اس حرف مد کے درمیان پڑھنا جو اس کی حرکت کے موافق ہو یہاں یہی مراد ہے۔ یعنی ایک کلمہ میں متصل جب دو ہمزہ متحرکہ جمع ہوں تو نافع' ابن کثیر اور ابو عمرو بصری کی قراءات میں ہمزہ ثانیہ مفتوحہ کو بین الہمز والالف پڑھیں گے جیسے ءَ اَنْذَرْتَھُمْ اور اگر مکسور ہو تو بین الہمز والیاء پڑھیں گے۔ جیسے اَئِنَّكُمْ اور اگر مضموم ہو تو بین الہمز والواو پڑھیں گے جیسے اَؤُنَبِّئُكُمْ اور باقی قراء کی قراءت میں دونوں ہمزوں میں تحقیق ہے کیونکہ تسہیل کی ضد تحقیق ہے۔

﴿قولہ﴾ وَبِذَاتِ الْفَتْحِ خُلْفٌ لِّتَجْمُلَا: اگر ہمزہ ثانیہ مفتوحہ ہو تو ہشام کے لئے تسہیل و تحقیق میں خُلف ہے۔ لِتَجْمُلَا میں لام ہشام کے لئے رمز ہے' تیسیر میں ہشام کے لئے صرف تسہیل بیان کی گئی ہے تحقیق نہیں۔ لہٰذا اس کو قصیدہ کی زیادات میں سے سمجھنا چاہیے۔

﴿نوٹ﴾ بین الہمزتین ادخال الف کا مسئلہ آگے آ رہا ہے یہاں صرف تسہیل و تحقیق سے بحث مقصود ہے۔

(۱۸۴) وَقُلْ اَلِفًا عَنْ اَھْلِ مِصْرَ تَبَدَّلَتْ
لِوَرْشٍ وَفِیْ بَغْدَادَ یُرْوٰی مُسَهَّلَا

وَقُلْ	اَلِفًا	عَنْ	اَھْلِ مِصْرَ	تَبَدَّلَتْ
اور کہہ تو	الف	سے	اہل مصر	بدل گیا

لِوَرْشٍ	وَفِیْ	بَغْدَادَ	یُرْوٰی	مُسَهَّلَا
ورش کے لیے	اور میں	بغداد	روایت کیا جاتا ہے	تسہیل کیا ہوا

اور کہو کہ اہل مصر کے طریق میں ہمزہ ثانیہ مفتوحہ ورش کے لئے الف سے تبدیل ہوا ہے اور بغداد والوں میں وہ مسہل ہی روایت کیا جاتا ہے۔

تَبَدَّلَتْ میں ضمیر ذَاتِ الْفَتْحِ کی طرف راجع ہے۔

ورش کے لئے ہمزہ مفتوحہ میں یہ دونوں طریق ماخوذ ہیں کیونکہ علامہ دانی نے مختلف مشائخ سے دونوں طریق میں پڑھا ہے۔ حاصل یہ کہ ورش کے لئے خُلف ہے۔ ابدال اور تسہیل دونوں وجہیں جائز ہیں۔

﴿تنبیہ﴾ طریق مصریین کے مطابق ورش کے لئے ہمزہ ثانیہ میں ابدال کرتے ہوئے مدطویل بھی کیا جائے گا بشرطیکہ ہمزہ ثانیہ کے بعد کوئی ساکن حرف ہو۔ جیسے ءَ اَنْـذَرْتَهُـمْ وغیرہ۔ یہ مدلازم کلمی مخفف کہلائے گا۔ لیکن شیخ ضباع نے لکھا ہے کلمہ ءَ اَنْـتَ اور اَرَءَ یْـتَ پر اگر وقف کیا جائے تو اتحاف البریہ سے معلوم ہوتا ہے کہ فقط تسہیل کے ساتھ پڑھا جائے تا کہ مسلسل تین ساکنوں کا اجتماع نہ ہو۔ کلام عرب میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی اِلَّا یہ کہ مدغم ہو جیسے صَوَآفَّ۔

(۱۸۵) وَحَـقَّـقَهَـا فِـىْ فُـصِّـلَـتْ صُـحْـبَةٌ ءَ اَعْ

صحبة

جَـمِـىٌّ وَالْاُوْلٰـى اَسْـقِـطَـنَّ لِتَسْـهُـلَا

ل

وَحَقَّقَهَا	فِیْ	فُصِّلَتْ	صُحْبَةٌ
اور اسے تحقیق سے پڑھا	میں	حم السجدہ	ساتھی

ءَ اَعْجَمِیٌّ	وَالْاُوْلٰی	اَسْقِطَنَّ	لِتَسْهُلَا
ءَ اَعْجَمِیٌّ	اور پہلا	ضرور حذف کردے	تا کہ آسان ہو جائے

یعنی (۱) حمزہ، کسائی اور شعبہ نے ءَ اَعْـجَـمِـیٌّ وَّ عَـرَبِـیٌّ (سورۂ فصلت) کے ہمزۂ ثانیہ کو تحقیق سے پڑھا ہے اور (۲) باقیوں نے اس میں اپنے اصول مذکورہ کے مطابق تسہیل کی ہے۔ جبکہ ورش کے لیے اس میں ابدال بھی ہے لیکن (۳) ہشام نے ہمزۂ اولیٰ کو ساقط کیا ہے اور ہمزہ ثانیہ کو تحقیق سے پڑھا ہے گویا ہشام کی روایت پر یہ جملہ خبریہ ہے یا قرینہ حالیہ کی بنا پر ہمزہ استفہامیہ محذوف ہے۔

یہاں اتنا خیال رہے کہ ابن ذکوان اور حفص نے اپنے اصول کے خلاف اس کلمہ میں تسہیل کی ہے۔

(۱۸۶) وَهَـمْـزَةُ اَذْهَبْتُمْ فِی الْاَحْـقَافِ شُـفِّـعَـتْ

بِـاُخْـرٰی کَـمَـا دَامَـتْ وِصَـالًا مُـوَصَّلَا

ک د

وَهَمْزَةُ	اَذْهَبْتُمْ	فِیْ	الْاَحْقَافِ	شُفِّعَتْ
اور ہمزہ	اَذْهَبْتُمْ	میں	الاحقاف	جوڑا بنایا

بِاُخْرٰی	کَمَا	دَامَتْ	وِصَالاً	مُوَصَّلاَ
دوسرا	جیسا	ہمیشہ رہا	لگا تار کرنا	پہنچایا گیا

یعنی سورۂ احقاف میں اَذْهَبْتُمْ کے ہمزہ کے ساتھ ایک دوسرے ہمزہ کا اضافہ شامی اور مکی کرتے ہیں۔

ہمزہ کے اس اضافہ کے بعد اجتماع ہمزتین کا اصول مذکورہ بدستور اپنی جگہ قائم ہے۔

یعنی (۱) ابن ذکوان کے لئے دونوں میں تحقیق ہوگی۔ (۲۔۳) ہشام کے لئے خُلف ہوگا۔ (یعنی ہمزہ ثانیہ میں تسہیل مع ادخال الف یا تحقیق مع ادخال الف) اور (۴) مکی ثانیہ میں تسہیل کریں گے اور (۵) باقیوں کے لئے ایک ہمزہ کے ساتھ جملہ خبریہ پڑھیں گے گویا پانچ قراءات ہوئیں۔

شُفِّعَتْ: ملایا گیا' دوچند کیا گیا۔ شعر کا لفظی مفہوم یہ ہے کہ 'سورۂ احقاف میں اَذْهَبْتُمْ کے ہمزہ کے ساتھ دوسرا ہمزہ بھی ملایا گیا ہے اور یہ ہمزہ کا ملانا ایسا ہی دائمی ہے جیسا کہ اَذْهَبْتُمْ کا ہمزہ دائمی ہے۔ دراں حالیکہ یہ ایک مسلسل روایت ہے جو ہم تک پہنچائی گئی ہے۔

(۱۸۷) وَفِيْ نُــوْنَ فِيْ اَنْ كَانَ شَــفَّــعَ حَمْزَةٌ

وَشُـعْبَةُ اَيْـضًــا وَالــدِّمَشْــقِيْ مُسَهِّلاَ

وَفِيْ	نُوْنَ	فِيْ	اَنْ كَانَ	شَفَّعَ	حَمْزَةٌ
اور میں	نٓ والقلم	میں	اَنْ كَانَ	جوڑا بنایا	حمزہ

وَشُعْبَةُ	اَيْضًا	وَالدِّمَشْقِيْ	مُسَهِّلاَ
اور شعبہ	اسی طرح	اور دمشقی	تسہیل کرنے والا

یعنی سورۂ نون میں اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ میں حمزہ' شعبہ اور شامی نے ایک اور ہمزہ کا اضافہ کیا ہے۔

فرق اتنا ہے (۱) کہ حمزہ اور شعبہ نے اپنے اصول کے مطابق دونوں ہمزوں کو تحقیق سے پڑھا ہے اور شامی نے ثانی میں تسہیل کی ہے پھر شامی کے پہلے راوی (۲) ہشام ادخال الف اور تسہیل کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اور دوسرے راوی (۳) ابن ذکوان صرف ثانیہ میں تسہیل کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہشام یہاں اپنے اصول کے برخلاف صرف تسہیل کرتے ہیں خُلف نہیں ہے اور ابن ذکوان بھی اپنی اصل کے خلاف بجائے تحقیق تسہیل کر رہے ہیں اور (۴) باقیوں نے اَنْ ایک ہمزہ کے

ساتھ پڑھا ہے۔

(۱۸۸) وَفِــیْ اٰلِ عِــمْــرَانٍ عَــنِ ابْــنِ كَثِيْــرِهِــمْ

يُشَــفَّــعُ اَنْ يُــؤْتٰــی اِلٰــی مَـــا تَسَهَّلَا

اِبْنِ كَثِيْرِهِمْ	عَنْ	اٰلِ عِمْرَانٍ	وَفِيْ
ان کے ابن کثیر	سے	آل عمران	اور میں

تَسَهَّلَا	مَا	اِلٰی	اَنْ يُّؤْتٰی	يُشَفَّعُ
تسہیل والا ہوگیا	وہ	یہاں تک کہ	اَنْ يُّؤْتٰی	جوڑا بنایا جاتا ہے

یعنی سورۂ آل عمران میں اَنْ يُّؤْتٰـی اَحَدٌ کے شروع میں ابن کثیر نے ایک اور ہمزہ کا اضافہ کیا ہے اور اصول کے مطابق ثانیہ میں تسہیل کرتے ہیں اور باقیوں نے ایک ہمزہ پڑھا ہے۔

(۱۸۹) وَطٰــهٰ وَفِــی الْاَعْــرَافِ وَالشُّــعَـرَا بِهَــا

ءَ اٰمَــنْـتُــمْ لِــلْــكُــلِّ ثَــالِــثًـــا اُبْــدِلَا

بِهَا	وَالشُّعَرَا	الْاَعْرَافِ	وَفِيْ	وَطٰهٰ
اس میں	اور الشعراء	الاعراف	اور میں	اور طٰہٰ

اُبْدِلَا	ثَالِثًا	لِلْكُلِّ	ءَ اٰمَنْتُمْ
بدل دیا گیا ہے	تیسرا	تمام کے لئے	ءَ اٰمَنْتُمْ

یعنی سورۂ طٰہٰ میں ءَ اٰمَنْتُمْ سورۂ اعراف میں وَقَالَ فِرْعَوْنُ ءَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ اور سورۂ شعراء میں قَالَ ءَ اٰمَنْتُمْ۔ان تینوں جگہ تین تین ہمزہ تھے اصل میں ءَ اَءْ مَنْتُمْ تھا۔ان میں سے تیسرے ہمزہ کو تمام قراء کے لئے باجماع وجوباً الف سے بدلا گیا ہے۔

بِهَا ضمیر کا مرجع مذکورہ تینوں سورتیں ہیں۔یعنی فِيْهَا

(۱۹۰) وَحَقَّقَ ثَانٍ صُحْبَةٌ وَلِقُنبُلٍ
صحبة
بِإِسْقَاطِهِ الْأُولٰى بِطٰهٰ تُقُبِّلَا

وَحَقَّقَ	ثَانٍ	صُحْبَةٌ	وَلِقُنبُلٍ
اورتحقیق سے پڑھا	دوسرا	ساتھی	اور قنبل کے لیے

بِإِسْقَاطِهِ	اَلْأُولٰى	بِطٰهٰ	تُقُبِّلَا
اس کے حذف کے ساتھ	پہلا	طٰہٰ میں	قبول کیا گیا

یعنی ءَ اٰمَنتُمْ کے ہمزہ ثانیہ کو (۱) حمزہ، کسائی اور شعبہ نے اپنے اصول کے مطابق تحقیق سے پڑھا ہے اور (۲) باقیوں نے تسہیل کی ہے۔

ورش کے لئے طریق مصریین کے مطابق ہمزہ ثانیہ کو ابدال کر کے پڑھتے ہوئے اجتماع ساکنین (الفین) کی وجہ سے ایک الف کو حذف کر دیا جائے گا۔ (کتاب الایجاز لابی عمرو الدانی)

اس کے بعد قراءت ورش قراءت حفص کے وزن پر ہوگی کیونکہ حفص کے یہاں پہلے ہمزہ کو حذف کرتے ہیں جیسا کہ اگلے شعر میں معلوم ہوگا۔ بہر حال لفظ متحد ہوگا لیکن ماخذ مختلف سمجھنا چاہیے۔ نیز ورش کے لئے مدبدل میں تثلیث ہوگی۔

وَلِقُنبُلٍ – الخ ان تینوں مواقع میں سے صرف سورہ طٰہٰ میں قنبل پہلے ہمزہ کا اسقاط کرتے ہیں۔

(۱۹۱) وَفِي كُلِّهَا حَفْصٌ وَأَبْدَلَ قُنبُلٌ
فِي الْأَعْرَافِ مِنْهَا الْوَاوَ وَالْمُلْكِ مُوْصِلَا

وَفِي	كُلِّهَا	حَفْصٌ	وَأَبْدَلَ	قُنبُلٌ
اور میں	اس کے تمام	حفص	اور بدلا	قنبل

فِي	اَلْأَعْرَافِ	مِنْهَا	اَلْوَاوَ	وَالْمُلْكِ	مُوْصِلَا
میں	الاعراف	اس کو	واؤ	اور الملک	وصل کرنے والا

اور (۳) حفص نے تینوں مواقع میں پہلے ہمزہ کا اسقاط کیا ہے اور (۴) قنبل نے سورۂ اعراف میں پہلے ہمزہ کو واؤ سے بدل کر پڑھا ہے کیونکہ اس کا ماقبل یہاں مضموم ہے یعنی وَقَالَ فِرْعَوْنُ وَاٰمَنْتُمْ کیونکہ ہمزہ مفتوحہ جب ضمہ کے بعد آتا ہے تو اس کی تسہیل کی صورت یہی ہوتی ہے کہ اس کو واؤ سے بدل دیا جائے۔

اسی طرح وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُوَ اٰمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ میں بھی قنبل نے پہلے ہمزہ کو واؤ سے بدلا ہے کیونکہ یہاں بھی ہمزہ اولیٰ سے پہلے ضمہ ہے۔

یہ پہلے ہمزہ کا حال ہوا اور دوسرا ہمزہ قنبل اپنے اصول کے مطابق دونوں جگہ تسہیل سے پڑھتے ہیں۔ اور شعراء میں قنبل کا وہی حال ہے جو بقیہ مرموزین سَمَا (نافع۔ ابن کثیر۔ ابوعمرو) کا ہے۔ حاصل یہ ہے طٰہٰ میں قنبل نے پہلے ہمزہ کا اسقاط کیا۔ اعراف میں ابدال اور شعراء میں اس کا اثبات کیا ہے۔

ابوشامہ فرماتے ہیں کہ سورۂ ملک والے لفظ کو بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہ تھی کیونکہ ناظم نے باب الفروش سورۂ ملک میں بھی قنبل کے لئے اس ابدال کو ذکر کیا ہے۔

مُوْصِلًا- قُنْبُلٍ سے حال ہے یعنی ہمزہ اولیٰ کا ابدال اس وقت ہوگا جب ماقبل پر وقف نہ کیا جائے۔ لہٰذا اگر فِرْعَوْنَ یا اَلنُّشُوْرُ پر وقف کیا جائے اور مابعد سے ابتدا کی جائے تو یہ ابدال نہ ہوگا کیونکہ ماقبل کا ضمہ منفصل ہو گیا لہٰذا ہمزہ اولیٰ کو تحقیق سے پڑھنا چاہیے۔

(۱۹۲) وَاِنْ هَمْزُ وَصْلٍ بَيْنَ لَامٍ مُسَكَّنٍ

وَهَمْزَةِ الْاِسْتِفْهَامِ فَامْدُدْهُ مُبْدِلَا

مُسَكَّنٍ	لَامٍ	بَيْنَ	هَمْزُ وَصْلٍ	وَاِنْ
ساکن کیا ہوا	لام	درمیان	ہمزہ وصلی	اور اگر

مُبْدِلَا	فَامْدُدْهُ	وَهَمْزَةِ الْاِسْتِفْهَامِ
ابدال کرنے والا	پس اس کو کھینچ	اور ہمزہ استفہام

کتاب تیسیر میں یہ مسئلہ یہاں بیان نہیں ہوا۔ بلکہ سورۂ یونس میں آٰلْاٰنَ میں نقل کے ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

ناظم علیہ الرحمہ نے اس شعر اور اگلے دو شعروں میں ایک خاص مسئلہ بیان کیا ہے جس کا اختلاف قراءت سے کوئی تعلق نہیں بلکہ صرف توضیح وتمیز کے لئے لایا گیا ہے۔

مسئلہ یہ ہے کہ ہمزہ استفہامیہ ہمزہ وصل پر داخل ہو اور ہمزۂ وصلیہ کے بعد لام تعریف آ رہا ہو تو اس ہمزہ وصلیہ میں ابدال یا تسہیل ہوگی۔ ہمزہ وصلیہ درج کلام میں حذف نہ ہوگا جیسا کہ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ یا اَسْتَكْبَرْتَ وغیرہ میں حذف ہوگیا۔ یہاں ابدال یا تسہیل کی وجہ یہ ہے کہ اگر ہمزہ وصلیہ حذف کر دیا جائے تو کلام استفہامیہ کا کلام خبریہ کے ساتھ صورتاً التباس ہو جاتا ہے۔

تمام قراء کے لئے یہ کل چھ مواضع ہیں ءٓ آلذَّكَرَيْنِ۔ سورۂ انعام میں دو جگہ۔ ءٓ آلْئٰنَ سورۂ یونس میں دو جگہ۔ ءٓ آللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ نیز سورۂ یونس میں ءٓ آللّٰهُ خَيْرٌ سورۂ نمل میں اور ایک ساتواں مقام خاص ابوعمرو بصری کے لئے ہے۔ بِهِ ءٓ آلسِّحْرُ سورۂ یونس میں۔

اسی مسئلہ کے متعلق ناظم فرماتے ہیں وَاِنْ هَمْزُ وَصْلٍ الخ یعنی اگر ہمزہ وصل لام ساکنہ اور ہمزۂ استفہام کے درمیان واقع ہو تو ہمزہ وصل کو الف سے بدلو اور اجتماع ساکنین ہو جانے کی وجہ سے اس میں مد طویل بھی کرو تا کہ ساکنین میں فصل ہو جائے۔

البتہ اس حکم سے وہ صورت خارج سمجھنی چاہیے جس میں لام کو حرکت عارض ہو جائے چنانچہ یہ صورت نافع کی قراءت پر ءٓ آلْئٰنَ سورۂ یونس میں ہوئی ہے یہاں جو ہمزہ لام تعریف کے بعد ہے اس کی حرکت نقل کر کے لام کو دی گئی لہٰذا اس میں مد اور قصر اصل اور عارض پر نظر کرتے ہوئے دونوں جائز ہیں۔ اس کی تشریح اوپر بھی آ چکی ہے اور اس میں توسط جائز نہیں۔ گو بعض نے جائز کہا ہے وجہ یہ ہے کہ مد لازم ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ مدیت کا سبب یعنی سکون نقل حرکت کی وجہ سے باقی نہیں رہا۔ ایسی صورت میں دیگر نظائر کو دیکھنا چاہیے مثلاً اَلْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ۔ ابدال کی صورت میں الٓمّٓ اللّٰهُ بحالت وصل ایسے ہی الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ بحالت نقل۔ (کذا فی اتحاف البریہ)

(۱۹۳) فَلِلْكُلِّ ذَا اَوْلٰى وَيَقْصُرُهُ الَّذِى

يُسَهِّلُ عَنْ كُلٍّ كَالْاٰنَ مُثِّلَا

الَّذِى	وَيَقْصُرُهُ	ذَا اَوْلٰى	فَلِلْكُلِّ
جو	اور اسے قصر کرتا ہے	یہ بہتر	پس تمام کے لیے

مُثِّلَا	كَالْاٰنَ	كُلٍّ	عَنْ	يُسَهِّلُ
مثال دی گئی	جیسے الآنَ	تمام	سے	تسہیل کرتا ہے

یعنی مذکورہ مسئلہ میں ہمزہ وصل کا ابدال کرنا تسہیل کے مقابلہ میں سب کے نزدیک بہتر مانا گیا ہے۔ کیونکہ تسہیل میں ہمزہ وصل پر ایک گونہ حرکت پڑھنا ہے حالانکہ درج کلام میں ہمزہ وصل پر حرکت نہیں ہوتی۔ بہر حال جن لوگوں نے التقائے ساکنین سے بچنے کے لیے ہمزہ وصل کو تسہیل سے پڑھا ہے وہ کسی بھی امام کے لیے مد نہیں کرتے ہیں کیونکہ حکم میں مسہلہ اور محققہ دونوں یکساں ہیں۔ لہٰذا مد کی کوئی ضرورت نہیں۔ ناظم نے وَ يَقْصُرُهُ الَّذِىْ الخ میں اسی طرف اشارہ کیا ہے۔

(١٩٤) وَلَا مَدَّ بَيْنَ الْهَمْزَتَيْنِ هُنَا وَلَا
بِحَيْثُ ثَلَاثٌ يَتَّفِقْنَ تَنَزُّلَا

وَلَا	هُنَا	بَيْنَ الْهَمْزَتَيْنِ	مَدَّ	وَلَا
اور نہ	یہاں	دو ہمزوں کے درمیان	مد کیا	اور نہیں

تَنَزُّلَا	يَتَّفِقْنَ	ثَلَاثٌ	بِحَيْثُ
وقوعاً	متفق ہو رہے ہوں	تین	اس جگہ میں

هُنَا یعنی مذکورہ صورت میں ہمزہ وصل کو تسہیل سے پڑھا گیا۔ سب کے نزدیک بغیر مد یعنی بغیر ادخال الف کے پڑھی گئی ہے (ادخال الف کا مسئلہ عنقریب آ رہا ہے) وجہ یہ ہے کہ ہمزہ وصل بذاتہ عارضی ہوتا ہے حق یہ ہے کہ وصل میں اس کو حذف کیا جائے اس ہمزہ میں ثقل کے اثرات چونکہ نہیں اس لئے ثقل دور کرنے کا ذریعہ (ادخال الف) بھی اختیار نہیں کیا جائے گا۔

﴿قولہ﴾ وَلَا بِحَيْثُ ثَلَاثٌ يَتَّفِقْنَ - الخ اسی طرح جس کلمہ میں تین ہمزہ جمع ہو جائیں بین الہمزتین وہاں بھی ادخال الف نہ ہوگا۔

ایسا کلمہ جس میں تین ہمزہ جمع ہوئے دو ہیں۔ ءَامَنْتُمْ طٰہٰ اعراف اور شعراء میں اور ءَالِهَتُنَا خَيْرٌ سورۂ زخرف میں۔ تیسرا الف جیسا کہ اوپر معلوم ہوا ہمزہ سے وجوبی طور پر بدلا ہوا ہے۔ دوسرا ہمزہ اختلاف مذاہب کے مطابق محقق یا مسہل ہے اول اور ثانی کے درمیان ادخال الف کسی نے بھی نہیں کیا کیونکہ اس طرح کلمہ بجائے خفیف ہونے کے ثقیل ہو جاتا' دو ہمزہ اور دونوں کے بعد دو الف کا تلفظ خالی از دقت نہ تھا۔

(١٩٥) وَاَضْرُبُ جَمْعِ الْهَمْزَتَيْنِ ثَلَاثَةٌ
ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ اَئِنَّا اَءُنْزِلَا

وَاضْرُبْ	جَمْعِ الْهَمْزَتَيْنِ	ثَلَاثَةٌ
اور صورتیں	دو ہمزوں کا اجتماع	تین

ءَ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ	اَئِنَّا	اَءُ نْزِلَا
ءَ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ	اَئِنَّا	اَءُ نْزِلَ

یعنی اجتماع ہمزتین فی کلمۃ کی کل تین صورتیں ہیں۔ یہ تنوع صرف دوسرے ہمزہ کی حرکت کے احتمال پرمبنی ہے ورنہ پہلا ہمزہ جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا ہے استفہامیہ ہونے کی وجہ سے ہمیشہ مفتوح ہوگا۔ دوسرا ہمزہ یا مفتوح ہوگا جیسے ءَ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ یا مکسورہ جیسے اَئِنَّا لَتَارِكُوْا یا مضمومہ جیسے ءَ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ۔

(۱۹۶) وَمَـدُّكَ قَبْـلَ الْـفَتْـحِ وَالْـكَسْـرِ حُـجَّةٌ
ح
بِهَـا لُـذْ وَقَبْـلَ الْـكَسْـرِ خُـلْفٌ لَـهُ وَلَا
ب ل ل

وَمَدُّكَ	قَبْلَ	اَلْفَتْحِ	وَالْكَسْرِ	حُجَّةٌ
اور تیرا مد کرنا	پہلے	فتحہ	اور کسرہ	دلیل

بِهَا	لُذْ	وَقَبْلَ	اَلْكَسْرِ	خُلْفٌ	لَهٗ	وَلَا
اس کے ساتھ	پناہ پکڑ	اور پہلے	کسرہ	اختلاف	اس کے لیے	مد

اس شعر میں مد سے مراد بین الہمزتین ادخال الف ہے۔ یہ الف فاصل ہوتا ہے تا کہ دو ہمزوں کے درمیان حاجز ہو کر ایک کو دوسرے سے دور کر دے باجماع ائمہ اس کی مقدار ایک الف ہے۔ اس کے مقابلہ میں بعض کا یہ قول کہ اس کا حکم مد متصل کا ہے قطعاً شاذ ہے۔

﴿قولہ﴾ حُجَّةٌ بِهَا لُذْ۔ یعنی ایک ایسی دلیل ہے جس کے ساتھ تو پناہ پکڑ۔

شعر کا مطلب یہ ہے کہ دوسرا ہمزہ جب کہ مفتوحہ یا مکسورہ ہو تو ابو عمرو۔ قالون اور ہشام کے لئے بین الہمزتین ادخال الف کرنا چاہیے۔ لیکن ہمزہ ثانی مکسورہ ہو تو ہشام کے لئے مد اور قصر میں خُلف ہے اور باقی نے بغیر ادخال الف کے قصر

سے پڑھا ہے۔

(۱۹۷) وَفِي سَبْعَةٍ لَا خُلْفَ عَنْهُ بِمَرْيَمٍ
وَفِي حَرْفَيِ الْأَعْرَافِ وَالشُّعَرَا الْعُلَا

وَفِي	سَبْعَةٍ	لَا خُلْفَ	عَنْهُ	بِمَرْيَمٍ
اور میں	سات	کوئی اختلاف نہیں	اس سے	مریم

وَفِي	حَرْفَيِ الْأَعْرَافِ	وَالشُّعَرَا	الْعُلَا
اور میں	الاعراف کے دوکلمات	اور الشعراء	عالیشان

(۱۹۸) أَئِنَّكَ أَئِفْكًا مَعًا فَوْقَ صَادِهَا
وَفِي فُصِّلَتْ حَرْفٌ وَبِالْخُلْفِ سُهِّلَا

أَئِنَّكَ	أَئِفْكًا	مَعًا	فَوْقَ	صَادِهَا
أَئِنَّكَ	أَئِفْكًا	دونوں	اوپر	اس کی صاد

وَفِي	فُصِّلَتْ	حَرْفٌ	وَبِالْخُلْفِ	سُهِّلَا
اور میں	فصلت	حرف	اور اختلاف کے ساتھ	تسہیل کیا گیا

یعنی اگرچہ ہمزہ ثانیہ مکسورہ سے پہلے ادخال الف میں ہشام کے لئے خُلف تھا لیکن سات جگہ اس سے مستثنیٰ ہیں ان میں ہشام کے لئے صرف ایک وجہ ادخال الف ہی کی ہے۔ وہ سات جگہ یہ ہیں:

(۱) أَئِذَا مَامِتُّ (مریم) (۲) أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ اور (۳) أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا. (دونوں اعراف میں) (۴) أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا (شعراء) (۵) أَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ اور (۶) أَئِفْكًا آلِهَةً (دونوں اس سورت میں ہیں جو سورۂ ص سے اوپر کی صورت ہے یعنی سورۂ صافات میں)۔ (۷) أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ (فصلت)۔

ان میں سے اخیر کلمہ میں ہشام کے لئے تحقیق و تسہیل میں خُلف ہوا ہے اور تیسیر میں صرف تسہیل پر اکتفا کیا گیا ہے تحقیق

نظم کی زیادات میں سے ہے۔

بظاہر یہ اشکال ہوتا ہے کہ پہلے ناظم علیہ الرحمہ نے فرمایا وَفِیْ سَبْعَةٍ لَّا خُلْفَ عَنْهُ کہ سات مواضع میں ہشام کے لئے کوئی خُلف نہیں اور ساتویں موضع کے متعلق فرمایا ہے وَبِالْخُلْفِ سُهِّلَا: کہ اس میں خُلف کے ساتھ تسہیل ہے لیکن ان دونوں میں باہم کوئی تضاد نہیں اول نفی خُلف کی ادخال الف میں ہے اور آگے چل کر خُلف ہمزہ مکسورہ کی تحقیق و تسہیل میں بتلایا ہے۔ یعنی ادخال الف تو اس ساتویں موضع میں بلا خُلف ہی ہوگا مگر یہاں ایک نئی بات یہ پیدا ہوئی جو ہشام کے اصول کے خلاف ہے کہ اس ہمزۂ مکسورہ کی تحقیق و تسہیل میں خُلف ہوا ہے۔

یہاں دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ ناظم نے جو فرمایا ہے وَفِیْ سَبْعَةٍ لَّا خُلْفَ عَنْهُ اس کا مطلب یہ ہوا کہ سات مواضع میں ہشام کے لئے خُلف نہیں یعنی صرف ادخال الف کی ایک وجہ ہے۔ اور ترک ادخال کی وجہ یہاں نہیں۔ لیکن سوال ہوتا ہے کہ لَا خُلْفَ عَنْهُ سے یہی مطلب کیوں پیدا ہوا' اگر کوئی مراد ناظمؒ کے خلاف یہ مطلب نکالے کہ ان سات مواضع میں کوئی خُلف نہیں یعنی ترک ادخال میں کوئی خُلف نہیں تو اس کو کیوں غلط کہا جائے گا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مسئلہ یوں شروع ہوا تھا۔

ع وَمَدُّكَ قَبْلَ الْفَتْحِ وَالْكَسْرِ حُجَّةٌ بِهَا لُذْ

اس سے ہشام کے لئے ذات الکسر میں ادخال الف ثابت ہوا' پھر اس سے استثناء کرتے ہوئے فرمایا تھا: وَقَبْلَ الْكَسْرِ خُلْفٌ لَّهٗ' پھر وَفِیْ سَبْعَةٍ لَّا خُلْفَ سے اصل مسئلہ ادخال الف کی طرف رجوع کیا گیا ہے۔

(۱۹۹) وَاَئِمَّةٌ بِالْخُلْفِ قَدْ مَدَّ وَحْدَهٗ

وَسَهِّلْ سَمَا وَصْفًا وَفِی النَّحْوِ اُبْدِلَا

سما

وَحْدَهٗ	مَدَّ	قَدْ	بِالْخُلْفِ	وَاَئِمَّةٌ
وہ اکیلا	مد کیا	تحقیق	اختلاف کے ساتھ	اور اَئِمَّةٌ

اُبْدِلَا	اَلنَّحْوِ	وَفِیْ	وَصْفًا	سَمَا	وَسَهِّلْ
بدلا گیا	نحو	اور میں	خوبی	بلند ہوا	اور تسہیل کر

یعنی لفظ اَئِمَّةٌ میں جو تمام قرآن میں پانچ جگہ آیا ہے صرف ہشام نے بالخُلف ادخال الف کیا ہے اور جمہور کی طرح بلا

ادخال الف قصر سے بھی پڑھا ہے اور بصری و قالون یہاں ادخال الف نہیں کرتے۔ نہ کرنے کی وجہ غالبًا یہ ہے کہ لفظ أَئِــمَّةً میں پہلا ہمزہ اور دوسرا ہمزہ ایک ہی لفظ کے حروف ہیں اور ادخال وہاں کیا گیا ہے جہاں پہلا ہمزہ استفہام کا ہے۔ (واللہ اعلم)

آگے فرماتے ہیں کہ نافع، ابن کثیر اور ابو عمرو کے لئے دوسرے ہمزہ میں ان کے اصول کے مطابق تسہیل کرو اور باقیوں کے لئے تحقیق سے پڑھو۔

﴿قولہ﴾ وَفِي النَّحْوِ اُبْدِلاَ: یعنی اس قسم کے اجتماع ہمزتین میں، ہمزہ ثانیہ مکسورہ کو نحویین یاء سے بدلتے ہیں اور صاحب اتحاف البریہ نے نشر کے حوالہ سے فرمایا ہے کہ نافع ابن کثیر اور ابو عمرو بصری کے لئے ایک صورت اس میں ابدال کی بھی جائز ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

ع وائـــمة سهــل او ابــدل لـبنـــافــع
ومك بـصـــر فـفـــي الـنـشـــر عـولا

"لفظ اَئِمَّۃٌ میں دوسرے ہمزہ کو نافع، مکی اور بصری کے لئے تسہیل یا ابدال سے پڑھو اور نشر پر اعتماد کرو۔"

(۲۰۰) وَمَــدُّكَ قَبْــلَ الــضَّمِّ لَــبّٰــى حَبِيْبُــهُ
ح ل
بِــخُــلْــفِهِــمَــا بَــرًّا وَجَـــآءَ لِيَــفْــصِلاَ
ب

حَبِيْبُهُ	لَبّٰى	اَلضَّمِّ	قَبْلَ	وَمَدُّكَ
اپنا دوست	لبیک کہا	ضمہ	پہلے	اور تیرا مد کرنا

لِيَفْصِلاَ	وَجَآءَ	بَرًّا	بِخُلْفِهِمَا
تاکہ جدا کردے	اور آیا ہے	اطاعت کرنے والا	ان دونوں کے اختلاف کے ساتھ

یعنی دوسرا ہمزہ اگر مضموم ہو تو ہشام اور ابو عمرو کے لئے ادخال الف میں خُلف ہے۔ دوسری وجہ قصر بھی ان سے مروی ہے اور قالون ادخال الف بغیر خُلف کے کرتے ہیں۔ باقی حضرات نے قصر سے پڑھا ہے۔ گویا قالون جمع ہمزتین کی تینوں قسموں میں صرف ادخال کرتے ہیں اور بصری ذات الفتح و ذات الکسر میں تو بلا خُلف ادخال کرتے ہیں اور ذات الضم میں بالخُلف ادخال کرتے ہیں اور ہشام صرف ایک قسم ذات الفتح میں بلا خُلف ادخال کرتے ہیں اور باقی دو میں خُلف ہے۔

﴿قولہ﴾ لَبّٰی حَبِیبُهٗ، یعنی ہمزہ مضمومہ سے پہلے تیرے مدکرنے کو اس کے دوست نے لبیک کہا ہے۔ برّا: نیک ہونے کے اعتبار سے۔

﴿قولہ﴾ وَجَآءَ لِیَفْصِلَا: یعنی ادخال الف اس لئے کیا جاتا ہے تاکہ ہمزتین میں یہ الف فاصل ہو جائے اور اجتماع ہمزتین کی ثقالت نہ رہے۔

(۲۰۱) وَفِیْ اٰلِ عِمْرَانٍ رَوَوْا لِهِشَامِهِمْ
كَحَفْصٍ وَفِی الْبَاقِیْ كَقَالُوْنَ وَاعْتَلٰی

لِهِشَامِهِمْ	رَوَوْا	اٰلِ عِمْرَانٍ	وَفِیْ
ان کے ہشام کیلئے	انہوں نے روایت کیا	آل عمران	اور میں

وَاعْتَلٰی	كَقَالُوْنَ	اَلْبَاقِیْ	وَفِیْ	كَحَفْصٍ
اور بلند ہوگیا	قالون کی مانند	باقی	اور میں	حفص کی مانند

بعض اہل ادا نے قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ (آل عمران) میں ہشام کے لئے تحقیق اور قصر کو روایت کیا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح کہ حفص پڑھتے ہیں۔ اور باقی مواقع میں قالون کی طرح ہشام کے لئے بھی تسہیل وادخال روایت کرتے ہیں۔

همزة مضمومة بعد المفتوحة فی کلمة کل تین جگہ آیا ہے۔

(۱) قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ (آل عمران) (۲) اَؤُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ (ص) (۳) ءَاُلْقِيَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ (قمر)۔

اس روایت کی رو سے ہشام کا مذہب یہ ہوا کہ وہ آل عمران میں بلا خلاف مع تحقیق ہمزتین بلا ادخال الف پڑھتے ہیں اور باقی دو مواقع میں قالون کی طرح ادخال الف کے ساتھ ہمزہ ثانیہ میں تسہیل کرتے ہیں۔

دونوں روایتوں کو ملانے سے حاصل یہ نکلا کہ ہشام کے لئے اَؤُنَبِّئُكُمْ میں (۱) تحقیق مع الادخال اور (۲) بغیر ادخال دو وجہ ہیں۔ اور اَؤُنْزِلَ اور اَؤُلْقِيَ میں (۱) تحقیق مع الادخال، (۲) تحقیق بلا ادخال، اور (۳) تسہیل مع الادخال تین وجہ ہیں۔

﴿قولہ﴾ اِعْتَلَا: سے معلوم ہوتا ہے کہ ہشام کیلئے حفص اور قالون کے ساتھ مطابقت والی وجہ کو زیادہ قوت حاصل ہے۔

بَابُ الْهَمْزَتَيْنِ مِنْ كَلِمَتَيْنِ (۱۲)

یعنی دو ہمزہائے قطعی دو کلموں میں اس طرح متصل آئیں کہ پہلا ایک کلمہ کے آخر میں اور دوسرا دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو۔ ایسے ہمزوں کی دو قسمیں ہیں: متفقتین اور مختلفتین۔ متفقتین کی پھر تین قسمیں ہیں۔ یا دونوں مفتوحہ ہوں گے، یا دونوں مکسورہ، یا دونوں مضمومہ۔ اور مختلفتین کی قرآن میں وقوع کے اعتبار سے پانچ قسمیں ہیں۔ اور عقلاً چھ قسمیں ہوتی ہیں لیکن چھٹی قسم یعنی ہمزہ مضمومہ بعد المکسورہ دو کلموں میں کہیں واقع نہیں ہوئی۔

(۲۰۲) وَاَسْقَطَ الْاُوْلٰى فِيْ اِتِّفَاقِهِمَا مَعًا

اِذَا كَانَتَا مِنْ كِلْمَتَيْنِ فَتَى الْعَلَا

وَاَسْقَطَ الْاُوْلٰى	فِيْ	اِتِّفَاقِهِمَا	مَعًا
اور پہلے کو حذف کیا	میں	ان دو کا متفق ہونا	اکٹھے

اِذَا	كَانَتَا	مِنْ	كِلْمَتَيْنِ	فَتَى الْعَلَا
جبکہ	دونوں	سے	دو کلموں	علاء کا جوان

یعنی دو کلموں میں جب دو ہمزہ متفقتین جمع ہوں تو ابوعمرو بصری پہلے ہمزہ کو ساقط کر کے صرف ایک ہمزہ پڑھتے ہیں۔

بعد والے محققین کا اس میں اختلاف ہے کہ ہمزہ اولیٰ ساقط ہوگا یا ثانیہ، اس اختلاف کا نتیجہ مد میں مرتب ہوتا ہے، کیونکہ جو پہلے ہمزہ کو حذف کرتے ہیں ان کے نزدیک مد منفصل ہے اور جو دوسرے کو حذف کرتے ہیں ان کے نزدیک متصل ہے۔ اس کے بعد مد منفصل میں دوری اور سوسی کی روایتوں میں اختلاف کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے۔ جیسا کہ پیچھے آ چکا ہے۔ آگے مزید توضیح آتی ہے۔

جمہور اہل ادا پہلے ہمزہ کو ساقط کرتے ہیں کیونکہ اکثر محل تغیر اواخر کلم ہوتے ہیں اور بعض دوسرے کو ساقط کرتے ہیں کیونکہ ثقل ثانیہ ہی کی وجہ سے حاصل ہوا۔

آگے ان کی مثالیں بیان کرتے ہیں۔

(۲۰۳) کَجَا اَمْرُنَا مِنَ السَّمَا اِنَّ اَوْلِیَا

اُولٰٓئِكَ اَنْوَاعُ اتِّفَاقٍ تَجَمَّلَا

کَجَا اَمْرُنَا	مِنَ السَّمَا اِنَّ	اَوْلِیَا
جیسے جا اَمْرُنَا	مِنَ السَّمَا اِنَّ	اَوْلِیَا

اُولٰٓئِكَ	اَنْوَاعُ اتِّفَاقٍ	تَجَمَّلَا
اُولٰٓئِكَ	اتفاق کی قسمیں	جمیل ہوگیا

جَآءَ اَمْرُنَا: یہ مفتوحتین کی مثال ہے۔ مِنَ السَّمَآءِ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ (سبا) مکسورتین کی مثال ہے۔ اور اَوْلِیَآءُ اُولٰٓئِكَ (الاحقاف) مضمومتین کی مثال ہے۔

قرآن میں مضمومتین کی مثال اور نہیں ہے۔ آگے قالون اور بزی کا اصول بیان کرتے ہیں۔

(۲۰۴) وَقَالُوْنُ وَالْبَزِیُّ فِی الْفَتْحِ وَافَقَا

وَفِیْ غَیْرِهٖ کَالْیَا وَکَالْوَاوِ سَهَّلَا

وَقَالُوْنُ	وَالْبَزِیُّ	فِیْ	اَلْفَتْحِ	وَافَقَا
اور قالون	اور البزی	میں	فتح	دونوں نے موافقت کی

وَفِیْ	غَیْرِهٖ	کَالْیَا	وَکَالْوَاوِ	سَهَّلَا
اور میں	اس کے علاوہ	یاء کی مانند	اور واؤ کی مانند	تسہیل کی

یعنی دو ہمزہ مفتوحتین جمع ہوں تو قالون اور بزی بھی ابو عمرو بصری کی طرح ایک کا اسقاط کرتے ہیں اور اگر مکسورتین ہوں تو پہلے ہمزہ میں تسہیل کالیاء اور مضمومتین میں پہلے ہمزہ میں تسہیل کالواؤ کرتے ہیں۔

(۲۰۵) وَبِالسُّوْءِ اِلَّا اَبْدَلَا ثُمَّ اَدْغَمَا

وَفِیْهِ خِلَافٌ عَنْهُمَا لَیْسَ مُقْفَلَا

وَبِالسُّوْءِ اِلَّا	اَبْدَلَا	ثُمَّ	اَدْغَمَا
اور بِالسُّوْءِ اِلَّا	ان دونوں نے ابدال کیا	پھر	دونوں نے ادغام کیا

وَ فِيْهِ	خِلَافٌ	عَنْهُمَا	لَيْسَ	مُقْفَلَا
اور اس میں	اختلاف	ان دونوں سے	نہیں ہے	بند کیا گیا

یعنی سورۂ یوسف اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا: میں قالون وبزی کے طریق میں اہل ادا مختلف ہیں۔ جمہور نے پہلے ہمزہ کو واؤ مکسورہ سے بدلا اور پھر اس کا ماقبل کی واؤ میں ادغام کیا ہے اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ پہلے ہمزہ میں تسہیل ہی ہے۔ (طرداً للباب)

﴿قولہ﴾ لَيْسَ مُقْفَلَا: یعنی قالون وبزی سے جو اس جگہ خُلف مروی ہے وہ مشہور ہے کوئی مغلق مسئلہ نہیں۔

٢٠٦ وَالْاُخْرٰى كَمَدٍّ عِنْدَ وَرْشٍ وَقُنْبُلٍ
وَقَدْ قِيْلَ مَحْضُ الْمَدِّ عَنْهَا تَبَدَّلَا

وَالْاُخْرٰى	كَمَدٍّ	عِنْدَ	وَرْشٍ	وَقُنْبُلٍ
اور دوسرا	مد کی مانند	نزدیک	ورش	اور قنبل

وَقَدْ	قِيْلَ	مَحْضُ	اَلْمَدِّ	عَنْهَا	تَبَدَّلَا
اور تحقیق	کہا گیا ہے	خالص	مد	اس سے	تبدیل کیا

یعنی ورش اور قنبل سے متفقین کی مذکورہ تینوں قسموں میں دو وجہیں نقل کی جاتی ہیں ایک وجہ یہ کہ پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل بین بین۔ چنانچہ تیسیر میں ایسا ہی مذکور ہے۔

دوسری وجہ یہ کہ پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کا اپنی حرکت کے موافق حرف مد سے ابدال یعنی ہمزہ مفتوح ہو تو الف سے اور مکسور ہو تو یاء سے اور مضموم ہو تو واؤ سے بدل لیتے ہیں۔ چنانچہ عام مصریوں کا یہی مذہب ہے۔

٢٠٧ وَفِيْ هٰؤُلَا اِنْ وَالْبِغَا اِنْ لِوَرْشِهِمْ
بِيَاءٍ خَفِيْفِ الْكَسْرِ بَعْضُهُمْ تَلَا

وَفِیْ	ھٰؤُلَا اِن	وَالْبِغَا اِنْ	لِوَرْ شِہِمْ
اور میں	ھٰؤُلَا اِن	اور اَلْبِغَا اِنْ	ان کے ورش کے لیے

بِیَاءٍ	خَفِیْفِ	اَلْکَسْرِ	بَعْضُھُمْ	تَلَا
یاء کے ساتھ	خفیف	کسرہ	ان کے بعض	پڑھا

بعض اہل ادا نے ھٰٓؤُلَآءِ اِنْ کُنْتُمْ (بقرہ) اور اَلْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ (نور) میں ورش کے لئے ایک تیسری وجہ بھی اختیار کی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہمزہ ثانیہ کو یاء مختلسۃ الکسر سے بدلا جائے۔ چنانچہ علامہ دانی نے ابن خاقان سے اسی طرح پڑھا ہے۔ (تیسیر)

﴿نوٹ﴾ خَفِیْفِ الْکَسْرِ سے اکثر شراح نے یاء مختلسۃ الکسر مراد لی ہے۔ لیکن علامہ جزری فرماتے ہیں۔ فجعلوا الثانية منها ياء مكسورة محضة الكسر۔ (نشر صفحہ ۲۷۹ جلد ۱) چونکہ یاء پر کسرہ پڑھنا بمقابلہ ہمزہ کے خفیف ہے اس لئے ناظمؒ نے بِیَاءٍ خَفِیْفِ الْکَسْرِ فرمادیا ہے۔ (سمعناہ عن الشیخ المرحوم)

اس کے مقابلہ میں باقی لوگوں نے ہمزتین میں تحقیق کی ہے۔

﴿تنبیہ﴾ معلوم ہو چکا کہ ورش وقنبل کے لئے ہمزہ ثانیہ میں تسہیل اور ابدال دونوں طرح ثابت ہے۔ اگر ابدال کیا جائے تو یہ دیکھنا چاہیے کہ ہمزہ ثانیہ کے بعد والا حرف کیسا ہے؟ ایک صورت یہ ہے کہ ساکن صحیح ہو جیسے ھٰٓؤُلَآءِ اِنْ ـ جَآءَ اَمْرُنَا تو ایسی صورت میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے حرف مد میں اشباع کر کے پڑھیں گے۔ اور اگر ہمزہ ثانیہ کے بعد کوئی حرف متحرک ہو۔ جیسے فِی السَّمَآءِ اِلٰہٌ ـ جَآءَ اَحَدُھُمْ ـ اَوْلِیَآءُ اُولٰٓئِکَ۔ تو حرف مد کی اصلی مقدار پر اضافہ نہیں کیا جائے گا۔ تیسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ہمزہ ثانیہ کے بعد والا حرف عارضی طور پر متحرک ہو۔ جیسے مِنَ السَّمَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ ـ النَّبِیُّ ءِ اِنْ اَرَادَ (بروایت ورش) تو اس وقت مد و قصر دونوں جائز ہیں۔

اور اگر مفتوحتین کی صورت میں ہمزہ ثانی کے بعد الف ہو۔ جیسے جَـــآءَ اٰلَ تو اس میں مد بدل کے بعد دو وجہیں ہیں۔ ایک یہ کہ الف کو التقاء ساکنین کی وجہ سے حذف کر دیا جائے۔ دوسری صورت یہ کہ حذف نہ کیا جائے بلکہ مد میں اضافہ کیا جائے تاکہ فصل ہو جائے۔ یہ تمام تفصیل صاحب اتحاف البریہ نے لکھی ہے لیکن جَـــآءَ اٰلَ میں بہتر یہ ہے کہ ابدال نہ کیا جائے۔ بلکہ فقط تسہیل کی جائے (هكذا سمعنا عن الشيخ)۔

(۲۰۸) وَاِنْ حَـرْفُ مَـدٍّ قَبْـلَ هَـمْـزٍ مُـغَيَّـرٍ

يَـجُـزْ قَـصْـرُهُ وَالْـمَـدُّ مَـازَالَ اَعْـدَلَا

مُغَيَّرٍ	هَمْزٍ	قَبْلَ	حَرْفُ مَدٍّ	وَاِنْ
مغیر کیا گیا	ہمزہ	پہلے	حرف مد	اور اگر

اَعْدَلَا	مَازَالَ	وَالْمَدُّ	قَصْرُهُ	يَجُزْ
بہتر رہا	ہمیشہ	اور مد کرنا	اس کا قصر	جائز ہے

یعنی اگر کوئی حرف مد ہمزہ مغیرہ سے پہلے واقع ہو (جیسا کہ ابوعمرو، قالون اور بزی کے مذہب میں ہوگا) تو اس میں قصر اور مد دونوں جائز ہیں۔ لیکن مد ہمیشہ بہتر رہا ہے۔

اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ ابوعمرو، قالون اور بزی پہلے ہمزہ میں تغیر کرتے ہیں۔ یعنی کبھی اسقاط اور کبھی تسہیل۔ قصر کی وجہ یہ کہ سبب مد ہمزہ زائل ہو گیا۔ یا اپنے ثقیل تلفظ سے تسہیل کی طرف متغیر ہو گیا اور مد کی وجہ یہ کہ نظر اصل پر کی جائے، کیونکہ اصل میں ہمزہ محققہ ہے۔

ناظم نے مد کو ترجیح دی ہے چنانچہ فرمایا وَالْـمَـدُّ مَـازَالَ اَعْـدَلَا لیکن قصر کے مقابلہ میں مد کی ارجحیت اسی وقت ہے جب کہ ہمزہ مغیرہ کا کچھ اثر باقی ہو جیسا کہ تسہیل کی صورت میں۔ ورنہ اسقاط کی حالت میں بہتر یہی ہے کہ قصر کیا جائے کیونکہ ہمزہ کا کوئی اثر باقی نہیں رہا۔ (اتحاف البریہ)

مثلاً ابوعمرو کے لئے هٰٓؤُلَآءِ اِنْ ایک ہمزہ کے اسقاط کے ساتھ پڑھا جائے تو اس میں تین صورتیں جائز ہیں۔ یا تو هَا میں قصر کیا جائے اور اُولَآ میں مد یا قصر کیا جائے۔ دو صورتیں یہ ہوئیں تیسری صورت یہ کہ دونوں میں مد کیا جائے۔ اس کے برعکس جائز نہیں یعنی هَـــا میں مد کرتے ہوئے اُولَآءِ میں قصر صحیح نہیں۔ کیونکہ اگر یہ فرض کیا جائے کہ اُولَآءِ میں ہمزہ اولیٰ ساقط ہوا ہے تو یہ دونوں مد منفصل کی قبیل سے ہوں گے۔ لہٰذا یا دونوں میں مد کیا جائے یا دونوں میں قصر۔ اور اگر دوسرے ہمزہ کا حذف فرض کیا جائے تو یہ مد متصل کے قبیل سے ہوگا۔ لہٰذا کوئی وجہ نہیں کہ مد متصل میں قصر کیا جائے اور منفصل میں مد کیا جائے۔

اور جب قالون کے لئے پہلے ہمزہ میں تسہیل کی جائے تو مذکورہ چاروں صورتیں جائز ہیں گویا اُولَآءِ میں عارض کا اعتبار کرنے اور نہ کرنے پر مد اور قصر دونوں متفرع ہیں عام اس سے کہ هَا میں مد کیا جائے یا قصر۔

(۲۰۹) وَتَسْهِيلُ الْأُخْرٰى فِي اخْتِلَافِهِمَا سَمَا

تَفِيْءَ اِلٰى مَعْ جَآءَ اُمَّةً اُنْزِلَا

وَتَسْهِيلُ الْاُخْرٰى	فِيْ	اِخْتِلَافِهِمَا	سَمَا
اور دوسرے کی تسہیل	میں	ان دونوں کے اختلاف	بلند ہو گیا
تَفِيْءَ اِلٰى	مَعْ	جَآءَ اُمَّةً	اُنْزِلَا
تَفِيْٓءَ اِلٰى	ساتھ	جَآءَ اُمَّةً	نازل کیا گیا

یہاں سے ہمزتین مختلفین کا بیان شروع ہے اور یہ بیان ختم باب تک چلا گیا ہے، مطلب یہ ہے کہ ہمزتین کی حرکتوں میں اختلاف کے وقت نافع، ابن کثیر اور ابوعمرو کی قراءات میں ہمزہ ثانیہ میں تسہیل ہوگی:

ہمزتین مختلفین قرآن مجید میں پانچ قسموں پر آئے ہیں۔ ان پانچ قسموں میں تسہیل مختلف نوعیت سے ہوئی ہے۔ جیسا کہ تفصیل سے معلوم ہوگا۔ لہٰذا یہاں تسہیل اصطلاحی مراد نہیں بلکہ بالمعنی اللغوی مراد ہے۔ تاکہ ابدال کی صورت کو بھی شامل ہو جائے۔

پانچ قسموں کی تفصیل یہ ہے کہ پہلی صورت ہمزہ اول مفتوح ہو اور ثانی مکسور۔ دوسری صورت اول مفتوح اور ثانی مضموم۔ تیسری اور چوتھی صورت یہ کہ ثانی مفتوح ہو اور اول مضموم یا مکسور ہو۔ یہ چار قسمیں ہوئیں۔ پانچویں یہ کہ اول مضموم اور ثانی مکسور ہو۔

عقلی طور پر کل چھ قسمیں متصور ہوتی ہیں لیکن چھٹی قسم یعنی اول مکسور اور ثانی مضموم جیسے فِي الْمَآءِ اُمَمٌ کا وقوع قرآن میں نہیں ہوا۔

اس شعر میں انواع پنجگانہ میں سے پہلی دو کو بیان کیا ہے۔ مثال اول میں ہمزۂ مفتوحہ کے بعد ہمزۂ مکسورہ ہے۔ چنانچہ فرمایا تَفِيْٓءَ اِلٰى۔ دوسری یہ کہ ہمزہ مضمومہ بعد مفتوحہ کے ہو جیسے جَآءَ اُمَّةً (مومنون) یہ بھی واضح رہے کہ مفتوحہ کے بعد ہمزہ مضمومہ کی بس یہی ایک مثال ہے۔

(۲۱۰) نَشَآءُ اَصَبْنَا وَالسَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا

فَنَوْعَانِ قُلْ كَالْيَا وَكَالْوَاوِ سُهِّلَا

نَشَاءُ اَصَبْنَا	وَالسَّمَاءِ اَوِ ائْتِنَا
نَشَآءُ اَصَبْنَا	اور اَلسَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا

فَنَوْعَانِ	قُلْ	كَالْيَا	وَكَالْوَاوِ	سُهِّلَا
پس دوقسمیں	کہہ تو	یاء کی مانند	اور واؤ کی مانند	تسہیل کی گئی

نَشَآءُ اَصَبْنَا میں ہمزہ مفتوحہ بعد مضمومہ کی مثال ہے۔ایسے ہی اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ وغیرہ اور مِنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا یہ ہمزہ مفتوحہ بعد مکسورہ کی مثال ہے۔

﴿قولہ﴾ فَنَوْعَانِ الخ یعنی ہمزتین کی وہ دو قسمیں جو اوپر کے شعر میں مذکور ہوئیں۔ان میں ہمزہ ثانیہ کو تسہیل بین بین سے پڑھا جائے گا۔كَالْيَاوَ كَالْوَاوِ سے یہی مراد ہے۔

(۲۱۱) وَنَوْعَانِ مِنْهَا اُبْدِلَا مِنْهُمَا وَقُلْ
یَشَآءُ اِلٰى كَالْيَاءِ اَقْيَسُ مَعْدِلَا

وَنَوْعَانِ	مِنْهَا	اُبْدِلَا	مِنْهُمَا	وَقُلْ
اور دوقسمیں	اس سے	دونوں بدلی گئیں	ان دونوں سے	اور کہہ تو

یَشَآءُ اِلٰى	كَالْيَاءِ	اَقْيَسُ	مَعْدِلَا
یَشَآءُ اِلٰى	یاء کی مانند	زیادہ قرین قیاس	ازروئے انصاف

یعنی مذکورہ اقسام میں سے تیسری اور چوتھی میں ہمزہ ثانیہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف مد (واؤ اور یاء) سے بدل کر پڑھا جائے گا۔لَوْ نَشَآءُ اَصَبْنَاهُمْ میں واؤ سے اور فِي السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا میں یاء سے بدل کر پڑھیں گے کیونکہ ضمہ کے مناسب واؤ اور کسرہ کے مناسب یاء ہے۔

مِنْهَا کی ضمیر انواع متقدمہ کی طرف راجع ہے۔ اُبْدِلَا میں نَوْعَانِ کی طرف راجع ہے۔اور مِنْهُمَا میں واؤ اور یاء کی طرف۔

﴿قولہ﴾ وَقُلْ یَشَآءُ الخ یہاں سے پانچویں قسم کا حکم بیان فرماتے ہیں۔کہ اگر ہمزہ مکسورہ بعد مضمومہ ہو جیسے

يَشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ ہمزہ ثانیہ کو بین الہمز والیاء مسہلہ پڑھا جائے۔ اَقْيَسُ مَعْدِلًا یعنی تسہیل کرنا انصاف کی رو سے زیادہ قرین قیاس ہے۔

(۲۱۲) وَعَنْ اَكْثَرِ الْقُرَّآءِ تُبْدَلُ وَاوُهَا

وَكُلٌّ بِهَمْزِ الْكُلِّ يَبْدَا مُفَصَّلَا

وَعَنْ	اَكْثَرِ	اَلْقُرَّاءِ	تُبْدَلُ	وَاوُهَا
اور سے	اکثر	قراء	بدلا جاتا ہے	اپنے واؤ

وَكُلٌّ	بِهَمْزِ الْكُلِّ	يَبْدَا	مُفَصَّلَا
اور تمام	تمام کے ہمزہ کے ساتھ	ابتداء کرتا ہے	جدا کرنے والا

یعنی پانچویں قسم میں جمہور قراء کی یہ رائے ہے کہ ہمزہ ثانیہ کو خالص واؤ سے بدلا جائے اس قسم میں یہ دو مذہب ہوئے کہ پہلے مذہب کو نحویین کے قیاس کے زیادہ قریب کہا گیا ہے اور دوسری وجہ کا باعتبار نقل قراء کے زیادہ مضبوط اور معمول بہا ہونا بیان کیا ہے۔

اس قسم میں ایک تیسری رائے اخفش کی بھی نقل کی جاتی ہے کہ ہمزہ ثانیہ میں تسہیل کالواوی کی جائے لیکن نشر میں اس پر تعقب کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ نہ یہ نقلاً صحیح ہے اور نہ تلفظ کے اعتبار سے ممکن۔ بہر حال یہ تمام تفصیل مرموزین سما (نافع۔ ابن کثیر۔ ابوعمرو) کی ہوئی باقی چار قراء نے ہمزتین کو تحقیق سے پڑھا ہے۔

﴿قولہ﴾ وَكُلٌّ بِهَمْزِ الْكُلِّ يَبْدَا یعنی متفقتین یا مختلفتین کی تمام انواع مذکورہ میں تسہیل یا ابدال اسی وقت ہے جب کہ دونوں کلموں کو وصل کر کے پڑھا جائے اور اگر پہلے پر وقف کر دیا جائے تو دوسرے کلمے کے ابتدا میں ہمزہ کو باتفاق آئمہ محقق پڑھا جائے گا۔ کیونکہ تغیر اس بنا پر تھا کہ اجتماع ہمزتین کی ثقالت دور ہو اور جب اجتماع ہی نہ رہا تو تغیر بھی نہ ہوگا۔

(۲۱۳) وَالْاِبْدَالُ مَحْضٌ وَالْمُسَهَّلُ بَيْنَ مَا

هُوَ الْهَمْزُ وَالْحَرْفِ الَّذِيْ مِنْهُ اُشْكِلَا

وَالْإِبْدَالُ	مَحْضٌ	وَالْمُسَهَّلُ	بَيْنَ	مَا
اورابدال	خالص	اور تسہیل	درمیان	جو

هُوَ	اَلْهَمْزُ	وَالْحَرْفِ	اَلَّذِي	مِنْهُ	اُشْكِلَا
وہ	ہمزہ	اورحرف	جس	اس سے	حرکت دیا گیا

ابدال وتسہیل چونکہ اس باب میں بار بار آئے ہیں اس شعر میں ان کی تشریح کرتے ہیں یعنی ابدال کے معنی ہیں ہمزہ کو خالص حرف مدہ سے بدل دیا جائے اور تسہیل یہ ہے کہ ہمزہ کو ہمزہ اور اس حرف مدہ کے درمیان درمیان پڑھا جائے جو اس کی حرکت کی جنس سے ہو مضموم ہو تو بین الہمز والواو۔ مکسور ہو تو بین الہمز والیاء اور مفتوح ہو تو بین الہمز والالف پڑھا جائے۔

﴿قولہ﴾ اُشْكِلَا: یعنی ضُبِطَ بِالْحَرَكَةِ۔

بَابُ الْهَمْزِ الْمُفْرَدِ (۱۲)

مفرد سے یہ مراد ہے کہ اس کے ساتھ دوسرا ہمزہ نہ ہو جیسا کہ گزشتہ دو بابوں میں اجتماع ہمزتین کی بحثیں تھیں۔ ہمزہ مفرد کا بیان مسلسل تین بابوں میں آئے گا۔ ان میں سے یہ پہلا باب ہے۔

ہمزہ کی تخفیف کی تین صورتیں ہیں، نقل، ابدال اور تسہیل۔ گذشتہ دو بابوں میں عام حالات میں ہمزہ ثانیہ میں تسہیل ہوئی۔ اور کہیں کہیں ابدال و اسقاط بھی ہوا ہے۔ اس باب میں تمام ابدال ہے اور اس سے اگلے باب میں تمام نقل ہے اور تیسرے باب وقف حمزہ وہشام میں یہ تینوں قسمیں آئیں گے۔

(۲۱۴) إِذَا سَكَنَتْ فَاءً مِنَ الْفِعْلِ هَمْزَةٌ

فَوَرْشٌ يُرِيهَا حَرْفَ مَدٍّ مُبَدِّلَا

إِذَا	سَكَنَتْ	فَاءً	مِنَ	اَلْفِعْلِ	هَمْزَةٌ
جب	ساکن ہو	فاء	میں	فعل	ہمزہ

فَوَرْشٌ	يُرِيهَا	حَرْفَ مَدٍّ	مُبَدِّلَا
پس ورش	اس کو دکھاتے ہیں	حرف مد	بدلنے والا

یعنی جب کہ ہمزہ بحالیکہ وہ فعل کا فاء کلمہ ہو ساکن واقع ہو رہا ہو تو ورش اس ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کی جنس کے مطابق حرف مدسے تبدیل کر کے پڑھتے ہیں' جیسے مَاتِيَا' يُوْمِنُوْنَ وغیرہ۔

مفہوم کو زیادہ قریب الی الفہم کرنے کے لئے یوں سمجھو کہ جو ہمزہ ساکنہ' ہمزہ وصل۔تاء۔فاء۔میم۔نون۔واؤ۔یاء۔کے بعد واقع ہوگا۔اس کو حرف مدسے بدل دیا جائے گا جیسے اِئْتِ بِقُرْاٰنٍ– ثُمَّ ائْتُوْصَفًّا– اَلَّذِى اؤْتُمِنَ– يُؤْمِنُوْنَ– فَأْتُوْ– فَاْتِيَا– لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ– وَأْمُرْ اَهْلَكَ– اِئْتَمِرُوْ بَيْنَكُمْ' اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ– يَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ۔ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ۔ يَا صَالِحُ ائْتِنَا' لِقَآءَ نَا ائْتِ وغیرہ۔

﴿قولہ﴾ يُرِيْهَا یعنی يُرِيْكَ اِيَّاهَا۔

(۲۱۵) سِوٰى جُمْلَةِ الْاِ يْوَا ءِ وَالْوَاوُ عَنْهُ اِنْ
تَفَتَّحَ اِثْرَالضَّمِّ نَحْوُ مُؤَجَّلَا

سِوٰى	جُمْلَةِ الْاِ يْوَاءِ	وَالْوَاوُ	عَنْهُ	اِنْ
سوائے	اَلْاِ يْوَاءِ کا جملہ	اور واؤ	اس سے	اگر

تَفَتَّحَ	اِثْرَالضَّمِّ	نَحْوُ	مُؤَجَّلَا
فتحہ والا ہو	ضمہ کے بعد	جیسے	مُؤَجَّلَا

یعنی سوائے اس کلمہ کے جو لفظ اِيْوَاءٌ سے مشتق ہو جیسے تُؤْوِى– تُؤْوِيْهِ– مَأْوٰهُمْ– مَأْوٰكُمْ– اَلْمَأْوٰى– فَأْوٗا– استثناء کی وجہ یہ ہے کہ لفظ تُؤْوِىْ میں ابدال کے مقابلہ میں زیادہ خفت ہمزہ میں ہے کیونکہ ابدال میں دو واؤ جمع ہوتے ہیں۔پھر طرداً للباب دیگر تمام الفاظ میں ہمزہ کو باقی رکھا گیا گو ان میں واوین کا جمع ہونا متصور نہیں۔

﴿قولہ﴾ وَالْوَا وُعَنْهُ اِنْ الخ یعنی اگر ہمزہ فاء کلمہ میں ہو اور مفتوح ہو اور اس سے پہلا حرف مضموم ہو تو ایسا ہمزہ بھی واؤ سے بدلا جائے گا۔گو یہ ہمزہ ساکنہ نہیں جیسے۔يُؤَدِّهٖ– يُؤَاخِذُ– يُؤَلِّفُ– مُؤَجَّلًا– مُؤَذِّنٌ– اَلْمُؤَلَّفَةِ– اور فُؤَادَكَ' سُؤَالِ وغیرہ میں یہ ابدال نہ ہوگا کیونکہ ہمزہ عین کلمہ ہے۔

﴿قولہ﴾ عَنْهُ: اى عن ورش۔

(۲۱۶) وَيُبْــدَلُ لِلسُّــوْسِــيِّ كُــلُّ مُسَــكَّــنٍ

مِــنَ الْهَــمْــزِ مَــدًّا غَيْــرَ مَــجْــزُوْمٍ اُهْــمِلَا

وَ يُبْدَلُ	لِلسُّوْسِيِّ	كُلُّ	مُسَكَّنٍ
اور بدلا جاتا ہے	سوسی کے لئے	ہرایک	ساکن

مِنْ	اَلْهَمْزِ	مَدًّا	غَيْرَ مَجْزُوْمٍ	اُهْمِلَا
سے	ہمزہ	مد	مجزوم کے علاوہ	چھوڑ دیا گیا

یعنی سوسی نے ہر ہمزہ ساکنہ کوابدال سے پڑھا ہے۔عام اس سے کہ وہ فاءکلمہ ہوجیسے يُؤْمِنُوْنَ - يَأْلَمُوْنَ - ائْذَنْ لِّيْ - یاعین کلمہ ہوجیسے رَأْسٌ - بَأْسٌ یالام کلمہ ہوجیسے فَادَّرَءْتُمْ - جِئْتَ - شِئْتَ۔

البتہ شرط یہ ہے کہ وہ ہمزہ جزم یابناء کی وجہ سے ساکن نہ ہو۔مثالیں آگے آرہی ہیں۔ابدال [1] صرف ہمزہ ساکنہ میں ہوا ہمزہ متحرکہ میں نہیں ہوا کیونکہ ہمزہ بحالت سکون زیادہ ثقیل ہوتا ہے۔نفَس اورصوت دونوں محبوس ہوجاتے ہیں۔یہ ہمزہ کی خصوصیت ہے ورنہ دیگر تمام حروف متحرک کے مقابلہ میں بحالت سکون زیادہ خفیف مانے گئے ہیں۔

مگراس خیال کی تردید میں کہا گیا ہے کہ پھرابوعمرو کے یہاں بَـارِئْكُمْ کوتخفیف حاصل کرنے کے لئے بجائے متحرک ساکن کیوں پڑھا گیا؟اسی طرح یہ کہنا کہ دیگر تمام حروف ساکن ہونے کی حالت میں زیادہ خفیف ہوتے ہیں محل نظر ہے کیونکہ نحویین سکون وسط کواسباب منع صرف میں سے ایک سبب شمار کرتے ہیں۔اس پرمحققین نے یہ کہا کہ ہمزہ ساکنہ کی تخصیص اس لئے ہوئی کہ اس کی تخفیف کی صرف ایک ہی صورت ہے اوروہ بدل ہے اس کے برخلاف ہمزہ متحرک کی تخفیف کی مختلف انواع ہیں اس لئے اسی کوبہتر سمجھا گیا کہ تخفیف صرف ساکن میں کی جائے تا کہ وہ تخفیف ہمیشہ بصورت ابدال ہر جگہ ایک ہی صورت میں قائم رہے بخلاف ہمزہ متحرکہ کے کہ اس میں مختلف النوع تخفیفات ہوتی ہیں۔یکسانیت نہیں ہوسکتی۔

(۲۱۷) تَسُــؤْ وَنَشَــاْ سِــتٌّ وَعَشْــرٌ يَشَــاْ وَمَــعْ

يُهَيِّــئْ وَنُــنَسِّــاْهَــا يُــنَبَّــاْ تَــكَــمَّلَا

---

[1] ابرازالمعانی للشیخ ابوشامہ

تَسُؤْ	وَنَشَأْ	سِتٌّ	وَعَشْرٌ	يَشَأْ	وَمَعْ
تَسُؤْ	اور نَشَأْ	چھ	اوردس	يَشَأْ	اورساتھ

يُهَيِّئْ	وَنُنْسَأْهَا	يُنَبَّأْ	تَكَمَّلَا
يُهَيِّئْ	اور نُنْسَأْهَا	يُنَبَّأْ	مکمل ہوئی

مجزوم کلمات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جزم کی وجہ سے ساکن ہونے والے تمام قرآن میں حسب ذیل کلمات ہیں۔

(پہلا) تَسُؤْ۔ جو تین جگہ آیا۔ تَسُؤْهُمْ۔ آل عمران اور توبہ میں۔ اور تَسُؤْكُمْ۔ سورۂ مائدہ میں۔

(دوسرا) نَشَأْ یہ بھی تین جگہ ہے یعنی شعراء، سبا، اور یٰس میں انہیں دوکلموں کی مجموعی تعداد بتاتے ہوئے ناظمؒ نے بطور صفت سِتٌّ فرمایا۔

(تیسرا) يَشَأْ ہے جو دس جگہ آیا ہے۔ اِنْ يَّشَأْ سورۂ نساء۔ انعام۔ ابراہیم۔ فاطر اور شوریٰ میں۔ اور سورۂ اسراء میں دو جگہ وَمَنْ يَّشَأْ۔ نیز سورۂ انعام میں دو جگہ۔ اور فَاِنْ يَّشَأْ سورۂ شوریٰ میں۔

(چوتھا) يُهَيِّئْ لَكُمْ۔

(پانچواں) اَوْنُنْسَأْهَا۔ جو سورۂ بقرہ میں ہے۔

(چھٹا) اَمْ لَمْ يُنَبَّأْ سورۂ نجم میں ہے۔ گویا کل کلمات مجموعی طور پر انیس ہوئے۔

اس ہمزہ ساکنہ کا استثناء اس لیے کیا گیا کہ یہ سکون حالت جزمی کی وجہ سے عارضی ہے۔

(۲۱۸) وَهَيِّئْ وَ اَنْبِئْهُمْ وَنَـبِّـئْ بِـاَرْبَـعٍ

وَاَرْجِـئْ مَـعًـا وَاقْـرَأْ ثَـلٰـثًـا فَـحَـصِّلَا

وَهَيِّئْ	وَاَنْبِئْهُمْ	وَنَبِّئْ	بِاَرْبَعٍ
اور هَيِّئْ	اور اَنْبِئْهُمْ	اور نَبِّئْ	چار

وَاَرْجِئْ	مَعًا	وَاقْرَأْ	ثَلٰثًا	فَحَصِّلَا
اور اَرْجِئْ	دو	اور اِقْرَأْ	تین	پس ضرور حاصل کرلے

یعنی سوسی کے یہاں ابدال سے وہ ہمزہ بھی مستثنیٰ ہے جو مبنی ہونے کی بنا پر ساکن ہو۔ ایسے کلمات کل گیارہ ہیں۔(۱) هَيِّئْ لَنَا سورۂ کہف میں۔(۲) اَنْبِئْهُمْ سورۂ بقرہ میں۔(۳) نَبِّئْنَا سورۂ یوسف میں۔(۴) نَبِّئْ عِبَادِيْ سورۂ حجر میں۔ (۵-۶) نَبِّئْهُمْ حجر اور قمر میں۔(۷-۸) اَرْجِئْهُ اعراف اور شعراء میں۔ (۹-۱۰-۱۱) اِقْرَأْ اسراء میں اور دو جگہ علق میں۔

﴿نوٹ﴾ نحویین اور علماء صرف کی اصطلاح میں نَبَّأْتُكُمَا اور اَسَأْتُمْ میں بھی ہمزہ کا سکون مبنی ہونے کی وجہ سے قرار دیا جائے گا لیکن قراء کی اصطلاح میں سکون سے صرف وہ سکون مراد ہے جو صیغہ امر کے آخر میں ہو۔ لہٰذا مذکورہ دونوں کلموں میں سوسی کے لئے ابدال ہوگا۔ آگے دوسرے مستثنیات کا ذکر کرکے ان کی علت بیان کرتے ہیں۔

(۲۱۹) وَتُؤْوِیْ وَتُؤْوِیْهِ اَخَفُّ بِهَمْزِهٖ
وَرِئْيًا بِتَرْكِ الْهَمْزِ يُشْبِهُ الْاِمْتِلَا

وَتُؤْوِیْ	وَتُؤْوِیْهِ	اَخَفُّ	بِهَمْزِهٖ
اور تُؤْوِیْ	اور تُؤْوِیْهِ	خفیف تر	اپنے ہمزہ کے ساتھ
وَرِئْيًا	بِتَرْكِ الْهَمْزِ	يُشْبِهُ	اَلْاِمْتِلَا
اور رِئْيًا	ہمزہ کو ترک کرنے سے	مشابہ ہوجاتا ہے	پانی بھرنا

مستثنیات میں تیسری نوع کا وہ کلمہ ہے جس میں ابدال بجائے خود چونکہ ثقالت کا باعث ہوتا تھا لہٰذا نہیں کیا گیا اور وہ ایک کلمہ ہے جو دو جگہ آیا ہے۔ تُؤْوِیْ اِلَيْكَ احزاب میں تُؤْوِيْهِ معارج میں۔ یہاں تحقیق کے مقابلہ میں ابدال اس لئے ثقیل ہے کہ بحالت ابدال دو واؤ جمع ہوجاتی ہیں۔ اسی لئے سوسی کے یہاں ورش کی طرح لفظ اِيْوَاءٌ کے تمام مشتقات کو ابدال سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا گیا۔ بلکہ صرف انہیں کلموں کو جن میں ابدال کے بعد دو واؤ کا اجتماع متصور ہے۔

مستثنیات میں چوتھا کلمہ رِءْيًا (مریم) ہے یہاں ابدال اس لئے نہیں ہوا کہ ہمزہ کے ساتھ اس لفظ کے معنی حسن منظر کے ہیں ابدال بالیاء کیا جائے تو دو یاء جمع ہوکر ادغام ہوگا حالانکہ رِيًّا کے معنی پانی سے بھر جانے کے ہیں۔

﴿قولہ﴾ يُشْبِهُ الْاِمْتِلَا: یعنی ابدال کرنے سے اِمْتِلَا بمعنی بھرنا سے التباس پیدا ہوگا۔

(۲۲۰) وَمُؤْصَدَةٌ اَوْصَدْتُّ يُشْبِهُ كُلُّهُ

تَخَيَّرَهُ اَهْلُ الْاَدَاءِ مُعَلَّلَا

كُلُّهُ	يُشْبِهُ	اَوْصَدْتُّ	وَمُؤْصَدَةٌ
اس کا تمام	مشابہ ہو جاتا ہے	اَوْصَدْتُّ	اور مُؤْصَدَةٌ

مُعَلَّلَا	اَهْلُ الْاَدَاءِ	تَخَيَّرَهُ
علت بیان کیا ہوا	اہل ادا	اس کو اختیار کیا ہے

پانچواں کلمہ مُؤْصَدَةٌ: ہے یہ کلمہ سورۃ بلد اور ہمزہ دو سورتوں میں آیا ہے۔ ابدال اس لئے نہیں کیا گیا کہ ایک لغت کے دوسرے لغت کے ساتھ ملتبس ہو جانے کا اندیشہ ہے کیونکہ اس لفظ میں دو لغت ہیں' ایک مُؤْصَدَةٌ۔ اَءْصَدْتُّ مہموز الفاء سے' اور دوسرا مُوْصَدَةٌ۔ اَوْصَدْتُّ معتل الفاء سے ہے۔ یہ دونوں گو ہم معنی ہیں لیکن چونکہ ابوعمرو کی قراءت میں اول مراد ہے لہٰذا سوسی نے التباس سے بچنے کے لئے ابدال نہیں کیا۔

اَوْصَدْتُّ۔ يُشْبِهُ کا مفعول ہے یعنی مُوْصَدَةٌ (بالواؤ) يُشْبِهُ اَوْصَدْتُّ مطلب خیز ترجمہ یہ ہے کہ مُؤْصَدَةٌ ابدال کے بعد اَوْصَدْتُّ معتل واوی کے ساتھ مشتبہ ہو جاتا تھا لہٰذا سوسی نے ابدال نہیں کیا۔ اور یہ تمام مذکورہ الفاظ جن میں ابدال نہیں ہوا' اہل ادا نے کچھ علل و وجوہات کے پیش نظر یوں ہی (بغیر ابدال کے) پڑھنا پسند کیا ہے۔

(۲۲۱) وَبَارِئِكُمْ بِالْهَمْزِ حَالَ سُكُوْنِهِ

وَقَالَ ابْنُ غَلْبُوْنٍ بِيَاءٍ تَبَدَّلَا

حَالَ سُكُوْنِهِ	بِالْهَمْزِ	وَبَارِئِكُمْ
اس کے سکون کی حالت	ہمزہ کے ساتھ	اور بَارِئِكُمْ

تَبَدَّلَا	بِيَاءٍ	ابْنُ غَلْبُوْنٍ	وَقَالَ
بدلا گیا	یاء کے ساتھ	ابن غلبون	اور کہا

سورۂ بقرہ میں بَــارِئِــكُــمْ دوجگہ آتا ہے۔ ابوعمرو بصری اس ہمزہ کو تخفیفاً ساکن پڑھتے ہیں اہل ادا کا سوسی کے لئے اختلاف ہے۔ جمہور نے اس ہمزہ کو محقق پڑھا ہے کیونکہ یہ ہمزہ محض تخفیفاً توالی حرکات کی بناء پر عارضی طور پر ساکن ہوگیا ہے۔ اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ وہ ہمزہ جو مبنی ہونے کی بنا پر مبدل نہ ہوگا تو بجا طور پر قیاس کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ بَــارِئِــكُــمْ کا ہمزہ ساکنہ بدرجہ اولیٰ مبدل نہ ہوگا چنانچہ علامہ جزری نشر میں فرماتے ہیں۔

وذلك (اى ابدال الهمزة ياء) غير مرضى لان اسكان الهمزة عارض فلا يعتد به۔

البتہ ابوالحسن ابن غلبون اس ہمزہ کو یاء سے بدلتے ہیں، تیسیر میں بھی انہیں کا اتباع کیا گیا ہے۔

﴿نوٹ﴾ یہاں تک سوسی کے مستثنیات کا بیان ختم ہوگیا۔ ناظم کے نزدیک تمام مختلف فیہ اور متفق علیہ مستثنیات کا شمار سینتیس ہوتا ہے اور صاحب تیسیر کے نزدیک کل پینتیس کلمات ہیں کیونکہ وہ بَــارِئِــكُــمْ (دوجگہ) میں استثناء نقل نہیں کرتے ہیں۔

(۲۲۲) وَوَالَاهُ فِـي بِـئْـرٍ وَفِـي بِـئْـسَ وَرْشُهُـمْ
وَفِـي الـذِّئْـبِ وَرْشٌ وَالْكِسَـائِـيْ فَـأَبْـدَلَا

وَرْشُهُمْ	بِئْسَ	وَفِي	بِئْرٍ	فِي	وَوَالَاهُ
ان کے ورش	بِئْسَ	اور میں	بِئْرٍ	میں	اور اس کی موافقت کی

فَأَبْدَلَا	وَالْكِسَائِيْ	وَرْشٌ	اَلذِّئْبِ	وَفِي
پس دونوں نے ابدال کیا	اور کسائی	ورش	اَلذِّئْبِ	اور میں

یعنی لفظ بِئْرٍ اور بِـئْـسَ میں ورش نے سوسی کا اتباع کیا ہے کہ ان دونوں لفظوں میں باوجود یکہ ہمزہ ساکنہ فاءِ فعل نہیں بلکہ عین کلمہ میں واقع ہے۔ لیکن وہ خاص طور پر ان دو کلموں میں ابدال کرتے ہیں۔

بِئْسَ قرآن میں متعدد جگہ آیا ہے اور بِئْرٍ سورۂ حج میں ہے۔ حاصل یہ کہ بِئْرٍ اور بِئْسَ میں ہمزہ کو ورش اور سوسی دونوں یاء سے بدلتے ہیں۔ اور باقی تحقیق سے پڑھتے ہیں۔ اور لفظ ذِئْبُ میں ورش اور کسائی دونوں نے سوسی کا اتباع کرتے ہوئے ہمزہ کو یاء سے بدلا ہے اور باقیوں نے تحقیق سے پڑھا ہے۔ لفظ ذِئْبُ سورۂ یوسف میں تین جگہ آیا ہے۔

(۲۲۳) وَفِـیْ لُـؤْلُـؤٍ فِـی الْعُـرْفِ وَالنُّكْـرِ شُعْبَةٌ

وَيَـــأْلِتْــكُــمُ الـــدُّوْرِیْ وَاِلا بْــدَالُ يُــجْتَلَا

وَفِیْ	لُؤْلُؤٍ	فِیْ	اَلْعُرْفِ	وَالنُّكْرِ	شُعْبَةٌ
اور میں	لُؤْلُؤٍ	میں	معرفہ	اور نکرہ	شعبہ

وَيَأْلِتْكُمْ	اَلدُّوْرِیْ	وَاِلا بْدَالُ	يُجْتَلَا
اور يَأْلِتْكُمْ	دوری	اور ابدال	دیکھا جاتا ہے

یعنی نیز لُؤْلُؤٍ کے پہلے ہمزہ کو واؤ سے بدلنے میں ابوبکر شعبہ نے سوسی کا اتباع کیا ہے۔
خواہ یہ کلمہ معرفہ باللام ہو یا نکرہ ہو جیسے يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ اور مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا۔ شعبہ نے پہلے ہمزہ کو اس لئے بدلا کہ ایک کلمہ میں دو ہمزہ کے اجتماع کی وجہ سے ثقالت نہ ہو۔ ہمزہ ساکنہ چونکہ زیادہ ثقیل ہوتا ہے اس لئے اسی کو بدلا گیا اور سوسی و شعبہ کے علاوہ باقی نے یہ ہمزہ تحقیق سے پڑھا ہے۔
اور لفظ لَا يَأْلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ (حجرات) میں سوسی نے ہمزہ کو یاء سے بدلا ہے۔ کیونکہ ان کے شیخ ابوعمرو بصری نے اس لفظ کو يَأْلِتْكُمْ میں ہمزہ سے پڑھا ہے۔ يَأْلِتْكُمْ من جملہ ان مقامات کے ہے جہاں بیان قراءات کے لئے قید لگانے سے استغناء کیا گیا ہے۔ گویا فرمانا چاہتے ہیں کہ يَأْلِتْكُمْ بِالْهَمْزِ جس سے باقیوں کی قراءات بغیر ہمزہ مفہوم ہوتی ہے یعنی يَلِتْكُمْ بہرحال دونوں لغتیں ہیں اور نقص کے معنی میں ہیں۔

(۲۲۴) وَوَرْشٌ لِــئَلَّا وَ الــنَّسِــیْءُ بِيَــائِــهٖ

وَاَدْغَــمَ فِــیْ يَــاءِ الــنَّسِــیِّ فَثَــقَّلَا

وَوَرْشٌ	لِئَلَّا	وَ النَّسِیْءُ	بِيَائِهٖ
اور ورش	لِئَلَّا	اور النَّسِیْءُ	اپنی یاء کے ساتھ

وَادْغَمَ	فِيْ	يَاءِ النَّسِيُّ	فَثَقَّلَا
اور ادغام کیا	میں	اَلنَّسِيُّ کی یاء	پس مشدد کردیا

یعنی لفظ لِئَلَّا جو سورۂ بقرہ، نساء اور حدید میں ہے ورش نے ہمزہ مفتوحہ کو یاء مفتوحہ سے بدل کر پڑھا ہے۔
اور اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ جو سورۂ توبہ میں ہے اس میں بھی ورش ہمزہ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کرتے ہیں اور باقی تمام قراء دونوں لفظوں میں ہمزہ کو تحقیق سے پڑھتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ فَثَقَّلَا: ای فشدد لان الشدید لازم للادغام۔

(۲۲۵) وَاِبْدَالُ اُخْرَى الْهَمْزَتَيْنِ لِكُلِّهِمْ
اِذَا سَكَنَتْ عَزْمٌ كَآدَمَ اُوْهِلَا

وَاِبْدَالُ	اُخْرَى الْهَمْزَتَيْنِ	لِكُلِّهِمْ
اور ابدال کرنا	دو ہمزوں میں کا دوسرا	ان کے تمام کے لئے

اِذَا	سَكَنَتْ	عَزْمٌ	كَآدَمَ	اُوْهِلَا
جبکہ	ساکن ہو	واجب	جیسے اٰدَمَ	اہل بنایا گیا

یعنی ایک کلمہ میں جب دو ہمزہ جمع ہوں اور دوسرا ساکن ہو تو تمام قراء کے یہاں اس کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف مد سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے اٰدَمَ کو اصل میں ءَاْدَمَ تھا۔ ایسے ہی اُوْهِلَا کہ اصل میں اُؤْهِلَا تھا۔ اور جیسے اُوْتِيَ۔ اُوْذِيْنَا۔ اِيْلَافِ۔ اِيْذَنْ لِّيْ وغیرہ۔

اس مسئلہ کو بیان کرنے کے لئے ''اجتماع ہمزتین فی کلمۃ'' کا باب زیادہ موزوں تھا۔ کیونکہ یہ باب ہمزۂ مفرد کے بیان میں لایا گیا ہے۔

﴿قولہ﴾ اُوْهِلَا: یہ کلمہ قرآنی نہیں ہے، تنگی شعر کی وجہ سے کلمہ غیر قرآنی سے مثال دی ہے۔ اُوْهِلَ فُلَانٌ لِكَذَا: کے معنی ہیں کہ فلاں شخص کو اس کام کا اہل بنادیا گیا یا أهلك الله فى الجنة ايهالا: سے ہے یعنی تجھ کو خدا جنت میں داخل فرمائے۔

بَابُ نَقْلِ حَرَكَةِ الْهَمْزَةِ اِلَى السَّاكِنِ قَبْلَهَا (۹)

یہ بھی ہمزہ مفرد کی تخفیف کے اقسام میں سے ایک قسم ہے۔اس کے ساتھ ہی سکتہ میں امام حمزہ کا مذہب بھی ذیلاً بیان کر دیا گیا ہے۔

(۲۲۶) وَحَرِّكْ لِوَرْشٍ كُلَّ سَاكِنٍ اٰخِرٍ
صَحِيْحٍ بِشَكْلِ الْهَمْزِ وَاحْذِفْهُ مُسْهِلَا

وَحَرِّكْ	لِوَرْشٍ	كُلَّ	سَاكِنٍ	اٰخِرٍ
اور تو حرکت دے	ورش کیلئے	ہر	ساکن	آخر

صَحِيْحٍ	بِشَكْلِ الْهَمْزِ	وَاحْذِفْهُ	مُسْهِلَا
صحیح	ہمزہ کی حرکت	اور اس کو حذف کردے	آسانی اختیار کرنے والا

یعنی اگر کوئی حرف ساکن آخر میں ہو اور وہ حرف ساکن حرف مدہ نہ ہو تو اس کے بعد دوسرے کلمہ کے شروع میں اگر ہمزہ ہو تو اس ہمزہ کی حرکت (ضمہ یا فتحہ یا کسرہ) نقل کر کے ماقبل کے حرف صحیح ساکن کو دو اور تخفیفاً ہمزہ کو حذف کر دو۔ یہ ورش کی روایت میں ہر جگہ کیا جائے گا جیسے مَنْ اٰمَنَ – بِعَادٍ اِرَمَ – لِيَوْمٍ اُجِّلَتْ۔

حرف ساکن کے لئے دو شرطیں بیان کی ہیں۔ایک یہ کہ وہ آخر کلمہ میں ہو جس سے خود بخود یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہوگا۔دوسری شرط یہ کہ یہ حرف ساکن صحیح ہو۔یعنی حرف مدہ نہ ہو۔جیسے فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ – قَالُوْٓا اٰمَنَّا۔اسی ذیل میں میم جمع کے بعد ہمزہ ہو تو وہ بھی اسی نقل سے مستثنیٰ ہے۔کیونکہ ہمزہ قطعی سے پیشتر میم جمع میں ورش صلہ کرتے ہیں۔جیسے وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ اس کو بیان کرنے کی اس لئے ضرورت نہیں سمجھی گئی کہ یہ مسئلہ سورۂ فاتحہ میں آچکا ہے۔

ع وَمِنْ قَبْلِ هَمْزِ الْقَطْعِ صِلْهَا لِوَرْشِهِمْ

یہ بھی واضح ہو کہ حرف صحیح بول کر صرف حرف مدے احتراز مقصود ہے مطلقاً حرف علت سے نہیں کیونکہ واو لین اور یاء لین کے بعد ہمزہ ہوگا تو اس میں نقل ہوگی۔جیسے ذَوَاتَيْ اُكُلٍ – خَلَوْا اِلٰى – تَعَالَوْا اَتْلُ۔

نقل کے اس ضابطہ میں عنکبوت کے شروع میں الٓمّٓ اَحَسِبَ بھی داخل ہے تاء تانیث بھی جیسے قَالَتْ

اُولٰاهُمْ۔ تنوین بھی جیسے كُفُوًا اَحَدٌ لام تعریف بھی جیسے اَلْاَرْضُ - اَلْاٰخِرَةِ۔ کسی سورت کا آخر اور دوسری سورت کا شروع بھی جیسے فَحَدِّثْ o اَلَمْ نَشْرَحْ -- حَامِيَةٌ o اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ وغیرہ۔

(۲۲۷) وَعَنْ حَمْزَةٍ فِي الْوَقْفِ خُلْفٌ وَعِنْدَهٗ

رَوٰى خَلَفٌ فِي الْوَصْلِ سَكْتًا مُقَلَّلَا

وَعِنْدَهٗ	خُلْفٌ	اَلْوَقْفِ	فِيْ	حَمْزَةٍ	وَعَنْ
اور اس کے نزدیک	اختلاف	وقف	میں	حمزہ	اور سے

مُقَلَّلَا	سَكْتًا	اَلْوَصْلِ	فِيْ	خَلَفٌ	رَوٰى
قلیلہ	سکتہ	وصل	میں	خلف	روایت کیا

شعر کا ترجمہ: اور (ساکن آخر قبل الہمز کی صورت میں ہمزہ والے کلمہ پر) وقف کرنے کی صورت میں امام حمزہ سے خُلف نقل کیا گیا ہے (ایک ورش کی طرح نقل اور دوسرے عدم نقل یعنی سکتہ) اور (مذکورہ صورت میں) ساکن آخر قبل الہمز کے وقت خلف نے (ساکن آخر والے اور قبل الہمز والے کلمہ کو) ملا کر پڑھنے میں سکتہ قلیلہ روایت کیا ہے۔

مطلب یہ ہوا کہ شعر بالا میں کلمہ ساکنۃ الآخر قبل الہمز کی جس صورت میں کہ ورش نقل کرتے تھے اسی صورت میں اگر اس ابتدائی ہمزہ والے کلمہ پر وقف کیا جائے گا تو امام حمزہ کے لئے اس میں خُلف یعنی نقل اور سکتہ دونوں وجہ جائز ہیں۔ مثلاً کوئی قَدْ اَفْلَحَ پڑھتے ہوئے حاء پر وقف کرتا ہے۔ تو اس کے لئے دو وجہ جائز ہیں۔ ایک یہ کہ قَدْ کی دال پر سکتہ کرے دوسرے یہ کہ ورش کی طرح ہمزہ کی حرکت دال پر نقل کرتے ہوئے ہمزہ کو حذف کرے۔

امام حمزہ کے اس مذہب کو ورش کی نقل کے مسئلہ پر عطف کر کے بیان کیا ہے۔ اس عطف کی وجہ سے خُلْفٌ میں ایک وجہ نقل خود بخود ذہن میں آ جاتی ہے۔ دوسری وجہ یعنی سکتہ کہاں سے معلوم ہوئی؟ جواب یہ ہے کہ یہ اگلی عبارت رَوٰى خَلَفٌ فِي الْوَصْلِ سَكْتًا مُقَلَّلَا سے معلوم ہوئی۔ کیونکہ اس کا مطلب ہے کہ جب کلمہ ساکنۃ الآخر اور ہمزہ والے کلمہ کو ملا کر پڑھا جائے تو کلمہ ساکنۃ الآخر پر سکتہ قلیلہ کیا جائیگا۔ خواہ ہمزہ والے کلمہ پر وقف کیا جائے یا نہیں' گویا اس عبارت میں وصل سے مراد کلمہ ساکنۃ الآخر اور ہمزہ والے کلمہ کو ملا کر پڑھنا ہے۔ اور وَعَنْ حَمْزَةٍ فِي الْوَقْفِ خُلْفٌ میں ہمزہ والے کلمے کے آخر میں وقف کرنا مراد ہے' لہٰذا دونوں عبارتوں میں باہم کوئی تغایر یا تخالف نہیں۔

قَدْ اَفْلَحَ کی حاء پر اگر کسی شخص نے وقف کیا تو ہم بیک وقت قَدْ کی دال کے اعتبار سے اس سے واصل کہیں گے اور

اَفْـلَـحَ کی حاء کے اعتبار سے واقف بھی کہیں گے۔ حاصل یہ ہوا کہ کلمہ ساکنۃ الآخر اور ہمزہ والے کلمہ کے درمیان بروایت خلف امام حمزہ کے لئے سکتہ تو ہمیشہ ہوگا۔ خواہ اس ہمزہ والے کلمہ پر وقف کیا جائے یا نہیں اور اگر وقف کیا جائے تو اب سکتہ کے علاوہ نقل بھی کر سکیں گے۔

جس طرح ورش کے لئے نقل کا ضابطہ عام تھا۔ اسی طرح وقف کی صورت میں امام حمزہ کے لئے اس خُلف کا ضابطہ بھی عام سمجھنا چاہیے۔ لہٰذا شعر بالا میں نقل کے عموم کے ذیل میں ہم نے جس قدر وجوہ و امثلہ ذکر کی ہیں وہ تمام یہاں خُلف کے ذیل میں پھر دیکھ لی جائیں۔

جس طرح حرُوف مدہ نقل حرکت سے ورش کے یہاں مستثنیٰ تھے یہاں بھی سکتہ و نقل سے مستثنیٰ ہیں۔ البتہ میم جمع قبل الہمز ورش کے یہاں صلہ کی وجہ سے نقل سے مستثنیٰ تھی، لیکن امام حمزہ کے یہاں اس پر صرف سکتہ کریں گے نقل نہیں۔ اس صورت میں اہل ادا نے اور بھی وجوہ لکھی ہیں لیکن بہتر اور معمول بہا یہی ہے کہ اس میں صرف سکتہ ہے۔ چنانچہ صاحب اتحاف البریہ فرماتے ہیں:

ع ولا نقل فی میـم الـجمیع لحمـزة
بل الوقف حکم الوصل فیما تنقلا

﴿قولہ﴾ وَعِنْدَهٗ: ای عند کل ساکن اخر صحیح

﴿قولہ﴾ سَكْتًا مُقَلَّلًا: جمہور شراح کے نزدیک مُقَلَّلًا کی قید اتفاقی اور تتمیما للبیت ہے۔ اور بعض کی رائے میں سکتہ کی قلیل و لطیف مقدار کی طرف اشارہ کر کے اس سکتہ سے احتراز مقصود ہے جو اوقاف میں ہوتا ہے، کیونکہ اس میں اس قدر لطافت و قلت نہیں یہی وجہ ہے کہ اس سکتہ قلیلہ میں وقف کے احکام جاری نہیں ہوتے مثلاً كُفُوًا اَحَدٌ میں كُفُوًا کی تنوین پر سکتہ کیا جائے گا، یہ نہیں کہ تنوین کو الف سے بدل کر سکتہ کیا جائے جیسے عِوَجًا ٥ قَيِّمًا میں، کہ سکتہ میں تنوین کو الف سے بدلا جائے گا۔ (هکذا سمعت من شیخی رحمه الله تعالٰی)۔

(۲۲۸) وَيَسْكُتُ فِيْ شَيْءٍ وَ شَيْئًا وَبَعْضُهُمْ
لَدَى اللَّامِ لِلتَّعْرِيفِ عَنْ حَمْزَةٍ تَلَا

وَبَعْضُهُمْ	وَشَيْئًا	شَيْءٍ	فِيْ	وَيَسْكُتُ
اوران کے بعض	اور شَيْئًا	شَيْءٍ	میں	اور سکتہ کرتا ہے

لَدٰی	اَللَّامِ	لِلتَّعْرِیفِ	عَنْ	حَمْزَةٍ	تَلَا
میں	لام	تعریف کے لئے	سے	حمزہ	پڑھا

اوپر کی عبارت پر عطف ہے یعنی وَعِنْدَهٗ رَوٰی خَلَفٌ فِی الْوَصْلِ سَکْتًا مُّقَلَّلَا۔ وَیَسْکُتُ اَیْضًا فِیْ شَیْءٍ وَ شَیْئًا۔ اس سے آگے وَبَعْضُهُمْ لَدٰی ۔ الخ سے دوسرے طریق کا بیان ہے جس کو ہم بعد میں واضح کریں گے۔

پہلا طریق ابوالفتح فارس کا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ خلف نے کلمہ ساکنۃ الآخر قبل الھمز میں اور لفظ شَیْءٍ میں خواہ شَیْءٌ مرفوع ومجرور واقع ہو یا شَیْئًا منصوب ہو۔ میں امام حمزہ کے لئے سکتہ کیا ہے۔ کلمہ ساکنۃ الآخر قبل الھمز کے ذیل میں دو قسم کے کلمے آتے ہیں ایک یہ کہ یہ صورت غیر لام تعریف میں ہو جیسے مَنْ اٰمَنَ ۔ قَدْ اَفْلَحَ ۔ تَعَالَوْا اِلٰی وغیرہ۔ آسانی کیلئے ہم اس قسم کو مفصول سے تعبیر کریں گے' دوسرے یہ کہ یہ صورت لام تعریف میں ہو' جیسے اَلْاٰخِرَةِ ۔ اَلْاَرْضُ اس کو ذوالملام کہا جائے گا' تیسرا لفظ شَیْءٍ ہے جس میں ورش کے یہاں نقل کا کوئی تعلق نہیں ہے ہم آسانی کے لئے اس لفظ کو موصول کہیں گے۔

ابوالفتح فارس کے مذکورہ طریق کا حاصل یہ ہوا کہ خلف کے لئے مفصول۔ ذوالملام اور موصول تینوں میں سکتہ کیا جائے گا اور خلاد کے لئے کسی میں بھی نہیں۔

﴿قولہ﴾ وَبَعْضُهُمْ الخ اس شعر کا تتمہ آنے والے شعر میں آرہا ہے۔ لہٰذا تشریح اگلے شعر کے ذیل میں سمجھنی چاہیے۔

(۲۲۹) وَشَیْءٍ وَشَیْئًا لَمْ یَزِدْ وَلِنَافِعٍ
لَدٰی یُوْنُسِ الْآنَ بِالنَّقْلِ نُقِّلَا

وَشَیْءٍ	وَشَیْئًا	لَمْ	یَزِدْ	وَلِنَافِعٍ
اور شَیْءٍ	اور شَیْئًا	نہیں	زیادہ کیا	اور نافع کے لئے
لَدٰی	یُوْنُسِ	اَلْآنَ	بِالنَّقْلِ	نُقِّلَا
میں	یونس	اَلْآنَ	نقل کے ساتھ	روایت کیا گیا

ماقبل کے شعر میں وَبَعْضُهُمْ الخ سے دوسرے طریق کا بیان شروع ہے۔ یہ ابوالحسن بن غلبون کا طریق کہلاتا ہے۔ ناظم کی مسلسل عبارت اس طرح ہوئی۔

وَبَعْضُهُمْ لَدَى اللَّامِ لِلتَّعْرِيفِ عَنْ حَمْزَةٍ تَلَا وَ شَىْءٍ وَشَيْئًا لَمْ يَزِدْ یعنی بعض اہل ادا (ابوالحسن بن غلبون) نے امام حمزہ کے لئے لام تعریف (ذوالللام) میں سکتہ تلاوت کیا ہے۔ اور نیز شَىْءٍ وَشَيْئًا (موصول) میں سکتہ تلاوت کیا ہے اور اس طریق والے نے مفصول کا اضافہ نہیں کیا۔ یعنی اس طریق میں امام حمزہ کے لئے مفصول میں سکتہ نہیں کیا گیا ہے۔

عبارت مذکورہ میں شَىْءٍ وَشَيْئًا ۔ اللَّامِ لِلتَّعْرِيفِ پر معطوف ہے۔ یعنی وبعضهم تلا السكتة لدى اللَّامِ لِلتَّعْرِيفِ ولدى شَىْءٍ وَشَيْئًا لَمْ يَزِدْ على هذا غيره ۔ اس تشریح سے سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ لَمْ يَزِدْ کا مفعول شَىْءٍ وَشَيْئًا نہیں بلکہ محذوف ہے اور تنگی شعر کی بنا پر لَمْ يَزِدْ سے پہلے واؤ استینافیہ نہیں لائی جا سکی۔

اس دوسرے طریق کا حاصل یہ ہوا کہ امام حمزہ (اپنے دونوں راویوں سمیت) کے لئے موصول اور ذوالللام دونوں میں سکتہ ہوگا اور مفصول میں نہ ہوگا۔ مطلب یہ کہ موصول اور ذوالللام میں خلف اور خلاد دونوں کی روایتوں میں سکتہ کیا جائے گا اور مفصول میں کسی کے لئے بھی نہیں۔

متاخرین میں یہ دونوں طریق معروف ومتواتر سمجھے جاتے ہیں لہٰذا اجرا کے وقت دونوں میں اس طرح تطبیق قائم کی گئی ہے کہ مفصول میں خلف کے لئے خُلف ہوگا یعنی سکتہ اور ترک سکتہ کیونکہ خلف کے لئے ابوالفتح فارس کے طریق میں مفصول میں سکتہ ہے اور ابن غلبون کے یہاں نہیں۔ لہٰذا خُلف ہوا۔ اور ذوالللام اور موصول میں خلف کے لئے فقط سکتہ ہی سکتہ پڑھا جائے گا کیونکہ دونوں طریقوں میں سکتہ ہی مروی ہے۔

﴿توضیح قراءت﴾

طریق اول ابوالفتح فارسؒ

موصول	ذوالللام	مفصول	رُواۃ
سکتہ	سکتہ	سکتہ	خَلف
ترک سکتہ	ترک سکتہ	ترک سکتہ	خلاد

طریق ثانی ابوالحسن بن غلبونؒ

رُواۃ	مفصول	ذوالّلام	موصول
خَلف	ترک سکتہ	سکتہ	سکتہ
خلاد	ترک سکتہ	سکتہ	سکتہ

الحاصل

رُواۃ	مفصول	ذوالّلام	موصول
خَلف	سکتہ وترک سکتہ	صرف سکتہ	صرف سکتہ
خلاد	صرف ترک سکتہ	سکتہ وترک سکتہ	سکتہ وترک سکتہ

اور خلاد کے لئے مفصول میں سکتہ نہیں ہوگا' کیونکہ مفصول میں خلاد کے لئے کسی طریق میں بھی سکتہ نہیں۔ اور ذوالّلام اور موصول دونوں میں خلاد کے لئے خُلف ہوگا کیونکہ ابوالفتح فارس کے طریق میں خلاد کے لئے مطلقاً ترک سکتہ ہے اور ابن غلبون کے طریق میں ان دونوں میں فقط سکتہ ہی ثابت ہوتا ہے۔ اسی مفہوم کو کسی نے اشعار میں موزوں کیا ہے۔

وَشَــیْءٍ وَاَلْ بِـــاسَّــکْـــتِ عَــنْ خَــلَفٍ بِلَا
خِلَافٍ وَفِــی الْــمَــفْــصُــوْلِ خُــلْفٌ تُــقُبِّلَا

وَخَلَّادُهُــمْ بِـــالْـخُـلْفِ فِــیْ اَلْ وَشَیْـئِــهٖ
وَلَا سَــکْــتَ فِـی الْـمَـفْـصُوْلِ عَـنْـهُ فَحَـصِّلَا

﴿تنبیہ﴾ ذوالّلام [1] اور موصول میں وصلاً اگر سکتہ کیا گیا تو وقف میں ذوالّلام [2] پر سکتہ اور نقل دونوں جائز ہیں۔ لیکن اگر کوئی وصل میں ترک سکتہ اختیار کرے تو وقف میں صرف نقل ہی ہوگی۔ صاحب اتحاف البریہ نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

ع وَفِــی اَلْ بِـنَــقْــلٍ قِفْ وَسَـکْــتٍ لِسَـاکِــتٍ
عَـلَيْهَــا وَعِــنْــدَ الـتَّــارِکِیْـنَ لَــهُ انْــقُلَا

---

[1] الشیخ الضباعؒ۔

[2] اور بقول ابوشامہؒ موصول پر وقف صرف نقل کے ساتھ ہوگا یعنی ہمزہ کی تخفیف ہوگی۔ صفحہ ۱۱۸

اور مفصول میں تفصیل یہ ہے کہ اگر وصلاً اس میں سکتہ کیا گیا ہے تو وقفاً نقل اور سکتہ دونوں جائز ہیں اور اگر وصلاً ترک سکتہ کو اختیار کیا گیا تو وقفاً نقل اور تحقیق ہوگی۔ حاصل یہ ہوا کہ مفصول میں خلف کے لئے وقف میں تین صورتیں ہوئیں' نقل' سکتہ اور تحقیق بلاسکت۔ اور خلاد کے لئے صرف دو وجہ ہوں گی نقل اور تحقیق بلاسکت۔[1] علامہ متولی فرماتے ہیں:

ع　وَفِیْ ذِی انْفِصَالٍ فَانْقُلِ اسْكُتْ لِسَاكِتٍ
وَعَنْ غَيْرِهٖ نَقْلٌ وَتَحْقِيْقُنْ اعْمِلَا

﴿نوٹ﴾ واضح ہو کہ مفصول میں بحالت وقف امام حمزہ کے لئے علامہ جزری کے طریق میں نقل نہیں ہے اس پر نشر میں کافی بحث کی گئی ہے بلکہ علامہ موصوف کا موقف یہ ہے کہ خود علامہ شاطبی کے طریق میں بھی نقل نہیں۔ لیکن قصیدہ کے الفاظ کے عموم کی بنا پر تمام شراح نے مفصول میں نقل کو اختیار کیا ہے۔

﴿قولہ﴾ وَلِنَافِعٍ لَدٰی یُوْنُسٍ الخ ناظم علیہ الرحمہ سکتہ کے بیان سے جو بطور جملہ معترضہ آ گیا تھا فارغ ہوئے تو نقل حرکت کے مسائل کی طرف پھر رجوع کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سورۂ یونس میں لفظ آٰلْاٰنَ جو دو جگہ آیا ہے پورے امام نافع دونوں جگہ ہمزۂ ثانیہ میں نقل کرتے ہیں۔ گویا ان دو کلموں میں قالون بھی نقل حرکت کے باب میں ورش کے موافق ہیں۔ ورش اپنے ضابطہ کے مطابق اور قالون دو ہمزوں کے ثقل اور ماقبل کے لام کے ساکن ہونے کی وجہ سے ہمزہ ثانیہ کی حرکت کو لام تعریف کی طرف نقل کرتے ہوئے پڑھتے ہیں۔

آٰلْاٰنَ مبتداء ہے اور نُقِّلَا خبر ہے آٰلْئٰنَ الذی فی یونس نقل لنافع وشدد لفظ نقل للاشارة الی تکثیر نقله' ای متواتر ونقله' قوم بعد قوم حتی وصل الینا— فلا شك فی صحته۔

(۲۳۰) وَقُلْ عَادَنِ الْاُوْلٰی بِاِسْكَانِ لَامِهٖ
وَتَنْوِيْنُهٗ بِالْكَسْرِ كَاسِيْهِ ظَلَّلَا
ك　ظ

وَقُلْ	عَادَنِ الْاُوْلٰی	بِاِسْكَانِ	لَامِهٖ
اور کہہ تو	عَادَنِ الْاُوْلٰی	اسکان کے ساتھ	اپنے لام

[1] اور ابو شامہؒ اس پر اضافہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ذوالّلام پر وقف کیا جائے تو اس کے برعکس خلاد کے لئے تین وجہ نقل۔ سکوت۔ تحقیق ہوں گی اور خلف کے لئے دو وجہ نقل اور سکوت ہوں گی۔

وَتَنْوِيْنُهُ	بِالْكَسْرِ	كَاسِيْهِ	ظَلَّلَا
اور اس کی تنوین	کسرہ کے ساتھ	اس کے لباس پہنانے والے	سایہ ڈالا

اور کہو وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادَانِ الْاُوْلٰى (نجم) کو اس کے لام کو ساکن اور اس کی تنوین کو کسرہ دیتے ہوئے دراں حالیکہ اس قراءت کے لباس پہننے والے قاری نے ہر اعتراض پر پردہ ڈال دیا ہے۔

مطلب یہ کہ مکی شامی اور کوفیین نے عَادًا کو منون اور منصوب پڑھا اَلْاُوْلٰى کے ہمزہ وصل کو درج کلام میں حذف کرتے ہوئے عَادًا کی تنوین اور کو کسرہ دے کر اَلْاُوْلٰى کے لام تعریف میں ملا دیا کیونکہ التقائے ساکنین ہو گیا تھا۔ تنوین اور لام تعریف دونوں ساکن تھے۔

تنوین کو کسرہ دے کر ملانے کا یہ عام ضابطہ ہے کوئی خاص ندرت نہیں' کلمہ منونہ کے بعد جہاں کہیں بھی الف لام تعریف آتا ہے یہی ہوتا ہے۔ اس قراءت میں چونکہ کوئی غبار نہیں اور مسئلہ بالکل صاف ہے اس لئے اس کی تعریف میں كَاسِيْهِ ظَلَّلَا فرمایا۔ یعنی اس قراءت کا جامہ اوڑھنے والے نے ہر اعتراض پر پردہ ڈال دیا۔

(۲۳۱) وَاَدْغَمَ بَاقِيْهِمْ وَبِالنَّقْلِ وَصْلُهُمْ

وَبَدْءُهُمُوْ وَالْبَدْءُ بِالْاَصْلِ فُضِّلَا

وَاَدْغَمَ	بَاقِيْهِمْ	وَبِالنَّقْلِ	وَصْلُهُمْ
اور ادغام کیا	ان کے باقی	اور نقل کے ساتھ	ان کا وصل
وَبَدْءُهُمُوْ	وَالْبَدْءُ	بِالْاَصْلِ	فُضِّلَا
اور ان کی ابتداء	اور ابتداء کرنا	اصل کے مطابق	فضیلت دیا گیا

اور باقی قراء نافع اور ابو عمرو نے عَادًا کے نون تنوین کا لام تعریف میں ادغام کیا ہے۔ بعد اس کے کہ اُوْلٰى کے ہمزہ کا ضمہ نقل کر کے لام تعریف کو دیا ہے چونکہ نقل حرکت کی وجہ سے لام تعریف متحرک ہو گیا اس لئے تنوین کے نون کا لام میں ادغام ہونا بقاعدہ يَرْمَلُوْنَ ظاہر ہے۔

اس قراءت کے نحوی جواز میں ابو عمرو بصری جو امام لغت بھی ہیں فرماتے ہیں کہ اہل عرب بولتے ہیں رَاَيْتُ زِيَادًا لَّعْجَمْ جو اصل میں رَاَيْتُ زِيَادَنِ لْاَعْجَمْ تھا۔

﴿قولہ﴾ وَبِالنَّقْلِ وَصْلُهُمْ وَبَدْءُ هُمْ یعنی عَادًا کو اَلْاُوْلٰی کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے۔ یا عَادًا پر وقف کرتے ہوئے اَلْاُوْلٰی سے ابتدا کی جائے دونوں صورتوں میں نافع اور ابوعمرو کے لئے اُوْلٰی کے ہمزہ کی حرکت کو لام تعریف کی طرف نقل کر کے پڑھنا چاہیے۔

﴿قولہ﴾ وَالْبُدْءُ بِالْاَصْلِ فُضِّلَا: یعنی اَلْاُوْلٰی سے ابتدا کی جائے تو گو نقل کر کے پڑھنا بھی صحیح ہے جیسا کہ اوپر کہا گیا مگر قالون اور بصری کے لئے پڑھتے وقت اَلْاُوْلٰی سے ابتدا کرنے میں بہتر یہ ہے کہ اصل کے مطابق بغیر نقل حرکت کے پڑھا جائے یعنی اَلْاُوْلٰی۔ اور ورش کے لئے نقل ہی متعین ہے یعنی اَلُوْلٰی۔ کیونکہ نقل حرکت ورش کی روایت میں عام ہے۔ مگر قالون اور بصری کے یہاں صرف اس کلمہ میں ادغام کی ضرورت سے نقل کی گئی ہے عام نہیں ہے۔

(۲۳۲) لِقَالُوْنَ وَالْبَصْرِیْ وَتُهْمَزُ وَاوُهُ
لِقَالُوْنَ حَالَ النَّقْلِ بَدْءًا وَمَوْصِلاً

وَاوُهُ	وَتُهْمَزُ	وَالْبَصْرِیْ	لِقَالُوْنَ
اس کا واؤ	اور ہمزہ پڑھا جاتا	اور بصری	قالون کے لئے

وَمَوْصِلاً	بَدْءًا	حَالَ النَّقْلِ	لِقَالُوْنَ
اور وصلاً	ابتداءً	نقل کی حالت	قالون کے لئے

﴿قولہ﴾ لِقَالُوْنَ وَالْبَصْرِیْ: یہ شعر سابق سے متعلق ہے۔ اس کی وضاحت اوپر کی جا چکی ہے۔

﴿قولہ﴾ وَتُهْمَزُ وَاوُهُ الخ یعنی قالون کے لئے ایک اور مزید بات یہ ہے کہ وہ نقل حرکت کے وقت اُوْلٰی کی واؤ کی بجائے ہمزہ ساکنہ پڑھتے ہیں۔ اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ نقل حرکت وصل میں قالون کے لئے لازمی ہے۔ البتہ عَادًا پر وقف کر کے اَلْاُوْلٰی سے ابتدا کی جائے تو نقل حرکت کرنے اور نہ کرنے میں اختیار ہے۔ لہٰذا اگر نقل حرکت نہ کی جائے جیسا کہ ابتدا بالاصل کو بہتر قرار دیا گیا ہے تو واؤ کی بجائے ہمزہ نہیں پڑھا جائے گا اور اگر نقل کے ساتھ ابتدا کی جائے تو بجائے واؤ ہمزہ ساکنہ پڑھنا ضروری ہے۔

حاصل یہ ہوا کہ قالون کے لئے وصل میں یا ابتدا میں نقل حرکت کے وقت بجائے واؤ کے ہمزہ ساکنہ پڑھنا ضروری ہے۔

اس ہمزہ کی وجہ یہ ہے کہ اُوْلٰی میں واؤ اصل میں ہمزہ ہی تھا۔ اور ہمزہ مضمومہ کے بعد ساکن ہونے کی وجہ سے بقاعدہ اٰوَمِنَ واؤ سے بدل لیا گیا تھا۔ لہٰذا چونکہ نقل حرکت کی وجہ سے ہمزہ مضمومہ حذف ہو گیا تو اجتماع ہمزتین کی صورت نہ رہی اور

یہ ہمزہ اپنی اصل صورت کی طرف لوٹ آیا۔ اسی لئے ناظم نے اس ہمزہ کو پڑھنے کے لئے حَالَ النَّقْلِ کی شرط لگائی۔

(۲۳۳) وَتَبْدَا بِهَمْزِ الْوَصْلِ فِي النَّقْلِ كُلِّهٖ

وَاِنْ كُنْتَ مُعْتَدًّا بِعَارِضِهٖ فَلَا

كُلِّهٖ	اَلنَّقْلِ	فِي	بِهَمْزِ الْوَصْلِ	وَتَبْدَا
اس کی تمام	نقل	میں	ہمزہ وصلی کے ساتھ	اور تو ابتدا کرتا ہے

فَلَا	بِعَارِضِهٖ	مُعْتَدًّا	كُنْتَ	وَاِنْ
پس نہیں	اس عارضی کا	اعتبار کرنے والا	تو ہو جائے	اور اگر

یعنی نقل کی تمام صورتوں میں ہمزہ وصل سے ابتدا کرو۔ اور اگر تم ہمزہ وصل کو عارضی شمار کرتے ہو تو ہمزہ وصل سے ابتدا نہ کرو۔ مطلب یہ کہ جب ایسے کلمہ کی ابتدا کرو جس پر لام تعریف داخل ہے اور یہ لام تعریف ہمزۂ قطعی والے کسی کلمہ پر داخل ہو رہا ہو جیسے اَلْاِنْسَانَ۔ اَلْاَرْضُ۔ اَلْاٰخِرَةِ۔ اَلْاُوْلٰى اور ہمزہ کی حرکت لام کی طرف نقل کی گئی ہو تو ہمزہ وصل کے ساتھ ابتدا کر سکتے ہو یعنی اَلَرْضُ۔ اَلِنْسَانَ پڑھو جس طرح کہ اس ہمزہ وصل کو اس وقت پڑھتے ہو جب کہ نقل نہ کی گئی ہو۔ گویا اس نقل کے وقت بھی لام کو ساکنہ ہی شمار کیا جا رہا ہے کیونکہ نقل کی حرکت عارضی ہے لہٰذا ہمزہ وصل اپنے حال پر قائم رہا۔ اور اگر اس عارضی نقل حرکت کا اعتبار کیا جائے یعنی اس کو حرکت اصلیہ کا درجہ دیا جائے تو اب ہمزہ وصل کے ساتھ ابتدا نہ کی جائے گی۔ اس لئے کہ اس کی ضرورت ہی کوئی نہیں کیونکہ ہمزہ وصل تو اس لئے لایا جاتا ہے کہ لام ساکن ہوتا ہے اور ابتدا بالساکن ناجائز ہوتی ہے۔ اور سکون نقل حرکت کی وجہ سے یہاں زائل ہو چکا ہے۔ ہمزہ وصل کی کوئی ضرورت نہیں لہٰذا ابتدا میں کہا جائے گا: لَرْضُ۔ لِنْسَانَ۔ لَاٰخِرَةِ۔ لُوْلٰى۔ البتہ یہ ذہن میں رہے کہ مذہب اول راجح ہے۔[1]

﴿قولہ﴾ فِي النَّقْلِ كُلِّهٖ: یعنی یہ مسئلہ صرف اَلْاُوْلٰى ہی میں منحصر نہیں ہے بلکہ ان تمام صورتوں کو شامل ہے جس میں ورش وغیرہ ہمزہ کی حرکت نقل کر کے لام تعریف کو دیتے ہیں۔

﴿تنبیہ﴾ اَلْاِيْمَانَ۔ اَلْاٰخِرَةِ۔ اَلْاُوْلٰى وغیرہ اگر عارضی نقل یعنی تحریک لام کا اعتبار نہ کیا جائے اور ہمزہ وصل کے ساتھ ابتدا کی جائے تو ورش کے اصول کے مطابق مد بدل میں تثلیث جاری ہوگی۔ اور اگر عارضی کا اعتبار کرتے ہوئے لام سے ابتدا کی جائے تو ورش کے لئے صرف قصر ہوگا۔ کیونکہ جب لام کی حرکت کو معتبر سمجھ کر اسی سے ابتدا کی جا رہی ہے اور

[1] وعليه كثير من الحذاق كالمهدوی و ابن سفيان و مكی و ابن شريح و مالك و الحصری (غيث النفع)

وصل میں لام میں ادغام ہورہا ہے تو گویا یہ حرکت اصلی ہے۔ اور اس کے بعد ہمزہ ہے ہی نہیں۔ لہٰذا مد بالہمز السابق بھی نہ ہوگا۔ نیز یائی میں صرف تقلیل ہوگی۔ کیونکہ راٗس آیت ہے جیسا کہ باب الامالہ میں آئے گا۔ اسی اصول کے مطابق بِئْسَ الِاسْمُ (حجرات) میں اگر اَلِاسْمُ سے ابتدا کی جائے تو ہمزہ وصل کے ساتھ اَلِسْمُ اور بغیر وصل کے لِسْمُ دونوں طرح پڑھنا صحیح ہے۔ جعبری کا یہ قول ناقابل التفات ہے کہ وہ بغیر ہمزہ وصل کے ابتدا کرنے کا یہاں کوئی داعیہ نہیں۔

صاحب اتحاف فرماتے ہیں:

ع وَفِیْ بِئْسَ الْاِسْمُ ابْدَأْ بِاَلْ اَوْ بِلَامِهٖ
فَقَدْ صَحَّحَ الْوَجْهَیْنِ فِی النَّشْرِ لِلْمَلَا

توضیح قراءت

عَادَنِ الْاُوْلٰی کی تمام صورتیں نقشہ ذیل سے سمجھنی چاہئیں۔

قراء	وصل	ابتداء نمبر۱	ابتدا نمبر۲	ابتداء نمبر۳	کیفیت
کوفین۔ مکی۔ شامی	عَادَنِ الْاُوْلٰی	اَلْاُوْلٰی			
قالون	عَادًا لُّؤْلٰی	اَلُؤْلٰی	لُؤْلٰی	اَلْاُوْلٰی	ابتدا نمبر (۳) افضل ہے
ورش	عَادًا لُّوْلٰی	اَلُوْلٰی	لُوْلٰی	x	
ابوعمرو بصری	ایضاً	ایضاً	ایضاً	اَلْاُوْلٰی	ابتدا نمبر (۳) افضل ہے

(۲۳۴) وَنَقْلُ رِدًا عَنْ نَافِعٍ وَكِتَابِيَهْ
بِالِاسْكَانِ عَنْ وَرْشٍ اَصَحُّ تَقَبُّلَا

وَنَقْلُ رِدًا	عَنْ	نَافِعٍ	وَكِتَابِيَهْ
اور رِدًا کی نقل	سے	نافع	اور کِتَابِیَهْ

بِالْاِسْكَانِ	عَنْ	وَرْشٍ	اَصَحُّ	تَقَبَّلَا
اسکان کے ساتھ	سے	ورش	صحیح تر	قبول کیا

یعنی سورہ قصص میں رِدًا یُّصَدِّقُنِیْ کے ہمزہ کی حرکت کو ماقبل کی دال ساکنہ پر نقل کرنا اور ہمزہ کو حذف کرنا پورے نافع کے لئے ہے۔باقی چھ قراء تحقیق سے پڑھتے ہیں۔اور لفظ کِتَابِیَهْ اِنِّیْ۔سورۂ الحاقہ میں ورش سے دو طریق ہیں۔ایک یہ کہ کِتَابِیَهْ کی ھاء کو ساکن پڑھا جائے اور ہمزہ کی حرکت نقل نہ کی جائے کیونکہ یہ ہائے سکتہ ہے۔جو کسی حال میں بھی متحرک نہیں ہوتی۔اور یہ قول جمہور کا ہے۔ اَصَحُّ سے بطور مفہوم مخالف اشارہ ہے کہ بعض نے طرداللباب یہاں بھی نقل کی ہے۔ نیز واضح ہو کہ امام حمزہ کے یہاں وقف میں نقل حرکت لازمی ہے یعنی رِدْاً کو رِدَا پڑھیں گے۔

﴿نوٹ﴾ صاحب اتحاف فرماتے ہیں مَالِیَهْ هَلَكَ' میں ورش کے لئے اظہار اسی وقت معین ہے جب کہ کِتٰبِیَهْ اِنِّیْ کو بھی تحقیق سے پڑھا گیا ہو' لیکن اگر کِتَابِیَهْ اِنِّیْ میں نقل ہوئی تو مَالِیَهْ هَلَكَ میں ادغام کرنا چاہیے۔

بَابُ وَقْفِ حَمْزَةَ وَهِشَامٍ عَلَى الْهَمْزِ (٢٠)

حالت وقف میں ہمزہ کی تخفیف میں امام حمزہ کے مذہب کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے' ایک حصہ صرفی تخفیفات پر مشتمل ہے' جو مشہور ہے اور ایک حصہ رسمی ہے ناظم نے اس باب میں ان دونوں کو بیان کیا ہے' صرفی قواعد مقدم کئے گئے ہیں اس کے بعد قواعد رسمیہ کا بیان ہے۔یہ باب نظم ونثر کی کتابوں میں مشکل ترین شمار کیا جاتا ہے۔بعض محققین نے اس پر مستقل رسائل تصنیف کئے ہیں:

(٢٣٥) وَحَمْزَةُ عِنْدَ الْوَقْفِ سَهَّلَ هَمْزَهٗ
اِذَا كَانَ وَسْطًا اَوْ تَطَرَّفَ مَنْزِلَا

وَحَمْزَةُ	عِنْدَ	اَلْوَقْفِ	سَهَّلَ	هَمْزَهٗ
اور حمزہ	میں	وقف	تسہیل کرتے ہیں	اپنے ہمزہ کا

اِذَا	كَانَ	وَسْطًا	اَوْ	تَطَرَّفَ	مَنْزِلَا
جب	ہو	درمیان	یا	آخر	باعتبار وقوع

یعنی کسی ہمزہ والے کلمہ پر اگر وقف کیا جائے تو امام حمزہ کے لئے اس میں تسہیل یعنی تخفیف کی جائے گی بشرطیکہ وہ متوسط یا متطرف ہو۔ بالفاظ دیگر یہ ہمزہ اثناء کلمہ میں یا آخر میں واقع ہو جس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر ہمزہ اول کلمہ میں ہو تو اس میں تحقیق ہوگی۔ البتہ گذشتہ باب میں نقل کی صورت اس سے مستثنٰی ہے۔ چنانچہ

وَعَنْ حَمْزَةٍ فِي الْوَقْفِ خُلْفٌ: میں مسئلہ بیان ہو چکا ہے۔ ایسے ہی اسی باب میں آ رہا ہے۔ وَمَا فِيهِ يُلْفٰى وَاسِطًا بِزَوَائِدٍ جس کا مطلب ہے کہ اگر کوئی کلمہ مہموز الاول ہو لیکن اس کلمہ کے شروع میں زوائد آ جانے سے وہ ہمزہ متوسط ہو جائے تو اس میں بھی تخفیف کے قواعد پائے جاتے ہیں۔

﴿نوٹ﴾ شعر میں سَهَّلَ اپنے وسیع مفہوم میں مراد ہے جس سے مطلق تغیر مراد ہے اور تسہیل بین بین، نقل، حذف اور ابدال سب کو شامل ہے۔

هَمْزَةً میں امام حمزہ یا وقف کسی کو بھی ضمیر کا مرجع بنایا جا سکتا ہے۔

(۲۳۶) فَأَبْدِلْهُ عَنْهُ حَرْفَ مَدٍّ مُسَكِّنًا

وَمِنْ قَبْلِهِ تَحْرِيكُهُ قَدْ تَنَزَّلَا

مُسَكِّنًا	حَرْفَ مَدٍّ	عَنْهُ	فَأَبْدِلْهُ
ساکن کرنے والا	حرف مد	اس کے لئے	پس اس کو بدل دے

تَنَزَّلَا	قَدْ	تَحْرِيكُهُ	قَبْلِهِ	وَمِنْ
واقع ہوئی ہو	تحقیق	اس کی حرکت	اس سے پہلے	اور سے

یعنی امام حمزہ کی قراءت میں ہمزۂ ساکن ماقبل متحرک کو حرف مد سے تبدیل کر۔ اگر ماقبل مضموم ہو تو واؤ سے۔ مفتوح ہو تو الف سے اور مکسور ہو تو یاء سے۔

ہمزہ عام ہے خواہ متوسط ہو یا متطرف، اسی طرح سکون اصلی ہو یا وقف کی وجہ سے عارضی ہو دونوں کو شامل ہے۔

﴿سکون اصلی کی امثلہ﴾

اِطْمَأْنَنْتُمْ ـ بَوَّأْنَا ـ اَلضَّأْنُ ـ دَأْبًا ـ تَأْثِيمًا ـ مَأْمُونٍ ـ مَأْمَنَهٗ ـ مَأْكُولٍ ـ اَسَأْتُمْ ـ اَخْطَأْتُمْ ـ قَرَأْنَاهُ ـ قَرَأْتَ ـ نُؤْمِنُ ـ اَلْمُؤْمِنِيْنَ ـ تُؤْفَكُوْنَ ـ اَلْمُؤْتَفِكَةُ ـ بِئْسَ ـ اَلذِّئْبُ ـ بِئْرٍ ـ جِئْنَا ـ

اَنْبِئْهُمْ – نَبِّئْنَا – نَبِّئْنِیْ – فَأْوٗا – فَأْتُوْا – الْهُدَی ائْتِنَا – قَالَ ائْتُوْنِیْ – لِقَآءَ نَا ائْتِ – الَّذِی اؤْتُمِنَ – الْاَرْضِ ائْتِیَا – فِی السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِیْ – الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ – فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِیْ – قَالُوا ائْتِنَا – اَمْ لَمْ یُنَبَّأْ – اِقْرَأْ – اِنْ یَّشَأْ – وَمَنْ یَّشَأْ – هَیِّئْ – یُهَیِّئْ۔

﴿ثانی کی امثلہ﴾

(یعنی وقف کی وجہ سے عارضی سکون) اَلْمَلَأُ – بَدَأَ – لَقَدِ اسْتُهْزِئَ – وَإِذَا قُرِئَ – الْمَكْرُ السَّیِّئُ – اِنِ امْرُؤٌ – لُؤْلُؤٌ: (لفظ لُؤْلُؤٌ مرفوع یا مجرور کسی طرح بھی آئے البتہ اس میں پہلا ہمزہ قسم اول کے ہمزوں میں داخل ہے)۔

﴿نوٹ﴾ ماقبل ہمزہ کے متحرک ہونے کی قید اس لئے لگائی کہ مثل یَشَآءُ – قُرُوْٓءٍ – هَنِیْٓـًٔا – شَیْءٍ – سَوْءٍ کا مسئلہ عنقریب آگے آرہا ہے۔

(۲۳۷) وَحَرِّكْ بِهٖ مَا قَبْلَهٗ مُتَسَكِّنًا
وَاَسْقِطْهُ حَتّٰی یَرْجِعَ اللَّفْظُ اَسْهَلَا

مُتَسَكِّنًا	قَبْلَهٗ	مَا	بِهٖ	وَحَرِّكْ
ساکن	اس سے پہلے	جو	اس کے ساتھ	اور تو حرکت دے

اَسْهَلَا	اللَّفْظُ	یَرْجِعَ	حَتّٰی	وَاَسْقِطْهُ
نہایت سہولت والا	لفظ	لوٹ جائے	تاکہ	اور اس کو حذف کر

اور ہمزہ کی حرکت اس کے ماقبل کو دے دو۔ اگر صورت یہ ہو کہ ہمزہ متحرک ہو اور اس کا ماقبل ساکن ہو اور ہمزہ کو ساقط کر دو۔ تاکہ لفظ سہل ورواں ہو جائے۔

﴿قولہ﴾ حَرِّكْ بِهٖ: میں ضمیر کا مرجع ہمزہ ہے اور مراد ہمزہ سے اس کی حرکت ہے جیسے: مَوْئِلًا – دِفْءٌ – پر وقف میں ہمزہ کی حرکت واؤ اور فاء کو دی جائے گی اور ہمزہ حذف کیا جائے گا اور دِفْ میں فاء کو ساکن پڑھیں گے کیونکہ محل وقف ہے اور روم واشمام بھی جائز ہے۔ جیسا کہ عنقریب آتا ہے۔

آگے اس اصول سے استثناء کا بیان ہے:

(۲۳۸) سِوٰی اَنَّـهٗ مِـنْ بَـعْـدِ مَـا اَلِفٍ جَـرٰی
یُسَهِّـلُــهٗ مَهْـمَـا تَـوَسَّــطَ مَـدْ خَلاَ

جَرٰی	اَلِفٍ	مَا	مِنْ بَعْدِ	اَنَّهٗ	سِوٰی
آرہا ہو	الف	وہ	کے بعد	کہ وہ	سوائے

مَدْخَلاَ	تَوَسَّطَ	مَهْمَا	یُسَهِّلُهٗ
واقع ہورہا ہو	درمیان	جبکہ وہ	اسکی تسہیل کرتے ہیں

یعنی اگر ہمزہ متحرکہ الف کے بعد ہو اور متطرفہ نہ ہو بلکہ متوسطہ ہو تو اس ہمزہ میں امام حمزہ تسہیل بین بین کرتے ہیں۔ کیونکہ ماقبل میں الف ہونے کی وجہ سے نقل حرکت ممکن نہیں، جیسے دُعَـآؤُکُمْ اور نِـدَآءً (نون تنوین کی وجہ سے یہاں بھی ہمزہ متوسطہ ہی ہے)

﴿نوٹ﴾ الف میں مد وقصر دونوں جائز ہیں۔ اس کے متعلق اصول گزر چکا ہے۔ یعنی:

ع 205 وَاِنْ حَـرْفُ مَـدٍّ قَبْـلَ هَـمْـزٍ مُّـغَیَّـرٍ
یَـجُـزْ قَـصْـرُهٗ وَالْـمَـدُّ مَـا زَالَ اَعْـدَلاَ

(۲۳۹) وَ یُبْـدِلُـهٗ مَهْـمَـا تَـطَـرَّفَ مِثْـلَـهٗ
وَیَقْـصُـرُ اَوْیَـمْـضِـیْ عَـلَـی الْـمَـدِّ اَطْـوَلاَ

مِثْلَهٗ	تَطَرَّفَ	مَهْمَا	وَیُبْدِلُهٗ
اس کے جیسا	آخر میں ہو	جب	اور اس کو بدلتا ہے

اَطْوَلاَ	اَلْمَدِّ	عَلٰی	اَوْیَمْضِیْ	وَیَقْصُرُ
نہایت طویل	مد	پر	یا جاری ہوتا ہے	اور قصر کرتا ہے

یعنی امام حمزہ ہمزہ متحرکہ بعد الالف کو جو طرف میں واقع ہورہا ہو حالت وقف میں اس کے مثل سے یعنی الف سے بدلتے

ہیں۔اب دو الف جمع ہوئے۔ یا تو ان میں سے ایک کو حذف کیا جائے اور قصر کیا جائے۔ یا دونوں کو باقی رکھا جائے کیونکہ وقف میں اجتماع ساکنین جائز ہے تو مد طویل کیا جائے گا اور ایک تیسری وجہ توسط [1] بھی جائز ہے۔ کیونکہ ناظم نے باب المد و القصر میں فرمایا ہے:

ع وَعِنْدَ سُكُوْنِ الْوَقْفِ وَجْهَانِ اُصِّلَا

نیز مد اور قصر کی توجیہ دوسرے لفظوں میں یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ دوسرا الف حذف ہوا اور پہلا الف جو محل مد ہے باقی ہے اور مد کرنا صحیح ہے کیونکہ سبب مد یعنی ہمزہ منوی ہے لہٰذا یہ کہا جائے گا کہ الف ہمزۂ مغیرہ سے پہلے واقع ہو رہا ہے۔ اور وَاِنْ حَرْفُ مَدٍّ قَبْلَ هَمْزٍ مُّغَيَّرٍ الخ کے قاعدہ سے مد بھی صحیح ہوگا۔ لیکن اگر یہ فرض کیا جائے کہ پہلا الف حذف ہوا ہے تو پھر کوئی مد نہ ہوگا۔ جیسے صَفْرَآءُ ـ وَالسَّمَآءُ ـ بہر حال مد کرنا بہتر ہے۔

﴿نوٹ﴾ یہ تمام تفصیل اس وقت ہے جب کہ وقف بالاسکان ہو۔ لیکن اگر وقف بالروم کیا جائے جیسا کہ آخر باب میں آ رہا ہے تو پھر حکم بدل جائے گا اور اگر رسم الخط کے اتباع میں وقف کیا جائے گا تو ہمزہ ساقط الرسم ہونے کی وجہ سے وقف الف پر ہوگا اور مد بالکل نہ ہوگا۔

(۲۴۰) وَيُدْغِمُ فِيْهِ الْوَاوَ وَالْيَاءَ مُبْدِلاً

اِذَ زِيْدَتَا مِنْ قَبْلُ حَتّٰى يُفَصَّلَا

وَيُدْغِمُ	فِيْهِ	اَلْوَاوَ	وَالْيَاءَ	مُبْدِلاً
اور ادغام کرتا ہے	اس میں	واؤ	اور یاء	بدلنے والا

اِذَ	زِيْدَتَا	مِنْ	قَبْلُ	حَتّٰى	يُفَصَّلَا
جبکہ	وہ دونوں زیادہ کیے گئے ہوں	سے	پہلے	تا کہ	وہ جدا کریں

یعنی اگر ہمزہ متحرکہ واؤ یا یاء کے بعد ہو تو ہمزہ کو واؤ یا یاء سے بدل کر ادغام کریں گے۔ بشرطیکہ واؤ اور یاء زائدہ ہوں جیسا کہ ورش کے لئے اِنَّمَا النَّسِيُّ میں یہی صورت تھی۔ مثلاً خَطِيْٓـَٔتُهٗ ـ قُرُوْٓءٍ۔

﴿قولہ﴾ حَتّٰى يُفَصَّلَا: یعنی یہ ادغام اس لئے کیا جاتا ہے تا کہ واؤ یا یاء اصلیہ اور زائدہ میں فرق ہو جائے۔ کیونکہ اگر اصلی ہوں تو پھر یہ صورت نہیں بلکہ نقل حرکت ہوگی۔ جیسے كَهَيْئَةِ ـ شَيْءٍ گو اس میں بھی بعض نے ادغام ہی کیا ہے۔ جیسا

[1] اس صورت میں مد عارض وقفی کی وجہ سے یہاں قصر بھی صحیح ہے مگر یہ قصر الفین کے برابر ہوگا ایک الف کے نہیں۔ (ابو شامہ)

کہ عنقریب آتا ہے۔ یہاں تک ہمزہ متحرکہ بعد الساکن کی تفصیل ختم ہوگئی۔

﴿توضیح﴾

ہمزہ متحرکہ بعد الساکن کی چار صورتیں ہیں:

﴿نوع اول﴾ یہ کہ ہمزہ سے پہلے الف اور واؤ۔ یاء زائدتین نہ ہو۔ اس کی پھر دو قسمیں ہیں۔

(الف) ایک یہ کہ ہمزہ کا ماقبل صحیح ساکن ہو۔ جیسے مَسْئُوْلًا۔ مَذْءُوْمًا۔ الْاَفْئِدَةِ۔ الْقُرْاٰنَ۔ الظَّمْاٰنُ۔ شَطْأَهُ۔ يَجْأَرُوْنَ۔ هُزُوًا۔ كُفُوًا۔ جُزْءً۔ النَّشْأَةَ۔ دِفْءٌ۔ مِلْءُ۔ الْمَرْءِ۔ الْخَبْءَ۔

(ب) دوسرے یہ کہ ہمزہ متحرکہ کا ماقبل واؤ اور یاء مدیہ اصلیہ ہوں جیسے سِيْٓـئَتْ۔ السُّوْٓأٰى۔ الْمُسِيْٓءُ۔ لَتَنُوْٓءُ یا لینہ اصلیہ ہوں جیسے: كَهَيْئَةِ۔ اِسْتَيْئَسَ۔ شَيْئًا۔ سَوْءَ۔ سَوْاٰتِكُمْ۔ سَوْاٰتِهِمَا۔

ہمزہ کی تخفیف نقل حرکت سے ہوگی یعنی ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی جائے گی۔

ان دونوں مذکورہ قسموں میں ہمزہ تخفیف کے لئے حذف ہو جائے گا۔

﴿نوع ثانی﴾ وہ ہمزہ متحرکہ جس سے پہلے الف ہو اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

(الف) ہمزہ متوسطہ ہو۔ جیسے اَوْلِيَآؤُهٗ۔ جَآءُوْا۔ خَآئِفِيْنَ۔ الْمَلٰٓئِكَةُ۔ جَآءَنَا۔ دُعَآءً۔ نِدَآءً۔ هَآؤُمُ۔

اس ہمزہ کی تخفیف اس طرح ہوگی کہ ہمزہ کو ہمزہ اور اس کی حرکت کے موافق حرف مد کے درمیان درمیان تسہیل سے پڑھا جائے گا۔ مفتوح ہو تو بین الہمز والالف۔ مکسور ہو تو بین الہمز والیاء اور مضموم ہو تو بین الہمز والواؤ۔ الف میں مد وقصر دونوں جائز ہیں۔

(ب) ہمزہ متطرفہ ہو۔ جیسے اَضَآءَ۔ جَآءَ۔ السُّفَهَآءُ۔ مِنْهُ الْمَآءُ۔ عَلٰى سَوَآءٍ۔

اس ہمزہ کی تخفیف کا قاعدہ یہ ہے کہ وقف کی وجہ سے ہمزہ ساکن کیا جائے گا۔ پھر جنس ماقبل یعنی الف سے بدلا جائے گا۔ اب دو الف جمع ہو جائیں گے ان میں سے ایک کا حذف اجتماع ساکنین کی وجہ سے جائز ہے۔ اگر اول کا حذف فرض کیا جائے جیسا کہ قیاس کا تقاضا ہے تو قصر ہوگا۔ اور ثانیہ کا حذف فرض کیا جائے تو مد وقصر دونوں جائز ہیں کیونکہ الف حرف مد قبل ہمزہ مغیرہ ہے۔

نیز یہ بھی جائز ہے کہ دونوں الفوں کو باقی رکھا جائے تو اب فصل بین الالفین کے لئے مد طویل کیا جائے گا جس کو علامہ ابن عبد الحق السنباطی نے بقدر تین الف لکھا ہے اور جیسا کہ اکثر شراح نے تصریح کی ہے سکون وقفی پر قیاس کرتے ہوئے توسط بھی جائز ہے۔ حاصل یہ کہ قصر۔ توسط اور طول تینوں وجہ جائز ہیں۔

﴿نوع ثالث ورابع﴾ وہ ہمزہ متحرکہ جس سے پہلے واؤ اور یاء زائد تین ہوں جیسے خَطِيْٓئَتُهٗ۔ هَنِيْٓئًا۔ مَرِيْٓئًا۔ النَّسِيْٓءُ۔ بَرِيْٓءٌ۔ دُرِّيٌّ۔ قُرُوْٓءٍ۔

اس ہمزہ کی تخفیف کی صورت یہ ہے کہ ہمزہ کو جنس ماقبل سے بدل لیا جائے گا۔ یعنی واؤ کے بعد واؤ سے اور یاء کے بعد یاء سے۔ پھر ادغام مثلین ہو جائے گا۔

آگے ہمزہ متحرکہ بعد المتحرک کی انواع کا بیان شروع ہوتا ہے۔

(۲۴۱) وَيُسْمِعُ بَعْدَ الْكَسْرِ وَالضَّمِّ هَمْزَةً

لَدٰى فَتْحِهٖ يَاءً وَّوَاوًا مُحَوَّلَا

هَمْزَةً	بَعْدَ الْكَسْرِ وَالضَّمِّ	وَيُسْمِعُ
اپنا ہمزہ	کسرہ اور ضمہ کے بعد	اور سناتا ہے

مُحَوَّلَا	وَوَاوًا	يَاءً	فَتْحِهٖ	لَدٰى
بدلا ہوا	اور واؤ	یاء	اس کے مفتوح	وقت

یعنی امام حمزہ کسرہ اور ضمہ کے بعد آنے والے ہمزۂ مفتوحہ کو (بترتیب) یاء اور واؤ سے بدل کر پڑھتے ہیں۔ جیسے فِئَةٌ۔ لِئَلَّا۔ مُؤَجَّلًا۔ يُؤَدِّهٖ وغیرہ۔

(۲۴۲) وَفِيْ غَيْرِ هٰذَا بَيْنَ بَيْنَ وَمِثْلُهٗ

يَقُوْلُ هِشَامٌ مَا تَطَرَّفَ مُسْهِلَا

وَمِثْلُهٗ	بَيْنَ بَيْنَ	هٰذَا	غَيْرِ	وَفِيْ
اور اس کی طرح	درمیان درمیان	اس	علاوہ	اور میں

مُسْهِلَا	تَطَرَّفَ	مَا	هِشَامٌ	يَقُوْلُ
آسانی کرنے والا	آخر میں ہو	جو	ہشام	کہتا ہے

یعنی ہمزۂ مفتوحہ بعد الکسر و بعد الضم کے علاوہ باقی صورتوں میں ہمزہ متحرکہ بعد المتحرک کو تسہیل بین بین سے پڑھا جائے گا۔

﴿توضیح﴾

ہمزہ متحرکہ بعد المتحرک کی کل نو قسمیں بنتی ہیں:

(اول) ہمزہ مفتوحہ بعد الکسر جیسے مِائَةً – فِئَةٌ – نُنَبِّئُكُمْ۔

(دوم) ہمزہ مفتوحہ بعد الضم جیسے مُؤَجَّلًا – فُؤَادَكَ۔

(سوم) ہمزہ مفتوحہ بعد الفتح جیسے شَنَاٰنُ – مَاٰرِبُ۔

(چہارم) ہمزہ مکسورہ بعد الضم جیسے سُئِلَ – سُئِلُوْا۔

(پنجم) ہمزہ مکسورہ بعد الکسر جیسے بَارِئِكُمْ – مُتَّكِئِيْنَ۔

(ششم) ہمزہ مکسورہ بعد الفتح جیسے مُطْمَئِنٌّ – جَبْرَئِيْلَ۔

(ہفتم) ہمزہ مضمومہ بعد الضم جیسے بِرُءُوْسِكُمْ۔

(ہشتم) ہمزہ مضمومہ بعد الکسر جیسے يَسْتَهْزِءُوْنَ – اَنْبِئُوْنِیْ۔

(نہم) ہمزہ مضمومہ بعد الفتح جیسے رَءُوْفٌ – يَكْلَؤُكُمْ۔

تخفیف کا اصول یہ ہے کہ پہلی قسم میں ہمزہ کو یاء سے بدلیں گے اور دوسری قسم میں واؤ سے۔ اور باقی سات قسموں میں ہمزہ کو تسہیل سے یعنی بین بین پڑھا جائے گا یعنی ہمزہ مفتوح ہو تو بین الہمز والالف' مکسور ہو تو بین الہمز والیاء اور مضموم ہو تو بین الہمز والواو پڑھیں گے۔ اور اخفش کی رائے میں بعض قسموں میں کچھ اور وجوہ بھی جائز ہیں جن کا بیان آگے آ رہا ہے۔

﴿قولہ﴾ وَ مِثْلُهٗ يَقُوْلُ هِشَامٌ: مطلب یہ ہے کہ ہشام صرف ہمزۂ متطرفہ میں وہ تمام تخفیفات اختیار کرتے ہیں جو امام حمزہ کے لئے بیان ہوئیں۔ کوئی فرق نہیں۔

(۲۴۳) وَرِئْيًا عَلٰى اِظْهَارِهٖ وَادِّغَامِهٖ

وَبَعْضٌ بِكَسْرِ الْهَا لِيَاءٍ تَحَوَّلَا

وَرِئْيًا	عَلٰى	اِظْهَارِهٖ	وَادِّغَامِهٖ
اور رِئْيًا	پر	اپنے اظہار	اور اپنے ادغام

وَبَعْضٌ	بِكَسْرِ الْهَا	لِيَاءٍ	تَحَوَّلَا
اور بعض	ھاء کے کسرہ سے	بالیاء	تبدیل ہوگیا

یعنی هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِئْيًا پر اگر وقف کیا جائے تو اصول کے مطابق ہمزہ کو یاء ساکنہ سے بدلا جائے گا۔ اور دو یاء جمع ہوں گی ان میں اظہار اور ادغام دونوں جائز ہیں۔ اظہار میں اصل کی رعایت ہے' اسی طرح تُؤْوِیْ - تُؤْوِيْهِ اور رُؤْيَا سب کا یہی حکم ہے' صاحب اتحاف البریہ کہتے ہیں:

ع ورئیا علی اظهاره وادغامه
كذلك رؤيا ثم تؤوى فحصلا

﴿قولہ﴾ وَبَعْضٌ بِكَسْرِ الْهَا لِيَاءٍ تَحَوَّلَا: سورۂ بقرہ میں ہے۔ اَنْبِئْهُمْ اور سورۂ حجر وقمر میں ہے نَبِّئْهُمْ امام حمزہ کے اصول کے مطابق ان کلمات پر وقف کے وقت ہمزہ کو یاء سے بدلیں گے۔ ابدال کے بعد ھاء جمع پر ضمہ بھی جائز ہے اور جمہور اہل ادا کا یہی طریقہ ہے' اور یہی ابوالفتح فارس کا مذہب ہے۔ محقق ابن جزری بھی اسی کو اصح فرماتے ہیں اور ما قبل میں یاء ساکنہ کی وجہ سے بعض ھاء کو مکسور پڑھتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ تَحَوَّلَا: یعنی تحول الهمز الى تلك الياء۔

(۲۴۴) كَقَوْلِكَ اَنْبِئْهُمْ وَنَبِّئْهُمْ وَقَدْ
رَوَوْا اَنَّهُ بِالْخَطِّ كَانَ مُسَهِّلَا

كَقَوْلِكَ	اَنْبِئْهُمْ	وَنَبِّئْهُمْ	وَقَدْ
جیسے تیرا قول	اَنْبِئْهُمْ	اور نَبِّئْهُمْ	اور تحقیق

رَوَوْا	اَنَّهُ	بِالْخَطِّ	كَانَ	مُسَهِّلَا
انہوں نے روایت کیا	کہ وہ	خط کے مطابق	تھے	تخفیف کرنے والا

﴿قولہ﴾ وَقَدْ رَوَوْا - الخ مطلب یہ کہ بعض اہل ادا نے امام حمزہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ وہ ہمزہ پر وقف کرنے میں مصاحف عثمانیہ کے رسم صحیح کا اتباع کرتے تھے۔

علامہ دانی' علامہ شاطبی اور متاخرین کی ایک جماعت نے رسم کی پیروی کے اس اصول کو اس شرط کے ساتھ مشروط کیا ہے

کہ اس رسم کی پیروی عربیت کے لحاظ سے بھی صحیح ہونی چاہیے۔یعنی قواعد نحویہ کے خلاف نہ ہو۔

اس روایت کا مطلب یہ ہوا کہ جو ہمزہ بصورت الف لکھا ہو گا اس کو وقف میں الف سے بدلیں گے۔اور جو بصورت یاء ہو اس کو یاء اور جو بصورت واؤ ہو اس کو وقف میں واؤ سے بدل کر پڑھیں گے۔اور اگر ہمزہ محذوف الشکل ہو گا تو وقف میں اس کو حذف کردیں گے۔مثلاً اُبَرِّئُ کو وقف میں اُبَرِّیْ یاء کے ساتھ پڑھیں گے۔ مَلْجَأً کو مَلْجَا بالالف پڑھیں گے۔ تفصیل آگے آتی ہے۔

(۲۴۵) فَفِي الْيَا يَلِيْ وَالْوَاوِ وَالْحَذْفِ رَسْمَهُ

وَالْاَخْفَشُ بَعْدَ الْكَسْرِ ذَا الضَّمِّ اَبْدَلَا

رَسْمَهُ	وَالْحَذْفِ	وَالْوَاوِ	يَلِيْ	اَلْيَا	فَفِيْ
اس کی رسم	اور حذف	اور واؤ	اتباع کرتے	یاء	پس میں

اَبْدَلَا	ذَا الضَّمِّ	بَعْدَ الْكَسْرِ	وَالْاَخْفَشُ
ابدال کیا	ضمہ والا	کسرہ کے بعد	اور اخفش

یعنی امام حمزہ اصول مذکورہ کے مطابق یاء میں، واؤ میں، اور محذوف الشکل میں ہمزہ کے رسم کا اتباع کرتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ يَلِيْ بمعنی يتبع۔

ناظم نے ہمزہ کے رسم بصورت الف کو اپنی نظائر پر قیاس کر لئے جانے کے خیال سے ذکر نہیں کیا۔یعنی جس طرح واؤ اور یاء میں رسم کا اتباع کیا گیا ایسے ہی الف کو بھی سمجھ لو۔سب کا ایک ہی حکم ہے۔ [1]

اس کے بعد سمجھنا چاہیے کہ کبھی تو وقف رسمی وقف قیاسی کے مطابق ہوتا ہے۔گو من وجہ ہی ہو۔اس صورت میں دونوں مذہب متحد ہو جاتے ہیں۔اور کبھی دونوں مختلف ہوتے ہیں کہ وقف قیاسی کے ساتھ اتباع رسم قطعاً متعذر رہتا ہے۔مثلاً جب ہمزہ بشکل الف کا ماقبل ساکن ہو جیسے اَلسُّوْاٰی اس میں اتباع رسم جائز نہیں کیونکہ ایسا کرنا نہ لغۃً صحیح ہے اور نہ نقلاً ہی صحیح ہے۔البتہ اگر قیاسی تخفیف میں وجہ راجح نکلتی ہو اور وہ ظاہر رسم کے مخالف ہو اور جو وجہ موافق رسم نکلتی ہو وہ قیاساً مرجوح ہو تو

[1] ابو شامہ کی رائے میں الف اس لئے ذکر نہیں کیا کہ ہمزہ بشکل الف کی تخفیف قواعد متقدمہ کے مطابق کرنے میں رسم کی مخالفت لازم نہیں آتی۔کیونکہ یا اس کو بین بین پڑھا جائے گا۔جیسے سَاَلَ۔یا خالص الف سے بدلا جائے گا۔جیسے مَلْجَأً۔دونوں صورتوں میں رسم کے موافق تخفیف ہوتی ہے۔البتہ ہمزہ بشکل یاء یا بشکل واؤ یا محذوف الشکل ہونے کے وقت قیاسی اور رسمی تخفیفات میں مخالفت پیدا ہوتی ہے۔

علمائے رسم کے نزدیک یہ مرجوح وجہ ہی مختار سمجھی گئی ہے کیونکہ رسم کی موافقت اسی کی تائید کرتی ہے نہ کہ وجہ قیاسی کی۔

اس کا سمجھنا ہمزہ کے رسم کے اصولوں کے جاننے پر موقوف ہے۔ ہم ہمزہ کے رسم کا خلاصہ پیش کرتے ہیں۔

ابتدائی طور پر ہمزہ میں یہ اصول مانا گیا ہے کہ اس کو الف کی شکل میں لکھا جائے۔ اس کے علاوہ ہمزہ کی دوسری شکلیں اسی وجہ سے ہیں کہ ہمزہ کی تخفیف کا وہاں تقاضا ہی یہ ہوتا ہے کہ اس کو واؤ یا یاء وغیرہ پڑھا جائے۔ چنانچہ اگر ہمزہ کی تخفیف الف یا کالالف ہو تو اس کو الف لکھا جاتا ہے' اور اگر تخفیف یاء اور کالیاء ہوتی ہو تو بصورت یاء لکھتے ہیں اور اگر واؤ یا کالواؤ ہوتی ہو تو ہمزہ کو بصورت واؤ لکھتے ہیں۔ اور اگر ہمزہ کی تخفیف نقل یا حذف یا ادغام کی شکل میں ہوتی ہو تو ہمزہ کو محذوف الشکل رکھتے ہیں۔ علامہ دانی نے "**باب رسم الهمزة في المصاحف**" میں لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہمزہ کی دو حالتیں ہیں۔ (۱) ساکن (۲) متحرک۔ ہمزہ ساکنہ وسط یا طرف میں واقع ہوتا ہے اور دونوں جگہ اس مد کی صورت میں لکھا جاتا ہے کہ جو اس کے ماقبل کی حرکت کے موافق ہو۔ جیسے **بَأْسٌ - بِئْرٌ - يُؤْمِنُونَ - يُهَيِّئْ**۔

ہمزہ متحرکہ ابتداء' وسط اور طرف تینوں مواقع میں آتا ہے' جو ہمزہ ابتداء میں ہو وہ ہمیشہ بشکل الف لکھا جائے گا خواہ اس پر کوئی بھی حرکت ہو۔ اسی طرح اگر کوئی حرف شروع میں زائد ہو جائے تو بھی ہمزہ بشکل الف ہی لکھا جائے گا۔ جیسے **سَأَصْرِفُ - فَبِأَيِّ - بِإِيْمَانٍ** وغیرہ۔ (بجز ان صورتوں کے جو اس سے مستثنیٰ ہیں)

ہمزہ متوسط کی تفصیل یہ ہے کہ ہر جگہ اپنی حرکت کے موافق حرف مد کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔ لیکن ذیل کی تین صورتوں میں پہلے حرف کی حرکت کے موافق حرف مد کی صورت میں لکھتے ہیں:

(۱) اگر ہمزہ مضموم ہو اور ماقبل مکسور ہو تو بصورت یاء لکھا جائے گا۔ جیسے **سَنُقْرِئُكَ - أَؤُنَبِّئُكُمْ**۔

(۲) اور اگر ہمزہ مفتوح ہو اور ماقبل مضموم ہو تو بصورت واؤ لکھیں گے۔ جیسے **يُؤَيِّدُ - مُؤَجَّلًا - بِسُؤَالِ**۔

(۳) اور ہمزہ مفتوح ہو اور ماقبل مکسور تو بصورت یاء لکھیں گے' جیسے **سَيِّئَاتِكُمْ - شَانِئَكَ**۔

یہ تمام تفصیل اس وقت ہے جب کہ ہمزہ متوسطہ کا ماقبل متحرک ہو' لیکن اگر ساکن ہو تو خواہ وہ ساکن حرف علت ہو یا غیر حرف علت ہو ہمزہ محذوف الشکل ہوگا۔ جیسے **يَجْئَرُوْنَ - سِيْـٓـَٔتْ**۔

اسی طرح وہ ہمزہ مفتوحہ جس کے بعد الف آ رہا ہو یا ہمزہ مضمومہ جس کے بعد واؤ ساکنہ ہو یا ہمزہ مکسورہ' جس کے بعد یاء ساکنہ ہو محذوف الشکل ہوگا۔ جیسے **مَآرِبُ - شَنَآنُ - لِيُطْفِئُوْا - يَطَئُوْنَ - خٰطِئِيْنَ - مُتَّكِئِيْنَ**۔

اور متوسطہ مفتوحہ بعد الف بھی تماثل کی وجہ سے محذوف الشکل ہوگا۔ جیسے **جَآءَنَا - اَبْنَآءَكُمْ** اور کسرہ والا یاء کی اور ضمہ والا واؤ کی شکل میں ہوتا ہے۔ جیسے **نِسَآئِهِمْ - اٰبَآئِهِمْ - دُعَآؤُكُمْ**۔

﴿ہمزۂ متطرفہ﴾

ہمزۂ متطرفہ متحرک ہو اور اس کا ماقبل بھی متحرک ہو تو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف مد کی صورت میں لکھا جائے گا۔ جیسے
قَرَاَ - لِلْمَلَا - قُرِئَ - شَاطِئِ - يُبْدِئُ - اَللُّؤْلُؤِ۔

اور ہمزہ متطرفہ کا ماقبل ساکن ہو تو متوسطہ کی طرح یہ بھی محذوف الشکل ہوگا جیسے اَلْخَبْءَ - سُوْٓءٌ - سِيْٓئَ - شَيْءٌ۔

یہ تمام اصول قیاسی رسم کے ہیں، لیکن رسم قرآنی میں کچھ کلمات بعض وجوہ کی بنا پر ان اصول کے خلاف بھی آئے ہیں۔ چنانچہ رِءْيًا میں ہمزہ ساکنہ متوسطہ ہے۔ اس کو ایک یاء سے لکھا ہے۔ اور ہمزہ کی کوئی شکل نہیں لکھی۔ مثلین کے اجتماع سے بچنا مقصود ہے۔ کیونکہ اگر ہمزہ لکھا جاتا تو لازمی طور سے یاء کی صورت میں ہوتا۔

تُؤْوِيْ اور تُؤْوِيْهِ یہ دونوں کلمے اجتماع مثلین سے بچنے کے لیے ایک واؤ سے لکھے ہیں (یعنی اس تُوِی اور تُوِیہِ) جیسا کہ لفظ دَاوٗدَ میں کیا گیا۔

لہٰذا کلمۂ تُؤْوِيْ اور تُؤْوِيْهِ میں ہمزہ کو واؤ سے اور رِءْيًا میں یاء سے بدلیں گے اور اس ابدال کے بعد اظہار اور ادغام دونوں جائز ہیں۔ لیکن جہاں تک رسم کا تعلق ہے غور کیا جائے تو وہ ادغام کے ساتھ اتحاد و مطابقت رکھتا ہے۔

اسی طرح کلمہ اَلرُّءْيَا (مضموم الراء) میں اجتماع مثلین سے بچنے کے لئے ہمزہ محذوف الشکل ہے۔ کیونکہ قدیم طریقہ رسم الخط میں راء اور واؤ کی شکل قریب قریب ایک تھی۔ یا یوں کہو کہ اس لئے حذف ہوا تاکہ دونوں قراءتوں کو شامل ہو سکے۔ نشر کے بیان کے مطابق یہی توجیہ احسن ہے۔

بہر حال قیاس کے مطابق ہمزہ کی تسہیل یہاں یہ ہوگی کہ ہمزہ کو واؤ سے بدلیں گے اور رسم الخط کے مطابق یہ کہ یاء مشددہ سے بدلیں گے۔ اور ہمزہ کو حذف کرنا اور یاء خفیفہ پر وقف کرنا جائز نہیں ہے۔

اور فَادّٰرَءْتُمْ (بقرہ) میں راء کے بعد الف ثابت نہیں۔ اسی طرح دال کے بعد الف کو تخفیفاً حذف کرتے ہیں۔ اس کلمہ پر وقف کی ایک ہی وجہ ہے۔ یعنی قیاسی ضابطہ کے مطابق ہمزہ کا الف سے ابدال ہوگا لیکن حذف الف جائز نہیں۔

ایسے ہی اِمْتَلَئْتِ اکثر مصاحف میں حذف الف کے ساتھ لکھا ہے اسی طرح اِسْتَئْجِرْهُ - اِسْتَئْجَرْتَ - يَسْتَئْخِرُوْنَ - تَسْتَئْخِرُوْنَ - يَسْتَئْذِنُ (جس طرح بھی آئے) اور اِسْتَئْذَنُوْكَ میں رسم الخط کے مطابق وقف بحذف الالف جائز نہیں بلکہ صرف بدل کے ساتھ یعنی قیاسی ضابطہ کے مطابق ہوگا۔

﴿ہمزۂ متطرفہ کی بعض صورتیں﴾

هَيِّئْ - يُهَيِّئْ لَكُمْ کے ہمزہ کو بعض مصاحف میں اجتماع مثلین سے بچنے کے لئے بصورت الف لکھا ہے۔ ایسے ہی

مَكْرَ السَّيِّئِ اور اَلْمَكْرُ السَّيِّئُ میں۔

گو علامہ دانی نے اپنی کتاب میں ہمزہ کے بالالف مرسوم ہونے کا انکار کیا ہے۔ لیکن اس پر علامہ سخاوی نے تعقب کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے مصحف شامی میں رسم بالالف دیکھا ہے۔ صاحب نشر نے بھی اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے علامہ سخاوی کی تائید کی ہے۔

بہر حال یہاں بھی وقف قیاسی ضابطہ کے مطابق ہوگا یعنی ہمزہ کو یاء سے بدلیں گے۔ کیونکہ ساکن ہے اور ماقبل مکسور ہے اور رسم کے مطابق بالالف وقف صحیح نہ ہوگا۔

﴿ہمزۂ متحرکہ بعد ساکن﴾

قیاس سے خارج شکلوں میں سے ہمزہ متحرکہ الف کے علاوہ کسی دوسرے حرف ساکن کے بعد حسب ذیل مقامات میں آیا ہے۔

اَلنَّشْاَةَ تین جگہ۔ يَسْأَلُوْنَ (احزاب) مَوْئِلًا (کہف) اَلسُّوْآٰى (روم) اَنْ تَبُوْٓأَ (مائدہ) لِيَسُوْٓءُا (اسراء)

قیاس یہ تھا کہ ہمزہ کی صورت حذف ہوتی، کیونکہ اس کی قیاسی تخفیف نقل کے ساتھ ہوتی ہے۔ لیکن اَلنَّشْأَةَ میں بعد شین الف لکھا ہے تاکہ دونوں قراءتوں کا امکان باقی رہے۔

اسی طرح بعض مصاحف میں يَسْئَلُوْنَ کے ہمزہ کو بصورت الف لکھا ہے لہٰذا رسم کے مطابق وقف بالالف بھی جائز ہوگا۔ اور فرض کیا جائے گا کہ نقل کی گئی ہے۔ چنانچہ نشر میں کہا ہے کہ یہ صورت بھی سنی گئی ہے۔

مَوْئِلًا: میں ہمزہ کی رسم باتفاق یاء کے ساتھ ہے اور تخفیف فقط نقل اور ادغام کے ساتھ کی گئی ہے، جیسا کہ گزر چکا ہے اور عنقریب آرہا ہے لیکن ہمزہ کو رسم کے مطابق یاء سے بدل کر پڑھنا نشر کے بیان کے مطابق ضعیف ہے۔

اَلسُّوْٓاٰى: ہمزہ واؤ کے بعد الف کے ساتھ مرسوم ہے اور الف کے بعد یاء ہے جو درحقیقت الف تانیث ہے، مگر امالہ کی نسبت سے بشکل یاء مرسوم ہے۔ اس کی تخفیف نقل کے ساتھ ہوگی، اور ادغام کے ساتھ بھی جائز ہے لیکن بین بین یعنی تسہیل ضعیف ہے۔

اَنْ تَبُوْٓأَ: الف کے ساتھ مرسوم ہے اور سوائے اس کلمہ کے بلا کسی اختلاف کے اور کوئی ہمزہ متطرفہ بعد ساکن کے متصور نہیں۔ اس کی تخفیف نقل اور ادغام کے ساتھ ہوگی جیسا کہ ضابطہ قیاسی کا تقاضا ہے۔

لِيَسُوْٓءُا: یہ بھی الف کے ساتھ مرسوم ہے۔ چنانچہ امام حمزہ اور ان کے اہل طرق کی اپنی قراءت کے مطابق یہی رائے ہے اور قراءت نافع وغیرہ پر الف زائدہ ہے۔ جیسا کہ قَالُوْا میں اور ایک واؤ اجتماع مثلین کی وجہ سے حذف ہوگئی۔

هُـزُوًا - كُـفُـوًا بھی اسی کے ساتھ ملحق ہیں۔ واؤ کے ساتھ ہمزہ کو لکھا گیا ہے۔ ان دونوں کلموں کی تخفیف نقل اور رداؤ کے ساتھ ہوگی۔ رسم کا اتباع کرتے ہوئے۔

لَتَنُوْٓاُ بِـالْـعُـصْبَةِ: ناظم نے اس کو علامہ دانی کی طرح ان کلمات کے ذیل میں ذکر کیا ہے جن میں ہمزہ متطرفہ بعد ساکن کو بشکل الف لکھا گیا ہے۔ لہٰذا یہ رسم قیاس سے خارج ہوگا۔ مگر اس پر اعتراض کیا گیا ہے کہ الف زائدہ ہے اور تَـفْـتَـؤُا کے طرز پر لکھا گیا ہے ورنہ قیاس کے مطابق ہمزہ کی صورت محذوف ہی ہے۔

لَاتَـايْئَسُوْا - اِنَّهٗ لَايَايْئَسُ - اَفَلَمْ يَايْئَسُ - بعض نے ان کلمات کے رسم کو خارج از قیاس قرار دیا ہے مگر اعتراض کیا گیا ہے کہ الف کو ہمزہ سے کوئی تعلق نہیں بلکہ احتمال یہ ہے کہ شاید وہ بزی کی روایت پر ثابت کیا گیا ہو۔ یا ہوسکتا ہے کہ ان کلمات اور کلمہ يَئِسُوْا کے درمیان فرق کرنے کے لئے زیادہ کیا گیا ہو۔

بہر حال اصل کو زائد کی جگہ تصور کرتے ہوئے نقل اور ادغام کے ساتھ تخفیف ہوگی۔

اَلْمَوْءُدَةُ: اجتماع مثلین سے بچنے کے لئے ایک واؤ کے ساتھ لکھا ہے اور قیاس کے مطابق ہمزہ محذوف الشکل ہے اس کی تخفیف بھی نقل اور ادغام کے ساتھ ہوگی۔ لیکن ادغام ثقل کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (نشر)

مَسْئُوْلًا: مَذْءُوْمًا۔ ان کلموں کی تخفیف صرف ایک وجہ سے ہوگی۔ یعنی بذریعہ نقل۔

﴿ہمزۂ متوسطہ متحرکہ بعد الالف کا غیر قیاسی رسم الخط﴾

یہ ہمزہ مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے اَبْنَآئَنَا - اَبْنَآءَكُمْ - وَنِسَآءَنَا - وَنِسَآءَكُمْ - ہمزہ محذوف الشکل ہے۔ ایسے ہی ہمزہ مضمومہ جس کے بعد واؤ ہو جیسے جَـآءُوْكُـمْ - يُـرَآءُوْنَ - اور ہمزہ مکسورہ جس کے بعد یاء ہو جیسے اِسْرَآءِيْلَ، اور حمزہ کی قراءت پر وَالَّآءِىْ ان امثلہ میں ہمزہ مضمومہ بعد الالف میں ایک واؤ اور مکسورہ میں ایک یاء لکھی گئی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ہمزہ محذوف الشکل ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ واؤ یا یاء ہمزہ کی شکل ہو۔

سورہ بقرہ میں اَوْلِيٰٓؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ انعام میں اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ اور لَيُوْحُوْنَ اِلٰى اَوْلِيٰٓئِهِمْ - احزاب میں اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا اور فصلت میں نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ - ان الفاظ کا رسم الخط اکثر مصاحف عراقیہ میں یہ ہے کہ ہمزہ محذوف الشکل ہے لیکن دیگر تمام مصاحف میں ہمزہ ثابت الشکل لکھا گیا ہے۔ سورۂ یوسف علیہ السلام میں جَـزَآؤُهٗ کے رسم میں اختلاف ہوا ہے۔ غازی بن قیس کے نزدیک ہمزہ محذوف الشکل ہے بہر حال ان تمام الفاظ میں تخفیف فقط بین بین ہوگی۔

تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ الشعراء کو سب نے باتفاق ایک الف کے ساتھ لکھا ہے اور اس لکھے ہوئے میں پھر یہ اختلاف ہوگیا ہے کہ یہ پہلا ہے یا دوسرا؟ تخفیف یہاں بھی بین بین کے ساتھ ہوگی۔ اور مد و قصر دونوں جائز ہوں گے۔ اور ہمزہ مسہلہ میں بعد

والے اس الف کی وجہ سے امالہ ہوگا جو یاء سے منقلب ہے۔ یہ یاء اجتماع ساکنین کی وجہ سے وصلاً محذوف ہوتی ہے۔ یہ یاء کلمہ میں لام کلمہ واقع ہو رہی ہے۔

اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗ (انفال) اکثر مصاحف میں ہمزہ بشکل واؤ ہے اور بعض نے بغیر واؤ کہا ہے۔ اس کی تخفیف بھی تسہیل بین بین کے ساتھ ہوگی۔ اور واؤ سے بدل کر مد و قصر کرنا بھی جائز ہے۔

﴿ہمزہ متطرف بعد الالف﴾

یہ ہمزہ مضموم یا مکسور ہوگا۔ مضموم جیسے فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا (انعام) اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا (شوریٰ) فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا (ہود) فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا (ابراہیم) شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا (روم) وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ (غافر) لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ (صافات) بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ (دخان) اِنَّا بُرَءٰٓؤُا (ممتحنہ) جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ (حشر) اِنَّمَا جَزٰٓؤُا (مائدہ) جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ (شوریٰ) جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ (حشر)۔ ان آٹھ لفظوں میں ہمزہ کا رسم بالاتفاق واؤ ہے اور اس کے بعد الف کی زیادتی ہے۔ اور ہمزہ سے پہلے والا الف تخفیفاً نہیں لکھا گیا ہے۔

اس ہمزہ کی تخفیف میں جیسا کہ معلوم ہو چکا اور جیسا کہ عنقریب آتا ہے بارہ صورتیں ہیں اور جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ (زمر) جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى (طٰہٰ) عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ (شعراء) مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (فاطر) اَنْبٰٓؤُا مَا كَانُوْا (انعام و شعراء) کے رسم الخط میں اختلاف ہے۔

﴿ہمزہ مکسورہ بعد الالف﴾

ہمزہ مکسورہ بعد الف باتفاق چار جگہ بشکل یاء لکھا گیا ہے مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ (یونس) اِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى (نحل) وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ (طٰہٰ) وَمِنْ وَّرَآئِ (شوریٰ) مگر بعض مصاحف میں تِلْقَآئِ اور اِيْتَآئِ میں ہمزہ بشکل یاء سے پہلے الف محذوف ہے۔ اور سورۂ روم میں دو جگہ لفظ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ اور وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ کے ہمزہ کو بشکل یاء لکھنے میں اختلاف ہے۔ غازی بن قیس نے ان دونوں لفظوں میں ہمزہ کے بشکل یاء ہونے کی تصریح کی ہے۔ اس ہمزہ کی تخفیف میں نو صورتیں ہیں جن کا بیان انشاء اللہ عنقریب آرہا ہے۔

﴿ہمزہ متحرکہ متطرفہ جس کا ماقبل مفتوح ہو حسب ذیل کلمات میں خلاف قیاس مرسوم ہے﴾

یہ ہمزہ مضموم ہے یا مکسور۔ مضموم دس جگہ بشکل واؤ لکھا ہوا ہے۔ يَبْدَؤُا جہاں کہیں بھی آئے تَفْتَؤُا (یوسف) يَتَفَيَّؤُا (نحل) اَتَوَكَّؤُا (طٰہٰ) لَا تَظْمَؤُا (طٰہٰ) يَدْرَؤُا عَنْهَا (نور) مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ (فرقان) اَلْمَلَؤُا (مومنین میں پہلا لفظ اور سورۂ نمل میں تین جگہ) يُنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ (زخرف) نَبَؤُا۔ (سورۂ برأت کے علاوہ سورۂ ابراہیم اور تغابن میں

ہے) نَبَؤُا الَّذِیْنَ ایسے ہی ص میں نَبَؤٌا عَظِیْمٌ اور نَبَؤُا الْخَصْمِ مگر بعض مصاحف میں سورۂ ص کے لفظوں میں ہمزہ کا رسم بشکل واؤ نہیں۔ ایسے ہی قیامہ میں یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ میں ہمزہ کا رسم مختلف فیہ ہے۔ بہرحال ان مواقع میں قَالُوْا کی طرح واؤ کے بعد الف زیادہ کیا گیا ہے۔

اس ہمزہ میں دونوں مذاہب پر پانچ وجہوں سے وقف ہوسکتا ہے جن کا بیان انشاءاللہ عنقریب آتا ہے۔

﴿ہمزۂ مکسورہ﴾

یہ صرف ایک جگہ ہے۔ مِنْ نَّبَایِٔ الْمُرْسَلِیْنَ (انعام) ہمزہ بشکل یاء ہے اور اس سے پہلے الف بھی زیادہ کیا گیا ہے۔ نشر میں اس بات کی تصویب کی گئی ہے کہ یہ یاء حقیقت میں ہمزہ کی صورت ہے اس لئے وجہ رسمی کے مطابق وقف بالیاء ہو گا۔

﴿ہمزۂ متوسطہ متحرکہ جو کسی متحرک کے بعد ہو حسب ذیل کلمات میں خلاف قیاس مرسوم ہے﴾

مُسْتَهْزِءُ وْنَ ۔ صَابِئُوْنَ ۔ مَالِئُوْنَ ۔ یَسْتَنْبِئُوْنَکَ ۔ لِیُطْفِئُوْا ۔ بِرُءُ وْسِهِمْ ۔ یَطَئُوْنَ ۔ رَءُ وْفٌ ۔ نیز مثلاً خَاسِئِیْنَ ۔ صَابِئِیْنَ ۔ مُتَّکِئِیْنَ ان کلمات میں ہمزہ کے بعد واؤ یا یاء واقع ہے۔ لیکن اس واؤ یا یاء کی کوئی صورت مرسوم نہیں یا تو یہ اجتماع مثلین کی کراہت سے بچنے کے لئے کیا گیا یا اس لئے تاکہ اثبات و حذف میں دونوں قراءتوں کو محتمل ہوسکے۔

مُسْتَهْزِءُ وْنَ ۔ وغیرہ لفظوں پر وقف کی یہ صورت ہوگی کہ ایک واؤ مع ضمہ ماقبل پڑھی جائے گی اور رسمی تخفیف کے مطابق ہمزہ کو نہیں پڑھیں گے۔ اور خَاسِئِیْنَ وغیرہ پر وقف ایک یاء کے ساتھ مع حذف ہمزہ ہوگا۔ یعنی مُسْتَهْزُوْنْ ۔ خَاسِیْنْ ۔

﴿ہمزہ مفتوحہ بعد الکسر کا غیر قیاسی رسم الخط﴾

سَیِّاٰتِ جیسے کَفَّرَ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ ۔ اجتماع مثلین کی وجہ سے اس لفظ میں صورت ہمزہ حذف کی گئی ہے اور اس کے عوض الف جمع کو ثابت رکھا گیا ہے۔ حالانکہ جمع مؤنث سالم میں علمائے رسم کے ہاں الفات کا یہ رسم نہیں البتہ مفرد یعنی سَیِّئَةِ میں ہمزہ کی صورت کو باقی رکھا گیا ہے۔

اور لفظ مِائَةَ ۔ مِائَتَیْنِ ۔ مَلَائِهٖ ۔ مَلَائِهِمْ ۔ میں یاء سے پہلے الف مرسوم ہے الف زائد ہے اور نشر کے بیان کے مطابق یاء قطعاً ہمزہ کی شکل ہے۔ گو علامہ دانی اور علامہ شاطبی نے مَلَائِهٖ اور مَلَائِهِمْ میں یاء کو زائد مانا ہے۔ لیکن صاحب نشر نے اس پر تعقب کیا ہے۔

﴿ہمزۂ مضمومہ بعد الکسر کا غیر قیاسی رسم الخط﴾

جیسے وَلَا يُنَبِّئُكَ - سَنُقْرِئُكَ ہمزہ بشکل یاء مرسوم ہے۔اس کی تخفیف اصول رسم کے مطابق ہمزہ کو یاء سے تبدیل کرنے کے ساتھ ہوگی،اور اس صورت کے برعکس یعنی ہمزہ مکسورہ بعد المضموم جیسے سُئِلَ - سُئِلُوا میں بھی تخفیف ابدال بالیاء کے ساتھ ہوگی۔

نیز تخفیف کی دو وجہیں اور بھی ہیں ایک یہ کہ بین الهمزة والیاء جیسا کہ گزر چکا ہے تخفیف کی جائے چنانچہ جمہور کا یہی مسلک ہے اور سیبویہ کی بھی یہی رائے ہے اور دوسرے یہ کہ ہمزہ کو واؤ سے بدل کر پڑھا جائے۔ یہ اخفش کا مذہب ہے۔ جیسا کہ عنقریب آتا ہے۔

دو کلموں اِطْمَأَنُّوا اور لَا مْلَأَنَّ یعنی ہمزہ مفتوحہ بعد فتح قبل النون اور اِشْمَأَزَّتْ میں رسم ہمزہ مختلف ہے۔ بعض مصاحف میں قیاس کے مطابق الف کی شکل میں ہے اور اکثر مصاحف میں تخفیفاً ہمزہ محذوف الرسم ہے۔ اور الفاظ اَرَءَيْتَ - اَرَءَيْتُمْ - اَرَءَيْتَكُمْ تمام قرآن میں مختلف الرسم ہیں۔ بعض مصاحف میں ہمزہ کا اثبات ہے اور بعض میں حذف۔

لفظ رَا سوائے دو جگہ کے تمام قرآن میں صرف الف اور راء کے ساتھ لکھا گیا ہے یعنی الف کو ہمزہ کی صورت سمجھنی چاہیے۔اس کے خلاف دو جگہ سورۂ نجم میں ایک مَا رَاٰى دوسرے لَقَدْ رَاٰى میں الف کے بعد بہ نیت امالہ یاء بھی لکھی ہے۔

سورۂ اسرا اور حم سجدہ میں لفظ نَـا فقط نون اور الف کے ساتھ لکھا گیا ہے تا کہ دونوں قراءتوں کو شامل ہو جائے۔ جو لوگ نَـآءَ بروزن جَآءَ پڑھتے ہیں ان کی قراءت پر رسم ظاہر ہے اور جمہور کی قراءت پر یہ الف ہمزہ کی شکل ہے۔اور دوسرا الف جو یاء سے منقلب ہو کر وجود میں آیا وہ اجتماع مثلین کی وجہ سے محذوف ہے۔

سورۂ طٰہٰ میں لفظ يَبْنَؤُمَّ میں حرف ندا یاء کا الف محذوف نہ لفظ اِبْن کے ساتھ ملا کر لکھا۔اور لفظ اُمَّ کے ہمزہ کو بشکل واؤ لکھتے ہوئے اِبْن کے نون کے ساتھ ملا کر لکھا گیا ہے۔اسی طرح لفظ يَوْمَئِذٍ اور حِينَئِذٍ میں ہمزہ کو بشکل یاء ماقبل سے ملا کر ایک کلمہ کی صورت میں لکھا ہے۔

ان لفظوں میں صرف تسہیل بین بین کے ساتھ وقف کیا جائے گا۔ چنانچہ علامہ متولی فرماتے ہیں:

ع وَقَدْ رَسَمُوْا بِالْوَصْلِ يَوْمَئِذٍ كَذَا
كَ حِيْنَئِذٍ مَعَ يَبْنَؤُمَّ فَسَهِّلَا

اس باب سے متعلق باقی بحثیں عنقریب آگے آتی ہیں جہاں ہمزہ متوسطہ بزوائد پر گفتگو کی جائے گی۔

﴿قولہ﴾ وَالْاَ خْفَشْ بَعْدَ الْكَسْرِ ذَا الضَّمِّ اَبْدَلَا

مطلب یہ کہ اخفش نحوی کے نزدیک ہمزہ مضمومہ بعد الکسر کو یاء خالصہ سے بدلا جاتا ہے۔اسی طرح ہمزہ مکسورہ بعد الضم کو واؤ خالصہ سے یعنی وہ سُئِلَ کو سُوِلَ اور مُسْتَهْزِءُوْنَ کو مُسْتَهْزِيُوْنَ پڑھیں گے۔اور ابوالفتح فارس کا بھی یہی مذہب ہے۔اس شعر کا تتمہ اگلے شعر میں ہے۔

(۲۴۶) بِيَاءٍ وَعَنْهُ الْوَاوُ فِيْ عَكْسِهٖ وَمَنْ

حَكٰى فِيْهِمَا كَالْيَا وَكَالْوَاوِ اَعْضَلَا

وَمَنْ	عَكْسِهٖ	فِيْ	اَلْوَاوُ	وَعَنْهُ	بِيَاءٍ
اور جس	اس کا عکس	میں	واؤ	اور اس سے	یاء سے

اَعْضَلَا	وَكَالْوَاوِ	كَالْيَا	فِيْهِمَا	حَكٰى
اس نے مشکل اختیار کی	اور واؤ کی مانند	یاء کی مانند	ان دونوں میں	روایت کی

﴿قولہ﴾ حَكٰى فِيْهِمَا كَالْيَا وَكَالْوَاوِ اَعْضَلَا: مقصد یہ ہے کہ بعض نحویوں نے سُئِلَ جیسے ہمزہ کو بین الہمزة والواو اور مُسْتَهْزِءُوْنَ جیسے ہمزہ کو بین الہمزة والیاء قرار دیا ہے لیکن ان نحویوں کی یہ رائے قطعاً مشکل پسندی پر مبنی ہے جس پر عمل کرنا صحیح نہیں ہے۔

﴿قولہ﴾ اَعْضَلَا: ای اشتد واستغلق۔

(۲۴۷) مُسْتَهْزِءُوْنَ الْحَذْفُ فِيْهِ وَنَحْوِهٖ

وَضَمٌّ وَكَسْرٌ قَبْلُ قِيْلَ وَاُخْمِلَا

وَنَحْوِهٖ	فِيْهِ	اَلْحَذْفُ	مُسْتَهْزِءُوْنَ
اور اس جیسے	اس میں	حذف	اور مُسْتَهْزِءُوْنَ

وَاُخْمِلَا	قِيْلَ	قَبْلُ	وَكَسْرٌ	وَضَمٌّ
کمزور پائی گئی	کہا گیا	پہلے	اور کسرہ	اور ضمہ

یعنی امام حمزہ سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ مُسْتَهْزِءُ وْنَ - لِيُطْفِئُوْا - فَمَالِئُوْنَ - يَسْتَنْبِئُوْنَكَ - اور مُتَّكِئُوْنَ وغیرہ الفاظ میں کہ جن میں کسرہ کے بعد ہمزہ مضمومہ واقع ہو رہا ہو، وقف کے وقت ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ اور ہمزہ کا ضمہ ماقبل کو دیتے ہیں۔

قیاس اور ادا دونوں کے لحاظ سے ایسا کرنا صحیح ہے، کوئی حرج نہیں، لیکن ہمزہ حذف کرتے ہوئے اس کے ماقبل کو مکسور باقی رکھنا قیاس و روایت دونوں کے اعتبار سے غلط ہے، ناظم نے شعر میں لفظ اُخْمِلَا سے اسی مؤخر الذکر صورت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ یعنی یہ صورت متروک ہے۔ لہٰذا لفظ اُخْمِلَا کی ضمیر فقط كَسْرٌ کی طرف عائد ہے۔ اور الف اطلاق کا ہے۔ الف کو تثنیہ کا سمجھ کر ضَمٌّ اور كَسْرٌ دونوں کی طرف ضمیر کو عائد ماننا صحیح نہیں کیونکہ جیسا کہ کہا گیا حذف ہمزہ کے ساتھ ماقبل میں ضمہ پڑھنا قیاس وادا کے لحاظ سے بالکل صحیح ہے۔ پھر اس کو متروک کیسے قرار دیا جا سکتا ہے۔ اگر ناظم کے ذہن میں یہی ہوتا تو قِيْلَا وَ اُخْمِلَا فرماتے تا کہ ضمیر تثنیہ سے ضَمٌّ اور كَسْرٌ دونوں مراد ہو جائیں۔

حاصل یہ ہے کہ مُسْتَهْزِءُ وْنَ کے باب میں تین وجہ جائز ہیں۔ اول تسہیل بین الہمزۃ والواو یہ سیبویہ کا مذہب ہے۔ دوسرے ہمزہ کا خالص یاء سے ابدال۔ یہ اخفش کا مذہب ہے۔ تیسرے ہمزہ کا حذف اور ماقبل میں ضمہ اور خَاطِئِيْنَ، رُءُ وْسٌ پر رسم کے مطابق حذف ہمزہ اور قیاس کے مطابق تسہیل بین بین کے ساتھ وقف ہوگا۔

(۲۴۸) وَمَا فِيْهِ يُلْفٰى وَاسِطًا بِزَوَائِدٍ
دَخَلْنَ عَلَيْهِ فِيْهِ وَجْهَانِ اُعْمِلَا

بِزَوَائِدٍ	وَاسِطًا	يُلْفٰى	فِيْهِ	وَمَا
زوائد کے ساتھ	وسط میں ہونے والا	پایا جائے	اس میں	اور وہ
اُعْمِلَا	وَجْهَانِ	فِيْهِ	عَلَيْهِ	دَخَلْنَ
عمل میں لائی گئیں	دو وجہیں	اس میں	اس پر	داخل ہوئے

(۲۴۹) كَمَا هَا وَيَا وَاللَّامِ وَالْبَا وَنَحْوِهَا
وَلَامَاتِ تَعْرِيْفٍ لِمَنْ قَدْ تَاَمَّلَا

كَمَا	هَا	وَيَا	وَاللَّامِ	وَالْبَا	وَنَحْوِهَا
جیسے مَا	هَاء	اور يَاء	اور لام	اور بَاء	اوران کی طرح

وَلَامَاتِ تَعْرِيْفٍ	لِمَنْ	قَدْ	تَأَمَّلَا
اورلامات تعریف	اس کے لئے	تحقیق	غور کرے

یعنی جس ہمزہ کے شروع میں زوائد میں سے کسی کے داخل ہونے کی وجہ سے وہ متوسط ہو جائے' تو اس میں دو وجہیں جائز ہیں۔ایک تسہیل' کیونکہ ہمزہ حرف زائد کے داخل ہو جانے کی وجہ سے متوسط ہو گیا ہے جیسا کہ طریق حمزہ میں ابوالفتح فارس کا یہی مذہب ہے۔ دوسرے تحقیق کیونکہ یہ ہمزہ حقیقتاً ابتدائے کلمہ میں واقع ہے۔ زائد کا کوئی اعتبار نہیں۔ چنانچہ امام حمزہ کے دوسرے طریق میں ابوالحسن طاہر بن غلبون کا یہی مذہب ہے۔

وہ زوائد جو ہمزہ کے شروع میں قرآن میں داخل ہوئے کل دس ہیں۔ هاء تنبیہ' یاء ندا' لام' باء' ہمزہ' سین' فاء' کاف' واؤ اور لام تعریف۔

امثلہ

(هاء تنبیہ) جیسے هَؤُلَاءِ - هَاَنْتُمْ (یاءندا) جیسے يَاٰدَمُ - يَاَيُّهَا - يَاِبْرَاهِيْمَ - يَاُخْتَ ۔ ان دونوں زوائد کے ساتھ تخفیف بصورت تسہیل بین بین ہوگی۔ اور مد وقصر دونوں جائز ہیں۔(لام) جیسے لَاَنْتُمْ - لِاَ بَوَيْهِ - لِاَ اِلَى اللّٰهِ (باء) جیسے بِاَنَّهُمْ - بِاٰخِرِيْنَ - لَبِاِمَامٍ - فَبِاَيِّ (ہمزہ) جیسے ءَاَنْذَرْتَهُمْ - ءَاِلٰهٌ - ءَاُلْقِيَ - ءَاِنَّكَ - (سین) جیسے سَاُورِيْكُمْ - سَاَصْرِفُ - (کاف) جیسے كَاَنَّهُمْ - فَكَاَنَّهَا - وَكَاَنَّهُنَّ - (فاء) جیسے فَاْتُوْهُنَّ - فَاٰمَنُوْا - اَفَاَنْتُمْ (واؤ) جیسے وَاَنْتُمْ۔

ان کلمات میں ہمزہ کی تخفیف اس طرح ہوگی کہ اگر ہمزہ مفتوحہ بعد الکسر ہو تو اس کو یاء مفتوحہ سے بدلیں گے۔ جیسے لِاَ بَوَيْهِ میں' اور اگر مضمومہ بعد الکسر ہو جیسے لِاُوْلٰهُمْ - لِاُخْرٰهُمْ تو تخفیف میں دو وجہ جائز ہیں ایک تسہیل بین بین' دوسرے ہمزہ کا یاء مضمومہ سے ابدال' ہمزہ کی ان دو صورتوں کے علاوہ سب صورتوں میں صرف تسہیل بین بین ہوگی۔

(لام تعریف) جیسے اَلْاٰخِرَةِ - اَلْاَنْهَارُ اس کے متعلق معلوم ہو چکا ہے کہ تخفیف نقل کے ساتھ ہوگی۔

تنبیہ

سورۂ آل عمران میں قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ جو اسی نوع (متوسط بالزوائد) سے ہے قیاس رسمی کے خلاف ہے۔ یعنی ہمزہ ثانیہ

بعد الف بشکل واؤ لکھا ہے حالانکہ قیاس یہ تھا کہ بشکل الف ہوتا جیسا کہ تمام ابتدائی ہمزات بشکل الف مرسوم ہیں۔ لیکن بحالت وقف ہمزہ ثانیہ کو صرف تحقیق یا تسہیل بین بین سے پڑھا جائے گا۔ نشر میں رسم کے مطابق اس کے ابدال بالواؤ کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

اور ہمزہ اولیٰ میں حسب قواعد متعارفہ تحقیق مع السکت، تحقیق مع عدم السکت اور تسہیل بالنقل تینوں وجہ جائز ہیں۔ ہمزۂ اولیٰ کی پہلی دو وجہوں کے ساتھ ہمزہ ثانیہ میں مذکورہ بالا دونوں قسم کی تخفیفات صحیح ہیں، اور ہمزہ اولیٰ کی تیسری وجہ کے ساتھ، ہمزہ ثانیہ میں صرف تسہیل ہوگی تحقیق نہیں (نشر) یہ گویا کل پانچ وجہیں ہوئیں۔

اور ان تمام وجوہ کے ساتھ ہمزہ ثالثہ میں تسہیل یا ابدال بالیاء المضمومہ دونوں جائز ہیں، اس طرح گویا کل دس وجہ ہوئیں۔ سورۂ حج میں قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ میں بھی یہی تمام وجوہ سمجھنی چاہئیں قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ کے علاوہ اور کہیں ہمزۂ مبتدءَ بشکل واؤ نہیں لکھا گیا۔ جیسے ءَاُلْقِيَ - ءَاُنْزِلَ بلکہ تماثل فی الرسم سے بچنے کے لئے صرف ایک الف لکھا گیا ہے۔ یہی حال ان تمام کلمات کا ہے جن میں دو یا تین الف جمع ہوئے ہیں۔ جیسے ءَاَنْذَرْتَهُمْ - ءَاَنْتُمْ - ءَاٰلِهَتُنَا۔

﴿چند قرآنی کلمات﴾

چند مواضع ہیں جن میں ہمزہ ثانیہ کو موصول بشکل یاء لکھا گیا ہے، جیسے اَئِنَّكُمْ (انعام، نمل) عنکبوت میں دوسرا موقع اور (فصلت) اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا (شعرا) اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ (نمل) اَئِنَّا لَتَارِكُوْا (صافات) اَئِذَا مِتْنَا (واقعہ)۔

البتہ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ۔ سورۂ یٰسین میں اور اَئِفْكًا سورۂ صافات میں مختلف الرسم ہے۔

اہل عراق کے مصاحف میں ہمزہ ثانیہ یاء موصولہ کی شکل میں ہے اور دیگر مصاحف میں صرف ایک الف لکھا ہے۔

اور اَفَائِنْ مَّاتَ سورۂ آل عمران میں اور اَفَائِنْ مِّتَّ سورۂ انبیاء میں دونوں جگہ ہمزہ ثانیہ الف کے بعد بشکل یاء لکھا ہوا ہے۔ نشر میں کہا گیا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ یاء ہمزہ کی صورت ہے اور الف زائد ہے۔

هٰؤُلَآءِ: ھاء تنبیہ کے ساتھ واؤ ملا کر لکھی گئی ہے یعنی ھاء کا الف تخفیفاً حذف ہوا۔ جیسا کہ یٰاَيُّهَا میں۔ هٰؤُلَآءِ کی تخفیف قیاسی کالواؤ ہے۔ اور تخفیف رسمی یہ ہے کہ واؤ سے بدلا جائے لیکن تخفیف رسمی جائز نہیں (نبه عليه في النشر)

هٰاَنْتُمْ: ہاء کے ساتھ الف ہمزہ کی صورت ہے۔ اور ھاء کا الف محذوف ہے جیسا کہ هٰؤُلَآءِ میں ھاء کا الف محذوف ہے۔ اس کی تخفیف قیاسی کالالف ہے۔ اور رسمی یہ ہے کہ الف سے بدلا جائے لیکن یہ ابدال ضعیف ہے۔ (نشر)

لیکن هَآؤُمُ (سورۃ الحاقہ) اس باب سے نہیں ہے کیونکہ یہاں ہمزہ حقیقتاً متوسط ہے۔ کیونکہ یہ کلمہ هَاءُ (بمعنی خُذْ) کا تمہ ہے۔ لہٰذا متوسط بزوائد میں سے نہیں ہے اس میں صحیح قول کی بناء پر صرف تسہیل کالواؤ ہوگی۔

بعض مصاحف میں کلمہ لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ (طٰہٰ، شعرا) کو الف کے بعد واؤ کے ساتھ لکھا ہے۔ جیسا کہ سَاُورِيْكُمْ پھر

اس میں اختلاف ہوا ہے کہ واؤ زائدہ ہے یا الف؟ بعض کہتے ہیں واؤ زائد ہے اور الف ہمزہ کی صورت ہے۔ قطعیت کے ساتھ علامہ دانی کی یہی رائے ہے۔ (نشر) لیکن صاحب نشر فرماتے ہیں کہ:

''ظاہر یہ ہے کہ زائد الف ہے اور واؤ ہمزہ کی صورت ہے۔ جیسا کہ لَاْ اذْ بَحَنَّهٗ اور لَاْ اوْضَعُوْا میں الف کی زیادتی اس کی نظیر پائی جاتی ہے۔''

لَئِنْ: ہمزہ کو بشکل یاء ماقبل کے ساتھ موصول کر کے لکھا ہے۔ ان سب کلمات میں تحقیق اور قواعد بالا کے مطابق تسہیل کے ساتھ وقف ہوگا۔

آلْئٰنَ: سورۂ یونس میں دو جگہ اور تمام قرآن میں اَلْئٰنَ میں لام تعریف کے بعد والا ہمزہ محذوف ہے۔ گویا ہمزہ مبتدءَ کو ہمزہ متوسطہ کا حکم دیا گیا ہے۔ اور سورۂ جن میں فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ کے رسم الخط میں اختلاف ہے۔ بعض مصاحف میں الف کے ساتھ ہے۔ جو حقیقتاً ہمزہ کی صورت ہے کیونکہ اس کے بعد والا الف اختصاراً محذوف ہے۔

ان تمام میں جیسا کہ گزر چکا ہے نقل اور سکتہ کے ساتھ وقف ہوگا۔

اَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ: سورۂ صٓ اور شعراء میں لام کے بعد اور پہلے الف نہیں ہے۔ تاکہ دونوں قراءتوں کو شامل ہو سکے۔ اس پر وقف قاعدہ کے مطابق نقل کے ساتھ ہوگا۔ یہ لفظ سورۂ ق و حجر میں بھی آیا ہے لیکن اس میں لام تعریف کے قبل و بعد میں ہمزہ بصورت الف ہے۔

بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ اور بِاَيْيْدٍ باء موحدہ کے بعد الف ہے اور الف کے بعد دو یاء لکھی ہیں۔ ان دونوں کلمات میں باء کے بعد والا الف زائد ہے۔ جیسا کہ مِائَةَ میں زائد ہے اور الف کے بعد یاء ہمزہ کی صورت ہے۔ جیسا کہ نشر میں اسی کو راجح قرار دیا گیا ہے۔ بِاٰيَةٍ اور بِاٰيٰتِنَا بعض مصاحف میں باء موحدہ کے بعد الف ہے اور الف کے بعد دو یاء ہیں۔ ایک جماعت کی رائے میں یاء اولیٰ زائد ہے لہٰذا الف ہمزہ کی صورت ہے۔

ان دونوں کلمات پر وقف قاعدہ مذکورہ کے مطابق تحقیق اور ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے ابدال کے ساتھ ہوگا۔

(۲۵۰) وَاَشْمِمْ وَرُمْ فِيْمَا سِوٰى مُتَبَدِّلٍ
بِهَا حَرْفَ مَدٍّ وَاعْرِفِ الْبَابَ مَحْفِلَا

مُتَبَدِّلٍ	سِوٰى	فِيْمَا	وَرُمْ	وَاَشْمِمْ
بدل جانے والا	سوائے	ان میں	اور روم کر	اور اشمام کر

بِهَا	حَرْفِ مَدٍّ	وَاعْرِفْ	اَلْبَابَ	مَحْفِلَا
اس کے ساتھ	حرف مد	اور پہچان	باب	جمع ہونے کی جگہ

یعنی اے قاری! ان تمام ہمزہائے متطرفہ میں جن میں مذکورہ انواع تخفیف کی گئیں ہوں تو روم واشمام بھی کرسکتا ہے بشرطیکہ وہ ہمزہ متطرفہ حرف مد سے نہ بدلا گیا ہو۔

اس کی چار صورتیں بنتی ہیں۔

(۱) ہمزہ متطرفہ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دی گئی ہو۔ جیسے اَلْمَرْءُ، دِفْءٌ، سَوْءٍ، شَیْءٌ اس حرکت منقولہ میں اشمام وروم کیا جاسکتا ہے۔

(۲) ہمزہ متطرفہ میں ابدال بالیاء کے ساتھ تخفیف کرتے ہوئے ماقبل کا ادغام کیا گیا ہو جیسے بَرِیْٓءٌ، اَلنَّسِیْٓءُ یا ابدال بالواو کے ساتھ تخفیف کرتے ہوئے ادغام کیا گیا ہو جیسے قُرُوْٓءٍ، سُوْٓءٍ اور شَیْءٌ ان لوگوں کے مذہب پر جنہوں نے اس میں ادغام کیا ہے۔ اس میں بھی روم واشمام ہوسکتا ہے۔

(۳) تخفیف رسمی کے مطابق ہمزہ متحرکہ کو واو یا یاء سے بدلا گیا ہو۔ جیسے قَالَ الْمَلَؤُا۔ اَلضُّعَفٰٓؤُا۔ مِنْ نَّبَاِیْٔ الْمُرْسَلِیْنَ۔ اِیْتَآئِ۔

(۴) اخفش کے مذہب کے مطابق ابدال کیا گیا ہو۔ جیسے لُؤْلُؤٌ، یُبْدِئُ۔

جب یہ سمجھ گئے تو مِلْءُ (آل عمران) اور دِفْءٌ (نحل) میں یَنْظُرُ الْمَرْءُ (سورۂ نباء) میں۔ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ (عبس) میں، لِکُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ (حجر) میں وقف بالنقل مع الاسکان والروم والاشمام تینوں طرح صحیح ہوگا۔

اور بَیْنَ الْمَرْءِ میں فقط وقف بالنقل مع الاسکان یا مع الروم ہوگا۔ اور بَرِیْٓءٌ جہاں بھی واقع ہو۔ اَلنَّسِیْٓءُ (توبہ) میں، دُرِّیٌّ (نور) میں وقف بالادغام مع الاسکان والروم والاشمام ہوگا۔ اور ہشام پہلے دو کلموں میں امام حمزہ کے ساتھ متفق ہیں۔

ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ: وقف بالادغام مع الاسکان یا مع الروم صرف

لَمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ۔ مَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ۔ لَتَنُوْٓأُ۔ اَلْمُسِیْٓءُ۔ یُضِیْٓئُ۔ شَیْءٌ۔ اِمْرُؤٌ۔ سُوْٓءٍ۔ دَآئِرَةُ السَّوْءِ۔ ظَنَّ السَّوْءِ۔ مَثَلُ السَّوْءِ۔

ان تمام کلمات میں وقف بالنقل اور بالادغام ہوگا۔ اور نقل وادغام کے ساتھ اسکان اور روم دونوں صحیح ہیں۔

یَبْدَؤُا اور اس کے دیگر پانچ نظائر مثلاً تَفْتَؤُا (یوسف) میں قیاس کے مطابق وقف میں ہمزہ کو الف سے بدلتے

ہوئے یا تسہیل مع الروم کے ساتھ ہوگا۔ یا وقف مطابق رسم کرتے ہوئے ہمزہ کو واؤ سے بدلا جائے گا۔ اور اسکان، روم و اشمام تینوں صحیح ہوں گے۔

لُؤْلُؤٌا مرفوع ہو تو اس میں یہی حال ہے لیکن اگر مجرور ہو تو اس میں صرف چار وجوہ ہوں گی کیونکہ اس میں اشمام نہیں ہوگا۔ اور پہلا ہمزہ جو ساکن اصلی ہے قاعدہ مذکورہ کے مطابق حرف مد سے بدلا جائے گا۔

لفظی اعتبار سے یہاں ابدال رسمی اور ابدال قیاسی متحد ہیں۔ لہٰذا پہلے دو لفظوں میں کل چار وجوہ ہیں اور تیسرے میں تین۔

جَـــزَآؤُ: وغیرہ میں وقف قیاسی یہ ہے کہ ہمزہ کو الف سے بدلا جائے مع طول۔ توسط اور قصر کے یا ہمزہ میں تسہیل مع الروم مع المد والقصر کی جائے اور وقف رسمی یہ ہے کہ ہمزہ کو واؤ سے بدلا جائے اور اسکان و اشمام کے ساتھ طول توسط اور قصر ہوگا اور روم کے ساتھ صرف قصر ہوگا۔

مِنْ نَّبَـائِ: (انعام) وقف قیاسی میں ہمزہ کو الف سے بدلا جائے گا، یا تسہیل بالروم ہوگی اور وقف رسمی میں ہمزہ کو یاء سے بدل کر وقف مع الاسکان۔ یا مع الروم کریں گے ایسے ہی **لِكُلِّ امْرِئٍ** اور **مِنْ شَاطِئِ** میں، مگر یہاں لفظاً دونوں ابدال متحد ہیں۔

تِـلْـقَـآئِ وغیرہ میں وقف قیاسی یہ ہے کہ ہمزہ کو الف سے بدلا جائے اور الف میں طول۔ توسط اور قصر تینوں صحیح ہیں، یا تسہیل مع الروم کی جائے۔ اور الف میں مد و قصر دونوں صحیح ہیں اور وقف رسمی میں ہمزہ کو یاء سے بدلتے ہوئے وقف بالاسکان کیا جائے تو طول، توسط اور قصر تینوں صحیح ہیں اور روم کے ساتھ صرف قصر ہوگا۔

يُبْدِئُ - يَسْتَهْزِئُ - تُبَرِّئُ - اُبَرِّئُ - وَمَآ اُبَرِّئُ - تُبَوِّئُ - الْبَارِئُ - يُنْشِئُ - الْمَكْرُ السَّيِّئُ - میں وقف کے وقت ہمزہ کو یاء سے بدلا جائے گا اور اسکان، روم اور اشمام تینوں جائز ہیں۔ یا ہمزہ کو تسہیل مع الروم کے ساتھ پڑھا جائے۔

جہاں ہمزہ کو حرف مد سے بدلا جائے وہاں روم و اشمام نہیں ہوتا جیسے **اِقْـرَأْ - نَـبِّـئْ** جن میں سکون لازمی ہے، ایسے ہی **يُبْدِئُ - لِكُلِّ امْرِئٍ - مِنْ شَاطِئِ - يَشَآءُ - مِنَ السَّمَآءِ** میں، جن میں سکون عارضی ہے، کیونکہ حروف مدہ میں حرکت کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ البتہ ہمزہ جب طرف میں ہو اور متحرک ہو اور ماقبل متحرک ہو یا الف ہو جیسا کہ گزر چکا ہے اور عنقریب آتا ہے تو ہمزہ میں تسہیل مع الروم جائز ہے۔

(۲۵۱) وَمَــا وَاوٌ اَصْـلِــيٌّ تَسَـكَّــنَ قَبْـلَــهٗ

اَوِ الْيَــا فَـعَــنْ بَـعْـضٍ بِـالْاِدْغَــامِ حُـمِّلَا

وَمَا	وَاوٌ	اَصْلِيٌّ	تَسَكَّنَ	قَبْلَهٗ
اور وہ	واو	اصلی	ساکن ہو	اس سے پہلے

اَوْ	اَلْيَا	فَعَنْ	بَعْضٍ	بِالْاِدْغَامِ	حُمِّلَا
یا	یاء	پس سے	بعض	ادغام کے ساتھ	روایت کیا گیا

یعنی وہ ہمزہ کہ اس سے پہلے واؤ ساکن اصلی واقع ہو یا یاء ساکن اصلی ہو۔ خواہ یہ ہمزہ متوسطہ ہو یا متطرفہ ہو۔ جیسے سِيْٓـٴَتْ۔ سُوْٓءَ اى۔ كَهَيْئَةِ۔ اِسْتَايْئَسَ۔ شَيْءٌ۔ سَوْءٍ۔ اَلْمُسِيْٓءُ۔ لَتَنُوْٓاُ وغیرہ تو بعض اہل ادا امام حمزہ کی قراءت میں اس ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف مد سے بدلتے ہیں اور ادغام کرتے ہیں' اس کی طرف اشارہ اوپر بھی آچکا ہے۔

(۲۵۲) وَمَـا قَبْلَـهُ التَّـحْـرِيْكُ اَوْ اِلَفٌ مُـحَـرْ رَكًـا طَـرَفًـا فَـالْبَعْـضُ بِـالـرَّوْمِ سَهَّلَا

وَمَا قَبْلَهٗ	اَلتَّحْرِيْكُ	اَوْ	اِلَفٌ	مُحَرَّكًا
اور اس کا ماقبل	متحرک	یا	الف	حرکت دیا گیا

طَرَفًا	فَالْبَعْضُ	بِالرَّوْمِ	سَهَّلَا
آخر	پس بعض	روم کے ساتھ	تسہیل کی

یعنی جو ہمزہ متطرفہ اور متحرکہ ہو اور اس کا ماقبل بھی متحرک ہو۔ جیسے بَدَاَ۔ يُبْدِئُ۔ لِكُلِّ امْرِئٍ۔ تَفْتَؤُا۔ اَللُّؤْلُؤُ یا ہمزہ کے ماقبل میں الف ہو۔ جیسے يَشَآءُ۔ اَلْمَآءُ۔ اَلسُّفَهَآءُ۔ مِنَ السَّمَآءِ۔ مِنْ مَّآءٍ تو بعض اہل ادا کے نزدیک اس میں وقف بالروم کیا جاتا ہے لیکن ہمزہ میں تسہیل ہوگی۔ بشرطیکہ وہ مضموم یا مکسور ہو' گویا بعض حرکت کی ادا کو پوری حرکت کی ادا کے درجہ میں تصور کیا گیا ہے' بہرحال یہ مذہب بھی اہل ادا کی ایک بڑی جماعت کا ہے۔ اور جیسا کہ اوپر آچکا ہے وقف بالاسکان کی صورت میں ہمزہ کا ابدال ہوگا۔ علامہ جزری نے دونوں وجہوں کو صحیح کہا ہے۔

بعض علماء نے روم کی جو یہ ایک وجہ کا جواز بیان کیا ہے یہ درحقیقت اس سوال کا جواب ہے کہ اگر اس صورت میں صرف

بدل ہی ہوگا تو روم کے جریان کی صورت بالکلیہ منقطع ہو جائے گی حالانکہ مضموم ومکسور میں روم کے ساتھ وقف تمام قرا کے یہاں راجح ومختار ہے۔

یاد رہنا چاہیے کہ اگر کسی وقف میں دو تسہیلیں جمع ہو جائیں مثلاً هٰـٓؤُلَآءِ میں ہمزہ اولیٰ متوسط بالزائد ہونے کی وجہ سے تسہیل کرتے ہوئے ہمزہ متطرفہ میں وقف بالروم کے ساتھ تسہیل کی جائے تو طول وقصر میں دونوں کے درمیان مساوات کا ہونا ضروری ہے۔ طول اول مع قصر ثانی یا اس کا عکس نا جائز ہے۔

(۲۵۳) وَمَنْ لَّمْ يَرُمْ وَاعْتَدَّ مَحْضًا سُكُونَهُ

وَأَلْحَقَ مَفْتُوحًا فَقَدْ شَذَّ مُوغِلَا

وَمَنْ	لَمْ	يَرُمْ	وَاعْتَدَّ	مَحْضًا	سُكُونَهُ
اور جس	نہیں	روم کیا	اور اعتماد کیا	خالص	اس کا سکون

وَأَلْحَقَ	مَفْتُوحًا	فَقَدْ	شَذَّ	مُوغِلَا
اور شامل کیا	مفتوح	پس تحقیق	شاذ ہو گیا	تجاوز کرنے والا

یعنی اہل ادا میں بعض حضرات ایسے بھی ہوئے کہ امام حمزہ کے لئے ان تمام صورتوں میں کہ جہاں روم جائز تھا روم نہیں کرتے ہیں، حالانکہ اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ وہ ہمزہ متطرفہ جس کا ماقبل الف کے علاوہ کوئی اور حرف ساکن ہو اس میں روم صحیح ہے۔ لیکن مذکورین بعض اہل ادا نے اس میں روم کو نا جائز کہا اور خالص سکون کو معتد بہ قرار دیا، گویا ان حضرات کے نزدیک روم کے عدم جواز میں مضموم ومکسور بھی مفتوح کے باب میں ہی داخل ہو گئے جس طرح يُخْرِجُ الْخَبْءَ میں تمام اہل ادا کے نزدیک وقف بالروم صحیح نہیں، اسی طرح ان بعض حضرات کے نزدیک يَنْظُرُ الْمَرْءُ اور بَيْنَ الْمَرْءِ میں بھی صحیح نہیں۔ علامہ شاطبی ان حضرات کے مذہب پر جرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ فَقَدْ شَذَّ مُوغِلَا یعنی ان لوگوں کا مذہب نہ صرف یہ کہ شاذ ہے بلکہ شذوذ میں غلو بھی پایا جاتا ہے کیونکہ امام حمزہ کے مذہب میں چند مستثنیٰ وجوہ کو چھوڑ کر باقی تمام جگہ روم و اشمام صحیح ہیں۔

(۲۵۴) وَفِي الْهَمْزِ أَنْحَاءٌ وَعِنْدَ نُحَاتِهِ

يُضِيءُ سَنَاهُ كُلَّمَا اسْوَدَّ أَلْيَلَا

وَفِی	اَلْهَمْزِ	اَنْحَاءٌ	وَعِنْدَ	نُحَاتِهٖ
اور میں	ہمزہ	طرق	اورنزدیک	اس کے نحویوں

یُضِیْءُ	سَنَاهُ	كُلَّمَا	اِسْوَدَّ	اَلَيْلَا
روشنی ہو جاتی	اس کی روشنی	جب کبھی	تاریک ہو گیا ہوتا	سخت اندھیری رات

یعنی ہمزہ کی تخفیف میں جو اصول ہم نے ذکر کئے ہیں کلام انہیں تک محدود نہیں بلکہ ان کے علاوہ اور بھی بکثرت طرق پائے جاتے ہیں۔ اورنحویوں کے یہاں اس ہمزہ کی روشنی بڑی چمک دمک رکھتی ہے۔ جب کبھی سیاہ رات کی طرح ہمزہ کا حال تمہارے لئے تاریکی میں ہو نحویوں کی تحقیقات کا مطالعہ کرو۔

بَابُ الْاِظْهَارِ وَ الْاِدْغَامِ (۴)

ادغام سے مراد ادغام صغیر ہے جس میں مدغم ساکن ہوتا ہے۔

اس ادغام کو یہاں تین قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) چند مخصوص کلمات کے آخری حرفوں کا دوسرے حرفوں میں ادغام مثلاً اِذْ۔ قَدْ۔ تاء تانیث ساکنہ وغیرہ کا۔

(۲) لاعلی التعیین کلمات میں قریب المخارج حرفوں کا باہمی ادغام۔

(۳) نون ساکنہ اور تنوین کے احکام کیونکہ اس میں ادغام و اظہار کے علاوہ اخفاء و قلب کے بھی احکام جاری ہوتے ہیں۔ آئندہ ابواب میں ان ہی نمبروں پر بحثیں آ رہی ہیں۔

(۲۵۵) سَاَذْكُرُ اَلْفَاظًا تَلِيْهَا حُرُوْفُهَا

بِالْاِظْهَارِ وَالْاِدْغَامِ تُرْوٰی وَتُجْتَلَا

سَاَذْكُرُ	اَلْفَاظًا	تَلِيْهَا	حُرُوْفُهَا
میں عنقریب ذکر کروں گا	الفاظ	اس کے پیچھے آئیں گے	اس کے حروف

بِالْاِظْهَارِ	وَالْاِدْغَامِ	تُرْوٰی	وَتُجْتَلَا
اظہار کے ساتھ	اور ادغام	روایت کیے جاتے ہیں	اور دیکھتے جاتے ہیں

یعنی آئندہ فصول میں چند مخصوص الفاظ کا ذکر کیا جائے گا۔ ان کے آخری حرفوں کا مابعد والے کلمات کے اوائل حروف میں اختلاف قراءت کے مطابق ادغام یا اظہار ہوگا۔

(۲۵۶) فَدُوْنَكَ اِذْ فِـيْ بَيْتِهَـا وَحُـرُوْفُهَـا

وَمَـا بَـعْـدُ بِـالتَّـقْـيِيْـدِ قُـدْهُ مُـذَلَّلَا

فَدُوْنَكَ	اِذْ	فِيْ	بَيْتِهَا	وَحُرُوْفُهَا
پس تو لے لے	اِذْ	میں	اس کے شعر	اور اس کے حروف
وَمَا	بَعْدُ	بِالتَّقْيِيْدِ	قُدْهُ	مُذَلَّلَا
اور جو	بعد	قید کے ذریعہ	اس کو کھینچ	آسان کیا ہوا

یعنی ان الفاظ موعودہ میں سے لفظ اِذْ کو مثلاً اس کے مخصوص شعر میں لے لو اور ان حرفوں کو بھی یاد کر لو جو اِذْ کے بعد متصل کلمات میں آئیں گے اور اِذْ کا ذال ان میں مدغم ہوگا۔ پھر ہمارے بیان کے اشعار سے قراء کا مذہب اخذ کر لو۔

ترکیب

فَدُوْنَكَ اسم فعل بمعنی خُذْ- اِذْ منصوب المحل ' فِيْ بَيْتِهَا' ای تفرد لها بیت مستقل تذکر فیه هی- حروفها - ای خذ الحروف التی تدغم الذال فیها- یعنی حُرُوْفَهَا نصب کے ساتھ۔ اِذْ پر معطوف ہے۔ مَا بَعْدُ یہ بھی اِذْ پر معطوف ہے۔ یعنی خذ ما اذکره بعد ذلك فی البیت الاتی۔

قُدْهُ مُذَلَّلَا: ای خذه سهلا بسبب التقیید الذی ابینه' به یعنی لا ادع فیه الباسا۔ (ابوشامہ)

(۲۵۷) سَأُسْمِيْ وَبَعْدَ الْوَاوِ تَسْمُوْ حُرُوْفُ مَنْ

تَسَمَّـى عَـلَـى سِيْـمَـا تَـرُوْقُ مُـقَبَّلَا

سَأُسْمِيْ	وَبَعْدَ الْوَاوِ	تَسْمُوْ	حُرُوْفُ	مَنْ
عنقریب میں نام لوں گا	اور واؤ کے بعد	بلند ہوں گے	حروف	جس

تَسَمّٰی	عَلٰی	سِیْمَا	تَرُوْق	مُقَبَّلَا
نام پایا	پر	علامت	صاف ہوگا	چوم لینے کی جگہ

یعنی قراء ورواۃ کا یا بصراحت نام لوں گا یا رموز سے ان کی طرف اشارہ کروں گا' اس کے بعد واؤ فاصل لاؤں گا۔ اور پھر وہ حرف بیان کروں گا جس میں وہ قاری ادغام یا اظہار کرتا ہوگا۔

واضح رہے کہ واؤ فاصل اس وقت لانا ضروری ہوگی جب کہ قاری کا نام بصراحت نہ لیا جائے۔ مثلاً

ع وَاَظْهَرَ رَيَّا قَوْلِهٖ وَاصِفٌ جَلَا

اگر نام بصراحت لیا جائے گا تو واؤ نہیں لائی جائے گی۔ مثلاً

ع وَاَدْغَمَ وَرْشٌ ضَرَّ ظَمْاٰنَ وَامْتَلَا

کیونکہ اس حالت میں کوئی التباس نہیں۔ التباس صرف اس حالت میں ہوسکتا ہے جب کہ رموز سے کام لیا جائے کیونکہ کچھ حروف مدغم فیہ بیان ہوں گے اور کچھ حروف رموز کے لئے ہوں گے۔

تَسْمُوْ: سُمُوٌّ سے مشتق ہے بمعنی ارتفاع' یعنی حروف کا ذکر ایسی واضح صورت میں ہوگا کہ واؤ فاصل کی وجہ سے قاری کی رمز اور حروف مدغم فیہ میں قطعاً کوئی التباس پیدا نہ ہوگا۔

سِیْمَا علامت۔ تَرُوْقُ بمعنی تَصْفُوْ۔ مُقَبَّلَا بمعنی دانت یا دہن' تمیز کی بنا پر منصوب ہے۔ یہ تمام الفاظ قریب المعانی ہیں۔ وضوح اور حسن ذکر کی طرف اشارہ کے لئے بطور استعارہ لائے گئے ہیں۔

(۲۵۸) وَفِيْ دَالِ قَدْ اَيْضًا وَتَاءِ مُؤَنَّثٍ
وَفِيْ هَلْ وَبَلْ فَاحْتَلْ بِذِهْنِكَ اَحْيَلَا

وَفِیْ	دَالِ قَدْ	اَیْضًا	وَتَاءِ مُؤَنَّثٍ
اور میں	دال قد	اسی طرح	اور تاء تانیث

وَفِیْ	هَلْ	وَبَلْ	فَاحْتَلْ	بِذِهْنِكَ	اَحْيَلَا
اور میں	هَلْ	اور بَلْ	پس تدبیر کر	اپنے ذہن کیساتھ	بڑا صاحب تدبیر

یعنی جس طرح کلمہ اِذْ میں طریقہ اختیار کیا گیا۔ دال قَدْ' تاء تانیث' لام هَلْ اور لام بَلْ میں بھی اختیار کیا جائے گا۔

فَاحْتَلْ بِذِهْنِكَ یعنی ذہانت کے ذریعہ حیلہ وتدبیر سے کام لے کر اپنے اندر صاحب تدبیر ہونے کی حالت پیدا کر۔

ذِکْرُ ذَالِ اِذْ (۳)

(۲۵۹) نَعَمْ اِذْ تَمَشَّتْ زَیْنَبٌ صَالَ دَلُّهَا
ت ز ص د

سَمِیَّ جَمَالٍ وَاصِلاً مَنْ تَوَصَّلاَ
س ج

دَلُّهَا	صَالَ	زَیْنَبٌ	تَمَشَّتْ	اِذْ	نَعَمْ
اس کے ناز	حملہ کیا	زینب	چلی	جب	ہاں

تَوَصَّلاَ	مَنْ	وَاصِلاً	جَمَالٍ	سَمِیَّ
ملنا چاہتا ہے	جو	ملنے والا	حسن	بلند

لفظی ترجمہ: ''ہاں! جب زینب چلی تو اس کے نازو کشش نے حملہ کر دیا۔ اس کے ناز کی یہ حالت تھی کہ حسن و جمال میں نہایت بلندی تھی اور جو اس ناز سے دوچار ہونا چاہتا تھا وہ اس سے ملتا تھا۔''

صَالَ بمعنی وَثَبَ ـ دَلَّ بمعنی دَلَالٌ ناز۔ سَمِیَّ رفیع۔ سَمِیَّ جَمَالٍ اور وَاصِلاً دونوں دَلُّهَا سے حال ہیں۔

شعر کا مقصد یہ ہے کہ اِذْ کے ذال کے اظہار یا ادغام کا قراء سبعہ کے درمیان اختلافی تقابل کل چھ حروف میں دائر ہے وہ چھ حروف یہ ہیں: تاء-زاء-صاد-دال-سین-جیم-جیسے اِذْ تَّبَرَّاَ- اِذْ زَّیَّنَ- اِذْ صَّرَفْنَا- اِذْ دَّخَلُوْا- اِذْ سَّمِعْتُمُوْهُ اِذْ جَّآءُوْكُمْ۔

(۲۶۰) فَاِظْهَارُهَا اَجْرٰی دَوَامَ نَسِیْمِهَا
ا د ن

وَاَظْهَرَ رَیَّا قَوْلِهٖ وَاصِفٌ جَلاَ
ر ق ج

نَسِیْمِهَا	دَوَامَ	اَجْرٰی	فَاِظْهَارُهَا
اس کی عمدہ ہوا	ہمیشہ	جاری کیا	پس اس کا اظہار

وَاَظْهَرَ	رَيًّا	قَوْلِهٖ	وَاصِفٌ	جَلَا
اور ظاہر کیا	عمدہ خوشبو	اپنا قول	وصف والا	ظاہر کیا

یعنی حروف ستہ میں نافع ابن کثیر اور عاصم نے اظہار کیا ہے' اور کسائی و خلاد نے صرف حرف جیم میں اظہار کیا' اور باقی پانچ حروف میں ادغام کیا ہے۔ اظہار کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ اصل ہے اور ادغام کی وجہ قرب مخارج کی وجہ سے طلب تخفیف ہے۔ اور جن حضرات نے حروف ستہ میں تفریق کی ان کے یہاں مقصود جمع بین اللغتین ہے۔ یا یہ کہ جیم کو ذال سے اس قدر قرب نہیں جس قدر بواقی سے ہے۔

اَظْهَرَ اور وَاصِفٌ میں واؤ فصل کے لئے لائی گئی ہے۔

نَسِیْم: عمدہ ہوا۔ رَيًّا (بالقصر) عمدہ خوشبو۔ قَوْلِهٖ کی ضمیر وَاصِفٌ جو رتبۃً مقدم ہے' کی طرف راجع ہے۔

ترجمہ: ذال اِذْ کے اظہار نے اپنی سدا رہنے والی عمدہ ہوا کو چلایا اور ایک ایسے واصف نے جو نہایت منکشف تھا اپنے قول کی عمدہ خوشبو کا اظہار کیا۔

(۲۶۱) وَاَدْغَمَ ضَنْكًا وَاصِلٌ تُوْمَ دُرِّهٖ
ض ت د

وَاَدْغَمَ مَوْلًى وُجْدُهٗ دَائِمٌ وِلَا
م د

وَاَدْغَمَ	ضَنْكًا	وَاصِلٌ	تُوْمَ	دُرِّهٖ
اور داخل کیا	تنگی	ملانے والا	چاندی کا دانہ	اپنا موتی

وَاَدْغَمَ	مَوْلًى	وُجْدُهٗ	دَائِمٌ	وِلَا
اور داخل کیا	محبت کرنے والا	اس کی دولت	سدا	تابعداری

یعنی خلف نے حروف ستہ میں سے صرف تاء اور دال میں ادغام کیا اور باقی چار حرفوں میں اظہار کیا۔ اور ابن ذکوان نے صرف دال میں ادغام کیا۔ اور باقی پانچ میں اظہار کیا۔ غیر مذکورین میں ابو عمرو بصری اور ہشام باقی رہے جن کے لئے اظہار کی ضد یعنی حروف ستہ میں ادغام ثابت ہوا۔

وَاَدْغَمَ کا واؤ میں دونوں جگہ اور وِلَا میں بین المسلتین فصل کے لئے ہے۔ اور وَاصِلٌ اور وُجْدُهٗ میں حرف

رمزی اور حروف مدغم فیہ میں فصل کے لئے ہے۔

﴿لغات﴾ اَلضَّنْكُ - اَلضِّيقُ - اَلتُّوْمَ جمع تَوْمَةٌ چاندی سے بنا ہوا موتی یعنی پوتھ اَلْمَوْلٰی - اَلْمُحِبّ فاعل اَدْغَمَ - اَلْوُجْدُ - بضم الواو' اَلْغِنٰی - وِلَا متابعت۔

ترجمہ: "اپنے موتیوں میں پوتھ شامل کرنے والے نے تنگی میں (اسے) جوڑ دیا۔ اور ایک محبت کرنے والے نے کہ جس کی محبت سدا تابعداری تھی (اپنی محبت کا) جوڑ لگایا۔"

ذِکْرُ دَالِ قَدْ (۴)

(۲۶۲) وَقَدْ سَحَبَتْ ذَيْلًا صَفَا ظَلَّ زَرْنَبٌ

س ذ ض ظ ز

جَلَتْهُ صَبَاهُ شَائِقًا وَمُعَلِّلَا

ج ص ش

وَقَدْ	سَحَبَتْ	ذَيْلًا	صَفَا	ظَلَّ	زَرْنَبٌ
اور تحقیق	کھینچا	دامن	طویل ہو گیا	ہمیشہ رہا	خوشبودار گھاس

جَلَتْهُ	صَبَاهُ	شَائِقًا	وَمُعَلِّلَا ۲
اس کو ظاہر کیا	اس کی پروائی ہوا ۱	شوق دلانے والی	کھیل کود میں ڈالنے والی

یعنی قراء سبعہ میں دال قَدْ کے ادغام یا اظہار کے اختلاف کا مسئلہ آٹھ حروف میں دائر ہے۔

﴿امثلہ﴾

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ - وَلَقَدْ ذَرَأْنَا - قَدْ ضَلُّوْا - فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ - وَ لَقَدْ زَيَّنَّا - وَلَقَدْ جَآءَ كُمْ - وَلَقَدْ صَرَّفْنَا - قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا۔

وَمُعَلِّلَا میں واو فاصل ہے بمعنی مُرْوِيَا۔ سَحَبَتْ میں ضمیر زینب کی طرف راجع ہے بمعنی جَرَّتْ - ضَفَا -

۱ پروائی یعنی مشرق کی سمت سے چلنے والی ہوا۔

۲ سیراب کر دینے والی۔

طَالَ- ذَرْنَبٌ ایک قسم کی خوشبودار گھاس۔

جَلَتْهُ صَبَاهُ یعنی کَشَفَتْهُ رِیحَهُ- شَائِقًا یعنی مُلْهِیًا لَهُ- خبر ظَلَّ۔

ترجمہ:''زینب نے اپنا وہ دامن کھینچا جو طویل تھا جس کی وہ خوشبو کہ اس کی مہک نے اس دامن کو جلوہ افروز بنایا ہوا تھا (محبّ کے لئے) پیغام شوق وشادابی ثابت ہو رہی تھی۔''

(۲۶۳) فَـأَظْهَـرَهَـا نَـجْـمٌ بَـدَا دَلَّ وَاضِـحًـا

ن ب د

وَأَدْغَـمَ وَرْشٌ ضَـرَّ ظَـمْـآنَ وَامْتَلَا

ض ظ

فَأَظْهَرَهَا	نَجْمٌ	بَدَا	دَلَّ	وَاضِحًا
پس اس کو ظاہر کیا	ستارہ	ظاہر ہوا	رہنمائی کی	واضح

وَأَدْغَمَ	وَرْشٌ	ضَرَّ	ظَمْآنَ	وَامْتَلَا
اور جوڑ دیا	ورش	تکلیف	پیاسا	اور سیراب کیا

یعنی عاصمؒ قالون اور ابن کثیر مکی نے دال قَدْ کا ان مذکورہ آٹھوں حرفوں میں اظہار کیا ہے اور ورش نے آٹھوں میں سے صرف ضاد اور ظاء میں ادغام کیا۔ اور باقی چھ میں اظہار کیا ہے۔

وَاضِحًا اور وَامْتَلَا میں واؤ فصل فی المسئلتین کے لئے ہے۔

ترجمہ:''دال قد میں اظہار کیا ایک ایسے ستارے (مراد عالم) نے جو بالکل صاف تھا اور جس کی رہنمائی واضح تھی اور ورش نے ایک پیاسے کی تکلیف کو (سیرابی سے) جوڑ دیا اور وہ خوب شاداب ہو گیا۔''

(۲۶۴) وَأَدْغَـمَ مُـرْوٍ وَاكِفٌ ضَـيْـرَ ذَابِـلٍ

م ض ذ

زَوَى ظِـلَّـهُ وَغْـرٌ تَـسَـدَّاهُ كَـلْـكَلَا

ز ظ

وَأَدْغَمَ	مُرْوٍ	وَاكِفٌ	ضَيْرَ	ذَابِلٍ
اور جوڑ دیا	سیراب کرنے والا	برسنے والا	تکلیف	مرجھانے والا

زَوٰی	ظِلُّهٗ	وَغْرٌ	تَسَدَّاهُ	كَلْكَلَا
جمع کیا	اس کا سایہ	سخت گرم ہونا	بلند ہوئی اس کے	سینہ

یعنی ابن ذکوان نے ضاد ذال، زاء اور ظاء میں دال قَدْ کا ادغام کیا ہے اور باقی چار میں اظہار کیا ہے۔

وَاكِفٌ میں واؤ، قاری اور حروف مدغم فیہ میں فصل کے لئے ہے اور وَغْرٌ میں ختم مسئلہ کی طرف اشارہ کے لئے ہے۔

﴿لغات﴾ مُرْوٍ، اَرْوٰی سے صیغہ اسم فاعل، سیراب کرنے والا، وَاكِفٌ وَكَفَ سے بمعنی قَطَرَ، ضَيْرٌ، اَلضَّرُّ، ذَابِلٌ - پژمردہ، مراد پیاسا، زَوٰی جمع کیا وَغْرٌ جمع وَغْرَةٌ شدت الحر، تَسَدَّاهُ، عَلَاهُ۔ كَلْكَلَا، صدر۔

ترجمہ: ''ایک سیراب کرنے والے نے کہ جس کے ہاتھوں سے قطرے ٹپک رہے تھے ایک پیاسے کی تکلیف کو (سیرابی سے) جوڑ دیا۔ اس پیاسے کے سایہ نے ایک ایسی شدت حرارت کو جمع کر رکھا تھا جو اس کے سینہ تک بلند تھی۔''

(۲۶۵) وَفِىْ حَرْفِ زَيَّنَّا خِلَافٌ وَّمُظْهِرٌ
هِشَامٌ بِصَادٍ حَرْفَهٗ مُتَحَمِّلَا

وَفِىْ	حَرْفِ	زَيَّنَّا	خِلَافٌ	وَّمُظْهِرٌ
اور میں	لفظ	زَيَّنَّا	اختلاف	اور اظہار کرنے والا

هِشَامٌ	بِصَادٍ	حَرْفَهٗ	مُتَحَمِّلَا
ہشام	صاد میں	اپنا لفظ	روایت کرنے والا

یعنی وَلَقَدْ زَيَّنَّا میں ابن ذکوان سے خُلف منقول ہے، اظہار و ادغام دونوں مروی ہیں۔ علامہ دانی نے عبدالعزیز فارسی سے اور ابوالحسن بن غلبون و ابوالفتح فارس سے ادغام سے پڑھا ہے۔ اور لفظ زَيَّنَّا کے موقع و محل کے معین کرنے کی اس لئے ضرورت نہیں سمجھی گئی کہ وَلَقَدْ زَيَّنَّا تمام قرآن میں صرف ایک جگہ واقع ہے لہٰذا کسی التباس کا امکان نہیں۔

اور ہشام لَقَدْ ظَلَمَكَ سورۂ ص میں اظہار کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر سورتوں میں دال قَدْ کا ظاء میں ادغام کرتے ہیں۔ سورۂ ص کا حوالہ دینے سے دال قَدْ کے بعد ظاء کا قوعی مقام خود بخود معین ہو گیا۔ کیونکہ اس سورت میں قَدْ کے آٹھ مدغم فیہ حروف میں سے دال قَدْ کے بعد اور کوئی حرف واقع نہیں۔

مُتَحَمِّلَا: ای رَاوِيًا۔ ہشام سے حال ہے۔

اشعار بالا میں چار قاریوں یعنی نافع، مکی، شامی اور عاصم کا حال معلوم ہوگیا۔ باقی تین یعنی ابوعمرو بصری، حمزہ اور کسائی کا مذہب عدم ذکر سے دال قَدْ کا آٹھوں حروف میں مدغم ہونا ثابت ہوا۔

ذِكْرُ تَآءِ التَّانِيْثِ (۴)

(۲۶۶) وَاَبْدَتْ سَنَا ثَغْرٍ صَفَتْ زُرْقُ ظَلْمِهٖ

س ث ص ز ظ

جَمَعْنَ وُرُوْدًا بَارِدًا عَطِرَ الطِّلَا

ج

زُرْقُ ظَلْمِهٖ	صَفَتْ	سَنَا ثَغْرٍ	وَاَبْدَتْ
اس کے آب کی چمک	صاف تھی	اگلے دانت کی روشنی	اور ظاہر کی

الطِّلَا	عَطِرَ	بَارِدًا	وُرُوْدًا	جَمَعْنَ
شراب	خوشبودار ہوئی	ٹھنڈک والا	گلاب	جمع کیا

یعنی تاء تانیث ساکنہ کے اظہار یا ادغام کا اختلافی مسئلہ جن حروف سے متعلق ہے وہ کل چھ ہیں۔

﴿امثلہ﴾ مَضَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ۔ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ۔ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ۔ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ۔ كَانَتْ ظَالِمَةً۔ نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ۔ وُرُوْدٌ میں واؤ فصل عن المسئلہ کے لئے ہے۔

﴿لغات﴾ اَبْدَتْ، اَظْهَرَتْ۔ سَنَا، ضَوْءٌ۔ ثَغْرٍ، مَا تَقَدَّمَ مِنَ الْاَسْنَانِ۔ زُرْقٌ جمع اَزْرَقُ۔ یوصف الماء لکثرة صفائه۔ اَلظَّلْمُ، ماء الاسنان وبريقها۔ وُرُوْدًا۔ وَرْد کی جمع گلاب۔ اَلطِّلَاءُ، اَلْخَمْرُ۔

ترجمہ: ''زینب نے (ہنسی میں) اپنے ان دانتوں کی چمک کو ظاہر کیا جن کی چمک کی آب نہایت صاف تھی۔ جنہوں نے گلاب کے ان ٹھنڈے پھولوں کو جمع کیا تھا جن کی شراب انتہائی عطر بیز تھی۔''

(۲۶۷) فَـــاِظْهَـــارُهُ دُرٌّ نَـــمَتْـــهُ بُـــدُوْرُهُ
د ن ب
وَاَدْغَـــمَ وَرْشٌ ظَـــافِـــرًا وَمُـــخَـــوِّلَا
ظ

بُدُوْرُهُ	نَمَتْهُ	دُرٌّ	فَاِظْهَارُهُ
اس کے چاند	اس کو بلند کیا	موتی	پس اس کا اظہار

وَمُخَوِّلَا	ظَافِرًا	وَرْشٌ	وَاَدْغَمَ
اور عطا کرنے والا	کامیاب ہونے والا	ورش	اور ادغام کیا

یعنی ابن کثیر مکی، عاصم اور قالون نے مذکورہ چھ حرفوں میں تاء ساکنہ کا اظہار کیا ہے۔ اور ورش نے صرف ظاء میں ادغام کیا ہے۔ باقی پانچ میں اظہار کیا ہے۔ وَاَدْغَمَ اور وَمُخَوِّلَا میں واؤ فصل کے لئے ہے۔

﴿لغات﴾ نَمَتْهُ، رَفَعَتْهُ۔ مُخَوِّلَا، مُمَلِّكًا، مالک بنانے والا۔

ترجمہ: ''زینب کا یہ اظہار (گویا) ایک موتی تھا جس کو ماہ کامل نے بلندی عطاء کی تھی اور ورش نے اس حالت میں ادغام کیا کہ وہ نہایت کامیاب اور ملکیت عطا کرنے والے تھے۔

(۲۶۸) وَاَظْهَـــرَ كَهْفٌ وَافِـــرٌ سَيْـــبُ جُـــوْدِهٖ
ك س ج
زَكِـــيٌّ وَفِـــيٌّ عُـــصْـــرَةً وَمُـــحَـــلَّـــلَا
ز

جُوْدِهٖ	سَيْبُ	وَافِرٌ	كَهْفٌ	وَاَظْهَرَ
اس کی بخشش	عطا	بکثرت	غار	اور اظہار کیا

وَمُحَلَّلَا	عُصْرَةً	وَفِيٌّ	زَكِيٌّ
اور منزل	پناہ گاہ	وفا کرنے والا	عمدہ

یعنی ابن عامر شامی نے سین، جیم اور زاء میں اظہار کیا ہے۔ لغات: وَافِرٌ میں واؤ حرف رمزی (ک) اور حروف مظہرہ

میں فصل کے لئے ہے اور وَفِیْ میں انتہاءِ مسئلہ کے لئے ہے۔

﴿لغات﴾ کَهْفٌ غار مراد گوشہ علم۔ مُحَلَّلَا جائے ورود۔

ترجمہ: ''اور ایک گوشہ علم نے جس کی بخششوں کی عطایا بکثرت ہیں اور وہ زکی ہے وفادار پناہ گاہ علم اور (طالبین علم کے لئے) محل ورود ہے اظہار کیا ہے۔

(۲۶۹) وَاَظْهَرَ رَاوِيْهِ هِشَامٌ لَهُدِّمَتْ

وَفِيْ وَجَبَتْ خُلْفُ ابْنِ ذَكْوَانَ يُفْتَلَا

لَهُدِّمَتْ	هِشَامٌ	رَاوِيْهِ	وَاَظْهَرَ
لَهُدِّمَتْ	ہشام	اس کے راوی	اور اظہار کیا

يُفْتَلَا	اِبْنِ ذَكْوَانَ	خُلْفُ	وَجَبَتْ	وَفِيْ
تدبر کیا جاتا	ابن ذکوان	اختلاف	وَجَبَتْ	اور میں

یعنی ابن عامر شامی کے راوی ہشام نے لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ میں خصوصیت سے اظہار کیا ہے۔ باقی ہر جگہ وہ اصول کے مطابق تاء کا صاد میں ادغام ہی کرتے ہیں۔ مثلاً حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ میں اور وَجَبَتْ جُنُوْبُهُمْ میں خصوصیت کے ساتھ ابن ذکوان کا خُلف ہے باقی ہر جگہ وہ اصول کے مطابق اظہار ہی کرتے ہیں مثلاً نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ میں۔

يُفْتَلَا: ای یتدبر و یبحث۔

﴿تنبیہ﴾ وَجَبَتْ جُنُوْبُهُمْ میں ناظم نے جو ابن ذکوان کا خُلف نقل کیا ہے اس پر علامہ جزری نے تعقب کیا ہے کہ طریق ناظم میں ادغام ثابت نہیں۔ اور صاحب اتحاف البریہ کی بھی یہی رائے ہے فرماتے ہیں:

ع وفی وجبت عند ابن ذکوان اظهرا

باقی غیر مذکورین میں تین قراء یعنی بصری حمزہ اور کسائی حروف ستہ میں ادغام کرتے ہیں۔

ذِکْرُ لَامِ هَلْ وَ بَلْ (۴)

(۲۷۰) اَلَا هَلْ وَبَلْ تَرْوِیْ ثَنَا ظَعْنُ زَیْنَبٍ ،

ت ث ظ ز

سَمِیْرَ نَوَاهَا طِلْحَ ضُرٍّ وَّمُبْتَلَا

س ن ط ض

اَلَا	هَلْ	وَبَلْ	تَرْوِیْ	ثَنَا	ظَعْنُ زَیْنَبٍ
سن	کیا	اور بلکہ	روایت کی جا رہی ہے	پھیر دیا	زینب کی روانگی

سَمِیْرَ	نَوَاهَا	طِلْحَ ضُرٍّ	وَمُبْتَلَا
داستان گو	اس کی جدائی	تکلیف کا تھکا ہوا	اور مبتلا ہو گیا

یعنی هَلْ وَ بَلْ کے لاموں کے مدغم فیہ آٹھ حروف ہیں' جن کے اظہار وادغام میں اختلاف ہوا ہے' واضح ہو کہ حرف ثاء صرف لام هَلْ کے بعد واقع ہے یعنی هَلْ ثُوِّبَ الْکُفَّارُ اور پانچ حرف سین- ظاء- ضاد- زای' اور طاء صرف لام بَلْ کے بعد آئے ہیں- جیسے بَلْ سَوَّلَتْ لَکُمْ- بَلْ ظَنَنْتُمْ- بَلْ ضَلُّوْا- بَلْ زُیِّنَ- بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ اور دو حرف تاء اور نون دونوں لاموں میں مشترک ہیں جیسے هَلْ تَرٰی- بَلْ تَاْتِیْهِمْ- هَلْ نُنَبِّئُکُمْ- بَلْ نَحْنُ-

﴿لغات﴾ اَلَا- حرف التنبیہ- ثَنَا' کَفَّ وَ صَرَفَ- ظَعْنٌ' اَلسَّیْرُ- سَمِیْرٌ' المحدث لیلاً- طِلْحٌ' بکسر الطاء' اَلْغَبِیُّ-

ترجمہ: "سن! یہ بلکہ بات یہ ہے اور کیا یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ زینب کی روانگی نے اس کی جدائی کے داستان گو کو ایسی حالت کی طرف پھیر دیا کہ وہ ایک تکلیف دہ غبی' اور مبتلائے محبت ہو کر رہ گیا۔"

(۲۷۱) فَاَدْغَمَهَا رَاوٍ وَاَدْغَمَ فَاضِلٌ

ف ر

وَقُوْرٌ ثَنَاهُ سَرَّ تَیْمًا وَّقَدْ حَلَا

ث س ت

فَادْغَمَهَا	رَاوٍ	وَادْغَمَ	فَاضِلٌ
پس اس کا ادغام کیا	روایت کرنے والا	اور ادغام کیا	صاحب فضیلت

وَقُوْرٌ	ثَنَاهُ	سَرَّ	تَيِّمًا	وَقَدْ	حَلَا
باوقار	اس کی تعریف	خوش کردیا	(قبیلہ) تیم	اور تحقیق	شیریں ہوگیا

یعنی ھَلْ و بَلْ کے لاموں کا کسائی نے آٹھوں حرفوں میں ادغام کیا ہے۔ آگے وَادْغَمَ میں واؤ فاصلہ لائی گئی' یہ مسئلہ ختم ہوگیا۔ اور امام حمزہ نے صرف تین حرفوں میں ادغام کیا' یعنی ثاء' سین اور تاء میں۔ وَقُوْرٌ کی واؤ حرف رمزی فاء اور حروف مدغم فیہ میں فصل کے لئے لائی گئی ہے۔

ترجمہ: ''روایت کرنے والے نے لام ھَلْ و بَلْ کا (آٹھوں میں) ادغام کیا ہے اور ایک باوقار فاضل نے ادغام کیا ہے جس کی مدح وثنا قبیلہ تیم کا راز ہے اور نہایت شیریں ہے۔''

﴿نوٹ﴾ امام حمزہ قبیلہ تیم کی طرف نسب یا ولا کی وجہ سے منسوب ہیں۔

(۲۷۲) وَبَلْ فِي النِّسَاءِ خَلَّادُهُمْ بِخِلَافِهِ
وَفِيْ هَلْ تَرَى الْاِدْغَامُ حُبَّ وَحُمِّلَا

وَبَلْ	فِيْ	اَلنِّسَاءِ	خَلَّادُهُمْ	بِخِلَافِهٖ
اور بَلْ	میں	النساء	ان کے خلاد	اپنے اختلاف کے ساتھ

وَفِيْ	هَلْ تَرٰى	اَلْاِدْغَامُ	حُبَّ	وَحُمِّلَا
اور میں	هَلْ تَرٰى	ادغام	پسند کیا گیا	اور نقل کیا گیا

یعنی امام حمزہ کے راوی خلاد کے لئے سورۂ نساء کے لفظ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ کے ادغام و اظہار میں خُلف ہے۔ معلوم ہوا کہ امام حمزہ کے دوسرے راوی خلف کے لئے صرف اظہار ہے۔

اور امام ابوعمرو بصری هَلْ تَرٰى کے لام کا تاء میں ادغام کرتے ہیں۔ باقی تمام باب میں اظہار کرتے ہیں۔ قرآن میں هَلْ تَرٰى دو جگہ ہے وَهَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ (ملک) فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ۔ (الحاقہ)

(۲۷۳) وَاَظْهِرْ لَدٰى وَاعٍ نَبِيْلٍ ضَمَانُهٗ
ل ن ض
وَفِي الرَّعْدِ هَلْ وَاسْتَوْفِ لَا زَاجِرًا هَلاَ

ضَمَانُهٗ	نَبِيْلٍ	وَاعٍ	لَدٰى	وَاَظْهِرْ
اس کی ضمانت	جلیل القدر	حافظ	میں	اور اظہار کر

هَلاَ[1]	زَاجِرًا	لَا	وَاسْتَوْفِ	هَلْ	الرَّعْدِ	وَفِيْ
ڈانٹنے والا لفظ	ڈانٹنے والا	نہیں	اور پوری طرح لے لے	هَلْ	الرعد	اور میں

یعنی ہشام نے نون اور ضاد میں مطلقاً اور اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ صرف سورۂ رعد میں تاء میں اظہار کیا ہے اور باقی باب میں ادغام کیا ہے۔ اسی طرح رعد کے علاوہ میں لام کا تاء میں ادغام کیا ہے۔

باقی رہے نافع، ابن کثیر، ابن ذکوان اور عاصم ان کے نزدیک تمام باب میں اظہار ہوگا۔

ترجمہ: ''اور ایک حافظ جس کی شرافت ذمہ دارانہ ہے۔ کے نزدیک اور سورۂ رعد هَلْ تَسْتَوِيْ میں اظہار کر، اور ان تمام مسائل کو پوری طرح لے لے در اں حالیکہ لفظ هَلاَ بول کر کسی کو دھمکا نہیں۔

﴿نوٹ﴾ وَاعٍ اور وَاسْتَوْفِ میں واؤ فاصل ہے۔

بَابُ اتِّفَاقِهِمْ فِيْ اِدْغَامِ اِذْ وَقَدْ وَتَآءِ التَّانِيْثِ وَهَلْ وَ بَلْ (۳)

اس باب میں کوئی اختلافی مسئلہ کا بیان مقصود نہیں بلکہ زیادتی وضاحت کے لئے اس کو لائے ہیں۔ اسی لئے اس باب کو تیسیر میں نہیں لایا گیا۔

(۲۷۴) وَلَا خُلْفَ فِي الْاِدْغَامِ اِذْ ذَلَّ ظَالِمٌ
ذ ظ
وَقَدْ تَيَّمَتْ دَعْدٌ وَسِيْمًا تَبَتَّلَا
ت د

[1] گھوڑوں کو ڈانٹنے والا لفظ

وَلَا	خُلْفَ	فِيْ	اَلْاِدْغَامِ	اِذْ	ذَلَّ	ظَالِمٌ
اور نہیں	اختلاف	میں	ادغام	جب	ذلیل ہوا	ظالم

وَقَدْ	تَيَّمَتْ	دَعْدٌ	وَسِيمًا	تَبَتَّلَا
اور تحقیق	عشق کیا	دعد	خوبصورت	منقطع ہوگیا

یعنی باجماع ذال اِذْ کا اپنے مثل میں تو ادغام ہوگا ہی جیسے اِذْ ذَّهَبَ، ظاء میں بھی ہوگا۔ جیسے اِذْ ظَّلَمْتُمْ کیونکہ ظاء اس کا مجانس ہے۔ نیز دال قَدْ کا اپنے مثل میں ادغام ہوگا جیسے قَدْ دَّخَلُوْا اور اپنے مجانس تاء میں بھی ہوگا۔ جیسے وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ۔

قرآن عزیز میں ذال اِذْ کے بعد ثاء مثلثہ ایسے ہی دال قَدْ کے بعد طاء نہیں آئی، ورنہ مخرج کی موافقت سے ادغام ضرور ہوتا۔

تَبَتَّلَا یعنی اِنْقَطَعَ — دَعْدٌ محبوبہ کا نام۔ تَيَّمَتْ، ای فَصَدَتْ۔

(۲۷۵) وَقَامَتْ تُرِيهِ دُمْيَةٌ طِيبَ وَصْفِهَا

ت د ط

وَقُلْ بَلْ وَهَلْ رَاهَا لَبِيبٌ وَيَعْقِلَا

ر ل

وَقَامَتْ	تُرِيهِ	دُمْيَةٌ	طِيبَ	وَصْفِهَا
اور کھڑی ہوئی	اسے دکھاتی ہے	گڑیا	عمدہ	اس کے اوصاف

وَقُلْ	بَلْ	وَهَلْ	رَاهَا	لَبِيبٌ	وَيَعْقِلَا
اور کہہ تو	بلکہ	اور کیا	اس کو دیکھا	عاقل	اور عقل میں قائم رہا

یعنی تاء تانیث ساکنہ کے اپنے مماثل میں مدغم ہونے میں بھی کوئی اختلاف نہیں جیسے رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ، ایسے ہی اپنے مجانسوں یعنی دال اور طاء میں بھی مدغم ہوتی ہے جیسے اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ اور وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ۔

وَصْفِهَا میں واؤ فاصلہ ہے۔ دُمْيَةٌ، ہاتھی دانت وغیرہ کی بنی ہوئی گڑیا کو کہا جاتا ہے، لیکن مجازاً خوبصورت عورت کو بھی

کنایۃً بول دیتے ہیں۔ مصرعہ اولیٰ کا ترجمہ اس طرح ہوسکتا ہے۔

ترجمہ: ''اور وہ دعد اس حالت میں کھڑی ہوئی کہ خود کو اپنے محب کی نظروں میں عمدہ اوصاف گڑیا کی صورت میں پیش کر رہی تھی۔''

دوسرے مصرعہ کا مطلب یہ ہے کہ قُلْ، هَلْ اور بَلْ کے لام باجماع جس طرح سے کہ اپنے مثل میں واجب الادغام ہیں جیسے قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ۔ بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ۔ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ اسی طرح راء میں قرب کی وجہ سے نیز واجب الادغام ہیں، جیسے بَلْ رَّانَ، قُلْ رَّبِّیْ۔

﴿نوٹ﴾ قرآن میں لام هَلْ کے بعد راء کا وقوع کہیں نہیں (علی قاری)

لفظ قُلْ کے لام کا ادغام ذیلاً ذکر کیا گیا ہے اور بعض شراح لفظ قُلْ مضمون شعری میں سے مانتے ہیں، ان کے نزدیک صرف هَلْ اور بَلْ کے لاموں کا بیان مقصود ہے۔ کیونکہ گزشتہ باب میں لام هَلْ اور بَلْ ہی کا بیان تھا۔ لام قُلْ کا بیان نہ تھا نیز اس باب کے عنوان میں بھی اس کو ذکر نہیں کیا۔

کلمہ رَاٰهَا، رَاٰهَا کا مقلوب ہے، دونوں لغتیں ہیں۔ لفظ يَعْقِلَا جواب استفہام کی بنا پر منصوب ہے۔

ترجمہ: ''اور کہیے کہ نہیں بلکہ کیا کسی عاقل نے اس حسینہ کو دیکھا اور حال یہ کہ وہ اپنی عقل و ہوش میں قائم رہا۔''

(۲۷۶) وَمَا اَوَّلُ الْمِثْلَيْنِ فِيْهِ مُسَكَّنٌ

فَلَا بُدَّ مِنْ اِدْغَامِهٖ مُتَمَثِّلَا

مُسَكَّنٌ	فِيْهِ	اَوَّلُ الْمِثْلَيْنِ	وَمَا
ساکن کیا ہوا	اس میں	مثلین کا پہلا	اور وہ
مُتَمَثِّلَا	اِدْغَامِهٖ	مِنْ	فَلَا بُدَّ
معین ہونے والا	اس کا ادغام	سے	پس ضروری

یعنی جب دو حروف متماثلین جمع ہوں اور ان میں پہلا ساکن ہو تو پہلے کا دوسرے میں ادغام ضروری ہے عام اس سے کہ وہ دونوں ایک کلمہ میں ہوں۔ جیسے يُدْرِكْكُّمْ۔ يُوَجِّهْهُّ یا دو کلموں میں ہوں جیسے وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا۔ فَلَا يُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ۔

البتہ اگر پہلا حرف ہاء سکتہ ہو، جیسے مَالِيَهْ هَلَكَ (سورۃ الحاقہ) اس میں ان تمام قراء کے لئے جو ہا کو ثابت رکھتے ہیں دو

دو وجہ ہیں۔ اظہار اور ادغام اظہار راجح ہے۔ اور کیفیت اس کی یہ ہے کہ مَالِیَہْ کی ھاء پر وصل کی حالت میں بغیر قطع نفس کے وقفہ لطیفہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ ہاء سکتہ ہے۔ ادغام سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ نیز خطاً بھی اپنے مابعد سے منفصل ہے۔ نیز اگر پہلا حرف مد ہو جیسے قَالُوْا وَهُمْ۔ فِیْ یَوْمٍ تو سب کے لئے اظہار ہوگا تاکہ ادغام کی وجہ سے مدیت فوت نہ ہو۔

ان دونوں مسئلوں کو کتاب سے حل کرنے کے لئے بعض حواشی میں مُتَمَثِّلاً کے معنی مُتَشَخِّصًا بیان کئے گئے ہیں، مطلب یہ کہ ادغام کے لئے تشخص اور استقلال ضروری ہے ھاء سکتہ میں استقلال نہیں اور حروف مدہ میں مخرج محقق نہیں بلکہ مقدر ہے۔

بَابُ حُرُوْفٍ قَرُبَتْ مَخَارِجُهَا (۹)

بعض نسخوں میں عنوان اس طرح ہے ذِكْرُ حُرُوْفٍ قَرُبَتْ مَخَارِجُهَا اس باب میں اور پیشتر کے ابواب میں فرق یہ ہے کہ گزشتہ ابواب میں ایک حرف کا متعدد حروف میں ادغام کا ذکر مقصود تھا۔ اور اس باب میں ایک حرف کا دوسرے کسی ایک حرف میں ادغام کو بیان کرنا مقصود ہے۔ جیسے باء کا ادغام فاء میں یا اس کا عکس۔ لام کا ذال میں اور ذال کا تاء میں۔ راء کا لام میں اور باء کا میم میں۔ یا کسی ایک حرف کا کسی دو حرفوں میں ادغام بیان کریں گے۔ مثلاً ثاء کا ادغام تاء اور ذال میں جیسے اُوْرِثْتُمُوْهَا۔ یَلْهَثْ ذّٰلِكَ ایسے ہی دال کا ادغام تاء اور ذال میں جیسے یُرِدْ ثَّوَابَ۔ كٓهٰيٰعٓصٓ ذِّكْرُ وغیرہ۔

(۲۷۷) وَاِدْغَامُ بَآءِ الْجَزْمِ فِی الْفَاءِ قَدْ رَسَا
ق ر

حَمِيْدًا وَخَيِّرْ فِیْ يَتُبْ قَاصِدًا وَلَا
ق ح

رَسَا	قَدْ	اَلْفَاءِ	فِیْ	اَلْجَزْمِ	بَآءِ	وَاِدْغَامُ
ثابت ہوا	تحقیق	فاء	میں	مجزومہ	باء	اور ادغام

وَلَا	قَاصِدًا	يَتُبْ	فِیْ	وَخَيِّرْ	حَمِيْدًا
مدد	قصد کرنے والا	يَتُبْ	میں	اور اختیار دیدے	قابل تعریف

یعنی یَغْلِبْ فَسَوْفَ (نساء) وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ (رعد) وغیرہ میں باء مجزومہ کا فاء میں۔ خلاد کسائی اور بصری کے یہاں ادغام ہوگا مگر خلاد کے یہاں یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ میں اظہار و ادغام میں خُلف ہے۔ چنانچہ ابو الفتح فارس کے

نزدیک اظہار وادغام میں خُلف ہے اور ابوالحسن بن غلبون کے نزدیک صرف ادغام ہے۔

﴿نوٹ﴾ باء مجزومہ کے بعد فاء کل پانچ جگہ ہے جن میں تین مواقع نحویوں کے یہاں باتفاق باء مجزومہ کے ہیں۔ یعنی اَوْ یَغْلِبْ فَسَوْفَ۔ وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ۔ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ، اور دو جگہ میں نحویوں کا اختلاف ہے۔ یعنی قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ۔ اِذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ۔ ان دو صورتوں میں کوفیین باء کو مجزوم ہی کہتے ہیں، اور بصریین صیغہ امر ہونے کی وجہ سے باء کو موقوفہ کہتے ہیں۔ ناظم نے ان تمام مواضع میں باء کو مجزوم یا تو کوفیین کی اصطلاح پر کہا ہے۔ یا تغلیباً کہہ دیا ہے۔

(۲۷۸) وَمَعْ جَزْمِهٖ یَفْعَلْ بِذٰلِكَ سَلَّمُوْا
س

وَنَخْسِفْ بِهِمْ رَاعَوْا وَشَذَّ تَثَقُّلَا
ر

وَمَعْ	جَزْمِهٖ	یَفْعَلْ	بِذٰلِكَ	سَلَّمُوْا
اور ساتھ	اس کی جزم	یَفْعَلْ	ساتھ ذٰلِكَ	انہوں نے تسلیم کیا

وَنَخْسِفْ بِهِمْ	رَاعَوْا	وَشَذَّ	تَثَقُّلَا
اور نَخْسِفْ بِهِمْ	انہوں نے رعایت کی	اور شاذ ہوا	مشدد ہونا

یعنی کسائی کے راوی ابوالحارث نے یَفْعَلْ مجزوم کے لام کا ذٰلِكَ کے ذال میں ادغام کیا ہے چنانچہ یہ ادغام قرآن مجید میں چھ مواقع پر ہوا ہے۔ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذّٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ (بقرہ) وَمَنْ یَّفْعَلْ ذّٰلِكَ فَلَیْسَ (آل عمران) وَمَنْ یَفْعَلْ ذّٰلِكَ عُدْوَانًا (نساء) وَمَنْ یَّفْعَلْ ذّٰلِكَ ابْتِغَآءَ (نساء) وَمَنْ یَّفْعَلْ ذّٰلِكَ یَلْقَ (الفرقان) وَمَنْ یَّفْعَلْ ذّٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ (منافقون)۔

اور باقیوں نے اظہار کیا ہے جزم کی قید اس لئے لگائی کہ لام متحرکہ مثلاً فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِكَ، جیسی صورت میں بلا اختلاف اظہار ہوگا۔ اور کسائی نے فاء کا باء میں صرف ایک جگہ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِّهِمُ (سباء) میں ادغام کیا ہے اور باقیوں نے اظہار کیا ہے۔

﴿قولہ﴾ وَشَذَّ تَثَقُّلَا: شعر کے دونوں مصرعوں میں جس ادغام کا ذکر کیا ہے اس ادغام کے مقابلہ میں اظہار کے قوی ہونے کو بیان کر رہے ہیں لیکن اس کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ قراءت کا مبنیٰ سنت متواترہ پر ہے اور ادغام واظہار جب

دونوں متواتر ہیں تو کوئی شذوذ نہیں۔

(۲۷۹) وَعُذْتُ عَلٰی اِدْغَامِہٖ وَنَبَذْتُھَا

شَوَاھِدُ حَمَّادٍ وَّ اُوْرِثْتُمُوْ حَلَا

ح ح ش

وَعُذْتُ	عَلٰی	اِدْغَامِہٖ	وَنَبَذْتُھَا
اور عُذْتُ	پر	اس کا ادغام	اور نَبَذْتُھَا

شَوَاھِدُ	حَمَّادٍ	وَاُوْرِثْتُمُوْ	حَلَا
دلائل	کثرت سے حمد کرنے والے	اور اُوْرِثْتُمُوْ	شیریں ہوا

(۲۸۰) لَہٗ شَرْعُہٗ وَالرَّاءُ جَزْمًا بِلَامِھَا

ل ش

کَوَاصْبِرْ لِحُکْمِ طَالَ بِالْخُلْفِ یَذْبُلَا

ی ط

لَہٗ	شَرْعُہٗ	وَالرَّاءُ جَزْمًا	بِلَامِھَا
اس کے لئے	اس کا طریق	اور راء مجزومہ	اپنے لام میں

کَوَاصْبِرْ لِحُکْمِ	طَالَ	بِالْخُلْفِ	یَذْبُلَا
جیسے وَاصْبِرْ لِحُکْمِ	طویل ہوا	اختلاف کے ساتھ	یَذْبُل (پہاڑ کا نام)

یعنی حمزہ، کسائی اور ابوعمرو نے ذال کا تاء میں عُذْتُّ بِرَبِّیْ (غافر، دخان) اور فَنَبَذْتُّھَا (طٰہٰ) میں ادغام کیا ہے اور باقیوں نے اظہار کیا ہے۔

اور حمزہ، کسائی، ابوعمرو اور ہشام نے ثاء کا تاء میں اُوْرِثْتُّمُوْھَا (اعراف) میں ادغام کیا ہے اور باقیوں نے اظہار کیا ہے۔

اور راء مجزومہ کا لام میں مثلاً وَاصْبِرْ لِّحُکْمِ - یَنْشُرْ لَّکُمْ - یَغْفِرْ لَّکُمْ میں دوری بصری نے بالخلف اور سوسی

نے مطلقاً ادغام کیا ہے اور باقیوں نے اظہار کیا ہے۔

(۲۸۱) وَيَاسِيْنَ اَظْهِرْ عَنْ فَتًى حَقُّهٗ بَدَا
ع ف حق ب

وَنُوْنَ وَفِيْهِ الْخُلْفُ عَنْ وَرْشِهِمْ خَلَا

وَيَاسِيْنَ	اَظْهِرْ	عَنْ	فَتًى	حَقُّهٗ	بَدَا
اوریٰسین	اظہار کر	سے	جوان	اس کا حق	ظاہر ہو گیا
وَنُوْنَ	وَفِيْهِ	اَلْخُلْفُ	عَنْ	وَرْشِهِمْ	خَلَا
اور نٓ	اور اس میں	اختلاف	سے	ان کے ورش	گزر چکا

یعنی حفص، حمزہ، ابن کثیر، ابو عمرو اور قالون نے یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ، اور نٓ وَ الْقَلَمِ میں نون کا واؤ میں اظہار کیا ہے اور باقیوں نے ادغام کیا ہے لیکن نٓ وَالْقَلَمِ میں ورش سے اظہار اور ادغام میں خُلف مروی ہے۔ اول زیادہ مشہور ہے اور اکثر اس طرف گئے ہیں۔

(۲۸۲) وَحِرْمِيُّ نَصْرٍ صَادَ مَرْيَمَ مَنْ يُّرِدْ
حرمی ن

ثَوَابَ لَبِثْتَ الْفَرْدَ وَالْجَمْعَ وُصِّلَا

وَحِرْمِيُّ	نَصْرٍ	صَادَ مَرْيَمَ	مَنْ يُّرِدْ
اور حرمی	مددگار	مریم کا صاد	مَنْ يُّرِدْ

ثَوَابَ	لَبِثْتَ	اَلْفَرْدَ	وَالْجَمْعَ	وُصِّلَا
ثَوَابَ	لَبِثْتَ	واحد	اور جمع	پہنچایا گیا

یعنی نافع، ابن کثیر اور عاصم نے کٓهٰيٰعٓصٓ ذِكْرُ (مریم) میں صاد کا ذال میں اور وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ۔ (دو جگہ آل عمران) میں دال کا ثاء میں اور لَبِثْتَ، لَبِثْتُمْ جہاں کہیں بھی ہو ثاء کا تاء میں اظہار کیا ہے اور باقیوں نے ادغام کیا ہے۔

(۲۸۳) وَطَاسِينَ عِنْدَ الْمِيمِ فَازَ اتَّخَذْتُمُ
ف
اَخَذْتُمْ وَفِي الْإِفْرَادِ عَاشَرَ دَغْفَلَا
ع د

وَ طاسِينَ	عِنْدَ	اَلْمِيمِ	فَازَ	اِتَّخَذْتُمْ
اور طسٓ	میں	میم	کامیاب ہوا	اِتَّخَذْتُمْ
اَخَذْتُمْ	وَفِيْ	اَلْإِفْرَادِ	عَاشَرَ	دَغْفَلَا
اَخَذْتُمْ	اور میں	واحد	باہم مل جل کے رہا	آسودہ

یعنی شعراء اور قصص کے حروف مقطعات میں امام حمزہ نے طسٓ کے نون کا میم میں اظہار کیا ہے اور باقیوں نے ادغام کیا ہے۔

اور حفص وابن کثیر نے اِتَّخَذْتُّمْ۔ اَخَذْتُّمْ۔ اِتَّخَذْتَّ۔ اَخَذْتُّ جہاں کہیں اور جس طرح بھی آئیں میں ذال کا تاء میں اظہار کیا ہے۔ اور باقیوں نے ادغام کیا ہے۔

﴿قولہ﴾ عَاشَرَ دَغْفَلَا ای عَاشَ وَاسِعًا وَ مُخَصَّبًا۔

(۲۸۴) وَفِي ارْكَبْ هُدًى بَرٍّ قَرِيبٍ بِخُلْفِهِمْ
ھ ب ق
كَمَا ضَاعَ جَا يَلْهَثْ لَهُ دَارِ جُهَّلَا
ك ض ج ل د ج

وَفِيْ	اِرْكَبْ	هُدًى	بَرٍّ	قَرِيْبٍ	بِخُلْفِهِمْ
اور میں	اِرْكَبْ	ہدایت	نیکی کرنے والا	قریب	ان کے اختلاف کے ساتھ
كَمَا	ضَاعَ	جَا	يَلْهَثْ	لَهُ	دَارِ	جُهَّلَا
جیسا	پھیل گیا	آیا	يَلْهَثْ	اس کے لئے	نرمی کر	جہال

(۲۸۵) وَقَالُوْنُ ذُوْ خُلْفٍ وَفِي الْبَقَرَهْ فَقُلْ
يُعَذِّبْ دَنَا بِالْخُلْفِ جَوْدًا وَمُوْبِلَا
ج د

وَقَالُوْنُ	ذُوْ خُلْفٍ	وَفِي	اَلْبَقَرَهْ	فَقُلْ
اور قالون	اختلاف والا	اور میں	البقرہ	پس کہہ تو

يُعَذِّبْ	دَنَا	بِالْخُلْفِ	جَوْدًا	وَمُوْبِلًا
يُعَذِّبْ	قریب ہوا	اختلاف کے ساتھ	موسلا دھار بارش	اور موٹی موٹی بوندوں والی بارش

یعنی بزی، قالون اور خلاد نے بالخُلف اور ابن عامر، خلف اور ورش نے بلاخُلف ۔ يَا بُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا میں باء کا میم میں اظہار کیا ہے اور باقیوں نے ادغام کیا ہے۔

﴿نوٹ﴾ اس کلمہ میں بزی، قالون اور خلاد کا مذکورہ خُلف مرتب ہے۔ نہ کہ مفرع، کیونکہ دانی نے ابوالفتح فارس سے خلاد کے لئے بالادغام پڑھا ہے۔ اور ابوالحسن بن غلبون سے بالاظہار پڑھا ہے اور قالون کے لئے اس کے برعکس پڑھا ہے۔ اور بزی کے لئے طریق نقاش میں جو کہ تیسیر ہی کا طریق ہے بالادغام ہے اور اس کے علاوہ میں بالاظہار ہے۔

﴿قولہ﴾ يَلْهَثْ لَهُ یعنی ہشام، ابن کثیر اور ورش نے يَلْهَثْ ذَّلِكَ (اعراف) میں ثاء کا ذال میں اظہار کیا ہے اور قالون سے بالخُلف مروی ہے اور باقیوں نے ادغام کیا ہے۔

﴿قولہ﴾ وَفِي الْبَقَرَهْ فَقُلْ الخ یعنی يُعَذِّبْ مَّنْ يَّشَآءُ (آخر بقرہ) میں ابن کثیر نے بالخُلف، اور ورش نے بلاخُلف باء کا میم میں اظہار کیا ہے لیکن صاحب نشر نے اس موقع پر تنبیہ کی ہے کہ ابن کثیر کے لئے ادغام اس نظم کے طریق اور اس کی اصل میں نہیں ہے لہٰذا ابن کثیر کے لئے صرف اظہار پر ہی اقتصار کرنا چاہیے۔

اور باقیوں نے سوائے ابن عامر اور عاصم کے بالادغام پڑھا ہے ابن عامر اور عاصم چونکہ يُعَذِّبُ کو برفع باء پڑھتے ہیں جیسا کہ عنقریب آ رہا ہے اس لئے ان کے لئے اظہار ہوگا۔

بَابُ اَحْکَامِ النُّوْنِ السَّاکِنَةِ وَالتَّنْوِیْنِ (۵)

تنوین بھی نون ساکنہ ہی ہوتی ہے مگر اتنا فرق ہے کہ تنوین اس مخصوص نون ساکنہ کا نام ہے جو کلمہ کے آخر میں کمال تلفظ کے بعد لاحق ہوتی ہے اور خط میں اور وقف میں اس کا وجود نہیں ہوتا۔

اس باب کے اکثر مسائل اجماعی ہیں' کثرت دور کی وجہ سے نیز بعض مسائل میں جزوی اختلاف کی وجہ سے یہ باب منعقد کیا گیا۔ اس کے چار حکم ہیں' ادغام بلاغنہ اور مع الغنہ' اظہار' قلب اور اخفاء۔

(۲۸۶) وَکُلُّهُمُ التَّنْوِیْنَ وَالنُّوْنَ اَدْغَمُوْا

بِلَا غُنَّةٍ فِی اللَّامِ وَالرَّا لِیَجْمُلَا

اَدْغَمُوْا	وَالنُّوْنَ	اَلتَّنْوِیْنَ	وَکُلُّهُمْ
ادغام کیا	اور نون	تنوین	اور ان سب نے

لِیَجْمُلَا	وَالرَّا	اَللَّامِ	فِیْ	بِلَا غُنَّةٍ
تاکہ دونوں خوبصورت ہو جائیں	اور راء	لام	میں	بغیر غنہ

یعنی تمام قراء نے نون ساکن اور تنوین کا لام اور راء میں شدت قرب کی وجہ سے بلاغنہ ادغام کیا ہے۔

لِیَجْمُلَا میں ضمیر لام اور راء یا تنوین اور نون ساکن کی طرف راجع ہے نون کے ساتھ ساکنہ کی قید لگانے کی ضرورت محسوس نہیں کی کیونکہ عنوان میں نون ساکنہ کی صراحت کر چکے ہیں۔

(۲۸۷) وَکُلٌّ بِیَنْمُوْ اَدْغَمُوْا مَعْ غُنَّةٍ

وَفِی الْوَاوِ وَالْیَا دُوْنَهَا خَلَفٌ تَلَا

مَعْ غُنَّةٍ	اَدْغَمُوْا	بِیَنْمُوْا	وَکُلٌّ
غنہ کے ساتھ	ادغام کیا	یَنْمُوْا میں	اور تمام

وَفِی	اَلْوَاوِ	وَالْیَا	دُوْنَهَا	خَلَفٌ	تَلَا
اور میں	واؤ	اور یاء	اس کے بغیر	خلف	پڑھا

یعنی کلمہ یَنْمُوْ کے چار حروف میں ادغام مع الغنہ ہوتا ہے۔البتہ واؤ اور یاء میں خلف ادغام بلا غنہ سے پڑھتے ہیں۔
وَکُلٌّ سے جو اجماع بیان کرنا مقصود ہے اس سے گزشتہ باب میں یٰسٓ اور نٓ وَالْقَلَمِ اور طٰسٓمّٓ کے اختلافات ذہن میں رکھتے ہوئے ان کو اس سے مستثنیٰ سمجھنا چاہیے۔

(۲۸۸) وَعِنْدَ هُمَا لِلْكُلِّ اَظْهِرْ بِكِلْمَةٍ
مَخَافَةَ اَشْبَاهِ الْمُضَاعَفِ اَثْقَلَا

وَعِنْدَ هُمَا	لِلْكُلِّ	اَظْهِرْ	بِكِلْمَةٍ
اور ان دونوں کے پاس	تمام کے لئے	اظہار کر	ایک کلمہ میں

مَخَافَةَ اَشْبَاهِ	اَلْمُضَاعَفِ	اَثْقَلَا
مشابہ ہو جانے کا خوف کرنا	مضاعف	مشدد

یعنی اگر ایک ہی کلمہ میں واؤ اور یاء سے پہلے نون ساکنہ آئے جیسے صِنْوَانٌ - قِنْوَانٌ - دُنْیَا - بُنْیَانٌ: تو سب کے لیے اظہار ہوگا کیونکہ ادغام کرنے کی صورت میں کلمہ مضاعف کے ساتھ مشتبہ ہو جانے کا ڈر ہے۔مسئلہ کی وہی صورت ہوگئی جیسا کہ سوسی کے لئے لفظ رِءْیًا میں ابدال نہ کرنے کی تھی کہ لفظی اشتباہ نہ پیدا ہو جائے۔
ایک کلمہ میں نون ساکنہ کے بعد یَرْمَلُوْنَ کے حروف میں سے واؤ اور یاء کے علاوہ قرآن میں لام' راء اور میم نہیں آئے ہیں۔لہٰذا ان کے بیان کی بھی ضرورت نہیں ہوئی۔

(۲۸۹) وَعِنْدَ حُرُوْفِ الْحَلْقِ لِلْكُلِّ اُظْهِرَا
اَلَاهَاجَ حُكْمٌ عَمَّ خَالِيْهِ غُفَّلَا
ا ھ ح ع خ غ

وَعِنْدَ	حُرُوْفِ الْحَلْقِ	لِلْكُلِّ	اُظْهِرَا
اور نزدیک	حروف حلقی	تمام کے لئے	اظہار کیا گیا

اَلَا	هَاجَ	حُكْمٌ	عَمَّ	خَالِيْهِ	غُفَّلَا
سنو	ہیجان برپا کیا	حکم	عام ہوا	اس کا گزرنے والا	غافلین

یعنی نون ساکنہ اور تنوین کے بعد جب کوئی حرف حلقی آئے گا تو بعد مخرج کی وجہ سے تمام قراء کے لئے اظہار ہوگا۔ خواہ نون اور حرف حلقی ایک کلمہ میں ہوں۔ جیسے اَنْعَمْتَ یا دو کلموں میں جیسے اِنْ خِفْتُمْ۔

دوسرے مصرعہ میں کلمات کے اوائل حروف کے ذریعہ حروف حلقی کی نشان دہی کی ہے مثالیں تمام واضح ہیں۔ البتہ یہ نکتہ یاد رہے کہ ایک کلمہ میں نون ساکنہ کے بعد ہمزہ تمام قرآن میں صرف ایک جگہ یعنی يَنْئَوْنَ میں آیا ہے۔

﴿لفظی تشریح﴾ اَلَا: کلمۂ تنبیہ۔ هَاجَ بمعنی جوش میں آیا۔ حُكْمٌ – کنایة عن الموت – خَالِيْهِ – ای ماضیه – غُفَّلَا – جمع غافل۔

ترجمہ: سنو: موت کا فیصلہ نہایت سرگرمی سے اپنی زد میں آنے والوں پر عام ہے حالانکہ وہ غافل ہیں۔

(۲۹۰) وَقَلْبُهُمَا مِيْمًا لَدَى الْبَا وَاُخْفِيَا
عَلٰى غُنَّةٍ عِنْدَ الْبَوَاقِيْ لِيَكْمُلَا

وَقَلْبُهُمَا	مِيْمًا	لَدَى الْبَا	وَاُخْفِيَا
اور ان دونوں کا بدلنا	میم	باء کے نزدیک	اور وہ دونوں اخفاء کیے گئے
عَلٰى	غُنَّةٍ	عِنْدَ الْبَوَاقِيْ	لِيَكْمُلَا
پر	غنہ	باقیوں کے نزدیک	تاکہ دونوں کامل ہو جائیں

یعنی نون ساکنہ اور تنوین کے بعد جب باء آئے تو نون کو میم سے بدلتے ہیں اور یہ قلب کہلاتا ہے۔ جیسے اَنْۢبِئْهُمْ – اَنْۢ بُوْرِكَ – سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ تاکہ تلفظ میں تخفیف ہو جائے کیونکہ میم اور باء ہم مخرج ہیں۔

﴿لطیفہ﴾ عجیب اتفاق ہے کہ تمام عربی زبان میں کسی کلمہ میں بھی میم ساکن کے بعد باء نہیں آئی بلکہ یہ کام نون سے لیا گیا ہے۔ جیسے عنبر، منبر وغیرہ۔

﴿قولہ﴾ وَاُخْفِيَا عَلٰى غُنَّةٍ: یعنی مذکورہ تیرہ حروف (اور ایک الف) کے علاوہ دیگر حرفوں سے پہلے نون میں صفت غنہ کے ساتھ اخفاء ہوگا۔ اخفاء اظہار و ادغام کی درمیانی حالت کا نام ہے۔

بَابُ الْفَتْحِ وَالْإِمَالَةِ وَبَيْنَ اللَّفْظَيْنِ (۴۸)

فتح یعنی ایسے حروف کے تلفظ میں منہ کھولنا جس کے بعد الف ہو۔ امالہ یہ ہے کہ فتحہ کو مائل بکسرہ پڑھتے ہوئے الف کو مائل بیاء ادا کیا جائے۔ یہ میلان اگر یاء کی طرف زیادہ ہو تو اس کو امالہ محضہ' امالہ کبریٰ اور اضجاع کہتے ہیں۔ عمومی طور پر لفظ امالہ سے یہی مراد ہوتا ہے اور اگر یاء کی طرف میلان کم اور الف کی طرف زیادہ ہو تو اس کو تقلیل' بین بین' بین اللفظین اور امالہ صغریٰ کہتے ہیں۔ بہر حال امالہ میں خالص ابدال بالیاء یا مبالغہ کے ساتھ اشباع کرنے سے بچنا چاہیے۔

امالہ کے باب میں قراء کی دو قسمیں ہیں' غیر ممیل' اور وہ ابن کثیر ہیں۔ دوسرے ممیل۔ اس میں پھر دو قسمیں ہیں' بعضوں کے یہاں یہ امالہ قلیل درجہ میں ہوا ہے' یہ حضرات ابن عامر' عاصم اور قالون ہیں۔ اور بعض کے یہاں اس کی کثرت ہے یہ حضرات ورش' ابوعمرو' حمزہ اور کسائی ہیں۔

نیز یہ بھی یاد رہے کہ حمزہ و کسائی کے یہاں امالہ کبریٰ اصل ہے۔ ورش کے یہاں امالہ صغریٰ اور ابوعمرو کے یہاں امالہ دونوں قسموں میں دائر ہے۔

فتح امالہ کبریٰ اور امالہ صغریٰ کی صحیح ادائیگی مشائخ سے سن کر ہی ہو سکتی ہے۔ آسانی کے لئے یوں سمجھو کہ اردو زبان میں ''بار'' بمعنی بوجھ کا الف فتح کے مشابہ ہے اور ''بیر'' بمعنی پھل کی یاء امالہ کبریٰ کی صورت کے مشابہ ہے اور ''بیر'' بمعنی دشمنی کی یاء امالہ صغریٰ کی ہم آواز ہے۔

(۲۹۱) وَحَمْزَةُ مِنْهُمْ وَالْكِسَائِيُّ بَعْدَهُ
أَمَالَا ذَوَاتِ الْيَاءِ حَيْثُ تَأَصَّلَا

وَحَمْزَةُ	مِنْهُمْ	وَالْكِسَائِيُّ	بَعْدَهُ
اور حمزہ	ان سے	اور کسائی	اس کے بعد

أَمَالَا	ذَوَاتِ	الْيَاءِ	حَيْثُ	تَأَصَّلَا
امالہ کیا	والے	یاء	جہاں	اصل ہوگئی

یعنی قراء میں سے حمزہ اور کسائی نے ہر ایسے الف میں امالہ کبریٰ کیا ہے جو متطرف ہو اور یاء سے منقلب ہو۔ یاء سے تبدیلی تحقیقی طور پر ہونی چاہیے' یہ امالہ اسم اور فعل میں وصل اور وقف دونوں حالتوں میں ہوگا۔ جیسے الْهُدٰى۔

اَلزِّنٰی - مَاْوٰہُ - مَثْوٰکُمْ - اَتٰی - اَبٰی - سَعٰی - اِشْتَرٰی - اِجْتَبٰی - اِسْتَعْلٰی وغیرہ۔

تحقیقی طور پر تبدیلی کی قید لگانے سے اَلْحَیٰوۃَ - مَنٰوۃَ جیسے الفاظ نکل گئے' کیونکہ ان کی اصل میں اختلاف پایا جاتا ہے۔منقلب کی قید لگانے سے قائم کا الف خارج ہوا کیونکہ زائدہ ہے۔

اور یائی الاصل کی قید سے عَصَایَ اور دَعَا کے الف خارج ہو گئے کیونکہ یہ منقلب عن الیاء نہیں ہیں۔ نیز متطرف کی قید سے متوسط خارج ہو گیا جیسے۔ سَارَ

(۲۹۲) وَتَثْنِیَۃُ الْاَسْمَاءِ تَکْشِفُھَا وَاِنْ

رَدَدْتَّ اِلَیْکَ الْفِعْلَ صَادَفْتَ مَنْھَلَا

وَتَثْنِیَۃُ الْاَسْمَاءِ	تَکْشِفُھَا	وَاِنْ
اور اسماء کا تثنیہ بنالینا	ان کو ظاہر کرتا ہے	اور اگر

رَدَدْتَّ	اِلَیْکَ	اَلْفِعْلَ	صَادَفْتَ	مَنْھَلَا
تو لوٹائے	اپنی طرف	فعل	تو پالے گا	گھاٹ

(۲۹۳) ھَدٰی وَاشْتَرَاہُ وَالْھَوٰی وَھُدَاھُمْ

وَفِیْ اَلِفِ التَّانِیْثِ فِی الْکُلِّ مَیَّلَا

ھَدٰی	وَاشْتَرَاہُ	وَالْھَوٰی	وَھُدَاھُمْ
ھَدٰی	اور اِشْتَرَاہُ	اور اَلْھَوٰی	اور ھُدَاھُمْ

وَفِیْ	اَلِفِ التَّانِیْثِ	فِیْ	اَلْکُلِّ	مَیَّلَا
اور میں	تانیث کا الف	میں	تمام	دونوں نے امالہ کیا

یعنی اسماء میں ذوات الیاء کو تثنیہ بنانے سے اور افعال میں تاء متکلم یا تاء مخاطب کی طرف فعل کی اسناد کرنے سے اصل معلوم کر لی جا سکتی ہے۔اس طرح اگر یاء ظاہر ہو تو وہ لفظ یائی الاصل اور اگر واؤ ظاہر ہو تو واوی الاصل سمجھنا چاہیے۔چنانچہ یائی

الاصل اسماء میں مثلاً اَلْھُدٰی کا تثنیہ اَلْھُدَیَان' اَلْھَوٰی سے اَلْھَوَیَان' مَاْوٰی سے مَاْوَیَان کہا جاتا ہے۔

اور واوی الاصل میں اَبٌ سے اَبَوَانِ' اَخٌ سے اَخَوَانِ' صَفًا سے صَفَوَانِ' سَنًا سے سَنَوَانِ' عَصًا سے عَصَوَانِ کہا جاتا ہے۔

یائی الاصل افعال میں اَتٰی سے اَتَیْتُ۔ اَبٰی سے اَبَیْتُ' سَعٰی سے سَعَیْتُ۔ اِشْتَرٰی سے اِشْتَرَیْتُ۔ اِجْتَبٰی سے اِجْتَبَیْتُ۔ اور اِسْتَعْلٰی سے اِسْتَعْلَیْتُ بولا جاتا ہے۔

واوی الاصل افعال میں سے دَعَا سے دَعَوْتُ۔ نَجَا سے نَجَوْتُ۔ دَنَا سے دَنَوْتُ۔ عَلَا سے عَلَوْتُ۔ خَلَا سے خَلَوْتُ۔ بَدَا سے بَدَوْتُ کہا جاتا ہے۔

واویٔ الاصل افعال تین حرفوں سے زائد میں یائی ہو جاتے ہیں' تین حرفوں سے زائد ہو جانے کی صورت یہ ہے کہ مثلاً حروف مضارع کی وجہ سے زیادتی ہو جائے یا مزید فیہ یا مضاعف ہونے کی وجہ سے۔ جیسے یَرْضٰی ۔ یُدْعٰی ۔ یَتَزَکّٰی ۔ زَکّٰھَا ۔ تَزَکّٰی ۔ نَجّٰنَا ۔ اَنْجٰہُ ۔ تُتْلٰی ۔ اِعْتَدٰی ۔ فَتَعَالٰی ۔ یا وہ اسماء جو اَفْعَلُ کے وزن پر ہوں۔ جیسے اَدْنٰی' اَرْبٰی' اَزْکٰی' اَعْلٰی۔

کیونکہ ان تمام الفاظ کے صیغہائے ماضی متکلم ومخاطب میں مضارع کے صیغہائے تثنیہ میں ان کا یائی الاصل ہونا واضح ہو جاتا ہے۔

﴿قولہ﴾ وَفِیْ اَلِفِ التَّانِیْثِ۔ یعنی حمزہ وکسائی نے الفات تانیث میں بھی امالہ کیا ہے۔ الفات تانیث سے وہ الف مراد ہیں جو زائد ہوں۔ کلمہ میں چوتھے یا اس سے زائد نمبر پر ہوں۔ اور مؤنث حقیقی یا مجازی پر دال ہوں۔ آگے مثالیں لاتے ہیں۔

(۲۹۴) وَکَیْفَ جَرَتْ فَعْلٰی فَفِیْھَا وُجُوْدُھَا
وَاِنْ ضُمَّ اَوْ یُفْتَحْ فَعَالٰی فَحَصِّلَا

وُجُوْدُھَا	فَفِیْھَا	فَعْلٰی	جَرَتْ	وَکَیْفَ
اس کا وجود	پس اس میں	فَعْلٰی	جاری ہوا	اور جس طرح

فَحَصِّلَا	فَعَالٰی	یُفْتَحْ	اَوْ	ضُمَّ	وَاِنْ
پس حاصل کرلو	فَعَالٰی	فتحہ دیا گیا	یا	ضمہ دیا گیا	اور اگر

یعنی یہ الفات تانیث فُعْلٰی کے وزن پر آنے والے الفاظ میں پائے جاتے ہیں اور یہ وزن فاء کی تینوں حرکتوں کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے طُوْبٰی۔ بُشْرٰی۔ قُصْوٰی۔ اَلْقُرْبٰی۔ اَلْاُنْثٰی۔ اَلدُّنْیَا۔ اَلسُّوْاٰی۔ اَلسَّلْوٰی۔ اَلتَّقْوٰی۔ دَعْوٰی۔ اِحْدٰی۔ ذِکْرٰی۔ سِیْمَا۔ ضِیْزٰی۔

لفظ مُوْسٰی' یَحْیٰی' عِیْسٰی گو عجمی الفاظ ہیں مگر مذکورہ عربی اوزان پر ہونے کی وجہ سے انہیں بھی لاحق کر لیا گیا ہے۔ حمزہ وکسائی کے یہاں تو ویسے بھی ان اسماء کے داخل فی الامالہ ہونے میں کوئی شک نہیں۔ کیونکہ ان کا اصول یہ ہے کہ جو بھی مرسوم بالیاء ہو اس میں امالہ ہوگا۔ البتہ ابوعمرو بصری کے لئے جو تقلیل کی جاتی ہے جس کا ذکر آگے آئے گا۔ ان مذکورہ اسماء کے داخل تقلیل ہونے پر اشکال ہوتا ہے۔ بعض نے اس کی توجیہ کی کہ تعریب کی وجہ سے یہ الفاظ عربیت کے قریب آ گئے ہیں۔ تو عربیت کے فی الجملہ کچھ احکام جاری ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ بعض شراح نے جو یہ کہا کہ یہ اسماء فَعْلٰی۔ فُعْلٰی۔ فِعْلٰی۔ کے وزن پر ہیں اس لئے تقلیل صحیح ہے۔ تو ان کے قول کا مطلب بھی یہی سمجھنا چاہیے جو ہم نے اوپر عرض کیا۔

﴿قولہ﴾ وَاِنْ ضُمَّ اَوْ یُفْتَحْ فَعَالٰی یعنی حمزہ وکسائی کے یہاں ان الفاظ میں بھی امالہ ہوگا جو فَعَالٰی (بفتح الفاء) یا فُعَالٰی (بضم الفاء) کے وزن پر ہوں گے۔ جیسے اُسٰرٰی۔ سُکٰرٰی۔ کُسَالٰی۔ یَتٰمٰی۔ نَصٰرٰی۔ اَیَامٰی۔ حَوَایَا۔

(۲۹۵) وَفِیْ اِسْمٍ فِی الْاِسْتِفْهَامِ اَنّٰی وَفِیْ مَتٰی
مَعًا وَعَسٰی اَیْضًا اَمَالَا وَقُلْ بَلٰی

وَفِیْ	اِسْمٍ	فِیْ	اَلْاِسْتِفْهَامِ	اَنّٰی	وَفِیْ	مَتٰی
اور میں	اسم	میں	استفہام	اَنّٰی	اور میں	مَتٰی

مَعًا	وَعَسٰی	اَیْضًا	اَمَالَا	وَقُلْ	بَلٰی
دونوں	اور عَسٰی	اسی طرح	دونوں نے امالہ کیا	اور کہہ تو	بَلٰی

یعنی حمزہ وکسائی نے اسماء وافعال کے ہر اس الف متطرفہ میں امالہ کیا ہے جو بشکل یاء لکھا ہو جیسے مَتٰی۔ بَلٰی۔ یٰاَسَفٰی۔ یٰحَسْرَتٰی۔ یَا وَیْلَتٰی۔ عَسٰی اور استفہامیہ کلمات میں جیسے اَنّٰی اور مَتٰی۔

﴿قولہ﴾ فِی الْاِسْتِفْهَامِ: کی قید اتفاقی ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں اَنّٰی اور مَتٰی بمعنی استفہام ہی مستعمل ہوئے ہیں۔ گو شرط کے معنی میں آ سکتے ہیں۔ جیسے اَنّٰی تَقُمْ اَقُمْ مگر قرآن میں نہیں۔

(۲۹۶) وَمَا رَسَمُوْا بِالْیَاءِ غَیْرَ لَدٰی وَمَا
زَکٰی وَاِلٰی مِنْ بَعْدُ حَتّٰی وَقُلْ عَلٰی

وَمَا	رَسَمُوْا	بِالْیَاءِ	غَیْرَ	لَدٰی	وَمَا
اور جو	انہوں نے لکھا	یاء کے ساتھ	علاوہ	لَدٰی	اور مَا

زَکٰی	وَاِلٰی	مِنْ	بَعْدُ	حَتّٰی	وَقُلْ	عَلٰی
زَکٰی	اور اِلٰی	سے	بعد	حَتّٰی	اور کہہ تو	عَلٰی

یعنی حمزہ وکسائی تمام ان کلمات میں امالہ کرتے ہیں جو مصحف میں مرسوم بالیاء ہوں۔ مگر اس اصول سے پانچ کلمات مستثنیٰ ہیں۔ ان میں کسی حال میں بھی امالہ نہیں۔ یعنی لَدٰی - اِلٰی - حَتّٰی - عَلٰی اور مَازَکٰی مِنْکُمْ۔

﴿فائدہ﴾ بعض کو یہ وہم ہوا ہے کہ اَلْاَقْصٰی - اَقْصَا الْمَدِیْنَۃِ - طَغَا الْمَآءُ میں امالہ نہیں۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ کلمات ممال ہیں۔ چنانچہ علامہ متولی نے اس کی تصریح کی ہے۔

(۲۹۷) وَکُلُّ ثُلَاثِیٍّ یَزِیْدُ فَاِنَّہٗ
مُمَالٌ کَزَکّٰھَا وَاَنْجٰی مَعَ ابْتَلٰی

وَکُلُّ	ثُلَاثِیٍّ	یَزِیْدُ	فَاِنَّہٗ
اور ہر	ثلاثی	زائدہ ہوجائے	پس بے شک وہ

مُمَالٌ	کَزَکّٰھَا	وَاَنْجٰی	مَعَ	اِبْتَلٰی
امالہ کیا گیا	جیسے زَکّٰھَا	اور اَنْجٰی	ساتھ	اِبْتَلٰی

یعنی جس لفظ ثلاثی میں الف مبدل عن الواؤ ہو اور پھر کسی صیغہ میں اس کے اصل حروف پر کسی حرف کی زیادتی ہوجائے تو اس کے الف میں امالہ کیا جائے گا کیونکہ اس وقت وہ الف بشکل یاء لکھا جائے گا۔

جیسے تُدْعٰی - تُتْلٰی - یُدْعٰی - زَکّٰھَا - وَاِذَا ابْتَلٰی - فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ - فَمَنِ اعْتَدٰی

عَلَيْكُمْ – فَتَعٰلَى اللّٰهُ اسی طرح اسماء ہیں۔ جیسے اَدْنٰى – اَرْبٰى – اَزْكٰى – اَعْلٰى ان تمام میں ماضی صیغہ واحد متکلم میں یاء ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ زَكَّيْتُ، اِبْتَلَيْتُ، اَعْلَيْتُ کہا جائے گا۔

(۲۹۸) وَلٰكِنَّ اَحْيَا عَنْهُمَا بَعْدَ وَاوِهٖ
وَفِىْ مَا سِوَاهُ لِلْكِسَائِيِّ مُيِّلَا

وَلٰكِنَّ	اَحْيَا	عَنْهُمَا	بَعْدَ	وَاوِهٖ
اور لیکن	اَحْيَا	ان دونوں سے	بعد	اپنا واؤ

وَفِىْ	مَا سِوَاهُ	لِلْكِسَائِيِّ	مُيِّلَا
اور میں	اس کے سوا	الکسائی کے لئے	امالہ کیا گیا

یعنی اگر لفظ اَحْيَا، واؤ کے بعد واقع ہوں تو حمزہ وکسائی دونوں اس کے امالہ پر متفق ہیں۔ جیسے اَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا، البتہ کسائی اَحْيَاكُمْ – فَاَحْيَابِهٖ – اَحْيَاهَا وغیرہ میں امالہ کرنے میں منفرد ہوئے ہیں۔ یاد رہے کہ واؤ کے بعد لفظ اَحْيَا صرف نجم میں ہے۔

(۲۹۹) وَرُؤْيَاىَ وَالرُّؤْيَا وَمَرْضَاتِ كَيْفَمَا
اَتٰى وَخَطَايَا مِثْلُهٗ مُتَقَبَّلَا

وَرُؤْيَاىَ	وَالرُّؤْيَا	وَمَرْضَاتِ	كَيْفَمَا
اور رُؤْيَاىَ	اور اَلرُّؤْيَا	اور مَرْضَاتِ	جس طرح

اَتٰى	وَخَطَايَا	مِثْلُهٗ	مُتَقَبَّلَا
آئے	اور خَطَايَا	اس کے مانند	قبول کیا

امام کسائی جن لفظوں کے امالہ کرنے میں منفرد ہیں اس شعر میں اور آگے آنے والے اشعار میں ان کی تفصیل مقصود ہے۔ چنانچہ رُؤْيَاىَ مضاف الی یاء المتکلم۔ یہ لفظ سورہ یوسف میں دو جگہ ہے اَلرُّؤْيَا معرف باللام سورہ یوسف، صافات،

فتح اور وقف کیا جائے تو سورۂ اسراء میں بھی ہے اور لفظ مَرْضَاتَ یا مَرْضَاتِیْ جس طرح بھی ہو ذوات الواؤ میں سے ہونے کے باوجود ممال ہوا ہے۔

خَطَايَا میں الف ثانیہ ممال ہے۔

خَطٰيٰنَا- خَطٰيٰكُمْ- خَطٰيٰهُمْ: کسائی کے لئے سب میں امالہ ہوگا۔

﴿قولہ﴾ مِثْلُهٗ یعنی مثل مرضات کیفما وقع۔

(۳۰۰) وَمَحْيَا هُمُ اَيْضًا وَحَقَّ تُقَاتِهٖ

وَفِيْ قَدْ هَدَانِيْ لَيْسَ اَمْرُكَ مُشْكِلَا

وَحَقَّ تُقَاتِهٖ	اَيْضًا	وَمَحْيَا هُمْ
اور حَقَّ تُقَاتِهٖ	اس طرح	اور مَحْيَا هُمْ

مُشْكِلَا	اَمْرُكَ	لَيْسَ	قَدْ هَدَانِيْ	وَفِيْ
دشواری میں ڈالنے والا	تیرا کام	نہیں ہے	قَدْ هَدَانِيْ	اور میں

سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ (جاثیہ) حَقَّ تُقٰتِهٖ (آل عمران) وَقَدْ هَدٰىنِ (انعام) هَدٰىنِ کے ساتھ قَدْ کی قید سے اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ- وَلَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ خارج ہو گئے کیونکہ ان میں حمزہ و کسائی دونوں کے لئے امالہ ہوگا۔

(۳۰۱) وَفِي الْكَهْفِ اَنْسَانِيْ وَمِنْ قَبْلُ جَآءَ مَنْ

عَصَانِيْ وَاَوْصَانِيْ بِمَرْيَمَ يُجْتَلٰى

مَنْ	جَآءَ	قَبْلُ	وَمِنْ	اَنْسَانِيْ	اَلْكَهْفِ	وَفِيْ
مَنْ	آیا	پہلے	اور سے	اَنْسَانِيْ	الکھف	اور میں

يُجْتَلٰى	بِمَرْيَمَ	وَاَوْصَانِيْ	عَصَانِيْ
دیکھا جاتا ہے	مریم میں	اور اَوْصَانِيْ	عَصَانِيْ

یعنی امام کسائی نے سورۂ کہف میں وَمَآ اَنْسَانِیْهُ میں کہف سے پہلے سورۂ ابراہیم میں وَمَنْ عَصَانِیْ اور سورۂ مریم میں اَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوةِ میں امالہ کیا ہے۔

(۳۰۲) وَفِيْهَا وَفِيْ طٰسِيْنَ اٰتَانِيَ الَّذِيْ
اَذَعْتُ بِهٖ حَتّٰى تَضَوَّعَ مَنْدَلَا

وَفِيْهَا	وَفِيْ	طٰسِيْنَ	اٰتَانِيَ	الَّذِيْ
اور اس میں	اور میں	طٰسٓ	اٰتَانِیَ	جس کو

اَذَعْتُ	بِهٖ	حَتّٰى	تَضَوَّعَ	مَنْدَلَا
میں نے مشہور کیا	اس کے ساتھ	یہاں تک کہ	مہک اٹھی	مندل

اور اسی سورۂ مریم میں اور سورۂ طٰسٓ میں لفظ اٰتٰنِیْ جو ذوات الیاء میں سے ہے نیز امام کسائی کے مخصوص ممال میں سے ہے۔ سورۂ مریم میں لفظ اٰتٰنِیْ سے مراد اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ ہے اور نمل میں اٰتٰنِ ءَ اللّٰهُ ہے۔

سورتوں کی تعیین سے سورۂ ہود میں وَاٰتٰنِیْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ خارج ہو گیا۔ اسی طرح نِیْ کے قید سے سورۂ نمل میں اٰتٰنِ ءَ اللّٰهُ سے آگے خَیْرٌ مِّمَّآ اٰتٰکُمْ بھی خارج ہو گیا۔ کیونکہ ان میں کسائی کی خصوصیت نہیں۔ بلکہ حمزہ و کسائی دونوں امالہ کرتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ اَذَعْتُ بِهٖ الخ یعنی میں نے اس امالہ کی قراءت کو شہرت دی حتیٰ کہ وہ عود ہندی کی طرح مہک اٹھی۔

مَنْدَلَ عود ہندی یا ہندوستان میں کسی شہر کا نام جہاں کا عطر شہرت رکھتا ہے یا ایک قسم کی خوشبو دار گھاس کا نام ہے۔

(ابوشامہ)

(۳۰۳) وَحَرْفُ تَلَاهَا مَعَ طَحَاهَا وَفِيْ سَجٰى
وَحَرْفُ دَحَاهَا وَهْيَ بِالْوَاوِ تُبْتَلٰى

وَحَرْفُ	تَلَاهَا	مَعَ	طَحَاهَا	وَفِيْ	سَجٰى
اور لفظ	تَلَاهَا	ساتھ	طَحَاهَا	اور میں	سَجٰى

وَحَرْفُ	دَحَاهَا	وَهِیَ	بِالْوَاوِ	تُبْتَلٰی
اور لفظ	دَحَاهَا	اور یہ	واؤ کے ساتھ	آزمائے جاتے ہیں

سورۃ والشمس میں لفظ تَلٰهَا اور طَحٰهَا اور سَجٰی سورہ الضحیٰ میں اور دَحٰهَا سورۂ والنازعات میں صرف کسائی کے یہاں ممال ہیں اور امام حمزہ کے یہاں امالہ سے خارج ہیں۔

تُبْتَلَا: کے معنی تختبر' امام حمزہ کے یہاں ان کلمات کے مستثنیٰ ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی ان کلمات میں الف واؤ سے بدلا ہوا ہے۔ اور امام کسائی کے یہاں ان کلمات کے رؤس الآیات ہونے کی وجہ سے ذوات الیاء کی متابعت میں امالہ ہوا ہے گویا امالہ للا مالہ ہے دوسرے یہ کہ ان کلمات کو مصاحف میں مشاکلۃً بالیاء لکھا ہے لہٰذا اسی وجہ سے کسائی کے یہاں ممال کلمات کے ساتھ ان کو بھی لاحق کر دیا گیا۔

(۳۰۴) وَ اَمَّا ضُحَاهَا وَالضُّحٰی وَالرِّبَا مَعَ اَلْ
قُوٰی فَاَمَا لَاهَا وَبِالْوَاوِ تُخْتَلَا

وَاَمَّا	ضُحَاهَا	وَالضُّحٰی	وَالرِّبَا	مَعَ
اور	ضُحَاهَا	اور اَلضُّحٰی	اور اَلرِّبَا	ساتھ

اَلْقُوٰی	فَاَمَا لَاهَا	وَبِالْوَاوِ	تُخْتَلَا
اَلْقُوٰی	پس دونوں نے ان کا امالہ کیا	اور واؤ کے ساتھ	حاصل کئے جاتے ہیں

یعنی حمزہ وکسائی نے واوی کلمات میں الفاظ ضُحٰهَا' وَالضُّحٰی اور اَلرِّبٰوا جس طرح بھی آئے اور شَدِیْدُ الْقُوٰی (ایسے ہی اَلْعُلٰی) میں امالہ کیا ہے' کیونکہ بعض اہل عرب اس قسم کے واوی کلمات کو یائی کے تثنیہ کی طرح بولتے ہیں۔ یعنی رِبَیَان' ضُحَیَان واؤ سے یاء کی طرف اس لئے فرار ہوتا ہے کہ یاء واؤ کے مقابلہ میں اخف ہے۔

(۳۰۵) وَرُؤْيَاكَ مَعْ مَثْوَایَ عَنْهُ لِحَفْصِهِمْ
وَ مَحْیَایَ مِشْكٰوةٍ هُدَایَ قَدِ انْجَلَا

وَرُؤْيَاكَ	مَعْ	مَثْوَاىَ	عَنْهُ	لِحَفْصِهِمْ
اور رُؤْيَاكَ	ساتھ	مَثْوَاىَ	اس سے	ان کے حفص کے لئے
وَمَحْيَاىَ	مِشْكٰوةٍ	هُدَاىَ	قَدْ	انْجَلَا
اور مَحْيَاىَ	مِشْكٰوةٍ	هُدَاىَ	تحقیق	ظاہر ہو گیا

یعنی صرف حفص بن عمرو دوری نے کسائی سے سورۂ یوسف میں پہلے لفظ رُؤْيَاكَ (مضاف الی الکاف) کے الف میں امالہ کیا ہے۔اسی طرح اِنَّهٗ رَبِّىْ اَحْسَنَ مَثْوَاىَ (مضاف الی الیاء) میں' ایسے ہی مَحْيَاىَ (مضاف الی الیاء) آخر انعام میں۔اور كَمِشْكٰوةٍ سورۂ نور میں' اور هُدَاىَ (مضاف الی الیاء) سورۂ بقرۂ وطٰہٰ میں الفات کو امالہ سے پڑھا ہے۔ کلمات میں تعیین پیش نظر رہنی چاہیے کیونکہ رُؤْيَاىَ یا الرُّؤْيَا میں جیسا کہ اوپر آ چکا ہے۔پورے کسائی امالہ کرتے ہیں۔ایسے ہی اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ۔ مَثْوٰىكُمْ۔ مَثْوٰىهُمْ میں حمزہ وکسائی دونوں اصول کے مطابق امالہ کرتے ہیں۔ ایسے ہی مَحْيَاهُمْ میں پورے کسائی نے امالہ کیا ہے۔جیسا کہ گزر چکا ہے اور فَبِهُدٰىهُمْ۔ هُدٰىهَا۔ اَلْهُدٰى وغیرہ میں حمزہ وکسائی دونوں نے امالہ کیا ہے:

(۳۰۶) وَمِمَّا اَمَالَاهُ وَاٰخِرُ اٰيِ مَا

بِطٰهٰ وَاٰيِ النَّجْمِ كَيْ تَتَعَدَّلَا

وَمِمَّا	اَمَالَاهُ	وَاٰخِرُ	اٰيِ	مَا
اور ان میں سے	دونوں نے اس کا امالہ کیا	اور آخر والے	آیات	جو

بِطٰهٰ	وَاٰيِ النَّجْمِ	كَيْ	تَتَعَدَّلَا
طٰہٰ میں	اور النجم کی آیات	تا کہ	یکساں ہو جائیں

یعنی انہیں مواقع میں سے کہ جن میں حمزہ وکسائی نے امالہ کیا ہے۔ان آیات کے اواخر بھی ہیں جو سورۂ طٰہٰ اور سورۂ نجم میں ہیں' اور امالہ اس لئے کرتے ہیں تا کہ تمام اواخر یکساں ہو جائیں كَيْ تَتَعَدَّلَا سے یہی مراد ہے۔

(۳۰۷) وَفِي الشَّمْسِ وَالْاَعْلٰى وَفِي اللَّيْلِ وَالضُّحٰى

وَفِي اقْرَأْ وَفِي وَالنّٰزِعَاتِ تَمَيَّلَا

وَالضُّحٰى	اَللَّيْلِ	وَفِي	وَالْاَعْلٰى	اَلشَّمْسِ	وَفِي
اور الضحیٰ	اللیل	اور میں	اور الاعلیٰ	الشمس	اور میں

تَمَيَّلَا	وَالنَّازِعَاتِ	وَفِي	اِقْرَأْ	وَفِي
امالہ ہوا	اور النازعات	اور میں	اقراء	اور میں

اور سورہ والشمس' الاعلیٰ' والیل' والضحیٰ' اقرأ اور سورہ نازعات کی آیات کے اواخر میں بھی امالہ ہوا ہے۔

(۳۰۸) وَمِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ الْقِيَامَةِ ثُمَّ فِي الْـ

مَعَارِجِ يَا مِنْهَالُ اَفْلَحْتَ مَنْهَلَا

فِي	ثُمَّ	اَلْقِيَامَةِ	ثُمَّ	تَحْتِهَا	وَمِنْ
میں	پھر	القیامۃ	پھر	اس کے نیچے	اور سے

مَنْهَلَا	اَفْلَحْتَ	مِنْهَالُ [1]	يَا	اَلْمَعَارِجِ
گھاٹ	فلاح یاب ہو گیا	بہت عطا کرنے والے	اے	المعارج

اور سورۂ والنازعات کی ماتحت (سورۂ عبس) میں سورۂ قیامہ میں اور سورۂ معارج کے اواخر آیات میں بھی امالہ ہوا ہے۔

﴿قولہ﴾ يَا مِنْهَالُ الخ یعنی اے کریم تو مقصد کو پالینے کے باب میں کامیاب رہا ہے۔

یعنی حمزہ وکسائی نے ان الفات میں جو آیات کے فواصل متطرفہ میں آئے ہیں ان میں امالہ کیا ہے خواہ وہ تحقیقاً ہوں یا تقدیراً' واوی ہوں یا یائی' اصلی ہوں یا زائد۔ اسماء میں ہوں یا افعال میں' بجز ان مواقع کے کہ جن کی کسائی کے ساتھ تخصیص کا ذکر آ چکا ہے۔ اسی طرح الف مبدل عن التنوین بھی امالہ سے مستثنیٰ ہوگا۔

[1] جو اونٹ کو بار بار پانی کے گھاٹ پر لائے۔

آیات کے فواصل میں اس قسم کے الفات گیارہ سورتوں میں آئے ہیں۔ **طٰـہٰ- نـجـم- معارج- قیـامـہ- نازعات- عبس- اعلیٰ- الشمس- الیل- ضحی** اور **علق**۔ ان میں سے تین سورتوں میں بلا کسی استثناء کے تمام فواصل میں امالہ ہوا ہے یعنی اعلیٰ والشمس (البتہ اگر مصحف مدنی کی اتباع کی جائے تو والشمس میں **فَعَقَرُوْهَا** پر بھی رأس الآیۃ ہے حالانکہ باجماع یہاں امالہ نہیں تو والشمس میں بھی تخصیص ماننی پڑے گی) اور والیل اور باقی سورتوں میں امالہ کے قابل تمام الفات میں امالہ ہوا ہے۔ چنانچہ سورۂ طٰہٰ میں شروع سے **طَغٰی** تک امالہ ہے۔ سوائے **وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ**، کے پھر **يٰمُوْسٰى** سے **لِتَرْضٰى** تک، سوائے **عَلٰى عَيْنِيْ لِنَفْسِيْ** اور **ذِكْرِيْ** کے، اور **مَا غَشِيَهُمْ** سے **حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى** تک، تمام مواقع ممال ہیں۔ پھر **اِلَّا اِبْلِيْسَ اَبٰى** سے آخر سورت تک سوائے **بَصِيْرًا** کے ممال ہیں۔

اور سورۂ نجم میں اول سے **بِالنُّذُرِ الْاُوْلٰى** تک۔ سوائے **مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا** کے۔ تمام اواخر آیات ممال ہیں۔ سورۂ معارج میں **لَظٰى** سے **فَاَوْعٰى** تک۔ قیامہ میں **صَلّٰى** سے آخر تک۔ نازعات میں **حَدِيْثُ مُوْسٰى** سے سوائے **لِاَنْعَامِكُمْ** کے، تمام اواخر آیات۔ عبس میں اول سے **تَلَهّٰى** تک۔ سورۂ ضحٰی میں اول سے **فَاَغْنٰى** تک۔ اور سورۂ علق میں **لَيَطْغٰى** سے **يَرٰى** تک تمام اواخر آیات میں امالہ ہوگا۔

(۳۰۹) رَمٰى صُحْبَةٌ اَعْمٰى فِي الْاِسْرَآءِ ثَانِيًا
صحبة
سِوًى وَسُدًى فِي الْوَقْفِ عَنْهُمْ تَسَبَّلَا

ثَانِيًا	اَلْاِسْرَآءِ	فِيْ	اَعْمٰى	صُحْبَةٌ	رَمٰى
دوسرا	الاسراء	میں	اَعْمٰى	ساتھی	رَمٰى

تَسَبَّلَا	عَنْهُمْ	اَلْوَقْفِ	فِيْ	وَسُدًى	سِوًى
ثابت ہوا	ان سے	وقف	میں	اور سُدًى	سِوًى

یعنی حمزہ، کسائی، شعبہ نے **وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى** (انفال) میں، اور **هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى** (سورۂ اسراء) میں اور **مَكَانًا سُوًى** (طٰہٰ) میں، اور **اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى** (قیامہ) میں بشرطیکہ ان آخر کے دو لفظوں پر وقف بھی کیا جائے تو امالہ کیا ہے۔ اور اگر وقف نہ کیا جائے تو باجماع امالہ نہیں۔

تَسَبَّلَا بمعنی تَحبس یعنی سُوًی اور سُدًی میں صرف وقف میں امالہ نے راہ پائی ہے۔

اسراء کے ساتھ ثَانِیًا کی قید اس لئے لگائی کہ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى پہلے لفظ کے امالہ میں ابوعمرو بصری بھی صحبہ (شعبہ۔حمزہ۔کسائی) کے ساتھ امالہ میں شریک ہیں۔جیسا کہ اگلے شعر میں آ رہا ہے۔

شعر میں جن چار کلمات میں امالہ کا ذکر کیا ہے۔یہاں درحقیقت شعبہ کے امالہ کرنے کو بیان کرنا مقصود ہے۔کیونکہ حمزہ' کسائی کے یہاں ان میں امالہ پہلے ہی سمجھایا جا چکا ہے۔

(۳۱۰) وَرَاهُ تَـــرَاءَ فَـــازَ فِـــيْ شُـــعَـــرَائِـــهٖ

ف

وَاَعْـمٰـى فِـى الْاِسْـرَا حُـكْـمُ صُـحْـبَةٍ اَوَّلَا

صحبة

شُعَرَائِهٖ	فِيْ	فَازَ	وَرَاهُ تَرَاءَ
اپنی الشعراء	میں	کامیاب ہوا	اور تَرَاءَ کی راء

اَوَّلَا	حُكْمُ صُحْبَةٍ	اَلْاِسْرَا	فِيْ	وَاَعْمٰى
پہلا	ساتھیوں کا فیصلہ	الاسرا	میں	اور اَعْمٰى

یعنی امام حمزہ نے سورۂ شعراء میں لفظ تَــرَآءَ کی راء کو امالہ سے پڑھا ہے۔امام حمزہ کے لئے تَــرَآءَ کی صرف راء میں امالہ بحالت وصل ہے۔اور اگر اس کلمہ پر وقف کیا جائے تو راء اور ہمزہ دونوں میں امالہ ہوگا۔اسی طرح امام کسائی اصول مذکورہ کے مطابق وقف کے وقت ہمزہ میں امالہ کریں گے۔کیونکہ یائی ہے۔اصل میں تَـــرَآءَیَ تھا۔ایسے ہی ورش وقف کی حالت میں ہمزہ میں تقلیل بالخُلف کریں گے۔جیسا کہ عنقریب معلوم ہوگا۔

اور امام ابوعمرو بصری' حمزہ' کسائی اور شعبہ سورۃ اسراء میں پہلا موقعہ وَمَنْ كَـانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى میں امالہ کرتے ہیں۔

(۳۱۱) وَمَـا بَـعْـدَ رَاءٍ شَـاعَ حُـكْـمًـا وَحَـفْـصُـهُـمْ

ح ش

يُـوَالِـى بِـمَـجْـرَاهَـا وَفِـىْ هُـوْدَ اُنْـزِلَا

وَمَا	بَعْدَ رَاءٍ	شَاعَ	حُكْمًا	وَحَفْصُهُمْ
اور جو	راء کے بعد	پھیل گیا	حکم	اور ان کے حفص

يُوَالِي	بِمَجْرَاهَا	وَفِي	هُوْدَ	اُنْزِلَا
موافقت کرتا	مَجْرَاهَا میں	اور میں	ھود	نازل ہوا ہے

یعنی حمزہ، کسائی اور ابوعمرو نے ہر اس الف کو جو راء کے بعد واقع ہوا امالہ کبریٰ سے پڑھا ہے۔ خواہ فعل میں ہو۔ جیسے

اِشْتَرٰی - اَرٰی - یَرٰی - فَاَرٰہ - یُفْتَرٰی - تَتَمَارٰی - یَتَوَارٰی -

یا اسم میں ہو۔ جیسے بُشْرٰی - ذِکْرٰی - اَسْرٰی - اَلْقُرٰی - اَلنَّصَارٰی - سُکٰرٰی - اُسٰرٰی۔

اور امام عاصم کے راوی حفص نے سورۂ ہود میں لفظ مَجْرٖىهَا کے امالہ میں مذکورہ ائمہ قرءات کے ساتھ موافقت کی ہے۔

﴿نوٹ﴾ قرآن عظیم میں اس کے علاوہ حفص نے اور کہیں امالہ نہیں کیا ہے۔

(۳۱۲) نَـأٰی شَـرْعُ یُـمْـنٍ بِـاخْتِلَافٍ وَشُـعْبَـةٌ
ش ی

فِـي الْإِسْـرَاوَهُـمْ وَالـنُّـوْنُ ضَـوْءُ سَـنًـا تَلَا
ض س ت

نَاٰی	شَرْعُ يُمْنٍ	بِاخْتِلَافٍ	وَشُعْبَةٌ
نَاٰی	برکت کا راستہ	اختلاف کے ساتھ	اور شعبہ

فِي	الْإِسْرَا	وَهُمْ	وَالنُّوْنُ	ضَوْءُ	سَنًا	تَلَا
میں	الاسراء	اور وہ	اور نون	روشنی	چمکدار	پیروی کی

ترجمہ: وَنَاٰ بِجَانِبِہٖ (سورۂ اسراء و حم سجدہ) کے لفظ نَاٰ کے الف کا امالہ اختلاف کے ساتھ ایک بابرکت طریقہ ہے اور شعبہ نے امالہ پڑھنے والوں کی سورۂ اسراء میں (نہ کہ سورۂ حم سجدہ میں) موافقت کی ہے۔ اور نَاٰ کے نون میں امالہ کی روشنی چمک دمک بن کر تابع ہوئی۔

مطلب یہ ہے کہ حمزہ، کسائی اور سوسی نے لفظ نَاٰ کے ہمزہ میں امالہ کیا ہے۔ لیکن سوسی کے لئے خُلف ہے۔ اور شعبہ

نے صرف سورۂ اسراء میں امالہ کیا ہے۔اور نَا کے نون میں نیز خلف وکسائی امالہ کرتے ہیں۔

لیکن یہ یاد رہے کہ ناظم نے سوسی کے لئے بالخُلف نَـا کے ہمزہ میں جو امالہ کا ذکر کیا ہے یہ صرف تبعاً للدانی ہے' سوسی کے لئے امالہ نہیں پڑھا جائے گا' چنانچہ اس پر علامہ جزری نے نشر میں تنبیہ فرمائی ہے۔ دراصل یہ روایت فارس بن احمد کی ہے جو دانی کے شیخ ہیں۔اسی لئے سوسی کے تمام طرق میں بغیر کسی اختلاف کے فتحہ پڑھا گیا ہے۔

اس پر یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ امالہ کی روایت کو جبکہ دانی اور علامہ شاطبی دونوں نے نقل کیا ہے تو انفراد کہاں ہوا؟

جواب یہ ہے کہ دانی نے تیسیر میں صرف حکایۃً نقل کیا ہے' روایۃً نہیں۔اسی لئے سوسی کے امالہ کو بصیغہ تمریض بیان کیا ہے' اور مفردات میں تو اس روایت کا کہیں ذکر ہی نہیں۔

دوسری بات یہ کہ نَـا کے نون میں خلف وکسائی کا امالہ مابعد کی وجہ سے ہے۔اہل عربیت نے امالہ کے حسب ذیل اسباب گنائے ہیں:

(۱) الف کا یاء سے بدلا ہوا ہونا۔

(۲) کسرہ کے بعد الف کا آنا' جیسے اِنٰـهُ۔

(۳) الف کے بعد حرف مکسور یا راء متطرفہ مکسورہ ہونا۔جیسے کٰفِرِیْنَ' اَبْکَارِ۔

(۴) امالہ کی وجہ سے امالہ ہونا۔جیسے نَا۔ رَا میں نون اور راء کے زبر میں امالہ۔

(۳۱۳) اِنَــاهُ لَـــهُ شَـــافٍ وَقُـــلْ اَوْ كِلَا هُـــمَـــا
ش

شَـــفَـــا وَلِـــكَسْـــرٍ اَوْلِيَـــاءٍ تَـــمَيَّلَا
ش

اِنَاهُ	لَهٗ	شَافٍ	وَقُلْ	اَوْ كِلَا هُمَا
اِنَاهُ	اس کے لئے	شافی	اور کہہ تو	اَوْ كِلَا هُمَا

شَفَا	وَلِكَسْرٍ	اَوْلِيَاءٍ	تَمَيَّلَا
شفا دی	اور کسرہ کے لئے	یا یاء کی وجہ سے	امالہ ہوا

یعنی حمزہ' کسائی اور ہشام سورۂ احزاب میں اِنٰـهُ کے الف میں امالہ کرتے ہیں۔اور حمزہ' کسائی اَوْ كِلَاهُمَا (سورۂ اسراء) کے الف کو امالہ سے پڑھتے ہیں۔

اور لفظ اِنٰہُ اور کِلٰاھُمَا میں یا تو کلمے کے پہلے حرف کے کسرہ کی وجہ سے یا الف کے منقلب عن الیاء ہونے کی وجہ سے امالہ ہوا ہے۔

(۳۱۴) وَذُو الــرَّاءِ وَرْشٌ بَیْــنَ بَیْــنَ وَفِــیْ اَرَا
کَہُــمْ وَذَوَاتِ الْیَــالَــہُ الْـخُـلْفُ جُـمِّلَا

وَذُو الرَّاءِ	وَرْشٌ	بَیْنَ بَیْنَ	وَفِی	اَرَا کَہُمْ
اور راء والا	ورش	درمیان درمیان	اور میں	اَرَا کَہُمْ

وَذَوَاتِ الْیَا	لَہٗ	اَلْخُلْفُ	جُمِّلَا
اور یاء والے	اس کے لیے	اختلاف	خوبصورت قرار دیا گیا

یہاں سے ورش کی تقلیل کا بیان شروع ہے یعنی ورش نے تمام ان الفات میں جو راء کے بعد ہوں (جن کا ذکر اوپر بھی آ چکا ہے) بین بین یعنی تقلیل روایت کی ہے۔ اور وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ میں ورش کے لئے تقلیل وفتح میں خُلف ہے تقلیل تو طرداً للباب ہے اور فتح اس لئے کہ الف آخر کلمہ میں نہیں۔

''اور تمام یائی کلمات میں بھی ورش کے لئے یہ خُلف جمیل سمجھا گیا ہے۔'' یعنی تمام وہ الفات جو یاء سے بدلے ہوئے ہیں۔ یا فعل کو متکلم کی طرف لوٹانے میں وہ یاء سے بدلتے ہیں یا وہ بشکل یاء لکھے ہوئے ہیں۔ خواہ ان الفات میں حمزہ وکسائی دونوں نے امالہ کیا ہو یا صرف دوری کسائی نے کیا ہو اور کلمہ خواہ کسی بھی وزن پر ہو۔

جیسے اَلْهُدٰى ۔ اَلزِّنٰى ۔ نَاٰ ۔ اَتٰى ۔ رَمٰى ۔ هُدَایَ ۔ مَحْیَا ۔ سَعٰى ۔ اَعْمٰى ۔ خَطِیْٓئَهُ ۔ تُقٰتِهٖ ۔ مَتٰى ۔ اِنٰهُ ۔ مَثْوٰى ۔ اَلْمَاْوٰى ۔ اَلدُّنْیَا ۔ طُوٰى ۔ اَلرُّءْیَا ۔ مُوْسٰى ۔ یَحْیٰى ۔ عِیْسٰى ۔ بَلٰى ۔ كُسَالٰى ۔ یَتٰمٰى ۔ میں ورش نے تقلیل کی ہے۔

علامہ جزری نے نشر میں مذکورہ کلمات میں ورش کے لئے فتح اور تقلیل دونوں وجہوں کو صحیح قرار دیتے ہوئے مَرْضَاتِیْ ۔ مَرْضَاتَ ۔ كَمِشْكٰوةٍ ۔ اَلرِّبٰوا اور سورۂ اسراء میں اَوْ كِلٰهُمَا میں فرمایا کہ ان میں ورش کے لئے کسی نے بھی تقلیل نہیں کی جیسا کہ رَاٰ کے باب میں عنقریب آتا ہے کہ (امالہ کرنے والے حضرات میں سے) فتح کسی نے نہیں پڑھا۔

(۳۱۵) وَلٰكِنْ رُءُوْسُ الْاٰيِ قَدْ قَلَّ فَتْحُهَا
لَهُ غَيْرَ مَا هَا فِيْهِ فَاحْضُرْ مُكَمَّلَا

فَتْحُهَا	قَلَّ	قَدْ	رُءُوْسُ الْاٰيِ	وَلٰكِنْ
ان کا فتحہ	تقلیل والا ہوا	تحقیق	آیات کے سرے	اور لیکن

مُكَمَّلَا	فَاحْضُرْ	فِيْهِ	هَا	مَا	غَيْرَ	لَهُ
پوری طرح	پس تو حاضر ہو	اس میں	ھاء	جو	سوائے	اس کے لیے

یعنی وہ گیارہ سورتیں جن کا ذکر اوپر آ چکا ہے ان کے رؤس آیات کے الفات میں ورش کے لئے فتحہ میں تقلیل ہوگی۔ یعنی فتحہ صحیح نہیں بلکہ صرف تقلیل ہوگی۔ خواہ یہ الفات واوی ہوں یا یائی ہوں یا رائی ہوں۔ البتہ اس سے وہ الفات مستثنیٰ ہیں جن کے بعد ھاء تانیث متصل ہے استثناء کا مطلب یہ ہوگا کہ ورش کے لئے ان ذوات الیاء الفات میں حسب سابق فتحہ و تقلیل دونوں ہیں۔

اس شعر میں دو مسئلے ہیں اور دونوں گیارہ سورتوں کے رؤس آیات میں واقع ہونے والے الفات سے تعلق رکھتے ہیں۔

(اول) وہ الفات جو ذوات الہاء نہیں' ان میں ورش کے لئے صرف تقلیل ہوگی۔ خواہ یہ الفات ذوات الیاء میں سے ہوں۔ جیسے اَلْهُدٰى- وَيَخْشٰى یا واوی ہوں۔ جیسے اَلضُّحٰى' وَالْقُوٰى۔

(دوم) وہ الفات جو ذوات الہاء ہوں۔ ان میں ورش کے لئے فتحہ و تقلیل دونوں ہوں گے۔ یہ الفات سورۂ نازعات اور والشمس میں ہیں۔ خواہ واوی الاصل[1] ہوں۔ جیسے دَحٰهَا- طَحٰهَا- تَلٰهَا- ضُحٰهَا- یا یائی ہوں۔ جیسے بَنٰهَا- سَوّٰىهَا-

لیکن یہ یاد رہے کہ جو الفات ذوات الہاء ہونے کے ساتھ ذوات الراء بھی ہوں گے۔ جیسے ذِكْرٰىهَا تو اس میں صرف تقلیل ہوگی۔ جیسا کہ غیر رؤس الآیات میں' ذوات الراء میں صرف تقلیل کرتے ہیں۔ جیسا کہ ناظم نے فرمایا ہے۔ وَذُو الرَّاءِ وَرْشٌ بَيْنَ بَيْنَ ۔معلوم ہوا کہ جمیع ماتقدم سے استثناء نہیں بلکہ غیر ذوات الراء رؤس آیات سے ہے۔

﴿تنبیہ﴾ یائی اور بدل جمع ہونے کی صورت میں ورش کے لئے چار وجہیں صحیح ہیں جیسے اٰتٰـهُ اللّٰهُ' وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى۔ وہ چار وجوہ حسب ذیل ہیں:

---

[1] شیخ سخاویؒ کی روایت یہ ہے کہ واوی الاصل میں صرف فتحہ ہوگا۔ مگر یہ طریق شاطبی میں نہیں۔ ابو شامہؒ۔

(۱) بدل میں قصر' یائی میں فتحہ۔

(۲) بدل میں توسط' یائی میں تقلیل۔

(۳) بدل میں طول یائی میں فتحہ۔

(۴) بدل میں طول یائی میں تقلیل۔

اور بدل کے قصر کے ساتھ یائی میں تقلیل اور توسط کے ساتھ فتحہ' یہ دونوں وجہیں صحیح نہیں ہیں۔

(۳۱۶) وَكَيْفَ اَتَتْ فَعْلٰى وَاٰخِرُ اٰيٍ مَا

تَقَدَّمَ لِلْبَصْرِيْ سِوٰى رَاهُمَا اعْتَلَا

مَا	وَاٰخِرُاٰيٍ	فَعْلٰى	اَتَتْ	وَكَيْفَ
جو	اور آیات کا آخر	فَعْلٰى	آئے	اور جس طرح
اِعْتَلَا	رَاهُمَا	سِوٰى	لِلْبَصْرِيْ	تَقَدَّمَ
عالی ہوگئی	ان دونوں کے راء	سوائے	بصری کیلئے	گزر چکیں

یعنی لفظ فُعْلٰى کے الفات تانیث کو بصری تقلیل کے ساتھ پڑھیں گے' یہ لفظ فُعْلٰى بالفتح یا بالکسر یا بالضم جس طرح بھی ہو۔ البتہ شرط یہ ہے کہ ذوات الراء میں سے نہ ہو' جیسے نَجْوٰى - رُؤْيَا - سِيْمَا اسی طرح اس وزن کے ملحقات میں۔ جیسے مُوْسٰى' يَحْيٰى' عِيْسٰى۔

فُعْلٰى بضم الفاء کے وزن پر قرآن میں بیس کلمات ہیں:

مُوْسٰى - اُنْثٰى - دُنْيَا - قُرْبٰى - وُسْطٰى - قُصْوٰى - عُزّٰى - وُثْقٰى - حُسْنٰى - اُوْلٰى - عُقْبٰى - سُفْلٰى - عُلْيَا - رُؤْيَا - طُوْبٰى - مُثْلٰى - سُوْاٰى - زُلْفٰى - سُقْيٰى - رُجْعٰى -

اور فَعْلٰى بفتح الفاء کے وزن پر گیارہ کلمات ہیں۔

سَلْوٰى - مَوْتٰى - تَقْوٰى - قَتْلٰى - مَرْضٰى - نَجْوٰى - دَعْوٰى - شَتّٰى - صَرْعٰى - طَغْوٰى - يَحْيٰى

اور فِعْلٰى بکسر الفاء کے وزن پر چار کلمے ہیں۔

سِيْمَا - اِحْدٰى - ضِيْزٰى - عِيْسٰى۔

﴿نوٹ﴾ قولہ تعالیٰ کِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ میں لفظ کِلْتَا کا الف مختلف فیہ ہے بعض تثنیہ کے لئے اور بعض تانیث کا قرار دیتے ہیں۔ وقف کے وقت اول الذکر حضرات کے قول پر صرف فتحہ ہوگا۔ اور قول ثانی پر حمزہ، کسائی کے لئے امالہ ہوگا، بصری کے لئے تقلیل اور ورش کے لئے بالخلف تقلیل ہوگی۔ نشر میں علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا دونوں قول جید ہیں لیکن میرا میلان فتح کی طرف ہے۔

﴿قولہ﴾ وَاٰخِرُ اَیْ مَا تَقَدَّمَ: یعنی مذکورہ بالا گیارہ سورتوں کے فواصل کے الفات میں بھی بصری کے لئے تقلیل ہوگی۔ خواہ ذوات الہاء ہوں، ذوات الواؤ ہوں، یا ذوات الیاء البتہ ذوات الراء مستثنیٰ ہیں کیونکہ جیسا کہ گزر چکا ان میں بصری کے لئے امالہ ہے۔

﴿قولہ﴾ سِوٰی رَاهُمَا اعْتَلٰی، یعنی وزن فُعْلٰی اور رؤس الآیات (دونوں) کے ذوات الراء کے علاوہ میں تقلیل عالی ہوئی ہے۔ یعنی ذوالراء میں امالہ ہوگا۔ جیسے ذِکْرٰی وَمَا کُنَّا ظٰلِمِیْنَ۔ مَاٰرِبُ اُخْرٰی۔ مَاتَحْتَ الثَّرٰی۔ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی۔

﴿قولہ﴾ اِعْتَلٰی میں ضمیر راء کی طرف راجع ہے، یعنی اِعْتَلٰی فِی الْاِمَالَۃِ۔ یا تقلیل کی طرف راجع ہے۔

﴿نوٹ﴾ یَصْلٰی اور لا یَصْلٰهَا۔ میں ورش کے لئے فتحہ راجح ہے کیونکہ لام مغلظ ہوگا۔ جیسا کہ باب اللامات میں انشاء اللہ عنقریب آرہا ہے۔

(۳۱۷) وَیَا وَیْلَتٰی اَنّٰی وَیَا حَسْرَتٰی طَوَوْا
وَعَنْ غَیْرِہٖ قِسْهَا وَیَا اَسَفٰی الْعُلَا

طَوَوْا	وَیَا حَسْرَتٰی	اَنّٰی	وَیَا وَیْلَتٰی
انہوں نے لپیٹا	اور یَا حَسْرَتٰی	اَنّٰی	اور یَا وَیْلَتٰی

اَلْعُلَا	وَیَا اَسَفٰی	قِسْهَا	غَیْرِہٖ	وَعَنْ
عالیشان	اور یَا اَسَفٰی	ان کو قیاس کر	اس کے علاوہ	اور سے

یعنی دوری بصری سے چار الفاظ میں تقلیل مروی ہے وہ یہ ہیں۔ اَنّٰی استفہامیہ، یٰوَیْلَتٰی۔ یٰحَسْرَتٰی۔ یٰاَسَفٰی۔

اور دوری بصری کے علاوہ دیگر قراء کے لئے ان چاروں کلمات کو ان قراء کے اصول کے مطابق پڑھو۔ یعنی حمزہ، کسائی کے لئے امالہ ہوگا۔ کیونکہ ذوات الیاء ہیں۔ اور ورش کے لئے تقلیل و فتحہ دونوں بالخُلف ہیں۔ اور باقی حضرات کے لئے صرف فتحہ ہے۔

﴿قولہ﴾ طَـوَوْا: یعنی دوری بصری کے اصحاب طرق نے ان کلمات کو لپیٹا ہے مراد یہ ہے کہ وہ اس روایت کے ذمہ دار ہوئے ہیں۔

(۳۱۸) وَكَيْفَ الثُّلَاثِـي غَيْـرَ زَاغَـتْ بِـمَـاضِـي
أَمِلْ خَـابَ خَـافُوْا طَـابَ ضَـاقَـتْ فَتُجْمِلَا

وَكَيْفَ	اَلثُّلَاثِي	غَيْرَ زَاغَتْ	بِمَاضِي
اور جیسے	ثلاثی	زَاغَتْ کے علاوہ	ماضی میں

أَمِلْ	خَابَ	خَافُوْا	طَابَ	ضَاقَتْ	فَتُجْمِلَا
امالہ کر	خَابَ	خَافُوْا	طَابَ	ضَاقَتْ	تا کہ تو عمدگی سے کام کرنے والا بن جائے

فرماتے ہیں کہ دس افعال کے ماضی ثلاثی مجرد کے صیغوں کے عین کلمہ میں الف ہے اس الف کو امام حمزہ امالہ سے پڑھتے ہیں۔

دس افعال یہ ہیں: خَابَ — خَافَ — طَابَ — ضَاقَ — حَاقَ — زَاغَ — جَآءَ — شَآءَ — زَادَ — رَانَ

یہ خواہ کہیں بھی ہوں اور ماضی معلوم کا کوئی سا بھی صیغہ ہو ان کے وسط میں آنے والے الف میں امالہ ہوگا، مگر اس سے کلمہ زَاغَتْ مستثنٰی ہے جو سورۂ احزاب اور سورۂ ص میں ہے۔

فعل کی قید سے ضَآئِقٌ جیسے کلمات نکل گئے، ماضی کہنے سے لفظ یَخَافُوْنَ وغیرہ خارج ہوئے ثلاثی مجرد سے غیر ثلاثی مجرد خارج ہو گئے۔ مثلاً اَزَاغَ، فَاَجَآءَهَا۔

ترجمہ: ''اور آنے والے افعال ماضی، ثلاثی مجرد معتلۃ العین (علاوہ زَاغَـتْ) کے الفات میں خواہ کوئی بھی صیغہ ہو امالہ کرو۔'' وہ صیغے یہ ہیں: خَابَ — خَافُوْا — طَابَ — ضَاقَتْ — سو تم صاحب جمال ہو جاؤ گے۔

باقی الفاظ آگے آتے ہیں۔

(۳۱۹) وَحَــاقَ وَزَاغُـوْ جَـآءَ شَــآءَ وَزَادَ فُـزْ
ف
وَجَــاءَ ابْــنُ ذَكْــوَانٍ وَفِــىْ شَــآءَ مَيَّلَا

وَحَاقَ	وَزَاغُوْ	جَآءَ	شَآءَ	وَزَادَ	فُزْ
اور حَاقَ	اور زَاغُوْ	جَآءَ	شَآءَ	اور زَادَ	کامیاب ہو

وَجَاءَ	اِبْنُ ذَكْوَانٍ	وَفِيْ	شَآءَ	مَيَّلَا
اور جَآءَ	ابن ذکوان	اور میں	شَآءَ	امالہ کیا

یعنی حَــاقَ، زَاغُــوْا، جَــآءَ، شَــآءَ اور زَادَ کے الفات میں امام حمزہ کے لئے امالہ کر کے تو کامیابی حاصل کر۔ لفظ جَآءَ اور شَآءَ میں ابن ذکوان نے بھی امالہ کیا ہے۔

یہاں تک کل نو الفاظ ہو گئے ہیں اور دسواں لفظ اگلے شعر میں آتا ہے۔

(۳۲۰) فَــزَادَهُــمُ الْاُوْلَــى وَفِــى الْـغَـيْـرِ خُـلْـفُـهُ
وَقُــلْ صُــحْـبَـةٌ بَـلْ رَانَ وَاصْـحَــبْ مُـعَـدَّلَا
صحبة

فَزَادَهُمُ	اَلْاُوْلٰى	وَفِيْ	اَلْغَيْرِ	خُلْفُهٗ
فَزَادَهُمُ	پہلا	اور میں	علاوہ	اس کا اختلاف

وَقُلْ	صُحْبَةٌ	بَلْ رَانَ	وَاصْحَبْ	مُعَدَّلَا
اور کہہ تو	ساتھی	بَلْ رَانَ	اور صحبت اختیار کر	عادل ٹھہرایا گیا

یعنی ابن ذکوان کے لئے تیسرا لفظ زَادَ کا الف بھی ممال ہے، جس میں تفصیل یہ ہے کہ قرآن میں سب سے پہلی مرتبہ آنے والے لفظ زَادَ میں بہر حال امالہ کرتے ہیں یعنی فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا میں، اور باقی قرآن میں جہاں لفظ زَادَ ہو ابن ذکوان کے لئے وہاں بالخلف امالہ ہوگا، یعنی فتحہ و امالہ دونوں صحیح ہوں گے۔

﴿قولہ﴾ وَقُلْ صُحْبَةٌ الخ یعنی کہو کہ مرموزین صحبہ نے بَلْ رَانَ (دسواں لفظ) کے الف میں امالہ کیا ہے۔ یعنی

لفظ رَانَ کے امالہ میں امام حمزہ کے ساتھ کسائی اور شعبہ بھی شامل ہو گئے۔ وَاصْحَبْ مُعَدَّلًا یعنی ہمیشہ معتدل اخلاق کے ساتھ دوستی کرو۔

(۳۲۱) وَفِیْ اَلِفَاتٍ قَبْلَ رَا طَرَفٍ اَتَتْ
بِكَسْرٍ اَمِلْ تُدْعٰی حَمِیْدًا وَ تُقْبَلَا

وَفِیْ	اَلِفَاتٍ	قَبْلَ	را طَرَفٍ	اَتَتْ
اور میں	الفات	پہلے	راء متطرفہ	آئے

بِكَسْرٍ	اَمِلْ	تُدْعٰی	حَمِیْدًا	وَ تُقْبَلَا
کسرہ کے ساتھ	امالہ کر	پکارا جائے گا	قابل تعریف	اور تو مقبول ہو جائے گا

(۳۲۲) كَاَبْصَارِهِمْ وَالدَّارِ ثُمَّ الْحِمَارِ مَعْ
حِمَارِكَ وَالْكُفَّارِ وَاقْتَسْ لِتَنْضُلَا

كَاَبْصَارِهِمْ	وَالدَّارِ	ثُمَّ	الْحِمَارِ	مَعْ
جیسے اَبْصَارِهِمْ	اور الدَّارِ	پھر	الْحِمَارِ	ساتھ

حِمَارِكَ	وَالْكُفَّارِ	وَاقْتَسْ	لِتَنْضُلَا
حِمَارِكَ	اور الْكُفَّارِ	اور تو قیاس کر	تاکہ تو غالب ہو جائے

یعنی ان الفات میں جو راء مکسورہ متطرفہ سے پہلے آئیں دوری کسائی اور بصری کے لئے امالہ کر اس طرح تو قابل تعریف اور مقبول ہو کر پکارا جائے گا۔

جیسے اَلدَّارِ - اَلْغَارِ - اَلْقَهَّارِ - اَلْغَفَّارِ - اَلنَّهَارِ - اَلدِّیَارِ - اَلْكُفَّارِ - اَلْاِبْكَارِ - بِقِنْطَارٍ - اَنْصَارٍ - اَوْبَارِهَا - وَاَشْعَارِهَا - دِیَارِكُمْ - اَلْحِمَارِ - حِمَارِكَ - اٰثَارِهِمْ - اَبْصَارِهِمْ - اَبْصَارِهِنَّ -

﴿قولہ﴾ وَاقْتَسْ لِتَنْضُلَا: یعنی تو قیاس کرتا کہ غالب و بلند رہے۔

البتہ اس اصول سے سات کلمات خارج ہیں آگے ان کا ذکر ہوتا ہے۔

﴿تنبیہ﴾ لَاتُمَارِ (سورۂ کہف) میں کسی کے نزدیک بھی امالہ نہیں کیونکہ اصل میں لَا تُمَارِیْ تھا۔ حالت جزم کی وجہ سے یاء حذف ہوئی۔ اس طرح حرف راء متطرفہ مکسورہ نہ ہوئی۔ بلکہ متوسطہ ہوئی۔ حالانکہ راء کا متطرفہ ہونا امالہ کے لئے شرط ہے۔

(۳۲۳) وَمَعْ كَافِرِيْنَ الْكَافِرِيْنَ بِيَائِهٖ

وَهَارٍ رَوٰى مُرْوٍ بِخُلْفٍ صَدٍ حَلَا

ح　ص　م　ر

بِيَائِهٖ	اَلْكَافِرِيْنَ	كَافِرِيْنَ	وَمَعْ
اپنی یاء کے ساتھ	اَلْكَافِرِيْنَ	كَافِرِيْنَ	اور ساتھ

حَلَا	صَدٍ	بِخُلْفٍ	مُرْوٍ	رَوٰى	وَهَارٍ
شیریں ہو گیا	پیاسا	اختلاف کیساتھ	سیراب کرنے والا	روایت کیا	اور هَارٍ

یعنی بصری اور دوری کسائی نے اَلْكٰفِرِيْنَ میں مع لفظ كٰفِرِيْنَ کے امالہ کیا ہے۔ بشرطیکہ یہ دونوں لفظ یاء کے ساتھ ہوں (نہ کہ كٰفِرُوْنَ میں) کیونکہ اس میں راء مکسورہ نہیں ہے جو کہ امالہ کے لئے شرط ہے۔

دو لفظ اَلْكٰفِرِيْنَ اور كٰفِرِيْنَ کہہ کر اشارہ ہے کہ یہ لفظ بہر حال ممال ہوگا خواہ معرف باللام ہو یا نہ ہو۔

﴿قولہ﴾ وَهَارٍ رَوٰى الخ لفظی ترجمہ: اور هَارٍ میں امالہ روایت کیا ہے۔ ایک ایسے عالم نے جو دوسروں کو علم سے سیراب کرنے والا ہے۔ اور خود بھی علم کا تشنہ ہے اور شیریں اخلاق ہے۔

مطلب یہ ہے کہ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ (سورۂ توبہ) میں هَارٍ کے الف کو کسائی، ابن ذکوان، شعبہ، قالون (جن کا ذکر اگلے شعر میں آتا ہے) اور بصری نے امالہ سے پڑھا ہے اور ابن ذکوان کے لئے خُلف ہے، ان کے لئے دوسری وجہ مثل باقی حضرات کے لئے فتحہ ہے۔

﴿تحقیق﴾

هَارٍ - هَارَ - يَهُوْرُ یا هَارَ - يَهِيْرُ سے لیا گیا ہے۔ اس لئے هَارٍ اصل میں هَاوِرٌ یا هَايِرٌ تھا۔ قلب مکانی

کرتے ہوئے عین کلمہ کو لام کلمہ کی اور لام کلمہ کو عین کی جگہ رکھا گیا تو ھَارِوٌ یا ھَارِیٌ ہوا۔ پھر بقاعدہ قَاضٍ اور دَاعٍ آخر سے حرف علت حذف ہوگیا۔

(۳۲۴) بَـدَارِ وَجَبَّـارِيْـنَ وَالْـجَـارِ تَـمَّـمُـوْا
ب ت
وَ وَرْشٌ جَـمِـيْـعَ الْـبَـابِ كَـانَ مُـقَـلِّلَا

بَدَارِ	وَجَبَّارِيْنَ	وَالْجَارِ	تَمَّمُوْا
جلدی کر	اور جَبَّارِيْنَ	اور اَلْجَارِ	انہوں نے کامل کردیا

وَوَرْشٌ	جَمِيْعَ	اَلْبَابِ	كَانَ	مُقَلِّلَا
اور ورش	تمام	باب	ہے	تقلیل والا

بَـدَارِ قالون کے لئے رمز ہے۔ یعنی لفظ ھَـارٍ میں امالہ کرنے والوں میں وہ بھی ہیں' یہ لفظ اسم فعل بمعنی امر ہے' یعنی بَادِرْ جیسے نَزَالِ بمعنی اِنْزِلْ۔

لفظ جَبَّـارِيْنَ (مائدہ وشعراء) اور لفظ اَلْـجَـارِ (نساء وشعراء) میں دوری کسائی نے امالہ کیا ہے اور اس طرح ناقلین نے الف ماقبل راء متطرفہ مکسورہ کے باب کو مکمل کرلیا ہے اور ورش اس تمام باب میں یعنی وَفِـيْ اَلِـفَـاتٍ قَبْلَ رَا طَـرَفٍ سے یہاں تک تمام الفاظ میں تقلیل کرتے ہیں۔

(۳۲۵) وَهٰـذَانِ عَـنْـهُ بِـاخْـتِلَافٍ وَمَـعْـهُ فِـيْ الْ
بَـوَارِ وَفِـيْ الْـقَـهَّـارِ حَـمْـزَةُ قَـلَّـلَا

وَهٰذَانِ	عَنْهُ	بِاخْتِلَافٍ	وَمَعْهُ	فِيْ
اور یہ دونوں	اس سے	اختلاف کے ساتھ	اور اس کے ساتھ	میں

اَلْبَوَارِ	وَفِيْ	اَلْقَهَّارِ	حَمْزَةُ	قَلَّلَا
اَلْبَوَارِ	اور میں	اَلْقَهَّارِ	حمزہ	تقلیل کی

یعنی جَبَّارِیْنَ اور اَلْجَارِ میں ورش کی تقلیل بالخلف ہے اور فقط اَلْبَوَارِ اور اَلْقَهَّارِ میں امام حمزہ نے ورش کی موافقت کرتے ہوئے تقلیل کی ہے۔

(۳۲۶) وَاِضْجَاعُ ذِیْ رَائَیْنِ حَجَّ رُوَاتُهُ

ح　ر

كَالْاَبْرَارِ وَالتَّقْلِیْلُ جَادَلَ فَیْصَلَا

ج　ف

وَاِضْجَاعُ	ذِیْ رَائَیْنِ	حَجَّ	رُوَاتُهُ
اور امالہ کبریٰ	دو راؤں والا	غالب آ گیا	اس کے نقل کرنے والے
كَالْاَبْرَارِ	وَالتَّقْلِیْلُ	جَادَلَ	فَیْصَلَا
جیسے اَلْاَبْرَارِ	اور تقلیل	جھگڑا کیا	جدا کرنے والا

اِضْجَاعُ بمعنی امالہ حَجَّ رُوَاتُهُ میں رمز ہے یعنی غلبوا فی الحجة مطلب یہ ہے کہ مذکورہ باب میں اگر راء مکرر ہو یعنی الف دو راؤں کے درمیان میں واقع ہو پہلی راء مفتوح اور دوسری مجرور ہو۔ اس میں بصری اور کسائی نے امالہ کیا ہے۔ اور ورش و حمزہ نے تقلیل کی ہے۔

راء مکرر والے الفاظ کل تین ہیں۔ اَلْاَبْرَارِ (مجرور) مِنْ قَرَارٍ - ذَاتَ قَرَارٍ - دَارُ الْقَرَارِ - مِنَ الْاَشْرَارِ۔

فَیْصَلَا: حال ہے ضمیر جَادَلَ سے یعنی جادل التقلیل فیصلا۔

(۳۲۷) وَاِضْجَاعُ اَنْصَارِیْ تَمِیْمٌ وَسَارِعُوْا

ت

نُسَارِعُ وَالْبَارِیْ وَبَارِئِكُمْ تَلَا

ت

وَاِضْجَاعُ	اَنْصَارِیْ	تَمِیْمٌ	وَسَارِعُوْا
اور امالہ کبریٰ	اَنْصَارِیْ	تمیم	اور سَارِعُوْا

نُسَارِعُ	وَالْبَارِئ	وَبَارِئِكُمْ	تَلاَ
نُسَارِعُ	اور اَلْبَارِئ	اور بَارِئِكُمْ	پڑھا

یعنی صرف دوری کسائی نے لفظ اَنْصَارِیْ (آل عمران وصف) اور سَارِعُوْا (آل عمران) اور نُسَارِعُ لَهُمْ (مؤمنون) اور اَلْبَارِئُ (حشر) میں اور بَارِئِكُمْ (بقرہ میں دوجگہ) میں امالہ کیا ہے۔

تَمِيْمٌ اور تَلاَ: دونوں لفظوں میں رمز ہے تَمِيْمٌ سے اشارہ ہے کہ یہ امالہ قبیلہ تمیم کی لغت ہے اور تمیم بمعنی کامل بھی ہو سکتا ہے یعنی امالہ کبریٰ کی طرف اشارہ ہے۔ اور تَلاَ بمعنی قَرَأَ۔

(۳۲۸) وَآذَانِهِمْ طُغْيَانِهِمْ وَيُسَارِعُوْ
نَ آذَانِنَا عَنْهُ الْجَوَارِيْ تَمَثَّلاَ

وَآذَانِهِمْ	طُغْيَانِهِمْ	وَيُسَارِعُوْنَ
اور آذَانِهِمْ	طُغْيَانِهِمْ	اور يُسَارِعُوْنَ

آذَانِنَا	عَنْهُ	اَلْجَوَارِیْ	تَمَثَّلاَ
آذَانِنَا	اس سے	اَلْجَوَارِیْ	متعین ہوا

یعنی آذَانِهِمْ - طُغْيَانِهِمْ - يُسَارِعُوْنَ - آذَانِنَا اور اَلْجَوَارِ میں بھی انہیں دوری کسائی سے یہ امالہ متعین ہوا ہے۔

مطلب یہ کہ وہ تمام الفاظ جو مذکورہ دو شعروں میں آئے ہیں دوری کسائی کے لئے مخصوص ہیں۔ لفظ آذَانِهِمْ قرآن میں سات جگہ بقرہ انعام اسراء کہف (دوجگہ) اور حم سجدہ اور نوح میں آتا ہے۔ طُغْيَانِهِمْ بقرہ انعام اعراف یونس اور مومنون میں ہے۔

يُسَارِعُوْنَ آل عمران میں دوجگہ مائدہ میں تین جگہ اور انبیاء و مومنون میں ہے۔ آذَانِنَا صرف حم سجدہ میں ہے۔

اَلْجَوَارِ شوریٰ رحمٰن اور تکویر تین سورتوں میں ہے۔

(۳۲۹) یُوَارِیْ اُوَارِیْ فِیْ الْعُقُوْدِ بِخُلْفِهٖ

ضِعَافًا وَحَرْفَا النَّمْلِ اٰتِیْكَ قُوِّلَا

یُوَارِیْ	اُوَارِیْ	فِیْ	اَلْعُقُوْدِ	بِخُلْفِهٖ
یُوَارِیْ	اُوَارِیْ	میں	اَلْعُقُوْدِ	اپنے اختلاف کے ساتھ

ضِعَافًا	وَحَرْفَا النَّمْلِ	اٰتِیْكَ	قُوِّلَا
ضِعَافًا	اور النمل کے دونوں لفظ	اٰتِیْكَ	منسوب کیا گیا

یعنی یُوَارِیْ اور فَاُوَارِیْ سورۂ مائدہ میں دوری کسائی سے امالہ بالخلف ہے۔

ناظم نے لفظ یُوَارِیْ سَوْاٰتِكُمْ (اعراف) ذکر نہیں فرمایا۔ وہ بھی اسی حکم میں داخل ہے۔

﴿تنبیہ﴾ ناظم کے طریق میں ایسے ہی نظم کی اصل تیسیر میں ان لفظوں میں کسی کے لئے بھی امالہ نہیں ہے' چنانچہ علامہ جزری نے اس پر نشر میں تنبیہ فرمائی ہے۔

﴿قولہ﴾ ضِعَافًا الخ یعنی خلاد نے (بالخلف جیسا کہ اگلے شعر میں آتا ہے) لفظ ضِعَافًا (نساء) اور اٰتِیْكَ (نمل میں دو جگہ) میں امالہ کیا ہے۔ اور خلف کے لئے (جیسا کہ آرہا ہے) بلاخلف امالہ ہے۔

﴿قولہ﴾ قُوِّلَا یعنی دونوں لفظ امالہ کے ساتھ کہے گئے ہیں۔

(۳۳۰) بِخُلْفٍ ضَمَمْنَاهُ مَشَارِبُ لَامِعٌ

وَاٰنِیَةٍ فِیْ هَلْ اَتَاكَ لِاَعْدَلَا

بِخُلْفٍ	ضَمَمْنَاهُ	مَشَارِبُ	لَامِعٌ
اختلاف کے ساتھ	ہم نے اسے ملا دیا	مَشَارِبُ	چمکدار

وَاٰنِیَةٍ	فِیْ	هَلْ اَتَاكَ	لِاَعْدَلَا
اور اٰنِیَةٍ	میں	هَلْ اَتَاكَ	باانصاف کیلئے

بِخُلْفٍ ضَمَّمْنَاهُ کا تعلق گذشتہ شعر سے ہے یعنی مَشَارِبُ (یٰسین) اور اٰنِیَةٍ (غاشیہ) میں صرف ہشام کے لئے امالہ ہے۔ آگے مزید لفظوں کا ذکر آتا ہے۔

(۳۳۱) وَفِي الْكَافِرُوْنَ عَابِدُوْنَ وَعَابِدٌ

وَخُلْفُهُمْ فِي النَّاسِ فِي الْجَرِّ حُصِّلَا
ح

وَفِي	اَلْكَافِرُوْنَ	عَابِدُوْنَ	وَعَابِدٌ
اور میں	الکافرون	عَابِدُوْنَ	اور عَابِدٌ

وَخُلْفُهُمْ	فِي	اَلنَّاسِ	فِي	اَلْجَرِّ	حُصِّلَا
اوران کا اختلاف	میں	اَلنَّاسِ	میں	جر	حاصل کیا گیا

یعنی سورہ کافرون میں وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ دوجگہ اور وَلَا اَنَا عَابِدٌ میں بھی ہشام نے امالہ کیا ہے۔

﴿قولہ﴾ وَخُلْفُهُمْ فِي النَّاسِ الخ یعنی ابوعمرو بصری سے لفظ اَلنَّاسِ مجرور میں بالخلف امالہ ہے۔

﴿تنبیہ﴾ اس خُلف سے اختلاف مرتب مراد ہے یعنی دوری بصری کے لئے امالہ اور سوسی کے لئے فتحہ۔

(۳۳۲) حِمَارِكَ وَالْمِحْرَابِ اِكْرَاهِهِنَّ وَالْ

حِمَارِ وَفِي الْاِكْرَامِ عِمْرَانَ مُثِّلَا
م

حِمَارِكَ	وَالْمِحْرَابِ	اِكْرَاهِهِنَّ	وَالْحِمَارِ
حِمَارِكَ	اور اَلْمِحْرَابِ	اِكْرَاهِهِنَّ	اور اَلْحِمَارِ

وَفِي	اَلْاِكْرَامِ	عِمْرَانَ	مُثِّلَا
اور میں	اَلْاِكْرَامِ	عِمْرَانَ	معین کیا گیا

یعنی ابن ذکوان نے اس شعر کے مذکورہ تمام الفاظ میں بالخلف امالہ کیا ہے۔ حِمَارِكَ بقرہ میں كَمَثَلِ الْحِمَارِ

سورۂ جمعہ میں زَکَرِیَّا الْمِحْرَابَ آل عمران میں اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ص میں مِنْ بَعْدِ اِکْرَاهِهِنَّ نور میں الْاِکْرَامِ دوجگہ رحمٰن میں اٰلِ عِمْرٰنَ اور اِمْرَأَتُ عِمْرٰنَ آل عمران میں۔

مُثِّلَا: یعنی یہ امالہ صرف ابن ذکوان ہی کے لئے معین ہے۔

(۳۳۳) وَکُلٌّ بِخُلْفٍ لِابْنِ ذَکْوَانَ غَیْرَ مَا

یُجَرُّ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاعْلَمْ لِتَعْمَلَا

مَا	غَیْرَ	لِابْنِ ذَکْوَانَ	بِخُلْفٍ	وَکُلٌّ
جو	سوائے	ابن ذکوان کے لئے	اختلاف کے ساتھ	اور تمام
لِتَعْمَلَا	فَاعْلَمْ	الْمِحْرَابِ	مِنْ	یُجَرُّ
تا کہ تو عمل کرے	پس تو جان لے	الْمِحْرَابِ	سے	جر دیا جاتا ہے

یعنی تمام مذکورہ الفاظ میں ابن ذکوان کے لئے بالخُلف امالہ ہے۔البتہ اَلْمِحْرَابِ مجرور میں خُلف نہیں۔فقط امالہ ہے

یہاں تک اصول امالہ و تقلیل اور امالہ و تقلیل کرنے والوں کا بیان ختم ہو گیا۔آگے چند مفید مسائل ہیں:

(۳۳۴) وَلَا یَمْنَعُ الْاِسْکَانُ فِی الْوَقْفِ عَارِضًا

اِمَالَةَ مَا لِلْکَسْرِ فِی الْوَصْلِ مُیِّلَا

عَارِضًا	الْوَقْفِ	فِیْ	الْاِسْکَانُ	یَمْنَعُ	وَلَا
عارضی	وقف	میں	اسکان	منع کرتا	اور نہیں
مُیِّلَا	الْوَصْلِ	فِیْ	لِلْکَسْرِ	مَا	اِمَالَةَ
امالہ کیا گیا	وصل	میں	کسرہ کی وجہ سے	جو	امالہ

یعنی جن الفاظ میں بحالت وصل مابعد الف کے کسرہ کی وجہ سے امالہ ہوا ہو۔جیسے اَلْاَبْرَارِ ان الفاظ پر اگر وقف کیا جائے اور وقف کی وجہ سے مابعد الف ساکن ہو جائے تو یہ اسکان امالہ میں مانع نہیں ہوگا کیونکہ وقف کی وجہ سے یہ اسکان عارضی ہے۔

ترجمہ: ''اسکان وقف میں دراں حالیکہ وہ عارضی ہوتا ہے ان الفات کے امالہ میں مانع نہیں جن میں کسرہ کی وجہ سے بحالت وصل امالہ کیا گیا تھا۔''

(۳۳۵) وَقَبْلَ سُكُوْنٍ قِفْ بِمَا فِي اُصُوْلِهِمْ
وَذُوا الرَّاءِ فِيْهِ الْخُلْفُ فِي الْوَصْلِ يُجْتَلَا

وَقَبْلَ	سُكُوْنٍ	قِفْ	بِمَا	فِيْ	اُصُوْلِهِمْ
اور پہلے	سکون	وقف کر	اس کے مطابق	میں	ان کے قواعد

وَذُوا الرَّاءِ	فِيْهِ	اَلْخُلْفُ	فِيْ	اَلْوَصْلِ	يُجْتَلَا
اور راء والا	اس میں	اختلاف	میں	وصل	دیکھا جاتا ہے

یعنی اگر الف ممالہ کے بعد کوئی ساکن آئے اور ساکن کی وجہ سے یہ الف ممالہ ساقط ہو جائے تو امالہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ محل امالہ الف ہی باقی نہیں ہے۔ البتہ اگر اس ساکن کو جو دوسرے کلمہ میں ہے نہ پڑھا جائے بلکہ اس سے پہلے ہی وقف کر دیا جائے۔ تو الف لوٹ آئے گا اور اس میں امالہ ہوگا۔ یعنی اصول قراء کے مطابق امالہ کرنے والوں کے لئے امالہ، فتح پڑھنے والوں کے لیے فتحہ اور تقلیل والوں کے لئے تقلیل ہوگی۔ البتہ اس قسم کی صورت اگر ذوات الراء میں ہو تو سوسی کے لئے وصل میں بالخلف امالہ ہے۔ آگے مثالیں بیان کرتے ہیں۔

(۳۳۶) كَمُوْسَى الْهُدٰى عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ وَالْقُرَى الْ
لَّتِيْ مَعَ ذِكْرَى الدَّارِ فَافْهَمْ مُحَصَّلَا

كَمُوْسَى الْهُدٰى	عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ	وَالْقُرَى
جیسے مُوْسَى الْهُدٰى	عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ	اور اَلْقُرَى

اَلَّتِيْ	مَعَ	ذِكْرَى الدَّارِ	فَافْهَمْ	مُحَصَّلَا
اَلَّتِيْ	ساتھ	ذِكْرَى الدَّارِ	پس تو سمجھ لے	حاصل کیا ہوا

یعنی مثال کے طور پر وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى میں مُوْسٰى کا الف حمزہ کسائی کے لئے ممال ہے اور بصری و ورش کے نزدیک بین بین ہے۔ اور باقیوں کے لئے اس میں فتحہ ہے۔ ایسے ہی عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ۔ لہٰذا مُوْسٰى و عِيْسٰى پر وقف میں امالہ یا تقلیل ہوگی وصل میں نہ ہوگی۔ یہ دونوں غیر ذوات الراء کی مثالیں ہیں۔

اَلْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا (سبامیں) ذِكْرَى الدَّارِ (ص میں) اگر اَلْقُرٰى اور ذِكْرٰى پر وقف کیا جائے تو بصری حمزہ اور کسائی کے لئے الف میں امالہ اور ورش کے لئے تقلیل ہوگی۔ وصل میں امالہ یا تقلیل کچھ نہیں ہوگی۔ البتہ سوسی کیلئے وصل میں خُلف ہے یعنی فتحہ و امالہ دونوں صحیح ہیں۔ اس پر دوسرے کلمات مثلاً نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً۔ وَسَيَرَى اللّٰهُ۔ النَّصٰرَى الْمَسِيْحَ وغیرہ کو قیاس کر لینا چاہیے۔

﴿تنبیہ﴾ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانَ اس باب میں داخل نہیں کیونکہ حالت جزمی کی وجہ سے محل امالہ (الف) محذوف ہے۔

(۳۳۷) وَقَدْ فَخَّمُوا التَّنْوِيْنَ وَقْفًا وَرَقَّقُوْا

وَتَفْخِيْمُهُمْ فِي النَّصْبِ اَجْمَعُ اَشْمُلَا

وَرَقَّقُوْا	وَقْفًا	اَلتَّنْوِيْنَ	فَخَّمُوْا	وَقَدْ
اور انہوں نے ترقیق سے پڑھا	وقفاً	تنوین	انہوں نے تفخیم سے پڑھا	اور تحقیق

اَشْمُلَا [1]	اَجْمَعُ	اَلنَّصْبِ	فِيْ	وَتَفْخِيْمُهُمْ
شامل کیا گیا	سب سے زیادہ جامع	نصب	میں	اور ان کی تفخیم

شعر سابق میں ساکن منفصل پر کلام تھا۔ اب ساکن متصل پر کلام کرتے ہیں۔

منون پر وقف کرنے میں ناظم ؒ نے تین مذاہب بیان کئے ہیں۔

(اول) یہ کہ منون پر مطلقاً تفخیم یعنی فتحہ کے ساتھ وقف کیا جائے خواہ مرفوع ہو یا منصوب ہو یا مجرور ہو۔ اسی مذہب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: وَقَدْ فَخَّمُوا التَّنْوِيْنَ وَقْفًا۔

(دوم) دوسرا مذہب یہ کہ منون پر مطلقاً ترقیق یعنی امالہ کے ساتھ وقف کیا جائے (یعنی جن حضرات کے یہاں امالہ ہوتا ہو)

[1] مختلف اشکال

اس مذہب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے وَرَقَّقُوْا۔

(سوم) تیسرا مذہب یہ ہے کہ منون منصوب میں فتحہ اور مرفوع و مجرور میں امالہ کیا جائے۔ اسی کو ناظم نے فرمایا وَتَفْخِيْمُهُمْ فِي النَّصْبِ اَجْمَعُ اَشْمُلَا لیکن قراء کے یہاں دوسرے قول پر عمل ہے۔

الف ممال کے بعد تنوین پندرہ کلمات میں آئی ہے۔ مُفْتَرًى، قُرًى، هُدًى، مُسَمًّى، سُوًى، سُدًى، فَتًى، ضُحًى، عَمًى، غُزًّى، اَذًى، مُصَفًّى، مَثْوًى، مُصَلًّى، مَوْلًى ان میں طُوًى، رِبًا اور بصری کی قراءت کے مطابق تَتْرًى کو بھی شامل کرلیا جائے تو اٹھارہ کلمات ہوئے۔

ملاعلی قاریؒ فرماتے ہیں کہ خاتمۃ القراء علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ نشر میں فرماتے ہیں کہ منون اور غیر منون میں کوئی فرق نہیں۔ یعنی شعر وَ قَبْلَ سُكُوْنٍ قِفْ بِمَا فِيْ اُصُوْلِهِمْ کافی تھا' تنوین میں مستقلاً کلام کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اس لئے علامہ شاطبیؒ نے وقف علی المنون پر جو اختلاف بیان فرمایا ہے علم قراءت سے اس کا کوئی تعلق نہیں اور نہ اس پر عمل ہے نہ یہ معتبر۔ یہ صرف اختلاف نحوی ہے۔ آگے مثالیں بیان کرتے ہیں۔

(۳۳۸) مُسَمًّى وَمَوْلًى رَفْعُهُ مَعْ جَرِّهِ

وَمَنْصُوْبُهُ غُزًّى وَتَتْرًا تَزَيَّلَا

مُسَمًّى	وَمَوْلًى	رَفْعُهُ	مَعْ	جَرِّهِ
مُسَمًّى	اور مَوْلًى	اس کا مرفوع	ساتھ	اس کا مجرور

وَمَنْصُوْبُهُ	غُزًّى	وَتَتْرًا	تَزَيَّلَا
اور اس کا منصوب	غُزًّى	اور تَتْرًا	ممتاز ہوگیا

یعنی مُسَمًّى اور مَوْلًى ہر ایک لفظ قرآن میں مرفوع و مجرور آیا ہے۔ مثلاً وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ۔ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ایسے ہی يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى اور اَوْ كَانُوْا غُزًّى آل عمران میں خبریت کی بناء پر منصوب ہے۔ اور وَاَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرًا میں لفظ تَتْرًا حالیت کی بناء پر منصوب ہے مگر یہ مثال صرف بصری کی قراءت پر مبنی ہے کیونکہ وہی اس کو منون پڑھتے ہیں۔ حمزہ' کسائی اور ورش چونکہ غیر منون پڑھتے ہیں لہٰذا ان کے یہاں وقف و وصل دونوں میں امالہ یا تقلیل ہوگی۔

﴿قولہ﴾ تَزَيَّلَا۔ یعنی تمیز المذکور من کل انواع التنوین الرفع والنصب والجر۔

بَابُ مَذْهَبِ الْكِسَائِيِّ فِي اِمَالَةِ هَآءِ التَّانِيْثِ فِي الْوَقْفِ (۴)

ھاءتانیث وہ ھاء جو اسم کے آخر میں بحالت وصل تاء ہوتی ہے۔ جیسے رَحْمَةٌ۔ نِعْمَةٌ اور وقف میں ھاء سے بدلی جاتی ہے۔ قراء سبعہ میں سے صرف کسائی اس میں امالہ کرتے ہیں۔ رسم الخط میں وہ بصورت تاء ہو یا بصورت ھاء۔ جیسا کہ مرسوم الخط کے باب میں معلوم ہوگا کہ کسائی مطلق تاءتانیث کو وقف میں ھاء پڑھتے ہیں' خواہ مجرورہ ہو یا مدورہ۔

(۳۳۹) وَفِيْ هَاءِ تَانِيْثِ الْوُقُوْفِ وَقَبْلَهَا
مُمَالُ الْكِسَائِيْ غَيْرَ عَشْرٍ لِيَعْدِلَا

وَقَبْلَهَا	اَلْوُقُوْفِ	هَاءِ تَانِيْثِ	وَفِيْ
اور اس سے پہلے	وقف	ھاءتانیث	اور میں

لِيَعْدِلَا	عَشْرٍ	غَيْرَ	اَلْكِسَائِيْ	مُمَالُ
تاکہ اعتدال رہے	دس	سوائے	الکسائی	امالہ

یعنی تاءتانیث جو وقف میں ھاء ہو جاتی ہے وہ اور اس کا ماقبل وقف میں کسائی کے لئے ممال ہیں۔ علاوہ دس حرفوں کے کہ وہ اگر ہاءتانیث کے ماقبل ہوں گے تو امالہ نہ ہوگا تاکہ یہ حروف فتح کے ساتھ اعتدال پر رہیں۔

(۳۴۰) وَيَجْمَعُهَا حَقٌّ ضِغَاطُ عَصٍ خَظًا
وَاَكْهَرُ بَعْدَ الْيَاءِ يَسْكُنُ مُيِّلَا

خَظًا	عَصٍ	ضِغَاطُ	حَقٌّ	وَيَجْمَعُهَا
موٹا	گنہگار	دبانا	حق	اور ان کو جمع کرتا ہے

مُيِّلَا	يَسْكُنُ	بَعْدَ الْيَاءِ	وَاَكْهَرُ
امالہ کیا گیا	ساکن ہو	یاء کے بعد	اور ترش رو

یعنی وہ دس حروف جن کے بعد ہاء تانیث میں امالہ نہیں ہوتا لفظ حَقٌّ ضِغَاطُ عَصٍ خَظَا میں جمع ہیں۔ان دس میں سات حروف مستعلیہ ہیں اور استعلاء کے لئے فتح موزوں ہے' نہ کہ امالہ' باقی تین یعنی الف' عین اور حاءٗ کے بعد اس وجہ سے امالہ نہیں ہوتا کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اس کے سکون کو کسرہ کی طرف مائل اس طرح کرنا کہ اس کا ماقبل یعنی فتحہ مائل نہ ہو۔ ناممکن ہے۔اور ماقبل کی حرکت میں امالہ ہونے کی صورت میں امالہ ھاء میں نہیں بلکہ الف میں شمار ہوگا۔اور عین وحاء اس لئے مستثنیٰ ہیں کہ مخرج میں یہ حروف مستعلیہ سے قریب ہیں۔اس لئے ان ہی کا حکم دے دیا گیا ہے۔

چار حروف اَكْهَــرُ کے بعد ھاء تانیث میں امالہ اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ ان حرفوں کا ماقبل یاء ساکنہ یا حرف مکسورہ ہو۔چنانچہ اگلے شعر میں کسرہ کا ذکر آتا ہے۔

حَقٌّ ضِغَاطُ عَصٍ خَظَا: یعنی بھاری بدن گنہگار کا (قبر میں) پامال ہونا حق ہے۔

حدیث میں آتا ہے ان الله يبغض الحبر السمين یعنی اللہ تعالیٰ موٹے بدن عالم کو ناپسند کرتا ہے۔

(۳۴۱) اَوِ الْكَسْــرِ وَالْاِسْكَــانُ لَيْــسَ بِحَـاجِـزٍ
وَيَـضْـعُفُ بَـعْـدَ الْـفَتْـحِ وَالـضَّـمِّ اَرْجُلَا

اَوْ	اَلْكَسْرِ	وَالْاِسْكَانُ	لَيْسَ	بِحَاجِزٍ
یا	کسرہ	اور اسکان	نہیں ہے	مانع

وَيَضْعُفُ	بَعْدَ الْفَتْحِ وَالضَّمِّ	اَرْجُلَا
اور ضعیف ہے	فتحہ اور ضمہ کے بعد	قدموں کے اعتبار سے

اَوِ الْكَسْرِ – کا تعلق گزشتہ شعر سے ہے جس کی تشریح ہو چکی۔

آگے فرماتے ہیں کہ حروف اَكْهَــرُ کے ماقبل میں کسرہ ہونے کو جو امالہ کی شرط قرار دیا گیا ہے ضروری نہیں کہ یہ کسرہ حروف اَكْهَــرُ کے ماقبل متصلاً ہی ہو' اگر اس کسرہ اور ان حرفوں کے درمیان میں کوئی ساکن آجائے تو بھی یہ ساکن امالہ میں حاجز یعنی مانع نہ ہوگا جیسے وِجْهَةٌ – لَعِبْرَةٌ۔

﴿قولہ﴾ وَيَضْعُفُ الخ یعنی حروف اَكْهَرُ میں امالہ کے لئے یاء ساکنہ یا کسرہ کی جو شرط ہم نے عائد کی ہے یہ ضروری ہے اور فتح وضمہ کے بعد ان حرفوں میں امالہ ضعیف روایت ہے جس پر عمل کرنا صحیح نہیں۔

اَرْجُلًا يَضْعُفُ سے تمیز ہے' یعنی قدموں کے لحاظ سے یا رفتار میں یہ امالہ ضعیف ہے آگے مثالیں لاتے ہیں۔

(۳۴۲) لَعِبْرَهْ مِائَهْ وِجْهَهْ وَلَيْكَهْ وَبَعْضُهُمْ

سِوٰى اَلِفٍ عِنْدَ الْكِسَائِيِّ مَيَّلَا

وَبَعْضُهُمْ	وَلَيْكَهْ	وِجْهَهْ	مِائَهْ	لَعِبْرَهْ
اوران کے بعض	اور لَيْكَهْ	وِجْهَهْ	مِائَهْ	لَعِبْرَهْ

مَيَّلَا	عِنْدَ الْكِسَائِيِّ	سِوٰى اَلِفٍ
امالہ کیا	الکسائی کے لئے	الف کے سوا

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةٌ میں اَكْهَرُ کے حروف میں سے راء ماقبل کسرۂ منفصلہ کی مثال ہے۔اسی طرح وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ ہےاس میں ھاء کی مثال ہے۔

وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ میں ہمزہ ماقبل کسرہ متصل کی مثال ہے۔ وَاَصْحَابُ الْئَيْكَةِ اس میں کاف کے ماقبل یاء ساکنہ کی مثال ہے۔گویا ناظمؒ نے اَكْهَرُ کے چاروں حروف کی مثالیں بیان فرمائی ہیں۔

﴿توضیح﴾

اَيْكَةِ میں دوسری قراءت لَيْكَةِ بھی ہےلیکن کسائی اَيْكَةِ پڑھنے والوں میں ہیں۔حضرت ناظم کے لَيْكَةِ فرمانے سے یہ وہم ہوسکتا ہے کہ شائد کسائی نے لَيْكَةِ ہی پڑھا ہواور ناظم نے ان کی قراءت پر ہی مثال بیان کی ہو۔اس وہم کواس طرح دور کیا جاسکتا ہے کہ لفظ اَلْاَيْكَةِ میں نقل حرکت کے قاعدہ سے اَلَيْكَهْ فرمایا ہے۔اوراس حالت میں ہمزۂ وصلی کوحذف کر کے لَيْكَهْ بولنا بھی صحیح ہےاس لئے لَيْكَهْ فرمادیا ہے۔بہرحال بہتر ہوتا کہ لَيْكَهْ کی بجائے اَيْكَهْ فرما دیتے۔ کما قال ابو شامہؒ۔

﴿قولہ﴾ وَبَعْضُهُمْ الخ فرماتے ہیں اہل ادامیں سے بعض مشائخ نے تمام حرفوں کے بعد ہاء تانیث میں کسائی کے لئے مطلقاً امالہ کیا ہے۔البتہ وہ صرف الف کا استثناء کرتے ہیں چنانچہ شیخ ضباع کی تصریح کے مطابق علامہ دانی نے ابوالفتح فارس سے اسی کے مطابق پڑھا ہے۔

﴿خلاصہ باب﴾

کسائی کے لئے ہاء تانیث کے امالہ میں حضرت ناظمؒ کے نزدیک راجح اوراقوی مسلک یہ ہے کہ پندرہ حروف (جن کا

مجموعہ فَجَثَتْ زَیْنَبُ لِذَوْدِ شَمْسٍ ہے) کے بعد ہاء تانیث میں مطلقاً امالہ ہوگا۔مثلاً خَلِیْفَةٌ۔ بَهْجَةٌ۔ ثَلَاثَةٌ۔خَشْیَةٌ وغیرہ اوردس حروف جن کا مجموعہ حَقٌّ ضِغَاطُ عَصٍ خَظَا ہے کے بعد ہاء تانیث میں مطلقاً امالہ نہیں ہوگا' اور چار حروف اَكْهَرْ میں تفصیل ہے۔اگران کے ماقبل کسرہ متصلہ یا منفصلہ یا یاء ساکنہ ہوتو امالہ ہوگا ورنہ نہیں۔

بَابُ مَذَاهِبِهِمْ فِي الرَّاءَاتِ (١٦)

یعنی راء کی تفخیم وترقیق میں قراء کے مذاہب کا بیان۔

(٣٤٣) وَرَقَّقَ وَرْشٌ كُلَّ رَاءٍ وَقَبْلَهَا

مُسَكَّنَةً يَاءٌ اَوِ الْكَسْرُ مُوْصَلَا

وَرَقَّقَ	وَرْشٌ	كُلَّ	رَاءٍ	وَقَبْلَهَا
اور باریک پڑھا	ورش	ہرایک	راء	اوراس سے پہلے

مُسَكَّنَةً	يَاءٌ	اَوْ	الْكَسْرُ	مُوْصَلَا
ساکن کی ہوئی	یاء	یا	کسرہ	متصل کی ہوئی

یعنی ورش نے ہراس راء کو باریک پڑھا ہے جس کی حالت یہ ہو کہ اس کا ماقبل یاء ساکنہ ہو'یا اس کے ماقبل کے حرف پر کسرہ اصلیہ ہو۔

یعنی جس راء کے ماقبل یاء'یا کسرہ ہو وہ ورش کے یہاں باریک پڑھی جائے گی'خواہ راء ساکن ہو۔جیسے اَبْصِرْ۔ فَاَنْذِرْ یا متحرک ہو۔جیسے ذٰلِكُمْ خَيْرٌ۔ يُؤْتِكُمْ خَيْرًا۔ وَذَكِيْرًا۔ اَلْاٰخِرَةِ۔ فَاقِرَةٌ۔ قَاصِرَاتُ۔

﴿قولہ﴾ مُوْصَلَا: یعنی کسرہ راء کے ساتھ متصل ایک کلمہ میں ہو'کسرہ منفصلہ یا کسرہ عارضہ سے احتراز مقصود ہے' جن کا ذکر آگے آتا ہے۔

(٣٤٤) وَلَمْ يَرَ فَصْلًا سَاكِنًا بَعْدَ كَسْرَةٍ

سِوٰى حَرْفِ الْاِسْتِعْلَا سِوَى الْخَا فَكَمَّلَا

وَلَمْ	يَرَ	فَصْلاً	سَاكِنًا	بَعْدَ كَسْرَةٍ
اور نہیں	سمجھا	فاصل	ساکن	کسرہ کے بعد

سِوٰى	حَرْفِ الِاسْتِعْلَا	سِوٰى	الْخَا	فَكَمَّلَا
سوائے	استعلاء کا حرف	سوائے	خاء	پس مکمل کردیا

ورش نے کسی ساکن حرف کے (راء سے پہلے) کسرہ کے بعد آ جانے کوراء کی ترقیق میں مانع نہیں سمجھا ہے۔ ہاں اگر یہ درمیانی حرف ساکن کوئی حرف مستعلیہ ہو تو راء باریک نہ ہوگی۔ بلکہ جمہور کے مسلک کے مطابق ورش بھی اس کو مفخم ہی پڑھیں گے۔ البتہ حروف مستعلیہ میں سے خاء اس حکم سے خارج ہے گویا درمیان میں اگر خاء ساکن کا فصل ہوگا تو راء حسب معمول ورش کے لئے باریک ہی ہوگی۔

حاصل یہ کہ اس شعر میں کسرہ منفصلہ کا حکم بیان کیا ہے یعنی کسرہ اور راء کے درمیان اگر کوئی حرف ساکن ہو تو راء باریک ہی ہوگی۔ جیسے اِكْرَاهَ۔ اِجْرَامِىْ۔ الذِّكْرَ۔ السِّحْرَ مگر شرط یہ ہے کہ درمیانہ ساکن حرف مستعلیہ نہ ہو قرآن میں جن حروف مستعلیہ کا فصل ہوا ہے وہ صرف تین ہیں۔ صاد۔ طاء۔ قاف۔ جیسے اِصْرَهُمْ۔ قِطْرًا۔ وِقْرًا۔ مستعلیہ حرفوں میں سے صرف خاء کا حکم وہی ہے جو مستفلہ کا ہے۔ جیسے اِخْرَاجِ ورش کے لئے یہ راء باریک ہی ہوگی۔

﴿نوٹ﴾ یاد رہے کہ خاء کا فصل قرآن میں جہاں کہیں بھی ہوا ہے لفظ اِخْرَاجِ ہی میں ہوا ہے۔

(۳۴۵) وَفَخَّمَهَا فِي الْاَعْجَمِيِّ وَفِيْ اِرَمْ

وَتَكْرِيْرِهَا حَتّٰى يُرٰى مُتَعَدِّلَا

وَفَخَّمَهَا	فِيْ	الْاَعْجَمِيِّ	وَفِيْ	اِرَمْ
اور اسے پُر پڑھا	میں	عجمی	اور میں	اِرَمْ

وَتَكْرِيْرِهَا	حَتّٰى	يُرٰى	مُتَعَدِّلَا
اور اس کا مکرر ہونا	تا کہ	دکھائی دے	معتدل

ورش عجمی ناموں میں اور لفظ اِرَمَ میں اور حرف راء کے مکرر ہونے کی صورت میں کسرہ کے بعد آنے والی مفتوح یا مضموم

راء کو مفخم ہی پڑھتے ہیں۔

﴿اسم عجمی کی امثلہ﴾

جیسے اِسْرَآئِیْلَ – اِبْرَاھِیْمَ – عِمْرَانَ –

راء مکررہ کی مثال جیسے ضِرَارًا – فِرَارًا – مِدْرَارًا – اِسْرَارًا۔

﴿قولہ﴾ وَفِیْ اِرَمَ۔ یہ لفظ عربی یا عجمی ہونے میں مختلف فیہ ہے' اس لئے اس کو مستقلاً بیان کیا ہے۔

ابوشامہ فرماتے ہیں کہ اسی طرح لفظ عُزَیْرٌ کے عربی الاصل ہونے یا عجمی ہونے میں اختلاف ہوا ہے اور اسی وجہ سے راء کی تفخیم یا ترقیق ورش کے طرق میں مختلف فیہ ہے۔

﴿قولہ﴾ حَتّٰی یُرٰی مُتَعَدِّلَا: یعنی تاکہ لفظ معتدل دکھائی دے۔ راء ثانیہ تو مفخم پہلے سے ہی تھی پہلی بھی مفخم پڑھی جائے گی تو تفخیم سے تفخیم کی طرف منتقل ہونے میں سہولت رہے گی اس کے برعکس نہیں کیا گیا کیونکہ راء میں تفخیم اصل ہے۔

(۳۴۶) وَتَفْخِیْمُہٗ ذِکْرًا وَسِتْرًا وَبَابَہٗ
لَدٰی جِلَّۃِ الْاَصْحَابِ اَعْمَرُ اَرْحُلَا

وَتَفْخِیْمُہٗ	ذِکْرًا	وَسِتْرًا	وَبَابَہٗ
اور اس کا پُر پڑھنا	ذِکْرًا	اور سِتْرًا	اور اس کے باب

لَدٰی	جِلَّۃِ	الْاَصْحَابِ	اَعْمَرُ	اَرْحُلَا
نزدیک	عظیم	مشائخ	بہت زیادہ آباد	منازل

ذِکْرًا اور سِتْرًا کے باب میں راء کی تفخیم وترقیق میں اختلاف ہوا ہے مگر اس کی تفخیم اکابر مشائخ کے یہاں پالانوں کے اعتبار سے آباد رہی ہے یعنی زیادہ قابل وقعت اور قابل ترجیح رہی ہے' جمہور کے یہاں یہی راجح ہے۔

﴿نوٹ﴾ واضح رہے کہ یہ کل چھ لفظ ہیں' دو اس شعر میں آ گئے ہیں باقی چار وِزْرًا' حِجْرًا' صِھْرًا' اِمْرًا ہیں۔

بَابَہٗ سے وہ راء مفتوحہ مراد ہے جس کو تنوین لاحق ہو اور اس راء سے پہلا حرف ساکن اور ساکن سے پہلا مکسور ہو۔ لہٰذا سِرًّا اور مُسْتَقِرًّا اس میں داخل نہیں۔

(۳۴۷) وَفِیْ شَـرَرٍ عَنْـهُ یُرَقِّقُ كُلُّهُمْ

وَحَیْرَانَ بِالتَّفْخِیْمِ بَعْضٌ تَقَبَّلَا

كُلُّهُمْ	یُرَقِّقُ	عَنْهُ	شَرَرٍ	وَفِیْ
ان کے تمام	باریک پڑھتا ہے	اس سے	شَرَرٍ	اور میں

تَقَبَّلَا	بَعْضٌ	بِالتَّفْخِیْمِ	وَحَیْرَانَ
قبول کیا	بعض	تفخیم کے ساتھ	اور حَیْرَانَ

یعنی بِشَرَرٍ (مرسلات) کی پہلی راء کی ترقیق پر وقف ووصل میں ورش کے روات متفق ہیں' کیونکہ اس کے بعد دوسری راء مکسور ہونے کی وجہ سے باریک ہے۔ گویا دوسری کی مناسبت کے لئے پہلی راء میں بھی ترقیق ہوئی۔

اور لفظ حَیْرَانَ (انعام) کی راء کو بعض نے تفخیم کے ساتھ قبول کیا ہے۔ گویا ترقیق وتفخیم دونوں صحیح اور معمول بہا ہیں۔

گویا ترقیق کی طرف اشارہ زیادات میں سے ہے۔

قیاسی طور پر تفخیم کی وجہ سے لاعلمی ظاہر کرتے ہوئے ابوشامہ علیہ الرحمہ اس کو خلاف قیاس قرار دیتے ہیں۔

(۳۴۸) وَفِی الرَّاءِ عَنْ وَرْشٍ سِوٰی مَا ذَكَرْتُهُ

مَذَاهِبُ شَذَّتْ فِی الْاَدَاءِ تَوَقُّلَا

ذَكَرْتُهُ	سِوٰی مَا	وَرْشٍ	عَنْ	اَلرَّاءِ	وَفِیْ
میں نے اسے ذکر کیا	ماسوائے	ورش	سے	راء	اور میں

تَوَقُّلَا	اَلْاَدَاءِ	فِیْ	شَذَّتْ	مَذَاهِبُ
چڑھنا	ادا	میں	شاذ ہوئے	مذاہب

یعنی مذکورہ مستثنیات کے علاوہ ورش سے اور بھی بہت سے مذاہب مروی ہیں لیکن وہ کمزور قیاسات پر مبنی ہیں قابل اعتناء نہیں۔

﴿قولہ﴾ شَذَّتْ فِی الْاَدَاءِ تَوَقُّلَا۔ ای شذ ارتفاعھا فی طرق الاداء

(۳۴۹) وَلَا بُدَّ مِنْ تَرْقِيقِهَا بَعْدَ كَسْرَةٍ

اِذَا سُكِّنَتْ يَا صَاحِ لِلسَّبْعَةِ الْمَلَا

وَلَا بُدَّ	مِنْ	تَرْقِيقِهَا	بَعْدَ كَسْرَةٍ
اور ضروری ہے	سے	اس کا باریک پڑھنا	کسرہ کے بعد

اِذَا	سُكِّنَتْ	يَا	صَاحِ	لِلسَّبْعَةِ	الْمَلَا
جب	ساکن ہو	اے	میرے دوست	ساتوں کے لئے	اشراف

یعنی جب راء ساکن اور ماقبل مکسور ہو تو تمام قراء کے لئے راء باریک پڑھی جائے گی جیسے مِرْيَةٍ ۔ لِشِرْذِمَةٌ ۔ وَاصْبِرْ ۔ فِرْعَوْنَ۔

لیکن کسرہ سے مراد کسرۂ لازمہ ہے کیونکہ کسرہ عارضہ کے بعد باتفاق راء مفخم ہوگی' جیسا کہ عنقریب آتا ہے يَا صَاحِ: یعنی يَا صَاحِبِ! ترخیم کی وجہ سے باء حذف ہوگئی لیکن ترخیم اکثر اعلام میں ہوتی ہے لفظ صاحب علم نہیں۔ صحاح میں ہے' يَا صَاحِ کے معنی ہیں يَا صَاحِبِيْ' اور مضاف میں سوائے اس لفظ کے اور کہیں ترخیم نہیں ہوئی (قاری)

(۳۵۰) وَمَا حَرْفُ الِاسْتِعْلَاءِ بَعْدُ فَرَاؤُهُ

لِكُلِّهِمُ التَّفْخِيمُ فِيهَا تَذَلَّلَا

وَمَا	حَرْفُ الِاسْتِعْلَاءِ	بَعْدُ	فَرَاؤُهُ
اور وہ	استعلاء کا حرف	بعد	پس اس کی راء

لِكُلِّهِمْ	اَلتَّفْخِيمُ	فِيهَا	تَذَلَّلَا
ان تمام کے لئے	تفخیم	اس میں	آسان ہوگئی

یعنی جس لفظ میں راء کے بعد حرف استعلاء واقع ہو تو راء جمیع قراء کے لئے مفخم ہوگی۔ جیسے صِرَاطَ ۔ فِرَاقُ ۔

اِعْرَاضًا – اَلْاِشْرَاقِ کیونکہ ترقیق کے مقابلہ میں حرف استعلاء کی مناسبت سے تفخیم زیادہ مناسب ہے۔

مَا سے مراد وہ لفظ ہے جس میں کسرہ کے بعد راء ہو اور فَرَاؤُہٗ میں ضمیر اسی لفظ کی طرف راجع ہے اور معنوی اعتبار سے حرف فاء زائد ہے یعنی اصل عبارت اس طرح ہے بَعْدَ رَائِهٖ

(۳۵۱) وَيَجْمَعُهَا قِظْ خُصَّ ضَغْطٍ وَخُلْفُهُمْ

بِفِرْقٍ جَرٰى بَيْنَ الْمَشَائِخِ سَلْسَلَا

وَيَجْمَعُهَا	قِظْ	خُصَّ	ضَغْطٍ	وَخُلْفُهُمْ
اوران کو جمع کرتا ہے	قیام کر	جھونپڑی	تنگ	اوران کا اختلاف

بِفِرْقٍ	جَرٰى	بَيْنَ الْمَشَائِخِ	سَلْسَلَا
فِرْقٍ میں	جاری ہوا	مشائخ کے درمیان	خوشگوار پانی

یعنی حروف مستعلیہ کو قِظْ خُصَّ ضَغْطٍ کے کلمات جامع ہیں گویا کل سات حروف ہیں لیکن قرآن میں راء کے بعد ان سب کا وقوع نہیں صرف صاد ضاد طاء اور قاف کا ہے۔

﴿قولہ﴾ وَخُلْفُهُمْ: یعنی سورۂ شعراء کے لفظ كُلُّ فِرْقٍ کی راء میں مشائخ مختلف فیہ ہیں۔ اس لئے باریک پڑھی گئی ہے کہ اس کے بعد قاف مکسور ہے اور اس لئے کہ طرد اللباب قاعدہ اس کو بھی شامل ہے۔

(۳۵۲) وَمَا بَعْدَ كَسْرٍ عَارِضٍ اَوْ مُفَصَّلٍ

فَفَخِّمْ فَهٰذَا حُكْمُهٗ مُتَبَذِّلَا

وَمَا	بَعْدَ كَسْرٍ عَارِضٍ	اَوْ	مُفَصَّلٍ
اور جو	کسرہ عارضی کے بعد	یا	منفصل

فَفَخِّمْ	فَهٰذَا	حُكْمُهٗ	مُتَبَذِّلَا
پس پُر پڑھ	پس یہ	اس کا حکم	عطا کرنے والا

یعنی جو راء کسرہ عارضہ یا کسرۂ منفصلہ کے بعد ہو اس کو مفخم ہی پڑھو۔ کیونکہ را کا یہی حکم عام ہے کسرہ عارضہ جیسے امْرَأَةٌ – ارْجِعُوا اور کسرہ منفصلہ جیسے بِرَبِّهِمْ – بِرُوحِ الْقُدُسِ – لِحُكْمِ رَبِّكَ – بِحَمْدِ رَبِّهِمْ۔

کسرہ منفصلہ پر قیاس کرتے ہوئے یاء منفصلہ کو بھی سمجھ لینا چاہیے۔ جیسے مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ – الَّذِي رُزِقْنَا کہ یہاں بھی راء باریک نہیں پڑھی جائے گی۔

(۳۵۳) وَمَا بَعْدَهُ كَسْرٌ اَوِ الْيَا فَمَا لَهُمْ

بِتَرْقِيقِهِ نَصٌّ وَثِيقٌ فَيَمْثُلَا

لَهُمْ	فَمَا	اَلْيَا	اَوْ	كَسْرٌ	بَعْدَهُ	وَمَا
ان کے لئے	پس نہیں	یاء	یا	کسرہ	اس کے بعد	اور وہ

فَيَمْثُلَا	وَثِيقٌ	نَصٌّ	بِتَرْقِيقِهِ
تا کہ وہ ظاہر ہو جائے	قوی	صریح	اس کی ترقیق پر

یعنی ہر وہ راء جس کے بعد کسرہ یا یاء ساکنہ یا یاء متحرکہ ہو اس کی ترقیق پر قراء کے یہاں کوئی قابل اعتماد صراحت موجود نہیں۔ جیسے مَرْجِعُكُمْ – الْمَرْءِ – بَشَرَيْنِ – الْبَحْرَيْنِ – مَرْيَمَ – قَرْيَةٌ۔

بعض لوگوں نے اس صورت میں راء کو باریک پڑھا ہے اور ماقبل راء کے کسرہ یا یاء پر قیاس کیا ہے اس شعر میں انہیں کا رد ہے۔

فَيَمْثُلَا: یعنی فیظهر ویشتهر۔

(۳۵۴) وَمَا لِقِيَاسٍ فِي الْقِرَاءَةِ مَدْخَلٌ

فَدُونَكَ مَا فِيهِ الرِّضَا مُتَكَفِّلَا

مَدْخَلٌ	اَلْقِرَاءَةِ	فِي	لِقِيَاسٍ	وَمَا
داخل ہونے کی جگہ	قراءت	میں	قیاس کے لئے	اور نہیں ہے

مُتَكَفِّلَا	اَلرِّضَا	فِيْهِ	مَا	فَدُوْنَكَ
ذمہ دار بننے والا	پسندیدہ	اس میں	وہ	پس تو لے لے

یعنی قراءات کے باب میں قیاس کو کوئی دخل نہیں۔ائمہ محققین نے جو کچھ پسندیدہ روش اختیار کی ہے (یعنی متواتر) تم اسی کو اپنے لئے لازم سمجھو اور اسی کی کفالت وحمایت ضروری سمجھو۔

(۳۵۵) وَ تَرْقِيْقُهَا مَكْسُوْرَةً عِنْدَ وَصْلِهِمْ

وَتَفْخِيْمُهَا فِي الْوَقْفِ اَجْمَعُ اَشْمُلَا

وَصْلِهِمْ	عِنْدَ	مَكْسُوْرَةً	وَتَرْقِيْقُهَا
ان کے وصل	میں	مکسور	اور اس کی ترقیق

اَشْمُلَا [1]	اَجْمَعُ	اَلْوَقْفِ	فِيْ	وَتَفْخِيْمُهَا
شامل کیا گیا	زیادہ جامع	وقف	میں	اور اس کی تفخیم

یعنی راء مکسور ہو تو وصل میں تمام قراء اسے باریک پڑھتے ہیں خواہ شروع کلمہ میں ہو۔جیسے رِزْقًا یا وسط میں ہو جیسے اَلْغَارِمِيْنَ یا آخر میں ہو۔جیسے اَلْفَخَّارِ کسرہ عارضی ہو۔جیسے اَنْذِرِ النَّاسَ' یا لازمی ہو۔جیسے مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اور اگر وقف کی وجہ سے کلمہ کی یہ آخری راء مکسورہ ساکن ہو جائے تو تمام قراء کے یہاں مفخم ہو گی۔(آگے اس کی شرط آتی ہے)

(۳۵۶) وَلٰكِنَّهَا فِيْ وَقْفِهِمْ مَعَ غَيْرِهَا

تُرَقَّقُ بَعْدَ الْكَسْرِ اَوْمَا تَمَيَّلَا

غَيْرِهَا	مَعَ	وَقْفِهِمْ	فِيْ	وَلٰكِنَّهَا
اپنے ماسوا	ساتھ	ان کے وقف	میں	اور لیکن وہ

[1] مختلف اشکال

تُرَقَّقُ	بَعْدَ الْكَسْرِ	اَوْ	مَا	تَمَيَّلَا
باریک پڑھی جاتی	کسرہ کے بعد	یا	جس	امالہ کیا گیا

یعنی راء مکسورہ مع مفتوحہ و مضمومہ کے وقف میں اس وقت باریک ہوگی جبکہ اس سے پہلے تین وجوہ میں سے کوئی ایک ہو۔ یا ماقبل میں کسرہ ہو یا الف ممالہ ہو یا یاء ساکنہ ہو۔ یاء ساکنہ کا بیان اگلے شعر میں آتا ہے۔ ماقبل کسرہ موصولہ کی مثال۔ جیسے مُقْتَدِرٍ مفصولہ۔ جیسے اَلسِّحْرَ امالہ صغریٰ یا کبریٰ کے بعد راء موقوفہ۔ جیسے فِي الدَّارِ۔

البتہ کسرۂ مفصولہ اور راء کے درمیان اگر کوئی حرف مستعلیہ ساکن ہو جیسے مِصْرَ - عَيْنَ الْقِطْرِ تو اس کی تفخیم و ترقیق میں اختلاف ہوا ہے۔ نشر میں اول کو مفخم، ثانی کو مرقق بہتر کہا ہے اور يَسْرِ - وَ نُذُرِ میں بحالت وقف ترقیق بہتر سمجھی گئی ہے کیونکہ ان میں کسرۂ اعرابیہ نہیں بلکہ بنائیہ ہے، نیز ترقیق سے پڑھنے میں یاء محذوفہ پر دلالت ہو جاتی ہے۔

(۳۵۷) اَوِ الْيَاءِ تَاْتِيْ بِالسُّكُوْنِ وَ رَوْمُهُمْ
كَمَا وَصْلِهِمْ فَابْلُ الذَّكَاءَ مُصَقَّلَا

اَوْ	الْيَاءِ	تَاْتِيْ	بِالسُّكُوْنِ	وَ رَوْمُهُمْ
یا	یاء	آرہی ہو	سکون کے ساتھ	اور ان کا روم
كَمَا	وَصْلِهِمْ	فَابْلُ	الذَّكَاءَ	مُصَقَّلَا
مثل	ان کے وصل	پس آزما	ذہانت	صاف کیا ہوا

یعنی راء ساکنہ للوقف کے ماقبل اگر یاء ساکنہ ہو تو تمام قراء کے یہاں وہ باریک پڑھی گئی ہے جیسے خَبِيْرٌ - ضَيْرٌ وغیرہ۔

وَرَوْمُهُمْ كَمَا وَصْلِهِمْ: فرماتے ہیں کہ وقف بالروم میں راء ایسی ہی پڑھی جائے گی جیسے وصل میں، اگر مکسور ہو تو باجماع باریک ہوگی اور مضموم ہو تو دیکھنا چاہیے کہ ماقبل میں کسرہ موصولہ یا مفصولہ۔ یا یاء ساکنہ ہو تو ورش کے لئے باریک اور غیر ورش کے لئے پُر ہوگی۔ اور اگر ماقبل کی یہ صورت نہ ہو اور راء مرامہ مضموم ہو تو باجماع پُر ہوگی۔

فَابْلُ الذَّكَاءَ مُصَقَّلَا: پس اپنی ذہانت کو آزما جس میں آئینہ کی سی جلا ہو۔

(۳۵۸) وَفِيْمَا عَدَا هٰذَا الَّذِیْ قَدْ ذَكَرْتُهٗ

عَلَى الْاَصْلِ بِالتَّفْخِيْمِ كُنْ مُتَعَمِّلَا

وَفِيْمَا عَدَا	هٰذَا	اَلَّذِیْ	قَدْ	ذَكَرْتُهٗ
اور ماسوا میں	یہ	وہ جو	تحقیق	میں نے اسے ذکر کردیا
عَلٰی	اَلْاَصْلِ	بِالتَّفْخِيْمِ	كُنْ	مُتَعَمِّلَا
پر	اصل	تفخیم کے ساتھ	ہو	عمل کرنے والا

یعنی اس باب میں ترقیق کے جو اسباب بیان ہوئے ان کے علاوہ تمام حالات میں راء کو پُر پڑھو کیونکہ تفخیم ہی اصل ہے۔

بَابُ اللَّامَاتِ (٦)

یعنی اس باب میں ترقیق وتغلیظ کے لحاظ سے لامات میں قراء کے مذاہب کا بیان ہوگا۔

(۳۵۹) وَغَلَّظَ وَرْشٌ فَتْحَ لَامٍ لِصَادِهَا

اَوِ الطَّاءِ اَوْ لِلظَّاءِ قَبْلُ تَنَزُّلَا

وَغَلَّظَ	وَرْشٌ	فَتْحَ لَامٍ	لِصَادِهَا
اور پُر پڑھا	ورش	لام کا فتحہ	اس کے صاد کی وجہ سے

اَوْ	اَلطَّاءِ	اَوْ لِلظَّاءِ	قَبْلُ	تَنَزُّلَا
یا	طاء	یا ظاء کی وجہ سے	پہلے	نازل ہونے والا

یعنی ورش ہر اس لام کو مغلظ (مفخم) پڑھتے میں جو مفتوح ہو۔ (خواہ مخفف ہو یا مشدد اور متوسط ہو یا متطرف) اس لام مفتوح کے مغلظ ہونے کی شرط یہ ہے کہ اس سے پہلے تین حرفوں صاد۔ طاء۔ اور ظاء۔ میں سے کوئی واقع ہو رہا ہو۔ آگے ان تین حرفوں کی حالت اور مثالیں بیان کرتے ہیں۔

(۳۶۰) اِذَا فُتِحَتْ اَوْ سُكِّنَتْ كَصَلَاتِهِمْ
وَمَطْلَعِ اَيْضًا ثُمَّ ظَلَّ وَيُوْصَلَا

اِذَا	فُتِحَتْ	اَوْ	سُكِّنَتْ	كَصَلَاتِهِمْ
جب	فتحہ دیئے گئے	یا	ساکن کیے گئے	جیسے صَلَاتِهِمْ
وَمَطْلَعِ	اَيْضًا	ثُمَّ	ظَلَّ	وَيُوْصَلَا
اور مَطْلَعِ	نیز	اور	ظَلَّ	اور يُوْصَلَ

یعنی ان تین حروف صاد۔ طاء۔ ظاء۔ کے لام مفتوح کی تغلیظ میں مؤثر ہونے کی شرط یہ ہے کہ یہ مفتوح یا ساکن ہوں۔ اور مفتوح ہونے کی حالت میں خواہ مخفف ہوں یا مشدد۔

جیسے اَلصَّلٰوةَ۔ صَلٰوتِهِمْ۔ يُوْصَلَ۔ اِصْلَاحًا۔ مَطْلَعِ۔ اَلطَّلَاقُ۔ اِنْطَلَقَ۔ ظَلَّ۔ يُظْلَمُوْنَ۔

﴿نوٹ﴾ حرف ضاد کے بعد لام میں تفخیم نہیں ہوگی اس کی وجہ بعد مخرج ہے

(۳۶۱) وَفِيْ طَالَ خُلْفٌ مَعْ فِصَالًا وَعِنْدَ مَا
يُسَكَّنُ وَقْفًا وَالْمُفَخَّمُ فُضِّلَا

وَفِيْ	طَالَ	خُلْفٌ	مَعْ	فِصَالًا	وَعِنْدَ	مَا
اور میں	طَالَ	اختلاف	ساتھ	فِصَالًا	اور وقت	جو

يُسَكَّنُ	وَقْفًا	وَالْمُفَخَّمُ	فُضِّلَا
ساکن کردیا جائے	وقف	اور تفخیم	فضیلت دیا گیا

یعنی لام مفتوحہ اور ماقبل کے حرف مطبقہ کے درمیان اگر الف حائل ہوجائے تو لام کی تفخیم وترقیق میں خُلف ہے جیسے طٰہٰ، انبیاء اور حدید میں لفظ طَالَ اور بقرہ میں فِصَالًا سورۂ نساء میں يَصَّالَحَا طرداً للباب تغلیظ جائز ہے اور الف کے فاصل ہونے کی وجہ سے ترقیق بھی صحیح ہے۔ علامہ جزریؒ نے دونوں وجہیں صحیح قرار دیتے ہوئے تغلیظ کو ترجیح دی ہے۔

اسی طرح لام متطرفہ پر وقف کرتے وقت ترقیق وتفخیم دونوں صحیح ہیں۔ جیسے سورۂ بقرہ ورعد میں اَنْ یُّوْصَلَ- بقرہ میں فَلَمَّا فَصَلَ- انعام میں وَقَدْ فَصَّلَ- اعراف میں بَطَلَ- نحل وزخرف میں ظَلَّ- سورۂ صٓ میں وَفَصْلَ الْخِطَابِ۔ تغلیظ اس لئے جائز ہے کہ وہ اصل ہے اور ترقیق اس لئے کہ لام کا فتحہ وقف کی حالت میں سکون سے بدل گیا ہے۔ علامہ شاطبیؒ نے نیز علامہ جزریؒ نے ان صورتوں میں تغلیظ لام کو ترجیح دی ہے۔

(۳۶۲) وَحُكْمُ ذَوَاتِ الْيَاءِ مِنْهَا كَهٰذِهٖ
وَعِنْدَ رُءُوْسِ الْاٰيِ تَرْقِيْقُهَا اعْتَلَا

کَهٰذِهٖ	مِنْهَا	ذَوَاتِ الْيَاءِ	وَحُكْمُ
اسی کی طرح	ان سے	ذوات الیاء	اور حکم
اِعْتَلَا	تَرْقِيْقُهَا	رُءُوْسِ الْاٰيِ	وَعِنْدَ
بلند ہوگیا	اس کی ترقیق	آیات کے سرے	اور میں

یعنی جن الفاظ میں یہ قابل تفخیم لام ہو اور لام کے بعد ذوات الیاء الفات آئیں ان میں لام کی ترقیق وتفخیم کا حکم وہی ہے جو اوپر خلف والے کلمات کا آچکا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ لام مفتوحہ کے بعد اگر الف ممالہ واقع ہو تو اصل پر عمل کرتے ہوئے تغلیظ اور امالہ کی وجہ سے ترقیق دونوں جائز ہیں۔ جیسے صَلّٰى - يَصْلٰى - يَصْلٰهَا۔
اگر ایسی صورت رؤس الآیات میں ہو جیسا کہ قیامہ میں وَلَا صَلّٰى - سورۂ اعلیٰ میں فَصَلّٰى - علق میں اِذَا صَلّٰى ہے تو اس میں ترقیق بلند ہوئی ہے۔
باب الامالہ میں ورش کی تقلیل کا بیان اس جگہ دوبارہ دیکھ لینا چاہیے۔ محققین نے فتح میں تغلیظ کو اور تقلیل میں ترقیق کو زیادہ قرین قیاس قرار دیا ہے۔ اسی وجہ سے رؤس الآیات میں صرف ترقیق ہے کیونکہ وہاں صرف تقلیل ہے۔

(۳۶۳) وَكُلٌّ لَدَى اسْمِ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ كَسْرَةٍ
يُرَقِّقُهَا حَتّٰى يَرُوْقَ مُرَتَّلَا

وَكُلٌّ	لَدٰى	اِسْمِ اللّٰهِ	مِنْ	بَعْدِ كَسْرَةٍ
اور تمام	میں	اللہ تعالیٰ کے نام	سے	کسرہ کے بعد

يُرَقِّقُهَا	حَتّٰى	يَرُوْقَ	مُرَتَّلَا
اس کو باریک پڑھتا ہے	تا کہ	خوشنما معلوم ہو	وضاحت کے ساتھ پڑھا گیا

یعنی اِسْمُ اللّٰہُ کا لام کسرہ کے بعد واقع ہو تو تمام قراء اس کو باریک پڑھتے ہیں۔ تا کہ ترتیل کی وضاحت میں اچھا معلوم ہو۔ اور کسرہ کی ترقیق کے بعد لام کی تفخیم نا گوار نہ معلوم ہو۔

راء ممالہ کے بعد لام اسم الجلالہ میں تفخیم و ترقیق دونوں صحیح ہیں۔ جیسے روایت سوسی میں نَرَى اللّٰهَ کی راء امالہ سے پڑھی گئی ہے۔

(۳۶۴) كَمَا فَخَّمُوْهُ بَعْدَ فَتْحٍ وَضَمَّةٍ
فَتَمَّ نِظَامُ الشَّمْلِ وَصْلاً وَفَيْصَلَا

كَمَا	فَخَّمُوْهُ	بَعْدَ فَتْحٍ	وَضَمَّةٍ
جیسا کہ	پس انہوں نے اس کو پُر پڑھا	فتح کے بعد	اور ضمہ

فَتَمَّ	نِظَامُ الشَّمْلِ	وَصْلاً	وَفَيْصَلَا
پس مکمل ہو گیا	افراد کا طریقہ	وصل	اور وقف

جیسا کہ اس لام اسم الجلالہ کو فتح وضمہ کے بعد باجماع مفخم پڑھا گیا ہے۔ اور یہاں پہنچ کر وصل و وقف میں لام کے تمام قواعد کا ضابطہ مکمل ہو گیا۔

بَابُ الْوَقْفِ عَلٰى اَوَاخِرِ الْكَلِمِ (۱۱)

کلمات کے آخر میں وقف کے تین طریقے ہیں' سکون' روم اور اشمام۔ اس باب میں انہیں تینوں کا بیان ہوگا۔

(۳۶۵) وَالْاِسْكَانُ اَصْلُ الْوَقْفِ وَهُوَ اشْتِقَاقُهُ
مِنَ الْوَقْفِ عَنْ تَحْرِيْكِ حَرْفٍ تَعَزَّلَا

اِشْتِقَاقُهُ	وَهُوَ	اَصْلُ الْوَقْفِ	وَ الْاِسْكَانُ
اس کا بننا	اور یہ	وقف کی اصل	اور اسکان

تَعَزَّلَا	حَرْفٍ	تَحْرِيْكِ	عَنْ	اَلْوَقْفِ	مِنْ
جدا ہو گیا	حرف	حرکت دینا	سے	وقف	سے

یعنی وقف میں کلمہ موقوفہ کے آخر کو ساکن کر کے پڑھنا اصل ہے۔ وقف کے معنی ٹھہرنے کے ہیں اسی سے وقف کا اشتقاق کیا گیا ہے۔ کیونکہ وقف میں بھی آخر حرف کو حرکت کے ساتھ پڑھنے سے آدمی رک جاتا ہے اور یہی اسکان کے اصل ہونے کی دلیل ہے۔

تَعَزَّلَا: یہ حرف کی صفت ہے یعنی وہ آخر حرف جو وقف بالاسکان کی وجہ سے حرکت سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔

(۳۶۶) وَعِنْدَ اَبِیْ عَمْرٍو وَكُوْفِيِّهِمْ بِهِ
مِنَ الرَّوْمِ وَالْاِشْمَامِ سَمْتٌ تَجَمَّلَا

بِهٖ	وَكُوْفِيِّهِمْ	اَبِیْ عَمْرٍو	وَعِنْدَ
اس میں	اور ان کے کوفیین	ابو عمرو	اور نزدیک

تَجَمَّلَا	سَمْتٌ	وَالْاِشْمَامِ	اَلرَّوْمِ	مِنْ
خوبصورت ہو گیا	طریقہ	اور اشمام	روم	سے

(۳۶۷) وَاَكْثَرُ اَعْلَامِ الْقُرْاٰنِ يَرَاهُمَا
لِسَائِرِهِمْ اَوْلَى الْعَلَائِقِ مِطْوَلَا

وَاَكْثَرُ	اَعْلَامِ الْقُرَانِ	يَرَاهُمَا
اور اکثر	مشائخ قرآن	ان دونوں کو سمجھتے ہیں

لِسَائِرِهِمْ	أَوْلَى	اَلْعَلَائِقِ	مِطْوَلًا
ان تمام کے لیے	بہتر	تعلقات	رسی

اور ابو عمرو اور کوفیین کے نزدیک اس وقف میں روم و اشمام کا طریقہ بڑا عمدہ ہے یعنی روم و اشمام کے طریقہ کے جواز پر ابو عمرو اور کوفیین سے بصراحت جواز مروی ہے باقی حضرات سے مروی نہیں ہے' گو مشائخ اہل ادا نے سب ہی قراء کے لئے روم و اشمام کی اجازت دی ہے کیونکہ روم و اشمام میں موقوف علیہ کی حرکت کی وضاحت ہوتی ہے۔

﴿قولہ﴾ اَعْلَام' عَلَمْ کی جمع ہے اس سے مشائخ اہل ادا مراد ہیں۔ جو حصول ہدایت میں مثل اَعْلَام یعنی جھنڈوں کے ہوئے ہیں۔

﴿قولہ﴾ اَوْلَى الْعَلَائِقِ : اَلْعَلَاقَةُ کی جمع ہے ما تعلق به الانسان مراد مشاغل ہیں۔ یعنی عظمت و درازی میں تمام مشاغل میں سب سے بہتر سمجھا ہے۔ اَلْمِطْوَلَ بمعنی رسی' مجازاً بمعنی سبب ہے (منجد)

(۳۶۸) وَرَوْمُكَ إِسْمَاعَ الْمُحَرَّكِ وَاقِفًا
بِصَوْتٍ خَفِيٍّ كُلَّ دَانٍ تَنَوَّلَا

وَرَوْمُكَ	إِسْمَاعَ الْمُحَرَّكِ	وَاقِفًا
اور تیرا روم کرنا	حرکت کا سنانا	وقف کرنے والا

بِصَوْتٍ	خَفِيٍّ	كُلَّ	دَانٍ	تَنَوَّلَا
آواز کے ساتھ	پست	ہر ایک	قریب والا	پالیا

اس شعر میں روم کی حقیقت واضح کی گئی ہے۔ یعنی حالت وقف میں موقوف علیہ کی حرکت کو ایسی آہستہ آواز میں پڑھ دینا کہ قریبی آدمی اس کو سن سکے۔ ابو علی اہوازی فرماتے ہیں کہ روم کے معنی ہیں ثلث حرکت پڑھنا۔

(۳۶۹) وَالِاشْمَامُ اِطْبَاقُ الشِّفَاهِ بُعَيْدَ مَا
يُسَكَّنُ لَا صَوْتٌ هُنَاكَ فَيَصْحَلَا

وَالِاشْمَامُ	اِطْبَاقُ الشِّفَاهِ	بُعَيْدَ	مَا
اوراشمام	ہونٹوں کا بند کرنا	تھوڑی دیر بعد	اس کو

يُسَكَّنُ	لَا	صَوْتٌ	هُنَاكَ	فَيَصْحَلَا
ساکن کیا جائے	نہیں	آواز	یہاں	کہ سنے کوئی

اور وقف اشمام کی صورت یہ ہوتی ہے کہ جس وقت حرف موقوف علیہ کو ساکن پڑھا جائے اس کے تھوڑی ہی دیر بعد انضمام شفتین کیا جائے مگر اس احتیاط کے ساتھ کہ کوئی حرکت بالکل مسموع نہ ہو۔

فَيَصْحَلَا: یعنی فَيُسْمَعَ

(۳۷۰) وَفِعْلُهُمَا فِي الضَّمِّ وَالرَّفْعِ وَارِدٌ
وَرَوْمُكَ عِنْدَ الْكَسْرِ وَالْجَرِّ وُصِّلَا

وَفِعْلُهُمَا	فِي	اَلضَّمِّ	وَالرَّفْعِ	وَارِدٌ
اوران دونوں کا عمل	میں	ضمہ	اور رفع	پہنچنے والا

وَرَوْمُكَ	عِنْدَ الْكَسْرِ	وَالْجَرِّ	وُصِّلَا
اور تیرا روم کرنا	کسرہ میں	اور جر	پہنچایا گیا

روم واشمام کا فعل ضمہ اور رفع میں ہوتا ہے اور کسرہ وجر میں تمہارے لئے روم مروی ہو کر ہم تک پہنچا ہے' حرکات کے دو دو نام اس لئے فرمائے تا کہ اعراب وبناء کے القاب پر صراحت ہو جائے اگر ایک ہی نام پر اکتفا کیا جاتا تو تخصیص کا وہم ہو سکتا تھا۔ ہر ایک کی مثال جیسے مِنْ بَعْدِ ـ نَسْتَعِيْنُ ـ هٰؤُلَآءِ ـ فَارْهَبُوْنِ جیسا کہ عنقریب اس کی توجیہ آ رہی ہے۔

(۳۷۱) وَلَمْ یَرَهُ فِی الْفَتْحِ وَالنَّصْبِ قَارِئٌ

وَعِنْدَ اِمَامِ النَّحْوِ فِی الْکُلِّ اُعْمِلَا

قَارِئٌ	وَالنَّصْبِ	اَلْفَتْحِ	فِیْ	یَرَهُ	وَلَمْ
قاری	اور نصب	فتح	میں	اس کو دیکھا	اور نہیں

اُعْمِلَا	اَلْکُلِّ	فِیْ	اِمَامِ النَّحْوِ	وَعِنْدَ
عمل کیا گیا	تمام	میں	امام النحو	اور نزدیک

یعنی قراء میں سے کسی نے بھی مفتوح۔ جیسے اِنَّ الَّذِیْنَ، اور منصوب میں جیسے اِنَّ اللّٰهَ میں روم نہیں کیا ہے۔ البتہ امام النحو سیبویہ کے نزدیک روم تمام حرکتوں میں کیا گیا ہے۔

﴿نوٹ﴾ اُعْمِلَا: میں الف اطلاق کے لئے ہے تثنیہ کے لئے نہیں اور ضمیر نائب فاعل روم کی طرف راجع ہے۔

(۳۷۲) وَمَا نُوِّعَ التَّحْرِیْكُ اِلَّا لِلَازِمٍ

بِنَاءً وَاِعْرَابًا غَدَا مُتَنَقِّلَا

لِلَازِمٍ	اِلَّا	نُوِّعَ التَّحْرِیْكُ	وَمَا
لازم ہو جانے والی سے	مگر	انواع حرکت	اور نہیں

مُتَنَقِّلَا	غَدَا	وَاِعْرَابًا	بِنَاءً
بدلنے والی	ہوگئی	اور معرب	مبنی

یعنی مذکورہ بالا بیان میں حرکات کے جو چھ نام آئے ہیں وہ مبنی کی حرکت لازمہ کے لئے اور معرب کی اس حرکت کو شامل کرنے کے لئے ہیں جو بار بار بدلتی رہتی ہے۔ وَاِعْرَابٍ لفظ لَازِمٍ پر معطوف ہے۔

(۳۷۳) وَفِیْ هَاءِ تَاْنِیْثٍ وَمِیْمِ الْجَمِیْعِ قُلْ
وَعَارِضِ شَکْلٍ لَمْ یَکُوْنَا لِیَدْخُلَا

قُلْ	وَمِیْمِ الْجَمِیْعِ	هَاءِ تَاْنِیْثٍ	وَفِیْ
کہہ تو	اور میم جمع	ھاء تانیث	اور میں

لِیَدْخُلَا	یَکُوْنَا	لَمْ	وَعَارِضِ شَکْلٍ
کہ داخل ہو جائیں	دونوں ہوئے	نہیں	اور عارضی حرکت

یعنی ہاء تانیث، میم جمع اور حرکت عارضہ تینوں میں روم و اشمام کا کوئی دخل نہیں، کیونکہ ہاء تانیث وقف میں ہاء ہو جاتی ہے۔ جیسے رَحْمَةٌ۔ ایسے ہی میم جمع اور حرکت عارضہ میں صرف اسکان کے ساتھ وقف ہوگا۔ جیسے اِلَیْهِمْ، مَنْ یَّشَاِ اللّٰهُ، وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ۔

﴿نوٹ﴾ تاء تانیث اگر لمبی لکھی ہو تو ان حضرات کے مذہب میں جو اس کو وقف میں تاء ہی پڑھتے ہیں روم و اشمام ہو سکے گا۔ یَوْمَئِذٍ - حِیْنَئِذٍ پر صرف وقف بالاسکان ہوگا۔ کیونکہ تنوین عوض کے لاحق ہونے کی صورت میں ذال کا کسرہ عارضی ہے اور ذال بالاصل ساکن ہے، بخلاف غَوَاشٍ و قَاضٍ کے، کہ ان میں تنوین متحرک پر داخل ہوئی ہے اس لئے روم کے ساتھ وقف جائز ہے۔

(۳۷۴) وَفِی الْهَاءِ لِلْاِضْمَارِ قَوْمٌ اَبَوْهُمَا
وَمِنْ قَبْلِهٖ ضَمٌّ اَوِالْکَسْرُ مُثِّلَا

اَبَوْهُمَا	قَوْمٌ	لِلْاِضْمَارِ	اَلْهَاءِ	وَفِیْ
ان دونوں کا انکار کیا	جماعت	ضمیر کے لئے	ھاء	اور میں

مُثِّلَا	اَلْکَسْرُ	اَوْ	ضَمٌّ	قَبْلِهٖ	وَمِنْ
معین کیا گیا	کسرہ	یا	ضمہ	اس سے پہلے	اور سے

(۳۷۵) اَوُ اُمَّـاهُـمَـا وَاوٌ وَيَـاءٌ وَبَـعْـضُهُـمْ

يُـرٰى لَـهُـمَـا فِـي كُـلِّ حَـالٍ مُـحَـلِّلَا

وَبَعْضُهُمْ	وَيَاءٌ	وَاوٌ	اُمَّاهُمَا	اَوْ
اوران کے بعض	اور یاء	واؤ	ان دونوں کی ماں	یا

مُحَلِّلَا	حَالٍ	كُلِّ	فِيْ	لَهُمَا	يُرٰى
جائز قرار دینے والا	حال	ہر	میں	ان دونوں کو	دیکھے جاتے ہیں

اہل ادا میں ہاء ضمیر پر وقف بالروم والاشمام میں اختلاف ہے اکثر حضرات روم واشمام کو مطلقاً جائز کہتے ہیں۔ اور ایک جماعت مطلقاً انکار کرتی ہے اور ایک دوسری جماعت تفصیل کی قائل ہے اگر ہاء ضمیر کے قبل ضمہ یا واؤ ساکنہ ہو یا کسرہ یا یاء ساکنہ ہو۔ جیسے يُعَلِّمُهُ - لِيَرْضَوْهُ - بِهٖ - اِلَيْهِ تو روم واشمام کو ممنوع قرار دیتے ہیں اور اگر ماقبل میں یہ صورت نہ ہو مثلاً ماقبل ھاء مفتوح ہو یا الف یا اور کوئی ساکن صحیح واقع ہو رہا ہو۔ جیسے لَنْ تُخْلَفَهٗ - اِجْتَبَاهُ - مِنْهُ - اَرْجِئْهُ (ان حضرات کے یہاں جو مہموز پڑھتے ہیں) يَتَّقْـهِ (ساکن القاف پڑھنے والوں کے نزدیک) روم واشمام کو جائز قرار دیتے ہیں۔ علامہ جزری ''نشر'' میں اس مذہب کو اپنے نزدیک اعدل قرار دیتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ وَبَعْضُهُمْ يُرٰى لَهُمَا فِيْ كُلِّ حَالٍ مُحَلِّلَا: اہل ادا کی ایک جماعت روم واشمام کو ہر حال میں مطلقاً جائز قرار دیتی ہے حتیٰ کہ ہاء تانیث میم جمع اور حرکت عارضہ میں بھی۔

﴿نوٹ﴾ لیکن متاخرین کے یہاں تفصیل والی صورت پر ہی عمل ہے۔

﴿وقف کی کل وجوہ﴾

حرف موقوف سے پہلے حرف مد یا حرف لین ہو تو مرفوع یا مضموم میں سات وجوہ ہوتی ہیں۔ (۱) طول (۲) توسط (۳) قصر مع الاسکان (۴) طول (۵) توسط (۶) قصر مع الاشمام اور (۷) قصر مع الروم۔ جیسے نَسْتَعِيْنُ - فَهُوَ خَيْرٌ - يَاجِبَالُ اور مِنْ حَيْثُ۔

اور مجرور میں۔ جیسے لِلرَّحْمٰنِ - مِنْ خَوْفٍ چار وجوہ ہیں۔ (۱) طول (۲) توسط (۳) قصر مع الاسکان (۴) قصر مع الروم۔

اور منصوب میں جیسے طَالُوْتَ۔ اَلْعٰلَمِیْنَ تین وجوہ ہیں (۱) طول (۲) توسط (۳) قصر مع الاسکان۔

﴿وقف علی الہمز﴾

یہ اس وقت ہے جب موقوف علیہ ہمزہ ہو، ہمزہ مرفوعہ جیسے اَلسُّفَھَآءُ میں ورش کے لئے تین وجوہ ہیں یعنی (۱) طول مع الاسکان (۲) طول مع الروم (۳) طول مع الاشمام اور غیر ورش میں سے اصحاب توسط کے لئے پانچ وجوہ ہیں۔

(۱) توسط مع الاسکان (۲) توسط مع الروم (۳) توسط مع الاشمام (اور دو سبب مد۔ مد متصل اور مد عارض وقفی کے جمع ہونے کی وجہ سے قصر جائز نہیں) (۴) طول مع الاسکان (۵) طول مع الاشمام۔

اور ہمزہ مجرورہ یا مکسورہ۔ جیسے مِنَ السَّمَآءِ ھٰٓؤُلَآءِ میں ورش کے لئے دو وجہ ہیں۔ طول مع الاسکان، طول مع الروم اور اصحاب توسط کے لئے تین وجوہ ہیں۔ (۱) توسط مع الروم (۲۔۳) طول و توسط مع الاسکان۔

اور منصوب میں، جیسے وَالسَّمَآءَ، اور مفتوح میں، جیسے جَآءَ ورش کے لئے فقط ایک وجہ طول مع الاسکان ہے اور اصحاب توسط کے لئے (۱) طول مع الاسکان اور (۲) توسط مع الاسکان، دو وجہ صحیح ہیں۔

﴿نوٹ﴾ امام حمزہ و ہشام کی وجوہ باب الوقف علی الہمز میں گزر چکی ہیں۔

﴿وقف علی المشدد﴾

مشدد متطرف سے پہلے اگر حرف مد یا حرف لین ہو۔ جیسے دَوَآبٍّ ـ وَلَا جَآنٌّ ـ اَلَّذَیْنِّ ـ ھَاتَیْنِّ تو مشدد کی ادا میں تشدید کا پورا خیال رہنا چاہیے، کیونکہ ان صورتوں میں تین تین ساکنوں کا اجتماع ہو رہا ہے اور اسی لئے مد کیا جائے گا بلکہ دو سبب مد، مد عارض وقفی، اور مد لازم جمع ہونے کی وجہ سے تمام قراء کے لئے طول ہی جائز ہے اور قصر کسی حالت میں بھی جائز نہیں۔

بَابُ الْوَقْفِ عَلٰی مَرْسُوْمِ الْخَطِّ (۱۱)

یعنی مصاحف عثمانیہ جن کے طرز تحریر پر تمام صحابہ کا اجماع ہوا، وقف میں اس رسم الخط کی رعایت کا بیان۔

(۳۷۶) وَكُوْفِيُّهُمْ وَالْمَازِنِيُّ وَنَافِعٌ

عُنُوْا بِاتِّبَاعِ الْخَطِّ فِيْ وَقْفِ الْاِبْتِلَا

وَكُوْفِيُّهُمْ	وَالْمَازِنِيُّ	وَنَافِعٌ
اور ان کے کوفیین	اور مازنی	اور نافع

عُنُوْا	بِاتِّبَاعِ الْخَطِّ	فِيْ	وَقْفِ	الْاِبْتِلَا
انہوں نے اہتمام کیا	رسم الخط کی اتباع	میں	وقف	اختیاری

یعنی کوفیین ابوعمرو مازنی اور نافع وقف میں مصاحف عثمانیہ کے خط کی اتباع پر پوری توجہ دیتے ہیں اور رسم الخط کے مطابق وقف کرتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ فِيْ وَقْفِ الْاِبْتِلَا: یعنی کلمات پر وقف اختیاری کی صورت میں جس سے قاری کی معرفت کی آزمائش کی جاتی ہے۔

(۳۷۷) وَ لِابْنِ كَثِيْرٍ يُرْتَضٰى وَابْنِ عَامِرٍ
وَمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ حَرٍ اَنْ يُفَصَّلَا

وَلِابْنِ كَثِيْرٍ	يُرْتَضٰى	وَابْنِ عَامِرٍ
اور ابن کثیر کے لئے	پسند کیا جاتا ہے	اور ابن عامر

وَمَا	اِخْتَلَفُوْا	فِيْهِ	حَرٍ	اَنْ	يُفَصَّلَا
اور جس	انہوں نے اختلاف کیا	اس میں	مناسب ہے	کہ	تفصیل بیان کی جائے

یعنی شیوخ ادا نے وقف میں اسی اتباع خط کو ابن کثیر اور ابن عامر کے لئے بھی پسند کیا ہے گو ان دونوں بزرگوں سے یہ روایتاً منصوص نہیں۔

آگے فرماتے ہیں کہ بعض قراء سبعہ بعض مواضع میں رسم کے خلاف بھی وقف کرتے ہیں مناسب ہے اس کی تفصیل بیان کی جائے۔

(۳۷۸) اِذَا كُتِبَتْ بِالتَّاءِ هَاۤءُ مُؤَنَّثٍ
فَبِالْهَاءِ قِفْ حَقًّا رِّضًا وَّمُعَوِّلَا
حق ر

اِذَا	كُتِبَتْ	بِالتَّاءِ	هَاۤءُ مُؤَنَّثٍ
جب	لکھی جائے	تاء کے ساتھ	ھاء تانیث

فَبِالْهَاءِ	قِفْ	حَقًّا	رِضًا	وَمُعَوِّلَا
پس ھاء کے ساتھ	وقف کر	حق	پسندیدہ	اوراعتبار والا

یعنی ہاء تانیث مصاحف میں کہیں کہیں تاء مجرورہ کی شکل میں لکھی گئی ہے۔مکی بصری اور کسائی کے لئے وہاں وقف بالہاء ہوگا۔اور باقین کے لئے رسم کے مطابق بالتاء ہوگا۔

ہاء تانیث کل قرآن میں تیرہ کلمات میں اکتالیس جگہ بصورت تاء مجرور لکھی گئی ہے'ان کے علاوہ بارہ تاءات مجرورہ وہ ہیں جن کے کلمات میں واحد یا جمع ہونے میں قراء کا اختلاف ہوا ہے۔جو حضرات جمع پڑھتے ہیں وہ بالتاء وقف کریں گے۔اور جو واحد پڑھتے ہیں ان کے لئے حسب بیان ناظم وقف ہوگا۔

(۳۷۹) وَفِي اللَّاتِ مَعْ مَرْضَاتِ مَعْ ذَاتَ بَهْجَةٍ

وَلَاتَ رِضًا هَيْهَاتَ هَادِيهِ رُفِّلَا
ر ھ

وَفِي	اَللَّاتِ	مَعْ	مَرْضَاتِ	مَعْ	ذَاتَ بَهْجَةٍ
اور میں	اَللَّاتِ	ساتھ	مَرْضَاتِ	ساتھ	ذَاتَ بَهْجَةٍ

وَلَاتَ	رِضًا	هَيْهَاتَ	هَادِيهِ	رُفِّلَا
اور لَاتَ	پسندیدہ	هَيْهَاتَ	اس کی رہنمائی کرنیوالا	عظمت دیا گیا

یعنی اَفَرَاَيْتُمُ اللّٰتَ (نجم) میں لفظ مَرْضَاتِ میں جہاں بھی ہو' ذَاتَ بَهْجَةٍ (نمل) میں لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ (ص) میں کسائی کے لئے بالہاء اور باقین کے لئے بالتاء وقف ہوگا۔اور هَيْهَاتَ (مؤمنون میں دوجگہ) بزی و کسائی کے لئے بالہاء اور باقین کے لئے بالتاء وقف ہوگا۔

﴿قولہ﴾ هَادِيهِ رُفِّلَا: وقف مع الہاء کی رہنمائی کرنے والا' قابل تعظیم سمجھا گیا۔

(۳۸۰) وَقِفْ يَا اَبَهْ كُفْؤًا دَنَا وَكَاَيِّنِ الْ
د ك

وُقُوفُ بِنُونٍ وَهُوَ بِالْيَاءِ حُصِّلَا
ح

وَقِفْ	يَا اَبَهْ	كُفُوًا	دَنَا	وَكَاَيِّنْ
اور وقف کر	يَا اَبَهْ	مثال	قریب ہو گیا	اور کَاَيِّنْ

اَلْوُقُوْفُ	بِنُوْنِ	وَهُوَ	بِالْيَاءِ	حُصِّلَا
وقف	نون کے ساتھ	اور وہ	یاء کے ساتھ	حاصل کیا گیا

یعنی لفظ یَآ اَبَتِ جہاں بھی ہو شامی اور مکی کے لئے بالہاء وقف کرو جیسا کہ خود ناظم نے یَآ اَبَهْ فرما کر وقف کی توضیح فرمائی ہے۔ اور باقی قراء تاء پر وقف کرتے ہیں۔ یہاں تک ہاء تانیث کا مسئلہ ختم ہو گیا۔

آگے لفظ كَـاَيِّـنْ کے متعلق فرماتے ہیں جس میں خلاف قیاس نون تنوین بشکل نون ساکن مرسوم ہے۔ اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ بصری نے یاء کے ساتھ وَكَاَيّ اور باقیوں نے نون پر وقف کیا ہے۔

نون پر اتباع رسم کی وجہ سے اور یاء پر تنبیہ علی الاصل کے لئے وقف ہوا ہے۔ یہ حکم وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ اور فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ وغیرہ سب کو شامل ہے۔

لفظ كُفُوًا دَنَا، قِفْ میں ضمیر مخاطب سے حال ہے یعنی تو یَآ اَبَهْ میں بالہاء وقف کر اس حال میں کہ یہ ایک مثال ہے جو (اپنی دوسری مثالوں سے) قریب ہے۔

(۳۸۱) وَمَـالِ لَـدَى الْـفُـرْقَـانِ وَالْـكَـهْـفِ وَالـنِّـسَـآ

وَسَـالَ عَـلٰـى مَـا حَـجَّ وَالْـخُـلْـفُ رُتِّـلَا

د ح

وَمَالِ	لَدَى	اَلْفُرْقَانِ	وَالْكَهْفِ	وَالنِّسَآ
اور مَالِ	میں	الفرقان	اور الكهف	اور النساء

وَسَالَ	عَلٰى	مَا	حَجَّ	وَالْخُلْفُ	رُتِّلَا
اور معارج	پر	مَا	غالب ہوا	اور اختلاف	واضح کیا گیا

یعنی لفظ مَـالِ میں جو فرقان، کہف، نساء اور معارج میں ہے ابو عمرو بلا خلف اور کسائی بالخلف لفظ مَـا پر وقف کرتے ہیں۔ اور باقین چاروں جگہ رسم کی اتباع کرتے ہوئے لام پر وقف کرتے ہیں۔

گو ناظمؒ کے نزدیک تفصیل یہی ہے مگر علامہ جزری نشر میں فرماتے ہیں کہ بصری اور کسائی دونوں کے لئے مَـــا اور لام دونوں پر وقف صحیح ہے۔ گویا دونوں کے لئے خُلف ہے۔

یہ واضح رہے کہ مَا یا لام پر وقف کا موقعہ نہیں مگر اختیاری یا اضطراری صحیح ہے۔ لہٰذا مَـالِ هٰذَا یا مَـالِ هٰٓؤُلَآءِ میں لِهٰذَا یا لِهٰٓؤُلَآءِ سے ابتدا کرنا صحیح نہیں۔

(۳۸۲) وَيَـــا اَيُّهَـــا فَـــوْقَ الـــدُّخَـــانِ وَاَ يُّهَـــا
لَـــدَى الـــنُّـــوْرِ وَالـــرَّحْــمٰـــنِ رَافَــقْـــنَ حُــمَّلَا
ح د

وَيَا أَيُّهَا	فَوْقَ الدُّخَانِ	وَ أَيُّهَا
اور يَا أَيُّهَا	الدخان کے اوپر	اور أَيُّهَا

لَدٰى	اَلنُّوْرِ	وَالرَّحْمٰنِ	رَافَقْنَ	حُمَّلَا
میں	النور	اور الرحمٰن	صحبت اختیار کی	ناقلین

سورۂ دخان سے اوپر یعنی زخرف میں يَـآ اَيُّـهَ السَّـاحِرُ اسی طرح سورۂ نور اور رحمٰن میں لفظ اَيُّهَـا بغیر الف کے مرسوم ہے۔ ان تینوں میں بصری و کسائی نے اصل کے مطابق الف پر اور باقیوں نے رسم کی اتباع میں ھاء پر وقف کیا ہے۔

رَافَقْنَ حُمَّلَا: حُمَّلَ حَامِلٌ کی جمع ہے۔ اس سے ناقلین قراءت مراد ہیں، یعنی لفظ يَـآيُّهُ کے تینوں لفظوں نے اپنے ناقلین کی رفاقت کی ہے۔

(۳۸۳) وَفِـى الْـهَـا عَـلَـى الْاِتْـبَـاعِ ضَـمَّ ابْـنُ عَـامِـرٍ
لَـــدَى الْـــوَصْـــلِ وَالْـــمَـــرْسُـــوْمُ فِـيْـهِـنَّ اُخْـيِلَا

وَفِي	اَلْهَا	عَلٰى	اَلْاِتْبَاعِ	ضَمَّ	اِبْنُ عَامِرٍ
اور میں	ھاء	پر	اتباع	ضمہ	ابن عامر

لَدٰى	اَلْوَصْلِ	وَالْمَرْسُوْمُ	فِيْهِنَّ	اُخْيِلَا
میں	وصل	اور رسم	ان میں	ظاہر کردیا

ابن عامر شامی نے حالت وصل میں اَیُّهُ جو بغیر الف مرسوم ہے۔ مضموم الہاء پڑھا ہے اور باقین نے بفتح ھاء، دراصل ھاء کا ضمہ قبیلہ بنی اسد کی لغت ہے اور وجہ اس ضمہ کی ماقبل ھاء یعنی یاء کا ضمہ ہے۔ اسی وجہ سے فرمایا عَلَی الْاِتْبَاعِ۔ ای علی اتباع الیاء۔

﴿قولہ﴾ وَالْمَرْسُوْمُ فِيْهِنَّ اَخْيَلَا فرماتے ہیں کہ رسم الخط بھی ان تین کلمات کا یہی خیال پیدا کرتا ہے کہ ضمہ کی قراءت کی شمولیت کے لئے ہی غالباً حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان تینوں جگہ میں اس لفظ کو محذوف الالف لکھا ہوگا۔ اسی لئے باقی تمام قرآن میں نہ یہ اختلاف تھا اور نہ الف کو حذف کیا گیا۔

(۳۸۴) وَقِفْ وَيْكَاَنَّهُ وَيْكَاَنَّ بِرَسْمِهٖ

وَبِالْيَاءِ قِفْ رِفْقًا وَبِالْكَافِ حُلِّلَا
ر ح

بِرَسْمِهٖ	وَيْكَاَنَّ	وَيْكَاَنَّهٗ	وَقِفْ
اس کی رسم کے مطابق	وَيْكَاَنَّ	وَيْكَاَنَّهٗ	اور وقف کر

حُلِّلَا	وَبِالْكَافِ	رِفْقًا	قِفْ	وَبِالْيَاءِ
جائز کر دیا گیا	اور کاف کے ساتھ	مہربانی والا	وقف کر	اور یاء پر

یعنی وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ اور وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ (دونوں سورۂ قصص میں ہیں) میں غیر کسائی وبصری کے لئے رسم کے مطابق وقف کرو۔ یعنی وَيْكَاَنَّهٗ میں ھاء ساکنہ پر اور وَيْكَاَنَّ میں نون مشدد پر کیونکہ دونوں میں یاء کاف کے ساتھ اور کاف اَنَّ کے ساتھ متصل مرسوم ہے۔

اور کسائی کے لئے دونوں میں یاء پر اور بصری کے لئے کاف پر وقف کیا جائے گا۔ گو ان دونوں قاریوں کے لئے جیسا کہ قول محقق ہے آخر کلمہ پر بھی وقف کرنا صحیح ہے۔

﴿نوٹ﴾ یاء پر وقف کی صورت میں کاف سے اور کاف پر وقف کی صورت میں اَنَّ سے ابتدا کرنا صحیح نہیں۔ بصری نے کاف پر وقف کر کے لفظ وَيْكَ کو مستقل کلمہ قرار دیا ہے۔ جو اصل میں وَيْلَكَ تھا۔ اور کسائی کے نزدیک لفظ وَیْ کلمہ تعجب ہے جو كَاَنَّ پر داخل ہے۔

(۳۸۵) وَاَيًّـا بِـأَيًّـا مَـا شَـفَـا وَسِـوَاهُـمَـا
ش

بِـمَـا وَبِـوَادِ الـنَّـمْـلِ بِـالْـيَـا سَـنًـا تَلَا
س ت

وَسِوَاهُمَا	شَفَا	بِأَيًّا مَّا	وَاَيًّا
اوران دونوں کے ماسوی	شفادی	أَيًّا مَّا میں	اور اَيًّا

تَلَا	سَنًا	بِالْيَا	وَبِوَادِ النَّمْلِ	بِمَا
تابع ہوئی	روشنی	یاء کے ساتھ	اور وَادِ النَّمْلِ پر	مَا پر

یعنی حمزہ کسائی نے اَیًّا مَّا تَدْعُوْا (اسراء) میں تنوین کو الف سے بدلتے ہوئے لفظ اَیًّا پر وقف جائز قرار دیا ہے اور باقین نے مَا پر وقف کیا ہے' کیونکہ یہ اَیًّا کے ساتھ بطور صلہ مرسوم ہے۔

ناظمؒ کے کلام کی یہ شرح تیسیر کے بیان کے مطابق ہے لیکن نشر میں ارجح اور اقرب الی الصواب اَیًّـا پر یا مَـا پر وقف کرنے کا جواز تمام قراء کے لئے نقل کیا گیا ہے کیونکہ رسماً دونوں کلمے مفصول مرسوم ہیں اور بہر صورت اتباع رسم ہو جائے گا۔

عَلٰی وَادِ النَّمْلِ میں کسائی نے وَادِ کو وقف میں وَادِیْ پڑھا ہے یعنی دال پر نہیں بلکہ یاء پر وقف کرتے ہیں' باقی حضرات رسم کے مطابق دال پر وقف کرتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ بِالْیَا سَنًا تَلَا: یاء کے ساتھ ایک روشنی تابع ہوئی ہے مطلب یہ کہ یاء پر وقف کرنے سے اصل پر روشنی پڑتی ہے۔

(۳۸۶) وَفِيْـمَـهْ وَمِـمَّـهْ قِفْ وَعَـمَّـهْ لِـمَـهْ بِـمَـهْ

بِـخُـلْـفٍ عَـنِ الْـبَـزِّيِّ وَادْفَـعْ مُـجَـهِّلَا

بِمَهْ	لِمَهْ	وَعَمَّهْ	قِفْ	وَمِمَّهْ	وَفِيْمَهْ
بِمَهْ	لِمَهْ	اور عَمَّهْ	وقف کر	اور مِمَّهْ	اور فِيْمَهْ

مُجَهِّلَا	وَادْفَعْ	الْبَزِّيِّ	عَنْ	بِخُلْفٍ
جہالت کی طرف منسوب کرنے والا	اور دفع کر	البزی	سے	اختلاف کے ساتھ

یعنی مَـا استفامیہ جس پر حرف جر داخل ہونے کی صورت میں الف حذف ہوگیا ہو بزی کے لئے بالخلف ہاء سکتہ پر وقف کرو۔ جیسے فِیمَ اَنْتَ- مِمَّ خُلِقَ- عَمَّ یَتَسَآءَ لُوْنَ-لِمَ اَذِنْتَ- بِمَ یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ' ہاء سکتہ پر اس لئے وقف کیا گیا تا کہ مَا سے الف کے حذف کے بعد میم کے فتحہ کی جو حذف الف پر دال ہے۔ حفاظت ہو سکے اور باقین نے ہاء کے بغیر میم پر وقف کیا ہے تا کہ اتباع رسم ہو جائے اور بزی کی دوسری وجہ بھی یہی ہے۔

﴿قولہ﴾ وَادْفَعْ مُجَهِّلَا: یعنی جن لوگوں نے اس قراءت کو جہالت کی طرف منسوب کیا تو ان لوگوں کو شواہد کے ساتھ دفع کر۔

بَابُ مَذَاهِبِهِمْ فِیْ یَآءَ اتِ الْاِضَافَةِ (۳۳)

یعنی وہ یاء متکلم جو اکثر مضاف الیہ ہوتی ہے اگر چہ بعض حالات میں مفعول بھی ہوتی ہے۔ اگلا باب بعنوان ''یاءات زوائد'' آرہا ہے۔ ان دونوں میں حسب ذیل وجوہ سے فرق کیا جاسکتا ہے۔

﴿یاءاضافت﴾

(۱) کلمے کے نفس اصول سے نہیں ہوتی بلکہ یاء متکلم ہوتی ہے۔ (۲) یہ یاء ثابت فی الرسم ہوتی ہے۔ (۳) اس میں اختلاف فتح واسکان میں دائر ہوتا ہے۔ (۴) یاء اضافت کلمہ کی تینوں قسموں کے ساتھ آتی ہے۔

﴿یاءزائدہ﴾

مذکورہ صورتوں کے برعکس ہے یعنی (۱) وہ نفس اصول کلمہ سے ہوتی ہے۔ (۲) ثابت یا محذوف الشکل ہوتی ہے۔ (۳) اس میں اختلاف' حذف واثبات میں دائر ہوتا ہے۔ (۴) یہ یاء صرف فعل یا اسم میں آتی ہے حرف میں نہیں آتی۔

(۳۸۷) وَلَیْسَتْ بِلَامِ الْفِعْلِ یَآءُ اِضَافَةٍ
وَمَا هِیَ مِنْ نَّفْسِ الْاُصُوْلِ فَتُشْكِلَا

وَلَیْسَتْ	بِلَامِ الْفِعْلِ	یَآءُ اِضَافَةٍ
اور نہیں ہے	فعل کا لام	اضافت کی یاء

وَمَا	هِیَ	مِنْ	نَفْسِ الْاُصُوْلِ	فَتُشْكِلَا
اور نہ	وہ	سے	نفس اصول	کہ وہ مشکل میں ڈالے

یعنی یاءاضافت کی پہچان یہ ہے کہ وہ لام فعل نہیں ہوتی بلکہ یہ کہنا زیادہ بہتر ہوگا کہ وہ کلمہ کے اصل حروف میں سے ہی نہیں ہوتی کہ جس کی وجہ سے وہ یاء زائدہ کے ساتھ ہم شکل ہو۔

(۳۸۸) وَلٰكِنَّهَا كَالْهَاءِ وَالْكَافِ كُلُّ مَا

تَلِيْهِ يُرٰى لِلْهَاءِ وَالْكَافِ مَدْخَلَا

مَا	كُلُّ	كَالْهَاءِ وَالْكَافِ	وَلٰكِنَّهَا
وہ	ہر	ہاءاور کاف کی طرح	اور لیکن یہ
مَدْخَلَا	لِلْهَاءِ وَالْكَافِ	يُرٰى	تَلِيْهِ
داخل ہونے کی جگہ	ھاءاور کاف کے لئے	دیکھا جاتا ہے	اسکے ساتھ متصل ہوتی ہے

بلکہ یہ یاءاضافت زائد اور مضاف الیہ ہونے میں ھاءاور کاف کی طرح ہوتی ہے کہ یاء کی بجائے ھاءاور کاف کو داخل کر دیا جائے تو لغۃً صحیح ہو۔ جیسے نَفْسِيْ۔ نَفْسُكَ۔ نَفْسَهٗ۔

﴿توضیح﴾

یاءاضافت سے مراد یاء متکلم ہے جیسے عَذَابِيْ۔ لِيَبْلُوَنِيْ۔ اِنِّيْ۔ لِيْ' اس کا ہمیشہ مضاف الیہ ہونا ہی ضروری نہیں بلکہ کبھی منصوب المحل بھی ہوتی ہے۔ جیسے اِنِّيْ۔ اٰتَانِيْ۔ ذَرُوْنِيْ' یہ دو قسم پر ہوتی ہے۔ محذوف الشکل' ثابت الشکل' محذوف پر کلام اگلے باب میں آتا ہے۔ ثابت الشکل میں اختلاف فتح اور اسکان میں دائر ہوتا ہے۔ لغت عرب میں فتحہ واسکان دونوں صحیح ہیں۔ امرأالقیس کہتا ہے:

ع فَفَاضَتْ دُمُوْعُ الْعَيْنِ مِنِّيْ صَبَابَةً

عَلَى النَّحْرِ حَتّٰى بَلَّ دَمْعِيَ مِحْمَلِيْ

اول مصرعہ میں مِنِّيْ ساکن الیاء' دوسرے میں دَمْعِيَ مفتوح الیاء ہے۔

(۳۸۹) وَفِيْ مِائَتَيْ يَاءٍ وَعَشْرٍ مُنِيْفَةٍ

وَثِنْتَيْنِ خُلْفُ الْقَوْمِ اَحْكِيْهِ مُجْمَلَا

وَفِی	مِائَتَیْ	یَاءٍ	وَعَشْرٍ	مُنِیفَةٍ
اور میں	دوسو	یاءات	اور دس	زائدہ

وَثِنْتَیْنِ	خُلْفُ الْقَوْمِ	اَحْکِیْهِ	مُجْمَلاً
اور دو	جماعت کا اختلاف	میں اسے بیان کروں گا	مختصر کیا ہوا

یعنی جن یاءات اضافت میں فتحہ واسکان کے لحاظ سے قراء میں اختلاف ہوا ہے وہ کل دوسو بارہ ہیں جن کو میں یہاں اجمالی طور پر اور فرش میں ہر سورت کے ختم پر مفصلاً بیان کروں گا۔

﴿قولہ﴾ مُنِیفَةٍ یعنی زَائِدَةٍ۔

(۳۹۰) فَتِسْعُوْنَ مَعْ هَمْزٍ بِفَتْحٍ وَتِسْعُهَا
سَمَا فَتْحُهَا اِلَّا مَوَاضِعَ هُمَّلاَ

سما

فَتِسْعُوْنَ	مَعْ	هَمْزٍ	بِفَتْحٍ	وَتِسْعُهَا
پس نوے	ساتھ	ہمزہ	فتح کے ساتھ	اور ان کی نو
سَمَا	فَتْحُهَا	اِلَّا	مَوَاضِعَ	هُمَّلاَ
بلند ہو گیا	ان کا فتحہ	سوائے	مواقع	ترک کر دیئے گئے

یعنی ان دوسو بارہ یاءات میں سے ننانوے یاءات وہ ہیں جن کے بعد ہمزہ قطعی مفتوح آیا ہے۔ ان ننانوے یاءات میں نافع، مکی اور بصری نے فتح پڑھا ہے۔ اور باقین نے سکون، سوائے ان چند مواضع کے جو اس اصول سے خارج ہیں۔ جن کی تعداد پینتیس ہے اور انہیں کا بیان آئندہ شعروں میں آ رہا ہے۔

(۳۹۱) فَاَرِنِیْ وَتَفْتِنِّیْ اتَّبِعْنِیْ سُکُوْنُهَا
لِکُلٍّ وَتَرْحَمْنِیْ اَکُنْ وَلَقَدْ جَلاَ

فَأَرْنِي	وَتَفْتِنِّي	اِتَّبِعْنِي	سُكُوْنُهَا
پس اَرْنِي	اور تَفْتِنِّي	اِتَّبِعْنِي	ان کا سکون
لِكُلٍّ	وَتَرْحَمْنِي اَكُنْ	وَلَقَدْ	جَلاَ
تمام کے لئے	اور تَرْحَمْنِي اَكُنْ	اور البتہ تحقیق	واضح کر دیا

یعنی اَرْنِي اَنْظُرْ اِلَيْكَ (اعراف) وَلَا تَفْتِنِّي اَلَا فِي الْفِتْنَةِ (توبہ) فَاتَّبِعْنِي اَهْدِكَ (مریم) وَتَرْحَمْنِي اَكُنْ (ھود) ان چار یاءات کے بعد اگرچہ ہمزہائے مفتوحہ آئے ہیں مگر یہ ان ننانوے کے شمار میں داخل نہیں کیونکہ ان یاءات کو قراء سبعہ نے باتفاق ساکن ہی پڑھا ہے۔

(۳۹۲) ذَرُوْنِي وَادْعُوْنِي اذْكُرُوْنِي فَتْحُهَا

دَوَاءٌ وَاَوْزِعْنِي مَعًا جَادَ هُطَّلَا

ھ ج د

ذَرُوْنِي	وَادْعُوْنِي	اُذْكُرُوْنِي	فَتْحُهَا
ذَرُوْنِي	اور اَدْعُوْنِي	اُذْكُرُوْنِي	ان کا فتحہ

دَوَاءٌ	وَاَوْزِعْنِي	مَعًا	جَادَ	هُطَّلَا
دوا	اور اَوْزِعْنِي	دونوں	برسا	مسلسل برسنے والے بادل

ذَرُوْنِي اَقْتُلْ - اُدْعُوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ (دونوں سورۂ غافر میں) فَاذْكُرُوْنِي اَذْكُرْكُمْ (بقرہ) ان یاءات کو ابن کثیر مکی نے مفتوح اور باقین نے ساکن پڑھا ہے۔ اور اَوْزِعْنِي اَنْ اَشْكُرَ (نمل واحقاف) ان یاءات کو ورش اور بزی نے فتحہ سے اور باقین نے سکون سے پڑھا ہے۔

﴿قولہ﴾ جَادَ هُطَّلَا: هُطَّلَ، هَاطِلٌ کی جمع، مسلسل برسنے والا بادل، کلام استعارہ پر مبنی ہے۔ یعنی قاری کی

بخشش مسلسل برسنے والے بادلوں کی طرح ہوئی۔

(۳۹۳) لِيَبْلُوَنِي مَعَهُ سَبِيلِي لِنَافِعٍ
وَعَنْهُ وَلِلْبَصْرِي ثَمَانٍ تُنُخِّلَا

لِيَبْلُوَنِي	مَعَهُ	سَبِيلِي	لِنَافِعٍ
لِيَبْلُوَنِي	اس کے ساتھ	سَبِيلِي	نافع کے لئے

وَعَنْهُ	وَلِلْبَصْرِي	ثَمَانٍ	تُنُخِّلَا
اور اس سے	اور بصری کے لئے	آٹھ	انتخاب کیا گیا

یعنی سورۂ نمل میں لِيَبْلُوَنِي ءَ اَشْكُرُ اور اس کے ساتھ ہی قُلْ هٰذِهٖ سَبِيلِيَ اَدْعُوْا (یوسف) میں یاءات کو نافع نے فتحہ اور باقین نے سکون سے پڑھا ہے۔ اور انہیں نافع اور بصری کے لئے آٹھ یاءات میں فتحہ منتخب ہوا ہے۔ آگے وہ آٹھ مواضع بیان کرتے ہیں۔

﴿قوله﴾ تُنُخِّلَ: یعنی اختیر۔

(۳۹۴) بِيُوسُفَ اِنِّي الْاَوَّلَانِ وَلِي بِهَا
وَضَيْفِي وَيَسِّرْلِي وَ دُوْنِي تَمَثَّلَا

بِيُوسُفَ	اِنِّي	الْاَوَّلَانِ	وَلِي	بِهَا
یوسف میں	اِنِّي	پہلی دو	اور لِي	اس میں

وَضَيْفِي	وَيَسِّرْلِي	وَ دُوْنِي	تَمَثَّلَا
اور ضَيْفِي	وَيَسِّرْلِي	اور دُوْنِي	معین ہو گیا

سورۂ یوسف میں اِنِّيَ اَرٰنِيْ اَعْصِرُ خَمْرًا اور اِنِّيَ اَرٰنِيْ اَحْمِلُ سورۂ یوسف ہی میں اَوَّلَانِ کی قید لگا کر ان دو مواقع کی تعیین اس لئے کی کہ اسی سورت میں تین یاءات اور بھی ہیں جن کے بعد ہمزہ مفتوح ہے یعنی اِنِّيْ اَرٰى سَبْعَ

بَقَرٰتٍ، اِنِّیْ اَنَا اَخُوْكَ، اِنِّیْ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ ان تینوں میں اصل کے مطابق مرموزین سما (نافع۔مکی۔بصری) فتحہ پڑھتے ہیں۔لہٰذا مستثنیات میں داخل نہیں ہوسکتیں۔اور حَتّٰی یَاْذَنَ لِیْٓ اَبِیْٓ جو اسی سورۃ یوسف میں ہے اور ضَیْفِیْ اَلَیْسَ مِنْكُمْ (ہود) اور وَیَسِّرْلِیْٓ اَمْرِیْ (طٰہٰ) اور مِنْ دُوْنِیْٓ اَوْلِیَآءَ (کہف)

(۳۹۵) وَیَـاءَ انِ فِـیْ اجْـعَـلْ لِـیْ وَاَرْبَـعٌ اِذْحَـمَـتْ
هُـدَاهَـا وَلٰـكِـنِّـیْ بِهَـا اثْـنَـانِ وُكِّلَا

وَیَاءَ انِ	فِیْ	اِجْعَلْ لِیْ	وَاَرْبَعٌ	اِذْ	حَمَتْ
اور دو یاءات	میں	اِجْعَلْ لِیْ	اور چار	اس لئے	حمایت کی

هُدَاهَا	وَلٰكِنِّیْ	بِهَا	اِثْنَانِ	وُكِّلَا
اپنے ہدایت یافتہ	اور لٰكِنِّیْ	اس میں	دو	سپرد کی گئیں

اور دو یاءات اِجْعَلْ لِّیْٓ اٰیَةً (آل عمران و مریم) میں ہیں۔یہاں تک وہ آٹھ یاءات پوری ہوگئیں جن میں نافع اور بصری نے فتحہ اور باقین نے سکون پڑھا ہے۔

اور چار یاءات ہیں جن میں نافع، بصری اور بزی فتحہ پڑھتے ہیں، ان میں سے دو یاءات لفظ لٰـكِـنِّیْ میں ناقلین کے سپرد کی گئی ہیں۔یعنی لٰكِنِّیْٓ اَرٰىكُمْ (ہود و احقاف میں)

﴿قولہ﴾ اِذْحَمَتْ هُدَاهَا: یعنی ان چار یاءات نے اپنے مبنی بر ہدایت ہونے کی حمایت و تائید کی ہے۔

(۳۹۶) وَتَـحْـتِـیْ وَقُـلْ فِـیْ هُـوْدَ اِنِّـیْٓ اَرٰاكُـمْ
وَقُـلْ فَـطَـرَنْ فِـیْ هُـوْدَ هَـادِیْـهِ اَوْصَلَا

وَتَحْتِیْ	وَقُلْ	فِیْ	هُوْدَ	اِنِّیْٓ اَرٰاكُمْ
اور تَحْتِیْ	اور کہہ	میں	ہود	اِنِّیْٓ اَرٰاكُمْ

وَقُلْ	فَطَرَنْ	فِيْ	هُوْدَ	هَادِيْهِ	اَوْصَلَا
	فَطَرَنِيْ	میں	ہود	اس کی ہدایت کرنیوالا	پہنچایا

یعنی مِنْ تَحْتِيَ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ (زخرف) اور اِنِّيَ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ (ہود) اور باقین نے ان چاروں کو ساکن پڑھا ہے' آگے کہتے ہیں۔ ''اور کہہ تو کہ نافع اور بزی نے سورۂ ہود میں فَطَرَنِيَ اَفَلَا کو یاء کے فتح سے پڑھا ہے۔'' اور باقیوں نے ساکن۔

فَطَرَنْ: ضرورت شعری سے ناظمؒ نے حذف یاء کے ساتھ فرمایا ہے۔

﴿قولہ﴾ هَادِيْهِ اَوْصَلَا: یعنی فتحہ کی راہنمائی کرنے والے نے یوں ہی پہنچایا ہے۔

(۳۹۷) وَيَحْزُنُنِيْ حِرْمِيُّهُمْ تَعِدَانِنِيْ
حرمی
حَشَرْتَنِيَ اعْمٰى تَاْمُرُوْنِيْ وَصَّلَا

وَيَحْزُنُنِيْ	حِرْمِيُّهُمْ	تَعِدَانِنِيْ
اور يَحْزُنُنِيْ	ان کے حرمی	تَعِدَانِنِيْ
حَشَرْتَنِيْ اَعْمٰى	تَاْمُرُوْنِيْ	وَصَّلَا
حَشَرْتَنِيْ اَعْمٰى	تَاْمُرُوْنِيْ	پہنچایا

یعنی نافع اور مکی نے چار یاءات لَيَحْزُنُنِيَ اَنْ تَذْهَبُوْا (یوسف) اَتَعِدَانِنِيَ اَنْ اُخْرَجَ (احقاف) حَشَرْتَنِيَ اَعْمٰى (طٰہٰ) قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْنِيَ (زمر) میں فتحہ پڑھا ہے۔ اور باقیوں نے ساکن۔

یہاں تک ان یاءات کا بیان ہوا ہے جو مرموزین سما نافع' مکی' بصری' مجموعی طور پر تینوں کے لئے مفتوح نہیں حالانکہ ان یاءات کے بعد ہمزہ مفتوحہ ہے' لیکن ان یاءات میں غیر نافع و مکی و بصری' اپنے اصول پر قائم رہے ہیں' یعنی ان باقین نے یاء کو ساکن ہی پڑھا ہے۔

آگے اب ان یاءات کا بیان ہوگا جن کے فتحہ پڑھنے میں غیر مرموزین سما بھی شریک ہو گئے ہیں۔

﴿نوٹ﴾ اس شعر میں چار یاءات کا ذکر ہے' ان میں سے دو کو ساکن اور دو کو مفتوح نظم کیا ہے۔ یہ محض وزن شعر کا تقاضا

ہے۔اور حَشَرْتَنِیَ اَعْمٰی میں ہمزہ کی حرکت اپنے ماقبل یاء کی طرف ضرورت وزن کی وجہ سے نقل کی گئی ہے۔

(۳۹۸) اَرَهْطِیْ سَمَا مَوْلـًى وَمَا لِیْ سَمَا لِوًى

سما م سما ل

لَعَلِّیْ سَمَا كُفْوًا مَعِیْ نَفَرُ الْعُلَا

سما ك نفر ا

لِوًی	سَمَا	وَمَا لِیْ	مَوْلًی	سَمَا	اَرَهْطِیْ
جھنڈا	بلند ہوگیا	اور مَا لِیْ	مددگار	بلند ہوگیا	اَرَهْطِیْ
اَلْعُلَا	نَفَرُ	مَعِیْ	كُفُوًا	سَمَا	لَعَلِّیْ
عالی	جماعت	مَعِیْ	مماثل	بلند ہوگیا	لَعَلِّیْ

اس میں اور آئندہ شعر میں ان یاءات کا بیان ہے جن کے مفتوح پڑھنے میں نافع، مکی اور بصری کے علاوہ کچھ اور حضرات بھی شریک ہوگئے ہیں، فرماتے ہیں اَرَهْطِیَ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ (ہود) کی یاء کو مفتوح پڑھنے میں ابن ذکوان نے بھی مرموزین سما کی موافقت کی ہے۔اور يٰقَوْمِ مَالِیَ اَدْعُوكُمْ (غافر) کی یاء کو مفتوح پڑھنے میں سما کے ساتھ ہشام نے بھی موافقت کی ہے۔اور لَعَلِّیَ جہاں بھی ہو اس کی یاء کو سما کے ساتھ شامی نے بھی مفتوح پڑھا ہے، اور مَعِیَ اَبَدًا (توبہ) اور مَعِیَ اَوْ رَحِمَنَا (ملک) کی یاء کے فتحہ میں سما کے ساتھ شامی اور حفص (رمز اگلے شعر میں آتی ہے) نے بھی موافقت کی ہے۔

﴿نوٹ﴾ لَعَلِّیَ چھ جگہ آتا ہے۔ لَعَلِّیَ اَرْجِعُ (یوسف) لَعَلِّیَ اٰتِيْكُمْ (طٰہٰ، قصص) لَعَلِّیَ اَعْمَلُ صَالِحًا (مومنون) لَعَلِّیَ اَطَّلِعُ (قصص) لَعَلِّیَ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ (غافر)

﴿لغات﴾ مَوْلًی بمعنی ناصر۔ لِوای بمعنی علم، مراد شہرت ہے۔ كُفُوًا، مماثل ترکیب میں یہ تینوں تمیز ہیں۔

﴿قولہ﴾ نَفَرُ الْعُلَا: جماعت عالیہ، یعنی لفظ مَعِیْ ایک عالی جماعت والا ہے۔

(۳۹۹) عِمَادٌ وَتَحْتَ النَّمْلِ عِنْدِیْ حُسْنُهُ

ع ح

اِلٰی دُرِّهٖ بِالْخُلْفِ وَافَقَ مُوْهَلَا

ا د

عِمَادٌ	وَتَحْتَ النَّمْلِ	عِنْدِیْ	حُسْنُهٗ
بلند	اور النمل کے نیچے	عِنْدِیْ	اس کا حسن

اِلٰی	دُرِّهٖ	بِالْخُلْفِ	وَافَقَ	مُوْهَلَا
طرف	اپنا موتی	اختلاف کے ساتھ	موافقت کی	اہل ٹھہرایا گیا

یعنی هُمْ عِمَادٌ شہرت و بلندی مراد ہے۔ عماد کی رمز کا تعلق گزشتہ شعر سے ہے۔ آگے فرماتے ہیں کہ نمل سے نیچے والی سورت یعنی قصص میں قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیَ کی یاء کو بصری اور نافع نے بلا خُلف اور مکی نے بالخُلف مفتوح پڑھا ہے۔ اور باقین نے ساکن۔ لیکن یہ واضح رہے کہ مکی کے خُلف کا مطلب یہ ہے کہ بزی کے لئے فتح اور قنبل کے لئے اسکان ہے۔ (کذا حققہ فی النشر)

یہاں تک ان یاءات کا بیان ختم ہو گیا جن کے بعد ہمزہ مفتوحہ آتا ہے۔

شعر کا لفظی ترجمہ: اور سورت نمل کے نیچے عِنْدِیْ میں فتحہ کے حسن نے اپنے موتی کے اختلاف کے ساتھ ایک ایسے قاری سے موافقت کی جو اہل ٹھہرایا گیا ہے۔

(۴۰۰) وَثِنْتَانِ مَعْ خَمْسِيْنَ مَعْ كَسْرِ هَمْزَةٍ

بِفَتْحِ اُوْلِیْ حُكْمٍ سِوٰی مَا تَعَزَّلَا

وَثِنْتَانِ	مَعْ	خَمْسِيْنَ	مَعْ	كَسْرِ	هَمْزَةٍ
اور دو	ساتھ	پچاس	ساتھ	کسرہ	ہمزہ

بِفَتْحِ	اُوْلِیْ حُكْمٍ	سِوٰی	مَا	تَعَزَّلَا
فتحہ کے ساتھ	انصاف والے	سوائے	جو	جدا ہو گیا

یعنی دو سو باون یاءات اضافت میں سے باون کے بعد ہمزہ قطعیہ مکسورہ آیا ہے۔ جیسے مِنِّیْۤ اِلَّا، مِّنِّیْ اِنَّكَ وغیرہ۔ ان یاءات میں اصول یہ ہے کہ نافع و بصری ان کو مفتوح پڑھتے ہیں اور باقی قراء ساکن۔ مگر کچھ مواقع ہیں جن میں اس اصول کے خلاف ہوا ہے آگے ان مستثنیات کا بیان آتا ہے۔

﴿قولہ﴾ بِفَتْحِ اُولِیْ حُکْمٍ' ای بفتح جماعة اصحاب حکم و عدل.

﴿قولہ﴾ سِوٰی مَا تَعَزَّلَا: یعنی سوائے ان یاءات کے جو اس اصول سے علیحدہ ہوگئی ہیں۔

(۴۰۱) بَنَاتِیْ وَ اَنْصَارِیْ عِبَادِیْ وَلَعْنَتِیْ

وَمَا بَعْدَهٗ اِنْ شَآءَ بِالْفَتْحِ اُهْمِلَا

بَنَاتِیْ	وَ اَنْصَارِیْ	عِبَادِیْ	وَلَعْنَتِیْ
بَنَاتِیْ	اور اَنْصَارِیْ	عِبَادِیْ	اور لَعْنَتِیْ

وَمَا	بَعْدَهٗ	اِنْ شَآءَ	بِالْفَتْحِ	اُهْمِلَا
اور وہ	اس کے بعد	اِنْ شَآءَ	فتحہ کے ساتھ	چھوڑ دیا گیا

یعنی آٹھ یاءات ہیں جن میں اصول مذکورہ کے خلاف صرف نافع فتح پڑھتے ہیں اور بصری جمہور کی موافقت کرتے ہوئے ساکن پڑھتے ہیں وہ آٹھ یاءات یہ ہیں۔

بَنَاتِیْۤ اِنْ کُنْتُمْ (حجر) اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰہِ (آل عمران وصف) بِعِبَادِیْۤ اِنَّکُمْ (شعراء) لَعْنَتِیْۤ اِلٰی (ص) سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ (کہف وقصص وصٰفت)

﴿قولہ﴾ وَمَا بَعْدَهٗ: ای الیاء الذی ما بعده ان شاء. اُهْمِلَا۔ یعنی جس میں اصول مذکورہ چھوڑ دیا گیا ہے۔

(۴۰۲) وَفِیْ اِخْوَتِیْ وَرْشٌ یَدِیْ عَنْ اُولِیْ حِمًی

وَفِیْ رُسُلِیْ اَصْلٌ کَسَا وَافِیَ الْمُلَا

وَفِیْ	اِخْوَتِیْ	وَرْشٌ	یَدِیْ	عَنْ	اُولِیْ	حِمًی
اور میں	اِخْوَتِیْ	ورش	یَدِیْ	سے	والے	حمایت

وَفِیْ	رُسُلِیْ	اَصْلٌ	كَسَا	وَافِيَ	اَلْمُلَا
اور میں	رُسُلِیْ	اصل	پہنی	وسیع	چادر

یعنی وَبَیْنَ اِخْوَتِیَ اِنَّ (یوسف) میں صرف ورش نے فتحہ پڑھا ہے اور باقی نے ساکن۔ اور یَدِیَ اِلَیْکَ (مائدہ) حفص، نافع اور بصری نے فتحہ پڑھا ہے باقیوں نے ساکن اور وَرُسُلِیَ اِنَّ اللّٰهَ (مجادلہ) میں نافع اور شامی نے فتحہ پڑھا ہے۔ اور باقی نے سکون۔

﴿قولہ﴾ وَفِیْ رُسُلِیَ اَصْلٌ ترجمہ اور رُسُلِیْ میں ایک اصل نے وسیع چادر پہنی ہے۔

(۴۰۳) وَ اُمِّیْ وَاَجْرِیْ سُكِّـنَـا دِیْـنُ صُـحْبَةٍ

صحبة

دُعَـآءِیْ وَ اٰبَـآءِیْ لِـكُـوْفٍ تَـجَـمَّلَا

وَاُمِّیْ	وَاَجْرِیْ	سُكِّنَا	دِیْنُ صُحْبَةٍ
اور اُمِّیْ	اور اَجْرِیْ	دونوں کو ساکن پڑھا گیا	جماعت کا مذہب
دُعَآءِیْ	وَ اٰبَآءِیْ	لِكُوْفٍ	تَجَمَّلَا
دُعَآءِیْ	اور اٰبَآءِیْ	کوفیین کے لئے	جمیل ہو گیا

یعنی کہ شعبہ، حمزہ اور کسائی نے دس کلمات میں یاءات کو ساکن پڑھا ہے۔

اُمِّیَ اِلٰـهَیْنِ (مائدہ) اَجْرِیَ اِلَّا (یونس میں ایک جگہ اور ہود میں دو جگہ، سورۂ شعراء میں پانچ جگہ، اور سبا میں ایک جگہ) آگے فرماتے ہیں دُعَآءِیَ اِلَّا (نوح) اور مِلَّةَ اٰبَآءِیَ اِبْرَاهِیْمَ (یوسف) میں یاء اضافت کوفیین کے لئے اسکان کے ساتھ حسین ہوئی ہے مطلب یہ کہ غیر کوفیین نے مفتوح پڑھی ہے۔

(۴۰۴) وَحُـزْنِـیْ وَ تَـوْفِیْـقِـیْ ظِلَالٌ وَكُـلُّهُـمْ

ظ

یُـصَـدِّقُـنِـیَ اَنْـظِـرْنِـیْ وَاَخَّـرْتَـنِـیْ اِلٰـی

وَحُزْنِی	وَ تَوْفِیقِی	ظِلَالٌ	وَ کُلُّهُمْ
اور حُزْنِی	اور تَوْفِیقِی	سایوں والا	اور سب

یُصَدِّقُنِی	اَنْظِرْنِی	وَاَخَّرْتَنِی اِلٰی
یُصَدِّقُنِی	اَنْظِرْنِی	اور اَخَّرْتَنِی اِلٰی

وَحُزْنِی اِلَی اللّٰهِ، وَمَا تَوْفِیقِیَ اِلَّا بِاللّٰهِ کی یاءات کو کوفیین اور مکی نے ساکن پڑھا اور باقیین مفتوح پڑھتے ہیں۔

آگے فرماتے ہیں اور تمام قراء نے چھ الفاظ میں یاء کو ساکن پڑھا ہے' ان چھ میں تین الفاظ اس شعر میں اور باقی تین اگلے شعر میں آتے ہیں۔ نیز واضح رہے کہ یہ چھ یاءات یاء قبل الکسر کی مذکورہ تعداد میں داخل نہیں۔

یُصَدِّقُنِی اِنِّی (قصص) اَنْظِرْنِی اِلٰی (اعراف' حجر' ص) اَخَّرْتَنِی اِلٰی (منافقین)

﴿قولہ﴾ ظِلَالٌ: یعنی هما ذو ظلال۔ مطلب یہ کہ حزن اور توفیق سایہ الٰہی ہیں جس پر ان کیفیتوں کا سایہ پڑ جائے خوش نصیب ہے۔

(۴۰۵) وَ ذُرِّیَّتِی یَدْعُونَنِی وَخِطَابُهٗ

وَعَشْرٌ یَلِیهَا الْهَمْزُ بِالضَّمِّ مُشْکَلَا

وَذُرِّیَّتِی	یَدْعُونَنِی	وَخِطَابُهٗ
اور ذُرِّیَّتِی	یَدْعُونَنِی	اور اس کا خطاب

وَعَشْرٌ	یَلِیهَا	اَلْهَمْزُ	بِالضَّمِّ	مُشْکَلَا
اور دس	اس کے ساتھ ملتا ہے	ہمزہ	ضمہ کے ساتھ	حرکت دیا ہوا

یعنی مذکورہ چھ الفاظ میں سے باقی تین تین جو متفق الاسکان ہیں حسب ذیل ہیں۔ وَذُرِّیَّتِی اِنِّی (احقاف) یَدْعُونَنِی اِلَیْهِ (یوسف) تَدْعُونَنِی اِلٰی اور تَدْعُونَنِی اِلَیْهِ (دونوں غافر میں) وَخِطَابُهٗ سے ناظمؒ کی مراد یہی دو مخاطب کے صیغے ہیں۔ یہاں تک یاء اضافت قبل الکسر کا بیان ختم ہو گیا۔ آگے فرماتے ہیں کہ مذکورہ دوسو بارہ یاءات میں سے

دس یاءات وہ ہیں جن کے بعد ہمزہ مضمومہ قطعیہ آیا ہے۔ جیسے اِنِّیْ اُعِیْذُھَا۔ آگے انہیں پر کلام کرتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ مُشْکَلَا: یعنی حرکت دیا ہوا۔

(۴۰۶) فَعَنْ نَافِعٍ فَافْتَحْ وَاَسْکِنْ لِکُلِّهِمْ
بِعَهْدِیْ وَاٰتُوْنِیْ لِتَفْتَحَ مُقْفَلَا

فَعَنْ نَافِعٍ	فَافْتَحْ	وَاَسْکِنْ	لِکُلِّهِمْ
پس نافع کیلئے	پس فتح دے	اور ساکن کر	تمام کیلئے

بِعَهْدِیْ	وَاٰتُوْنِیْ	لِتَفْتَحَ	مُقْفَلَا
بِعَهْدِیْ	اور اٰتُوْنِیْ	تا کہ تو کھول لے	تالا لگایا ہوا

یعنی ہمزہ قطعیہ مضمومہ کے ساتھ آنے والی قرآن میں کل بارہ یاءات ہیں۔ دس مختلف فیہ ہیں' ان میں نافع فتحہ اور باقی ساکن پڑھتے ہیں۔ اور باقی دو اَوْفُوْا بِعَهْدِیْ اُوْفِ بِعَهْدِکُمْ (بقرہ) اور اٰتُوْنِیْ اُفْرِغْ (کہف) سب کے لئے ساکن ہیں۔

﴿قولہ﴾ لِتَفْتَحَ مُقْفَلَا: یعنی دو یاءات کو سب کے لئے ساکن ہی پڑھو تا کہ تم علم کا ایک قفل باب کھول سکو۔

(۴۰۷) وَفِیْ اللَّامِ لِلتَّعْرِیْفِ اَرْبَعَ عَشْرَةٍ
فَاِسْکَانُهَا فَاشٍ وَ عَهْدِیَ فِیْ عُلًا
ف ف ع

وَفِیْ	اَللَّامِ لِلتَّعْرِیْفِ	اَرْبَعَ عَشْرَةٍ
اور میں	لام تعریف کیلئے	چودہ

فَاِسْکَانُهَا	فَاشٍ	وَ عَهْدِیَ	فِیْ	عُلًا
پس ان کا سکون	شائع	اور عَهْدِیَ	میں	عالیشان

یعنی مذکورہ دوسو بارہ یاءات میں' چودہ یاءات وہ ہیں جن کے بعد ہمزہ وصلی مع لام تعریف آتا ہے۔ ان تمام یاءات کو امام

حمزہ ساکن پڑھتے ہیں اور لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ (بقرہ) میں حفص بھی حمزہ کے ساتھ ساکن پڑھنے میں متفق ہیں اور باقی حضرات مفتوح پڑھتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ فَاشٍ یعنی شائع ہے۔ واضح رہے کہ جو حضرات لام تعریف کے ساتھ یاء کو ساکن پڑھ رہے ہیں وصل میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء حذف ہو جائے گی۔

(۴۰۸) وَقُلْ لِّعِبَادِیْ كَانَ شَرْعًا وَفِی النِّدَا
ك ش

حِمًی شَاعَ اٰیَاتِیْ كَمَا فَاحَ مَنْزِلَا
ح ش ك ف

وَقُلْ لِّعِبَادِیْ	كَانَ	شَرْعًا	وَفِیْ	اَلنِّدَا
اور قُلْ لِّعِبَادِیْ	ہے	قانون	اور میں	ندا

حِمًی	شَاعَ	اٰیَاتِیْ	كَمَا	فَاحَ	مَنْزِلًا
حمایت	عام ہوا	اٰیَاتِیْ	جیسا کہ	خوشبو بھڑکی	مقام

یعنی قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (ابراہیم) میں یاء کو ساکن پڑھنے میں امام حمزہ کے ساتھ شامی اور کسائی نے موافقت کی ہے اور لفظ عِبَادِیْ جب حرف نداء کے بعد آئے۔ جیسے یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا (زمر) یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (عنکبوت) اس یاء کے اسکان میں حمزہ کے ساتھ بصری اور کسائی بھی متفق ہوئے ہیں۔ اور اٰیَاتِیَ الَّذِیْنَ (اعراف) میں حمزہ کے اسکان میں شامی بھی متفق ہوئے ہیں۔ اور باقیوں کے لئے سب میں فتح ہے۔

﴿قولہ﴾ كَانَ شَرْعًا یعنی اس یاء کا اسکان ایک قانون ہے حِمًی شَاعَ۔ یعنی نداء میں تائید کے اعتبار سے وہ سکون عام ہوا ہے۔

﴿قولہ﴾ كَمَا فَاحَ مَنْزِلًا: جیسا کہ وہ سکون اپنے مقام کے لحاظ سے خوشبو کی طرح منتشر ہوا ہے۔

(۴۰۹) فَخَمْسَ عِبَادِیْ اعْدُدْ وَعَهْدِیْ اَرَادَنِیْ

وَرَبِّیَ الَّذِیْ اٰتَانِ اٰیَاتِیَ الْحُلَا

فَخَمْسَ	عِبَادِيْ	اُعْدُدْ	وَعَهْدِيْ	اَرَادَنِيْ
پس پانچ	عِبَادِيْ	شمار کر	اور عَهْدِيْ	اَرَادَنِيْ

وَرَبِّيَ الَّذِيْ	اٰتَانِ	اٰيَاتِيْ	الْحُلَا
اور رَبِّيَ الَّذِيْ	اٰتَانِ	اٰيَاتِيْ	زیورات

(۴۱۰) وَاَهْلَكَنِيْ مِنْهَا وَفِيْ صَادَ مَسَّنِيْ

مَعَ الْاَنْبِيَا رَبِّيْ فِي الْاَعْرَافِ كَمَّلَا

وَاَهْلَكَنِيْ	مِنْهَا	وَفِيْ	صَادَ	مَسَّنِيْ
اور اَهْلَكَنِيْ	ان سے	اور میں	صاد	مَسَّنِيْ

مَعَ الْاَنْبِيَا	رَبِّيْ	فِيْ	الْاَعْرَافِ	كَمَّلَا
الانبیاء کے ساتھ	رَبِّيْ	میں	الاعراف	کامل کر دیا

اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ لام تعریف کے ساتھ مختلف فیہ یاءات اضافت کل چودہ ہیں۔ یہ چودہ امام حمزہ کے لئے ساکن ہیں۔ان میں سے پہلا لفظ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ (بقرہ) آیا ہے۔جس کو امام حمزہ اور حفص نے ساکن اور باقین نے مفتوح پڑھا۔دوسری یاء قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ (ابراہیم) میں آئی۔جس کو امام حمزہ کے ساتھ شامی اور کسائی نے بھی ساکن پڑھا اور باقین نے مفتوح۔

تیسری یاء۔ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا (زمر) میں۔چوتھی يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (عنکبوت) میں آئی۔ان دو یاءات کو حمزہ کے ساتھ بصری و کسائی نے بھی ساکن پڑھا ہے اور باقین نے مفتوح۔پانچویں یاء اٰيَاتِيَ الَّذِيْنَ (اعراف) میں ہے جسے امام حمزہ کے ساتھ شامی بھی ساکن پڑھتے ہیں اور باقی پانچ قراء مفتوح پڑھتے ہیں۔یہاں تک پانچ یاءات ہوگئیں باقی نو بچیں۔ان میں اسکان صرف امام حمزہ کے لئے ہے باقی چھ قاری ان کو مفتوح پڑھتے ہیں۔اشعار بالا میں پانچ یاءات کا ذکر آ جانے کے بعد صرف نو بیان کرنی تھیں۔لیکن مذکورہ دو شعروں میں سہولت ضبط کے لئے علامہ شاطبی کل چودہ شمار کراتے ہیں۔اسی وجہ سے مذکورہ بالا پانچ یاءات یہاں مکرر ہوگئیں۔

فرماتے ہیں چودہ کی تفصیل یہ ہے کہ پانچ لفظ عِبَادِیْ شمار کرو جن میں سے تین اوپر آ چکے ہیں۔ باقی دو یہ ہیں عِبَادِی الصّٰلِحُوْنَ (انبیاء) عِبَادِی الشَّكُوْرُ (سباء) چھٹا لفظ عَهْدِیْ اور ساتواں اٰیَاتِیْ یہ دونوں بھی اوپر مع اپنے اختلاف کے آ چکے ہیں۔ آٹھواں وَ اِنْ اَرَادَنِی اللّٰهُ بِضُرٍّ (زمر) نواں رَبِّی الَّذِیْ (بقرہ) دسواں اٰتٰنِی الْكِتَابَ (مریم) گیارہواں اِنْ اَهْلَكَنِی اللّٰهُ (ملک) بارہواں مَسَّنِی الشَّیْطٰنُ (صٓ) تیرہواں مَسَّنِی الضُّرُّ (انبیاء) چودہواں حَرَّمَ رَبِّی الْفَوَاحِشَ (اعراف)

﴿نوٹ﴾ واضح رہے کہ لام تعریف کے ساتھ یاء اضافت تمام قرآن میں بتیس جگہ ہے۔ چودہ کی تفصیل آ چکی۔ باقی اٹھارہ میں باتفاق فتحہ ہے۔ مثلاً حَسْبِیَ اللّٰهُ شُرَكَآئِیَ الَّذِیْنَ وغیرہ۔ علامہ شاطبیؒ نے اس مقام پر کل چودہ یاءات یکجا اسی لئے شمار کرائی ہیں تاکہ تعین ہو جائے۔ اور دوسری غیر مختلف فیہ سے ممتاز ہو جائیں۔

علامہ دانی نے یہ یاءات سولہ شمار کرائی ہیں۔ اور اٰتٰنِ ےَ اللّٰهُ (نمل) فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ (زمر) کو بھی شمار کیا ہے۔ لیکن چونکہ ان دونوں جگہ یاء اضافت مرسوم نہیں۔ علامہ شاطبی نے ان دونوں کو باب الزوائد میں شمار کیا ہے۔ اور حقیقت کے لحاظ سے چونکہ یہ یاء اضافت کی ہی تعریف کے ذیل میں آتی ہیں۔ دانی نے ان کو یاءات اضافت میں شمار کیا ہے۔

﴿قولہ﴾ فَخَمْسَ عِبَادِی اعْدُدْ: تو عِبَادِیْ کے پانچ الفاظ شمار کر۔

﴿قولہ﴾ وَفِیْ صَادَ مَسَّنِیْ مَعَ الْاَنْبِیَا یعنی وہ لفظ مَسَّنِیْ جو صاد اور انبیاء دونوں سورتوں میں ہے۔ یہاں سورتوں کا حوالہ اس لئے دیا تاکہ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْءُ (اعراف) سے اشتباہ نہ ہو جائے۔ کیونکہ وہ متفق الفتح ہے۔

(۴۱۱) وَسَبْعٌ بِهَمْزِ الْوَصْلِ فَرْدًا وَفَتْحُهُمْ
اَخِیْ مَعَ اِنِّیْ حَقُّهُ لَیْتَنِیْ حَلَا
ح حق

وَسَبْعٌ	بِهَمْزِ الْوَصْلِ	فَرْدًا	وَفَتْحُهُمْ
اور سات	ہمزہ وصلی کے ساتھ	اکیلا	اور ان کا فتحہ دینا

اَخِیْ	مَعَ	اِنِّیْ	حَقُّهُ	لَیْتَنِیْ	حَلَا
اَخِیْ	ساتھ	اِنِّیْ	اس کا حق	لَیْتَنِیْ	شیریں ہوا

اور سات یاءات اضافت بغیر لام تعریف کے تنہا ہمزہ وصل کے ساتھ آئی ہیں۔ ان میں سے مکی بصری نے دو یاء کو فتحہ دیا

ہے۔اور وہ یہ ہیں۔

اَخِيَ اشْدُدْ (طٰہٰ) اِنِّيَ اصْطَفَيْتُكَ (اعراف) اور باقی ساکن پڑھتے ہیں۔اور يٰلَيْتَنِيَ اتَّخَذْتُ (فرقان)

صرف بصری نے فتحہ اور باقین نے سکون پڑھا ہے۔

(۴۱۲) وَنَفْسِيْ سَمَا ذِكْرِيْ سَمَا قَوْمِيَ الرِّضَا
سما سما ا

حَمِيْدُ هُدًى بَعْدِيْ سَمَا صَفْوُهٗ وَلَا
ح ھ سما ص

وَنَفْسِيْ	سَمَا	ذِكْرِيْ	سَمَا	قَوْمِيْ	اَلرِّضَا
اور نَفْسِيْ	بلند ہوا	ذِكْرِيْ	بلند ہوا	قَوْمِيْ	پسندیدہ

حَمِيْدُ هُدًى	بَعْدِيْ	سَمَا	صَفْوُهٗ	وَلَا
ہدایت کا پسند کیا ہوا	بَعْدِيْ	بلند ہوا	اس کا عمدہ	متابعت

نافع، مکی اور بصری لِنَفْسِيَ اذْهَبْ اور وَلَا تَنِيَافِيْ ذِكْرِيَ اذْهَبَا (دونوں طٰہٰ میں) میں فتحہ اور باقین سکون پڑھتے ہیں۔اور نافع، بصری اور بزی اِنَّ قَوْمِيَ اتَّخَذُوْا (فرقان) میں فتحہ اور باقی سکون پڑھتے ہیں۔اور نافع، مکی، بصری اور شعبہ مِنْ بَعْدِيَ اسْمُهٗ اَحْمَدُ (صف) میں فتحہ اور باقی سکون پڑھتے ہیں۔

(۴۱۳) وَمَعْ غَيْرِ هَمْزٍ فِيْ ثَلَاثِيْنَ خُلْفُهُمْ

وَمَحْيَايَ جِيْ بِالْخُلْفِ وَالْفَتْحُ خُوِّلَا
ج خ

وَمَعْ	غَيْرِ هَمْزٍ	فِيْ	ثَلَاثِيْنَ	خُلْفُهُمْ
اور ساتھ	ہمزہ کے سوا	میں	تیس	ان کا اختلاف

وَمَحْيَايَ	جِيْ	بِالْخُلْفِ	وَالْفَتْحُ	خُوِّلَا
اور مَحْيَايَ	لے آ	اختلاف کے ساتھ	اور فتحہ	دیا گیا

یعنی وہ یاءات جن کے بعد کوئی ہمزہ نہیں اور قراء کے یہاں مختلف فیہ ہیں کل تیس ہیں اس کے بعد ان کا ذکر شروع کرتے ہیں۔ اور ہر ایک کے ساتھ اس کے رجال ذکر کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ وَمَحْيَايَ (انعام) میں نافع کے علاوہ چھ قاریوں نے اور ورش نے ایک وجہ میں فتحہ پڑھا ہے اور قالون نے صرف سکون اور ورش نے اپنی دوسری وجہ میں یاء کو ساکن پڑھا ہے۔

﴿نوٹ﴾ واضح رہے کہ ساکن پڑھنے والوں کے لئے مدلازم کلمی مخفف ہونے کی وجہ سے الف میں اشباع ہوگا۔

﴿قولہ﴾ خُوِّلَا: مالک بنایا گیا۔

(۴۱۴) وَعَـمَّ عُلًا وَجْهِـيْ وَبَيْتِـيْ بِـنُـوْحَ عَـنْ
لِـوًا وَسِـوَاهُ عُـدَّ اَصْلًا لِيُـحْـفَلَا

وَعَمَّ	عُلًا	وَجْهِيْ	وَبَيْتِيْ	بِنُوْحَ	عَنْ
اور عام ہوا	بلندی	وَجْهِيْ	اور بَيْتِيْ	نوح میں	سے

لِوًا	وَسِوَاهُ	عُدَّ	اَصْلًا	لِيُحْفَلَا
جھنڈا	اور اس کے علاوہ	شمار کیا گیا	اصل	تاکہ جمع کیا جائے

یعنی نافع، شامی اور حفص نے وَجْهِيَ لِلّٰهِ (آل عمران) اور اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ (انعام) میں فتحہ پڑھا ہے، اور باقیوں نے سکون، اور حفص و ہشام نے وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ (نوح) میں فتحہ پڑھا ہے اور باقین نے سکون۔ اور حفص، نافع اور ہشام نے بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ (بقرہ حج) میں فتحہ پڑھا ہے اور باقین نے سکون۔

ترجمہ: بلندی کے اعتبار سے وَجْهِيْ اور بَيْتِيْ نوح میں ایک مشہور طریقہ سے عام ہوا۔ اور سورۂ نوح کے علاوہ میں لفظ بَيْتِيْ اصل شمار کیا گیا۔ تاکہ اس کی جمع و حفاظت کی جا سکے۔

(۴۱۵) وَمَـعْ شُـرَكَـآءِ يْ مِـنْ وَّرَآئِـيَ دَوَّنُـوْا
وَلِـيْ دِيْـنِ عَـنْ هَـادٍ بِـخُـلْفٍ لَـهُ الْـحُـلَا

وَمَعْ	شُرَكَآءِ ی	مِنْ وَّرَائِیْ	دَوَّنُوْا
اور ساتھ	شُرَكَآءِ ی	مِنْ وَّرَائِیْ	انہوں نے جمع کیا

وَلِیْ دِیْنِ	عَنْ	هَادٍ	بِخُلْفٍ	لَهُ	الْحُلَا
وَلِیْ دِیْنِ	سے	ہدایت کرنے والا	اختلاف کے ساتھ	اس کے لئے	زیورات

اَیْنَ شُرَكَآئِیَ قَالُوْا (فصلت) میں اور مِنْ وَّرَآئِیَ وَكَانَتِ (مریم) میں مکی نے فتحہ اور باقین نے سکون پڑھا ہے۔ اور وَلِیَ دِیْنِ (کافرون) میں حفص اور ہشام اور نافع نے بلاخُلف اور بزی نے بالخُلف فتحہ پڑھا ہے' اور باقین نے سکون' اور بزی کی دوسری وجہ بھی یہی ہے۔

﴿قولہ﴾ دَوَّنُوْا: ای جمعوا — الْحُلَا: جمع حلیة'

(۴۱۶) مَمَاتِیْ اَتٰی اَرْضِیْ صِرَاطِیْ ابْنُ عَامِرٍ

وَفِی النَّمْلِ مَالِیْ دُمْ لِمَنْ رَاقَ نَوْفَلَا

د ل ر ن

مَمَاتِیْ	اَتٰی	اَرْضِیْ	صِرَاطِیْ	اِبْنُ عَامِرٍ
مَمَاتِیْ	آیا	اَرْضِیْ	صِرَاطِیْ	ابن عامر

وَفِیْ	اَلنَّمْلِ	مَالِیْ	دُمْ	لِمَنْ	رَاقَ	نَوْفَلَا
اور میں	النمل	مَالِیْ	تو ہمیشہ ہو	اس کے لئے	خوشگوار ہوگیا	کثیر العطاء

یعنی نافع نے مَمَاتِیَ لِلّٰهِ (انعام) میں فتحہ پڑھا۔ اور باقین نے سکون۔ اور اِنَّ اَرْضِیَ وَاسِعَةٌ (عنکبوت) اور صِرَاطِیَ مُسْتَقِیْمًا (انعام) میں شامی نے فتحہ اور باقین نے سکون پڑھا۔ اور مَالِیَ لَآ اَرَی الْهُدْهُدَ (نمل) میں مکی' ہشام' کسائی اور عاصم نے فتحہ اور باقین نے سکون پڑھا ہے۔

﴿قولہ﴾ دُمْ لِمَنْ رَاقَ نَوْفَلَا: تو ہمیشہ اس کے لئے جو خوشگوار آدمی ہو کثیر العطا ہو۔

(۴۱۷) وَلِیْ نَعْجَةٌ مَا كَانَ لِی اثْنَیْنِ مَعْ مَعِی
ثَمَانٍ عُلاً وَالظُّلَّةُ الثَّانِ عَنْ جِلاَ
ع ع ج

وَلِیْ نَعْجَةٌ	مَا كَانَ لِیْ	اِثْنَیْنِ	مَعْ	مَعِی
وَلِیْ نَعْجَةٌ	مَا كَانَ لِیْ	دو	ساتھ	مَعِی

ثَمَانٍ	عُلاً	وَالظُّلَّةُ	اَلثَّانِ	عَنْ	جِلاَ
آٹھ	بلندیوں والا	اورالشعراء	دوسرا	سے	وضاحت

یعنی وَلِیَ نَعْجَةٌ (ص) میں اور مَا كَانَ لِیَ عَلَیْكُمْ (ابراہیم) اور مَا كَانَ لِیَ مِنْ عِلْمٍ (ص) اور آٹھ جگہ مَعِیَ میں حفص نے فتحہ پڑھا اور باقین نے سکون، مَعِیَ والے آٹھ مواضع یہ ہیں۔ مَعِیَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ (اعراف) مَعِیَ عَدُوًّا (توبہ) مَعِیَ صَبْرًا (کہف میں تین جگہ) ذِكْرُ مَنْ مَّعِیَ (انبیاء) اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ (شعراء) مَعِیَ رِدْاً (قصص)

اور وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ (ظلہ یعنی شعراء) میں حفص اور ورش دونوں نے فتحہ پڑھا ہے اور باقی نے سکون۔ گویا مَعِیَ مفتوح الیاء حفص کے لئے نو ہوئے۔ کیونکہ شعراء میں پہلا مَعِیَ اوپر آچکا ہے۔

(۴۱۸) وَمَعْ تُؤْمِنُوْا لِیْ یُؤْمِنُوْا بِیْ جَا وَیَا
ج
عِبَادِیَ صِفْ وَالْحَذْفُ عَنْ شَاكِرٍ دَلاَ
ص ع ش د

وَمَعْ	تُؤْمِنُوْا لِیْ	یُؤْمِنُوْا بِیْ	جَا	وَیَا
اور ساتھ	تُؤْمِنُوْا لِیْ	یُؤْمِنُوْا بِیْ	آیا	اور یا

عِبَادِیَ	صِفْ	وَالْحَذْفُ	عَنْ	شَاكِرٍ	دَلاَ
عِبَادِیَ	خوبی بیان کر	اور حذف	سے	شکر کرنے والا	ڈول بھر کر نکالا

یعنی وَ اِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيَ (دخان) اور وَلْيُؤْمِنُوْا بِيَ (بقرہ) میں ورش نے فتحہ پڑھا۔اور باقین نے سکون۔اور يٰعِبَادِيَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ (زخرف) میں شعبہ نے فتحہ پڑھا اور حفص، حمزہ، کسائی اور مکی نے بعض مصاحف کے رسم کا اتباع کرتے ہوئے یاء کو حذف کیا ہے اور باقین نے اثبات یاء وسکون کے ساتھ پڑھا ہے۔

﴿قولہ﴾ جَاءَنِي جَآءَ ہمزہ حذف ہو گیا ہے۔ دَلَا: اس نے کامیابی حاصل کی۔

(۴۱۹) وَفَتْحُ وَلِيْ فِيْهَا لِوَرْشٍ وَحَفْصِهِمْ

وَمَالِيَ فِي يٰسِيْنَ سَكِّنْ فَتَكْمُلَا

وَحَفْصِهِمْ	لِوَرْشٍ	وَلِيْ فِيْهَا	وَفَتْحُ
اور ان کے حفص	ورش کے لیے	وَلِيْ فِيْهَا	اور فتحہ

فَتَكْمُلَا	سَكِّنْ	يٰسِيْنَ	فِي	وَمَالِيَ
تاکہ تو کامل کردے	ساکن کر	یٰسین	میں	وَمَالِيَ

یعنی ورش اور حفص نے وَلِيَ فِيْهَا مَآرِبُ (طٰہٰ) میں فتح پڑھا اور باقین نے سکون۔اور امام حمزہ نے وَمَالِيَ لَا اَعْبُدُ (یٰس) میں سکون پڑھا اور باقین نے فتحہ۔

بَابُ يَاءَاتِ الزَّوَائِدِ (۲۵)

یعنی وہ یاءات جو اواخر اسماء وافعال میں ہوتی ہیں۔جیسے اَلْوَادِ۔ اَلْمُنَادِ۔ اَلتَّنَادِ۔ يَاْتِ۔ نَبْغِ۔ نَرْتَعِ وغیرہ یاء زائد آخر کلمہ میں لام کلمہ ہوتی ہے اور کبھی محل نصب وجر میں یاء اضافت بھی ہوتی ہے۔جیسے دُعَآءِ یْ۔ اَخَّرْتَنِي یہ یاء دو طرح آتی ہے کبھی راس آیت میں ہوتی ہے۔جیسے اَلْمُتَعَالِ وغیرہ اور کبھی درمیان آیت میں۔جیسے وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ۔

جو یاءات زوائد مرسوم ہوں ان کے اثبات میں کوئی اختلاف نہیں ہوگا۔جو محذوف الرسم ہوں۔وہ اکثر حالات میں تو بلا اختلاف محذوف ہی ہوتی ہیں۔

البتہ جن کے اثبات وحذف میں اختلاف ہوا ہے وہ اس باب میں ذکر کی جائیں گی۔اور ایسی یاءات کا ذکر باب الفرش

میں کہیں کہیں مستقلاً بھی آیا ہے۔

ان یاءات میں اختلاف اثبات وحذف میں ہوگا۔ کبھی یہ اختلاف صرف وصل میں ہوگا اور کبھی وصل و وقف دونوں کے اعتبار سے ہوگا۔ باب الفرش میں صرف انہی یاءات کا ذکر ہوگا جن کے اثبات وحذف میں صرف وقف میں اختلاف ہو۔ اور حالت وصل میں باتفاق محذوف ہو۔ جیسے سورۂ رعد اور سورۂ ق میں مِنْ هَادٍ - وَالٍ - بَاقٍ - يُنَادِ۔

﴿نوٹ﴾ یاءِ اضافت اور یاءِ زائدہ کا فرق ہم یاءات اضافت کے باب میں لکھ چکے ہیں۔

(۴۲۰) وَدُوْنَكَ يَاءَاتٍ تُسَمّٰى زَوَائِدًا
لِاَنْ كُنَّ عَنْ خَطِّ الْمَصَاحِفِ مَعْزِلَا

وَدُوْنَكَ	يَاءَاتٍ	تُسَمّٰى	زَوَائِدًا
اور تو لے لے	یاءات	نام دیا جاتا ہے	زوائد

لِاَنْ	كُنَّ	عَنْ	خَطِّ الْمَصَاحِفِ	مَعْزِلَا
اس لیے کہ	ہیں	سے	مصاحف کے رسم الخط	باہر ہونے والی

ترجمہ: ''اب ان یاءات کو لو جن کو زوائد (اس لئے) کہتے ہیں کہ وہ مصاحف کے رسم الخط میں لکھائی سے خارج ہوتی ہیں۔''

(۴۲۱) وَتَثْبُتُ فِي الْحَالَيْنِ دُرًّا لَّوَامِعًا
ل د
بِخُلْفٍ وَّ اُوْلَى النَّمْلِ حَمْزَةُ كَمَّلَا

وَتَثْبُتُ	فِي	الْحَالَيْنِ	دُرًّا	لَوَامِعًا
اور ثابت رہتی ہیں	میں	حالین	موتی	چمکنے والے

بِخُلْفٍ	وَاُوْلَى النَّمْلِ	حَمْزَةُ	كَمَّلَا
اختلاف کے ساتھ	اور النمل کی پہلی	حمزہ	کامل کر دیا

یعنی ان یاءات زوائد میں قراء کے اختلاف کی دو صورتیں ہیں' بعض وصل و وقف دونوں حالتوں میں اثبات کرتے ہیں۔ چنانچہ اس شعر میں انہیں کا بیان مقصود ہے۔ اور بعض صرف حالت وصل میں اثبات کرتے ہیں ان کا ذکر اگلے شعر میں آتا ہے۔

شعر کا مطلب یہ ہے کہ مکی بلا خُلف اور ہشام بالخُلف وصل و وقف کی دونوں حالتوں میں (اثبات والی یاءات میں) اثبات کریں گے۔ اور امام حمزہؒ نے صرف سورۂ نمل کی پہلی یاء زائدہ یعنی اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ میں حالین میں اثبات کیا ہے۔

﴿قولہ﴾ وَتَثْبُتُ الخ یعنی وقف و وصل کی دونوں حالتوں میں وہ یاءات زوائد چمکنے والے موتیوں کی طرح ثابت رہتی ہیں۔

(۴۲۲) وَفِی الْوَصْلِ حَمَّادٌ شُکُوْرٌ اِمَامُہٗ
ح ش ا
وَجُمْلَتُھَا سِتُّوْنَ وَاثْنَانِ فَاعْقِلَا

اِمَامُہٗ	شُکُوْرٌ	حَمَّادٌ	اَلْوَصْلِ	وَفِیْ
اس کا امام	بڑا شکر گزار	بہت زیادہ حمد کرنیوالا	وصل	اور میں

فَاعْقِلَا	وَاثْنَانِ	سِتُّوْنَ	وَجُمْلَتُھَا
پس سمجھ لو	اور دو	ساٹھ	اور ان کا مجموعہ

یعنی بصری' حمزہ' کسائی اور نافع جن یاءات میں اثبات کریں گے وہ اثبات صرف حالت وصل میں ہوگا۔ اور باقی دونوں حالتوں میں یاء کو حذف کریں۔

آگے فرماتے ہیں کہ یہ مختلف فیہ یاءات زوائد کل باسٹھ ہیں' خوب سمجھ لو۔

﴿نوٹ﴾ علامہ دانی نے ان یاءات کی تعداد اکسٹھ بتائی ہے کیونکہ فَمَآ اٰتٰنِ اللّٰہُ (نمل) اور فَبَشِّرْ عِبَادِیْ (زمر) کی دونوں یاءات کو باب یاءات الاضافۃ میں لائے ہیں۔ لیکن اس پر یہ سوال ہوسکتا ہے کہ پھر تو دانی کے یہاں زوائد کی تعداد ساٹھ رہ جانی چاہیے تھی۔ جواب یہ ہے کہ یٰعِبَادِیَ الَّتِیْ (زخرف) والی یاء کو انہوں نے دونوں بابوں میں ذکر کیا ہے۔

﴿قولہ﴾ حَمَّادٌ شُکُوْرٌ اِمَامُہٗ: ایک ایسا حمد کرنے والا جس کا امام بڑا شکر گزار ہے۔

(۴۲۳) فَیَسْرِیْ اِلَی الدَّاعِ الْجَوَارِ الْمُنَادِ یَهْ
دِیَنْ یُؤْتِیَنْ مَعْ اَنْ تُعَلِّمَنِیْ وِلَا

فَیَسْرِیْ	اِلَی الدَّاعِ	اَلْجَوَارِ	اَلْمُنَادِ
پس یَسْرِیْ	اِلَی الدَّاعِ	اَلْجَوَارِ	اَلْمُنَادِ

یَهْدِیَنْ	یُؤْتِیَنْ	مَعْ	اَنْ تُعَلِّمَنِیْ	وِلا
یَهْدِیَنْ	یُؤْتِیَنْ	ساتھ	اَنْ تُعَلِّمَنِیْ	اتباع کرنا

یعنی وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ (فجر) مُهْطِعِیْنَ اِلَی الدَّاعِ (قمر) وَمِنْ اٰیَاتِهِ الْجَوَارِ (شوریٰ) وَیَوْمَ یُنَادِ الْمُنَادِ (ق) عَسٰی اَنْ یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ (کہف) فَعَسٰی رَبِّیْ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا (کہف) عَلٰی اَنْ تُعَلِّمَنِ (کہف)

﴿قولہ﴾ وِلَا: یعنی یہ سب اتباع نقل کے اعتبار سے یاءات زوائد ہیں۔

(۴۲۴) وَاَخَّرْتَنِیْ الْاِسْرَا وَتَتَّبِعَنْ سَمَا
وَفِی الْکَهْفِ نَبْغِیْ یَاْتِ فِیْ هُوْدَ رُفِّلَا

وَاَخَّرْتَنِیْ	اَلْاِسْرَا	وَتَتَّبِعَنْ	سَمَا
اور اَخَّرْتَنِیْ	الاسرا	اور تَتَّبِعَنْ	بلند ہوا

وَفِیْ	اَلْکَهْفِ	نَبْغِیْ	یَاْتِ	فِیْ	هُوْدَ	رُفِّلَا
اور میں	الکھف	نَبْغِیْ	یَاْتِ	میں	ہود	عظمت دیا گیا

(۴۲۵) سَمَا وَدُعَاءِیْ فِیْ جَنَا حُلْوِ هَدْيِهِ
سما ف ج ح ھ

وَفِیْ اتَّبِعُوْنِیْ اَهْدِكُمْ حَقُّهُ بَلَا
حق ب

سَمَا	وَ دُعَاءِیْ	فِیْ	جَنَا	حُلْوِ	هَدْيِهِ
بلند ہوا	اور دُعَاءِیْ	میں	پھل توڑا	میٹھا	اس کی رہنمائی

وَفِیْ	اِتَّبِعُوْنِیْ اَهْدِكُمْ	حَقُّهُ	بَلَا
اور میں	اِتَّبِعُوْنِیْ اَهْدِكُمْ	اس کا حق	آزمایا

یعنی وَ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰی (اسراء) اَلَّا تَتَّبِعَنِ (طٰہٰ)

یہاں تک تمام الفاظ نو ہوئے۔ ان میں نافع' بصری بحالت وصل اور مکی وقف و وصل دونوں حالتوں میں یاء کا اثبات کرتے ہیں۔

اور ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ (کہف) یَوْمَ یَاْتِ لَا تَكَلَّمُ (ہود) ان دو میں کسائی' نافع اور بصری بحالت وصل اور مکی حالین میں یاء کا اثبات کرتے ہیں۔ اور وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ (ابراہیم) میں حمزہ' ورش اور بصری بحالت وصل اور بزی حالین میں یاء کا اثبات کرتے ہیں۔ اور اِتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ (غافر) میں ابن کثیر مکی' حالین میں اور بصری و قالون وصل میں اثبات یاء کرتے ہیں۔

﴿نوٹ﴾ شعر میں دُعَآءِ سے سورۂ ابراہیم والا لفظ مراد ہے' اور نوح والا کلمہ دُعَآءِیْ اِلَّا فِرَارًا: یاءات اضافت قبل الکسر میں آ چکا ہے۔ یہ کلمہ ایک ہی ہے۔ مگر دو بابوں میں اس لئے تقسیم ہوا کہ نوح والے لفظ میں یاء مرسوم ہے' لہٰذا وہ پہلے باب کے مناسب تھا اور ابراہیم میں یاء محذوف الرسم ہے' اسی لئے وہ باب زوائد میں لایا گیا۔

(۴۲۶) وَاِنْ تَرَنِیْ عَنْهُمْ تُمِدُّوْنَنِیْ سَمَا
سما

فَرِیْقًا وَیَدْعُ الدَّاعِ هَاكَ جَنَا حَلَا
ف ھ ج ح

وَاِنْ	تَرَنِی	عَنْهُمْ	تُمِدُّوْنَنِی	سَمَا
اور اِنْ	تَرَنِی	ان سے	تُمِدُّوْنَنِی	بلند ہوا
فَرِیْقًا	وَیَدْعُ الدَّاعِ	هَاكَ	جَنًا	حَلاَ
جماعت	وَیَدْعُ الدَّاعِ	حاصل کر	پھل	شیریں ہوگیا

یعنی وَاِنْ تَرَنِ اَنَا میں وہی صورت اختلاف ہے جو بھی اوپر اِتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ میں آ چکی ہے۔اور اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ (نمل) میں نافع اور بصری وصل میں اور مکی وحمزہ حالین میں اثبات یاء کرتے ہیں۔اس لفظ کی یاء کے اثبات کا ذکر امام حمزہ کے لئے شروع باب میں بھی آ چکا ہے۔

اور یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ (قمر) میں بزی حالین میں اور ورش و بصری وصل میں یاء کا اثبات کرتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ هَاكَ جَنًا حَلاَ۔شیریں پھل حاصل کر، پھل سے علم مراد ہے۔

(۴۲۷) وَفِی الْفَجْرِ بِالْوَادِیْ دَنَا جَرَیَانُهٗ
وَفِی الْوَقْفِ بِالْوَجْهَیْنِ وَافَقَ قُنْبُلاَ

وَفِی	اَلْفَجْرِ	بِالْوَادِیْ	دَنَا	جَرَیَانُهٗ
اور میں	الفجر	بِالْوَادِیْ	قریب ہوگیا	اس کا جاری ہونا
وَفِی	اَلْوَقْفِ	بِالْوَجْهَیْنِ	وَافَقَ	قُنْبُلاَ
اور میں	وقف	دو وجہوں کے ساتھ	موافقت کی	قنبل

یعنی جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ (فجر) میں ابن کثیر مکی نے حالین میں اور ورش نے وصل میں یاء پڑھی ہے۔لیکن بِالْوَادِ پر وقف کی صورت میں قنبل سے حذف واثبات دونوں مروی ہیں۔

(۴۲۸) وَاَكْرَمَنِیْ مَعْهُ اَهَانَنِ اِذْ هَدٰی
وَحَذْفُهُمَا لِلْمَازِنِیْ عُدَّ اَعْدَلاَ

وَاَکْرَمَنِیْ	مَعَہٗ	اَھَانَنِ	اِذْ	ھَدٰی
اور اَکْرَمَنِیْ	اس کے ساتھ	اَھَانَنِ	اس لئے	اس نے ہدایت کی

وَحَذْفُھُمَا	لِلْمَازِنِیْ	عُدَّ	اَعْدَلَا
اوران دونوں کا حذف	مازنی کے لئے	شمار کیا گیا	زیادہ بہتر

یعنی اَکْرَمَنِ اور اَھَانَنِ (فجر) میں نافع وصل میں اور بزی حالین میں یاء کو ثابت رکھتے ہیں۔

آگے فرماتے ہیں کہ ان دونوں لفظوں میں ابوعمرو مازنی کے لئے اثبات یاء کے مقابلہ میں حذف زیادہ بہتر ہے۔ حاصل یہ کہ یوں تو اثبات وحذف میں بصری کے لئے خُلف ہے۔ مگر قوت روایت کے اعتبار سے حذف کو ترجیح دی ہے۔ بہر حال یہ اثبات وحذف حالت وصل میں دائر ہے وقف اپنی اصل پر ہے۔ یعنی حذف یاء

(۴۲۹) وَفِی النَّمْلِ اٰتَانِیْ وَیُفْتَحُ عَنْ اُولِیْ
ع ا

حِمًی وَخِلَافُ الْوَقْفِ بَیْنَ حُلًی عُلَا
ح ب ح ع

وَفِیْ	اَلنَّمْلِ	اٰتَانِیْ	وَیُفْتَحُ	عَنْ	اُولِیْ
اور میں	النمل	اٰتَانِیْ	اور فتحہ دیا جاتا ہے	سے	والے

حِمًی	وَخِلَافُ الْوَقْفِ	بَیْنَ حُلًی	عُلَا
حمایت	اور وقف کا اختلاف	زیورات کے درمیان	بلند ہو گیا

یعنی فَمَآ اٰتٰنِ ۦَ اللّٰہُ (نمل) میں حفص، نافع اور بصری حالت وصل میں اثبات یاء کرتے ہیں۔ اور قالون، بصری و حفص سے حالت وقف میں اثبات وحذف میں خُلف ہے۔ اور نافع کے راوی ورش کے لئے وقف میں صرف حذف ہے۔

(۴۳۰) وَمَعْ کَالْجَوَابِ الْبَادِ حَقٌّ جَنَا ھُمَا
حق ج

وَفِی الْمُھْتَدِ الْاِسْرَا وَتَحْتُ اَخُوْحُلَا
ا ح

وَمَعْ	كَالْجَوَابِ	اَلْبَادِ	حَقٌّ	جَنَاهُمَا
اور ساتھ	كَالْجَوَابِ	اَلْبَادِ	حق	ان دونوں کا چنا ہوا پھل

وَفِيْ	اَلْمُهْتَدِ	اَلْإِسْرَا	وَتَحْتُ	اَخُوْ	حُلًا
اور میں	اَلْمُهْتَدِیْ	الاسراء	اور نیچے	والا	زیوارات

یعنی وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ (سبا) فِي الْبَادِ (حج) کی حالین میں اور بصری وورش صرف وصل میں اثبات یاء کرتے ہیں۔اور فَهُوَ الْمُهْتَدِ (اسراء) میں اور اس سورت میں جو اسراء سے نیچے ہے یعنی کہف میں نافع اور بصری وصل میں اثبات یاء کرتے ہیں۔

(۴۳۱) وَفِـي اتَّبَـعَـنْ فِـيْ الِ عِـمْـرَانَ عَـنْـهُـمَـا

وَكِيْـدُوْنِ فِـي الْأَعْـرَافِ حَـجَّ لِيُـحْـمَلَا

ح ل

وَفِيْ	اِتَّبَعَنْ	فِيْ	الِ عِمْرَانَ	عَنْهُمَا
اور میں	اِتَّبَعَنْ	میں	آل عمران	ان دونوں سے

وَكِيْدُوْنِ	فِيْ	اَلْأَعْرَافِ	حَجَّ	لِيُحْمَلَا
اور كِيْدُوْنِ	میں	الاعراف	غالب ہوا	تا کہ نقل کیا جائے

(۴۳۲) بِـخُـلْفٍ وَتُـؤْتُـوْنِـيْ بِيُـوْسُفَ حَـقُّـهُ

حق

وَفِـيْ هُـوْدَ تَسْـأَلْـنِـيْ حَـوَارِيْـهِ جَـمَّـلَا

ح ج

بِخُلْفٍ	وَتُؤْتُوْنِيْ	بِيُوْسُفَ	حَقُّهُ
اختلاف کے ساتھ	اور تُؤْتُوْنِيْ	یوسف میں	اس کا حق

وَفِیْ	هُوْدَ	تَسْأَلْنِیْ	حَوَارِیْهِ	جَمَّلَا
اور میں	ہود	تَسْأَلْنِیْ	اس کے مددگار	جمیل بنادیا

یعنی وَمَنِ اتَّبَعَنِ (آل عمران) میں نافع اور بصری وصل میں اثبات یاء کرتے ہیں۔ اور ثُمَّ کِیْدُوْنِ (اعراف) میں بصری وصل میں اور ہشام بالخُلف حالین میں یاء کو ثابت رکھتے ہیں۔ یاد رہے کہ یہی وہ موقع ہے جس کا ذکر ہشام کے لئے باب کے دوسرے شعر میں آچکا ہے۔

لیکن واضح رہے کہ ناظم اور دانی دونوں کے طریق میں ہشام کے لیے خُلف نہیں ہے چنانچہ محققین نے اس کی تصریح کی ہے بلکہ حالین میں صرف اثبات ہے۔ (ضباع)

اور حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا (یوسف) میں مکی حالین میں اور بصری وصل میں یاء کو ثابت کرتے ہیں۔ اور فَلَا تَسْأَلْنِ (ہود) میں بصری اور ورش وصل میں اثبات یاء کرتے ہیں۔ اور نون کے مشدد ہونے میں اختلاف کا ذکر سورۂ ہود میں ان شاء اللہ آئے گا۔

﴿قولہ﴾ حَقٌّ جَنَاهُمَا ان دونوں کا علم حق ہے۔ حَجَّ لِیُحْمَلَا: وہ حجت میں غالب ہوا تا کہ اس سے نقل کیا جائے۔ حَوَارِیْهِ جَمَّلَا: اس کے مددگار نے جمال بخشا۔

(۴۳۳) وَتُخْزُوْنِ فِیْهَا حَجَّ اَشْرَکْتُمُوْنِ قَدْ
ح
هَدَانِ اتَّقُوْنِ یَا اُولِی اخْشَوْنِ مَعْ وَلَا

وَتُخْزُوْنِ	فِیْهَا	حَجَّ	اَشْرَکْتُمُوْنِ	قَدْ
اور تُخْزُوْنِ	اس میں	غالب ہوا	اَشْرَکْتُمُوْنِ	قَدْ
هَدَانِ	اِتَّقُوْنِ یَا اُولِیْ	اِخْشَوْنِ	مَعْ	وَلَا
هَدَانِ	اِتَّقُوْنِ یَا اُولِیْ	اِخْشَوْنِ	ساتھ	وَلَا

یعنی وَلَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ (ہود) میں بصری نے وصلاً اثبات یاء کیا ہے۔ اور بِمَآ اَشْرَکْتُمُوْنِ (ابراہیم) میں اور وَقَدْ هَدَانِ (انعام) میں اور وَاتَّقُوْنِ یٰٓاُولِی (بقرہ) میں اور وَاخْشَوْنِ جو وَلَا کے ساتھ (مائدہ میں) ہے۔

(۴۳۴) وَعَنْـهُ وَخَـافُوْنِـيْ وَمَـنْ يَّتَّقِـيْ زَكَـا
ز
بِيُـوْسُفَ وَافْـى كَـالصَّـحِيْـحِ مُـعَـلَّلَا

وَعَنْهُ	وَخَافُوْنِيْ	وَمَنْ يَّتَّقِيْ	زَكَا
اور اس سے	وَخَافُوْنِيْ	اور مَنْ يَّتَّقِيْ	پاک ہوگیا
بِيُوْسُفَ	وَافْى	كَالصَّحِيْحِ	مُعَلَّلَا
یوسف میں	آیا	صحیح کی طرح	معتل

یعنی مذکورہ تمام کلمات میں اور وَخَـافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ (آل عمران) میں انہیں سے یعنی بصری کے لئے وصلاً اثبات یاء ہوا ہے۔اور اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ (یوسف) میں قنبل نے حالین میں یاء ثابت رکھی ہے۔

آگے ایک اعتراض کا جواب دیتے ہیں کہ نحوی اعتبار سے وَ مَـنْ يَّـتَّـقِ میں حالت جزمی کی وجہ سے یاء حذف ہونی چاہیے۔

جواب کا حاصل یہ ہے کہ ایک لغت عرب یہ بھی ہے کہ معتل کو مثل صحیح کے استعمال کرتے ہوئے کوئی حرف آخر سے حذف نہ کیا جائے۔جیسے الم ياتيك والانباء تنمى—

﴿قولہ﴾ وَافْى: اى جَآءَ۔

(۴۳۵) وَفِـي الْـمُـتَـعَـالِـيْ دُرُّهٗ وَالتَّلَاقِ وَالتَّـــ
د
تَـنَـادِ دَرَىٰ بِـاغِـيْـهِ بِـالْـخُـلْفِ جُهَّلَا
ج ب د

وَالتَّنَادِ	وَالتَّلَاقِ	دُرُّهٗ	اَلْمُتَعَالِيْ	وَفِيْ
اور اَلتَّنَادِ	اور اَلتَّلَاقِ	اس کا موتی	اَلْمُتَعَالِيْ	اور میں

دَرٰی	بَاغِیْهِ	بِالْخُلْفِ	جُهَّلَا
دفع کردیا	اس کے طالب	اختلاف کے ساتھ	جہلاء

یعنی اَلْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ (رعد میں) ابن کثیر نے حالین میں اثبات یاء کیا ہے۔ اور اَلتَّلَاقِ، اَلتَّنَادِ، جو سورۂ غافر میں ہیں ابن کثیر کے لئے حالین میں اور قالون کے لئے بالخُلف اور ورش کے لئے بلاخُلف صرف وصل میں اثبات یاء ہوا ہے۔

﴿قولہ﴾ دَرٰی۔ بمعنی دفع۔ ہمزہ کو الف سے بدل لیا گیا ہے۔ بَاغِیْهِ یعنی طالبه۔

جُهَّلَا۔ جمع جاھل۔ یعنی اس کے قاری نے جاہلوں کو اس کی تضعیف کرنے سے روکا ہے۔ اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ رؤس آیات کی رعایت کا تقاضا یہ ہے کہ الفاظ مذکورہ میں اثبات یاء نہ ہو۔

اعتراض کی مدافعت یہ ہے کہ اثبات یاء بالخُلف ہے۔ جس سے ہر فریق کی رعایت ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ دونوں قراءتیں فصیح لغت ہیں۔

(۴۳۶) وَمَـــعْ دَعْـوَةَ الدَّاعِیْ دَعَانِیْ حَـلَا جَنًی
ح ج
وَلَیْسَـــا لِـقَـــالُـوْنٍ عَـنِ الْـغُـرِّ سُبَّلَا

وَمَعْ	دَعْوَةَ الدَّاعِیْ	دَعَانِیْ	حَلَا	جَنًی
اور ساتھ	دَعْوَةَ الدَّاعِیْ	دَعَانِیْ	شیریں ہوگیا	پھل

وَلَیْسَا	لِقَالُوْنٍ	عَنْ	الْغُرِّ	سُبَّلَا
اور دونوں نہیں ہیں	قالون کیلئے	سے	مشہورین	راستوں میں مختلف ہونے والے

یعنی اُجِیْبُ دَعْـوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (بقرہ) کی دونوں یاءات کو بصری اور ورش نے وصل میں یاء کے اثبات سے پڑھا ہے۔ آگے فرماتے ہیں کہ ان دو کلموں میں قالون کے لئے اثبات یاء مشہور نہیں اگرچہ روایت ہے۔

﴿قولہ﴾ اَلْغُرِّ: اغر کی جمع۔ مشہورین۔ سُبَّلَا: سابلہ کی جمع۔ وہ لوگ جو راستوں میں مختلف ہوجائیں۔

سُبَّلَا۔ اَلْغُرِّ سے حال ہے۔

(۴۳۷) نَـذِیْـرِیْ لِـوَرْشٍ ثُـمَّ تُـرْدِیْـنِ تَـرْجُـمُـوْ

نِ فَـا عْتَـــزِلُـوْنِ سِتَّــــةٌ نُـذُرِیْ جَلَا

نَذِیْرِیْ	لِوَرْشٍ	ثُمَّ	تُرْدِیْنِ	تَرْجُمُوْنِ
نَذِیْرِیْ	ورش کے لئے	پھر	تُرْدِیْنِ	تَرْجُمُوْنِی

فَاعْتَزِلُوْنِ	سِتَّةٌ	نُذُرِیْ	جَلَا
فَاعْتَزِلُوْنِ	چھ	نُذُرِیْ	روشن کیا

(۴۳۸) وَعِیْـدِیْ ثَلَاثٌ یُـنْـقِـذُوْنِ یُـکَـذِّبُـوْ

نِ قَـــالَ نَـکِـیْـرِیْ اَرْبَـعٌ عَـنْـــهُ وُصِّلَا

وَعِیْدِیْ	ثَلَاثٌ	یُنْقِذُوْنِ	یُکَذِّبُوْنِ
وَعِیْدِیْ	تین	یُنْقِذُوْنِ	یُکَذِّبُوْنِ

قَالَ	نَکِیْرِیْ	اَرْبَعٌ	عَنْهُ	وُصِّلَا
قَالَ	نَکِیْرِیْ	چار	اس سے	نقل کیا گیا

کَیْفَ نَذِیْرِ (ملک) لَتُرْدِیْنِ (صٰفّٰت) اَنْ تَرْجُمُوْنِ اور فَاعْتَزِلُوْنِ (دونوں دخان میں) اور چھ جگہ لفظ نُذُرِ (قمر میں) وَعِیْدِ (ابراہیم میں ایک جگہ اور ق میں دو جگہ) وَلَا یُنْقِذُوْنِ (یٰس) میں، اَنْ یُّکَذِّبُوْنِ قَالَ (قصص) میں، وَکَیْفَ کَانَ نَکِیْرِ (حج، سبا، فاطر اور ملک) میں تمام یاءات کو ورش نے صرف وصل میں ثابت رکھا ہے۔

(۴۳۹) فَبَشِّـرْ عِبَـــادِ افْتَـحْ وَقِفْ سَـــاکِنًـا یَـدًا

ی

وَ وَاتَّبِعُـوْنِـیْ حَـجَّ فِـی الزُّخْـرُفِ الْعَلَا

ح

فَبَشِّرْ عِبَادِ	اِفْتَحْ	وَقِفْ	سَاكِنًا	يَدًا
فَبَشِّرْ عِبَادِ	فتحہ دے	اور وقف کر	ساکن	قوت والا
وَوَاتَّبِعُوْنِى	حَجَّ	فِى	اَلزُّخْرُفِ	اَلْعَلَا
اور وَاتَّبِعُوْنِى	غالب ہوا	میں	الزخرف	عالیشان

یعنی فَبَشِّرْ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ (زمر) میں بحالت وصل سوسی کے لئے یاء کو فتحہ کے ساتھ پڑھو اور وقف میں یاء کو برقرار رکھتے ہوئے ساکن پڑھو۔ اور وَاتَّبِعُوْنِ هٰذَا صِرَاطٌ (زخرف) میں بحالت وصل صرف بصری کے لئے اثبات یاء ہے۔

﴿قولہ﴾ وَقِفْ سَاكِنًا يَدًا: یعنی اس یاء پر سکون کے ساتھ وقف کرو۔ یَدًا فاعل سے حال ہے یعنی ذایدٍ۔ ای ذاقوۃ۔

(۴۴۰) وَفِى الْكَهْفِ تَسْاَلْنِىْ عَنِ الْكُلِّ يَاءُهٗ

عَلٰى رَسْمِهٖ وَالْحَذْفُ بِالْخُلْفِ مُثِّلَا

وَفِى	اَلْكَهْفِ	تَسْاَلْنِى	عَنْ	اَلْكُلِّ	يَاءُهٗ
اور میں	الکهف	تَسْاَلْنِى	سے	تمام	اس کی یاء

عَلٰى	رَسْمِهٖ	وَالْحَذْفُ	بِالْخُلْفِ	مُثِّلَا
پر	اس کی رسم	اور حذف	اختلاف کے ساتھ	معین کیا گیا

یعنی سورۂ کہف میں لفظ فَلَا تَسْاَلْنِىْ میں رسم کے مطابق تمام قراء کے لئے اثبات یاء ہے اور اس کا حذف بھی حالین میں بالخلف ابن ذکوان کے لئے ثابت ہے۔

(۴۴۱) وَفِىْ نَرْتَعِىْ خُلْفٌ زَكَا وَجَمِيْعُهُمْ

بِالْاِثْبَاتِ تَحْتَ النَّمْلِ يَهْدِيَنِىْ تَلَا

وَفِیْ	نَرْتَعِیْ	خُلْفٌ	زَكَا	وَجَمِيْعُهُمْ
اور میں	نَرْتَعِیْ	اختلاف	پاک ہوگیا	اوران کے تمام

بِالْاِثْبَاتِ	تَحْتَ النَّمْلِ	يَهْدِيَنِیْ	تَلَا
اثبات کے ساتھ	انمل کے نیچے	يَهْدِيَنِیْ	پڑھا

یعنی اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعِ وَيَلْعَبْ (یوسف) میں قنبل سے حالین میں اثبات یاء اور حذف یاء بالخُلف ثابت ہے۔اور اَنْ يَّهْدِيَنِیْ اس سورت میں جونمل کے نیچے ہے یعنی قصص میں تمام قراء مرسوم ہونے کی وجہ سے اثبات یاء کرتے ہیں۔ یہ اور سورۂ کہف میں تَسْئَلْنِیْ دونوں میں یاء مرسوم ہونے کی وجہ سے زوائد میں شمار نہیں ہیں۔ دونوں کے ذکر سے مقصد یہ ہے کہ تَسْئَلْنِیْ میں ابن ذکوان کے اختلاف پر تنبیہ ہوجائے۔اور اَنْ يَّهْدِيَنِیْ یہاں ذکر کرکے اس يَهْدِيَنِ سے امتیاز کرنا مقصود تھا جو کہف میں ہے۔اور جس کا ذکر شروع باب میں آچکا ہے۔

﴿تنبیہ﴾ (۱) يَرْتَعِیْ میں دو قراءتیں ہیں بالیاء صیغہ واحد مذکر غائب۔اور بالنون صیغہ جمع متکلم جیسا کہ سورۂ یوسف میں آئے گا۔

(۲) ابوشامہ فرماتے ہیں کہ کاش ناظم لفظ يَرْتَعِ کو اس شعر کے ساتھ ہی بیان کرتے جس میں يَتَّقِیْ کا ذکر آچکا ہے۔ کیونکہ دونوں لفظوں میں یاء ین کا اثبات ایک ہی قاری کے لئے ہے۔اور دونوں ایک ہی سورت میں ہیں۔ نیز دونوں میں بحالت جزم یاء کا اثبات ہے اجراء معتل بجائے صحیح جیسا کہ وہاں ہے یہاں بھی ہے۔اور جو اعتراض و جواب وہاں ہے یہاں بھی ہے۔

(۳) اس باب میں جن قراء کے لئے رموز لاکر اثبات یاء کا بیان ہوا ہے سمجھ لینا چاہیے کہ غیر مذکورین کے لئے حذف ہے۔ نیز تمام وہ یاءات زوائد جو اس باب میں نہیں لائی گئیں تمام قراء کے نزدیک وہ محذوف سمجھنی چاہئیں۔

(۴۴۲) فَهٰذِیْ اُصُوْلُ الْقَوْمِ حَالَ اطِّرَادِهَا

اَجَابَتْ بِعَوْنِ اللّٰهِ فَانْتَظَمَتْ حُلٰی

فَهٰذِیْ	اُصُوْلُ الْقَوْمِ	حَالَ اطِّرَادِهَا
پس یہ	قوم کے اصول	اپنے کلیہ ہونے کی حالت

اَجَابَتْ	بِعَوْنِ اللّٰهِ	فَانْتَظَمَتْ	حُلٰی
لبیک کہا	اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ	پس وہ نظم ہو گئے	زیورات

یعنی تمام مسائل جو گزشتہ ابواب میں آ چکے ہیں قراء کے قواعد واصول کلیہ ہیں۔ خداوند تعالیٰ کی امداد سے ان اصول نے مجھے لبیک کہی کہ تمام اصول زیورات کی سی آراستگی کے ساتھ نظم ہو گئے۔

﴿قولہ﴾ اِطِّـرَادِ۔ عام ہونا' اصول مطردہ' وہ اصول جن میں بہت سے جزئیات اپنے تمام اشباہ ونظائر کو شامل ہوں۔

حُلًا: حِلْیَةٌ کی جمع بمعنی زیورات۔

(۴۴۳) وَ اِنِّـــیْ لَاَرْجُــوْهُ لِـنَـظْـمِ حُـــرُوْفِهِــمْ

نَـفَــائِـــسَ اَعْلَاقٍ تُـنَـفِّــسُ عُــطَّلَا

وَاِنِّیْ	لَاَرْجُوْهُ	لِنَظْمِ	حُرُوْفِهِمْ
اور یقیناً میں	اس سے ہی امید رکھتا ہوں	نظم کے لئے	ان کے الفاظ
نَفَائِسَ	اَعْلَاقٍ	تُنَفِّسُ	عُطَّلَا
عمدہ	ہاروں	خوشنما بنا دیتے ہیں	خالی گردنیں

میں اس خدائی امداد کا مزید آئندہ بھی امیدوار ہوں تا کہ قراء کے فرشی (غیر مطرد) اختلافات کو ان نفیس ہاروں کی صورت میں نظم کروں' جو ننگی گردنوں کو خوشنما بنا دیتے ہیں۔

نَفَائِسَ' نَفِیْسٌ کی جمع' عمدہ۔ اَعْلَاقٍ جمع عِلْقٍ ہار۔ تُنَفِّسُ تَنْفِیْس سے' خوشنما کرنا۔ عُطَّلًا: ای اجیاد۔ عُطَّلًا جمع عَاطِلٌ خالی۔

(۴۴۴) سَـاَمْـضِـیْ عَـلٰـی شَـرْطِـیْ وَ بِـاللّٰـهِ اكْـتَـفِـیْ

وَمَــــا خَــــابَ ذُوْجِــدٍّ اِذَا هُــوَ حَسْبَلَا

سَاَمْضِیْ	عَلٰی	شَرْطِیْ	وَ بِاللّٰہِ	اَکْتَفِیْ
میں چلوں گا	پر	اپنی شرط	اور اللہ تعالیٰ پر	میں اکتفاء کرتا ہوں

وَمَا	خَابَ	ذُوْجِدٍّ	اِذَا	ھُوَ	حَسْبَلَا
اور نہیں	ناکام ہوا	کوشش کرنے والا	جب	وہ	حسبی اللہ کہا

یعنی شروع قصیدہ میں جن رموز و قیود کو میں مقرر کر چکا ہوں ان پر میں آئندہ بھی کاربند رہوں گا' میں تمام امور میں اللہ پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔ کوئی کوشش کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا جس وقت کہ وہ حَسْبِیَ اللّٰہُ کہہ لیتا ہے۔

☆☆☆

فَرْشِ الْحُرُوْفِ

بَابُ فَرْشِ الْحُرُوْفِ (٦٧٤)

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ (١٠١)

اَلْفُرُوْش: جمع فُرَيْش بمعنی مَفْرُوْش۔ یعنی وہ مختلف فیہ کلمات جو اصول کلیہ کے ذیل میں نہیں آتے ہیں۔ بلکہ ترتیب قرآنی کے مطابق سورتوں میں متفرق اور منتشر طور پر پائے جاتے ہیں' بعض نے اصول کے مقابلہ میں ان کو فروع بھی کہا ہے۔ لیکن یہ باعتبار کثرت ہے ورنہ کہیں کہیں فرش میں اصول مطردہ بھی آئیں گے' جیسے فواتح سور میں امالہ' اسی طرح اصول میں غیر مطرد بھی آئے ہیں۔ جیسے یاءات الزوائد۔

(٤٤٥) وَمَا يَخْدَعُوْنَ الْفَتْحُ مِنْ قَبْلِ سَاكِنٍ
وَبَعْدُ ذَكَا وَالْغَيْرُ كَالْحَرْفِ اَوَّلَا

قَبْلِ سَاكِنٍ	مِنْ	اَلْفَتْحُ	وَمَا يَخْدَعُوْنَ
ساکن سے پہلے	سے	فتح	وَمَا يَخْدَعُوْنَ

اَوَّلَا	كَالْحَرْفِ	وَالْغَيْرُ	ذَكَا	وَبَعْدُ
پہلا	لفظ کی طرح	اور سوائے	روشن ہوگیا	اور بعد

یعنی شامی اور کوفیین وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ کو بسکون خاء اور یاء و دال کے ساتھ خَدَعَ سے پڑھتے ہیں اور باقی يُخَادِعُوْنَ پڑھتے ہیں جس طرح کہ پہلا لفظ يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ — مُخَادَعَتْ سے مشتق ہے۔

﴿قولہ﴾ وَبَعْدُ ذَكَا: اور اس ساکن (خاء) کے بعد بھی فتحہ روشن ہوا ہے۔ وَمَا يَخْدَعُوْنَ مبتدا اول' اَلْفَتْحُ مبتدا ثانی' ذَكَا خبر۔ باقین کی قراءت کی وضاحت ضروری تھی اسی لئے وَالْغَيْرُ كَالْحَرْفِ اَوَّلَا فرمایا۔

(٤٤٦) وَخَفَّفَ كُوْفٍ يَكْذِبُوْنَ وَيَآؤُهُ
بِفَتْحٍ وَلِلْبَاقِيْنَ ضُمَّ وَثُقِّلَا

وَخَفَّفَ	كُوفٍ	يَكْذِبُونَ	وَيَآؤُهُ
اور تخفیف سے پڑھا	کوفیین	يَكْذِبُونَ	اور اس کی یاء

بِفَتْحٍ	وَلِلْبَاقِينَ	ضُمَّ	وَثُقِّلَا
فتحہ کے ساتھ	اور باقین کے لئے	ضمہ دیا گیا	اور مشدد پڑھا گیا

یعنی کوفیین نے بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ کو اسکان کاف اور تخفیف ذال كَذَبَ سے پڑھا ہے۔ اور باقیوں نے ضم یاء فتح کاف اور تشدید ذال تَكْذِيبٌ سے يُكَذِّبُونَ پڑھا ہے۔

ضُمَّ: یعنی یاء پر ضمہ پڑھا گیا۔ وَثُقِّلَا: اور ذال کو مشدد پڑھا گیا۔ باقین کی قراءت کی توضیح اس لئے ضروری سمجھی گئی کیونکہ ماقبل کی ضد سے یہ مفہوم پیدا نہیں ہوتا تھا۔

(۴۴۷) وَقِيلَ وَغِيضَ ثُمَّ جِيءَ يُشِمُّهَا
لَدَى كَسْرِهَا ضَمًّا رِجَالٌ لِتَكْمُلَا

ا ر ل

وَقِيلَ	وَغِيضَ	ثُمَّ	جِيءَ	يُشِمُّهَا
اور قِيلَ	اور غِيضَ	پھر	جِيءَ	بو دیتے ہیں ان کو

لَدَى	كَسْرِهَا	ضَمًّا	رِجَالٌ	لِتَكْمُلَا
میں	ان کا کسرہ	ضمہ	لوگ	تا کہ کامل ہو جائے

(۴۴۸) وَحِيلَ بِإِشْمَامٍ وَسِيقَ كَمَا رَسَا
ك ر
وَسِيءَ وَسِيئَتْ كَانَ رَاوِيهِ أَنْبَلَا
ك ر ا

وَحِيلَ	بِإِشْمَامٍ	وَسِيقَ	كَمَا	رَسَا
اور حِيلَ	اشمام کے ساتھ	اور سِيقَ	جیسا	ثابت ہوا

وَسِیْئَ	وَسِیْئَتْ	كَانَ	رَاوِیْهِ	اَنْبَلَا
اور سِیْئَ	اور سِیْئَتْ	ہے	اس کا راوی	بڑی عظمت والا

قِیْلَ، غِیْضَ اور جِایْءَ کے کسروں میں امام کسائی اور ہشام ضمہ کا اشمام کرتے ہیں۔ اور حِیْلَ اور سِیْقَ میں کسائی اور شامی کے لئے اشمام ہوگا۔ اور سِیْئَ اور سِیْئَتْ میں شامی، کسائی اور نافع اشمام کرتے ہیں۔ اور غیر مذکورین بغیر اشمام کسرۂ خالصہ پڑھتے ہیں۔

اشمام کی ادا کا طریقہ یہ ہے کہ مذکورہ کلمات کے اوائل میں کسرہ پڑھتے ہوئے انضمام شفتین کے ساتھ قدرے ضمہ کا اشارہ کیا جائے، لیکن یہ یاد رہے کہ ضمہ کا حصہ کم، کسرہ کا زیادہ ہے، تاکہ بعد والی یاء خالص ادا ہو۔ واؤ کی بو بھی نہ آنے پائے۔ یہ اشمام اس لئے کیا جاتا ہے تاکہ اصل فعل قبل از تعلیل کی طرف اشارہ ہو جائے۔ یعنی قِیْلَ اصل میں قُوِلَ بضم قاف تھا، جیسا کہ امالہ سے اصل کی طرف اشارہ بسا اوقات مقصود ہوتا ہے۔

﴿تنبیہ﴾ (۱) ناظم کا یہ معمول ہے کہ معین سورت میں اس کے کسی لفظ کے اختلاف میں اگر دیگر سورت کے کچھ الفاظ بھی مشترک ہوں تو ان کو بھی تبعاً ایک ہی جگہ بیان فرماتے ہیں چنانچہ سورہ بقرہ میں صرف قِیْلَ ہے، اختلاف میں یکسانیت کی وجہ سے دیگر کلمات غِیْضَ، جِایْءَ، حِیْلَ وغیرہ کو بھی اسی جگہ بیان فرما دیا۔ گو یہ بقرہ میں نہیں۔

(۲) اشمام کی یہ قسم خلط الحرکۃ بالحرکۃ کہلاتی ہے۔ سورۂ فاتحہ میں جس اشمام کا ذکر گزرا وہ خلط الحرف بالحرف کہلاتا ہے۔ اور تیسری قسم کا اشمام وہ بھی ہے جو بَابُ الْوَقْفِ عَلٰی اَوَاخِرِ الْكَلِمِ میں گزرا۔

(۴۴۹) وَهَا هُوَ بَعْدَ الْوَاوِ وَالْفَا وَلَامِهَا

وَهَا هِيَ اَسْكِنْ رَاضِيًا بَارِدًا حَلَا

ر ب ح

وَهَا هُوَ	بَعْدَ الْوَاوِ وَالْفَا	وَلَامِهَا
اور هُوَ کی هاء	واؤ اور فاء کے بعد	اور ان کا لام

وَهَا هِيَ	اَسْكِنْ	رَاضِيًا	بَارِدًا	حَلَا
اور هِيَ کی هاء	ساکن کر	خوش ہونے والا	ٹھنڈا	شیریں ہوا

یعنی هُوَ جب واؤ یا فاء یا لام کے بعد واقع ہو۔ جیسے وَهُوَ عَلٰی كُلِّ - فَهُوَ وَلِيُّهُمْ - لَهُوَ الْغَنِيُّ، اسی طرح

ھِیَ جیسے وَھِیَ تَجْرِیْ - فَھِیَ کَالْحِجَارَۃِ - لَھِیَ الْحَیَوَانُ تو کسائی، قالون اور بصری ان دونوں ضمیروں کی ھاء کو ساکن پڑھتے ہیں۔ اور باقین وَھُوَ - فَھُوَ - لَھُوَ میں ہاء کا ضمہ اور وَھِیَ - فَھِیَ - لَھِیَ میں ہاء کا کسرہ پڑھتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ رَاضِیًا بَارِدًا حَلَا: یعنی دراں حالیکہ تو اس کان سے خوش ہو رہا ہے۔ جو (عربی لغت میں) ٹھنڈے اور میٹھے پانی کی طرح خوشگوار ہے۔

(۴۵۰) وَثُمَّ ھُوَ رِفْقًا بَانَ وَالضَّمُّ غَیْرُھُمْ

ر ب

وَکَسْرٌ وَعَنْ کُلٍّ یُمِلَّ ھُوَ انْجَلَا

غَیْرُھُمْ	وَالضَّمُّ	بَانَ	رِفْقًا	وَثُمَّ ھُوَ
ان کے علاوہ	اور ضمہ	ظاہر ہوگئی	نرمی والا	اور ثُمَّ ھُوَ
اِنْجَلَا	یُمِلَّ ھُوَ	کُلٍّ	وَعَنْ	وَکَسْرٌ
ظاہر ہوگیا	یُمِلَّ ھُوَ	تمام	اور سے	اور کسرہ

یعنی ثُمَّ ھُوَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ میں ھُوَ کی ھاء کو کسائی اور قالون ساکن پڑھتے ہیں۔ آگے جمہور کا مسلک بیان فرماتے ہیں کہ باقی حضرات ھُوَ کی ھاء کو مضموم اور ھِیَ کی ھاء کو مکسور پڑھتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ وَعَنْ کُلٍّ یُمِلَّ یعنی تمام قراء سے سورۂ بقرہ میں اَنْ یُّمِلَّ ھُوَ کی ھاء میں ضمہ منکشف ہوا ہے۔ لیکن واضح رہے کہ یہ ناظم کے طریق کا بیان ہے۔ ورنہ ابو جعفر احمد بن صالح اور حلوانی قالون کے لئے اور قتیبہ کسائی کے لئے ساکن الہاء پڑھتے ہیں۔ (ملا علی قاریؒ)

رِفْقًا۔ موصوف بَانَ صفت یعنی اسکن حال کونك ذارفق بین۔

(۴۵۱) وَفِیْ فَاَزَلَّ اللَّامَ خَفِّفْ لِحَمْزَۃٍ

وَزِدْ اَلِفًا مِنْ قَبْلِہٖ فَتَکَمَّلَا

وَفِيْ	فَاَزَلَّ	اَللَّامَ	خَفِّفْ	لِحَمْزَةٍ
اور	فَاَزَلَّ	لام	تخفیف سے پڑھ	حمزہ کیلئے
وَزِدْ	اَلِفًا	مِنْ	قَبْلِه	فَتُكَمِّلَا
اورزیادہ کر	الف	سے	اس سے پہلے	تاکہ مکمل ہوجائے

یعنی امام حمزہ کے لئے فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ میں لام خفیف پڑھتے ہوئے اور اس سے پہلے الف زائد کرو۔ اور باقی کے لئے بغیر الف مع تشدید لام پڑھو۔ یعنی فَاَزَلَّهُمَا

فَتُكَمِّلَا: یعنی امام حمزہ کی قراءت میں لام کی تخفیف کے ساتھ الف بھی زیادہ کرو۔ تاکہ لفظ مکمل ہوجائے۔ یعنی فَاَزَالَهُمَا۔

(۴۵۲) وَاٰدَمَ فَارْفَعْ نَاصِبًا كَلِمَاتِهٖ
بِكَسْرٍ وَلِلْمَكِّيِّ عَكْسٌ تَحَوَّلَا

وَ اٰدَمَ	فَارْفَعْ	نَاصِبًا	كَلِمَاتِهٖ
اور اٰدَمَ	پس رفع دے	نصب دینے والا	اس کے كَلِمَاتٍ
بِكَسْرٍ	وَلِلْمَكِّيِّ	عَكْسٌ	تَحَوَّلَا
کسرہ کے ساتھ	اور مکی کے لئے	عکس	پلٹ گیا ہے

یعنی فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ میں جمہور اٰدَمُ کو فاعلیت کی بنا پر مرفوع اور كَلِمَاتٍ کو مفعولیت کی وجہ سے منصوب پڑھتے ہیں۔ یعنی آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھے۔ اور مکی کے یہاں اس کا عکس، اٰدَمَ منصوب اور كَلِمَاتٌ مرفوع ہے۔ یعنی آدم علیہ السلام کو ان کے رب کی طرف سے کچھ کلمات حاصل ہوئے۔ یعنی فَتَلَقّٰٓى اٰدَمَ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٌ۔

(۴۵۳) وَ یُـقْـبَـلُ الْاُوْلٰـی اَنَّـثُـوْا دُوْنَ حَـاجِـزٍ
ح د
وَعَـدْنَـا جَـمِـیْـعًـا دُوْنَ مَـا اَلِفٍ حَلَا
ح

وَیُقْبَلُ	اَلْاُوْلٰی	اَنَّثُوْا	دُوْنَ حَاجِزٍ
اور یُقْبَلُ	پہلا	انہوں نے مؤنث پڑھا	مانع کے بغیر
وَعَدْنَا	جَمِیْعًا	دُوْنَ مَا اَلِفٍ	حَلَا
وَعَدْنَا	تمام	الف کے بغیر	شیریں ہوگیا

یعنی لَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ کو مکی بصری مؤنث یعنی (لَا تُقْبَلُ) اور باقی مذکر پڑھتے ہیں۔

اَلْاُوْلٰی اس لئے فرمایا کہ دوسری جگہ لَا یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ میں باجماع تذکیر ہے۔

آگے فرماتے ہیں کہ بصری ہر جگہ وَاعَدْنَا کو بغیر الف وَعَدْنَا پڑھتے ہیں۔ یہ لفظ بقرہ اعراف اور طٰہٰ میں کل تین جگہ مراد ہے۔ اور باقی بالالف وَاعَدْنَا پڑھتے ہیں۔

واضح ہو کہ سورۂ قصص میں اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ اور زخرف میں وَعَدْنٰهُمْ یہاں مراد نہیں۔ کیونکہ ان دونوں میں اختلاف نہیں ہے۔ ناظم کے کلام میں تعیین پر یہ قرینہ ہوسکتا ہے کہ وَاعَدْنَا صرف قصہ موسیٰ والا مراد ہے، قصص وزخرف میں مفاعلت سے مفہوم صحیح نہیں ہے۔

﴿قولہ﴾ اَنَّثُوْا دُوْنَ حَاجِزٍ یعنی مِنْ دُوْنِ مُلَا حَظَةِ حَاجِزٍ۔

قاعدہ یہ ہے کہ فاعل مؤنث غیر حقیقی فعل سے متصل بغیر فاصل کے ہو۔ تو باجماع نحات فعل مؤنث ہوگا۔ اور فاصل ہو جیسے یہاں مِنْهَا ہے تو فعل میں تذکیر و تانیث دونوں جائز ہیں۔ دُوْنَ حَاجِزٍ سے اسی طرف اشارہ ہے۔

(۴۵۴) وَ اِسْـکَـانُ بَـارِئْـکُـمْ وَیَـاْمُـرُکُـمْ لَـهٗ
وَ یَـاْمُـرُهُـمْ اَیْـضًـا وَتَـاْمُـرُهُـمْ تَلَا

وَاِسْکَانُ	بَارِئْکُمْ	وَیَاْمُرُکُمْ	لَهٗ
اور اسکان	بَارِئْکُمْ	اور یَاْمُرُکُمْ	اس کے لئے

وَيَأْمُرُهُمْ	اَيْضًا	وَتَأْمُرُهُمْ	تَلَا
اور يَأْمُرُهُمْ	نیز	اور تَأْمُرُهُمْ	پڑھا ہے

(۴۵۵) وَيَنْصُرُكُمْ اَيْضًا وَيُشْعِرُكُمْ وَكَمْ

جَلِيلٍ عَنِ الدُّورِيِّ مُخْتَلِسًا جَلَا

وَيَنْصُرُكُمْ	اَيْضًا	وَيُشْعِرُكُمْ	وَكَمْ
اور يَنْصُرُكُمْ	نیز	اور يُشْعِرُكُمْ	اور کتنے

جَلِيلٍ	عَنْ	اَلدُّورِيِّ	مُخْتَلِسًا	جَلَا
بڑے مرتبے والے	سے	دوری	اختلاس کرتے ہوئے	ظاہر ہوئے

یعنی بَارِئُكُمْ (بقرہ میں دونوں جگہ) اور يَأْمُرُكُمْ، يَأْمُرُهُمْ، تَأْمُرُهُمْ، يَنْصُرُكُمْ، يُشْعِرُكُمْ جہاں بھی ہوں بصری نے اول میں اسکان ہمزہ سے اور باقی الفاظ میں راء کے اسکان سے پڑھا ہے۔ اور تین ثقیل حرکتوں کے اجتماع کی وجہ سے تخفیفاً ایسا کیا گیا ہے۔ اور باقی تمام قراء کامل حرکت کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ وَكَمْ جَلِيلٍ: مشائخ قراءت میں کتنے ہی اکابر دوری کے مذہب میں اختلاف کرتے ہوئے منکشف ہوئے ہیں۔ گویا سوسی کے لئے فقط اسکان اور دوری کے لئے اسکان و اختلاس دونوں ہیں۔

اختلاس یہ ہے کہ حرکت کا دو تہائی حصہ پڑھا جائے' یعنی حرکت کا محذوف حصہ کم اور ادا ہونے والا زیادہ ہو۔

﴿نوٹ﴾ آل عمران میں عنقریب آ رہا ہے وَلَا يَأْمُرُكُمْ ناظم نے وہاں ابوعمرو بصری کے لئے رفع بیان کیا ہے۔ گویا یہاں اور وہاں کے بیان میں منافات ہوئی' اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ دونوں میں منافات نہیں ہے۔ کیونکہ اسکان اور اختلاس رفع کے منافی نہیں' رفع اصل ہے اور اسکان یا اختلاس تخفیف کو حاصل کرنے میں اس کے فرع ہیں۔ (ضباع)

(۴۵۶) وَفِيهَا وَفِي الْاَعْرَافِ نَغْفِرْ بِنُونِهِ

وَلَا ضَمَّ وَاكْسِرْ فَاءَهُ حِينَ ظَلَّلَا

ظ ح

وَفِیْهَا	وَفِیْ	اَلْاَعْرَافِ	نَغْفِرْ	بِنُوْنِهٖ
اور اس میں	میں	الاعراف	نَغْفِرْ	اپنے نون کے ساتھ

وَلَا	ضَمَّ	وَاکْسِرْ	فَاءَهٗ	حِیْنَ	ظَلَّلَا
اور نہیں	ضمہ	اور کسرہ دے	اس کی فاء کو	جس وقت	سایہ ڈالا

(۴۵۷) وَذَكِّرْهُنَا اَصْلًا وَلِلشَّامِ اَنَّثُوْا

وَعَنْ نَافِعٍ مَعْهُ فِی الْاَعْرَافِ وُصِّلَا

وَذَكِّرْ	هُنَا	اَصْلًا	وَلِلشَّامِ	اَنَّثُوْا
اور مذکر پڑھ	یہاں	اصل ہے	اور شامی کے لئے	انہوں نے مونث پڑھا

وَعَنْ	نَافِعٍ	مَعْهُ	فِیْ	اَلْاَعْرَافِ	وُصِّلَا
اور سے	نافع	اس کے ساتھ	میں	الاعراف	پہنچایا گیا

یعنی مکی بصری اور کوفیین سورہ بقرہ اور اعراف دونوں میں نَغْفِرْ لَكُمْ نون مفتوحہ وکسر فاء کے ساتھ پڑھتے ہیں اور نافع نے بقرہ میں یُغْفَرْ لَكُمْ یاء مضمومہ اور فاء مفتوحہ صیغہ مجہول مذکر پڑھا۔ اور اعراف میں تُغْفَرْ لَكُمْ صیغہ مجہول مونث اور شامی نے دونوں سورتوں میں صیغہ مجہول مونث ہی پڑھا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ بقرہ میں نَغْفِرْ، یُغْفَرْ، تُغْفَرْ تین قراءتیں ہیں۔ اور اعراف میں نَغْفِرْ اور تُغْفَرْ دو قراءتیں ہیں۔

﴿قولہ﴾ حِیْنَ ظَلَّلَا: جس وقت کہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت نے سایہ ڈالا یعنی عام ہوئی۔

(۴۵۸) وَجَمْعًا وَفَرْدًا فِی النَّبِیْءِ وَفِی النُّبُوْ

ءَةِ الْهَمْزَ كُلٌّ غَیْرَ نَافِعٍ اَبْدَلَا

وَجَمْعًا	وَفَرْدًا	فِیْ	اَلنَّبِیْءِ	وَفِیْ	اَلنُّبُوْءَةِ
اور جمع	اور واحد	میں	اَلنَّبِیْءِ	اور میں	اَلنُّبُوْءَةِ

اَلْهَمْزُ	كُلٌّ	غَيْرُ نَافِعٍ	اَبْدَلَا
ہمزہ	ہرایک	نافع کے علاوہ	بدل لیا

(۴۵۹) وَقَالُوْنُ فِی الْاَحْزَابِ فِیْ لِلنَّبِیِّ مَعْ
بُیُوْتَ النَّبِیِّ الْیَاءَ شَدَّدَ مُبْدِلَا

وَقَالُوْنُ	فِیْ	الْاَحْزَابِ	فِیْ	لِلنَّبِیِّ	مَعْ
اور قالون	میں	الاحزاب	میں	لِلنَّبِیِّ	ساتھ

بُیُوْتَ النَّبِیِّ	اَلْیَاءَ	شَدَّدَ	مُبْدِلَا
بُیُوْتَ النَّبِیِّ	یاء	مشدد پڑھا	بدلنے والا

یعنی نافع کے علاوہ تمام قراء نے اَلنَّبِیُّ - نَبِیٌّ - اَلنَّبِیّنَ - اَلنَّبِیُّوْنَ (مفرد و جمع) میں جہاں بھی ہوں ہمزہ بعد الیاء کو یاء سے تخفیفاً بدل کر ماقبل کی یاء میں ادغام کرتے ہوئے مشدد پڑھا ہے۔ ایسے ہی اَلنُّبُوَّۃَ میں ہمزہ بعد الواؤ کو واؤ سے بدل کر ماقبل کی واؤ میں مدغم اور مشدد پڑھا ہے۔ اور اَلْاَنْبِیَآءُ میں باء کے بعد والے ہمزہ کو تخفیفاً یاء سے بدلا ہے۔ اور نافع نے اَلنَّبِیْٓءُ - نَبِیْٓءٌ - اَلنَّبِیْٓئِیْنَ - اَلنَّبِیْٓئُوْنَ - اَلنُّبُوْٓءَۃَ اور اَلْاَنْبِئَآءُ پڑھا ہے۔

البتہ قالون اپنی اصل کی مخالفت کرتے ہوئے احزاب میں دو جگہ لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ اور بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا: میں جمہور کی طرح ابدال و ادغام کرتے ہوئے یاء کو مشدد پڑھتے ہیں۔

﴿تنبیہ﴾ بَابُ اِجْتِمَاعِ هَمْزَتَیْنِ فِیْ كَلِمَتَیْنِ میں قالون کے لئے ہمزتین مکسورتین میں یہ اصول بتلایا گیا ہے کہ وہ ہمزہ اولیٰ میں تسہیل کرتے ہیں۔ اس اصول سے قالون کے لئے تین مواقع مستثنیٰ ہیں، ایک تو وہیں باب میں بیان کیا گیا ہے یعنی بِالسُّوْٓءِ اِلَّا میں۔ باقی دو یہ سورہ احزاب میں ہیں۔ ان تین مواقع میں قالون نے ہمزہ اولیٰ کو واؤ سے بدل کر جیسا کہ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا میں اور یاء سے بدل کر جیسے لِلنَّبِیِّ اِنْ اور بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِ میں ماقبل میں ادغام کیا ہے۔ اچھا ہوتا اگر ناظمؒ یہ دونوں مواقع بھی وہیں بیان فرماتے۔ اس تمام گفتگو کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمزتین والے دو کلموں میں سے اگر پہلے پر وقف کر دیا جائے تو قالون کے لئے اصل کے مطابق ہمزہ پر ہی وقف ہوگا۔ کیونکہ ابدال و ادغام وصل میں اجتماع ہمزتین کی وجہ سے ہے۔

(۲۶۰) وَفِی الصَّابِئِیْنَ الْهَمْزَ وَالصَّابِئُوْنَ خُذْ
خ
وَهُزْؤًا وَكُفْؤًا فِی السَّوَاكِنِ فُصِّلَا
ف

وَفِیْ	اَلصَّابِئِیْنَ	اَلْهَمْزَ	وَالصَّابِئُوْنَ	خُذْ
اور میں	اَلصَّابِئِیْنَ	ہمزہ	اور اَلصَّابِئُوْنَ	لے لو
وَهُزْؤًا	وَكُفْؤًا	فِیْ	اَلسَّوَاكِنِ	فُصِّلَا
اور هُزْؤًا	اور كُفْؤًا	میں	ساکن	جداگانہ لائے گئے

(۲۶۱) وَضَمَّ لِبَاقِیْهِمْ وَحَمْزَةُ وَقْفُهُ
بِوَاوٍ وَحَفْصٌ وَاقِفًا ثُمَّ مُوْصِلَا

وَضَمَّ	لِبَاقِیْهِمْ	وَحَمْزَةُ	وَقْفُهُ
اور ضمہ دیا گیا	ان کے باقیوں کے لئے	اور حمزہ	اس کا وقف

بِوَاوٍ	وَحَفْصٌ	وَاقِفًا	ثُمَّ	مُوْصِلَا
واؤ کے ساتھ	اور حفص	وقف کرتے ہوئے	پھر	وصل کرتے ہوئے

یعنی اَلصَّابِئِیْنَ (بقرہ و حج) میں۔ اور اَلصَّابِئُوْنَ (مائدہ) میں ماسوا نافع' چھ قاریوں کے لئے ہمزہ ہے۔ اور نافع یہ دونوں لفظ بغیر ہمزہ کے اَلصَّابِیْنَ اور اَلصَّابُوْنَ بروزن اَلدَّاعِیْنَ اور اَلدَّاعُوْنَ پڑھتے ہیں۔ گویا مسئلہ کی نوعیت اوپر والے مسئلہ سے مختلف ہوگئی' وہاں نَبِیٌّ کو نافع نے مہموز اور باقین نے ابدال کے ساتھ پڑھا۔ یہاں صَابِئِیْنَ کو نافع نے بالحذف اور جمہور نے بالہمز پڑھا ہے۔

﴿قولہ﴾ وَهُزْؤًا وَكُفْؤًا الخ یعنی یہ دو لفظ وَهُزْؤًا اور كُفْؤًا امام حمزہ کے لئے ساکن الاوسط کلمات میں جداگانہ لائے گئے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ حمزہ زاء اور فاء کے سکون کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اور باقی قراء بضم زاء و فاء پڑھتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا وَضَمَّ لِبَاقِیْهِمْ۔

﴿قولہ﴾ وَحَمْزَةُ وَقْفُهٗ بِوَاوٍ: یعنی امام حمزہ وقف میں دونوں مذکورہ لفظوں کو بجائے ہمزہ کے بالواؤ پڑھتے ہیں۔ یعنی هُزُوَا اور كُفُوَا۔ وقف کو بیان کرنے کی اس لئے ضرورت ہوئی کہ یہاں وقف قیاسی کا تقاضا یہ تھا کہ ہمزہ کی حرکت نقل کر کے زاء اور فاء کو دی جائے اور ہمزہ حذف کر دیا جائے جیسا کہ جُزْءًا کو وقف میں جُزَا بروزن هُدٰی پڑھا گیا۔ علامہ شاطبیؒ نے اسی لئے تنبیہ کی کہ یہاں صرف وقف رسمی ہوگا۔ کیونکہ ہمزہ بشکل واؤ مرسوم ہے۔ اور اس کے برخلاف جُزْءًا میں مرسوم نہیں۔ گو بعض نے جُزْءًا کے مثل وقف قیاسی کیا ہے لیکن جمہور کے یہاں صحیح نہیں۔ کیونکہ ہمزہ کا ماقبل زاء اور فاء گو بالفعل ساکن ہیں لیکن اصل میں مضموم تھے۔ (ابوشامہ)

﴿قولہ﴾ وَحَفْصٌ وَاقِفًا ثُمَّ مُوْصِلًا: یعنی حفص نے وقف و وصل دونوں حالتوں میں ہمزہ کو تخفیفاً واؤ سے بدل کر ہی پڑھا ہے۔ گویا حاصل یہ ہوا کہ (۱) جمہور نے وقفاً وصلاً هُزُؤًا اور كُفُؤًا (۲) حفص نے وقفاً وصلاً هُزُوًا، كُفُوًا اور (۳) امام حمزہ نے وصلاً هُزْؤًا اور كُفْؤًا اور وقفاً هُزُوَا، كُفُوَا پڑھا ہے۔

﴿فائدہ﴾ حفص کا اصول تحقیق ہمزہ ہے، لیکن کہیں کہیں اصول کے خلاف جمعاً بین اللغتین بھی پڑھا ہے چنانچہ مذکورہ دو کلموں میں ہمزہ کی تخفیف کی یہی صورت ہے، یہی وجہ ءَاَعْجَمِيٌّ میں ہمزہ ثانیہ کو تسہیل سے پڑھنے کی ہے اسی طرح فِيْهٖ مُهَانًا میں صلہ مَجْرٖىهَا میں امالہ یہ سب جمعاً بین اللغتین ہیں۔ (ابوشامہ)

(۴۶۲) وَبِالْغَيْبِ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ هُنَا دَنَا
د

وَغَيْبُكَ فِي الثَّانِيْ اِلٰى صَفْوِهٖ دَلَا
د ص ا

دَنَا	هُنَا	عَمَّا تَعْمَلُوْنَ	وَبِالْغَيْبِ
قریب ہوگیا	یہاں	عَمَّا تَعْمَلُوْنَ	اور غیب کے ساتھ

دَلَا	صَفْوِهٖ	اِلٰى	الثَّانِيْ	فِيْ	وَغَيْبُكَ
ڈول ڈالا	اپنی پاکیزگی	طرف	دوسرے	میں	اور تیرا غیب سے پڑھنا

یعنی عَمَّا يَعْمَلُوْنَ اَفَتَطْمَعُوْنَ جو هُزُوًا سے قریب ہی واقع ہے۔ کو مکی نے بالغیب اور باقین نے بالخطاب یعنی عَمَّا تَعْمَلُوْنَ پڑھا ہے اور نافع شعبہ اور مکی آگے آنے والے دوسرے لفظ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ اُولٰٓئِكَ میں غیب اور باقین عَمَّا تَعْمَلُوْنَ خطاب پڑھتے ہیں۔ اِلٰى صَفْوِهٖ دَلَا یعنی وہ غیب اپنی پاکیزگی کے ساتھ کامیاب ہوا۔

(۴۶۳) خَطِيْئَتُهُ التَّوْحِيْدُ عَنْ غَيْرِ نَافِعٍ

وَلَا يَعْبُدُوْنَ الْغَيْبُ شَايَعَ دُخَّلَلَا

ش د

غَيْرِ نَافِعٍ	عَنْ	اَلتَّوْحِيْدُ	خَطِيْئَتُهُ
نافع کے علاوہ	سے	واحد	خَطِيْئَتُهُ

دُخَّلَلَا	شَايَعَ	اَلْغَيْبُ	وَلَا يَعْبُدُوْنَ
کثیر المداخلت	شائع ہوا	غیب	وَلَا يَعْبُدُوْنَ

وَاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْئَتُهُ میں غیر نافع کے لئے لفظ خَطِيْئَتُهُ واحد اور نافع کے لئے خَطِيْئٰتُهُ جمع ہے۔ اور مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ میں حمزہ' کسائی' شعبہ اور مکی کے لئے غیب لَا يَعْبُدُوْنَ شائع ہوا اور باقین کے لئے خطاب' لَا تَعْبُدُوْنَ ہے۔

(۴۶۴) وَقُلْ حَسَنًا شُكْرًا وَحُسْنًا بِضَمِّهٖ

ش

وَسَاكِنِهِ الْبَاقُوْنَ وَاَحْسِنْ مُقَوِّلَا

بِضَمِّهٖ	وَحُسْنًا	شُكْرًا	حَسَنًا	وَقُلْ
اپنے ضمہ کے ساتھ	اور حُسْنًا	شکر کرنے والا ہو	حَسَنًا	اور کہہ تو

مُقَوِّلَا	وَاَحْسِنْ	اَلْبَاقُوْنَ	وَسَاكِنِهٖ
بات کو منسوب کرنے والا	اور عمدہ ہو	باقیوں	اور اپنے ساکن کے ساتھ

یعنی وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا میں حمزہ و کسائی حَسَنًا بفتحتین' باقی بضم حاء و سکون سین حُسْنًا پڑھتے ہیں۔ واضح ہو کہ یہاں جمہور کی قراءت کے تعین سے حمزہ و کسائی کے لئے بطور ضد فتحتین ثابت ہوئے۔

اَلْبَاقُوْنَ یعنی قَرَاَهُ الْبَاقُوْنَ۔

﴿قولہ﴾ وَاَحْسِنْ مُقَوِّلَا یعنی بات کسی کی طرف منسوب کرنے میں اچھی روش اختیار کر۔

(۴۶۵) وَتَظَّاهَرُوْنَ الظَّاءُ خُفِّفَ ثَابِتًا
ث
وَعَنْهُمْ لَدَى التَّحْرِيْمِ اَيْضًا تَحَلَّلَا

وَتَظَّاهَرُوْنَ	اَلظَّاءُ	خُفِّفَ	ثَابِتًا
اور تَظَّاهَرُوْنَ *	ظاء	مخفف ہوئی	ثابت

وَعَنْهُمْ	لَدَى	اَلتَّحْرِيْمِ	اَيْضًا	تَحَلَّلَا
اوران سے	میں	التحریم	نیز	حلال ہوئی

یعنی تَظَاهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ (بقرہ) اور وَاِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ (تحریم) میں کوفیین کے لئے ظاء مخفف ثابت ہوئی ہے۔ اور باقین نے تَظَّاهَرُوْنَ اور تَظَّاهَرَا میں ظاء مشدد پڑھی ہے۔

﴿قولہ﴾ لَدَى التَّحْرِيْمِ اَيْضًا تَحَلَّلَا تحریم کا تقابل تحلل سے بڑی لطافت پیدا کرتا ہے۔

(۴۶۶) وَحَمْزَةُ اَسْرٰى فِيْ اُسَارٰى وَضَمُّهُمْ
تُفَادُوْهُمُوْ وَالْمَدُّ اِذْ رَاقَ نُفِّلَا
ن ر ا

وَحَمْزَةُ	اَسْرٰى	فِيْ	اُسَارٰى	وَضَمُّهُمْ
اورحمزہ	اَسْرٰى	میں	اُسَارٰى	اوران کا ضمہ دینا

تُفَادُوْهُمُوْ	وَالْمَدُّ	اِذْ	رَاقَ	نُفِّلَا
تُفَادُوْهُمْ	اورمد	جس وقت	خوشگوار ہوا	عطا کیا گیا

یعنی امام حمزہ نے وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسَارٰى میں اَسْرٰى بروزن قَتْلٰى پڑھا ہے اور باقین نے بروزن سُكَارٰى پڑھا ہے۔ آگے فرماتے ہیں کہ نافع کسائی اور عاصم نے تُفَادُوْهُمْ کو بضم تاء اور فاء کے بعد بالالف پڑھا ہے اور باقین نے بفتح تاء بغیر الف تَفْدُوْهُمْ پڑھا ہے۔

وَالْمَدُّ اِذْرَاقَ نُفِّلَا یعنی حرف مد (الف) جس وقت خوش گوار ہوا تو مال غنیمت عطا کیا گیا آیت کے مفہوم کی طرف

اشارہ ہے۔

(۴۶۷) وَحَيْثُ اَتَاكَ الْقُدْسِ اِسْكَانُ دَالِهٖ
دَوَاءٌ وَلِلْبَاقِيْنَ بِالضَّمِّ اُرْسِلَا

وَحَيْثُ	اَتَاكَ	اَلْقُدْسِ	اِسْكَانُ	دَالِهٖ
اور جہاں بھی	تیرے پاس آئے	اَلْقُدْسِ	ساکن کردینا	اس کی دال

دَوَاءٌ	وَلِلْبَاقِيْنَ	بِالضَّمِّ	اُرْسِلَا
دوا	اور باقیوں کیلئے	ضمہ کے ساتھ	بلاقید کیا گیا

یعنی لفظ قُدُسُ جہاں بھی آئے اس کی دال کو مکی نے ساکن پڑھا ہے اور باقین کے لئے ضم دال قُدُسُ بولا گیا ہے۔

(۴۶۸) وَيُنْزِلُ خَفِّفْهُ وَتُنْزِلُ مِثْلُهُ
وَنُنْزِلُ حَقٌّ وَهْوَ فِي الْحِجْرِ ثُقِّلَا

حق

وَيُنْزِلُ	خَفِّفْهُ	وَتُنْزِلُ	مِثْلُهُ
اور يُنْزِلُ	اسے مخفف پڑھ	اور تُنْزِلُ	اس کی طرح

وَنُنْزِلُ	حَقٌّ	وَهْوَ	فِي	الْحِجْرِ	ثُقِّلَا
اور نُنْزِلُ	حق ہے	اور وہ	میں	الحجر	مشدد پڑھا گیا

(۴۶۹) وَخُفِّفَ لِلْبَصْرِيْ بِسُبْحَانَ وَالَّذِيْ
فِي الْاَنْعَامِ لِلْمَكِّيْ عَلٰى اَنْ يُّنَزِّلَا

وَخُفِّفَ	لِلْبَصْرِیْ	بِسُبْحَانَ	وَالَّذِیْ
اور مخفف پڑھا گیا	بصری کیلئے	سبحان میں	اور وہ جو

فِیْ	اَلْاَنْعَامِ	لِلْمَکِّیْ	عَلٰی اَنْ یُّنَزِّلَا
میں	الانعام	مکی کے لئے	عَلٰی اَنْ یُّنَزِّلَ

(۴۷۰) وَ مُنْزِلُهَا التَّخْفِيْفُ حَقٌّ شِفَاؤُهٗ

حق ش

وَخُفِّفَ عَنْهُمْ يُنْزِلُ الْغَيْثَ مُسْجَلَا

وَمُنْزِلُهَا	اَلتَّخْفِيْفُ	حَقٌّ	شِفَاؤُهٗ
اور مُنْزِلُهَا	تخفیف	حق ہے	اس کا شافی ہونا

وَخُفِّفَ	عَنْهُمْ	يُنْزِلُ الْغَيْثَ	مُسْجَلَا
اور تخفیف سے پڑھا گیا	ان سے	يُنْزِلُ الْغَيْثَ	مطلقًا

اور یُنْزِلُ کو مخفف پڑھا اور تُنْزِلُ اور نُنْزِلُ کو بھی اہل حق (مکی۔بصری) کے لئے اور یہ لفظ سورۂ حجر میں مشدد پڑھا گیا ہے اور بصری کے لئے سورۂ سبحان میں مخفف ہے۔اور انعام میں مکی کے لئے عَلٰی اَنْ یُنْزِلَ مخفف ہے۔

مقامی لحاظ سے بیان یہ کرنا تھا کہ بَغْیًا اَنْ یُّنَزِّلَ اللّٰهُ مضارع کو مکی بصری نے مخفف اِنْزَالٌ سے اور باقین نے مشدد تَنْزِیْلٌ سے پڑھا ہے پھر اس مسئلہ میں کلیت کی شان پیدا کرنے کے لئے دیگر کلمات قرآنیہ کے اختلاف کو بیان کر دیا ہے۔

فرماتے ہیں کہ تمام قرآن میں یُنْزِلُ۔ تُنْزِلُ اور نُنْزِلُ جہاں بھی یہ تین صیغے ہوں خواہ معروف ہوں یا مجہول ان میں اختلاف کی یہی صورت ہوگی کہ جمہور تَفْعِیْل سے بتشدید زای یُنَزِّلُ۔ تُنَزِّلُ اور نُنَزِّلُ پڑھیں گے اور مکی وبصری افعال سے بتخفیف زای پڑھیں گے۔اور آگے اس اصول کے مستثنیات ذکر کرتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ وَهُوَ فِی الْحِجْرِ ثُقِّلَا: اور وہ یعنی نُنَزِّلُ جمع متکلم (کیونکہ مرجع قریب وہی ہے) سورۂ حجر میں تمام قراء کے لئے مشدد ہی پڑھا گیا ہے یعنی سورۂ حجر میں بلا اختلاف سب مشدد ہی پڑھتے ہیں گویا مکی وبصری دونوں اپنے اصول

کے خلاف زاء کی تشدید پڑھتے ہیں اور باقی اپنے اصول پر قائم ہیں۔

واضح ہو کہ سورۂ حجر میں دو نُنَزِّلُ ہیں ایک وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ دوسرا مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ ظاہر یہ ہے کہ ناظم کی مراد یہ دونوں صیغے ہیں گو دوسرے میں اختلاف ہوا ہے۔ کیونکہ شعبہ پڑھتے ہیں مَا تُنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ (بصیغہ واحد مونث غائب مجہول اور اَلْمَلَآئِكَةُ پر رفع) اور حفص حمزہ وکسائی پڑھتے ہیں مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ (بصیغہ جمع متکلم اَلْمَلَآئِكَةَ پر نصب) اور باقین پڑھتے ہیں۔ مَا تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بصیغہ واحد مونث غائب اور اَلْمَلَآئِكَةُ مرفوع۔

اس اختلاف کی تفصیل سورۂ حجر میں آئے گی، بہرحال قدر مشترک زاء کو سب ہی مشدد پڑھ رہے ہیں، اس لیے ناظم پر یہ اعتراض نہ ہوگا کہ حجر کے دو لفظوں سے ایک مراد تھا تو اس کی تعیین یعنی ثانی کی قید لگانا چاہیے تھی تا کہ مَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا کا موقع متعین ہو جاتا چنانچہ بعض شراح وَهُوَ فِي الْحِجْرِ ثُقِّلَا کا مصداق اسی کو قرار دیتے ہیں اور پہلے موقع کے خارج ہونے پر سورۂ حجر میں اس کے مفصل بیان کو قرینہ قرار دیتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ وَخُفِّفَ لِلْبَصْرِيْ بِسُبْحَانَ یعنی سورۂ اسراء میں دو جگہ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ اور حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا میں بصری کے لئے اصول کے مطابق تخفیف ہی ہے۔ البتہ مکی نے اپنے اصول کے خلاف جمہور کی طرح دونوں میں تشدید پڑھی ہے۔

﴿قولہ﴾ وَالَّذِيْ فِي الْاَنْعَامِ: یعنی سورۂ انعام میں اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ کو مکی نے اصول کے مطابق تخفیف ہی سے پڑھا ہے لیکن بصری اصول کے خلاف جمہور کی طرح۔ بتشدید زاء پڑھتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ وَمُنْزِلُهَا التَّخْفِيْفُ یعنی مکی بصری اور حمزہ کسائی چار قاری اِنِّيْ مُنْزِلُهَا عَلَيْكُمْ (مائدہ) میں اور يُنَزِّلُ الْغَيْثَ (لقمان وشوریٰ) میں تخفیف زای اور باقی تین قاری بالتشدید پڑھتے ہیں۔

﴿توضیح قراءت﴾

استثنائی کلمات میں قراء کا تشدید و تخفیف پڑھنے میں جو اختلاف ہے وہ بصورت جدول ظاہر ہے:

شمار	کلمہ	سورۃ	بالتشدید	بالتخفیف
۱	مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ	الحجر	تمام قراء	--
۲	وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ	اسراء	باقین	بصری

۳	حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیْنَا	اسراء	باقین	بصری
۴	عَلٰی اَنْ یُنَزِّلَ	انعام	باقین	مکی
۵	اِنِّی مُنَزِّلُهَا عَلَیْکُمْ	مائدہ	نافع۔شامی۔عاصم	مکی۔بصری۔حمزہ۔کسائی
۶۔۷	یُنَزِّلُ الْغَیْثَ	لقمان۔شوریٰ	نافع۔شامی۔عاصم	مکی۔بصری۔حمزہ۔کسائی

﴿نوٹ﴾ تمام مذکورہ صیغوں میں تخفیف زاء کہنے سے اس کے ماقبل نون میں سکون لازم آتا ہے جیسا کہ تشدید بولنے سے نون کا فتح لازم آتا ہے۔اس دلالت التزامی ہی کی وجہ سے نون کی حالت کو بیان نہیں کیا گیا۔نیز واضح ہو کہ جو صیغے باب ضرب سے آئے ہیں جیسے وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا اس بیان اختلاف میں وہ داخل نہیں۔

(۴۷۱) وَجِبْرِیْلَ فَتْحُ الْجِیْمِ وَالرَّا وَ بَعْدَهَا
وَعَی هَمْزَةً مَکْسُوْرَةً صُحْبَةٌ وِلَا
صحبہ

وَجِبْرِیْلَ	فَتْحُ الْجِیْمِ وَالرَّا	وَ بَعْدَهَا
اور جِبْرِیْلَ	جیم اور راء کا فتحہ	اور اس کے بعد

وَعٰی	هَمْزَةً	مَکْسُوْرَةً	صُحْبَةٌ	وِلَا
یاد کیا	ہمزہ	مکسورہ	ساتھی	موافقت کرنا

(۴۷۲) بِحَیْثُ اَتٰی وَالْیَاءَ یَحْذِفُ شُعْبَةٌ
وَمَکِّیُّهُمْ فِی الْجِیْمِ بِالْفَتْحِ وُکِّلَا

بِحَیْثُ	اَتٰی	وَالْیَاءَ	یَحْذِفُ	شُعْبَةٌ
جہاں کہیں	آئے	اور یاء	حذف کرتا ہے	شعبہ

وَمَكِّيُّهُمْ	فِي	الْجِيمِ	بِالْفَتْحِ	وُكِّلَا
اوران کے مکی	میں	جیم	فتح کے ساتھ	سپرد کیا گیا

یعنی لفظ جِبْـرِيْـلَ جہاں بھی ہو مرموزین صحبہ فتح جیم وراء کے ساتھ اور راء کے بعد ہمزہ مکسورہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اور ہمزہ کے بعد یاء ساکنہ حمزہ وکسائی پڑھتے ہیں لیکن شعبہ نہیں پڑھتے۔ باقین بکسر جیم وراء بغیر ہمزہ بالیاء پڑھتے ہیں۔ لیکن مکی جیم کا فتح پڑھتے ہیں کل چار قراءتیں ہوئیں۔

(۱) جَبْرَئِلَ شعبہ کے لئے۔ (۲) جَبْرَئِيْلَ حمزہ۔کسائی کے لئے (۳) جَبْرِيْلَ مکی کے لئے (۴) جِبْرِيْلَ باقین کے لئے۔

﴿قولہ﴾ صُحْبَةٌ وِلَا موافقت میں باہمی دوست۔

(۴۷۳) وَدَعْ يَـاءَ مِيْـكَـائِيْـلَ وَالْهَـمْـزَ قَبْـلَـهُ

عَـلَـى حُـجَّةٍ وَالْيَـاءُ يُـحْـذَفُ اَجْـمَلَا

ع ح ا

وَدَعْ	يَاءَ	مِيكَائِيلَ	وَالْهَمْزَ	قَبْلَهُ
اور چھوڑ دے	یاء	مِيكَائِيلَ	اور ہمزہ	اس سے پہلے
عَلٰى	حُجَّةٍ	وَالْيَاءُ	يُحْذَفُ	اَجْمَلَا
پر	دلیل	اور یاء	حذف کی جاتی ہے	بڑا صاحب جمال

یعنی مِيكَالَ میں یاء اور اس سے پہلے ھمزہ کو چھوڑ دے یعنی حذف کر دے۔

عَـلَـى حُـجَّةٍ: ایک دلیل کی بنا پر۔ یعنی حفص اور بصری کے لئے۔ اور یاء کو حذف کرتا ہے ایک قاری (نافع) دراں حالیکہ وہ بڑا صاحب جمال ہے۔

یعنی تین قراءتیں ہیں۔ (۱) مِيْكَالَ۔ حفص وبصری کے لئے۔ (۲) مِيْكَآئِلَ نافع کے لئے۔ (۳) مِيْكَآئِيْلَ باقین کے لئے۔

(۴۷۴) وَلٰـكِـنْ خَـفِيْفٌ وَالشَّيَـاطِيْـنُ رَفْـعُـهٗ

كَـمَـا شَـرَطُـوْا وَالْـعَـكْـسُ نَـحْـوُسَـمَـا الْعُلاَ

ك ش ن سما

وَلٰكِنْ	خَفِيْفٌ	وَالشَّيَاطِيْنُ	رَفْعُهٗ
وَلٰكِنْ	خفیف	اور اَلشَّيَاطِيْنُ	اس کا رفع

كَمَا	شَرَطُوْا	وَالْعَكْسُ	نَحْوُ	سَمَا	اَلْعُلاَ
اس کی طرح	انہوں نے شرط کیا	اور ضد	ایسی وجہ	طویل ہوئی	بلندی

یعنی وَلٰكِنِ الشَّيَاطِيْنُ كَفَرُوْا میں شامی، حمزہ اور کسائی لٰكِنْ کے نون کو مخفف ساکن (پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے نون مکسور ہوگا) اور اَلشَّيَاطِيْنُ کو مرفوع پڑھتے ہیں اور باقین یعنی نافع۔ مکی۔ بصری اور عاصم لٰكِنَّ کو مشدد مفتوح اور اَلشَّيَاطِيْنَ کو منصوب پڑھتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ وَالْـعَـكْـسُ نَـحْـوُسَـمَـا الْـعُلاَ اور ضد ایک ایسی وجہ ہے جس میں بلندی طویل ہوئی ہے۔ كَـمَـا شَرَطُوْا: یعنی كَمَا شَرَطَ اَهْلُ النَّحْوِ۔

(۴۷۵) وَنَـنْـسَـخْ بِـــهٖ ضَـمٌّ وَكَـسْـرٌ كَـفٰـى وَنُـنْ

ك

سِهَـا مِثْـلُـهٗ مِـنْ غَيْـرِ هَـمْـزٍ ذَكَـتْ اِلٰـى

ذ ا

وَنَنْسَخْ	بِهٖ	ضَمٌّ	وَكَسْرٌ	كَفٰى
اور نَنْسَخْ	اس میں	ضمہ	اور کسرہ	کافی ہوگیا

وَنُنْسِهَا	مِثْلُهٗ	مِنْ غَيْرِ هَمْزٍ	ذَكَتْ	اِلٰى
وَنُنْسِهَا	اِس کی طرح	ہمزہ کے علاوہ	عام ہوگئی	نعمت

یعنی مَا نُنْسِخْ میں شامی نے ضمہ نون اور کسرہ سین پڑھا ہے اور باقین نے مَا نَنْسَخْ دونوں حرفوں پر فتحہ پڑھا ہے

اوراسی طرح نُنسِهَا کو کوفیین' شامی اور نافع نے ضم نون وکسر سین کے ساتھ بغیر ہمزہ کے پڑھا ہے۔اور باقین نے نون وسین کے فتح اورسین کے بعد ہمزہ کے ساتھ نَنْسَئْهَا پڑھا ہے۔

﴿قولہ﴾ ذَكَتْ اِلٰی: یہ قراءت ایک نعمت ہونے کے اعتبار سے عام ہوگئی۔آیت کے مفہوم کی طرف اشارہ ہے۔

(۴۷۶) عَلِيْمٌ وَ قَالُوا الْوَاوُ الْاُوْلٰى سُقُوْطُهَا
وَ كُنْ فَيَكُوْنُ النَّصْبُ فِي الرَّفْعِ كُفِّلَا

عَلِيْمٌ وَ قَالُوْا	اَلْوَاوُ	اَلْاُوْلٰى	سُقُوْطُهَا
عَلِيْمٌ وَ قَالُوْا	واؤ	پہلا	اس کا حذف

وَكُنْ فَيَكُوْنُ	اَلنَّصْبُ	فِيْ	اَلرَّفْعِ	كُفِّلَا
اور كُنْ فَيَكُوْنُ	نصب	میں	رفع	کفالت کیا گیا

(۴۷۷) وَفِيْ اٰلِ عِمْرَانٍ فِي الْاُوْلٰى وَمَرْيَمٍ
وَفِي الطَّوْلِ عَنْهُ وَهُوَ بِاللَّفْظِ اُعْمِلَا

وَفِيْ	اٰلِ عِمْرَانٍ	فِيْ	اَلْاُوْلٰى	وَمَرْيَمٍ
اور میں	آل عمران	میں	پہلا	اور مریم

وَفِي	اَلطَّوْلِ	عَنْهُ	وَهُوَ	بِاللَّفْظِ	اُعْمِلَا
اور میں	الطول	اس سے	اور وہ	لفظ کے ساتھ	استعمال کیا گیا

(۴۷۸) وَفِي النَّحْلِ مَعْ يٰسٓ بِالْعَطْفِ نَصْبُهُ
كَفٰى رَاوِيًا وَ انْقَادَ مَعْنَاهُ يَعْمَلَا

وَ فِیْ	اَلنَّحْلِ	مَعْ	یٰسٓ	بِالْعَطْفِ	نَصْبُہٗ
اور میں	النحل	مع	یٰسین	عطف کے ساتھ	اس کا نصب

كَفٰی	رَاوِیًا	وَ انْقَادَ	مَعْنَاہُ	یَعْمَلَا
کافی ہو گیا	راوی	اور فرمانبردار ہوئے	اس کے معنی	کثیر العمل اونٹنیاں

یعنی وہ قَالُوْا جس سے پہلے عَلِیْمٌ ہے (احتراز ہو گیا۔ وَقَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّۃَ سے) کو شامی نے مصحف شام کے مطابق بغیر واؤ وَقَالُوْا پڑھا ہے۔ اور جمہور نے بالواو پڑھا ہے۔ جیسا کہ مصحف شامی کے سوا دیگر تمام مصاحف میں ہے۔

﴿قولہ﴾ وَكُنْ فَیَكُوْنَ الخ یعنی شامی نے كُنْ فَیَكُوْنَ میں چھ جگہ مضارع پر نصب پڑھا ہے كُنْ فَیَكُوْنَ وَقَالَ (بقرہ) كُنْ فَیَكُوْنَ وَ یُعَلِّمُہُ الْكِتٰبَ (آل عمران) كُنْ فَیَكُوْنَ وَاِنَّ اللّٰہَ (مریم) كُنْ فَیَكُوْنَ اَلَمْ تَرَوْا (مومن) كُنْ فَیَكُوْنَ وَالَّذِیْنَ (نحل) كُنْ فَیَكُوْنَ فَسُبْحَانَ (یٰسٓ)

اور سورۂ نحل و یٰسٓ میں شامی کے ساتھ کسائی نے بھی نصب پڑھنے میں موافقت کی ہے۔ باقی تمام قراء مذکورہ مواقع میں رفع پڑھتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ وَ فِیْ اٰلِ عِمْرَانَ فِی الْاُوْلٰی۔ کیونکہ آل عمران کا دوسرا موقعہ كُنْ فَیَكُوْنُ اَلْحَقُّ میں۔ اسی طرح انعام میں كُنْ فَیَكُوْنُ قَوْلُہُ الْحَقُّ میں باتفاق سب رفع پڑھتے ہیں۔ گویا کل قرآن میں یہ لفظ آٹھ جگہ ہے۔ جن میں چھ مختلف فیہ اور دو متفق علیہ ہیں۔

﴿قولہ﴾ وَھُوَ بِاللَّفْظِ اُعْمِلَا: یعنی بقرہ، آل عمران، مریم اور مومن میں نصب کی وجہ یہ ہوگی کہ جواب امر کی وجہ سے فاء کے بعد اَنْ مقدر ہے۔ جیسے زُرْنِیْ فَاُكْرِمَكَ اسی طرح كُنْ فَیَكُوْنَ میں جواب امر ہونے کی صرف صورۃً مشابہت پائے جانے کی وجہ سے نصب دیا گیا، گویا حقیقتاً جواب امر کے باب سے نہیں ہے۔ (كَمَا ھُوَ مُحَقَّقٌ عَلٰی مَحَلِّہٖ)

﴿قولہ﴾ بِالْعَطْفِ نَصْبُہٗ: یعنی نحل و یٰسٓ میں نصب کی وجہ یہ ہوگی کہ اوپر اَنْ نَّقُوْلَ اور یَقُوْلَ پر عطف قرار دیا جائے گا۔

﴿قولہ﴾ اِنْقَادَ مَعْنَاہُ یَعْمَلَا: اس وجہ کے معنی کثیر العمل اونٹنی کی طرح فرمانبردار ہوئے۔

(۴۷۹) وَتُسْـــاَلُ ضَـمُّـوا التَّـــاءَ وَاللاَّمَ حَـــرَّكُـوا

بِــرَفْـعٍ خُــلُـوْدًا وَهُـوَ مِـنْ بَـعْـدِ نَـفْـيِ لَا

خ

وَتُسْاَلُ	ضَمُّوْا	اَلتَّاءَ	وَاللَّامَ	حَرَّكُوْا
اور تُسْاَلُ	انہوں نے ضمہ دیا	تاء	اورلام	انہوں نے حرکت دی

بِرَفْعٍ	خُلُوْدًا	وَهُوَ	مِنْ	بَعْدِ	نَفْيِ لَا
رفع کے ساتھ	ہمیشہ رہنے والی	اور وہ	سے	بعد	لائے نفی

یعنی وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحَابِ الْجَحِيْمِ: میں جمہور لاءِ نافیہ کے بعد مانتے ہوئے مضارع کو مرفوع پڑھتے ہیں۔

اور نافع وَلَا تَسْئَلْ لاءِ نہی قرار دیتے ہوئے تاءِ پرفتحہ اور لام پرسکون پڑھتے ہیں۔

مواقع ابراھام

(۴۸۰) وَفِيْهَـــا وَفِـــيْ نَـصِّ الـنِّـسَـــآءِ ثَلَاثَةٌ

اَوَاخِـــرُ اِبْـــرَاهَـــامَ لَاحَ وَجَـــمَّلَا

ل

وَفِيْهَا	وَفِيْ	نَصِّ النِّسَآءِ	ثَلَاثَةٌ
اوراس میں	اور میں	النساء کی مصرح	تین

اَوَاخِرُ	اِبْرَاهَامَ	لَاحَ	وَجَمَّلَا
آخری	ابراہام	ظاہر ہوا	اور جمال بخشا

(۴۸۱) وَمَـعْ اٰخِـــرِ الْاَنْـعَـــامِ حَـرْفَـــا بَـرَاءَةٍ

اَخِيْـــرًا وَتَـحْـــتَ الـرَّعْـدِ حَـرْفٌ تَـنَـزَّلَا

وَمَعْ	اٰخِرِ الْاَنْعَامِ	حَرْفَا بَرَاءَةٍ
اور ساتھ	الانعام کا آخری	براءۃ کے دو کلمات

اَخِيْرًا	وَتَحْتَ الرَّعْدِ	حَرْفٌ	تَنَزَّلَا
آخری	اور الرعد کے نیچے	کلمہ	نازل ہوا ہے

(۴۸۲) وَفِـیْ مَـرْيَـمٍ وَالـنَّـحْلِ خَـمْسَةُ اَحْـرُفٍ
وَآخِـرُ مَـا فِـیْ الْـعَـنْـكَبُوْتِ مُـنَـزَّلَا

وَفِيْ	مَرْيَمٍ	وَالنَّحْلِ	خَمْسَةُ	اَحْرُفٍ
اور میں	مریم	اور النحل	پانچ	کلمات

وَآخِرُ	مَا	فِيْ	الْعَنْكَبُوْتِ	مُنَزَّلَا
اور آخری	جو	میں	العنکبوت	نازل کیا گیا ہے

(۴۸۳) وَ فِي النَّجْمِ وَالشُّوْرٰى وَ فِي الذَّارِيَاتِ وَالْ
حَـدِيْـدِ وَيَـرْوِیْ فِـیْ اِمْتِـحَـانِـهِ الْاَوَّلَا

وَفِيْ	اَلنَّجْمِ	وَالشُّوْرٰى	وَ فِيْ	اَلذَّارِيَاتِ
اور میں	النجم	اور الشوریٰ	اور میں	الذاریات

وَالْحَدِيْدِ	وَيَرْوِيْ	فِيْ	اِمْتِحَانِهِ	اَلْاَوَّلَا
اور الحدید	اور روایت کرتا ہے	میں	اس کی امتحان (ممتحنہ)	پہلا

(۴۸۴) وَ وَجْهَانِ فِيْهِ لِابْنِ ذَكْوَانَ هٰهُنَا
وَ وَاتَّخِذُوْا بِالْفَتْحِ عَمَّ وَ اَوْغَلَا
عم

وَوَجْهَانِ	فِيْهِ	لِابْنِ ذَكْوَانَ	هٰهُنَا
اوردووجہیں	اس میں	ابن ذکوان کیلئے	یہاں ہیں

وَ وَاتَّخِذُوْا	بِالْفَتْحِ	عَمَّ	وَ اَوْغَلَا
اور وَاتَّخِذُوْا	فتحہ کے ساتھ	عام ہوگیا	اورتیز رفتار ہوا

ان پانچ شعروں میں لفظ اِبْـرَاهِيْـمَ میں اختلاف کا ذکر ہے۔واضح ہو کہ تمام قرآن میں یہ لفظ انہتر (۶۹) جگہ ہے۔ لیکن مختلف فیہ جیسا کہ ان اشعار میں بتلایا گیا کل تینتیس (۳۳) ہیں۔

وَفِيْهَا وَ فِيْ نَصِّ النِّسَآءِ الخ۔یعنی تمام الفاظ اِبْـرَاهِيْمَ جو اس سورۂ بقرہ میں ہیں (اور وہ کل پندرہ ہیں) اور سورۂ نساء کی آیتوں میں وہ تین جو آخر سورت میں ہیں یعنی وَاتَّـبَعَ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ ' وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ' وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ میں ہشام اِبْرَاهَامَ پڑھتے ہوئے ظاہر ہوئے اور جمال بخشا اواخر کی قید سے موقع اول یعنی فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرَاهِيْمَ (نساء) سے احتراز ہوگیا کیونکہ اس کو باتفاق یاء کے ساتھ ہی پڑھا گیا ہے۔

﴿نوٹ﴾ ابوشامہؒ نے یہاں فرمایا ہے کہ ہشام کے لئے تو ناظم کی صراحت سے اِبْـرَاهَـامَ سمجھا گیا۔لیکن اس کی ضد کا بالیاء ہونا کسی اصول سے مفہوم نہیں ہوتا۔بہتر ہوتا اگر ناظم اِبْرَاهَامَ اور اِبْرَاهِيْمَ دونوں کا تلفظ فرما دیتے جیسے وَحَمْزَةُ اَسْرٰى فِيْ اُسَارٰى۔حضرت استاذ مرحومؒ نے فرمایا کہ اِبْرَاهَـامَ میں ھاء کا فتحہ ہے جس کی ضد کسرہ ہے۔اور کسرہ یاء کو مستلزم ہے لہٰذا اعتراض وارد نہیں۔

﴿قولہ﴾ وَمَعْ اٰخِرِ الْاَنْعَامِ الخ آخر انعام سے مراد دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ ہے۔اور آخر کی قید سے دیگر الفاظ نکل گئے۔

﴿قولہ﴾ حَـرْفَا بَـرَآءَةٍ اَخِيْرًا یعنی براءت کے آخری دو کلمے وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيْمَ اور اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَاَوَّاهٌ بھی مختلف فیہ ہے۔

﴿قولہ﴾ وَتَحْتَ الرَّعْدِ:یعنی سورۂ ابراہیم میں وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمَ۔

﴿قولہ﴾ وَفِیْ مَرْیَمٍ وَالنَّحْلِ: یعنی مریم ونحل میں پانچ کلمے ہیں۔ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ کَانَ اُمَّةً اور اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرَاهِیْمَ دونوں نحل میں۔ اور وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ اِبْرَاهِیْمَ اور اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یٰاِبْرَاهِیْمُ اور وَمِنْ ذُرِّیَّةِ اِبْرَاهِیْمَ تینوں مریم میں۔

﴿قولہ﴾ وَاٰخِرُ مَا فِی الْعَنْکَبُوْتِ: یعنی وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرَاهِیْمَ۔

آخری قید سے ماقبل والا وَاِبْرَاهِیْمُ اِذْ قَالَ نکل گیا۔

﴿قولہ﴾ وَفِی النَّجْمِ وَالشُّوْرٰی: یعنی وَاِبْرَاهِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی (نجم) وَمَا وَصَّیْنَا بِهٖ اِبْرَاهِیْمَ (شوریٰ) هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرَاهِیْمَ (ذاریات) وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّ اِبْرَاهِیْمَ (حدید) اور اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْ اِبْرَاهِیْمَ (ممتحنہ)

﴿قولہ﴾ وَوَجْهَانِ فِیْهِ الخ یعنی لفظ اِبْرَاهِیْمَ میں صرف یہاں سورۂ بقرہ میں ابن ذکوان کے لئے خُلف ہے۔ ہشام کی طرح بالالف اور جماعت کی طرح بالیاء دونوں صحیح ہیں۔ البتہ بقرہ کے علاوہ ہر جگہ جمہور کی طرح پڑھتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ وَوَاتَّخِذُوْا الخ۔ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ میں نافع وشامی بفتح خا یعنی وَاتَّخَذُوْا اور باقین بکسر پڑھتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ اَوْغَلَ تیز رفتار ہوا۔ بکثرت ہوا۔

(۴۸۵) وَاَرْنَا وَاَرْنِیْ سَاکِنَا الْکَسْرِ دُمْ یَدًا
د ی

وَفِیْ فُصِّلَتْ یُرْوِیْ صَفَا دَرِّهٖ کُلَا
ی ص د ك

وَاَرْنَا	وَاَرْنِیْ	سَاکِنَا الْکَسْرِ	دُمْ	یَدًا
اور اَرْنَا	اور اَرْنِیْ	دونوں کسرہ کے سکون والے	ہمیشہ رہ	صاحب قوت

وَفِیْ	فُصِّلَتْ	یُرْوِیْ	صَفَا	دَرِّهٖ	کُلَا
اور میں	فصلت	سیراب کرتی ہے	صفائی	اس کا دودھ	گردے

(۴۸۶) وَاَخْفَا هُمَا طَلْقٌ وَخِفُّ ابْنَ عَامِرٍ
ط

فَأُمْتِعُهُ اَوْصٰى بِوَصّٰى كَمَا اعْتَلَا
ا ك

وَاَخْفَا هُمَا	طَلْقٌ	وَخِفُّ	اِبْنَ عَامِرٍ
اوران دونوں کواختلاس سے پڑھا	ہنس مکھ	اورتخفیف سے پڑھنا	ابن عامر

فَأُمْتِعُهُ	اَوْصٰى	بِوَصّٰى	كَمَا	اِعْتَلَا
فَأُمْتِعُهُ	اَوْصٰى	وَصّٰى میں	جیسا کہ	بلند ہوئی

یعنی اَرْنَا اور اَرْنِیْ جہاں بھی ہوں مکی اور سوسی راء مکسورہ کو ساکن پڑھتے ہیں اور شعبہ وشامی بھی سورہ حم سجدہ میں مکی و سوسی کے ساتھ متفق ہوکر اَرْنَا الَّذَيْنَ اَضَلّٰنَا میں راء کو ساکن پڑھتے ہیں۔اور یہ دونوں لفظ دوری بصری کے یہاں کسرہ مختلسہ کے ساتھ پڑھے جائیں گے۔اور باقی کسرہ تامہ پڑھتے ہیں۔

آگے فرماتے ہیں کہ شامی نے (جمہور کی قراءت) فَأُمَتِّعُهُ کو فَأُمْتِعُهُ بتخفیف پڑھا ہے۔اور شامی ونافع (جمہور کی قراءت) وَوَصّٰى بِهَا کو وَاَوْصٰى بِهَا پڑھتے ہیں۔کیونکہ مصحف اہل مدینہ وشام میں اسی طرح لکھا ہے۔

﴿قولہ﴾ دُمْ يَدًا: تو ہمیشہ صاحب قوت رہ۔جملہ دعائیہ ہے۔

﴿قولہ﴾ يُرْوِىْ صَفَادَرِّهٖ كُلَّا: اس کے دودھ کی صفائی گردوں کو سیراب کرتی ہے۔

كُلَّا: جمع كلية: بمعنی گردے۔كَمَا اعْتَلَا: یعنی جیسا کہ شام ومدینہ کے رسم سے یہ قراءت بلند ہوئی ہے۔

(۴۸۷) وَفِىْ اَمْ يَقُوْلُوْنَ الْخِطَابُ كَمَا عَلَا
ك ع

شَفَا وَرَءُوْفٌ قَصْرُ صُحْبَتِهٖ حَلَا
ش صحبتہ ح

وَفِىْ	اَمْ يَقُوْلُوْنَ	اَلْخِطَابُ	كَمَا	عَلَا
اور میں	اَمْ يَقُوْلُوْنَ	خطاب	جیسا کہ	بلند ہوا

حَلَا	قَصْرُ صُحْبَتِہٖ	وَرَءُوْفٌ	شَفَا
شیریں ہوگیا	اس کے دوست کا قصر	اور رَءُوْفٌ	اس نے شفا دی

یعنی شامی، حفص، حمزہ اور کسائی اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ کو تاء خطاب اور باقی یاء غیبت (اَمْ يَقُوْلُوْنَ) سے پڑھتے ہیں۔ اور حمزہ، کسائی شعبہ اور بصری لفظ رَءُوْفٌ جہاں بھی ہو کو بالقصر رَءُفٌ بروزن عَضُدٌ اور باقی رَءُوْفٌ بالمد بروزن عَطُوْفٌ پڑھتے ہیں۔

(۴۸۸) وَخَاطَبَ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ كَمَا شَفَا
ك ش
وَلَامُ مُوَلِّيْهَا عَلَى الْفَتْحِ كُمِّلَا
ك

شَفَا	كَمَا	عَمَّا يَعْمَلُوْنَ	وَخَاطَبَ
اس نے شفا دی	جیسا کہ	عَمَّا يَعْمَلُوْنَ	اور خطاب کیا
كُمِّلَا	**اَلْفَتْحِ**	**عَلٰى**	**وَلَامُ مُوَلِّيْهَا**
کامل کیا	فتحہ	پر	اور مُوَلِّيْهَا کا لام

یعنی شامی، حمزہ اور کسائی عَمَّا يَعْمَلُوْنَ وَلَئِنْ اَتَيْتَ کو تاء خطاب اور باقی یاء غیبت سے پڑھتے ہیں۔ اور شامی نے هُوَ مُوَلَّاهَا میں لام کو مفتوح اور یاء کو الف سے بدل کر بصیغہ اسم مفعول اور باقی نے کسر لام اور یاء کے ساتھ بصیغہ اسم فاعل مُوَلِّيْهَا پڑھا ہے۔

﴿نوٹ﴾ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ دو جگہ ہے۔ ایک جس کا ذکر اوپر کیا گیا۔ اور دوسرا آگے آ رہا ہے۔ وجہ تعیین یہ ہے کہ رَءُوْفٌ کے متصل آنے والا لفظ مراد ہے بخلاف دوسرے کے کہ بترتیب اس کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

﴿قولہ﴾ كُمِّلَا یعنی شامی نے اس فتحہ کو الف مدہ کے ساتھ کامل کیا ہے۔

(۴۸۹) وَفِيْ يَعْمَلُوْنَ الْغَيْبُ حَلَّ وَسَاكِنٌ
ح
بِحَرْفَيْهِ يَطَّوَّعْ وَفِي الطَّاءِ ثُقِّلَا

وَفِیْ	یَعْمَلُوْنَ	اَلْغَیْبُ	حَلَّ	وَ سَاکِنٌ
اور میں	یَعْمَلُوْنَ	غیب	حلال ہوگیا	اور ساکن

بِحَرْفَیْهِ	یَطَّوَّعْ	وَفِیْ	اَلطَّاءِ	ثُقِّلَا
اپنے دونوں کلموں کے ساتھ	یَطَّوَّعْ	اور میں	طاء	مشدد پڑھی گئی

(۴۹۰) وَفِـی التَّـاءِ یَـآءٌ شَـاعَ وَالـرِّیْـحَ وَحِّـدَا
ش
وَفِـی الْـکَهْـفِ مَـعْهَـا وَالشَّـرِیْـعَةِ وَصَّلَا

وَفِیْ	اَلتَّاءِ	یَآءٌ	شَاعَ	وَالرِّیْحَ	وَحِّدَا
اور میں	تاء	یاء	شائع ہوگئی	اور اَلرِّیْحَ	ان دونوں نے واحد سے پڑھا

وَفِیْ	اَلْکَهْفِ	مَعْهَا	وَالشَّرِیْعَةِ	وَصَّلَا
اور میں	الکھف	اس کے ساتھ	اور الشریعۃ	پہنچایا

یعنی عَمَّا تَعْمَلُوْنَ وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ میں بصری یاء کے ساتھ صیغہ غائب پڑھتے ہیں اور باقی تاء کے ساتھ خطاب۔

آ گے فرماتے ہیں وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا اور فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا۔ دونوں کلموں کو حمزہ، کسائی سکون عین بتشدید طاء اور بجائے تاء کے یاء پڑھتے ہیں یعنی یَطَّوَّعْ۔ گویا صیغہ مضارع واحد غائب بحالت جزم ہوا۔ اور باقی تَطَوَّعَ باب تَفَعُّلْ سے صیغہ ماضی واحد مذکر غائب پڑھتے ہیں۔ آ گے رِیْح اور رِیَاح کے واحد و جمع کا اختلاف بیان کرتے ہیں۔ جو قرآن میں متعدد جگہوں میں آیا ہے۔

﴿قولہ﴾ وَالرِّیْحَ وَحِّدَا یعنی حمزہ، کسائی نے وَتَصْرِیْفِ الرِّیَاحِ (بقرہ) تَذْرُوْهُ الرِّیَاحُ (کہف) اور تَصْرِیْفِ الرِّیَاحِ (جاثیہ) تینوں میں اَلرِّیْحِ واحد پڑھا ہے۔ اور باقی جمع پڑھتے ہیں۔

(۴۹۱) وَ فِی النَّمْلِ وَالْاَعْرَافِ وَالرُّوْمِ ثَانِیًا
وَفَاطِرِ دُمْ شُکْرًا وَ فِی الْحِجْرِ فُصِّلَا

ف د ش

وَفِیْ	اَلنَّمْلِ	وَالْاَعْرَافِ	وَالرُّوْمِ	ثَانِیًا
اور میں	النمل	اورالاعراف	اورالروم	دوسرا

وَفَاطِرِ	دُمْ	شُکْرًا	وَ فِیْ	اَلْحِجْرِ	فُصِّلَا
اورفاطر	ہمیشہ کر	شکر	اور میں	الحجر	مفصل بیان کیا گیا

یعنی مکی حمزہ وکسائی وَمَنْ یُّرسِلُ الرِیّاحَ بُشْرًا (نمل) وَھُوَالَّذِیْ یُرسِلُ الرِیّاحَ (اعراف) اَللّٰہُ الَّذِیْ یُرسِلُ الرِیّاحَ (روم) وَاللّٰہُ الَّذِیْ اَرْسَلَ الرِّیَاحَ (فاطر) میں اَلرِّیْحَ واحد پڑھتے ہیں اور باقی جمع۔ اور وَاَرْسَلْنَا الرِّیَاحَ لَوَاقِحَ (حجر) میں صرف امام حمزہ واحد پڑھتے ہیں۔ باقی تمام قراء جمع پڑھتے ہیں۔

﴿نوٹ﴾ روم کے ساتھ ثانی کی قید سے پہلا موقعہ وَمِنْ اٰیَاتِہٖ اَنْ یُّرْسِلَ الرِّیَاحَ کو خارج کرنا مقصود ہے جس کے جمع ہونے پر اتفاق ہے۔

(۴۹۲) وَ فِیْ سُوْرَۃِ الشُّوْرٰی وَ مِنْ تَحْتِ رَعْدِہٖ
خُصُوْصٌ وَ فِی الْفُرْقَانِ زَاکِیْہِ ھَلَّلَا

خ ز ھ

وَفِیْ	سُوْرَۃِ الشُّوْرٰی	وَمِنْ	تَحْتِ رَعْدِہٖ
اور میں	سورۃ الشوریٰ	اور سے	اس کی رعد کے نیچے

خُصُوْصٌ	وَ فِیْ	اَلْفُرْقَانِ	زَاکِیْہِ	ھَلَّلَا
خصوصیت والی	اور میں	الفرقان	اس کے پاکیزہ	لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا

یعنی اِنْ یَّشَاْ یُسْکِنِ الرِّیْحَ (شوریٰ) میں اور رعد سے نیچے سورۃ ابراہیم میں کَرَمَادِنِ اشْتَدَّتْ بِہِ الرِّیْحُ کو

ماسوائے نافع تمام قاریوں نے واحد پڑھا ہے اور نافع جمع پڑھتے ہیں۔ اور اَرْسَلَ الرِّيَاحَ (فرقان) میں مکی واحد باقی جمع پڑھتے ہیں۔

اب پورے قرآن کے ان کلمات کو جدول کی صورت میں ظاہر کیا جاتا ہے۔

﴿توضیح قراءت﴾

شمار	آیت	سورۃ	جمع پڑھنے والے	مفرد پڑھنے والے
۱	وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ	بقرہ	نافع۔مکی۔بصری۔شامی۔عاصم	حمزہ۔کسائی
۲	وَتَذْرُوهُ الرِّيَاحِ	کہف	نافع۔مکی۔بصری۔شامی۔عاصم	حمزہ۔کسائی
۳	وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ	جاثیہ	نافع۔مکی۔بصری۔شامی۔عاصم	حمزہ۔کسائی
۴	وَمَنْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ	نمل	نافع۔بصری۔شامی۔عاصم	مکی۔حمزہ۔کسائی
۵	وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ	اعراف	نافع۔بصری۔شامی۔عاصم	مکی۔حمزہ۔کسائی
۶	اَلَّذِيْ اُرْسِلُ الرِّيَاحَ	روم ثانی	نافع۔بصری۔شامی۔عاصم	مکی۔حمزہ۔کسائی
۷	وَاللّٰهُ الَّذِيْ اُرْسِلُ الرِّيَاحَ	فاطر	نافع۔بصری۔شامی۔عاصم	مکی۔حمزہ۔کسائی
۸	وَاَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ	حجر	نافع۔مکی۔بصری۔شامی۔عاصم۔کسائی	حمزہ
۹	اِشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحَ	ابراہیم	نافع	باقین
۱۰	اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ	شوریٰ	نافع	باقین
۱۱	اَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا	فرقان	نافع۔بصری۔عاصم۔حمزہ۔شامی۔کسائی	مکی
۱۲	اَنْ يُّرْسِلُ الرِّيَاحَ	روم اول	کلھم السبعہ	--
۱۳	اِذَا اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ	ذاریات	--	کلھم السبعہ

۱۴	قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ	اسراء	--	کلھم السبعہ
۱۵	وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً	انبیاء	--	کلھم السبعہ
۱۶	اَوْ تَهْوِىْ بِهِ الرِّيْحُ	حج	--	کلھم السبعہ
۱۷	وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا	سباء	--	کلھم السبعہ
۱۸	فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ	صٓ	--	کلھم السبعہ

﴿قولہ﴾ زَاكِيْهِ هَلَّلَا: اس قراءت کے پڑھنے والے پاکیزہ قاری نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا۔

(۴۹۳) وَاَيُّ خِطَابٍ بَعْدُ عَمَّ وَلَوْ تَرٰى
عم
وَفِىْ اِذْ يَرَوْنَ الْيَاءُ بِالضَّمِّ كُلِّلَا
ك

وَاَيُّ	خِطَابٍ	بَعْدُ	عَمَّ	وَلَوْ تَرٰى
اور کون سا	خطاب	بعد	عام ہوا	وَلَوْ تَرٰى

وَفِىْ	اِذْيَرَوْنَ	اَلْيَاءُ	بِالضَّمِّ	كُلِّلَا
اور میں	اِذْيَرَوْنَ	یاء	ضمہ کے ساتھ	تاج پہنایا گیا

ترجمہ: اور وہ کون سا خطاب ہے جو اس کے بعد وَلَوْ تَرٰى میں عام ہوا ہے۔ اور اِذْ يُرَوْنَ میں یاء کو ضمہ کا تاج پہنایا گیا ہے۔

یعنی وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ کو شامی اور نافع تاء خطاب سے تَرَى الَّذِيْنَ اور باقین یاء غیبت سے پڑھتے ہیں۔ اور شامی اِذْ يُرَوْنَ الْعَذَابَ میں بضم یاء اور باقی بفتح یاء يَرَوْنَ پڑھتے ہیں۔

(۴۹۴) وَحَيْثُ اَتٰى خُطُوَاتِ الطَّاءُ سَاكِنٌ
وَقُلْ ضَمُّهُ عَنْ زَاهِدٍ كَيْفَ رَتَّلَا
ع ز ك ر

وَحَيْثُ	اَتٰى	خُطُوَاتِ	اَلطَّاءُ	سَاكِنٌ
اور جہاں	آئے	خُطُوَاتِ	طاء	ساکن

وَقُلْ	ضَمُّهُ	عَنْ	زَاهِدٍ	كَيْفَ	رَتَّلَا
اور کہہ تو	اس کا ضمہ	سے	زاہد	کس طرح	اس نے پڑھا ہے

ترجمہ: اور لفظ خُطُوَاتِ جہاں بھی آئے اس میں طاء ساکن ہوگی۔ اور اس کے ضمہ کو ایک زاہد سے کہہ کہ کس طرح اس نے پڑھا ہے یعنی خُطُوَاتِ کو حفص، قنبل، شامی اور کسائی بضم طاء اور باقی بسکون طاء خُطْوَاتِ پڑھتے ہیں۔

(۴۹۵) وَضَمُّكَ اُولَى السَّاكِنَيْنِ لِثَالِثٍ
يُضَمُّ لُزُوْمًا كَسْرُهُ فِيْ نَدٍ حَلَا
ف ن ح

وَضَمُّكَ	اُولَى السَّاكِنَيْنِ	لِثَالِثٍ
اور تیرا ضمہ دینا	دوساکنوں میں پہلا	تیسرے کی وجہ سے

يُضَمُّ	لُزُوْمًا	كَسْرُهُ	فِيْ	نَدٍ	حَلَا
ضم دیا جاتا ہے	لازمی طور پر	اس کا کسرہ	میں	شادابی	شیریں ہوگیا

ترجمہ: ”دوساکنوں میں سے پہلے ساکن کو اس وقت ضمہ دینا جب کہ دوسرے ساکن والے کلمہ کے تیسرے حرف پر ضمہ لازمی ہو۔ اس ضمہ کو کسرہ سے بدلنا ایک شیریں شادابی میں ہے۔“

مطلب یہ ہے کہ ہر وہ کلمہ جس کے آخر میں ساکن (لام، تاء، نون، واؤ، دال یا تنوین) ہو۔ اس کے بعد جب کوئی ایسا کلمہ آئے کہ اس کے شروع میں ہمزہ وصل ہو اور ہمزہ وصل کے بعد ساکن اور اس ساکن کے بعد تیسرا حرف مضموم بضمہ لازم ہو۔

ایسی صورت میں ہمزہ وصل حذف ہوگا اور دو ساکن جمع ہو جائیں گے۔ اس اجتماع ساکنین کو دور کرنے کے لئے پہلے ساکن کو حمزہ عاصم اور بصری کسرہ دیتے ہیں۔ اور باقین ضمہ دیتے ہیں مثالیں آگے آتی ہیں۔

﴿تنبیہ﴾ ضمہ لازمہ کی قید سے اِنِ امْرُؤٌا۔ عُزَیْرُ نِ ابْنُ اللّٰہِ وغیرہ قاعدہ مذکور سے خارج ہو گئے' کیونکہ امْرُؤٌا میں راء اور ابْنٌ میں نون پر ضمہ لازمی نہیں' لہٰذا ساکن اول پر باجماع کسرہ ہی پڑھا جائے گا۔

(۴۹۶) قُلِ ادْعُوْا اَوِ انْقُصْ قَالَتِ اخْرُجْ اَنِ اعْبُدُوْا

وَمَحْظُوْرًا نِ انْظُرْ مَعْ قَدِ اسْتُهْزِئَ اعْتَلَا

قُلِ ادْعُوْا	اَوِ انْقُصْ	قَالَتِ اخْرُجْ	اَنِ اعْبُدُوْا
قُلِ ادْعُوْا	اَوِ انْقُصْ	قَالَتِ اخْرُجْ	اَنِ اعْبُدُوْا
وَمَحْظُوْرًا نِ انْظُرْ	مَعْ	قَدِ اسْتُهْزِئَ	اِعْتَلَا
اور مَحْظُوْرًا نِ انْظُرْ	ساتھ	قَدِ اسْتُهْزِئَ	بلند ہو گیا

یعنی جیسے قُلُ ادْعُوا اللّٰہَ۔ قَالَتُ اخْرُجْ۔ اَنُ اعْبُدُو اللّٰہَ۔ اَوُ انْقُصْ مِنْہُ۔ وَلَقَدُ اسْتُهْزِئَ۔ مَحْظُوْرَانُ انْظُرْ۔

﴿قولہ﴾ اِعْتَلَا: یعنی مثال سے ہر حرف بلند اور واضح ہو گیا۔

(۴۹۷) سِوٰی اَوْ وَقُلْ لِابْنِ الْعَلَا وَبِکَسْرِہٖ

لِتَنْوِیْنِہٖ قَالَ ابْنُ ذَکْوَانَ مُقْوِلَا

سِوٰی	اَوْ	وَقُلْ	لِابْنِ الْعَلَا	وَبِکَسْرِہٖ
سوائے	اَوْ	اور قُلْ	ابن علاء کے لئے	اور اپنے کسرہ کیساتھ

لِتَنْوِیْنِہٖ	قَالَ	اِبْنُ ذَکْوَانَ	مُقْوِلَا
اپنی تنوین کو	کہا ہے	ابن ذکوان	قائل کرنے والا

ترجمہ: سوائے حرف اَوْ اور قُلْ کے بصری کے لئے۔ اور ساکن اول تنوین پر ابن ذکوان نے کسرہ ہی کہا ہے۔ بحالیکہ وہ دوسروں کو بھی قائل کرنے والے ہیں۔

مطلب یہ ہوا کہ اگر ساکن اول اَوْ کی واؤ یا قُلْ کا لام ہو تو بصری اپنے اصول کے خلاف اس کو ضمہ دیتے ہیں۔ اور باقی چار حرفوں کو اصول کے مطابق کسرہ دیتے ہیں۔ اور ابن ذکوان نے صرف تنوین میں اپنے اصول کے خلاف کسرہ پڑھا ہے۔ جیسے مَحْظُوْرًا نِ انْظُرْ وغیرہ۔

(۴۹۸) بِـخُـلْـفٍ لَّـهٗ فِـیْ رَحْـمَةٍ وَّخَبِيْثَةٍ

وَ رَفْـعُكَ لَـيْـسَ الْبِـرُّ يُنْـصَـبُ فِـيْ عُلَا

ف ع

بِخُلْفٍ	لَّهٗ	فِیْ	رَحْمَةٍ	وَخَبِيْثَةٍ
خُلف کے ساتھ	اس کے لیے	میں	رَحْمَةٍ	اور خَبِيْثَةٍ
وَرَفْعُكَ	لَيْسَ الْبِرُّ	يُنْصَبُ	فِیْ	عُلَا
اور تیرا رفع دینا	لَيْسَ الْبِرُّ	منصوب ہوتا ہے	میں	بلندی

اور ابن ذکوان کے لئے بِرَحْمَةٍ نِ ادْخُلُوْا (اعراف) اور خَبِيْثَةٍ نِ اجْتُثَّتْ (ابراہیم) میں دونوں وجہوں یعنی ضمہ و کسرہ میں خُلف آیا ہے۔ اور لَيْسَ الْبِرُّ میں تیرا رفع ایک بلند صورت میں منصوب ہوتا ہے۔ یعنی لَيْسَ الْبِرُّ میں اَلْبِرَّ پر حمزہ و حفص خبر ہونے کی وجہ سے نصب اور باقی اسم ہونے کی وجہ سے رفع پڑھتے ہیں۔

(۴۹۹) وَلٰـكِـنْ خَـفِـيْفٌ وَارْفَـعِ الْبِـرَّ عَـمَّ فِـیْ

عم

هِـمَـا وَمُـوَصٍّ ثِـقْـلُـهٗ صَـحَّ شُـلْشُلَا

ص ش

وَلٰكِنْ	خَفِيْفٌ	وَارْفَعْ	اَلْبِرَّ	عَمَّ	فِيْهِمَا
اور لٰکِنْ	خفیف ہے	اور رفع دے	اَلْبِرَّ	عام ہوا	ان دونوں میں

وَمُوَصٍّ	ثِقْلُهُ	صَحَّ	شُلْشُلَا
اور مُوَصٍّ	اس کا مشدد ہونا	صحیح ہوا	خفیف

ترجمہ: اور لٰـكِنْ خفیف ہے اور دونوں جگہ لفظ اَلْبِرُّ کو رفع پڑھ۔ اور لفظ مُوَصٍّ کا مشدد ہونا خفیف ہونے کے اعتبار سے صحیح ہوا ہے۔ یعنی لٰـكِنِ الْبِرُّ میں جو دو جگہ آیا ہے۔ شامی اور نافع لٰـكِنْ کو ساکن پڑھتے ہوئے کسرہ دے کر مابعد سے ملاتے ہیں۔ اور اَلْبِرُّ پر رفع پڑھتے ہیں۔ اور جمہور لٰـكِنْ کو مشدد مفتوح اور اَلْبِرُّ کو منصوب پڑھتے ہیں یعنی لٰـكِنَّ الْبِرَّ۔ اور شعبہ وحمزہ، کسائی فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوَصٍّ باب تفعیل سے اور باقی افعال سے مِنْ مُّوْصٍ پڑھتے ہیں۔

(۵۰۰) وَ فِـدْيَةٌ نَـوِّنْ وَارْفَـعِ الْـخَـفْـضَ بَـعْـدُ فِـيْ
طَـعَـــامٍ لَّــدٰى غُــصْـــنٍ دَنَـــا وَ تَــذَلَّلَا
ل غ د

وَفِدْيَةٌ	نَوِّنْ	وَارْفَعْ	اَلْخَفْضَ	بَعْدُ	فِيْ
اور فِدْيَةٌ	تنوین دے	اور رفع دے	جر	بعد	میں

طَعَامٍ	لَدٰى	غُصْنٍ	دَنَا	وَ تَذَلَّلَا
طَعَامٍ	نزدیک	شاخ	قریب ہوگئی	اور متواضع ہوگئی

ترجمہ: اور لفظ فِـدْيَةٌ کو منون پڑھ اور اس کے بعد لفظ طَـعَـامٍ کے جر کو رفع دے۔ یہ ایک ایسی شاخ کے نزدیک ہے جو قریب ہے اور قابو میں آگئی ہے۔

یعنی ہشام، کوفیین، بصری اور مکی فِدْيَةٌ کو تنوین سے اور طَعَامٍ کو رفع سے پڑھتے ہیں فِدْيَةٌ طَعَامٌ۔ اور نافع وابن ذکوان بغیر تنوین اور لفظ طَعَامٍ کو جر سے پڑھتے ہیں۔ فِدْيَةُ طَعَامٍ۔

(۵۰۱) مَسَـــاكِيْـنَ مَـجْـمُـوْعًـا وَ لَــيْــسَ مُـنَـوَّنًـا
وَيُــفْـتَـــحُ مِــنْـــهُ الـــنُّـوْنُ عَــمَّ وَ اَبْــجَلَا
عم

مَسَاكِيْنَ	مَجْمُوْعًا	وَلَيْسَ	مُنَوَّنَا
مَسَاكِيْنَ	جمع بنایا ہوا	اور نہیں ہے	تنوین دیا ہوا

وَيُفْتَحُ	مِنْهُ	اَلنُّوْنُ	عَمَّ	وَاَبْجَلَا
اور فتحہ دیا جاتا ہے	اس سے	نون	عام ہوا	اور کافی ہوگیا

ترجمہ: لفظ مَسَاكِيْنَ جمع ہے اور اس پر تنوین نہیں، اس کے نون کو فتحہ دیتے ہیں۔ یہ فتحہ خوب عام اور کافی ہوا ہے۔ یعنی نافع وشامی مَسَاكِيْنَ اور باقی مِسْكِيْنٍ پڑھتے ہیں۔

﴿توضیح﴾ گویا (۱) کوفیین بصری اور مکی پڑھتے ہیں۔ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ۔ (۲) ہشام پڑھتے ہیں فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ۔ (۳) ابن ذکوان اور نافع پڑھتے ہیں فِدْيَةُ طَعَامِ مَسٰكِيْنَ۔

(۵۰۲) وَنَقْلُ قُرَانٍ وَالْقُرَانِ دَوَاؤُنَا
وَفِيْ تُكْمِلُوْا قُلْ شُعْبَةُ الْمِيْمَ ثَقَّلَا

وَنَقْلُ	قُرَانٍ	وَالْقُرَانِ	دَوَاؤُنَا
اور نقل کرنا	قُرَانٍ	اور اَلْقُرَانِ	ہماری دواء ہے

وَفِيْ	تُكْمِلُوْا	قُلْ	شُعْبَةُ	اَلْمِيْمَ	ثَقَّلَا
اور میں	تُكْمِلُوْا	کہہ تو	شعبہ	میم	مشدد پڑھا

ترجمہ: قُرَانٍ اور اَلْقُرَانِ میں نقل حرکت ہمارے لئے دواء ہے اور کہو کہ شعبہ نے تُكَمِّلُوْا میں میم کو مشدد پڑھا ہے۔ یعنی لفظ قُرْاٰنٌ معرف باللام ہو یا نہ ہو مکی اس میں حرکت ہمزہ راء کو دیتے ہیں۔ اور ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ اور باقی تحقیق سے پڑھتے ہیں۔ (سوائے امام حمزہ کے وقف میں) اور شعبہ نے تُكَمِّلُوْا کو بتشدید میم تَفْعِيل سے اور باقی نے بتخفیف میم تُكْمِلُوْا اِفْعَال سے پڑھا ہے۔

(۵۰۳) وَكَسْرُ بُيُوتٍ وَّالْبُيُوتِ يُضَمُّ عَنْ
ع
حِمًى جِلَّةٍ وَجْهًا عَلَى الْأَصْلِ اَقْبَلَا
ج ح

عَنْ	يُضَمُّ	وَالْبُيُوْتِ	بُيُوْتٍ	وَكَسْرُ
سے	ضمہ دیا جاتا ہے	اور اَلْبُيُوْتِ	بُيُوْتٍ	اور کسرہ

اَقْبَلَا	عَلَى الْأَصْلِ	وَجْهًا	جِلَّةٍ	حِمًى
آئی ہے	اصل پر	وجہ	بڑی قدر والے	حفاظت

ترجمہ: بُيُوْتٍ اور اَلْبُيُوْتِ کا مکسور حرف چند بزرگوں کی حمایت میں ایک ایسی وجہ پر مضموم ہے جو اصل کے مطابق آئی ہے۔ یعنی بَيْت کی جمع بُيُوْت خواہ معرف باللام ہو یا نہ ہو۔ اس کو حفص، بصری اور ورش مضموم الباء بُيُوْتٍ اور اَلْبُيُوْتِ اور باقی مکسور الباء پڑھتے ہیں، ناظم اشارۃً بتا رہے ہیں کہ ضمہ والی قراءت اصل ہے۔

(۵۰۴) وَلَا تَقْتُلُوْهُمْ بَعْدَهٗ يَقْتُلُوْكُمْ
فَإِنْ قَتَلُوْكُمْ قَصْرُهَا شَاعَ وَانْجَلَا
ش

يَقْتُلُوْكُمْ	بَعْدَهٗ	وَلَا تَقْتُلُوْهُمْ
يَقْتُلُوْكُمْ	اس کے بعد	وَلَا تَقْتُلُوْهُمْ

وَانْجَلَا	شَاعَ	قَصْرُهَا	فَإِنْ قَتَلُوْكُمْ
اور ظاہر ہوگیا	شائع ہوا	ان کا قصر	فَإِنْ قَتَلُوْكُمْ

ترجمہ: وَلَا تَقْتُلُوْهُمْ اس کے بعد يَقْتُلُوْكُمْ اور فَإِنْ قَتَلُوْكُمْ تینوں میں قاف کے بعد حمزہ اور کسائی کے لیے قصر شائع اور ظاہر ہوا ہے۔ مطلب واضح ہے۔ اور باقین تُقَاتِلُوْهُمْ - يُقَاتِلُوْكُمْ اور فَإِنْ قَاتَلُوْكُمْ پڑھتے ہیں۔

۵۰۵ وَبِـــالـــرَّفْـــعِ نَـــوِّنْـــهُ فَلَا رَفَـــثٌ وَلَا

فُسُـــوْقٌ وَّلَا حَـــقًّـــا وَزَانَ مُـــجَـــمَّلَا

حق

وَبِالرَّفْعِ	نَوِّنْهُ	فَلَا رَفَثٌ وَّلَا
اور رفع کے ساتھ	اس کو تنوین دے	فَلَا رَفَثٌ وَّلَا

فُسُوْقٌ وَّلَا	حَقًّا ۔	وَزَانَ	مُجَمَّلَا
فُسُوْقٌ وَّلَا	حق ہے	اور آراستہ کیا	خوبصورت بنایا گیا

ترجمہ: فَلَا رَفَـثٌ وَّلَا فُسُـوْقٌ وَّلَا میں رفع کے ساتھ تنوین پڑھو۔ دراں حالیکہ یہ قراءت حق ہے اور جمال کو مزین کرتی ہے۔ یعنی مکی وبصری رَفَـثٌ اور فُسُـوْقٌ پر رفع اور تنوین اور باقی فتحہ بغیر تنوین فَلَا رَفَـثَ وَلَا فُسُوْقَ پڑھتے ہیں۔

۵۰۶ وَفَتْـحُكَ سِيْنَ السِّـلْـمِ اَصْلُ رِضًـى دَنَـا

ا ر د

وَحَتّٰـــى يَـقُـــوْلَ الـــرَّفْـــعُ فِـــى اللَّامِ اُوِّلَا

ا

وَفَتْحُكَ	سِيْنَ السِّلْمِ	اَصْلُ	رِضًى	دَنَا
اور تیرا فتحہ دینا	اَلسِّلْمِ کا سین	اصل ہے	پسندیدہ	قریب ہو گیا

وَحَتّٰى يَقُوْلَ	اَلرَّفْعُ	فِي اللَّامِ	اُوِّلَا
اور حَتّٰى يَقُوْلَ	رفع	لام میں	تاویل کیا گیا

ترجمہ: لفظ اَلسَّلْمِ کے سین پر فتح پسندیدگی کے اعتبار سے اصل ہے اور فہم سے قریب ہے۔ اور حَتّٰى يَقُوْلُ کے لام پر رفع ہے۔ (مگر) رفع کی تاویل کی گئی ہے۔ یعنی اُدْخُلُوْا فِـى السَّـلْـمِ میں نافع، کسائی اور مکی سین کو فتحہ باقی کسرہ یعنی اَلسِّلْمِ پڑھتے ہیں اور نافع حَتّٰى يَقُوْلُ الرَّسُوْلُ میں مضارع کو مرفوع اور باقی منصوب حَتّٰى يَقُوْلَ پڑھتے ہیں۔

﴿نوٹ﴾ رفع کی تاویل یہ ہے کہ مضارع بمعنی ماضی یعنی حَتّٰی قَالَ الرَّسُوْلُ ہے۔

(۵۰۷) وَفِي التَّاءِ فَاضْمُمْ وَافْتَحِ الْجِيْمَ تُرْجَعُ ال
أُمُوْرُ سَمَا نَصًّا وَحَيْثُ تَنَزَّلَا

سما ن

تُرْجَعُ	اَلْجِيْمَ	وَافْتَحْ	فَاضْمُمْ	اَلتَّاءِ	وَفِيْ
تُرْجَعُ	جیم	اور فتحہ دے	پس تو ضمہ دے	تاء	اور میں

تَنَزَّلَا	وَحَيْثُ	نَصًّا	سَمَا	اَلْاُمُوْرُ
نازل ہوا	اور جہاں	صریحاً	بلند ہوا	اَلْاُمُوْرُ

ترجمہ: تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ: جو نص ہونے کے لحاظ سے بلند ہے اس کی تاء کو ضمہ اور جیم کو فتح پڑھو جہاں کہیں بھی آئے۔ یہ قراءت نافع، مکی، بصری اور عاصم کی ہوئی اور باقی تاء کو فتحہ اور جیم کو کسرہ دیتے ہیں۔ یعنی تَرْجِعُ الْاُمُوْرُ۔

(۵۰۸) وَاِثْمٌ كَبِيْرٌ شَاعَ بِالثَّا مُثَلَّثَا
وَغَيْرُهُمَا بِالْبَاءِ نُقْطَةُ نَ اسْفَلَا

ش

مُثَلَّثًا	بِالثَّا	شَاعَ	وَاِثْمٌ كَبِيْرٌ
تین نقطہ دی گئی	ثاء کے ساتھ	مشہور ہوا	اور اِثْمٌ كَبِيْرٌ

اَسْفَلَا	نُقْطَةٌ	بِالْبَاءِ	وَغَيْرُهُمَا
نیچے	نقطہ	باء کے ساتھ	اور ان دونوں کے علاوہ

ترجمہ: اور اِثْمٌ كَبِيْرٌ (حمزہ کسائی کے لئے) تین نقطوں والی ثاء کے ساتھ مشہور ہوا اِثْمٌ كَثِيْرٌ۔ اور ان دونوں کے علاوہ باقی قراء نیچے نقطہ والی باء سے پڑھتے ہیں۔

(۵۰۹) قُلِ الْعَفْوَ لِلْبَصْرِيِّ رَفْعٌ وَ بَعْدَهُ
لَأَعْنَتَكُمْ بِالْخُلْفِ أَحْمَدُ سَهَّلَا

قُلِ الْعَفْوَ	لِلْبَصْرِيِّ	رَفْعٌ	وَ بَعْدَهُ
قُلِ الْعَفْوَ	بصری کیلئے	رفع	اور اس کے بعد
لَأَعْنَتَكُمْ	بِالْخُلْفِ	أَحْمَدُ	سَهَّلَا
لَأَعْنَتَكُمْ	اختلاف کے ساتھ	احمد	تسہیل سے پڑھا

ترجمہ: قُلِ الْعَفْوُ میں (واؤ پر) بصری کے لئے رفع ہے۔ (اور باقین کے لئے نصب)
اور اس کے بعد لَأَعْنَتَكُمْ کے ہمزہ کو احمد بزی نے بالخلف تسہیل سے پڑھا ہے (اور دوسری وجہ تحقیق ہمزہ ہے جیسا کہ باقی کے لئے بھی تحقیق ہے)

﴿نوٹ﴾ ادا میں بزی کے لئے تسہیل مقدم ہے۔ (غیث النفع)

(۵۱۰) وَ يَطْهُرْنَ فِي الطَّاءِ السُّكُونُ وَهَاؤُهُ
يُضَمُّ وَخَفَّا إِذْ سَمَا كَيْفَ عُوِّلَا
ا سما ك ع

وَيَطْهُرْنَ	فِي	الطَّاءِ	السُّكُونُ	وَهَاؤُهُ
اور يَطْهُرْنَ	میں	طاء	سکون	اور اس کی ھاء

يُضَمُّ	وَخَفَّا	إِذْ	سَمَا	كَيْفَ	عُوِّلَا
ضمہ دی جاتی ہے	اور دونوں خفیف ہو گئے	اس لئے	بلند ہوا	جس طرح	اعتماد کیا گیا

ترجمہ: اور لفظ يَطْهُرْنَ کی طاء پر سکون اور اس کی ھاء پر ضمہ پڑھا جاتا ہے۔ اور یہ طاء و ھاء دونوں خفیف ہیں۔ اس لئے کہ اس قراءت پر جس طرح بھی اعتماد کیا جائے وہ بہر حال بلند ہے۔ (مذکورہ قراءت نافع، مکی، بصری، شامی اور حفص کی ہے۔
اور باقی قراء طاء و ھاء دونوں پر فتحہ اور دونوں کو مشدد يَطَّهَّرْنَ پڑھتے ہیں)

۵۱۱ وَضَمُّ يَخَافَا فَازَ وَالْكُلُّ اَدْغَمُوا
ف
تُضَارِرْ وَضَمَّ الرَّاءِ حَقٌّ وَ ذُوْجِلاَ
حق

وَضَمُّ	يَخَافَا	فَازَ	وَالْكُلُّ	اَدْغَمُوا
اورضمہ	يَخَافَا	کامیاب ہوا	اورتمام	ادغام کیا
تُضَارِرْ	وَضَمَّ الرَّاءِ	حَقٌّ	وَذُو	جِلاَ
تُضَارِرْ	اورراء کاضمہ	صحیح ہے	اوروالا	انکشاف

۵۱۲ وَقَصْرُ اٰتَيْتُمْ مِنْ رِّبًا وَاٰتَيْتُمُو
هُنَا دَارَ وَجْهًا لَيْسَ اِلَّا مُبَجَّلاَ
د

وَقَصْرُ اٰتَيْتُمْ مِنْ رِّبًا	وَاٰتَيْتُمُو
اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا کاقصر	اوراٰتَيْتُمْ

هُنَا	دَارَ	وَجْهًا	لَيْسَ	اِلَّا	مُبَجَّلاَ
یہاں	دائرہوا	وجہ	نہیں ہے	مگر	معظم

۵۱۳ مَعًا قَدْرُ حَرِّكْ مِنْ صِحَابٍ وَّحَيْثُ جَا
صحاب
يُضَمُّ تَمَسُّوْهُنَّ وَامْدُدْهُ شُلْشُلاَ
ش

مَعًا	قَدْرُ	حَرِّكْ	مِنْ	صِحَابٍ	وَحَيْثُ	جَا
دونوں جگہ	قَدْرُ	حرکت دے	سے	دوستوں	اورجہاں	آئے

یُضَمُّ	تَمَسُّوْهُنَّ	وَامْدُدْهُ	شُلْشُلَا
ضمہ دیا جائے گا	تَمَسُّوْهُنَّ	اور اس کو مد سے پڑھو	ہلکا ہے

ترجمہ: اِلَّا اَنْ یُّخَافَا (کی یاء) پر ضمہ (امام حمزہ کے لئے) کامیاب ہوا ہے (اور باقی بفتح یاء یَخَافَا پڑھتے ہیں) اور تمام قراء نے لَا تُضَآرَّ میں راء کا راء میں ادغام کیا ہے۔ اور (ادغام کے بعد) ایک صاحب حق (مکی بصری) نے راء کو ضمہ دیا ہے یعنی لَا تُضَآرُّ اور یہ صاحب حق بڑے انکشاف والا ہے۔ (اور باقی ضمہ کی ضد یعنی فتحہ پڑھتے ہیں)

ترجمہ: وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا (روم) اور مَآ اٰتَیْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ میں یہاں ہمزہ کا قصر ایک ایسی وجہ کے اعتبار سے دائر ہوا جو نہیں ہے مگر معظم (یہ مکی کی قراءت ہوئی اور باقی قراء دونوں جگہ اٰتَیْتُمْ بالمد پڑھتے ہیں۔)

ترجمہ: دونوں جگہ عَلَی الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَی الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ میں لفظ قَدَرُهٗ کی دال پر حرکت یعنی فتحہ پڑھو۔ چند دوستوں (ابن ذکوان، حمزہ، کسائی اور حفص) کی روایت کی رو سے (اور باقی دال کو ساکن قَدْرُهٗ پڑھتے ہیں) اور جہاں کہیں بھی تَمَسُّوْهُنَّ آئے۔ (بقرہ میں دو جگہ اور احزاب میں ایک جگہ) اس کی تاء کو مضموم پڑھا جائے گا۔ اور میم کے بعد الف کو خفت کے لئے کھینچ کر پڑھو۔ یعنی تُمَآسُّوْهُنَّ یہ قراءت حمزہ و کسائی کے لئے ہوئی۔ باقی بفتح تاء اور بغیر الف پڑھتے ہیں۔

(۵۱۴) وَصِیَّةً ارْفَعْ صَفْوُ حِرْمِیِّهٖ رِضًی
ص حرمی ر

وَیَبْصُطُ عَنْهُمْ غَیْرَ قُنْبُلٍ اِعْتَلَا

وَصِیَّةً	اِرْفَعْ	صَفْوُ	حِرْمِیِّهٖ	رِضًی
وَصِیَّةً	رفع دے	پاکیزگی	اس کے حرمین	پسندیدہ

وَیَبْصُطُ	عَنْهُمْ	غَیْرَ قُنْبُلٍ	اِعْتَلَا
اور یَبْصُطُ	ان سے	قنبل کے علاوہ	بلند ہوا ہے

(۵۱۵) وَبِالسِّیْنِ بَاقِیْهِمْ وَفِی الْخَلْقِ بَصْطَةً

وَقُلْ فِیْهِمَا الْوَجْهَانِ قَوْلًا مُّوَصَّلَا
ق م

وَبِالسِّیْنِ	بَاقِیْهِمْ	وَفِی الْخَلْقِ بَصْطَةً
اور سین کے ساتھ	ان کے باقی	اورفِی الْخَلْقِ بَصْطَةً

وَقُلْ	فِیْهِمَا	الْوَجْهَانِ	قَوْلاً	مُوَصَّلاً
اور کہہ تو	ان دونوں میں	دو وجہیں	قول	پہنچایا گیا

ترجمہ: لفظ وَصِیَّةٌ لِّاَزْوَاجِهِمْ: کی تاء پر رفع پڑھو کہ اس کے پڑھنے والے اہل حرمین کی پاکیزگی پسندیدہ ہے۔(یعنی شعبہ نافع مکی اور کسائی رفع اور باقی نصب پڑھتے ہیں یعنی وَصِیَّةً)

اور لفظ یَبْصُطُ انہیں مذکورہ قراء بجز قنبل سے صاد کے ساتھ بلند ہوا ہے۔اور سورۂ اعراف میں فِی الْخَلْقِ بَصْطَةً میں بھی یہی صورت ہے۔(یعنی شعبہ نافع بزی اور کسائی ان دونوں کلمات کو بالصاد پڑھتے ہیں) اور باقیوں (قنبل بصری شامی حفص اور حمزہ) کے لئے یہ دونوں بالسین ہیں۔البتہ ان دونوں میں دو دو وجہیں (صاد وسین) ایک ایسے قول میں کہو جو برابر پہنچایا گیا ہے(یعنی خلاد اور ابن ذکوان کے لئے خُلف ہے)

﴿توضیح قراءت﴾

کلمہ	بالصاد	بالسین	بالخُلف
یَبْصُطُ (بقرہ) بَصْطَةً (اعراف)	نافع۔بزی۔شعبہ۔کسائی	قنبل۔بصری۔ہشام۔حفص۔خلف	خلاد۔ابن ذکوان

﴿تنبیہ﴾ ان کلمات میں سین کے ساتھ پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ اصل میں سین ہی ہے اور طاء کی مجاورت کی وجہ سے بصورت صاد لکھا گیا ہے بہر حال صاد کے ساتھ رسم الخط ایک کو تحقیقاً اور دوسری قراءت کو اصلاً شامل ہے۔(ملا علی قاری)

(۵۱۶) یُضَاعِفَهُ ارْفَعْ فِی الْحَدِیْدِ وَهٰهُنَا
سَمَا شُكْرُهُ وَالْعَیْنُ فِی الْكُلِّ ثُقِّلاَ
سما ش

یُضَاعِفَهُ	اِرْفَعْ	فِیْ	اَلْحَدِیْدِ	وَهٰهُنَا
یُضَاعِفَهُ	رفع دے	میں	الحدید	اور یہاں

سَمَا	شُكْرُهٗ	وَالْعَيْنُ	فِيْ	اَلْكُلِّ	ثُقِّلَا
بلند ہوا	اس کا شکر	اور عین	میں	تمام	مشدد ہوا

(۵۱۷) كَمَا دَارَ وَاقْصُرْ مَعْ مُضَعَّفَةٍ وَّقُلْ

عَسِيْتُمْ بِكَسْرِ السِّيْنِ حَيْثُ اَتٰى انْجَلَا

كَمَا	دَارَ	وَاقْصُرْ	مَعْ	مُضَعَّفَةٍ	وَّقُلْ
جیسا کہ	دائر ہوا	اور قصر کر	ساتھ	مُضَعَّفَةٍ	اور کہہ تو

عَسِيْتُمْ	بِكَسْرِ السِّيْنِ	حَيْثُ	اَتٰى	اِنْجَلَا
عَسِيْتُمْ	سین کے کسرہ کے ساتھ	جہاں	آئے	ظاہر ہوا ہے

ترجمہ: لفظ فَيُضَاعِفَهٗ کو یہاں اور سورۂ حدید میں (نافع، مکی، بصری، حمزہ اور کسائی کے لئے) مرفوع پڑھو (اور شامی و عاصم منصوب فَيُضَاعِفَهٗ پڑھتے ہیں) اس کا شکر بلند ہوا ہے۔ اور عین ان تمام کلمات میں (شامی و مکی کے لئے) مشدد ہوا ہے۔ جیسا کہ (عربی زبان میں) یہ تشدید بھی دائر ہے۔ اور تشدید پڑھتے ہوئے مع لفظ مُضَعَّفَةٍ کے قصر کرو (اور باقین مُضَاعَفَةٍ بالالف اور بغیر تشدید پڑھتے ہیں)۔ اور کہو کہ لفظ عَسِيْتُمْ (نافع) کے لئے بکسر سین ہے جہاں بھی وہ آئے سین کا کسرہ ظاہر ہوا ہے (اور باقی نے بفتح سین عَسَيْتُمْ پڑھا ہے) مطلب یہ کہ فَيُضَاعِفَهٗ میں چار قراءتیں ہیں۔ (۱) فَيُضَاعِفُهٗ نافع، بصری، حمزہ اور کسائی کے لئے۔ (۲) فَيُضَاعِفَهٗ عاصم کے لئے۔ (۳) فَيُضَعِّفُهٗ مکی کے لئے۔ (۴) فَيُضَعِّفَهٗ شامی کے لئے۔

﴿قولہ﴾ وَالْعَيْنُ فِي الْكُلِّ ثُقِّلَا: الخ یعنی قصر اور عین میں تشدید شامی اور مکی کے لئے صرف انہیں دو کلموں میں نہیں بلکہ ان تمام الفاظ میں ہے جو مُضَاعَفَةٌ سے مشتق ہوئے ہیں۔ اور یہ کل دس لفظ ہیں۔ بقرہ میں دو جگہ۔ آل عمران، نساء، ہود، فرقان، احزاب، حدید میں دو جگہ اور تغابن میں، اور باقین تمام کلمات کو باثبات الالف پڑھتے ہیں۔ اور عَسِيْتُمْ یہاں اور سورۂ قتال (محمد ﷺ) میں ہے۔

(۵۱۸) دِفَـاعُ بِهَـا وَالْـحَـجِّ فَتْـحٌ وَسَـاكِـنٌ
وَقَـصْـرٌ خُـصُـوْصًـا غَـرْفَةٌ ضَـمَّ ذُوْ وِلَا
خ ذ

دِفَاعُ	بِهَا	وَالْحَجِّ	فَتْحٌ	وَسَاكِنٌ
دِفَاعُ	اس میں	اور الحج	فتحہ	اور ساکن

وَقَصْرٌ	خُصُوْصًا	غَرْفَةٌ	ضَمَّ	ذُوْ	وِلَا
اور قصر	خصوصاً	غَرْفَةٌ	ضمہ دیا	والا	موافقت

ترجمہ: وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ کو سورۂ بقرہ میں اور حج میں چھ قاریوں نے خاص طور پر دال کو مفتوح، فاء کو ساکن اور بحذف الف پڑھا ہے۔ (اور نافع نے بکسر دال اور فاء مفتوحہ کے بعد الف پڑھا ہے دِفَاعُ اللّٰهِ) اور اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً میں غُرْفَةً کو کوفیین وشامی نے بضم غین اور باقی نے بفتح غین غَرْفَةً پڑھا ہے۔

(۵۱۹) وَلَا بَيْـعَ نَـوِّنْــهُ وَلَا خُـلَّـــةٌ وَّلَا
شَــفَــاعَــةَ وَارْفَـعْـهُـنَّ ذَا اُسْــوَةٍ تَلَا
ذ ا

وَلَا بَيْعَ	نَوِّنْهُ	وَلَا خُلَّةٌ	وَّلَا
اور لَا بَيْعَ	اس کو تنوین دے	وَلَا خُلَّةٌ	وَّلَا

شَفَاعَةَ	وَارْفَعْهُنَّ	ذَا	اُسْوَةٍ	تَلَا
شَفَاعَةَ	اور تو انہیں رفع دے	والا	عادت	پڑھا

(۵۲۰) وَلَا لَـغْـوَ لَا تَـــاْثِيْـمَ لَا بَيْــعَ مَــعْ وَلَا
خِلَالَ بِــابْــرَاهِيْــمَ وَالــطُّــوْرِ وُصِّلَا

وَلَا لَغْوٌ	لَا تَاْثِيمٌ	لَا بَيْعٌ	مَعْ	وَلَا
اور لَا لَغْوَ	لَا تَاْثِيمَ	لَا بَيْعَ	ساتھ	وَلَا

خِلَالَ	بِاِبْرَاهِيمَ	وَالطُّوْرِ	وُصِّلَا
خِلَالَ	ابراہیم میں	اور طور	پہنچایا گیا

یعنی کوفیین، شامی اور نافع لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ بقرہ میں اور لَا لَغْوٌ وَّلَا تَاْثِيمٌ طور میں اور لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ ابراہیم۔ ان مذکورہ سات کلموں میں رفع اور تنوین پڑھتے ہیں۔ اور مکی و بصری بغیر تنوین فتح کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ یعنی بَيْعَ – خُلَّةَ – شَفَاعَةَ – لَغْوَ – تَاْثِيمَ اور خِلَالَ۔

﴿قولہ﴾ ذَا اُسْوَةٍ تَلَا: یعنی ایک اچھی عادت والے قاری نے پڑھا۔

(۵۲۱) وَمَدُّ اَنَا فِي الْوَصْلِ مَعْ ضَمِّ هَمْزَةٍ

وَ فَتْحٍ اَتٰى وَالْخُلْفُ فِي الْكَسْرِ بُجِّلَا

وَمَدُّ	اَنَا	فِي	الْوَصْلِ	مَعْ	ضَمِّ	هَمْزَةٍ
اور مد کرنا	اَنَا	میں	وصل	ساتھ	ضمہ	ہمزہ

وَفَتْحٍ	اَتٰى	وَالْخُلْفُ	فِي	الْكَسْرِ	بُجِّلَا
اور فتحہ	آیا ہے	اور اختلاف	میں	کسرہ	عظمت دیا گیا

یعنی حالت وصل میں لفظ اَنَا کے بعد جب ہمزہ مضمومہ یا مفتوحہ واقع ہو۔ جیسے اَنَا اُحْيِ اور اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ۔ نافع اَنَا کو بالالف اور ہمزہ مکسورہ سے قبل واقع ہو جیسے اِنْ اَنَا اِلَّا تو قالون کے لئے دو وجہیں اثبات اور حذف ہیں اور باقی بحذف الالف پڑھتے ہیں۔ اور وقف میں سب کے لئے اثبات ہے۔

(۵۲۲) وَنُنْشِزُهَا ذَاكٍ وَّبِالرَّاءِ غَيْرُهُمْ

وَصِلْ يَتَسَنَّهْ دُوْنَ هَاءٍ شَمَرْدَلَا

وَنُنْشِزُهَا	ذَاكِ	وَّبِالرَّاءِ	غَيْرُ هُمْ
اورنُنْشِزُهَا	مشہور	اورراء کے ساتھ	ان کے علاوہ

وَصِلْ	يَتَسَنَّهْ	دُوْنَ هَاءٍ	شَمَرْ دَلاَ
اورتووصل کر	يَتَسَنَّهْ	ھاء کے بغیر	خفیف

یعنی کوفیین وشامی کَيْفَ نُنْشِزُهَا کوزاء سے اور باقی راء مہملہ سے نُنْشِرُهَا پڑھتے ہیں۔اور حمزہ وکسائی لَمْ يَتَسَنَّهْ کو حالت وصل میں حذف ھاء کے ساتھ لَمْ يَتَسَنَّ اور باقی اثبات ھاء کے ساتھ پڑھتے ہیں۔اور وقف باجماع باثبات ھاء ہے۔

﴿نوٹ﴾ وصل میں بغیر ھاء پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ لفظ يَتَسَنَّنُ سے ماخوذ ہے۔دوسرے نون کو یاء سے بدلا گیا يَتَسَنّٰى ہوا۔پھر حالت جزمی کی وجہ سے الف حذف ہوگیا۔

اور اثبات ھاء کی وجہ یہ ہے کہ یہ لفظ سَانَهْتُ سے لیا گیا ہے۔لہٰذا حذف کرنے والوں کے یہاں یہ ھاء سکتہ ہے۔جو فتحہ دال علی الالف کی وضاحت کے لئے زیادہ کی گئی ہے اور مثبتین کے یہاں دونوں احتمال ہیں۔ھائے سکتہ ہونے کا بھی اور اصلیہ ہونے کا بھی۔(ملاعلی قاری)

(۵۲۳) وَبِـالْـوَصْـلِ قَـالَ اعْـلَـمْ مَعَ الْجَزْمِ شَـافِعٌ
ش
فَـصُـرْهُـنَّ ضَـمُّ الـصَّـادِ بِـالْـكَسْـرِ فُـصِّلاَ
ف

وَبِالْوَصْلِ	قَالَ اعْلَمْ	مَعَ	اَلْجَزْمِ	شَافِعٌ
اوروصل کے ساتھ	قَالَ اعْلَمْ	ساتھ	جزم	سفارش کرنے والا

فَصُرْهُنَّ	ضَمُّ الصَّادِ	بِالْكَسْرِ	فُصِّلاَ
فَصُرْهُنَّ	صاد کا ضمہ	کسرہ کے ساتھ	واضح کردیا گیا

یعنی حمزہ کسائی پڑھتے ہیں قَالَ اعْلَمْ اِنَّ اللّٰهَ ہمزہ وصلیہ اور میم کے جزم کے ساتھ گویا عَلِمَ سے صیغہ امر ہے۔اور

باقی کے لئے اَعْلَمُ صیغہ واحد متکلم مضارع، ہمزہ قطعیہ اور میم مرفوع کے ساتھ ہے۔

اور امام حمزہ نے فَصِرْهُنَّ بکسر صاد اور باقی نے بضم صاد فَصُرْهُنَّ پڑھا ہے۔

(۵۲۴) وَجُزْءًا وَجُزْءٌ ضَمَّ الِاسْكَانَ صِفْ وَحَيْـ

ص

ثُمَا اُكْلُهَا ذِكْرًا وَفِي الْغَيْرِ ذُوحُلَا

ذ　ذ　ح

وَجُزْءًا	وَجُزْءٌ	ضَمَّ الِاسْكَانَ	صِفْ	وَحَيْثُمَا
اور جُزْءًا	اور جُزْءٌ	اسکان کا ضمہ	بیان کر	اور جہاں کہیں

اُكْلُهَا	ذِكْرًا	وَفِي	الْغَيْرِ	ذُوحُلَا
اُكْلُهَا	یاد کرنے والا	اور میں	ماسوا	زیوارت والا

یعنی شعبہ مِنْهُنَّ جُزُءًا بقرہ میں اور مِنْ عِبَادِهٖ جُزُءًا زخرف میں اور جُزُءٌ مَّقْسُوْمٌ حجر میں بضم زاء پڑھتے ہیں اور باقی تینوں جگہ زاء کو ساکن جُزْءًا اور جُزْءٌ پڑھتے ہیں۔

اور کوفیین وشامی لفظ اُكُلٍ کو جہاں بھی آئے بضم کاف پڑھتے ہیں۔ اور بصری بھی اُكُلَهَا (جو ضمیر واحد مونث کی طرف مضاف ہے) کے ماسوا ہر جگہ بضم کاف پڑھتے ہیں اور نافع ومکی ہر جگہ سکون کاف کے ساتھ اُكْلٍ - اُكْلَهَا پڑھتے ہیں اور اُكُلَهَا کو بصری نے بھی سکون کاف سے پڑھا ہے۔

(۵۲۵) وَفِي رُبْوَةٍ فِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَهٰهُنَا

عَلٰى فَتْحِ ضَمِّ الرَّاءِ نَبَّهْتُ كُفَّلَا

ن　ك

وَفِي	رُبْوَةٍ	فِي	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَهٰهُنَا
اور میں	رُبْوَةٍ	میں	المومنین	اور یہاں

عَلٰى	فَتْحِ	ضَمِّ الرَّاءِ	نَبَّهْتُ	كُفَّلَا
پر	فتحہ	راء کا ضمہ	میں نے خبردار کیا	ذمہ داروں

ترجمہ: لفظ رُبْوَةٍ سورۂ مومنون میں اور یہاں (بقرہ) راء کے ضمہ کی بجائے (عاصم و شامی کے لیے) فتحہ کے ساتھ رَبْوَةٍ ہے۔ میں نے ذمہ داروں کو متنبہ کر دیا ہے۔ (مطلب واضح ہے)

تاءات بزی

(۵۲۶) وَفِي الْوَصْلِ لِلْبَزِّيِّ شَدِّدْ تَيَمَّمُوْا

وَتَاءَ تَوَفّٰى فِي النِّسَآ عَنْهُ مُجْمِلَا

تَيَمَّمُوْا	شَدِّدْ	لِلْبَزِّيِّ	اَلْوَصْلِ	وَفِيْ
تَيَمَّمُوْا	مشدد پڑھ	بزی کے لئے	وصل	اور میں

مُجْمِلًا	عَنْهُ	اَلنِّسَآ	فِيْ	وَتَاءَ تَوَفّٰى
اچھا کام کرنے والا	اس سے	النساء	میں	اور تَوَفّٰى کی تاء

یعنی بزی حالت وصل میں اس تاء کو مشدد پڑھتے ہیں۔ جو تَفَعُّلْ یا تَفَاعُلْ کے افعال مضارع کے شروع میں ہوتی ہے۔ اور لکھی ہوئی صرف ایک تاء ہوتی ہے۔ ایسی تاءات کل اکتیس متفق علیہ ہیں۔ اور دو مختلف فیہ ہیں۔ ناظم نے ان کو دس اشعار میں بیان کیا ہے۔ یہ تشدید صرف وصل میں ہے۔ ابتداء میں تاء مخفف ہی ہوگی۔ کیونکہ ابتدا بالساکن ممنوع ہے۔ باقی بہر حال تخفیف سے پڑھیں گے۔

﴿قولہ﴾ تَيَمَّمُوْا یعنی وَلَا تَيَمَّمُوْا۔ بزی کے لئے تاء کو مشدد پڑھا جائے گا۔ اور الف میں التقاء ساکنین کی وجہ سے مد فرعی کریں گے۔

اسی طرح اگر ماقبل میں کوئی حرف مد یا ہائے ضمیر ہو جیسے عَنْهُ تَّلَهّٰى اور حرف مد کے علاوہ کوئی ساکن مثلاً تنوین ہو تو دونوں کو جمع کیا جائے گا۔

﴿قولہ﴾ وَتَاءَ تَوَفّٰى یعنی اَلَّذِيْنَ تَّوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔

﴿قولہ﴾ عَنْهُ مُجْمِلًا: یعنی یہ بزی سے مروی ہے بحالیکہ وہ ایک اچھا طریقہ اختیار کر رہے ہیں۔

۵۲۷ وَفِیْ آلِ عِمْرَانٍ لَہٗ لَا تَفَرَّقُوْا
وَالَانْعَامُ فِیْھَا فَتَّفَرَّقَ مُثِّلَا

وَفِیْ	آلِ عِمْرَانٍ	لَہٗ	لَا تَفَرَّقُوْا
اور میں	آل عمران	اس کے لئے	لَا تَفَرَّقُوْا

وَالَانْعَامُ	فِیْھَا	فَتَّفَرَّقَ	مُثِّلَا
اورالانعام	اس میں	فَتَّفَرَّقَ	متعین ہوا

اور بزی کے لئے آل عمران میں لَا تَّفَرَّقُوْا۔ اور انعام میں فَتَّفَرَّقَ متعین ہوا ہے۔

۵۲۸ وَعِنْدَ الْعُقُوْدِ التَّاءُ فِیْ لَا تَعَاوَنُوْا
وَیَرْوِیْ ثَلَاثًا فِیْ تَلَقَّفُ مُثَّلَا

وَعِنْدَ	اَلْعُقُوْدِ	اَلتَّاءِ	فِیْ	لَا تَعَاوَنُوْا
اور میں	العقود	تاء	میں	لَا تَعَاوَنُوْا

وَیَرْوِیْ	ثَلَاثًا	فِیْ	تَلَقَّفُ	مُثَّلَا
اور روایت کرتا ہے	تین	میں	تَلَقَّفُ	تعیین کرنے والے

ترجمہ: اور اَلْعُقُوْدِ (مائدہ) میں وَلَا تَّعَاوَنُوْا میں تاء مشددہ ہے۔ اور بزی تین جگہ لفظ تَلَقَّفُ (اعراف، طٰہٰ، شعراء) میں تاء مشددہ تعیین کرنے والوں کے لئے روایت کرتے ہیں۔

﴿قولہ﴾ مُثَّلَ جمع مَاثِل۔ تعیین کرنے والا۔

۵۲۹ تَنَزَّلُ عَنْہُ اَرْبَعٌ وَّتَنَاصَرُوْ
نَ نَارًا تَلَظّٰی اِذْ تَلَقَّوْنَ ثُقِّلَا

تَنَزَّلُ	عَنهُ	اَرْبَعٌ	وَتَنَا صَرُوْنَ
تَنَزَّلُ	اس سے	چار	اور تَنَا صَرُوْنَ

نَارًا تَلَظّٰی	اِذْ تَلَقَّوْنَ	ثُقِّلَا
نَارًا تَلَظّٰی	اِذْ تَلَقَّوْنَ	مشدد پڑھا ہے

ترجمہ: بزی نے چار جگہ تَنَزَّلُ میں (حجر اور شعراء میں دو اور سورۂ قدر میں) اور تَنَاصَرُوْنَ (صافات) میں اور نَارًا تَلَظّٰی (واللیل) میں اور اِذْ تَلَقَّوْنَ (نور) میں تاءات کو مشدد پڑھا ہے۔

(۵۳۰) تَكَلَّمُ مَعْ حَرْفَيْ تَوَلَّوْا بِهُوْدِهَا
وَفِيْ نُوْرِهَا وَالْاِمْتِحَانِ وَبَعْدَ لَا

تَكَلَّمُ	مَعْ	حَرْفَيْ	تَوَلَّوْا	بِهُوْدِهَا
تَكَلَّمُ	ساتھ	دونوں لفظوں	تَوَلَّوْا	اس کی ہود میں

وَفِيْ	نُوْرِهَا	وَالْاِمْتِحَانِ	وَبَعْدَ لَا
اور میں	اس کی نور	اور الامتحان	اور لَا کے بعد

ترجمہ: يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ (ہود) میں اور تَوَلَّوْا (ہود) کے دونوں لفظوں میں اور وہ تَوَلَّوْا جو نور اور ممتحنہ میں ہے اور وہ تَوَلَّوْا جو لَا کے بعد (انفال میں) ہے (ان سب میں بھی بزی کے لئے تاء مشدد ہے)۔

(۵۳۱) فِي الْاَنْفَالِ اَيْضًا ثُمَّ فِيْهَا تَنَازَعُوْا
تَبَرَّجْنَ فِي الْاَحْزَابِ مَعْ اَنْ تَبَدَّلَا

فِيْ	اَلْاَنْفَالِ	اَيْضًا	ثُمَّ	فِيْهَا	تَنَازَعُوْا
میں	الانفال	نیز	پھر	اس میں	تَنَازَعُوْا

تَبرَّجْنَ	فِیْ	اَلْاَحْزَابِ	مَعْ	اَنْ تبدَّلَا
تَبرَّجْنَ	میں	الاحزاب	ساتھ	اَنْ تبدَّلَا

﴿قولہ﴾ فِی الْاَنْفَالِ کاتعلق گزشتہ شعر سے ہے۔

ترجمہ: پھر اسی انفال میں وَلَا تَنَا زَعُوْا۔ اور احزاب میں وَلَا تَّبرَّجْنَ مَعْ وَلَآ اَنْ تَّبدَّلَ کے ہے۔

(۵۳۲) وَ فِـی التَّـوْبَةِ الْـغَـرَّاءِ قُـلْ هَـلْ تَـرَبَّـصُـوْ
نَ عَـنْـهُ وَجَـمْـعُ السَّـاكِـنَيْـنِ هُـنَـا انْـجَلَا

وَفِی	اَلتَّوْبَةِ	اَلْغَرَّاءِ	قُلْ	هَلْ تَرَبَّصُوْنَ
اور میں	التوبہ	روشن	کہہ تو	هَلْ تَرَبَّصُوْنَ

عَنْهُ	وَجَمْعُ السَّاكِنَيْنِ	هُنَا	اِنْجَلَا
اس سے	اور دو ساکنوں کا جمع کرنا	یہاں	ظاہر ہو گیا

ترجمہ: اور روشن سورت توبہ میں قُلْ هَلْ تَّرَبَّصُوْنَ کی تاء بھی بزی سے مشدد مروی ہے۔ اور یہاں اجتماع ساکنین واضح ہوا ہے۔

(۵۳۳) تَـمَـيَّـزُ يَـرْوِیْ ثُـمَّ حَـرْفُ تَـخَـيَّـرُوْ
نَ عَـنْـهُ تَـلَـهّٰـی قَـبْـلَـهُ الْـهَـآءَ وَصَّلَا

تَمَيَّزُ	يَرْوِیْ	ثُمَّ	حَرْفُ	تَخَيَّرُوْنَ
تَمَيَّزُ	روایت کرتا ہے	پھر	لفظ	تَخَيَّرُوْنَ

عَنْهُ تَلَهّٰی	قَبْلَهُ	اَلْهَآءَ	وَصَّلَا
عَنْهُ تَلَهّٰی	اس سے پہلے	ھاء	اشباع کیا

ترجمہ: تَكَادُ تَّمَيَّزُ ملک میں بھی بزی روایت کرتے ہیں۔ اور نون میں لفظ تَخَيَّرُوْنَ۔ اور عَنْهُ تَّلَهّٰی میں تاء کو

مشدد پڑھتے ہوئے بزی نے اس سے پہلے ہائے ضمیر کو صلہ واشباع سے پڑھا ہے۔

(۵۳۴) وَفِی الْحُجُرَاتِ التَّاءُ فِیْ لِتَّعَارَفُوْا

وَبَعْدَ وَلَا حَرْفَانِ مِنْ قَبْلِهٖ جَلَا

لِتَّعَارَفُوْا	فِیْ	اَلتَّاءُ	اَلْحُجُرَاتِ	وَفِی
لِتَّعَارَفُوْا	میں	تاء	الحجرات	اور میں
جَلَا	قَبْلِهٖ	مِنْ	حَرْفَانِ	وَبَعْدَ وَلَا
ظاہر ہوا	اس سے پہلے	سے	دو لفظ	اور وَلَا کے بعد

ترجمہ: اور حجرات میں لِتَّعَارَفُوْا۔ میں بھی بزی کے لئے تاء مشدد ہے۔ اور وَلَا کے بعد دو لفظ ہیں۔ (وَلَا تَّنَابَزُوْا اور وَلَا تَّجَسَّسُوْا) جو حجرات ہی میں لِتَّعَارَفُوْا سے پہلے ظاہر ہوئے ہیں۔

(۵۳۵) وَكُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الَّذِیْ مَعْ تَفَكَّهُوْ

نَ عَنْهُ عَلٰی وَجْهَيْنِ فَافْهَمْ مُحَصِّلَا

تَفَكَّهُوْنَ	مَعْ	اَلَّذِیْ	وَكُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ
تَفَكَّهُوْنَ	ساتھ	جو	اور كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ

مُحَصِّلَا	فَافْهَمْ	وَجْهَيْنِ	عَلٰی	عَنْهُ
حاصل کرنے والا	پس سمجھ لے	دو وجوہ	پر	اس سے

ترجمہ: اور وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَّمَنَّوْنَ (آل عمران) جو میم جمع کے بعد ہونے میں فَظَلْتُمْ تَّفَكَّهُوْنَ (واقعہ) کے ساتھ ہے۔ یہ دونوں بزی سے بتشدید تاء اور بتخفیف تاء دو وجوں پر مروی ہیں۔ پس ان سب تاءات کا ماحصل تو سمجھ لے۔

(۵۳۶) نِعِمَّا مَعًا فِی النُّوْنِ فَتْحٌ كَمَا شَفَا
ك ش
وَاِخْفَاءُ كَسْرِ الْعَيْنِ صِيْغَ بِهٖ حُلَا
ص ب ح

نِعِمَّا	مَعًا	فِیْ	اَلنُّوْنِ	فَتْحٌ	كَمَا	شَفَا
نِعِمَّا	دونوں	میں	نون	فتحہ	جیسا	اس نے شفادی

وَاِخْفَاءُ	كَسْرِ الْعَيْنِ	صِيْغَ	بِهٖ	حُلَا
اوراختلاس	عین کا کسرہ	اس نے ڈھالا	اس کے ساتھ	زیوارت

ترجمہ: نِعِمَّا میں (بقرہ ونساء) دونوں جگہ نون پر (شامی حمزہ کسائی کے لئے نَعِمَّا) فتحہ ہے۔ جیسا کہ وہ شافی ہوا ہے۔ اور (باقی سب نون کو مکسور پڑھتے ہیں البتہ مکسور پڑھنے والوں میں سے شعبہ۔ قالون اور بصری کے لئے) کسرۂ عین میں اختلاس ہے جس سے زیوروں کی سی زینت کو ڈھالا گیا ہے۔

تین قراءتیں ہیں (۱) نَعِمَّا نون مفتوح اور عین مکسور شامی۔ حمزہ۔ کسائی (۲) نِعِمَّا نون مکسور اور کسرہ عین میں اختلاس قالون۔ بصری۔ شعبہ (۳) نِعِمَّا نون مکسور اور کسرہ عین کی حرکت کاملہ سے ورش۔ مکی۔ حفص۔

(۵۳۷) وَيَا وَنُكَفِّرْ عَنْ كِرَامٍ وَجَزْمُهٗ
ع ك
اَتٰى شَافِيًا وَالْغَيْرُ بِالرَّفْعِ وُكِّلَا
ا ش

وَيَا	وَنُكَفِّرْ	عَنْ	كِرَامٍ	وَجَزْمُهٗ
اور یاء	وَنُكَفِّرْ	سے	کریموں	اوراس کا جزم

اَتٰى	شَافِيًا	وَالْغَيْرُ	بِالرَّفْعِ	وُكِّلَا
آیا ہے	شفادینے والا	اور ماسوا	رفع کے ساتھ	سپرد کیا گیا

ترجمہ: اور نُكَفِّرْ میں کچھ کریموں (حفص وشامی) سے یاء منقول ہے اور اس پر جزم (حمزہ وکسائی اور نافع کے لئے)

شافی ہوکر آیا ہے۔اور دیگر قراء کے لئے یہ لفظ رفع کے ساتھ سپرد کیا گیا ہے۔

یعنی تین قراءات ہوئیں: (۱) یُکَفِّرُ حفص۔شامی (۲) نُکَفِّرْ حمزہ۔کسائی۔نافع (۳) نُکَفِّرُ مکی۔بصری۔ شعبہ۔

(۵۳۸) وَ یَحْسَبُ کَسْرُ السِّیْنِ مُسْتَقْبَلاً سَمَا
رِضَاهُ وَلَمْ یَلْزَمْ قِیَاسًا مُؤَصَّلاَ

وَیَحْسَبُ	کَسْرُ السِّیْنِ	مُسْتَقْبَلاً	سَمَا
اور یَحْسَبُ	سین کا کسرہ	مستقبل	بلند ہوا
رِضَاهُ	وَلَمْ یَلْزَمْ	قِیَاسًا	مُؤَصَّلاَ
اس کی پسندیدگی	اور اس نے لازم نہیں پکڑا	قیاس	پہنچایا گیا ہے

ترجمہ: اور لفظ یَحْسِبُ میں مستقبل ہونے کی حالت میں سین کے کسرہ کی پسندیدگی (نافع مکی بصری اور کسائی کے لئے) بلند ہوئی ہے اور یہاں یہ کسرہ اس لغوی قیاس کا پابند نہیں رہا ہے۔جو برابر پہنچایا جاتا رہا ہے۔اور باقین یَحْسَبُ سین کے فتح سے پڑھتے ہیں۔

(۵۳۹) وَقُلْ فَأْذَنُوْا بِالْمَدِّ وَاكْسِرْ فَتًى صَفَا
وَ مَیْسَرَةٍ بِالضَّمِّ فِی السِّیْنِ اُصِّلاَ

وَقُلْ	فَأْذَنُوْا	بِالْمَدِّ	وَاكْسِرْ	فَتًى	صَفَا
اور کہہ تو	فَأْذَنُوْا	مد کے ساتھ	اور کسرہ دے	جوان	پاکیزہ ہو گیا

وَمَیْسَرَةٍ	بِالضَّمِّ	فِی	السِّیْنِ	اُصِّلاَ
اور مَیْسَرَةٍ	ضمہ کے ساتھ	میں	سین	اصل قرار دیا گیا

ترجمہ: اور فَأْذَنُوْا کو ہمزہ کے بعد الف کے ساتھ پڑھو۔ اور ذال کو کسرہ دو۔ ایک ایسے جوان کے لئے (یعنی حمزہ و شعبہ کے لئے فَاٰذِنُوْا) جو پاکیزہ ہے۔ (گویا فَأْذَنُوْا اور فَاٰذِنُوْا دو قراءتیں ہیں)

اور لفظ مَيْسُرَةٍ (نافع کے لئے) سین پر ضمہ کے ساتھ (اور باقین کے لئے فتح کے ساتھ مَيْسَرَةٍ) اصل قرار دیا گیا ہے۔

(۵۴۰) وَتَصَدَّقُوْا خِفٌّ نَمَا تَرْجِعُوْنَ قُلْ
ن

بِضَمٍّ وَفَتْحٍ عَنْ سِوٰى وَلَدِ الْعَلَا

وَتَصَدَّقُوْا	خِفٌّ	نَمَا	تَرْجِعُوْنَ	قُلْ
اور تَصَدَّقُوْا	خفیف	بلند ہوا	تَرْجِعُوْنَ	کہہ تو

بِضَمٍّ	وَفَتْحٍ	عَنْ	سِوٰى	وَلَدِ الْعَلَا
ضمہ کے ساتھ	اور فتح	سے	سوائے	علاء کا بیٹا

ترجمہ: اور تَصَدَّقُوْا تخفیف صاد (عاصم کے لئے اور بتشدید صاد تَصَّدَّقُوْا) باقی کے لئے بلند ہوا ہے۔
اور يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ ضم تاء و فتح جیم کے ساتھ بصری کے ماسوا کے لئے (اور بفتح تاء و کسر جیم تَرْجِعُوْنَ بصری کے لئے) پڑھو۔

(۵۴۱) وَفِيْ اَنْ تَضِلَّ الْكَسْرُ فَازَ وَخَفَّفُوْا
ف

فَتُذْكِرَ حَقًّا وَارْفَعِ الرَّا فَتَعْدِلَا
حق ف

وَفِيْ	اَنْ تَضِلَّ	اَلْكَسْرُ	فَازَ	وَخَفَّفُوْا
اور میں	اَنْ تَضِلَّ	کسرہ	کامیاب ہوا	اور انہوں نے خفیف پڑھا

فَتُذْكِرَ	حَقًّا	وَارْفَعِ	اَلرَّا	فَتَعْدِلَا
فَتُذْكِرَ	حق ہے	اور رفع دے	راء	تاکہ با انصاف ہو جاؤ

ترجمہ: اور اِنْ تَضِلَّ کے ہمزہ پر (حمزہ کے لئے) کسرہ (اور باقین کے لئے فتحہ اَنْ تَضِلَّ) کامیاب ہوا۔
اور مشائخ قراءت نے فَتُذْكِرَ میں حق ہونے کے اعتبار سے (مکی بصری کے لئے) کاف کو خفیف ذال کو ساکن فَتُذْكِرَ پڑھا ہے اور حمزہ کے لئے راء کا رفع پڑھو یعنی فَتُذَكِّرُ۔ تاکہ با انصاف ہو جاؤ۔ (باقی کے لئے ذال کا فتحہ کاف پر تشدید اور راء پر نصب فَتُذَكِّرَ پڑھا گیا ہے)

(۵۴۲) تِجَارَةً نِ انْصِبْ رَفْعَهُ فِي النِّسَا ثَوٰى
ث

وَ حَاضِرَةٌ مَعْهَا هُنَا عَاصِمٌ تَلاَ

تِجَارَةً	اِنْصِبْ	رَفْعَهُ	فِي	اَلنِّسَا	ثَوٰى
تِجَارَةً	نصب دے	اس کا رفع	میں	النساء	قائم ہو گیا

وَحَاضِرَةٌ	مَعْهَا	هُنَا	عَاصِمٌ	تَلاَ
اور حَاضِرَةٌ	اس کے ساتھ	یہاں	عاصم	پڑھا ہے

یعنی اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةٌ عَنْ تَرَاضٍ (نساء) میں تِجَارَةٌ کوفیین کے لئے منصوب اور باقی کے لئے مرفوع پڑھو۔ اور عاصم نے حَاضِرَةٌ کو مع لفظ تِجَارَةٌ کے یہاں (بقرہ) نصب کے ساتھ اور باقی نے رفع کے ساتھ تِجَارَةٌ حَاضِرَةٌ پڑھا ہے۔

﴿قولہ﴾ ثَوٰى: یعنی ثَبَتَ۔

(۵۴۳) وَحَقٌّ رِهَانٌ ضَمُّ كَسْرٍ وَّفَتْحَةٍ

وَ قَصْرٌ وَ يَغْفِرْ مَعْ يُعَذِّبْ سَمَا الْعُلاَ
سما

وَحَقٌّ	رِهَانٌ	ضَمُّ كَسْرٍ وَّفَتْحَةٍ
اور حق	فَرِهَانٌ	کسرہ اور فتحہ کا ضمہ

وَقَصْرٌ	وَ يَغْفِرْ	مَعْ	يُعَذِّبْ	سَمَا	اَلْعُلَا
اورقصر	اور يَغْفِرْ	ساتھ	يُعَذِّبْ	بلندہوا	شرافت

یعنی مکی بصری فَرُهُنٌ مَّقْبُوْضَةٌ اور باقی بکسر راء وفتح هاء والف فَرِهَانٌ پڑھتے ہیں۔

اورنافع، مکی بصری اور حمزہ کسائی فَيَغْفِرْ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبْ میں يَغْفِرْ وَيُعَذِّبْ دونوں کومجزوم اور باقی مرفوع فَيَغْفِرُ وَ يُعَذِّبُ پڑھتے ہیں۔(باقی مضمون اگلے شعر میں ہے)

﴿نوٹ﴾ بَابُ حُرُوْفٍ قَرُبَتْ مَخَارِجُهَا بھی اس جگہ دیکھ لیناچاہیے۔

ناظم نے وہاں فرمایاہے ع

----- وَفِـي الْبَـقَـرَهْ فَـقُـلْ

يُـعَـذِّبْ دَنَـا بِـالْـخُـلْفِ جَـوْدًا وَّ مَـوْبِلًا

یعنی بقرہ میں مکی کے لیےادغام واظہار بالخلف اورورش کے لیےصرف اظہار ہے۔اوراسی باب میں ناظمؒ نے فرمایاہے:

----- وَ الـرَّاءُ جَـزْمًـا بِلَامِهَـا

كَوَاصْبِـرْ لِـحُـكْـمِ طَـالَ بِـالْخُلْفِ يَذْبُلَا

یعنی راءمجزومہ کادوری بصری کے لیےادغام بالخلف اورسوسی کے لیےصرف ادغام ہے۔درج بالا اشعارکوسورۂ بقرہ کے اس شعر کے ساتھ ملاکردرج ذیل قراءات بنتی ہیں:

(۱) فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ: شامی عاصم (۲) فَيَغْفِرْ لِّمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبْ مَّنْ: دوری بصری کے لیے فَيَغْفِرْ کی راء میں ادغام واظہاراور يُعَذِّبْ کی باء میں صرف ادغام ہے۔(۳) فَيَغْفِرْ لِّمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبْ مَّنْ: سوسی۔(۴) فَيَغْفِرْ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبْ مَّنْ: مکی کے لیے يُعَذِّبْ میں اظہار وادغام دونوں وجوہ اور قالون۔حمزہ۔کسائی کے لیےصرف ادغام ہے۔(۵) فَيَغْفِرْ لِمَنْ يَشَآءُ وَ يُعَذِّبْ مَنْ: ورش۔مکی (وجہ ثانی)

(۵۴۴) شَـذَا الْـجَـزْمِ وَالتَّـوْحِيـدُ فِـيْ وَكِـتَـابِـهِ

شَـرِيْفٌ وَ فِـي التَّـحْـرِيْـمِ جَـمْـعُ حِـمًـى عَـلَا

شَذَا الْجَزْمِ	وَالتَّوْحِيْدُ	فِي	وَكِتَابِهٖ
جزم کی خوشبو	اور توحید	میں	وَكِتَابِهٖ

شَرِيْفٌ	وَفِي	اَلتَّحْرِيْمِ	جَمْعُ	حِمًى	عَلَا
شرف والا	اور میں	التحریم	جمع	حفاظت	بلند ہوئی

﴿قولہ﴾ شَذَا الْجَزْمِ: یہ شعر سابق سے متعلق ہے۔ یعنی يَغْفِرْ، يُعَذِّبْ میں جزم کی شہرت بلند ہوئی۔ اور توحید وَكِتَابِهٖ میں باعث شرف ہے۔ یعنی حمزہ، کسائی كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكِتَابِهٖ واحد اور باقی جمع وَكُتُبِهٖ پڑھتے ہیں۔ اور سورہ تحریم میں ایک بلند نصرت کے لئے جمع ہے۔ یعنی بصری و حفص جمع اور باقی واحد پڑھتے ہیں۔

(۵۴۵) وَبَيْتِيْ وَعَهْدِيْ فَاذْكُرُوْنِيْ مُضَافُهَا
وَرَبِّيْ وَبِيْ مِنِّيْ وَاِنِّيْ مَعًا حُلَا

وَبَيْتِيْ	وَعَهْدِيْ	فَاذْكُرُوْنِيْ	مُضَافُهَا
اور بَيْتِيْ	اور عَهْدِيْ	فَاذْكُرُوْنِيْ	اس کی اضافت

وَرَبِّيْ	وَبِيْ	مِنِّيْ	وَاِنِّيْ	مَعًا	حُلَا
اور رَبِّيْ	اور بِيْ	مِنِّيْ	اور اِنِّيْ	دونوں	زیورات

یعنی اس سورت میں وہ یاءات اضافت جن میں قراء کا اختلاف ہے آٹھ ہیں۔ (۱) بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ (۲) عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ (۳) فَاذْكُرُوْنِيْ (۴) رَبِّيَ الَّذِيْ (۵) وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ (۶) فَاِنَّهٗ مِنِّيْ (۷) اِنِّيْ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ (۸) اِنِّيْ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ۔

﴿قولہ﴾ حُلَا: یعنی یہ تمام یاءات جمال و زینت ہیں۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات اضافت	فتحہ پڑھنے والے	سکون پڑھنے والے
۱	بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ	مکی۔بصری۔ابن ذکوان۔شعبہ۔حمزہ۔کسائی	نافع۔ہشام۔حفص
۲	عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ	باقین	حفص۔حمزہ
۳	فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ	ابن کثیر مکی	باقین
۴	رَبِّیَ الَّذِیْ	باقین	حمزہ
۵	وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ	ورش	باقین
۶	فَاِنَّہٗ مِنِّیْ	نافع۔بصری	باقین
۷	اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۸	اِنِّیْ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ	نافع۔مکی۔بصری	باقین

﴿یاءات زوائد﴾

شمار	یاءات الزوائد	اثبات	حذف
۱	الدَّاعِ	ورش بصری وصلاً۔قالون وصلاً بالخلف	باقین (حالین)
۲	اِذَا دَعَانِ	ورش بصری وصلاً۔قالون وصلاً بالخلف	باقین (حالین)
۳	وَاتَّقُوْنِ	بصری وصلاً	باقین (حالین)

سُوْرَۃُ آلِ عِمْرَانَ (۴۱)

(۵۴۶) وَ اِضْجَاعُكَ التَّوْرَاۃَ مَا رُدَّ حُسْنُہٗ

ح د م

وَ قُلِّلَ فِیْ جَوْدٍ وَّ بِالْخُلْفِ بَلَّلَا

ب ج ف

وَ اِضْجَاعُكَ	اَلتَّوْرَاةَ	مَا	رُدَّ	حُسْنُهٗ
اور تیرا امالہ کبریٰ کرنا	اَلتَّوْرَاةَ	نہیں	رد کیا گیا	اس کا حسن

وَقُلِّلَ	فِيْ	جَوْدٍ	وَ بِالْخُلْفِ	بَلَّلَا
اور تقلیل کی گئی	میں	عمدگی	اور بالخُلف	شاداب کردیا

یعنی لفظ اَلتَّوْرَاةَ میں تمہارے امالہ کرنے کا حسن وکمال رد نہیں کیا جاسکتا۔ اور عمدگی کے ساتھ تقلیل کی گئی ہے۔ اور خُلف کے ساتھ شادابی دی گئی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ لفظ اَلتَّوْرَاةَ تمام قرآن میں جہاں بھی ہو اس کے الف میں ابن ذکوان' کسائی بصری امالہ اور ورش و حمزہ تقلیل بلا خُلف اور قالون تقلیل بالخُلف کرتے ہیں اور باقی خالص الف پڑھتے ہیں اور قالون کی یہی دوسری وجہ ہے۔

(۵۴۷) وَ فِيْ تُغْلَبُوْنَ الْغَيْبُ مَعْ تُحْشَرُوْنَ فِيْ
ف
رِضًا وَ تَرَوْنَ الْغَيْبُ خُصَّ وَخُلِّلَا
ر خ

وَفِيْ	تُغْلَبُوْنَ	اَلْغَيْبُ	مَعْ	تُحْشَرُوْنَ	فِيْ
اور میں	تُغْلَبُوْنَ	غیب	ساتھ	تُحْشَرُوْنَ	میں

رِضًا	وَ تَرَوْنَ	اَلْغَيْبُ	خُصَّ	وَخُلِّلَا
پسندیدہ	اور تَرَوْنَ	غیب	خاص کردیا گیا	اور مختص ہوا

ترجمہ: اور تُغْلَبُوْنَ میں مع تُحْشَرُوْنَ کے ایک پسندیدہ صورت میں (حمزہ کسائی کے لئے يُغْلَبُوْنَ اور يُحْشَرُوْنَ) غیب کا صیغہ ہے۔

اور يَرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ میں غیب کا صیغہ (ماسواء نافع کے باقی قراء کے لئے) مخصوص ومختص ہوا ہے۔ اور نافع کے لئے تَرَوْنَهُمْ خطاب سے ہے۔

(۵۴۸) وَرِضْوَانُ نِ اضْمُمْ غَيْرَ ثَانِي الْعُقُوْدِ كَسْـ
رَهُ صَـحَّ اِنَّ الـدِّيْـنَ بِـالْـفَـتْـحِ رُفِّلَا
ص ر

كَسْرَهُ	ثَانِي الْعُقُوْدِ	غَيْرَ	اُضْمُمْ	وَرِضْوَانُ
اس کا کسرہ	المائدہ کا دوسرا	علاوہ	ضمہ دے	اور رِضْوَانُ

رُفِّلَا	بِالْفَتْحِ	اِنَّ الدِّيْنَ	صَحَّ
عظمت دیا گیا	فتح کے ساتھ	اِنَّ الدِّيْنَ	صحیح ہوا

ترجمہ: اور لفظ رُضْوَانٌ میں (جہاں بھی ہو) اس کی راء مکسورہ کو مضموم پڑھو۔ بجز سورۃ مائدہ کے دوسرے موقعہ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ کے کیونکہ یہ ضمہ بھی صحیح ہے۔ یعنی شعبہ مائدہ کے دوسرے موقعہ کے ماسوٰی تمام قرآن میں رُضْوَانٌ کو مضموم الراء اور باقی مکسور الراء پڑھتے ہیں۔ اور مائدہ کا دوسرا لفظ باجماع مکسور ہے۔

اِنَّ الدِّيْنَ میں (کسائی کے لئے) فتح ہمزہ کو (اَنَّ الدِّيْنَ اور باقین کے لئے کسرہ کو) عظمت دی گئی ہے۔

﴿نوٹ﴾ رُضْوَانٌ بضم راء تمیم وقیس کی اور کسرہ حجازیین کی لغت ہے۔ (ملا علی قاری)

(۵۴۹) وَفِـيْ يَـقْـتُـلُـوْنَ الثَّـانِ قَـالَ يُـقَـاتِـلُـوْ
نَ حَـمْـزَةُ وَهْـوَ الْـحَـبْـرُ سَادَ مُـقَـتَّـلَا

يُقَاتِلُوْنَ	قَالَ	اَلثَّانِ	يَقْتُلُوْنَ	وَفِيْ
يُقَاتِلُوْنَ	پڑھا	دوسرا	يَقْتُلُوْنَ	اور میں

مُقَتَّلَا	سَادَ	اَلْحَبْرُ	وَهْوَ	حَمْزَةُ
آزمایا گیا	سردار ہوا	عالم	اور وہ	حمزہ

ترجمہ: اور دوسرے يَقْتُلُوْنَ میں حمزہ نے يُقَاتِلُوْنَ پڑھا ہے۔ اور امام حمزہ زبردست عالم اور میدان کارزار کے سردار ہوئے ہیں۔

﴿قولہ﴾ مُقَتَّلاً یعنی جنگ میں آزمودہ کار۔

(۵۵۰) وَفِی بَلَدٍ مَیْتٍ مَعَ الْمَیْتِ خَفَّفُوْا

صَفَا نَفَرًا وَالْمَیْتَۃُ الْخِفُّ خُوِّلَا

ص نفر خ

وَفِی	بَلَدٍ مَّیِّتٍ	مَعَ	اَلْمَیْتِ	خَفَّفُوْا
اور میں	بَلَدٍ مَّیِّتٍ	ساتھ	اَلْمَیْتِ	مخفف پڑھا ہے
صَفَا	نَفَرًا	وَالْمَیْتَۃُ	اَلْخِفُّ	خُوِّلَا
پاکیزہ ہوئی	ایک جماعت	اور اَلْمَیْتَۃُ	تخفیف	عطا کی گئی

(۵۵۱) وَمَیْتًا لَدَی الْاَنْعَامِ وَالْحُجُرَاتِ خُذْ

خ

وَمَا لَمْ یَمُتْ لِلْکُلِّ جَاءَ مُثَقَّلَا

وَمَیْتًا	لَدَی الْاَنْعَامِ	وَالْحُجُرَاتِ	خُذْ
اور مَیْتًا	الانعام میں	اور الحجرات	لے لے

وَمَا	لَمْ یَمُتْ	لِلْکُلِّ	جَاءَ	مُثَقَّلَا
جو	نہیں مرا	تمام کیلئے	آیا	مشدد ہوکر

ترجمہ: بَلَدٍ مَّیِّتٍ: میں مع لفظ اَلْمَیِّتِ کے اہل ادا نے مخفف پڑھا ہے۔ اور یہ تخفیف ایک جماعت کے لئے پاکیزہ ہوئی ہے۔ اور اَلْمَیْتَۃُ میں تخفیف عطا کی گئی ہے اور مَیِّتًا جو سورۂ انعام وحجرات میں ہے اس کو لے لو۔ اور وہ مَیِّتٌ جو بالفعل مردہ نہیں ہے۔ تمام قراء کے لئے مشدد ہی آیا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ بَلَدٍ مَّیِّتٍ جو اعراف وفاطر میں ہے اور اَلْمَیِّتِ معرف باللام (منصوب تین جگہ اور مجرور پانچ جگہ ہے) ان دونوں لفظوں کو مکی، بصری، شامی اور شعبہ یاء کے اسکان سے اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں۔

اور اٰیَۃٌ لَّھُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَۃُ یٰسٓ میں نافع کے ماسوا سب تخفیف سے اور نافع تشدید سے پڑھتے ہیں۔

مَیِّتًا نکرہ جو انعام و حجرات میں ہے اس کو بھی نافع کے ماسوا نے تخفیف سے اور نافع نے تشدید سے پڑھا ہے۔ اور قراء سبعہ نے اس لفظ کی تشدید پر اتفاق کیا ہے۔ جس کا اطلاق قرآن میں بالفعل مردہ پر نہیں بلکہ زندوں پر ہوا ہے۔ جیسے وَمَاهُوَ بِمَيِّتٍ - اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ - اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ - بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ۔

حاصل یہ کہ الفاظ تین طرح ہیں۔ ایک متفق التشدید یعنی جو بالفعل مردہ کے لئے نہیں۔ دوسرے متفق التخفیف' اور وہ وہ ہیں جن کو شاطبی نے ذکر نہیں کیا۔ جیسے مائدہ اور نحل میں اور تیسرے وہ جو مختلف فیہ ہیں۔ ان کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

﴿توضیح قراءت﴾

شمار	کلمہ	سورۃ	تخفیف	تشدید
۱	بَلَدٍ مَّيِّتٍ	اعراف۔فاطر	مکی۔بصری۔شامی۔شعبہ	باقین
۲	اَلْمَيِّتِ	آل عمران۔انعام۔یونس۔روم	مکی۔بصری۔شامی۔شعبہ	باقین
۳	اَلْمَيِّتَةُ	یٰسٓ	مکی۔بصری۔شامی۔عاصم۔حمزہ۔کسائی	نافع
۴	مَيِّتًا	انعام۔حجرات	مکی۔بصری۔شامی۔عاصم۔حمزہ۔کسائی	نافع

(۵۵۲) وَكَفَّلَهَا الْكُوْفِيْ ثَقِيْلًا وَسَكَّنُوْا

وَضَعْتُ وَضَمُّوْا سَاكِنًا صَحَّ كُفَّلَا

ک ص

وَكَفَّلَهَا	اَلْكُوْفِيْ	ثَقِيْلًا	وَسَكَّنُوْا
اور كَفَّلَهَا	کوفیین	تشدید کے ساتھ پڑھنا	اور انہوں نے ساکن پڑھا

وَضَعْتُ	وَضَمُّوْا	سَاكِنًا	صَحَّ	كُفَّلَا
وَضَعْتُ	اور ضمہ پڑھا	ساکن	صحیح ہو گئی	ذمہ داروں

ترجمہ: اور لفظ كَفَّلَهَا کو کوفیین نے فاء پر تشدید کے ساتھ پڑھا ہے۔ (باقی تخفیف سے كَفَلَهَا پڑھتے ہیں) اور اہل

ادانے وَضَعْتُ میں عین کو ساکن اور تاء ساکنہ کو مضموم یعنی شعبہ و شامی کے لئے بصیغہ متکلم پڑھا ہے اور باقی نے بصیغہ واحد مونث غائب وَضَعَتْ پڑھا۔

﴿قولہ﴾ وَضَمُّوْا سَاكِنًا صَحَّ كُفَّلًا: اہل ادانے تاء تانیث ساکنہ کو ضمہ دیا اور یہ قراءت اپنے ذمہ داروں کے اعتبار سے صحیح ہے۔

(۵۵۳) وَقُلْ زَكَرِيَّا دُوْنَ هَمْزٍ جَمِيْعِهِ
صِحَابٌ وَرَفْعٌ غَيْرُ شُعْبَةَ الْاَوَّلَا

صحاب

وَقُلْ	زَكَرِيَّا	دُوْنَ هَمْزٍ	جَمِيْعِهِ
اور تو کہہ	زَكَرِيَّا	ہمزہ کے بغیر	اس کے تمام

صِحَابٌ	وَرَفْعٌ	غَيْرُ شُعْبَةَ	اَلْاَوَّلَا
ساتھی	اور رفع	شعبہ کے علاوہ	پہلا

اور کہو کہ زَكَرِيَّا تمام قرآن میں حمزہ کسائی اور حفص کے لئے بغیر ہمزہ ہے۔ اور باقی آخر میں ہمزہ پڑھتے ہیں۔ زَكَرِيَّاءُ اور اس سورت میں جو زَكَرِيَّا پہلی مرتبہ وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا میں آیا ہے۔ پڑھنے والوں میں غیر شعبہ مرفوع اور شعبہ منصوب پڑھتے ہیں۔ اور باقی تمام جگہ مہموز پڑھنے والے اعراب میں متفق ہیں۔

(۵۵۴) وَذَكِّرْ فَنَادَاهُ وَاَضْجِعْهُ شَاهِدًا
ش

وَمِنْ بَعْدُ اَنَّ اللّٰهَ يُكْسِرُ فِيْ كِلَا
ف ك

وَذَكِّرْ	فَنَادَاهُ	وَاَضْجِعْهُ	شَاهِدًا
اور مذکر پڑھ	فَنَادَاهُ	اور اس میں امالہ کر	گواہی دینے والا

وَ مِنْ بَعْدُ	اَنَّ اللّٰهَ	يُكْسِرُ	فِي	كِلَا
اوراس کے بعد	اَنَّ اللّٰهَ	کسرہ دیا جاتا ہے	میں	حفاظت

اور فَنَادَتْهُ کو بصیغہ واحد مذکر پڑھو اور حسب اصول حمزہ وکسائی کے لئے اس میں امالہ کرو یعنی فَنَادٰىهُ۔ اور فَنَادٰىهُ کے بعد جو اَنَّ اللّٰهَ ہے اس کو بکسر ہمزہ حمزہ وشامی کے لئے اِنَّ اللّٰهَ اور بفتح ہمزہ باقی کے لئے پڑھو۔ یہ قراءت بڑی حفاظت میں ہے۔

(٥٥٥) مَعَ الْكَهْفِ وَالْاِسْرَا يُبَشِّرُ كَمْ سَمَا
نَعَمْ ضُمَّ حَرِّكْ وَاكْسِرِ الضَّمَّ اَثْقَلَا

مَعَ	اَلْكَهْفِ	وَالْاِسْرَاءِ	يُبْشِرُ	كَمْ	سَمَا
ساتھ	الکھف	اورالاسراء	يُبْشِرُ	کتنا	عالی ہوا

نَعَمْ	ضُمَّ	حَرِّكْ	وَاكْسِرْ	اَلضَّمَّ	اَثْقَلَا
ہاں	تو ضمہ دے	حرکت دے	اور کسرہ دے	ضمہ	مشدد ہو

ترجمہ: آل عمران میں دوجگہ مع کہف واسراء کے لفظ يُبَشِّرُ کتنا عالی شان ہوا۔ ہاں تم یاء کو ضمہ باء کو حرکت یعنی فتحہ دو۔ اور شین مضموم کو کسرہ بحالت تشدید دو۔ یعنی اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ۔ دوجگہ آل عمران میں ہے اس کے ساتھ کہف واسراء میں يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ہے۔ کل چار جگہ ہوئیں۔ ان چاروں میں شامی۔ نافع۔ مکی۔ بصری اور عاصم یاء کو ضمہ باء کو فتحہ اور شین کو کسرہ وتشدید کے ساتھ تفعیل سے پڑھتے ہیں۔ اور حمزہ کسائی فتح یاء سکون باء اور شین کے ضمہ وتخفیف کے ساتھ نَصَرَ سے پڑھتے ہیں۔

(٥٥٦) نَعَمْ عَمَّ فِي الشُّوْرٰى وَ فِي التَّوْبَةِ اعْكِسُوْا
لِحَمْزَةَ مَعْ كَافٍ مَعَ الْحِجْرِ اَوَّلَا

نَعَمْ	عَمَّ	فِيْ	اَلشُّوْرٰى	وَفِيْ	اَلتَّوْبَةِ	اِعْكِسُوْا
ہاں	عام ہوا	میں	الشوریٰ	اور میں	التوبہ	ضد کردو

لِحَمْزَةَ	مَعْ	كَافٍ	مَعْ	اَلْحِجْرِ	اَوَّلَا
حمزہ کیلئے	ساتھ	کاف (مریم)	ساتھ	الحجر	پہلا

ترجمہ: ہاں ضمہ وتشدید (عاصم، نافع، شامی کے لئے) ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ شوریٰ میں عام ہوئے ہیں۔ (اور باقین نے بالتخفیف پڑھا) اور توبہ میں صرف حمزہ کے لئے ضمہ وتشدید کی ضد پڑھو۔ (یعنی يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ کو بالتخفیف صرف حمزہ پڑھتے ہیں۔ باقی بالتشدید پڑھتے ہیں) مع سورۂ کاف یعنی مریم کے اور مع سورۂ حجر کے پہلے موقع کے۔ یعنی مریم میں دو جگہ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ ۔ اور لِتُبَشِّرَبِهِ الْمُتَّقِيْنَ اور حجر میں پہلا موقع اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ میں بھی یہی صورت اختلاف ہے۔ کہ حمزہ بالتخفیف اور باقی بالتشدید پڑھتے ہیں۔ حجر میں پہلے موقع کی قید اس لیے ہے کہ دوسرے موقع فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ کو سب بالتشدید پڑھتے ہیں۔

﴿نوٹ﴾ واضح ہو کہ یہ اختلافی کلمات کل نو ہیں۔ چار پہلے شعر میں اور پانچ دوسرے ہیں۔ جس کی تفصیل جدول سے ظاہر ہے۔

﴿توضیح قراءت﴾

شمار	کلمہ	سورۃ	بالتشدید	بالتخفیف
۱و۲	اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ	آل عمران	نافع۔ مکی۔ بصری۔ شامی۔ عاصم	حمزہ۔ کسائی
۳و۴	يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ	کہف۔ اسراء	نافع۔ مکی۔ بصری۔ شامی۔ عاصم	حمزہ۔ کسائی
۵	ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ	شوریٰ	عاصم۔ نافع۔ شامی	باقین
۶	يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ	توبہ	نافع۔ مکی۔ بصری۔ عاصم۔ شامی۔ کسائی	حمزہ
۷	اِنَّا نُبَشِّرُكَ	مریمؑ	نافع۔ مکی۔ بصری۔ عاصم۔ شامی۔ کسائی	حمزہ
۸	لِتُبَشِّرَبِهِ الْمُتَّقِيْنَ	مریمؑ	نافع۔ مکی۔ بصری۔ عاصم۔ شامی۔ کسائی	حمزہ

۹	اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ	حجر (موقع اول)	نافع۔مکی۔بصری۔عاصم۔شامی۔کسائی	حمزہ

(۵۵۷) نُعَلِّمُهُ بِالْيَاءِ نَصُّ اَئِمَّةٍ
وَبِالْكَسْرِ اَنِّىْ اَخْلُقُ اعْتَادَ اَفْصَلَا

نُعَلِّمُهُ	بِالْيَاءِ	نَصُّ	اَئِمَّةٍ
نُعَلِّمُهُ	یاء کے ساتھ	صراحت	اماموں کی

وَبِالْكَسْرِ	اَنِّىْ اَخْلُقُ	اِعْتَادَ	اَفْصَلَا
اور کسرہ کے ساتھ	اَنِّىْ اَخْلُقُ	عادی ہوا	علیحدہ کرنے والا

ترجمہ: نُعَلِّمُهُ میں (عاصم ونافع کے لئے) ائمہ قراءت نے یاء کے ساتھ (یعنی یُعَلِّمُهُ اور باقین کے لئے نون کے ساتھ) صراحت کی ہے۔

اور اَنِّىْ اَخْلُقُ (نافع کے لئے) علیحدہ کلام ہوکر کسرہ کے ساتھ عادی ہوا ہے۔ (یعنی اِنِّىْ اَخْلُقُ باقی فتحہ پڑھتے ہیں)

(۵۵۸) وَفِىْ طَائِرًا طَيْرًا بِهَا وَعُقُوْدِهَا
خُصُوْصًا وَيَاءٌ فِىْ نُوَفِّيْهِمُوْ عَلَا

وَفِىْ	طَائِرًا	طَيْرًا	بِهَا	وَعُقُوْدِهَا
اور میں	طَائِرًا	طَيْرًا	اس میں	اور ان کی المائدہ

خُصُوْصًا	وَيَاءٌ	فِىْ	نُوَفِّيْهِمُوْ	عَلَا
خصوصا	اور یاء	میں	نُوَفِّيْهِمْ	بلند ہوئی

ترجمہ: اور طَآئِرًا کی جگہ خصوصیت سے اس سورت میں اور مائدہ میں (ماسوا نافع کے چھ قاریوں نے) طَيْرًا پڑھا ہے۔

اور نُوَفِّیْهِمْ میں (حفص کے لئے) یاء بلند ہوئی ہے۔ (یعنی یُوَفِّیْهِمْ)

(۵۵۹) وَلَا اَلِفٌ فِیْ هَا هَاَنْتُمْ زَ كَا جَنًا

ج ز

وَسَهِّلْ اَخَا حَمْدٍ وَكَمْ مُبْدِلٍ جَلَا

ج ح ا

جَنًا	زَ كَا	هَاَنْتُمْ	هَا	فِیْ	اَلِفٌ	وَلَا
پھل	پاکیزہ ہوگیا	هَاَنْتُمْ	ھاء	میں	الف	اور نہیں

جَلَا	مُبْدِلٍ	وَكَمْ	حَمْدٍ	اَخَا	وَسَهِّلْ
ظاہر ہوئے	ابدال کرنے والے	اور کتنے	قابل تعریف	بھائی	اور تسہیل کر

ترجمہ: (قرآن میں جہاں بھی ہو) لفظ هَاَنْتُمْ کی ھاء میں (قنبل اور ورش کے لئے) الف نہیں۔ اور یہ الف نہ ہونا بھی علمی اعتبار سے پاکیزہ ہے۔ اور اے قابل تعریف بھائی (نافع و بصری کے لئے اَنْتُمْ کے ہمزہ میں) تسہیل کر۔ اور کتنے ہی قاری (ورش کے لئے) ابدال بالالف کرنے والے بھی ظاہر ہوئے ہیں۔

یعنی هَاَنْتُمْ کو ورش و قنبل بغیر الف بروزن سَاَلْتُمْ پڑھتے ہیں۔ باقی الف کے ساتھ هَاَنْتُمْ بروزن قَاتَلْتُمْ پڑھتے ہیں۔ اور نافع و بصری ہمزہ میں تسہیل کرتے ہیں۔ اور ورش سے ہمزہ کو الف سے بدل کر مد طویل کے ساتھ پڑھنے کی ایک وجہ بھی آئی ہے۔ باقی قراء ہمزہ کو تحقیق سے پڑھتے ہیں۔ گویا (۱) قالون و بصری تسہیل ہمزہ مع الف۔ (۲-۳) ورش تسہیل ہمزہ بلا الف۔ اور ابدال ہمزہ بالالف اور (۴) قنبل بلا الف مع تحقیق ہمزہ اور باقی (۵) تحقیق ہمزہ مع الالف کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ آگے جیسا کہ متاخرین کی عادت ہے ان قراءات کی توجیہ کرتے ہیں۔

(۵۶۰) وَفِیْ هَائِهِ التَّنْبِیْهُ مِنْ ثَابِتٍ هُدًی

ھ ث م

وَاِبْدَالُهُ مِنْ هَمْزَةٍ زَانَ جَمَّلَا

ج ز

هُدًی	ثَابِتٍ	مِنْ	اَلتَّنْبِیْهُ	هَائِهِ	وَفِیْ
ہدایت	ثابت	سے	تنبیہ	اس کی ھاء	اور میں

وَ اِبْدَالُهٗ	مِنْ	هَمْزَةٍ	زَانَ	جَمَّلَا
اور اس کا ابدال	سے	ہمزہ	زینت دی	جمال بخشا

ترجمہ: اور ھَاَنْتُمْ کی ھاء میں تنبیہ کا ہونا پایا جاتا ہے ایک ایسے قاری سے جو ہدایت میں ثابت قدم ہے۔ اور اس کے ہمزہ سے بدلے جانے نے زینت و جمال بخشا ہے۔ یعنی ابن ذکوان' کوفیین اور بزی کی قراءت میں ھَاَنْتُمْ کی ھاء میں تنبیہ کے معنی ہیں اور ورش وقنبل کی روایت میں یہ کلمہ اصل میں ءَ اَنْتُمْ تھا۔ ہمزہ اولیٰ کو ہاء سے بدل دیا۔ اسی وجہ سے ورش کے لئے اجتماع ہمزتین فی کلمۃ کے اصول پر ہمزہ میں تسہیل یا ابدال ہوا۔ رہا یہ کہ قنبل کے لئے تحقیق کیوں ہوئی؟

جواب یہ کہ پہلا ہمزہ ھاء سے بدل جانے کے بعد اجتماع ہمزتین نہ رہا۔ لہٰذا تحقیق ہوئی۔ اور ورش نے اصل پر نظر کرتے ہوئے تسہیل یا ابدال کیا ہے۔

(۵۶۱) وَيَحْتَمِلُ الْوَجْهَيْنِ عَنْ غَيْرِهِمْ وَكَمْ

وَجِيْهٍ بِهِ الْوَجْهَيْنِ لِلْكُلِّ حَمَّلَا

وَيَحْتَمِلُ	اَلْوَجْهَيْنِ	عَنْ	غَيْرِهِمْ	وَكَمْ
اور احتمال رکھتی ہے	دونوں وجہیں	سے	ان کے علاوہ	اور کتنے
وَجِيْهٍ	بِهِ	اَلْوَجْهَيْنِ	لِلْكُلِّ	حَمَّلَا
باوجاہت	اس میں	دونوں وجہوں	تمام کیلئے	حمل کیا

ترجمہ: اور مذکورین کے علاوہ (قالون' بصری' ہشام) سے دونوں وجہوں کا احتمال ہے۔ اور کتنے ہی باوجاہت لوگوں نے ھَاَنْتُمْ کو تمام قراء کے لئے دونوں وجہوں پر حمل کیا ہے' یعنی بصری' قالون و ہشام کی قراءت میں ہوسکتا ہے کہ ھاء ہمزہ سے بدل کر آئی ہوئی ہو۔ اور اجتماع ہمزتین فی کلمۃ کے اصول کے مطابق یہ حضرات بین الہمزتین ادخال الف کر رہے ہوں۔ اور بصری وقالون ہمزہ میں تسہیل اسی لئے کر رہے ہوں کیونکہ وہ ہمزہ ثانیہ ہے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ ھاء حرف تنبیہ ہو' البتہ بصری وقالون کے لئے تسہیل کی توجیہہ یہ کریں گے کہ یہ جمعاً بین اللغتین ہے۔ اور بعض اہل تحقیق نے تمام قراء کے لئے وجہین کا احتمال صحیح کہا ہے۔ چنانچہ ورش وقنبل کی روایتوں میں ھاء تنبیہ کے احتمال پر کہا جائے گا کہ الف تخفیفاً حذف ہوگیا۔ اور ورش نے تسہیل یا ابدال جمعاً بین اللغتین کے لئے کیا ہے اور ابن ذکوان' کوفیین اور بزی کے لئے بدل کے احتمال

میں بھی کچھ مانع نہیں۔

﴿سوال﴾ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ بین الہمزتین ادخال الف کیوں پڑھتے ہیں؟

﴿جواب﴾ یہ ہوگا کہ جمعاً بین اللغتین کی وجہ سے کوئی حرج نہیں۔

(۵۶۲) وَيَقْصُرُ فِي التَّنْبِيهِ ذُو الْقَصْرِ مَذْهَبًا

وَ ذُو الْبَدَلِ الْوَجْهَانِ عَنْهُ مُسَهِّلَا

مَذْهَبًا	ذُو الْقَصْرِ	اَلتَّنْبِيهِ	فِيْ	وَ يَقْصُرُ
باعتبار مذہب	قصر کرنے والا	تنبیہ	میں	اور قصر کرتا ہے

مُسَهِّلَا	عَنْهُ	اَلْوَجْهَانِ	وَذُوْالْبَدَلِ
تسہیل کرنے والا	اس سے	دونوں وجہیں	اور بدلی ہوئی ماننے والا

ترجمہ: اور ھاء تنبیہ میں قصر کرتا ہے وہ قاری جو مذہب کے اعتبار سے قصر والا ہے۔ اور ھاء کو ہمزہ سے بدلی ہوئی ماننے والے سے دراں حالیکہ وہ اَنْتُمْ کے ہمزہ میں تسہیل کرنے والا بھی ہے۔ دونوں وجہیں (مدو ترک مد) منقول ہیں۔

شارحین میں یہ شعر بڑا پیچیدہ اور مشکل بنا ہوا ہے۔ لیکن ہمارے استاذ علیہ الرحمہ کے نزدیک اس شعر کا بے تکلف اور راجح مفہوم یہ ہے کہ ناظمؒ نے ھاء برائے تنبیہ ہونے یا مبدل من الہمزہ ہونے کے اختلاف کے تقاضے پر تفریع کی ہے۔ کہ جن حضرات نے الف پڑھا ہے۔ (ماسوا قنبل وورش) اگر ان کے لئے یہ حکم لگایا جائے کہ ھاء تنبیہ کے لئے ہے تو مثبتین الف کی قراءت پر مد منفصل کی صورت ہوئی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بزی وسوسی کے لئے قصر۔ قالون ودوری بصری کے لئے خُلف اور باقی کے لئے مد ہوگا۔

دوسرے مصرعہ میں ذوالبدل سے ورش مراد ہیں۔ کیونکہ ذوالبدل میں اگرچہ قنبل بھی آتے ہیں لیکن مُسَهِّلَا کی قید سے وہ خارج ہو گئے۔ اور خارج اس لئے کیا کہ وہ ھاء میں الف پڑھتے ہی نہیں۔ جب الف جو محل مد ہے وہی نہیں تو قصر یا مد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ ورش کے لئے دو وجہیں ہیں یعنی اَنْتُمْ کے ہمزہ میں تسہیل کرتے وقت قنبل کی طرح ترک مد اور اس کو الف سے بدلتے ہوئے مد طویل۔

واضح ہو کہ مُسَهِّلَا سے تسہیل لغوی یعنی مطلق تغیر مراد ہے۔ تا کہ ورش کی دونوں وجوہ یعنی بین بین اور ابدال کو شامل ہو کر مد اور ترک مد کی دونوں وجہیں متفرع ہو جائیں۔

(۵٦٣) وَضُمَّ وَحَرِّكْ تَعْلَمُوْنَ الْكِتَابَ مَعْ
مُشَدَّدَةٍ مِنْ بَعْدُ بِالْكَسْرِ ذُلِّلَا

وَضُمَّ	وَحَرِّكْ	تَعْلَمُوْنَ الْكِتَابَ	مَعْ
اور تو ضمہ دے	اور تو حرکت دے	تَعْلَمُوْنَ الْكِتَابَ	ساتھ
مُشَدَّدَةٍ	مِنْ بَعْدُ	بِالْكَسْرِ	ذُلِّلَا
مشدد	جو بعد ہے	کسرہ کے ساتھ	تابع کیا گیا

ترجمہ: ''اور (کوفین وشامی کے لئے) تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ میں تا کو ضمہ اور عین کو حرکت یعنی فتح دو۔ اس کے بعد لام مشددہ ہے۔ جو کسرہ کے تابع کیا گیا ہے۔ (باقین کے لئے دوسری قراءت تَعْلَمُوْنَ۔ سَمِعَ سے ہے)۔

(۵٦٤) وَرَفْعُ وَلَا يَأْمُرَكُمُوْ رَوْحُهُ سَمَا
وَبِالتَّاءِ آتَيْنَا مَعَ الضَّمِّ خُوِّلَا

وَرَفْعُ	وَلَا يَأْمُرَكُمُوْ	رَوْحُهُ	سَمَا
اور رفع	وَلَا يَأْمُرَكُمْ	اس کی روح	بلند ہوئی
وَبِالتَّاءِ	آتَيْنَا	مَعَ الضَّمِّ	خُوِّلَا
اور تاء کے ساتھ	آتَيْنَا	ضمہ کے ساتھ	عطا کی گئی

ترجمہ: ''اور وَلَا يَأْمُرَكُمْ کی راء پر رفع کی روح بلند ہوئی (کسائی نافع مکی بصری مرفوع باقی منصوب پڑھتے ہیں۔ نیز گزر چکا ہے کہ بصری وَلَا يَأْمُرْكُمْ کی را کو ساکن پڑھتے ہیں۔ اور دوری بصری کے لئے دوسری وجہ اختلاس بھی ہے)

چار قراءات ہیں (۱) وَلَا يَأْمُرُكُمْ کسائی۔ نافع۔ مکی۔ (۲) وَلَا يَأْمُرَكُمْ شامی۔ عاصم۔ حمزہ۔ (۳) وَلَا يَأْمُرْكُمْ سوسی اور دوری بصری وجہ اول۔ (۴) وَلَا يَأْمُرُكُمْ دوری بصری راء کے ضمہ میں اختلاس (وجہ ثانی)

اور اٰتَیْنَاکُمْ کو (ماسوا نافع کے لئے) تاءِ مضمومہ عطا کی گئی ہے۔ یعنی اٰتَیْتُکُمْ اور نافع اٰتَیْنَاکُمْ پڑھتے ہیں۔

(۵٦۵) وَکَسْرُ لِمَا فِیْهِ وَبِالْغَیْبِ تُرْجَعُوْ
نَ عَادَ وَفِیْ تَبْغُوْنَ حَاکِیْهِ عَوَّلَا

وَکَسْرُ	لِمَا	فِیْهِ	وَبِالْغَیْبِ	تُرْجَعُوْنَ
اور کسرہ	لِمَا	اس میں	اور غیب کے ساتھ	تُرْجَعُوْنَ
عَادَ	وَفِیْ	تَبْغُوْنَ	حَاکِیْهِ	عَوَّلَا
لوٹ گیا	اور میں	تَبْغُوْنَ	اس کا نقل کرنے والا	اعتماد کیا

ترجمہ: "اور حمزہ کے لئے لِمَا کے لام میں کسرہ ہے اور یُرْجَعُوْنَ غیب کے ساتھ (حفص کے لئے) دائر ہوا ہے۔ اور تَبْغُوْنَ میں (بصری و حفص کے لئے یَبْغُوْنَ) صیغہ غیب نقل کرنے والے نے قابل اعتماد بات کہی ہے (باقی کے لئے لَمَا۔ تُرْجَعُوْنَ اور تَبْغُوْنَ ہے)۔

(۵٦٦) وَبِالْکَسْرِ حَجُّ الْبَیْتِ عَنْ شَاهِدٍ وَغَیْ
بُ مَا تَفْعَلُوْا لَنْ تُکْفَرُوْهُ لَهُمْ تَلَا

وَبِالْکَسْرِ	حَجُّ الْبَیْتِ	عَنْ	شَاهِدٍ	وَغَیْبُ
اور کسرہ کے ساتھ	حَجُّ الْبَیْتِ	سے	شہادت دینے والا	اور غیب
مَا تَفْعَلُوْا	لَنْ تُکْفَرُوْهُ	لَهُمْ	تَلَا	
مَا تَفْعَلُوْا	لَنْ تُکْفَرُوْهُ	ان کیلئے	اس نے پڑھا	

اور حَجُّ الْبَیْتِ حاء کے کسرہ سے ایک شہادت دینے والے (یعنی حِجُّ الْبَیْتِ حفص، حمزہ، کسائی) سے مروی ہے۔

اور مَا تَفْعَلُوْا۔ لَنْ تُکْفَرُوْهُ میں انہیں (حفص۔ حمزہ۔ کسائی) کے لئے اس شاہد نے غیب (مَا یَفْعَلُوْا اور لَنْ

يُكْفَرُوْهُ) پڑھا ہے(باقی کے لئے حَجٌّ بفتح حاء اور فعلوں میں خطاب ہے)۔

۵۶۷ يَضِرْكُمْ بِكَسْرِ الضَّادِ مَعْ جَزْمِ رَائِهٖ

سَمَا وَيَضُمُّ الْغَيْرُ وَالرَّاءَ ثَقَّلَا

يَضِرْكُمْ	بِكَسْرِ الضَّادِ	مَعْ جَزْمِ رَائِهٖ
يَضِرْكُمْ	ضاد کے کسرہ کے ساتھ	اس کی راء کے جزم کے ساتھ

سَمَا	وَيَضُمُّ	الْغَيْرُ	وَالرَّاءَ	ثَقَّلَا
بلند ہوا	اور ضمہ دیتا ہے	ماسواء	اور راء	مشدد پڑھا

لَا يَضِرْكُمْ ضاد کے کسرہ مع راء کے جزم کے (نافع۔مکی۔بصری) کے لئے بلند ہوا(یعنی لَا يَضِرْكُمْ) اور دوسروں نے ضاد پر ضمہ اور راء کو مشدد پڑھا ہے(یعنی لَا يَضُرُّكُمْ)۔

۵۶۸ وَفِيمَا هُنَا قُلْ مُنْزَلِيْنَ وَمُنْزِلُوْ

نَ لِلْيَحْصَبِيْ فِي الْعَنْكَبُوْتِ مُثَقِّلَا

وَفِيمَا	هُنَا	قُلْ	مُنْزَلِيْنَ	وَمُنْزِلُوْنَ
اور اس میں	یہاں	کہہ تو	مُنْزَلِيْنَ	اور مُنْزِلُوْنَ

لِلْيَحْصَبِيْ	فِيْ	الْعَنْكَبُوْتِ	مُثَقِّلَا
یحصبی کیلئے	میں	العنکبوت	مشدد کرنے والا

یعنی یہاں مُنَزَّلِيْنَ اور سورۂ عنکبوت میں اِنَّا مُنَزِّلُوْنَ عَلٰى هٰذِهِ الْقَرْيَةِ کو شامی کے لئے بفتح نون اور بتشدید زاء پڑھو۔اور باقی کے لئے باسکان نون و تخفیف زاء(یعنی مُنْزَلِيْنَ اور اِنَّا مُنْزِلُوْنَ) ہے۔

(۵۶۹) وَحَقُّ نَصِيْرٍ كَسْرُ وَاوِ مُسَوِّمِيْ
حق ن

نَ قُلْ سَارِعُوْا لَا وَاوَ قَبْلُ كَمَا انْجَلٰى
ك ا

وَحَقُّ نَصِيْرٍ	كَسْرُ وَاوِ	مُسَوِّمِيْنَ
اور ایک مددگار کا حق	واؤ کا کسرہ	مُسَوِّمِيْنَ

قُلْ	سَارِعُوْا	لَا وَاوَ	قَبْلُ	كَمَا	انْجَلٰى
کہہ تو	سَارِعُوْا	واؤ نہیں ہے	پہلے	جیسا کہ	واضح ہوا ہے

اور ایک مددگار کا حق (یعنی مکی، بصری، عاصم کے لئے) مُسَوِّمِيْنَ میں واؤ کا کسرہ ہے (اور باقین کا فتحہ یعنی مُسَوَّمِيْنَ) پڑھو۔ سَارِعُوْا اس طرح کہ اس سے پہلے (شامی ونافع کے لئے) واؤ نہیں ہے جیسا کہ واضح ہوا ہے۔ اور باقی واؤ کے ساتھ (وَسَارِعُوْا) پڑھتے ہیں (واضح ہو کہ مصاحف شام و مدینہ میں واؤ محذوف ہے)

(۵۷۰) وَقَرْحٌ بِضَمِّ الْقَافِ وَالْقَرْحُ صُحْبَةٌ
صحبة

وَمَعْ مَدِّ كَائِنْ كَسْرُ هَمْزَتِهٖ دَلَا
ا د

وَقَرْحٌ	بِضَمِّ الْقَافِ	وَالْقَرْحُ	صُحْبَةٌ
اور قَرْحٌ	قاف کے ضمہ کے ساتھ	اور اَلْقَرْحُ	ساتھی

وَمَعْ مَدِّ	كَائِنْ	كَسْرُ هَمْزَتِهٖ	دَلَا
اور مد کے ساتھ	كَائِنْ	اس کے ہمزہ کا کسرہ	ڈول نکالا

اور قَرْحٌ اور اَلْقَرْحُ (اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ اور مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ) میں صحبہ نے بضم قاف (یعنی قُرْحٌ اور اَلْقُرْحُ اور باقی نے بفتح قاف) پڑھا ہے۔

اور لفظ كَآئِنْ جہاں بھی ہو الف کے ساتھ اور ہمزہ مکسورہ کے ساتھ بروزن كَاهِنْ (مکی کے لئے) کامیاب ہوا

ہے۔(اور باقی نے کَاَیِّنْ کاف کے بعد ہمزہ مفتوحہ اور یاء مشددہ مکسورہ بروزن کَصَیِّبٍ پڑھا ہے۔)

(۵۷۱) وَلَا یَاءَ مَکْسُوْرًا وَقَاتَلَ بَعْدَهٗ
یُمَدُّ وَفَتْحُ الضَّمِّ وَالْکَسْرِ ذُوْ وِلَا

بَعْدَهٗ	وَقَاتَلَ	مَکْسُوْرًا	وَلَا یَاءَ
اس کے بعد	اور قَاتَلَ	کسرہ دی گئی	اور نہیں ہے یاء

ذُوْ وِلَا	وَفَتْحُ الضَّمِّ وَالْکَسْرِ	یُمَدُّ
موافقت کرنے والا	اور ضمہ اور کسرہ کا فتحہ	مد کیا جاتا ہے

﴿قولہ﴾ وَلَا یَاءَ مَکْسُوْرًا اس کا تعلق شعر سابق سے ہے۔ آگے فرماتے ہیں کہ کَاَیِّنْ کے بعد لفظ قَاتَلَ الف مدہ اور قاف مضمومہ و تاء مکسورہ دونوں کے فتحہ کے ساتھ (کوفیین و شامی کے لئے) موافقت کرنے والا ہے۔(اور باقی قُتِلَ پڑھتے ہیں)

(۵۷۲) وَحُرِّكَ عَیْنُ الرُّعْبِ ضَمًّا کَمَا رَسَا
وَرُعْبًا وَیَغْشٰی اَنِّثُوْ شَائِعًا تَلَا

رَسَا	کَمَا	ضَمًّا	عَیْنُ الرُّعْبِ	وَحُرِّكَ
ثابت ہوا	جیسا کہ	ضمہ	اَلرُّعْبِ کی عین	اور حرکت دی گئی

تَلَا	شَائِعًا	اَنِّثُوْ	وَیَغْشٰی	وَرُعْبًا
اس نے پڑھا	شائع ہے	انہوں نے مؤنث پڑھا	اور یَغْشٰی	اور رُعْبًا

اور لفظ اَلرُّعْبَ یا رُعْبًا کی عین کو (شامی و کسائی کے لئے) جیسا کہ ثابت ہوا ہے ضمہ کی حرکت دی گئی ہے (یعنی اَلرُّعُبَ یا رُعُبًا باقی سکون عین کے ساتھ پڑھتے ہیں)

اور اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى کو (حمزہ وکسائی نے) مؤنث (یعنی تَغْشٰى اور باقین نے مذکر) تلاوت کیا ہے دراں حالیکہ یہ خوب شائع ہے۔

﴿نوٹ﴾ امالہ۔ تقلیل اور فتح والے حضرات اپنے اپنے مذہب پر ہیں۔

(۵۷۳) وَقُلْ كُلُّهُ لِلّٰهِ بِالرَّفْعِ حَامِدًا

ح

بِمَا يَعْمَلُوْنَ الْغَيْبُ شَايَعَ دُخْلُلَا

ش د

وَقُلْ	كُلَّهٗ لِلّٰهِ	بِالرَّفْعِ	حَامِدًا
اور کہو	كُلَّهٗ لِلّٰهِ	رفع کے ساتھ	حمد کرنے والا
بِمَا يَعْمَلُوْنَ	اَلْغَيْبُ	شَايَعَ	دُخْلُلَا
بِمَا يَعْمَلُوْنَ	غیب	شائع ہوا	کثیر الداخلت

اور اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ میں كُلَّهٗ کے لام کو (بصری کے لئے) اللہ کی حمد کرتے ہوئے رفع کے ساتھ (باقین کے لئے نصب کے ساتھ كُلَّهٗ) پڑھو۔

اور بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ میں (حمزہ کسائی مکی کے لئے) کثیر الداخلۃ ہو کر صیغہ غائب شائع ہوا ہے (اور باقین کے لئے خطاب بِمَا تَعْمَلُوْنَ ہے)۔

(۵۷۴) وَمِتُّمْ وَمِتْنَامِتُّ فِيْ ضَمِّ كَسْرِهَا

صَفَا نَفَرٌ وِرْدًا وَحَفْصٌ هُنَا اجْتَلَا

ص نفر

وَمِتُّمْ	وَمِتْنَا	مِتُّ	فِيْ	ضَمِّ كَسْرِهَا
اور مِتُّمْ	اور مِتْنَا	مِتُّ	میں	ان کے کسرہ کا ضمہ

صَفَا	نَفَرٌ	وِرْدًا	وَحَفْصٌ	هُنَا	اِجْتَلَا
پاکیزہ ہوا	جماعت	وظیفہ	اور حفص	یہاں	ظاہر ہوا

اور مُتُّمْ۔ مُتْنَا اور مُتُّ جہاں بھی ہوں اس کے کسرہ میم کے ضمہ میں ایک جماعت (شعبہ۔ مکی۔ بصری اور شامی) پاکیزہ ہوئی ہے۔ اور حفص یہاں آل عمران میں ضمہ میم کے ساتھ ہی ظاہر ہوئے ہیں۔ (باقی تمام قرآن میں کسرۂ میم پڑھتے ہیں۔ جیسے کہ باقین اس سورت میں اور دیگر تمام جگہ کسرۂ میم ہی کے ساتھ مِتُّمْ۔ مِتْنَا اور مِتُّ پڑھتے ہیں۔)

(۵۷۵) وَبِالْغَيْبِ عَنْهُ تَجْمَعُوْنَ وَضُمَّ فِي

يُغَلَّ وَفَتْحُ الضَّمِّ اِذْ شَاعَ كُفِّلَا

ا ش ك

وَبِالْغَيْبِ	عَنْهُ	تَجْمَعُوْنَ	وَضُمَّ	فِيْ
اور غیب کے ساتھ	اس سے	تَجْمَعُوْنَ	اور تو ضمہ دے	میں

يُغَلَّ	وَفَتْحُ الضَّمِّ	اِذْ	شَاعَ	كُفِّلَا
يُغَلَّ	اور ضمہ کا فتحہ	اس لیے	شائع ہوا	نقل کیا گیا

اور حفص سے لفظ يَجْمَعُوْنَ غائب کے ساتھ (باقین سے خطاب کے ساتھ تَجْمَعُوْنَ) مروی ہے۔

اور اَنْ يُّغَلَّ میں (نافع' حمزہ' کسائی' شامی کے لئے) یاء کو ضمہ اور غین کو فتحہ دو (باقی یاء کا فتحہ اور غین کا ضمہ پڑھتے ہیں اَنْ يَّغُلَّ)۔

(۵۷۶) بِمَا قُتِّلُوا التَّشْدِيْدُ لَبًّى وَبَعْدَهٗ

ل

وَفِي الْحَجِّ لِلشَّامِيْ وَالْاٰخِرُ كَمَّلَا

ك

بِمَا قُتِّلُوا	اَلتَّشْدِيْدُ	لَبًّى	وَبَعْدَهٗ
مَا قُتِّلُوا میں	تشدید	لبیک کہا	اور اس کے بعد

وَفِیْ	اَلْحَجِّ	لِلشَّامِیْ	وَالْاٰخِرُ	كَمَّلَا
اور میں	الحج	شامی کیلئے	اور آخری	مکمل کیا

(۵۷۷) دَرَاكِ وَقَدْ قَالَا فِي الْاَنْعَامِ قَتَّلُوْا
وَبِالْخُلْفِ غَيْبًا يَحْسَبَنَّ لَهُ وَلَا

دَرَاكِ	وَقَدْ	قَالَا	فِیْ	اَلْاَنْعَامِ	قَتَّلُوْا
سمجھ لے	اور تحقیق	ان دونوں نے پڑھا	میں	الانعام	قَتَّلُوْا

وَبِالْخُلْفِ	غَیْبًا	یَحْسَبَنَّ	لَهُ	وَلَا
اور اختلاف کیساتھ	غیب	یَحْسَبَنَّ	اس کے لئے	نصرت

لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِّلُوْا میں تشدید نے (ہشام کو) لبیک کہا (اور باقین نے مَا قُتِلُوْا بالتخفیف پڑھا) اور (اسی سورۃ میں) لفظ مَا قُتِلُوْا کے بعد والا یعنی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِّلُوْا اور سورۂ حج میں شامی کے لئے بتشدید تاء ہے (اور باقین کے لئے بالتخفیف ہے) اور آل عمران کے آخر میں قُتِّلُوْا (تشدید کے ساتھ شامی و مکی نے) مکمل کیا ہے۔ اچھی طرح سمجھ لو۔ اور مکی و شامی انعام میں (قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْا میں) قَتَّلُوْا بتشدید تاء (اور باقین بالتخفیف) پڑھتے ہیں۔ اور وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ کو ہشام کے لئے نصرت کے اعتبار سے بالخلف غیب و خطاب کے ساتھ اور باقین کے لئے خطاب کے ساتھ وَلَا تَحْسَبَنَّ پڑھا گیا ہے۔ اور ہشام کی دوسری وجہ بھی یہی ہے۔

توضیح قراءت

شمار	کلمہ	سورۃ	بالتشدید	بالتخفیف
۱	لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِّلُوْا	آل عمران	ہشام	باقین
۲	الَّذِيْنَ قُتِّلُوْا فِیْ	آل عمران	شامی	باقین
۳	ثُمَّ قُتِّلُوْا	حج	شامی	باقین

۴	وَقُتِّلُوا لَاُكَفِّرَنَّ	آل عمران کا آخری	شامی۔مکی	باقین
۵	قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَّلُوْا	انعام	مکی۔شامی	باقین

﴿نوٹ﴾ اور سین کے فتحہ وکسرہ میں اختلاف کا بیان اوپر آچکا ہے۔

(۵۷۸) وَاَنَّ اكْسِرُوْا رِفْقًا وَيَحْزُنُ غَيْرَ الْاَنْ
ر
بِيَآءٍ بِضَمٍّ وَاكْسِرِ الضَّمَّ اَحْفَلَا
ا

وَاَنَّ	اِكْسِرُوْا	رِفْقًا	وَيَحْزُنُ	غَيْرَ الْاَنْبِيَاءِ
اور اَنَّ	کسرہ دو	آسانی	اور يَحْزُنُ	الانبیاء کے علاوہ

بِضَمٍّ	وَاكْسِرِ الضَّمَّ	اَحْفَلَا
ضمہ کے ساتھ	اور کسرہ دے ضمہ کو	تم جامع ہو

اور اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ میں اِنَّ کے ہمزہ کو (کسائی کے لئے) آسانی کے ساتھ کسرہ (اور باقین کے لئے فتحہ اَنَّ) پڑھو۔اور يُحْزِنُ کو (جہاں بھی ہو) سوائے لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ سورۂ انبیاء کے یاء کے ضمہ اور زاء مضمومہ کو (نافع کے لئے) کسرہ دو (یعنی يُحْزِنُ)۔دراں حالیکہ تم جامع قراءات ہو (باقین ہر جگہ يَحْزُنُ فتح یاء وضم زاء کے ساتھ اسی طرح نافع انبیاء میں باب نَصَرَ سے پڑھتے ہیں)۔

(۵۷۹) وَخَاطَبَ حَرْفًا يَحْسِبَنَّ فَخُذْ وَقُلْ
ف
بِمَا يَعْمَلُوْنَ الْغَيْبُ حَقٌّ وَذُوْمَلَا
حق

وَخَاطَبَ	حَرْفًا	يَحْسِبَنَّ	فَخُذْ	وَقُلْ
اور خطاب پڑھا	دونوں کلموں	يَحْسِبَنَّ	پس لے	اور کہہ تو

بِمَا یَعْمَلُوْنَ	اَلْغَیْبُ	حَقٌّ	وَذُوْمَلَا
بِمَا یَعْمَلُوْنَ	غیب	حق	اورشرف والی

اور یَحْسَبَنَّ کے دونوں کلموں یعنی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ ۔کو (حمزہ نے) خطاب پڑھا ہے۔ پس یاد کر لے تو (باقین نے غیب پڑھا ہے)

اور بِمَا یَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ میں (مکی بصری کے لئے) کہہ تو کہ غیب حق اور باعث شرف ہے (اور باقین کے لئے خطاب بِمَا تَعْمَلُوْنَ ہے)

(۵۸۰) یَمِیْزَ مَعَ الْاَنْفَالِ فَاکْسِرْ سُکُوْنَهٗ

وَشَدِّدْهُ بَعْدَ الْفَتْحِ وَالضَّمِّ شُلْشُلَا

ش

یَمِیْزَ	مَعَ	اَلْاَنْفَالِ	فَاکْسِرْ	سُکُوْنَهٗ
یَمِیْزَ	ساتھ	الانفال	پس کسرہ دے	اس کا سکون

وَشَدِّدْهُ	بَعْدَ الْفَتْحِ وَالضَّمِّ	شُلْشُلَا
اور اس کو مشدد کر دو	فتح اور ضمہ کے بعد	لطیف

اور حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ میں مع انفال لِیَمِیْزَ اللّٰهُ الْخَبِیْثَ کے (حمزہ کسائی کے لئے) اس کی یاء ساکنہ کو کسرہ دو۔ اور مشدد پڑھو۔ میم کے فتحہ کے بعد اور یاء کے ضمہ کے بعد یعنی یُمَیِّزَ اور لِیُمَیِّزَ دراں حالیکہ تم خفیف ولطیف ہو (اور باقین کے لئے یاء اول کو فتحہ میم کو کسرہ اور یاء ثانیہ کو خفیف وساکن پڑھو)۔

(۵۸۱) سَنَکْتُبُ یَاءٌ ضُمَّ مَعْ فَتْحِ ضَمِّهٖ

وَقَتْلَ ارْفَعُوْا مَعْ یَا نَقُوْلُ فَیَکْمُلَا

ف

سَنَکْتُبُ	یَاءٌ	ضُمَّ	مَعْ فَتْحِ ضَمِّهٖ
سَنَکْتُبُ	یاء	ضمہ دی گئی	اسکے ضمہ کے فتحہ کے ساتھ

وَقُتِلَ	اِرْفَعُوْا	مَعْ	يَا	نَقُوْلُ	فَيَكْمُلَا
اور قُتِلَ	رفع دو	ساتھ	یاء	نَقُوْلُ	تاکہ کامل ہو جائے

امام حمزہ نے سَنَكْتُبُ میں یاء مضموم اور تاء مفتوح یعنی (سَيُكْتَبُ) پڑھی اور آگے وَقَتْلُهُمْ میں رفع پڑھو مع نَقُوْلُ میں بجائے یاء کے نون پڑھنے کے' تاکہ ان تمام کلمات کا اختلاف کامل ہو جائے۔ (باقین نے سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمْ وَيَقُوْلُ پڑھا)۔

(۵۸۲) وَبِالزُّبُرِ الشَّامِيْ كَذَا رَسْمُهُمْ وَبِالْ
كِتَابِ هِشَامٌ وَاكْشِفِ الرَّسْمَ مُجْمِلَا

وَبِالزُّبُرِ	اَلشَّامِيْ	كَذَا	رَسْمُهُمْ	وَبِالْكِتَابِ
اور بِالزُّبُرِ	شامی	اسی طرح	ان کا رسم	وَبِالْكِتَابِ

هِشَامٌ	وَاكْشِفُ	اَلرَّسْمَ	مُجْمِلَا
ہشام	اور کھول دے	رسم	اجمالی طور پر ذکر کرنے والا

اور شامی نے جَآءُوْ بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ پڑھا۔ اور اہل شام کے مصحف کا رسم اسی طرح ہے (باقین نے وَالزُّبُرِ پڑھا) اور ہشام نے وَبِالزُّبُرِ سے آگے وَبِالْكِتٰبِ پڑھا۔ (اور باقین نے وَالْكِتٰبِ پڑھا) اور رسم کی اجمالی طور پر توضیح کر لو۔ حضرت استاذ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رسم کے حقیقی و تقدیری ہونے کی طرف اشارہ ہے اور یہاں رسم تقدیری ہے۔

تین قراءات ہیں: (۱) وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ ہشام۔ (۲) وَبِالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ ابن ذکوان۔ (۳) وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ باقین۔

(۵۸۳) صَفَا حَقُّ غَيْبٍ يَكْتُمُوْنَ يُبَيِّنُنْ
حق صـ
نَ لَا تَحْسَبَنَّ الْغَيْبُ كَيْفَ سَمَا اعْتَلَا
ا سما ك

صَفَا	حَقٌّ غَيْبٍ	يَكْتُمُوْنَ	يُبَيِّنُنَّ
پاکیزہ ہوا	غیب کا حق	يَكْتُمُوْنَ	يُبَيِّنُنَّ

لَا تَحْسَبَنَّ	اَلْغَيْبُ	كَيْفَ	سَمَا	اِعْتَلَا
لَا تَحْسَبَنَّ	غیب	کس طرح	بلند ہوا	عالی ہو گیا

غیب کا حق ہونا پاکیزہ ہوا (شعبہ مکی بصری کے لئے) وَ لَيُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا يَكْتُمُوْنَهٗ دونوں فعلوں میں۔اور لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ میں (شامی مکی نافع بصری کے لئے) غیب عالی ہونے کے لحاظ سے کس طرح بلند ہوا۔

(باقین نے ان تینوں فعلوں کو بصیغۂ خطاب وَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ - وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ - وَلَا تَحْسَبَنَّ پڑھا ہے)۔

(۵۸۴) وَحَـقًّـا بِـضَـمِّ الْبَـاءِ فَلَا تَـحْسِبَنَّهُمْ
حق

وَ غَيْـبٍ وَ فِيْـهِ الْـعَـطْفُ اَوْ جَـاءَ مُبْـدَلَا

وَحَقًّا	بِضَمِّ الْبَاءِ	فَلَا تَحْسِبَنَّهُمْ
اور حق ہے	باء کے ضمہ کے ساتھ	فَلَا تَحْسِبَنَّهُمْ

وَغَيْبٍ	وَفِيْهِ	اَلْعَطْفُ	اَوْ	جَاءَ	مُبْدَلَا
اور غیب	اور اس میں	عطف ہے	یا	آیا	بدلا ہوا

اور فَلَا يَحْسِبُنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ ضم باء اور صیغہ غائب کے ساتھ (مکی بصری کیلئے) آیا ہے۔اور یہ فعل یا تو ماقبل کے فعل پر معطوف ہے یا اس سے بدل ہو کر آ رہا ہے (باقین نے فَلَا تَحْسِبَنَّهُمْ خطاب کے ساتھ باء کا فتحہ پڑھا ہے)۔

﴿نوٹ﴾ فعل تَحْسِبُ میں سین کے فتحہ و کسرہ کا اختلاف آچکا ہے۔

(۵۸۵) هُـنَـا قَـاتَـلُـوْا اَخِّـرْ شِـفَـاءٍ وَبَـعْـدُ فِـى
ش

بَــرَاءَةَ اَخِّــرْ يَـقْـتُـلُـوْنَ شَـمَــرْ دَلَا
ش

هُنَا	قَاتَلُوْا	اَخِّرْ	شِفَاءٍ	وَبَعْدُ	فِي
یہاں	قَاتَلُوْا	مؤخر کردے	شفاء دینے والا	اور بعد	میں

بَرَاءَةٌ	اَخِّرْ	يَقْتُلُوْنَ	شَمَرْ دَلاَ
براءة	مؤخر کر	يَقْتُلُوْنَ	خفیف ہے

یہاں آل عمران میں وَقَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا میں (حمزہ کسائی کے لئے) قَاتَلُوْا کو قُتِلُوْا سے مؤخر پڑھو (یعنی وَقُتِلُوْا وَقَاتَلُوْا) شافی ہونے کے اعتبار سے اور اس کے بعد براءت میں فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ میں (حمزہ کسائی کے لئے) فَيَقْتُلُوْنَ کو وَ يُقْتَلُوْنَ سے مؤخر پڑھو (یعنی وَ يُقْتَلُوْنَ فَيَقْتُلُوْنَ)۔ دراں حالیکہ اس میں خفت ہے (باقین کے لئے اس کے برعکس ہے)

(۵۸۶) وَ يَـا آتهُـا وَجْهِـيْ وَ اِنِّـيْ كِلاَهُـمَـا

وَ مِنِّـيْ وَاجْعَـلْ لِّـيْ وَاَنْـصَـارِيْ الْـمِلاَ

وَيَا آتهَا	وَجْهِيْ	وَ اِنِّيْ	كِلاَهُمَا
اور اس کی یاءات	وَجْهِيْ	اور اِنِّيْ	دونوں

وَمِنِّيْ	وَاجْعَلْ لِّيْ	وَاَنْصَارِيْ	اَلْمِلاَ
اور مِنِّيْ	وَاجْعَلْ لِّيْ	اور اَنْصَارِيْ	باوثوق

اس سورت کی یاءات اضافت چھ ہیں۔ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ۔ اِنِّيْ اُعِيْذُ هَا۔ اِنِّيْ اَخْلُقُ لَكُمْ۔ مَنْ اَنْصَارِيْ۔ فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ۔ وَاجْعَلْ لِّيْ اٰيَةً۔ یہ تمام یاءات باوثوق ہیں۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات اضافت	مفتوح پڑھنے والے	سکون پڑھنے والے
۱	اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ	نافع۔ شامی۔ حفص	باقین

۲	اِنِّیْ اُعِیْذُهَا	نافع	باقین
۳	اِنِّیْ اَخْلُقُ لَكُمْ	نافع۔بصری۔مکی	باقین
۴	مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰهِ	نافع	باقین
۵	فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّكَ	نافع۔بصری	باقین
۶	وَاجْعَل لِّیْ اٰيَةً	نافع۔بصری	باقین

﴿یاءات زوائد﴾

شمار	یاءات الزوائد	اثبات	حذف
۱	وَمَنِ اتَّبَعَنِ	نافع۔بصری وصلاً	باقین حالین
۲	وَ خَافُوْنِ	بصری وصلاً	باقین حالین

سُوْرَةُ النِّسَاءِ (۲۷)

(۵۸۷) وَكُوْفِيُّهُمْ تَسَّاءَلُوْنَ مُخَفَّفًا

وَحَمْزَةُ وَالْاَرْحَامَ بِالْخَفْضِ جَمَّلَا

وَكُوْفِيُّهُمْ	تَسَّاءَلُوْنَ	مُخَفَّفًا
اوران کے کوفی	تَسَّآءَلُوْنَ	مخفف پڑھا

وَحَمْزَةُ	وَالْاَرْحَامَ	بِالْخَفْضِ	جَمَّلَا
اورحمزہ	وَالْاَرْحَامَ	جر کے ساتھ	مزین کیا

یعنی کوفیین نے تَسَّاءَلُوْنَ بِهٖ کو سین مخفف کے ساتھ (تَسَآءَلُوْنَ اور باقی نے تشدید کے ساتھ) پڑھا ہے۔اور

امام حمزہ نے بِهٖ وَالْاَرْحَامِ کی میم کو جر سے (اور باقی نے نصب سے وَالْاَرْحَامَ) مزین کیا ہے۔

(۵۸۸) وَقَصْرُ قِيَامًا عَمَّ يَصْلَوْنَ ضُمَّ كَمْ

عم ك

صَفَا نَافِعٌ بِالرَّفْعِ وَاحِدَةٌ جَلَا

ص

وَقَصْرُ قِيَامًا	عَمَّ	يَصْلَوْنَ	ضُمَّ	كَمْ
اور قِيَامًا کا قصر	عام ہو گیا	يَصْلَوْنَ	ضمہ دے	کتنا

صَفَا	نَافِعٌ	بِالرَّفْعِ	وَاحِدَةٌ	جَلَا
پاکیزہ ہوا	نافع	رفع کے ساتھ	وَاحِدَةٌ	ظاہر ہوا

اور قِيَامًا کا قصر یعنی حذف الف (یعنی قِيَمًا نافع وشامی) کے لئے عام ہے اور وَسَيُصْلَوْنَ میں شامی وشعبہ کے لئے یاء کو ضمہ دے اور یہ ضمہ کس قدر پاکیزہ ہے (باقی بفتح الیاء وَسَيَصْلَوْنَ پڑھتے ہیں) اور نافع وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً میں وَاحِدَةٌ کو رفع کے ساتھ پڑھتے ہوئے ظاہر ہوئے۔ (باقی منصوب پڑھتے ہیں)

(۵۸۹) وَيُوْصٰى بِفَتْحِ الصَّادِ صَحَّ كَمَا دَنَا

ص ك د

وَ وَافَقَ حَفْصٌ فِي الْاٰخِيرِ مُجَمَّلَا

وَيُوْصٰى	بِفَتْحِ الصَّادِ	صَحَّ	كَمَا	دَنَا
اور يُوْصٰى	صاد کے فتحہ کے ساتھ	صحیح ہو گیا	جیسا کہ	قریب ہو گیا

وَوَافَقَ	حَفْصٌ	فِي	الْاٰخِيرِ	مُجَمَّلَا
اور موافقت کی	حفص	میں	دوسرا	خوبصورت بنا دیا گیا

يُوْصٰى (جو مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ کے بعد دو جگہ ہے) دونوں جگہ صاد کے فتحہ کے ساتھ (شعبہ وشامی ومکی کے لئے) صحیح ہے جیسا کہ وہ فتحہ قریب ہوا ہے۔ اور حفص نے دوسرے میں صاحب جمال ہو کر فتحہ والوں کی موافقت کی ہے۔ (باقی کے لئے

یُوْصِیْ بکسر صاد دونوں جگہ ہے)۔

(۵۹۰) وَفِیْ اُمِّ مَعْ فِیْ اُمِّهَا فَلِاُمِّهٖ
لَدَی الْوَصْلِ ضَمُّ الْهَمْزِ بِالْکَسْرِ شَمْلَلَا
ش

فَلِاُمِّهٖ	فِیْ اُمِّهَا	مَعْ	وَفِیْ اُمِّ
فَلِاُمِّهٖ	فِیْ اُمِّهَا	ساتھ	اور فِیْ اُمِّ

شَمْلَلَا	بِالْکَسْرِ	ضَمُّ الْهَمْزِ	اَلْوَصْلِ	لَدٰی
سرعت کی	کسرہ کے ساتھ	ہمزہ کا ضمہ	وصل	میں

یعنی وَاِنَّهٗ فِیْ اِمِّ الْکِتٰبِ (زخرف) وَفِیْ اِمِّهَا رَسُوْلًا (قصص) فَلِاِمِّهِ الثُّلُثُ، فَلِاِمِّهِ السُّدُسُ (نساء) میں حالت وصل میں اُمِّ کے ہمزہ کے ضمہ نے کسرہ کی طرف (حمزہ کسائی کے لئے) سرعت کی ہے۔(باقی بہرحال ضمہ پڑھتے ہیں اُمِّ الْکِتٰبِ۔ اُمِّهَا رَسُوْلًا۔ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ اور فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ)۔

﴿نوٹ﴾ امام حمزہ وکسائی کے لیے اُمِّ سے اعادہ کے وقت ہمزہ کا ضمہ ہی ہے جمہور قراء کی طرح۔

(۵۹۱) وَفِیْ اُمَّهَاتِ النَّحْلِ وَالنُّوْرِ وَالزُّمَرْ
مَعَ النَّجْمِ شَافٍ وَاکْسِرِ الْمِیْمَ فَیْصَلَا
ش ف

وَالزُّمَرْ	وَالنُّوْرِ	اَلنَّحْلِ	وَفِیْ اُمَّهَاتِ
اور الزمر	اور النور	النحل	اور اُمَّهَاتِ میں

فَیْصَلَا	اَلْمِیْمَ	وَاکْسِرْ	شَافٍ	مَعَ النَّجْمِ
جدا کرنے والا	میم	اور کسرہ دے	شافی ہے	النجم کے ساتھ

یعنی وَاللّٰهُ اَخْرَجَکُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اِمِّهَاتِکُمْ (نحل) اَوْبُیُوْتِ اِمِّهَاتِکُمْ (نور) وَیَخْلُقُکُمْ فِیْ بُطُوْنِ

اِمِّهَاتِكُمْ (زمر) وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اِمِّهَاتِكُمْ (نجم) لفظ اِمِّهَاتِ کے ہمزہ کا کسرہ (حمزہ کسائی کے لئے) شافی ہے اور میم کو بھی کسرہ دو (امام حمزہ کے لئے) ایک قول فیصل میں (یعنی حمزہ وکسائی میں فصل کرتے ہوئے) باقی بضم ہمزہ وفتحہ میم پڑھتے ہیں۔ یعنی تین قراءات ہوئیں (۱) اِمَّهَاتِكُمْ کسائی (۲) اِمِّهَاتِكُمْ حمزہ (۳) اُمَّهَاتِكُمْ باقین۔

﴿نوٹ﴾ امام حمزہ وکسائی کے لیے اُمَّهَاتِكُمْ سے اعادہ کے وقت جمہور قراء کی طرح ہمزہ کا ضمہ اور میم کا فتحہ ہے۔

(۵۹۲) وَيُدْخِلْهُ نُوْنٌ مَعْ طَلَاقٍ وَفَوْقُ مَعْ

نُكَفِّرْ نُعَذِّبْ مَعْهُ فِي الْفَتْحِ اِذْ كَلَا

ا ک

وَيُدْخِلْهُ	نُوْنٌ	مَعْ	طَلَاقٍ	وَفَوْقُ	مَعْ
اور يُدْخِلْهُ	نون	ساتھ	طلاق	اور اوپر	ساتھ

نُكَفِّرْ	نُعَذِّبْ	مَعْهُ	فِيْ	اَلْفَتْحِ	اِذْ	كَلَا
نُكَفِّرْ	نُعَذِّبْ	اس کے ساتھ	میں	فتح	جس وقت	حفاظت کی

نُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ اور نُدْخِلْهُ نَارًا (نساء میں دو جگہ) اس میں نون جمع متکلم ہے مع سورۂ طلاق والے لفظ نُدْخِلْهُ کے اور طلاق سے اوپر والی سورت تغابن میں لفظ نُدْخِلْهُ اور نُكَفِّرْ کے اور نُدْخِلْهُ مع لفظ نُعَذِّبْهُ کے کہ یہ دونوں لفظ سورت فتح میں ہیں (ان ساتوں لفظوں میں نون جمع متکلم نافع وشامی کے لئے اور یاء غیب یعنی يُدْخِلْهُ۔ يُكَفِّرْ اور يُعَذِّبْهُ باقین کے لئے ہے) جس وقت کہ اس کو قاری نے حفظ کیا ہے۔

(۵۹۳) وَهٰذَانِ هَاتَيْنِ اللَّذَانِ الَّذَيْنِ قُلْ

يُشَدَّدُ لِلْمَكِّيْ فَذَانِكَ دُمْ حَلَا

د ح

وهٰذَانِ	هَاتَيْنِ	اَللَّذَانِ	اَلَّذَيْنِ	قُلْ
اور هٰذَانِ	هَاتَيْنِ	اَللَّذَانِ	اَلَّذَيْنِ	کہہ تو

يُشَدَّدُ	لِلْمَكِّي	فَذَانِكَ	دُمْ	حُلاً
مشدد پڑھا جاتا ہے	مکی کیلئے	فَذَانِكَ	ہمیشہ رہ	زیورات

هٰذٰنِّ خَصْمٰنِ (حج) اِحْدَى ابْنَتَىَّ هٰتَيْنِ (قصص) وَالَّذٰنِّ يَاْتِيٰنِهَا (نساء) اَرِنَا الَّذَيْنِّ (فصلت) میں کہو کہ (اسماء اشارہ موصولہ کا نون تثنیہ) مکی کے لئے مشدد ہے (اور کلمی مثقل ہونے کی وجہ سے الف میں مد لازم ہے) اور فَذٰنِّكَ بُرْهَانٰنِ (قصص) میں (مکی وبصری دونوں کے لئے نون اسم اشارہ کا مشدد ہے باقی کے لئے یہ تمام کلمات نون مخفف کے ساتھ ہیں) ہمیشہ رہ آراستہ۔

(۵۹۴) وَضَمَّ هُنَا كُرْهًا وَعِنْدَ بَرَاءَةٍ
شِهَابٌ وَفِي الْاَحْقَافِ ثُبِّتَ مَعْقِلاً
ش ث م

وَضَمَّ	هُنَا	كُرْهًا	وَعِنْدَ	بَرَاءَةٍ
اوراس نے ضمہ دیا	یہاں	كُرْهًا	اور میں	بَرَاءَةٍ
شِهَابٌ	وَفِي	الْاَحْقَافِ	ثُبِّتَ	مَعْقِلاً
ستارہ	اور میں	الاحقاف	ثابت رکھا گیا	پناہ گاہ

اس سورت میں اور براءت میں لفظ كُرْهًا کے کاف پر ضمہ (حمزہ وکسائی کے لئے) ایک روشن ستارہ ہے اور احقاف میں (حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا میں ضمہ کوفیین اور ابن ذکوان کے لئے) بطور پناہ گاہ کے ثابت رکھا گیا ہے۔ (باقی کے لئے کاف پر فتحہ كَرْهًا ہے)

(۵۹۵) وَفِي الْكُلِّ فَافْتَحْ يَا مُبَيِّنَةٍ دَنَا
د
صَحِيْحًا وَكَسْرُ الْجَمْعِ كَمْ شَرَفًا عَلاَ
ص ك ش ع

وَفِي	اَلْكُلِّ	فَافْتَحْ	يَا مُبَيِّنَةٍ	دَنَا
اور میں	تمام	پس فتحہ دے	مُبَيِّنَةٍ کی یاء	قریب ہوا
صَحِيْحًا	وَكَسْرُ الْجَمْعِ	كَمْ	شَرُفًا	عَلَا
صحیح ہوکر	اور جمع کا کسرہ	کتنا	شرف	عالی ہوا

اور تمام قرآن میں لفظ مُبَيِّنَةٍ کی یاء کو (مکی شعبہ کے لئے مُبَيَّنَةٍ) فتحہ پڑھو کیونکہ یہ فتحہ صحیح ہو کر قریب ہوا ہے۔ اور لفظ مُبَيِّنَاتٍ جمع میں یاء کا کسرہ (شامی حمزہ کسائی حفص کے لئے) شرف کے لحاظ سے کتنا عالی ہوا ہے (باقی نے مفرد میں یاء کا کسرہ اور جمع میں فتحہ یعنی مُبَيَّنَاتٍ پڑھا ہے)

حاصل یہ کہ تین قراءات ہیں: (۱) مُبَيَّنَةٍ۔ مُبَيَّنَاتٍ مکی۔ شعبہ (۲) مُبَيِّنَةٍ۔ مُبَيِّنَاتٍ شامی۔ حمزہ۔ کسائی۔ حفص (۳) مُبَيِّنَةٍ۔ مُبَيَّنَاتٍ نافع۔ بصری

(۵۹۶) وَفِيْ مُحْصَنَاتٍ فَاكْسِرِ الصَّادَ رَاوِيًا

وَفِي الْمُحْصَنَاتِ اكْسِرْ لَهٗ غَيْرَ اَوَّلَا

وَفِيْ	مُحْصَنَاتٍ	فَاكْسِرْ	اَلصَّادَ	رَاوِيًا
اور میں	مُحْصَنَاتٍ	پس تو کسرہ دے	صاد	روایت کرنے والا
وَفِيْ	اَلْمُحْصَنَاتِ	اِكْسِرْ	لَهٗ	غَيْرَ اَوَّلَا
اور میں	اَلْمُحْصَنَاتِ	تو کسرہ دے	اس کے لئے	پہلے کے علاوہ

اور تمام جگہ مُحْصِنَاتٍ نکرہ میں اور اَلْمُحْصِنَاتِ معرفہ میں صاد کو (کسائی کے لئے) کسرہ دو۔ دراں حالیکہ وہ کسائی یونہی روایت کرنے والے ہیں۔ نہ کہ پہلے لفظ وَالْمُحْصَنٰتُ میں (جو کہ پارہ پنجم کے شروع میں ہے کیونکہ وہ تمام قراء کے لئے بفتح صاد ہے۔ جیسا کہ غیر کسائی کے لئے ہر جگہ فتح صاد مُحْصَنٰتٍ اور اَلْمُحْصَنٰتِ ہے)

(۵۹۷) وَضَمٌّ وَكَسْرٌ فِيْ اَحَلَّ صِحَابُهُ
صحاب
وُجُوْهٌ وَفِيْ اَحْصَنَّ عَنْ نَفَرِ الْعُلَا
ع نفر ا

وَضَمٌّ	وَكَسْرٌ	فِيْ	اَحَلَّ	صِحَابُهُ
اورضمہ	اورکسرہ	میں	اَحَلَّ	اس کے صحاب

وُجُوْهٌ	وَفِيْ	اَحْصَنَّ	عَنْ	نَفَرِ	اَلْعُلَا
معزز	اورمیں	اَحْصَنَّ	سے	جماعت	بلند

اورلفظ اُحِلَّ میں ہمزہ کا ضمہ اورحاء کا کسرہ پڑھا ہے اس لفظ کے دوستوں (حمزہ' کسائی' حفص) نے جو بڑے معزز ہیں اور باقین نے اَحَلَّ پڑھا۔ اورلفظ اُحْصِنَّ میں چند بلند مرتبہ لوگوں سے یہی قراءت (یعنی ہمزہ کا ضمہ اورصاد کا کسرہ) مروی ہے۔ یعنی لفظ اُحْصِنَّ کو حفص' نافع' مکی' بصری اورشامی نے مجہول اورباقی نے معروف اَحْصَنَّ پڑھا ہے)۔

(۵۹۸) مَعَ الْحَجِّ ضَمُّوْا مَدْخَلاً خُصَّهُ وَسَلْ
خ
فَسَلْ حَرَّكُوْا بِالنَّقْلِ رَاشِدُهُ دَلَا
د ر

مَعْ	اَلْحَجِّ	ضَمُّوْا	مَدْخَلاً	خُصَّهُ	وَسَلْ
ساتھ	الحج	انہوں نے ضمہ دیا	مَدْخَلاً	اس کوخاص کر	وَسَلْ

فَسَلْ	حَرَّكُوْا	بِالنَّقْلِ	رَاشِدُهُ	دَلَا
فَسَلْ	انہوں نے حرکت دی	نقل کے ساتھ	اس کی راہنمائی والا	اس نے ڈول نکالا

یہاں مُدْخَلاً كَرِيْمًا مع سورہ حج مُدْخَلاً يَّرْضَوْنَهُ کے (غیرنافع کے لئے) اہل قراءت نے میم کوضمہ پڑھا ہے (اورنافع نے فتحہ مَدْخَلاً) اوراس اختلاف کوتو انہیں دوسورتوں میں خاص کر (یعنی اورکہیں یہ اختلاف نہیں)

وَسْئَلْ' فَسْئَلْ (مکی اورکسائی نے) ہمزہ کی حرکت نقل کرکے سین کودی۔ اورہمزہ کوحذف کیا ہے اس قراءت کی

راہنمائی والا کامیاب ہوا ہے۔(یعنی سوال سے صیغہ امر جب واؤ یا فاء کے بعد ہو تو مکی و کسائی کے لئے نقل سے پڑھو اور باقی کے لئے تحقیق سے (جیسے وَسَلِ الْقَرْيَةَ- فَسَلْ بَنِيٓ اِسْرَآئِيلَ - وَسْئَلُوا اللّٰهَ- فَسْئَلُوٓا اَهْلَ الذِّكْرِ-)

(۵۹۹) وَفِيْ عَاقَدَتْ قَصْرٌ ثَوٰى وَمَعَ الْحَدِيْ
ث

دِفَتْحُ سُكُوْنِ الْبُخْلِ وَالضَّمِّ شَمْلَلَا
ش

الْحَدِيْدِ	وَمَعْ	ثَوٰى	قَصْرٌ	عَاقَدَتْ	وَفِيْ
الحدید	اور ساتھ	قائم ہوا	قصر	عَاقَدَتْ	اور میں

شَمْلَلَا	وَالضَّمِّ	فَتْحُ سُكُوْنِ الْبُخْلِ
سرعت کی	اور ضمہ	الْبُخْلِ کے سکون کا فتحہ

اور عَاقَدَتْ میں (کوفیین کے لئے عَقَدَتْ) قصر قائم ہوا (اور باقین نے عین کے بعد الف پڑھا ہے)

اور نساء میں مع سورۃ حدید کے لفظ الْبُخْلِ کے خاء کے سکون اور باء کے ضمہ نے فتح کی طرف (حمزہ کسائی کے لئے الْبَخَلِ) سرعت کی ہے (اور باقی نے ضمہ باء اور سکون خاء سے پڑھا ہے)۔

(۶۰۰) وَفِيْ حَسَنَةٌ حِرْمِيٌّ رَفْعٍ وَضَمُّهُمْ
حرمی

تَسَوّٰى نَمَا حَقًّا وَعَمَّ مُثَقَّلَا
ن حق عم

وَضَمُّهُمْ	رَفْعِ	حِرْمِيٌّ	حَسَنَةٌ	وَفِيْ
اور ان کا ضمہ دینا	رفع	حرمین والے	حَسَنَةٌ	اور میں

مُثَقَّلَا	وَعَمَّ	حَقًّا	نَمَا	تَسَوّٰى
مشدد کیا گیا	اور عام ہوا	حق	بلند ہوا	تَسَوّٰى

اور وَاِنْ تَكُ حَسَنَةٌ میں حرمین والے نافع ومکی نے رفع پڑھا (اور باقی نے نصب حَسَنَةً پڑھا ہے)

اور تُسَوّٰی کی تاء میں (عاصم مکی وبصری کا) ضمہ بلند ہوا (باقی نے تاء پر فتحہ پڑھا) اور (نافع وشامی کے لئے) یہ لفظ تَسَّوّٰی بتشدید سین عام ہوا ہے۔

حاصل یہ کہ تین قراءتیں ہیں۔ (۱) تُسَوّٰی عاصم مکی وبصری کے لئے۔ (۲) تَسَّوّٰی نافع وشامی کے لئے (۳) تَسَوّٰی حمزہ کسائی کے لئے۔

(۶۰۱) وَلَا مَسْتُمُ اقْصُرْ تَحْتَهَا وَبِهَا شَفَا
ش

وَرَفْعُ قَلِيْلٌ مِنْهُمُ النَّصْبَ كُلِّلَا
ك

شَفَا	وَبِهَا	تَحْتَهَا	اقْصُرْ	وَلَا مَسْتُمُ
شفادی	اوراس میں	اس کے نیچے	تو قصر کر	وَلَا مَسْتُمُ

كُلِّلَا	النَّصْبَ	وَرَفْعُ قَلِيْلٌ مِنْهُمُ
تاج پہنایا گیا	نصب	اور قَلِيْلٌ مِنْهُمُ کا رفع

اور لفظ لَا مَسْتُمُ کو اس سورت میں اور اس کے نیچے والی سورۂ مائدہ میں (حمزہ کسائی کے لئے لَمَسْتُمْ) قصر یعنی بحذف الف پڑھو۔ کیونکہ اسی طرح شافی ہے۔ (باقی بالالف پڑھتے ہیں)

اور مَا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ میں لفظ قَلِيْلٌ کا رفع (شامی کے لئے) نصب کا تاج پہنایا گیا ہے (چنانچہ مصحف شامی میں قَلِيْلًا ہی مرسوم ہے باقی کے لئے قَلِيْلٌ ہے۔ جیسا کہ مصحف غیر شامی میں ہے)۔

(۶۰۲) وَاَنِّثْ يَكُنْ عَنْ دَارِمٍ تُظْلَمُوْنَ غَيْـ
د ع

ـبُ شُهْدٍ دَنَا اِدْغَامُ بَيَّتَ فِيْ حُلَا
ش د ف ح

غَيْبُ	تُظْلَمُوْنَ	دَارِمٍ	عَنْ	يَكُنْ	وَاَنِّثْ
غیب	تُظْلَمُوْنَ	چھوٹے چھوٹے قدموں سے چلنے والا	سے	يَكُنْ	اور مؤنث پڑھ

شُهْدٍ	دَنَا	اِدْغَام بَيَّتَ	فِيْ	حُلاَ
شاہدین	قریب ہوا	بَيَّتَ کا ادغام	میں	زیورات

اور كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ میں تَكُنْ کو ایک سنبھلنے والے قاری (حفص وکی) سے روایت کرتے ہوئے مؤنث پڑھو (اور باقی کے لئے مذکر یعنی يَكُنْ)

اور وَلَا يُظْلَمُوْنَ میں (حمزہ کسائی کی کے لئے) چند شاہدوں کا غیب قریب ہوا ہے (باقی نے خطاب تُظْلَمُوْنَ پڑھا ہے)

اور بَيَّتُ طَآئِفَةٌ میں تاء کا طاء میں ادغام (حمزہ وبصری کے لئے) زیب وزینت میں ہے۔ (باقی اظہار کرتے ہیں یعنی بَيَّتَ طَائِفَةٌ)

﴿نوٹ﴾ سوسی کے لئے یہ ادغام اصول میں پہلے ہی بیان ہو چکا ہے البتہ حمزہ و دوری بصری کے لئے ان کے خلاف اصول نئی صورت ہے۔

٦٠٣ وَاِشْمَامُ صَادٍ سَاكِنٍ قَبْلَ دَالِهِ

كَاَصْدَقُ زَايًا شَاعَ وَارْتَاحَ اَشْمُلاَ
ش

وَ اِشْمَامُ صَادٍ سَاكِنٍ	قَبْلَ دَالِهِ
اور ساکن صاد کا اشمام	اپنی دال سے پہلے

كَاَصْدَقُ	زَايًا	شَاعَ	وَارْتَاحَ	اَشْمُلاَ
جیسا کہ اَصْدَقُ	زای	شائع ہوا	اور خوش ہو گیا	طبیعتوں

اور ہر صاد ساکن جو دال سے پہلے ہو جیسے اَصْدَقُ اس میں (حمزہ کسائی کے لئے) اشمام زای شائع ہے۔ اور شمائل کے لحاظ سے راحت کا باعث ہوا ہے (باقی صاد خالص پڑھتے ہیں)۔

٦٠٤ وَفِيْهَا وَتَحْتَ الْفَتْحِ قُلْ فَتَثَبَّتُوْا

مِنَ الثَّبْتِ وَالْغَيْرُ الْبَيَانَ تَبَدَّلاَ

وَفِيهَا	وَتَحْتَ الْفَتْحِ	قُلْ	فَتَثَبَّتُوْا
اور اس میں	الفتح کے نیچے	کہہ تو	فَتَثَبَّتُوْا

مِنَ الثَّبْتِ	وَالْغَيْرُ	اَلْبَيَانَ	تَبَدَّلَا
اَلثَّبْتِ سے	اور ماسوا	اَلْبَيَانَ	بدلا ہے

اور اس سورت میں اور سورۂ فتح سے نیچے سورۂ حجرات میں فَتَبَيَّنُوْا کو (حمزہ کسائی کے لئے) اَلثَّـبْـتُ سے فَتَثَبَّتُوْا پڑھو۔ اور باقی نے لفظ اَلْبَيَانْ کے صیغہ سے بدلا ہے۔ یعنی فَتَبَيَّنُوْا

(۶۰۵) وَعَــمَّ فَتًــى قَــصْــرُ السَّلَامِ مُــؤَخَّــرًا
عم ف

وَ غَيْــرُ اُولِــى بِــالــرَّفْــعِ فِــىْ حَــقِّ نَهْشَلَا
ف حق ن

وَعَمَّ	فَتًى	قَصْرُ السَّلَامِ	مُؤَخَّرًا
اور عام ہوا	نوجوان	اَلسَّلَامِ کا قصر	آخری

وَغَيْرُ اُولِى	بِالرَّفْعِ	فِىْ	حَقَّ	نَهْشَلَا
وَغَيْرُ اُولِى	رفع کے ساتھ	میں	حق	نہشل

اور عام ہوا ہے ایک نوجوان قاری (نافع' شامی' حمزہ) کے لئے اس لفظ اَلسَّلَامَ میں قصر جو سب سے بعد میں ہے (یعنی لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلَمَ میں) اور باقین کے لئے بالالف ہے۔ اور مُؤَخَّرًا کی قید پہلے دو لفظوں اور نحل میں ایک جگہ کے اخراج کے لئے لگائی گئی ہے ان میں باجماع قصر ہے۔

﴿قولہ﴾ نَهْشَلَا یعنی نَهْشَل نام کا قبیلہ۔

(۶۰۶) وَنُــؤْتِيْــهِ بِــالْيَــا فِــىْ حِــمَــاهُ وَضَــمُّ يَــدُ
ف ح

خُــلُــوْنَ وَفَتْــحُ الــضَّــمِّ حَــقُّ صِــرًى حَلَا
ح ص حق

وَنُؤْتِيهِ	بِالْيَا	فِي	حِمَاهُ	وَضَمُّ
اور نُؤْتِيهِ	یاء کے ساتھ	میں	اپنی حفاظت	اور ضمہ

يَدْخُلُونَ	وَفَتْحُ الضَّمِّ	حَقٌّ	صِرًى	حَلاَ
يَدْخُلُونَ	اور ضمہ کا فتحہ	صحیح	مجتمع پانی	شیریں ہوا

اور فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ۔ یاء کے ساتھ (يُؤْتِيهِ حمزہ وبصری کے لئے) اپنی حفاظت میں ہے (باقی نون کے ساتھ پڑھتے ہیں)

اور فَاُولٰٓئِكَ يُدْخَلُوْنَ اس سورت میں یاء کا ضمہ اور خاء کے ضمہ کا فتحہ (مکی، بصری، شعبہ کے لئے) مجتمع اور شیریں پانی کا حق ثابت ہوا ہے (باقی يَدْخُلُوْنَ بصیغہ معروف پڑھتے ہیں)۔

۶۰۷ وَفِـيْ مَـرْيَـمٍ وَالـطَّـوْلِ الْاَوَّلُ عَـنْهُـمْ
وَفِـي الثَّـانِ دُمْ صَـفْـوًا وَفِـيْ فَـاطِـرٍ حَلاَ
ح د ص

وَفِي	مَرْيَمٍ	وَالطَّوْلِ	اَلْاَوَّلُ	عَنْهُمْ
اور میں	مریم	اور الطول	پہلا	ان سے

وَفِي	اَلثَّانِ	دُمْ	صَفْوًا	وَفِي	فَاطِرٍ	حَلاَ
اور میں	دوسرا	تو ہمیشہ رہ	پاکیزہ	اور میں	فاطر	شیریں ہوا

اور قراء مذکورین بھی مکی بصری وشعبہ سے سورہ مریم میں يُدْخَلُوْنَ اور سورۂ مومن میں پہلا لفظ يُدْخَلُوْنَ بضم یاء وفتح خاء مروی ہیں اور مومن میں دوسری جگہ سَيُدْخَلُوْنَ میں (ضم یاء وفتح خاء صرف مکی وشعبہ کے لیے ہے) تو ہمیشہ پاکیزہ رہ۔ اور سورۂ فاطر میں يُدْخَلُوْنَهَا ضم یاء وفتح خاء (صرف بصری کے لئے) شیریں ہوا (باقی تمام صیغہ معروف سے پڑھتے ہیں)

﴿توضیح قراءت﴾

شمار	کلمہ	سورۃ	مجہول	معروف
۱	فَاُولٰٓئِكَ يُدْخَلُوْنَ	نساء	مکی۔بصری۔شعبہ	باقین
۲	يُدْخَلُوْنَ	مریم	مکی۔بصری۔شعبہ	باقین
۳	يُدْخَلُوْنَ	مومن (پہلا)	مکی۔بصری۔شعبہ	باقین
۴	سَيُدْخَلُوْنَ	مومن (ثانی)	مکی۔شعبہ	باقین
۵	يُدْخَلُوْنَهَا	فاطر	بصری	باقین

(۶۰۸) وَيَصَّالَحَا فَاضْمُمْ وَسَكِّنْ مُخَفِّفًا

مَعَ الْقَصْرِ وَاكْسِرْ لَامَهُ ثَابِتًا تَلَا

ث

وَيَصَّالَحَا	فَاضْمُمْ	وَسَكِّنْ	مُخَفِّفًا
اور يَصَّالَحَا	پس تو ضمہ دے	اور ساکن کر	مخفف پڑھنے والا

مَعَ الْقَصْرِ	وَاكْسِرْ	لَامَهُ	ثَابِتًا	تَلَا
قصر کے ساتھ	اور کسرہ دے	اس کے لام کو	ثابت	اتباع کی

اور يَصَّالَحَا میں (کوفیین کے لئے) یاء پر ضمہ پڑھواور صاد کو ساکن مع التخفیف پڑھتے ہوئے الف کو حذف کرو۔اور لام کو کسرہ دو۔دراں حالیکہ ایک قاری نے یونہی اتباع کی ہے (یعنی کوفیین کے لئے يُصْلِحَا اِصْلَاحٌ سے اور باقی کے لئے يَصَّالَحَا اِصَّالُحٌ سے ہے۔)

(۶۰۹) وَتَلْوُوْا بِحَذْفِ الْوَاوِ الْاُوْلٰى وَلَامَهُ

فَضُمَّ سُكُوْنًا لَسْتَ فِيْهِ مُجَهَّلَا

ل ف م

وَتَلْوُوْا	بِحَذْفِ الْوَاوِ الْاُوْلٰی	وَلَامَهٗ
اور تَلْوُوْا	پہلے واؤ کے حذف کے ساتھ	اور اس کا لام

فَضُمَّ	سُكُوْنًا	لَسْتَ	فِيْهِ	مُجَهَّلَا
پس ضمہ دے	ساکن	نہیں ہے تو	اس میں	جہالت کی طرف منسوب کیا ہوا

وَاِنْ تَـلْـوُوْا (شامی وحمزہ کے لئے) پہلی واؤ کے حذف سے ہے۔اور اس کے لام ساکن کو ضمہ دو۔کیونکہ تم اس میں جاہل نہیں کہلاؤ گے۔(شامی وحمزہ کے لئے تَلُوْا بروزن تَفُوْ ہے۔باقی کے لئے تَلْوُوْا بروزن تَفْعُوْا ہے۔)

٦١٠ وَنُـزِّلَ فَتْـحُ الـضَّـمِّ وَالْـكَسْـرِ حِـصْـنُـهٗ
حصن
وَاُنْــزِلَ عَــنْـهُـمْ عَــاصِـمٌ بَــعْـدُ نُـــزِّلَا

وَنُزِّلَ	فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ	حِصْنُهٗ
اور نُزِّلَ	ضمہ اور کسرہ کا فتحہ	اس کا قلعہ

وَاُنْزِلَ	عَنْهُمْ	عَاصِمٌ	بَعْدُ	نُزِّلَا
اور اُنْزِلَ	ان سے	عاصم	بعد	نُزِّلَ

اور وَالْكِتَابِ الَّذِىْ نَزَّلَ میں (کوفیین ونافع کے لئے) ضم وکسر دونوں کا فتحہ اس کے لیے قلعہ ہے اور اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ میں (انہیں کوفیین ونافع کے لیے) ہمزہ اور زای پر فتحہ ہے۔اور عاصم نے اس کے بعد وَقَدْ نَـزَّلَ عَلَيْكُمْ بفتحتین پڑھا ہے۔باقی نُزِّلَ اور اُنْزِلَ مجہول پڑھتے ہیں۔

٦١١ وَيَا سَوْفَ نُـؤْتِيهِمْ عَـزِيْـزٌ وَّحَـمْـزَةٌ
ع
سَيُؤْتِيهِـمْ فِـى الـدَّرْكِ كُـوْفٍ تَـحَـمَّلَا

وَيَا	سَوْفَ نُؤْتِيهِمْ	عَزِيزٌ	وَحَمْزَةٌ
اور یاء	سَوْفَ نُؤْتِيهِمْ	باعزت	اور حمزہ
سَيُؤْتِيهِمْ	فِي الدَّرْكِ	كُوفٍ	تَحَمَّلَا
سَيُؤْتِيهِمْ	فِي الدَّرْكِ	کوفیین	نقل کیا ہے

(٦١٢) بِـالْإِسْـكَـانِ تَـعْـدُوْا سَـكِّـنُـوْهُ وَخَـفِّـفُـوْا

خُـصُـوْصًـا وَاَخْـفَـى الْـعَـيْـنَ قَـالُـوْنُ مُـسْـهِـلَا

خ

بِالْإِسْكَانِ	تَعْدُوْا	سَكِّنُوْهُ	وَخَفِّفُوْا
اسکان کے ساتھ	تَعْدُوْا	تم اسے ساکن کرو	اور مخفف پڑھو

خُصُوْصًا	وَاَخْفٰى	اَلْعَيْنَ	قَالُوْنُ	مُسْهِلَا
خصوصاً	اور اختلاس کیا	عین	قالون	آسانی اختیار کرنیوالا

اور وَسَوْفَ يُؤْتِيهِمْ میں یاء (حفص کے لئے) باعزت ہے۔ اور امام حمزہ سَيُؤْتِيهِمْ کو بالیاء پڑھتے ہیں۔ (باقی دونوں میں نون نُؤْتِيهِمْ اور سَنُؤْتِيهِمْ پڑھتے ہیں) اور فِي الدَّرْكِ کو کوفیین نے سکون راء کے ساتھ نقل کیا ہے (باقی نے فِي الدَّرَكِ فتحہ راء کے ساتھ)

اور لَا تَعْدُوْا کو (غیر نافع کے لئے) خصوصی طور پر عین کے سکون اور دال کی تخفیف کے ساتھ پڑھو۔ (اور نافع بتشدید دال لَا تَعَدُّوْا پڑھتے ہیں۔ اور عین میں فتحہ کی حرکت کاملہ سے ورش نے پڑھا ہے) اور قالون عین پر فتحہ مختلسہ پڑھتے ہیں۔ نیز قالون کے لئے جمہور کی طرح عین کا سکون اور دال کی تشدید یعنی تَعْدُّوْا بھی ہے۔ اگر چہ ناظمؒ نے بیان نہیں کیا لیکن تیسیر میں اس کی صراحت ہے اور نشر میں بھی صحیح کہا ہے۔

(٦١٣) وَفِی الْاَنْبِیَا ضَمُّ الزَّبُوْرِ وَهٰهُنَا

زَبُوْرًا وَفِی الْاِسْرَا لِحَمْزَةَ اُسْجِلَا

وَفِیْ	اَلْاَنْبِیَا	ضَمُّ الزَّبُوْرِ	وَهٰهُنَا
اور میں	الانبیاء	اَلزَّبُوْرِ کا ضمہ	اور یہاں

زَبُوْرًا	وَفِیْ	اَلْاِسْرَا	لِحَمْزَةَ	اُسْجِلَا
زَبُوْرًا	اور میں	الاسرا	حمزہ کیلئے	بلاقید کیا گیا

اور یہاں وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا۔ اور انبیاء میں وَلَقَدْ کَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ اور اسراء میں حمزہ کے لئے لفظ زَبُوْرًا بضم زای جائز رکھا گیا ہے (زُبُوْرًا اور اَلزُّبُوْرِ باقی نے فتحہ پڑھا ہے)۔

سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ (۱۸)

(٦١٤) وَسَکِّنْ مَعًا شَنْاٰنُ صَحَّا کِلَاهُمَا

ص ك

وَفِیْ کَسْرِ اَنْ صَدُّوْکُمْ حَامِدٌ دَلَا

ك ح د

وَسَکِّنْ	مَعًا	شَنْاٰنُ	صَحَّا	کِلَاهُمَا
اور تو ساکن کر	دونوں	شَنْاٰنُ	صحیح ہوئے	یقیناً دونوں

وَفِیْ	کَسْرِ	اَنْ صَدُّوْکُمْ	حَامِدٌ	دَلَا
اور میں	کسرہ	اَنْ صَدُّوْکُمْ	حمد کرنے والا	ڈول ڈالا

اور لفظ شَنْاٰنُ کو دونوں جگہ (شعبہ وشامی کے لئے) نون ساکنہ کے ساتھ پڑھو۔ (باقی کے لئے بفتح نون شَنَاٰنُ) کیونکہ نون میں فتحہ واسکان دونوں صحیح ہیں۔

اور اَنْ صَدُّوْكُمْ کے ہمزہ مکسورہ میں (بصری و مکی کے لئے) ایک حمد کرنے والے نے کامیابی پائی ہے۔ (یعنی مکی بصری نے اِنْ اور باقی نے اَنْ بفتح ہمزہ پڑھا ہے)

(۶۱۵) مَعَ الْقَصْرِ شَدِّدْ يَاءَ قَاسِيَةً شَفَا
ش

وَ اَرْجُلِكُمْ بِالنَّصْبِ عَمَّا رِضًا عَلَا
عم ر ع

مَعَ الْقَصْرِ	شَدِّدْ	يَاءَ قَاسِيَةً	شَفَا
قصر کے ساتھ	مشدد کر	قَاسِيَةً کی یاء	شفا دی

وَ اَرْجُلِكُمْ	بِالنَّصْبِ	عَمَّا	رِضًا	عَلَا
وَ اَرْجُلِكُمْ	نصب کے ساتھ	عام ہوا	پسندیدگی	بلند ہوا

مع حذف الف قَاسِيَةً کی یاء کو (حمزہ و کسائی کے لئے قَسِيَّةً) مشدد پڑھو۔ (اور باقی کے لئے بالالف و تخفیف یاء)

اور وَ اَرْجُلِكُمْ لام کے نصب کے ساتھ (نافع شامی کسائی حفص کے لئے وَ اَرْجُلَكُمْ) ایسی پسندیدگی پر عام ہوا ہے جو نہایت عالی ہے (اور باقی کے لئے لام کا کسرہ ہے)

(۶۱۶) وَفِي رُسْلُنَا مَعْ رُسْلُكُمْ ثُمَّ رُسْلُهُمْ

وَ فِي سُبْلَنَا فِي الضَّمِّ الْاِسْكَانُ حُصِّلَا
ح

وَفِي	رُسْلُنَا	مَعْ	رُسْلُكُمْ	ثُمَّ	رُسْلُهُمْ
اور میں	رُسُلُنَا	ساتھ	رُسُلُكُمْ	پھر	رُسُلُهُمْ

وَفِي	سُبْلَنَا	فِي	اَلضَّمِّ	اَلْاِسْكَانُ	حُصِّلَا
اور میں	سُبُلَنَا	میں	ضمہ	سکون	حاصل کیا گیا

لفظ رُسْلُنَا۔ رُسْلُكُمْ۔ رُسْلُهُمْ اور سُبْلَنَا جہاں بھی ہوں سب میں (بصری کے لئے) سین اور باء کے ضمہ میں

سکون حاصل کیا گیا ہے۔(باقی ضمہ کے ساتھ رُسُلُنَا۔ رُسُلُکُمْ۔ رُسُلُهُمْ اور سُبُلَنَا پڑھتے ہیں)۔

٦١٧ وَفِي كَلِمَاتِ السُّحْتِ عَمَّ نُهًى فَتًى
عم ن ف

وَكَيْفَ أَتَى أُذْنٌ بِهِ نَافِعٌ تَلَا

وَفِي	كَلِمَاتِ	السُّحْتِ	عَمَّ	نُهًى	فَتًى
اور میں	کلمات	السُّحْتِ	عام ہوا	غایات	نوجوان

وَكَيْفَ	أَتَى	أُذْنٌ	بِهِ	نَافِعٌ	تَلَا
اور کسی طرح	آئے	أُذْنٌ	اس کے ساتھ	نافع	پڑھا

اور السُّحْتِ کے الفاظ میں حاء کا سکون (شامی، نافع، عاصم، حمزہ کے لئے) ایک جوان کی غایات میں عام ہوا ہے۔ اور لفظ اُذْنٌ خواہ کسی طرح آئے نافع نے سکون ذال کے ساتھ تلاوت کیا ہے (باقی دونوں کلمات میں بجائے سکون ضمہ پڑھتے ہیں یعنی السُّحُتِ اور اُذُنٌ)

٦١٨ وَرُحْمًا سِوَى الشَّامِيْ وَنُذْرًا صِحَابُهُمْ
صحاب

حَمَوْهُ وَنُكْرًا شَرْعُ حَقٍّ لَهُ عُلَا
ح ش حق ل ع

وَرُحْمًا	سِوَى الشَّامِيْ	وَنُذْرًا	صِحَابُهُمْ
اور رُحْمًا	شامی کے علاوہ	اور نُذْرًا	ان کے رفقاء

حَمَوْهُ	وَنُكْرًا	شَرْعُ حَقٍّ	لَهُ	عُلَا
انہوں نے اس کی حمایت کی	اور نُكْرًا	حق کا طریقہ	اس کے لیے	بلندی

اور وَ اَقْرَبَ رُحْمًا کو شامی کے ماسوئی نے سکون حاء کے ساتھ پڑھا ہے۔ (اور شامی نے ضمہ کے ساتھ رُحُمًا) اَوْ نُذْرًا (مرسلات) میں ذال کے اسکان کی مرموزین صحاب اور بصری نے حمایت کی ہے (باقی ضمہ اَوْ نُذُرًا

پڑھتے ہیں)

اور نُکُرًا (کہف میں دو جگہ طلاق میں ایک جگہ) بسکون کاف (حمزہ کسائی مکی بصری ہشام اور حفص کے لئے) ایک ایسا طریقہ حق ہے جس میں بلندی ہے۔ (باقی کے لئے ضمہ نُکُرًا ہے)

٦١٩ وَنُكْرٍ دَنَا وَالْعَيْنَ فَارْفَعْ وَعَطْفَهَا
رِضًى وَالْجُرُوْحَ ارْفَعْ رِضًى نَفَرٍ مَلَا

وَعَطْفَهَا	فَارْفَعْ	وَالْعَيْنَ	دَنَا	وَنُكْرٍ
اور اس کے معطوفات	پس تو رفع دے	اور اَلْعَيْنَ	قریب ہوا	اور نُکْرٍ

مَلَا	نَفَرٍ	رِضًى	اِرْفَعْ	وَالْجُرُوْحَ	رِضًى
اشراف	جماعت	پسند کیا ہوا	رفع دے	وَالْجُرُوْحَ	پسندیدہ

اور لفظ نُکْرٍ قمر میں (مکی کے لئے) سکون کاف کے ساتھ قریب ہوا (باقی نے بضم کاف نُکُرٍ پڑھا)

اور اَلْعَيْنَ بِالْعَيْنِ (الآیۃ) میں اَلْعَيْنَ میں اس کے تین معطوفات کو پسندیدگی کے لحاظ سے (کسائی کے لئے) مرفوع پڑھو یعنی اَلْعَيْنُ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفُ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنُ بِالْاُذُنِ وَالسِّنُّ بِالسِّنِّ۔ باقی سب ان الفاظ کو منصوب پڑھتے ہیں یعنی اَلْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ)

اور وَالْجُرُوْحُ کو اس اشراف کی جماعت (کسائی مکی بصری شامی) کے لئے مرفوع پڑھو جو پسندیدہ حالت میں ہے (باقی منصوب وَالْجُرُوْحَ پڑھتے ہیں)

٦٢٠ وَحَمْزَةُ وَلْيَحْكُمْ بِكَسْرٍ وَنَصْبِهِ
يُحَرِّكُهُ يَبْغُوْنَ خَاطَبَ كُمَّلَا

وَنَصْبِهِ	بِكَسْرٍ	وَلْيَحْكُمْ	وَحَمْزَةُ
اور اپنے نصب	کسرہ کے ساتھ	وَلْيَحْكُمْ	اور حمزہ

يُحَرِّكُهُ	يَبْغُوْنَ	خَاطَبَ	كُمَّلَا
اسے حرکت دیتا ہے	يَبْغُوْنَ	اس نے خطاب کیا	کاملین

اور امام حمزہ وَلْيَحْكُمْ میں لام کا کسرہ اور میم کے نصب کے ساتھ پڑھتے ہیں یعنی وَلِيَحْكُمَ۔ دراں حالیکہ اس میم کو حرکت نصب دیتے ہیں (باقی بسکون لام اور بسکون میم پڑھتے ہیں)

لفظ يَبْغُوْنَ نے کاملوں کو خطاب کیا ہے (یعنی شامی نے خطاب تَبْغُوْنَ باقی نے غائب پڑھا ہے)۔

(۶۲۱) وَقَبْلَ يَقُوْلُ الْوَاوُ غُصْنٌ وَرَافِعٌ
غ
سِوَى ابْنِ الْعَلَا مَنْ يَرْتَدِدْ عَمَّ مُرْسَلَا
عم

وَقَبْلَ	يَقُوْلُ	الْوَاوُ	غُصْنٌ	وَرَافِعٌ
اور پہلے	يَقُوْلُ	واو ہے	شاخ	اور رفع دینے والا

سِوَى ابْنِ الْعَلَا	مَنْ يَّرْتَدِدْ	عَمَّ	مُرْسَلَا
ابن العلا کے سوا	مَنْ يَّرْتَدِدْ	عام ہوا	مطلقاً

اور يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے پہلے (کوفیین وبصری کے لئے) واو ایک شاخ کی طرح زائد ہے۔ (باقی کے لئے محذوف ہے) اور سوائے بصری کے باقی اس يَقُوْلُ کو رفع دیتے ہیں (اور بصری نصب پڑھتے ہیں) حاصل یہ کہ تین قراءات ہوئیں (۱) وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ کوفیین (۲) وَيَقُوْلَ الَّذِيْنَ بصری (۳) يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نافع۔ مکی۔ شامی۔

اور مَنْ يَّرْتَدِدْ دو دالوں کے ساتھ کہ پہلی مکسور دوسری ساکن ہے۔ (نافع وشامی کے لئے مصاحف مدینہ وشام کے مطابق) مطلقاً عام ہوئی ہے۔ (باقی کے لئے آگے بیان کرتے ہیں)

(۶۲۲) وَحَرِّكْ بِالْاِدْغَامِ لِلْغَيْرِ دَالَهُ
وَبِالْخَفْضِ وَالْكُفَّارَ رَاوِيهِ حَصَّلَا
ح ر

وَحُرِّكَ	بِالْإِدْغَامِ	لِلْغَيْرِ	دَالُهُ
اور حرکت دیا گیا	ادغام کی وجہ سے	ماسوا کیلئے	اس کی دال
وَبِالْخَفْضِ	وَالْكُفَّارَ	رَاوِيهِ	حَصَّلَا
اور جر کے ساتھ	وَالْكُفَّارَ	اس کا راوی	حاصل کیا

اور باقیوں کے لئے ادغام کی وجہ سے ایک دال ہے (جو حرکت فتحہ دی گئی ہے مَنْ يَّرْتَدَّ جیسا کہ مصاحف مکہ وعراق کا رسم ہے) اور وَالْكُفَّارَ کو جر کے ساتھ اس کے راوی (کسائی وبصری نے وَالْكُفَّارِ) حاصل کیا ہے (باقی نے نصب پڑھا ہے)۔

(۶۲۳) وَبَا عَبَدَ اضْمُمْ وَاخْفِضِ التَّاءَ بَعْدُ فُزْ
ف
رِسَالَتَهُ اجْمَعْ وَاكْسِرِ التَّا كَمَا اعْتَلَا
ك ا

وَبَا عَبَدَ	اُضْمُمْ	وَاخْفِضْ	اَلتَّاءَ	بَعْدُ	فُزْ
اور عَبَدَ کی باء	تو ضمہ دے	اور جر دے	تاء	بعد	تو کامیاب ہو
رِسَالَتَهُ	اِجْمَعْ	وَاكْسِرْ	اَلتَّا	كَمَا	اِعْتَلَا
رِسَالَتَهُ	جمع پڑھ	اور تو کسرہ دے	تاء	جیسا کہ	بلند ہوا

(۶۲۴) صَفَا وَتَكُونَ الرَّفْعُ حَجَّ شُهُودُهُ
ص ح ش
وَعَقَّدْتُّمُ التَّخْفِيفُ مِنْ صُحْبَةٍ وِلَا
صحبة

صَفَا	وَتَكُونَ	اَلرَّفْعُ	حَجَّ	شُهُودُهُ
پاک ہو گیا	اور تَكُونَ	رفع	غالب ہوئے	اس کے شاھدین

وَعَقَّدْتُّمْ	اَلتَّخْفِيفُ	مِنْ	صُحْبَةٍ	وِلَا
اور عَقَّدْتُّمْ	تخفیف	سے	اصحاب	اتباع والے

(۶۲۵) وَفِي الْعَيْنِ فَامْدُدْ مُقْسِطًا فَجَزَاءُ نَوْ

وِنُوْ مِثْلِ مَا فِي خَفْضِهِ الرَّفْعُ ثُمَّلَا

وَفِي	اَلْعَيْنِ	فَامْدُدْ	مُقْسِطًا	فَجَزَاءُ	نَوِّنُوْ
اور میں	عین	پس مد کر	انصاف والا	فَجَزَاءُ	اسے تنوین دو

مِثْلُ مَا	فِي	خَفْضِهِ	اَلرَّفْعُ	ثُمَّلَا
مِثْلُ مَا	میں	اس کا جر	رفع	مصلحین

اور وَعَبَدَ الطَّاغُوْتِ کی باء کو ضمہ دو۔ اور تاء کو جو اس کے بعد ہے (حمزہ کے لئے) جر دو اور کامیاب رہو (باقی کے لئے باء کو فتحہ اور تاء کو نصب دو یعنی وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ)

فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ کو (شامی، نافع شعبہ کے لئے) جمع پڑھو اور تاء کو کسرہ دو (یعنی رِسَالَاتِهٖ) جیسا کہ پاکیزگی کے اعتبار سے یونہی بلند ہوا ہے (باقی مفرد منصوب پڑھتے ہیں)

اور وَحَسِبُوْٓا اَنْ لَّاتَكُوْنَ میں رفع کے شاہدین (بصری۔حمزہ۔کسائی اَنْ لَّاتَكُوْنُ کے ساتھ) غالب ہوئے۔ (باقی منصوب پڑھتے ہیں)

اور بِمَا عَقَدْتُّمُ میں ایسے اصحاب سے جو اتباع والے ہیں۔(حمزہ، کسائی، شعبہ اور ابن ذکوان) قاف میں تخفیف (اور باقی سے تشدید) مروی ہے۔ یعنی عَقَّدْتُّمْ

اور عَقَدْتُّمْ کی عین میں (ابن ذکوان کے لئے) الف مدہ پڑھو۔ یعنی عَاقَدْتُّمْ اس حالت میں کہ تم انصاف والے ہو۔

اور فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ میں فَجَزَآءٌ میں (کوفیین کے لئے) تنوین اور مِثْلُ پر اس کے جر کی بجائے رفع پڑھو اس حالت میں کہ تم مصلحین ہو۔ (باقی بغیر تنوین اور جر پڑھتے ہیں یعنی فَجَزَآءُ مِثْلِ۔)

(۶۲۶) وَ كَــفَّـــارَةٌ نَـوِّنْ طَـعَــامِ بِـرَفْعِ خَـفْ
ضِـهِ دُمْ غِـنًـى وَاقْـصُـرْ قِـيَـامًـا لَـهُ مُلَا
د غ ل م

وَ كَفَّارَةٌ	نَوِّنْ	طَعَامِ	بِرَفْعِ	خَفْضِهِ
اور كَفَّارَةٌ	تنوین دے	طَعَامِ	رفع کے ساتھ	اس کا جر

دُمْ	غِنًى	وَاقْصُرْ	قِيَامًا	لَهُ	مُلَا
تو ہمیشہ رہ	مستغنی	اور تو قصر کر	قِيَامًا	اس کے لئے	چادریں

اور كَفَّارَةٌ کو تنوین کے ساتھ پڑھو۔ اور طَعَامُ کو اس کے جر کی بجائے رفع کے ساتھ (مکی کوفیین بصری کے لئے) تو ہمیشہ مستغنی رہ۔ (باقی بغیر تنوین اور جر کے ساتھ كَفَّارَةُ طَعَامِ پڑھتے ہیں)

اور قِيَـامًـا کو (شامی کے لئے) قصر کے ساتھ قِيَمًا (باقی کے لئے مد کے ساتھ) پڑھو کہ اس کے لئے بڑے دلائل ہیں۔

(۶۲۷) وَضَـمَّ اسْتُـحِـقَّ افْتَـحْ لِـحَـفْـصٍ وَكَـسْـرَهُ
وَفِـي الْأَوْلَيَـانِ الْأَوَّلِيْـنَ فَـطِـبْ صِـلَا
ف ص

وَضَمَّ	اُسْتُحِقَّ	اِفْتَحْ	لِحَفْصٍ	وَكَسْرَهُ
اور ضمہ	اُسْتُحِقَّ	تو فتحہ دے	حفص کیلئے	اور اس کا کسرہ

وَفِي	الْاَوْلَيَانِ	الْاَوَّلِيْنَ	فَطِبْ	صِلَا
اور میں	الْاَوْلَيَانِ	الْاَوَّلِيْنَ	پس تو عمدہ ہو	آگ

الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ میں تاء مضمومہ کو اور حاء مکسورہ کو حفص کے لئے مفتوح پڑھو۔ (اور باقین الَّذِيْنَ اسْتُحِقَّ پڑھتے ہیں)

اور عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيَانِ میں الْاَوَّلِيْنَ (حمزہ شعبہ کے لئے) ہے۔ پس تو ذہانت کے اعتبار سے عمدہ ہو۔

(۶۲۸) وَضَمَّ الْغُيُوْبِ يَكْسِرَانِ عُيُوْنًا بِ الْ

عُيُوْنِ شُيُوْخًا دَانَهُ صُحْبَةٌ مِلَا

م صحبة د

وَضَمَّ الْغُيُوْبِ	يَكْسِرَانِ	عُيُوْنًا	الْعُيُوْنِ
اور اَلْغُيُوْبِ کا ضمہ	وہ دونوں کسرہ دیتے ہیں	عُيُوْنًا	الْعُيُوْنِ
شُيُوْخًا	دَانَهُ	صُحْبَةٌ	مِلَا
شُيُوْخًا	اسے اپنا دین بنایا	دوستوں	بھرے ہوئے

اور وہ دونوں یعنی حمزہ وشعبہ اَلْغُيُوْبِ کی غین مضمومہ کو کسرہ (یعنی اَلْغِيُوْبِ) پڑھتے ہیں۔

اور عُيُوْنٍ یا اَلْعُيُوْنِ جہاں بھی ہوں اور شُيُوْخًا (غافر) کو (مکی، حمزہ، کسائی شعبہ ابن ذکوان نے عین اور شین مضمومہ کو کسرہ دیا ہے یعنی عِيُوْنِ۔ اَلْعِيُوْنِ اور شِيُوْخًا گویا) علم سے بھرے ہوئے چند دوستوں نے اس کو اپنا دین بنایا ہے (باقی نے ضمہ پڑھا ہے)

(۶۲۹) جُيُوْبِ مُنِيْرٌ دُوْنَ شَكٍّ وَسَاحِرٌ

م د ش

بِسِحْرٌ بِهَا مَعَ هُوْدَ وَالصَّفِّ شَمْلَلَا

ش

جُيُوْبِ	مُنِيْرٌ	دُوْنَ شَكٍّ	وَسَاحِرٌ
جُيُوْبِ	روشن	شک کے بغیر	اور سَاحِرٌ

بِسِحْرٌ	بِهَا	مَعَ	هُوْدَ	وَالصَّفِّ	شَمْلَلَا
سِحْرٌ کیساتھ	اس میں	ساتھ	ہود	اور الصف	سرعت کی ہے

اور لفظ جُيُوْبِ (نور) (ابن ذکوان، مکی، حمزہ، کسائی کے لئے بکسر جیم جِيُوْبِ) بلاشک روشن ہے۔ (باقی بضم جیم

پڑھتے ہیں)

اور لفظ سِحْرٌ بکسر سین وسکون حاء میں (حمزہ وکسائی کے لئے) سَاحِرٌ اس سورت اور ہود اور صف میں سرعت کے ساتھ آیا ہے۔

(۶۳۰) وَخَاطَبَ فِي هَلْ يَسْتَطِيعُ رُوَاتُهُ
ر
وَ رَبَّكَ رَفْعُ الْبَاءِ بِالنَّصْبِ رُتِّلَا
ر

وَخَاطَبَ	فِي	هَلْ يَسْتَطِيعُ	رُوَاتُهُ
اور خطاب پڑھا	میں	هَلْ يَسْتَطِيعُ	اس کے راویوں
وَرَبُّكَ	رَفْعُ الْبَاءِ	بالنَّصْبِ	رُتِّلَا
اور رَبُّكَ	باء کا رفع	نصب کے ساتھ	پڑھا گیا ہے

اور هَلْ يَسْتَطِيعُ کو (کسائی کے لئے) اس کے راویوں نے خطاب کے ساتھ پڑھا ہے اور اس کے بعد لفظ رَبُّكَ میں (کسائی کے لئے) باء کا رفع نصب کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ (یعنی هَلْ تَسْتَطِيعُ رَبَّكَ)

(۶۳۱) وَيَوْمَ بِرَفْعٍ خُذْ وَاِنِّيْ ثَلَاثُهَا
خ
وَلِيْ وَيَدِيْ اُمِّيْ مُضَافَاتُهَا الْعُلَا

وَيَوْمَ	بِرَفْعٍ	خُذْ	وَاِنِّيْ	ثَلَاثُهَا
اور يَوْمَ	رفع کے ساتھ	لو	اور اِنِّيْ	اس کے تینوں
وَلِيْ	وَيَدِيْ	اُمِّيْ	مُضَافَاتُهَا	الْعُلَا
وَلِيْ	اور يَدِيْ	اُمِّيْ	اس کی اضافت	عالیہ

اور هٰذَا يَوْمُ میں (چھ قاریوں کے لئے) میم کو رفع کے ساتھ لو (اور نافع نصب يَوْمَ پڑھتے ہیں)۔

اور اس سورت کی یاءات اضافت عالیہ اِنِّیْ تین جگہ اور لِیْ اور یَدِیْ اور اُمِّیْ میں ہیں۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات اضافت	فتح	ساکن
۱	اِنِّیَ اَخَافُ اللّٰہُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۲	وَ اِنِّیَ اُرِیْدُ	نافع	باقین
۳	فَاِنِّیَ اُعَذِّبُہٗ	نافع	باقین
۴	لِیَ اَنْ اَقُوْلَ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۵	یَدِیَ اِلَیْکَ	نافع۔بصری۔حفص	باقین
۶	اُمِّیَ اِلٰھَیْنِ	نافع۔بصری۔شامی۔حفص	باقین

﴿یاء زائدہ﴾

وَاخْشَوْنِ بصری وصلاً اثبات وقفاً حذف باقین حالین میں حذف کرتے ہیں۔

سُوْرَۃُ الْاَنْعَامِ (۴۹)

(۶۳۲) وَصُحْبَۃٌ یُصْرَفُ فَتْحُ ضَمٍّ وَّرَاؤُہٗ
صحبۃ

بِکَسْرٍ وَّذَکِّرْ لَمْ یَکُنْ شَاعَ وَانْجَلَا
ش

وَصُحْبَۃٌ	یُصْرَفُ	فَتْحُ ضَمٍّ	وَّرَاؤُہٗ
اور ساتھیوں	یُصْرَفُ	ضمہ کا فتحہ	اور اس کی راء

بِکَسْرٍ	وَذَکِّرْ	لَمْ یَکُنْ	شَاعَ	وَانْجَلَا
کسرہ کے ساتھ	اور مذکر پڑھ	لَمْ یَکُنْ	شائع ہوا	اور ظاہر ہوا

اورمرموزین صحبہ نے مَنْ يُّصْرَفْ میں یاء مضمومہ کوفتحہ اوراس کی راءکوکسرہ کے ساتھ پڑھا ہے(یعنی مَنْ يَّصْرِفْ
اور باقی مضارع مجہول پڑھتے ہیں)
اور لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ میں فعل کو(حمزہ کسائی کے لئے لَمْ يَكُنْ)مذکر پڑھو کہ یہ تذکیر شائع اورروشن ہوئی ہے۔

(۶۳۳) وَفِتْنَتُهُمْ بِالرَّفْعِ عَنْ دِيْنٍ كَامِلٍ
وَبَارَبِّنَا بِالنَّصْبِ شَرَّفَ وُصَّلَا

دِيْنٍ كَامِلٍ	عَنْ	بِالرَّفْعِ	وَفِتْنَتُهُمْ
دین کامل	سے	رفع کے ساتھ	اورفِتْنَتُهُمْ
وُصَّلَا	شَرَّفَ	بِالنَّصْبِ	وَبَارَبِّنَا
واصلین	شرف بخشا	نصب کے ساتھ	اور رَبِّنَا کی باء

اور فِتْنَتُهُمْ (حفص کی شامی کے لئے)رفع کے ساتھ ایک کامل کے دین سے مروی ہے(باقی نصب کے ساتھ
فِتْنَتَهُمْ پڑھتے ہیں)
اور وَاللّٰهِ رَبِّنَا کی باء نے نصب کے ساتھ(یعنی حمزہ کسائی کے لئے رَبَّنَا)واصلین کوشرف بخشا ہے(باقی جر سے
پڑھتے ہیں)

(۶۳۴) نُكَذِّبُ نَصْبُ الرَّفْعِ فَازَ عَلِيْمُهُ
وَفِيْ وَنَكُوْنَ انْصِبْهُ فِيْ كَسْبِهِ عُلَا

عَلِيْمُهُ	فَازَ	نَصْبُ الرَّفْعِ	نُكَذِّبُ
اس کا جاننے والا	کامیاب ہوا	رفع کا نصب	نُكَذِّبُ

عُلَا	كَسْبِهِ	فِيْ	اِنْصِبْهُ	وَنَكُوْنَ	وَفِيْ
عالی ہے	اس کا حصول	میں	تو اسے نصب دے	وَنَكُوْنَ	اور میں

وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ میں نُكَذِّبَ پر رفع کی بجائے نصب (حمزہ وحفص کے لئے) جاننے والا کامیاب ہوا۔اور وَنَكُوْنَ میں اسکے رفع کو نصب پڑھو۔(حمزہ شامی حفص کے لئے) کیونکہ اسکے حصول میں بلندی ہے۔

تین قراءات ہوئیں:(۱) وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ حمزہ۔حفص(۲) وَلَا نُكَذِّبُ بِاٰيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ شامی(۳) وَلَا نُكَذِّبُ بِاٰيَاتِ رَبِّنَا وَ نَكُوْنُ باقین

(۶۳۵) وَلَلدَّارُ حَذْفُ اللَّامِ الْاُخْرَى ابْنُ عَامِرٍ

وَالْاٰخِرَةُ الْمَرْفُوْعُ بِالْخَفْضِ وُكِّلَا

وَلَلدَّارُ	حَذْفُ اللَّامِ	اَلْاُخْرٰى	اِبْنُ عَامِرٍ
وَلَلدَّارُ	لام کا حذف	دوسرا	ابن عامر
وَالْاٰخِرَةُ	اَلْمَرْفُوْعُ	بِالْخَفْضِ	وُكِّلَا
اور اَلْاٰخِرَةُ	رفع دیا گیا	جر کے ساتھ	سپرد کیا گیا

اور وَلَلدَّارُ میں ابن عامر کے لئے دوسرے لام کا حذف ہے۔اور اَلْاٰخِرَةُ جو مرفوع ہے۔شامی کے لئے جر کے ساتھ سپرد کیا گیا ہے یعنی شامی وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ پڑھتے ہیں۔مصاحف شام میں ایک لام مرسوم ہے۔باقی وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ پڑھتے ہیں۔

(۶۳۶) وَعَمَّ عُلًا لَا يَعْقِلُوْنَ وَتَحْتَهَا
عم ع

خِطَابًا وَقُلْ فِي يُوْسُفٍ عَمَّ نَيْطَلَا
عم ن

وَعَمَّ	عُلًا	لَا يَعْقِلُوْنَ	وَتَحْتَهَا
اور عام ہوا	بلندی	لَا يَعْقِلُوْنَ	اور اس کے نیچے

خِطَابًا	وَقُلْ	فِي	يُوسُفٍ	عَمَّ	نَيْطَلَا ¹
خطاب	اور کہہ تو	میں	یوسف	عام ہوا	دودھ ناپنے والا برتن

اور (نافع، شامی حفص کے لئے) بلندی میں اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ یہاں اور اسکے نیچے اعراف میں خطاب کے اعتبار سے عام ہوا ہے۔ اور یوسف میں وہ خطاب اَفَلَا تَـعْـقِـلُوْنَ میں ایک حصہ ہونے کے اعتبار سے (نافع شامی عاصم کے لئے) عام ہوا ہے۔ (باقی غائب پڑھتے ہیں)۔

٦٣٧ وَيَـاسِيْـنَ مِـنْ اَصْـلٍ وَلَا يُـكَـذِبُوْنَكَ الْ

خَـفِيْفُ اَتـٰـى رُحْـبًـا وَطَـابَ تَـاَوُّلَا

وَيَاسِيْنَ	مِنْ	اَصْلٍ	وَلَا يُكَذِبُوْنَكَ	اَلْخَفِيْفُ
اور یٰسین	سے	اصل	وَلَا يُكَذِبُوْنَكَ	خفیف

اَتٰى	رُحْبًا	وَطَابَ	تَاَوُّلَا
آیا ہے	وسعت	اور عمدہ ہوا	تاویل

اور سورہ یٰسین میں اَفَلَا تَـعْـقِـلُوْنَ میں خطاب (ابن ذکوان و نافع کے لئے) ایک اصل سے ثابت ہے۔ (اور باقی غائب پڑھتے ہیں)

﴿توضیح قراءت﴾

شمار	سورۃ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ	اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ
۱	انعام	نافع۔شامی۔حفص	باقین
۲	اعراف	نافع۔شامی۔حفص	باقین
۳	یوسف	نافع۔شامی۔عاصم	باقین
۴	یٰسٓ	ابن ذکوان۔نافع	باقین

¹ ڈول

اور وَلَا يَكْذِبُوْنَكَ (نافع کسائی کے لئے) بتخفیف ذال وسکون کاف وسعت کے ساتھ آیا ہے۔ اور تاویل کے لحاظ سے عمدہ ہوا ہے (باقی بتشدید ذال اور بفتح کاف وَلَا يُكَذِّبُوْنَكَ پڑھتے ہیں)

٦٣٨ اَرَيْتَ فِي الِاسْتِفْهَامِ لَا عَيْنَ رَاجِعٌ
وَعَنْ نَافِعٍ سَهِّلْ وَكَمْ مُبْدِلٍ جَلَا

راجع	عَيْنَ	لَا	الِاسْتِفْهَامِ	فِي	اَرَيْتَ
لوٹنے والا	عین کلمہ	نہیں	استفہام	میں	اَرَيْتَ

جَلَا	مُبْدِلٍ	وَكَمْ	سَهِّلْ	نَافِعٍ	وَعَنْ
ظاہر ہوا	ابدال کرنے والا	اور کتنے	تسہیل کر	نافع	اور سے

اَرَءَيْتَ — اَرَءَيْتَكُمْ — اَفَرَءَيْتُمْ وغیرہ استفہام کے ساتھ ہو تو (کسائی کے لئے) عین کلمہ یعنی ہمزۂ ثانیہ پڑھنے میں لوٹنے والا نہیں ہے (یعنی بحذف ہمزہ پڑھیں گے اَرَيْتَ — اَرَيْتَكُمْ — اَفَرَيْتُمْ) اور نافع کے لئے اس ہمزہ میں تسہیل کر اور (ورش کے لئے) کتنے ہی اہل ادا الف سے بدل کر مد مشبع کرتے ہوئے ظاہر ہوئے ہیں (یعنی اَرَآيْتَ — اَرَآيْتَكُمْ اور اَفَرَآيْتُمْ اور باقین بتحقیق ہمزہ پڑھتے ہیں۔ گویا چار قراءتیں ہوئیں جن میں سے ورش کے لئے دو وجہ تسہیل اور ابدال ہیں)۔

٦٣٩ اِذَا فُتِحَتْ شَدِّدْ لِشَامٍ وَهٰهُنَا
فَتَحْنَا وَفِي الْاَعْرَافِ وَاقْتَرَبَتْ كِلَا

وَهٰهُنَا	لِشَامٍ	شَدِّدْ	اِذَا فُتِحَتْ
اور یہاں	شامی کیلئے	مشدد کر	اِذَا فُتِحَتْ

كِلَا	وَاقْتَرَبَتْ	الْاَعْرَافِ	وَفِي	فَتَحْنَا
محفوظ کیا	اور اِقْتَرَبَتْ	الاعراف	اور میں	فَتَحْنَا

اور شامی کے لئے اِذَا فُتِّحَتْ کی تاء کو انبیاء میں اور فَتَّحْنَا کی تاء کو یہاں اور لَفَتَّحْنَا اعراف میں اور فَتَّحْنَا سورۃ اقتربت یعنی قمر میں غرض تمام میں مشدد (اور باقی کے لئے مخفف یعنی فُتِحَتْ۔ فَتَحْنَا۔ لَفَتَحْنَا اور فَتَحْنَا) پڑھو۔

(٦٤٠) وَ بِالْغُدْوَةِ الشَّامِيُّ بِالضَّمِّ هٰهُنَا
وَعَنْ اَلِفٍ وَاوٌ وَفِي الْكَهْفِ وَصَّلَا

هٰهُنَا	بِالضَّمِّ	اَلشَّامِيُّ	وَبِالْغُدْوَةِ
یہاں	ضمہ کے ساتھ	شامی	اور بِالْغُدْوَةِ

وَصَّلَا	اَلْكَهْفِ	وَفِيْ	اَلِفٍ وَاوٌ	وَعَنْ
پہنچایا ہے	الکھف	اور میں	الف کے بجائے واؤ	اور سے

اور شامی نے بِالْغَدَاةِ کو یہاں اور کہف میں بضم غین وسکون دال اور بجائے الف کے واؤ مفتوحہ سے پہنچایا ہے۔ یعنی بِالْغُدْوَةِ باقی بفتح غین ودال اور الف کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

(٦٤١) وَاِنَّ بِفَتْحٍ عَمَّ نَصْرًا وَبَعْدُ كَمْ
ك ن عم
نَمَا يَسْتَبِيْنَ صُحْبَةٌ ذَكَّرُوْا وِلَا
صحبة ن

كَمْ	وَبَعْدُ	نَصْرًا	عَمَّ	بِفَتْحٍ	وَاِنَّ
کتنا	اور اس کے بعد	مدد	عام ہوا	فتحہ کے ساتھ	اور اِنَّ

وِلَا	ذَكَّرُوْا	صُحْبَةٌ	يَسْتَبِيْنَ	نَمَا
اتباع	مذکر پڑھا	ساتھیوں	يَسْتَبِيْنَ	بلند ہوا

اور اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ میں اَنَّ (نافع شامی عاصم کے لئے) بفتح ہمزہ مدد کئے جانے کے اعتبار سے عام ہوا ہے۔ (باقی بالکسر اِنَّهٗ پڑھتے ہیں) اور اس کے بعد فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ میں (شامی، عاصم کے لئے) ہمزہ کا فتحہ کتنا بلند ہوا ہے۔ (اور باقین نے بالکسر فَاِنَّهٗ پڑھا ہے)

اور وَلِيَسْتَبِينَ کو حمزہ' کسائی' شعبہ نے اتباع نقل میں مذکر (اور باقین نے مؤنث وَ لِتَسْتَبِينَ) پڑھا ہے۔

(۶۴۲) سَبِيلَ بِرَفْعٍ خُذْ وَيَقْضِ بِضَمِّ سَا
خ
كِنٍ مَعَ ضَمِّ الْكَسْرِ شَدِّدْ وَاَهْمِلَا

سَبِيلَ	بِرَفْعٍ	خُذْ	وَيَقْضِ	بِضَمِّ سَاكِنٍ
سَبِيلَ	رفع کیساتھ	لو	اور يَقْضِ	ساکن کے ضمہ کے ساتھ

مَعَ ضَمِّ الْكَسْرِ	شَدِّدْ	وَاَهْمِلَا
کسرہ کے ضمہ کے ساتھ	مشدد کر	اور بے نقطہ پڑھو

سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ کے لام کو (غیر نافع کے لئے) رفع کے ساتھ (اور نافع کے لئے نصب کے ساتھ سَبِيلَ) لو۔ اور (عاصم' مکی نافع کے لئے) يَقْضِ میں قاف ساکن پر ضمہ پڑھو۔ مع ضاد مکسورہ پر ضمہ پڑھنے کے' اور ضاد کو مشدد و بے نقطہ پڑھو۔ یعنی يَقُصُّ الْحَقَّ (اور باقی نے يَقْضِ الْحَقَّ پڑھا ہے) رموز کا بیان آگے آتا ہے۔

(۶۴۳) نَعَمْ دُوْنَ اِلْبَاسٍ وَذَكَّرَ مُضْجِعًا
ن ا د
تَوَفَّاهُ وَ اسْتَهْوَاهُ حَمْزَةُ مُنْسِلَا

نَعَمْ	دُوْنَ اِلْبَاسٍ	وَذَكَّرَ	مُضْجِعًا
ہاں	تردد کے بغیر	اور مذکر پڑھا	امالہ کبریٰ

تَوَفَّاهُ	وَاسْتَهْوَاهُ	حَمْزَةُ	مُنْسِلَا
تَوَفَّاهُ	اور اِسْتَهْوَاهُ	حمزہ	فوقیت والا

ہاں یہ قراءت بلا کسی تردد کے ہے۔ (یہ شعر سابق سے متعلق ہے) اور امالہ کرتے ہوئے امام حمزہ نے تَوَفَّاهُ اور اِسْتَهْوَاهُ کو مذکر پڑھا ہے اس حال میں کہ وہ فوقیت والے ہیں (اور باقی تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا اور اِسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ بالتانیث پڑھتے ہیں)

(۶۴۴) مَعًا خُفْيَةً فِي ضَمِّهٖ كَسْرُ شُعْبَةٍ
وَاَنْجَيْتَ لِلْكُوْفِيِّ اَنْجٰى تَحَوَّلَا

كَسْرُ شُعْبَةٍ	ضَمِّهٖ	فِي	خُفْيَةً	مَعًا
شعبہ کا کسرہ	اس کا ضمہ	میں	خُفْيَةً	دونوں جگہ

تَحَوَّلَا	اَنْجٰى	لِلْكُوْفِيِّ	وَاَنْجَيْتَ
بدلا ہے	اَنْجٰى	کوفیین کیلئے	اور اَنْجَيْتَ

یہاں اور اعراف میں دونوں جگہ لفظ خُفْيَةً کے ضمہ میں شعبہ کے لئے کسرہ ہے یعنی خِفْيَةً۔ اور کوفیین کے لئے لفظ اَنْجَيْتَ، اَنْجٰى سے بدلا ہے (یعنی کوفیین لَئِنْ اَنْجٰنَا اور باقی لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا پڑھتے ہیں)

﴿نوٹ﴾ اَنْجٰنَا میں حمزہ۔ کسائی امالہ کرنے میں اپنے اصول پر ہیں۔

(۶۴۵) قُلِ اللّٰهُ يُنْجِيْكُمْ يُثَقِّلُ مَعْهُمْ
هِشَامٌ وَشَامٍ يُنْسِيَنَّكَ ثَقَّلَا

مَعْهُمْ	يُثَقِّلُ	قُلِ اللّٰهُ يُنْجِيْكُمْ
ان کے ساتھ	مشدد پڑھتا ہے	قُلِ اللّٰهُ يُنْجِيْكُمْ

ثَقَّلَا	يُنْسِيَنَّكَ	وَشَامٍ	هِشَامٌ
مشدد پڑھا	يُنْسِيَنَّكَ	اور شامی	ہشام

قُلِ اللّٰهُ يُنْجِيْكُمْ میں يُنْجِيْكُمْ کو کوفیین کے ساتھ ہشام بھی بتشدید جیم اور بفتح نون يُنَجِّيْكُمْ پڑھتے ہیں۔ (باقی بتخفیف جیم اور بسکون نون پڑھتے ہیں)

اور شامی وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ میں سین پر تشدید اور نون کو فتح دیتے ہیں۔ (یعنی يُنَسِّيَنَّكَ اور باقی بتخفیف سین اور بسکون نون پڑھتے ہیں)۔

(۶۴۶) وَحَــرْفَــیْ رَاٰی کُلًّا اَمِــلْ مُــزْنَ صُــحْبَةٍ
م صحبه

وَفِــیْ هَــمْــزِهٖ حُسْــنٌ وَفِــی الــرَّآءِ یُــجْتَلَا
ح ی

وَحَرْفَیْ رَاٰی	کُلًّا	اَمِلْ	مُزْنَ صُحْبَةٍ
اور رَاٰی کے دونوں حرف	تمام	امالہ کر	مصاحبوں کے بادل

وَفِیْ	هَمْزِهٖ	حُسْنٌ	وَفِیْ	اَلرَّآءِ	یُجْتَلَا
اور میں	اس کا ہمزہ	حسن ہے	اور میں	راء	دیکھا جاتا ہے

اور لفظ رَاٰی تمام قرآن میں اس کے دونوں حرفوں (راء و ہمزہ) میں (ابن ذکوان۔ حمزہ۔ کسائی۔ شعبہ کے لئے) امالہ کرو۔ یہ امالہ چند مصاحبوں کے لئے علمی سحاب ہے اور اس کے فقط ہمزہ میں نہ کہ راء میں (بصری کے امالہ میں) حسن ہے۔ اور سوسی کے لئے) راء میں بالخُلف امالہ دیکھا گیا ہے (خُلف کا ذکر آگے آتا ہے)

(۶۴۷) بِــخُــلْفٍ وَخُــلْفٌ فِیْهِــمَــا مَــعَ مُــضْــمَــرٍ

مُــصِــیْــبٌ وَعَــنْ عُــثْــمَــانَ فِــی الْــکُــلِّ قُــلِّلَا
م

بِخُلْفٍ	وَخُلْفٌ	فِیْهِمَا	مَعَ مُضْمَرٍ
اختلاف کے ساتھ	اور خُلف	ان دونوں میں	ضمیر کے ساتھ

مُصِیْبٌ	وَعَنْ	عُثْمَانَ	فِیْ	اَلْکُلِّ	قُلِّلَا
درست طریقہ اختیار کرنے والا	اور سے	عثمان	میں	تمام	تقلیل کی گئی

(بِــخُــلْفٍ شعر گذشتہ سے متعلق ہے) اور راء اور ہمزہ دونوں میں اس وقت جب کہ رَاٰی ضمیر کے ساتھ ہو (جیسے رَاٰهُ تو ابن ذکوان کے لئے) امالہ میں خُلف کے ساتھ قاری درست طریقہ اختیار کرنے والا ہے۔ اور عثمان ورش سے دونوں حرفوں میں لفظ رَاٰی میں تقلیل کی گئی ہے۔

(۶۴۸) وَقَبْلَ السُّكُوْنِ الرَّا اَمِلْ فِيْ صَفَا يَدٍ

ف ص ی

بِخُلْفٍ وَقُلْ فِي الْهَمْزِ خُلْفٌ يَقِيْ صِلَا

ی ص

يَدٍ	صَفَا	فِيْ	اَمِلْ	اَلرَّا	وَقَبْلَ السُّكُوْنِ
نعمت	پاکیزہ ہوئی	میں	امالہ کر	راء	اور سکون سے پہلے

صِلَا	يَقِيْ	خُلْفٌ	اَلْهَمْزِ	فِيْ	وَقُلْ	بِخُلْفٍ
آگ	حفاظت کرتا ہے	خُلف	ہمزہ	میں	اور کہہ تو	اختلاف کے ساتھ

اور لفظ رَاٰی ساکن سے پہلے واقع ہو۔ (جیسے رَاَی الْقَمَرَ) تو راء میں (شعبہ حمزہ کے لئے اور بالخُلف سوسی کے لئے) امالہ کرو۔ اس حالت میں کہ تم پاکیزہ نعمت میں ہو۔ اور اس وقت میں ہمزہ کے امالہ میں (سوسی و شعبہ کے لئے) خُلف ہے جو علم کی حفاظت کرتا ہے۔

﴿نوٹ﴾ سوسی کے لئے قبل الساکن دونوں حرفوں میں امالہ بالخُلف ہے۔ لیکن یاد رہے کہ دونوں میں امالہ یا فتح ایک ساتھ ہوگا۔ (ابوشامہ)

(۶۴۹) وَقِفْ فِيْهِ كَالْاُوْلٰى وَنَحْوُرَاَتْ رَاَوْا

رَاَيْتَ بِفَتْحِ الْكُلِّ وَقْفًا وَمَوْصِلَا

رَاَوْا	رَاَتْ	وَنَحْوُ	كَالْاُوْلٰى	فِيْهِ	وَقِفْ
رَاَوْا	رَاَتْ	اور جیسے	پہلے کی طرح	اس میں	اور وقف کر

وَمَوْصِلَا	وَقْفًا	بِفَتْحِ الْكُلِّ	رَاَيْتَ
اور وصلاً	وقفاً	تمام کیلئے فتحہ کے ساتھ	رَاَيْتَ

اور لفظ رَاٰی جو قبل الساکن ہو جب اس پر وقف کرو تو اس میں حکم ایسا ہی ہے جیسے کہ پہلے کلمہ میں یعنی رَاٰكَوْ كَبًا وغیرہ میں تھا۔ اور رَاَتْ۔ رَاَوْا۔ رَاَيْتَ جیسے کلمات میں جن میں ہمزہ کے بعد ساکن غیر منفصل ہو تو وقف و وصل میں تمام قراء کے لئے فتحہ کے ساتھ پڑھو۔

﴿توضیح قراءت﴾

رَاٰی میں فتحہ۔امالہ اور تقلیل پڑھنے والے

فتحہ		امالہ		تقلیل
رَ	اٰ	رَ	اٰ	
قالون	قالون	ابن ذکوان	ابن ذکوان	ورش
مکی	مکی	حمزہ	حمزہ	(راءاور ہمزہ دونوں میں)
ہشام	ہشام	کسائی	کسائی	
حفص	حفص	شعبہ	شعبہ	
دوری بصری	---	---	دوری بصری	
(سوسی وجہ اول)	---	(سوسی وجہ ثانی)	سوسی	

﴿نوٹ﴾ رَاٰی (ضمیر کے ساتھ جیسے رَاٰہُ۔ رَاٰكَ اور رَاٰھَـــا) کے کلمات میں تمام مذاہب وہی ہیں جو اوپر بیان ہوئے صرف ابن ذکوان کے لیے راء اور ہمزہ میں امالہ بالخلف ہے۔

رَاٰی (قبل ساکن جیسے رَاٰی الْقَمَرَ)

فتحہ		امالہ	
رَ	اٰ	رَ	اٰ
نافع	نافع	شعبہ	سوسی وجہ ثانی
مکی	مکی	حمزہ	شعبہ وجہ ثانی
شامی	شامی	(سوسی وجہ ثانی)	
حفص	حفص		
کسائی	کسائی		
---	حمزہ		
دوری بصری	دوری بصری		
(سوسی وجہ اول)	(سوسی وجہ اول)		
----	(شعبہ وجہ اول)		

(٦٥٠) وَخَـفَّفَ نُـوْنًـا قَبْلَ فِـي اللّٰـهِ مَنْ لَّـهٗ

بِـخُـلْفٍ اَتٰـى وَالْـحَـذْفُ لَـمْ يَكُ اَوَّلَا

وَخَفَّفَ	نُوْنًا	قَبْلَ	فِي اللّٰهِ	مَنْ	لَّهٗ
اور خفیف پڑھا	نون	پہلے	فِي اللّٰهِ	وہ	جس کیلئے

بِخُلْفٍ	اَتٰى	وَالْحَذْفُ	لَمْ يَكُ	اَوَّلَا
خُلف کے ساتھ	آیا ہے	اور محذوف	نہیں ہے	پہلا

اور اَتُحَآجُّوْنِّيْ جو فِي اللّٰهِ سے پہلے ہے اس کے نون کو (ابن ذکوان اور نافع نے بلا خُلف اور ہشام نے بالخُلف) اس قاری کے لئے جس کے لئے یہ بالخُلف آیا ہے خفیف پڑھا ہے۔(اور باقی نے نون کو اَتُحَآجُّوْنِّيْ مشدد پڑھا ہے) اور تخفیف کی قراءت میں نون محذوفہ پہلا نہیں (بلکہ دوسرا ہے کیونکہ ثِقل اس کی وجہ سے ہوا ہے)

(٦٥١) وَفِـيْ دَرَجَـاتِ الـنُّـوْنُ مَعْ يُـوْسُفٍ ثَـوٰى

وَوَالْـيَـسَـعَ الْـحَـرْفَـانِ حَـرِّكْ مُثَـقِّـلَا

وَفِيْ	دَرَجَاتِ	اَلنُّوْنُ	مَعْ يُوْسُفٍ	ثَوٰى
اور میں	دَرَجَاتِ	نون	یوسف کے ساتھ	قائم ہوا

وَوَالْيَسَعَ	اَلْحَرْفَانِ	حَرِّكْ	مُثَقِّلَا
اور وَالَّيْسَعَ	دونوں لفظ	تو حرکت دے	مشدد پڑھنے والا

اور نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ میں یہاں مع سورۂ یوسف کے دَرَجٰتٍ میں نون تنوین (کوفیین کے لئے) قائم ہوا ہے۔(باقی بغیر تنوین دَرَجٰتِ پڑھتے ہیں)

اور وَالَّيْسَعَ (یہاں اور صٓ میں) دونوں لفظوں میں لام کو حرکت فتحہ دو مشدد پڑھتے ہوئے۔

(۶۵۲) وَسَكِّنْ شِفَاءً وَاقْتَدِهْ حَذْفُ هَائِهِ

ش

شِفَاءً وَبِالتَّحْرِيكِ بِالْكَسْرِ كُفِّلَا

ش ك

وَسَكِّنْ	شِفَاءً	وَاقْتَدِهْ	حَذْفُ هَائِهِ
اور تو ساکن کر	شفاء	اور اِقْتَدِهْ	اس کی ھاء کا حذف

شِفَاءً	وَبِالتَّحْرِيكِ	بِالْكَسْرِ	كُفِّلَا
شفا	اور حرکت دینے کے ساتھ	کسرہ کی	ذمہ دار ٹھہرایا گیا

اور یاء کو ساکن پڑھو اس حالت میں کہ یہ بھی شفاء ہے۔ (یعنی حمزہ کسائی کے لئے وَالَّيْسَعَ اور باقی کے لئے وَ الْيَسَعَ ہے)

اور فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ کی ہاء سکتہ شفا ہونے کی حالت میں (حمزہ کسائی کیلئے بحالت وصل) حذف کرو (یعنی اِقْتَدِ اور باقی کے لئے ثابت رکھو) اور (ابن عامر کے لیے بروایت ہشام) کسرہ کی حرکت کو (بغیر صلہ کے یعنی اِقْتَدِهِ) ذمہ دارانہ بیان کیا گیا ہے۔

(۶۵۳) وَمُدَّ بِخُلْفٍ مَاجَ وَالْكُلُّ وَاقِفٌ

م

بِإِسْكَانِهِ يَذْكُو عَبِيرًا وَمَنْدَلَا

وَمُدَّ	بِخُلْفٍ	مَاجَ	وَالْكُلُّ	وَاقِفٌ
اور مد کر	خُلف کے ساتھ	مضطرب ہوا	اور تمام	وقف کرنے والا

بِإِسْكَانِهِ	يَذْكُو	عَبِيرًا	وَمَنْدَلَا
اس کے اسکان سے	مہکتا ہے	عنبر	اور مندل[1]

[1] عود ہندی

اور خُلف کے ساتھ ھاء کے کسرہ میں (ابن ذکوان کے لئے) مدکرو (اِقْتَدِہْ)۔ یہ خُلف جو کہ بین الرواۃ مضطرب ہے۔ (تیسیر میں صرف کسرہ موصولہ بیان کیا گیا ہے) اور قراء سبعہ تمام اس ہاء کے اسکان کے ساتھ وقف کرتے ہیں۔ اور یہ وقف عنبر و مندل کی حالت میں مہکتا ہے۔

(۶۵۴) وَتُبْدُوْنَهَا تُخْفُوْنَ مَعْ تَجْعَلُوْنَهُ
عَلٰی غَیْبِہٖ حَقًّا وَیُنْذِرَ صَنْدَلَا

وَتُبْدُوْنَهَا	تُخْفُوْنَ	مَعْ	تَجْعَلُوْنَهُ
اور تُبْدُوْنَهَا	تُخْفُوْنَ	ساتھ	تَجْعَلُوْنَهُ

عَلٰی	غَیْبِہٖ	حَقًّا	وَیُنْذِرَ	صَنْدَلَا
پر	اپنے غیب	حق ہے	اور یُنْذِرَ	صندل

تَجْعَلُوْنَهُ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ یہ تینوں فعل (مکی بصری کے لئے) حق ہونے کی حالت میں اپنے غیب پر ہیں۔ (یعنی یَجْعَلُوْنَهُ قَرَاطِیْسَ یُبْدُوْنَهَا وَ یُخْفُوْنَ باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں)۔
اور وَلِیُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی میں (شعبہ کے لئے غیب) صندل کی خوشبو کی طرح شائع ہوا ہے (اور باقی قراء کے لئے وَلِتُنْذِرَ میں تاء خطاب ہے)۔

(۶۵۵) وَبَیْنَکُمْ ارْفَعْ فِیْ صَفَا نَفَرٍ وَجَا
عِلُ اقْصُرْ وَفَتْحُ الْکَسْرِ وَالرَّفْعِ ثُمِّلَا

وَبَیْنَکُمْ	اِرْفَعْ	فِیْ	صَفَا نَفَرٍ	وَجَاعِلُ
اور بَیْنَکُمْ	تو رفع دے	میں	جماعت کی پاکیزگی	اور جَاعِلُ

اُقْصُرْ	وَفَتْحُ الْکَسْرِ وَالرَّفْعِ	ثُمِّلَا
تو قصر کر	اور کسر اور رفع کا فتحہ	صالح قرار دیا گیا

اور لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ میں ایک پاکیزہ جماعت کی قراءت میں بَیْنَ کو رفع دو۔(یعنی حمزہ۔شعبہ۔مکی۔بصری۔ شامی کے لئے رفع بَيْنُكُمْ اور باقی کے لئے نصب ہے)

اور جَاعِلُ الَّيْلِ میں (کوفیین کے لئے) قصر پڑھو اور کسرۂ عین ورفع لام دونوں پر فتحہ کو صالح قرار دیا گیا ہے۔یعنی جَعَلَ۔

(٦٥٦) وَعَنْهُمْ بِنَصْبِ اللَّيْلِ وَاكْسِرْ بِمُسْتَقَرْ
رِنِ الْقَافَ حَقًّا خَرَّ قُوْا ثِقْلُهُ انْجَلَا

وَعَنْهُمْ	بِنَصْبِ	اَللَّيْلِ	وَاكْسِرْ	بِمُسْتَقَرٌّ
اور ان سے	نصب کے ساتھ	اَللَّيْلِ	اور تو کسرہ دے	مُسْتَقَرٌّ میں
اَلْقَافَ	حَقًّا	خَرَّقُوْا	ثِقْلُهُ	اِنْجَلَا
قاف	حق ہے	خَرَّقُوْا	اس کی تشدید	ظاہر ہوئی

اور کوفیین سے لفظ اَلَّيْلَ نصب کے ساتھ مروی ہے۔(اور باقین اَلَّيْلُ رفع کے ساتھ پڑھتے ہیں)

اور فَمُسْتَقَرٌّ میں (مکی بصری کے لئے فَمُسْتَقِرٌّ) قاف کو مکسور پڑھو بحالیکہ یہ بھی حق ہے۔

اور خَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ میں خَرَّقُوْا کی را کا مشدد ہونا (نافع کے لئے) واضح ہوا ہے۔

(٦٥٧) وَضَمَّانِ مَعْ يَاسِيْنَ فِيْ ثَمَرٍ شَفَا
وَ دَارَسْتَ حَقٌّ مَدُّهٗ وَلَقَدْ حَلَا

وَضَمَّانِ	مَعْ يَاسِيْنَ	فِيْ	ثَمَرٍ	شَفَا
اور دو ضمہ ہیں	یاسین کے ساتھ	میں	ثَمَرٍ	شافی ہوئے
وَدَارَسْتَ	حَقٌّ	مَدُّهٗ	وَلَقَدْ	حَلَا
اور دَارَسْتَ	حق ہے	اس کا مد کرنا	اور تحقیق	شیریں ہوگیا

اورلفظ ثُمُرٍ میں مع سورۂ یٰسین کے (حمزہ کسائی کے لئے) دو ضمے شافی ہوئے ہیں۔ (باقی بفتحتین ثَمَرٍ پڑھتے ہیں)

اور وَلِیَقُوْلُوْا دٰرَسْتَ میں دال کے بعد الف مدہ (مکی۔ بصری کے لئے) حق اور شیریں ہے۔ یعنی دَارَسْتَ مثل قَاتَلْتَ پڑھتے ہیں۔

(۶۵۸) وَحَرِّكْ وَسَكِّنْ كَافِيًا وَّاكْسِرِ انَّهَا

حِمٰى صَوْبِهٖ بِالْخُلْفِ دَرَّ وَّا وُبَّلَا

وَحَرِّكْ	وَسَكِّنْ	كَافِيًا	وَاكْسِرْ	اِنَّهَا
اور تو حرکت دے	اور ساکن کر	کافی ہونے والا	اور تو کسرہ دے	اِنَّهَا

حِمٰى صَوْبِهٖ	بِالْخُلْفِ	دَرَّ	وَّا وُبَّلَا
اس کی بارش کی حمایت	خُلف کے ساتھ	متواتر ہوئی	اور موسلا دھار ہوئی

اور شامی (کے لئے) سین کو فتحہ کی حرکت دو اور تاء کو ساکن پڑھو۔ (یعنی دَرَسَتْ بروزن ضَرَبَتْ۔ نافع اور کوفیین کے لیے دَرَسْتَ ہے)

اور مَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَا میں ہمزہ کو (بصری، مکی کے لئے بلا خُلف اور شعبہ کے لئے بالخُلف یعنی اِنَّهَا) مکسور پڑھو۔

اور کسرہ کو بارش کی حمایت متواتر اور موسلا دھار ہوئی ہے۔ یعنی قراءت متواترہ ہے۔

(۶۵۹) وَخَاطَبَ فِيْهَا يُؤْمِنُوْنَ كَمَا فَشَا

وَصُحْبَةُ كُفْؤٌ فِي الشَّرِيْعَةِ وَصَّلَا

وَخَاطَبَ	فِيْهَا	يُؤْمِنُوْنَ	كَمَا	فَشَا
اور خطاب کیا	اس میں	يُؤْمِنُوْنَ	جیسا کہ	شائع ہوا

وَصُحْبَةُ	كُفْؤٌ	فِيْ	الشَّرِيْعَةِ	وَصَّلَا
اور ساتھی	مماثل	میں	الشریعۃ	پہنچایا ہے

اور جَآءَتْ لَا یُؤْمِنُوْنَ نے اسی سورت میں (شامی۔ حمزہ کے لئے تُؤْمِنُوْنَ) خطاب کیا ہے جیسا کہ وہ خطاب شائع ہوا ہے۔ اور چند مثالی دوستوں (حمزہ، کسائی، شعبہ، شامی) نے وَاٰیٰتِہٖ یُؤْمِنُوْنَ سورۂ شریعۃ (جاثیہ) میں بھی خطاب (یعنی وَاٰیٰتِہٖ تُؤْمِنُوْنَ) پہنچایا ہے۔ (باقین کے لیے دونوں جگہ یاء غیبت کے ساتھ ہے)

(٦٦٠) وَکَسْرٌ وَفَتْحٌ ضُمَّ فِیْ قِبَلًا حَمٰی
ح

ظَهِیْرًا وَلِلْکُوْفِیِّ فِی الْکَهْفِ وُصِّلَا
ظ

حَمٰی	قِبَلًا	فِیْ	ضُمَّ	وَفَتْحٌ	وَکَسْرٌ
حمایت کی	قِبَلًا	میں	ضمہ دیا گیا	اور فتحہ	اور کسرہ

وُصِّلَا	الْکَهْفِ	فِیْ	وَلِلْکُوْفِیِّ	ظَهِیْرًا
پہنچائی گئی	الکهف	میں	اور کوفیین کیلئے	مددگار

اور قِبَلًا میں قاف کے کسرہ اور باء کے فتحہ نے جو کہ ضمہ دے دیئے گئے ہیں ایک مددگار کی حمایت کی۔ اور سورۂ کہف میں کوفیین کے لئے یہی قراءت پہنچائی گئی ہے۔ (یعنی یہاں بصری کوفیین اور مکی نے قُبُلًا بضمتین اور کہف میں صرف کوفیین نے بضمتین پڑھا ہے۔ باقی نے دونوں جگہ بکسر اول وفتح ثانی پڑھا ہے)۔

(٦٦١) وَقُلْ کَلِمَاتٌ دُوْنَ مَا اَلِفٍ ثَوٰی
ث

وَفِیْ یُوْنُسٍ وَالطَّوْلِ حَامِیْهِ ظَلَّلَا
ح ظ

ثَوٰی	دُوْنَ مَا اَلِفٍ	کَلِمَاتٌ	وَقُلْ
ثابت ہوا	الف کے بغیر	کَلِمَاتٌ	اور کہہ تو

ظَلَّلَا	حَامِیْهِ	وَالطَّوْلِ	یُوْنُسٍ	وَفِیْ
سایہ افگنی کی	اسکی حمایت کرنیوالے	اور الطول	یونس	اور میں

اور کہو وَتَمَّتْ كَلِمَاتُ میں كَلِمَاتُ (کوفیین کے لئے) بغیر الف ثابت ہوا ہے (یعنی كَلِمَتُ) اور یونس اور مومن میں بغیر الف كَلِمَتُ کی حمایت کرنے والے نے (بصری، مکی کوفیین کے لئے) سایہ افگنی کی ہے۔ (باقی تینوں جگہ كَلِمَاتُ جمع پڑھتے ہیں)۔

(۶۶۲) وَشَدَّدَ حَفْصٌ مُنْزَلٌ وَّابْنُ عَامِرٍ

وَحُرِّمَ فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ اِذْ عَلَا

وَشَدَّدَ	حَفْصٌ	مُنْزَلٌ	وَابْنُ عَامِرٍ
اور مشدد پڑھا	حفص	مُنْزَلٌ	اور ابن عامر
وَحُرِّمَ	فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ	اِذْ	عَلَا
اور حُرِّمَ	ضمہ اور کسرہ کا فتحہ	اس لیے	عالی ہوا

مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ کو حفص اور ابن عامر نے مشدد (باقی نے مخفف مُنْزَلٌ) پڑھا ہے۔

اور مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ میں حاء اور راء دونوں پر (نافع و حفص کے لئے) فتحہ عالی ہوا ہے (باقی حُرِّمَ بصیغہ مجہول پڑھتے ہیں)

(۶۶۳) وَفُصِّلَ اِذْ ثَنّٰى يَضِلُّوْنَ ضَمَّ مَعْ

يَضِلُّوا الَّذِىْ فِىْ يُوْنُسٍ ثَابِتًا وَلَا

وَفُصِّلَ	اِذْ	ثَنّٰى	يَضِلُّوْنَ	ضَمَّ	مَعْ
اور فُصِّلَ	اس لیے	دوبارہ آیا	يَضِلُّوْنَ	ضمہ دے	ساتھ
يَضِلُّوا	الَّذِىْ	فِىْ	يُوْنُسٍ	ثَابِتًا	وَلَا
يَضِلُّوا	وہ جو	میں	یونس	ثابت رکھنے والا	اتباع

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ میں (نافع وکوفیین کے لئے) وہی اوپر والی قراءت یعنی ضمہ وکسرہ کا فتحہ دوبارہ آیا ہے۔ (باقی مجہول فُصِّلَ پڑھتے ہیں)

يُضِلُّوْنَ مع اس لِيُضِلُّوْا کے جو یونس میں ہے ایک اتباع والے ثابت قدم (کوفیین کے لئے) یاء کو ضمہ دو۔ (اور باقی کے لئے يَضِلُّوْنَ اور لِيَضِلُّوْا فتحہ دو)۔

٦٦٤ رِسَالَاتِ فَرْدٌ وَا فْتَحُوْا دُوْنَ عِلَّةٍ

وَضَيْقًا مَعَ الْفُرْقَانِ حَرِّكْ مُثَقِّلَا

رِسَالَاتِ	فَرْدٌ	وَافْتَحُوْا	دُوْنَ عِلَّةٍ
رِسَالَاتِ	واحد	اور فتحہ دو	بغیر کسی تردد کے

وَضَيْقًا	مَعَ الْفُرْقَانِ	حَرِّكْ	مُثَقِّلَا
اور ضَيْقًا	الفرقان کے ساتھ	تو حرکت دے	مشدد پڑھنے والا

یعنی يَجْعَلُ رِسَالَتِهٖ میں رِسَالَتَهٗ مفرد ہے۔ اور تاء کو مکی وحفص کے لئے بغیر کسی تردد کے فتحہ پڑھو (باقی کے لئے جمع اور بکسر تاء پڑھو)

اور لفظ ضَيِّقًا کی یاء کو مع سورۂ فرقان کے متحرک پڑھو۔ دراں حالیکہ وہ مشدد ہے۔ (باقی توضیح اگلے شعر میں ہے)

٦٦٥ بِكَسْرٍ سِوَى الْمَكِّيْ وَرَاحَرَجًا هُنَا

عَلٰى كَسْرِهَا اِلْفٌ صَفَا وَتَوَسَّلَا

بِكَسْرٍ	سِوَى الْمَكِّيْ	وَرَاحَرَجًا	هُنَا
کسرہ کے ساتھ	مکی کے علاوہ	اور حَرَجًا کی راء	یہاں

عَلٰى	كَسْرِهَا	اِلْفٌ	صَفَا	وَتَوَسَّلَا
پر	اس کا کسرہ	الفت والا	پاکیزہ ہوا	اور وسیلہ بنالیا

ضَیِّقًا میں یاء کو مکی کے علاوہ چھ قراء کے لئے کسرہ کے ساتھ حرکت دو (اور مکی ضَیْقًا بیاء ساکنہ مخفف پڑھتے ہیں) اور حَرَجًا کی راء کے کسرہ پر ایک الف والا (نافع وشعبہ کے لئے) پاکیزہ اور صاحب وسیلہ ثابت ہوا ہے۔ (یعنی نافع وشعبہ حَرِجًا بکسر راء باقی حَرَجًا بفتح راء پڑھتے ہیں)۔

(٢٦٦) وَيَصْـعَـدُ خِفٌّ سَـاكِـنٌ دُمْ وَمَـدُّهُ
صَـحِيـحٌ وَّخِفُّ الْـعَيْـنِ دَاوَمَ صَـنْـدَلَا

وَمَدُّهُ	دُمْ	سَاكِنٌ	خِفٌّ	وَيَصْعَدُ
اور اس کا مد کرنا	ہمیشہ رہ	ساکن	خفیف	اور یَصْعَدُ

صَنْدَلَا	دَاوَمَ	وَّخِفُّ الْعَيْنِ	صَحِيحٌ
صندل	سدا بہار ہوئی	اور عین کی تخفیف	صحیح

اور یَصْعَدُ میں صاد (مکی کے لئے) خفیف وساکن ہے (باقی کے لئے مشدد ہے) اور (شعبہ کے لئے) صاد کے بعد الف صحیح ہے۔ یعنی یَصَّاعَدُ ہے۔ (باقی کے یہاں بغیر مد ہے) اور عین کی تخفیف خوشبوئے صندل کی طرح (مکی وشعبہ کے لئے) سدا بہار ہوئی ہے۔ (حاصل یہ کہ مکی کے لئے یَصْعَدُ باب سَمِعَ سے شعبہ کے لئے یَصَّاعَدُ باب اِفَّاعُلٌ سے باقی کے لئے یَصَّعَّدُ باب اِفَّعُّلٌ سے ہے)۔

(٢٦٧) وَنَـحْشُـرُ مَـعْ ثَـانٍ بِيُـونُـسَ وَهْـوَ فِـي
سَبَـا مَـعْ نَـقُـوْلُ الْيَـا فِـي الْاَرْبَـعِ عُـمِّلَا

فِي	وَهْوَ	بِيُونُسَ	مَعْ ثَانٍ	وَنَحْشُرُ
میں	اور وہ	یونس میں	دوسرے کے ساتھ	اور نَحْشُرُ

عُمِّلَا	الْاَرْبَعِ	فِي	الْيَا	مَعْ نَقُوْلُ	سَبَا
عمل میں لائی گئی	چاروں	میں	یاء	نَقُوْلُ کے ساتھ	سباء

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ مع اس يَحْشُرُهُمْ کے جو یونس میں دوسرا موقع ہے اور یہی يَحْشُرُهُمْ سورۂ سباء میں مع لفظ يَقُوْلُ کے یاء غیبت چاروں لفظوں میں (حفص کیلئے) عمل میں لائی گئی ہے۔ (باقی چاروں میں نون جمع متکلم نَحْشُرُهُمْ اور نَقُوْلُ پڑھتے ہیں اور یونس کے پہلے موقع میں باتفاق نون ہے)۔

(٦٦٨) وَخَاطَبَ شَامٍ يَعْمَلُوْنَ وَمَنْ تَكُوْ
نُ فِيْهَا وَتَحْتَ النَّمْلِ ذَكِّرْهُ شُلْشُلَا

وَخَاطَبَ	شَامٍ	يَعْمَلُوْنَ	وَمَنْ	تَكُوْنُ
اور خطاب پڑھ	شامی	يَعْمَلُوْنَ	اور مَنْ	تَكُوْنُ

فِيْهَا	وَتَحْتَ النَّمْلِ	ذَكِّرْهُ	شُلْشُلَا
اس میں	اور النمل کے نیچے	اس کو مذکر پڑھ	خفیف

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ میں شامی نے خطاب پڑھا ہے (باقی یاء غیبت کے ساتھ يَعْمَلُوْنَ پڑھتے ہیں)

اور مَنْ تَكُوْنُ کو اس سورت میں اور اس سورت میں جو نمل کے نیچے ہے یعنی قصص میں دونوں کو یاء تذکیر کے ساتھ (حمزہ کسائی کے لئے مَنْ يَّكُوْنُ) پڑھو بحالیکہ یہ تذکیر خفیف ہے۔

(٦٦٩) مَكَانَاتِ مَدَّ النُّوْنَ فِي الْكُلِّ شُعْبَةٌ
بِزَعْمِهِمُ الْحَرْفَانِ بِالضَّمِّ رُتِّلَا

مَكَانَاتِ	مَدَّ النُّوْنَ	فِيْ	الْكُلِّ	شُعْبَةٌ
مَكَانَاتِ	نون کا مد پڑھا	میں	تمام	شعبہ

بِزَعْمِهِمْ	الْحَرْفَانِ	بِالضَّمِّ	رُتِّلَا
بِزَعْمِهِمْ	دونوں لفظ	ضمہ کے ساتھ	تلاوت کئے گئے

یعنی مَکَانَتِکُمْ یہاں اور ہود میں دوجگہ اور زمر میں اور یٰسین میں مَکَانَتِھِمْ ان پانچوں میں شعبہ نے نون کو الف جمع (مَکَانَاتِکُمْ اور مَکَانَاتِھِمْ) کے ساتھ پڑھا ہے۔(باقی نے قصر کے ساتھ)
اور بِزَعْمِھِمْ دونوں کلمے (کسائی کے لئے) بضم زاء تلاوت کئے گئے۔(یعنی بِزُعْمِھِمْ)

(۶۷۰) وَزَیَّنَ فِیْ ضَمٍّ وَکَسْرٍ وَرَفْعُ قَتْـ
لَ اَوْلَادِھِمْ بِالنَّصْبِ شَامِیُّھُمْ تَلَا

وَزَیَّنَ	فِیْ	ضَمٍّ وَکَسْرٍ	وَرَفْعُ قَتْلَ
اور زَیَّنَ	میں	ضمہ اور کسرہ	اور قَتْلَ کا رفع
اَوْلَادِھِمْ	بِالنَّصْبِ	شَامِیُّھُمْ	تَلَا
اَوْلَادِھِمْ	نصب کے ساتھ	ان کے شامی	پڑھا

(۶۷۱) وَیُخْفَضُ عَنْهُ الرَّفْعُ فِیْ شُرَکَآؤُھُمْ
وَفِیْ مُصْحَفِ الشَّامِیْنَ بِالْیَاءِ مُثِّلَا

وَیُخْفَضُ	عَنْهُ	اَلرَّفْعُ	فِیْ	شُرَکَآؤُھُمْ
اور جر دیا جاتا ہے	اس سے	رفع	میں	شُرَکَآؤُھُمْ

وَفِیْ	مُصْحَفِ الشَّامِیْنَ	بِالْیَاءِ	مُثِّلَا
اور میں	شام والوں کا مصحف	یاء کے ساتھ	متعین کیا گیا

لفظ زَیَّنَ کو ضم زاء اور کسر یاء کے ساتھ اور قَتْلَ کو رفع کے ساتھ اور اَوْلَادِھِمْ کو نصب کے ساتھ قراء میں سے شامی نے تلاوت کیا ہے اور شامی سے شُرَکَآؤُھُمْ میں بجائے رفع کے جر مروی ہے۔ اور اہل شام کے مصحف میں یہ لفظ شُرَکَآئِھِمْ یاء کے ساتھ متعین کیا گیا ہے۔

یعنی شامی نے یہ آیت اس طرح پڑھی ہے۔ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلُ اَوْلَادَهُمْ شُرَكَآئِهِمْ ۔

﴿ترکیب﴾ زُيِّنَ ماضی مجہول قَتْلُ مصدر مضاف اَوْلَادَهُمْ لفظ قَتْلُ کا مفعول بہ شُرَكَآئِهِمْ قَتْلُ کا مضاف الیہ مجرور۔ لفظ قَتْلُ اپنے مفعول اور مضاف الیہ سے مل کر ماضی مجہول کا نائب فاعل۔

﴿قولہ﴾ وَفِيْ مُصْحَفِ الشَّامِيْنَ یعنی شامی کی قراءت کی تائید مصحف شامی کے رسم سے بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں شُرَكَآؤُهُمْ کا ہمزہ بشکل یا یعنی شُرَكَآئِهِمْ مرسوم ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمزہ مجرور ہے اور مجرور ہونا مضاف الیہ ہونے کی دلیل ہے۔ باقی حضرات زَيَّنَ کو معروف قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ کو مضاف و مضاف الیہ پڑھتے ہوئے مفعول مقدم اور شُرَكَآؤُهُمْ کو فاعل پڑھتے ہیں۔

(٦٧٢) وَمَفْعُوْلُهُ بَيْنَ الْمُضَافَيْنِ فَاصِلٌ
وَلَمْ يُلْفَ غَيْرُ الظَّرْفِ فِي الشِّعْرِ فَيْصَلَا

وَمَفْعُوْلُهُ	بَيْنَ الْمُضَافَيْنِ	فَاصِلٌ
اور اس کا مفعول	مضافین کے درمیان	فاصل

وَلَمْ	يُلْفَ	غَيْرُ الظَّرْفِ	فِيْ	اَلشِّعْرِ	فَيْصَلَا
اور نہیں	پایا گیا	ظرف کے سوا	میں	شعر	فاصل

شامی کی قراءت میں لفظ قَتْلُ کا مفعول یعنی اَوْلَادُهُمْ مضافین کے درمیان فاصل ہے۔ اور اس قسم کا فاصل بضرورت شعری بجز ظرف کے فیصلہ کن قول کے مطابق کہیں نہیں پایا جاتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ شامی کی قراءت پر نحوی اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ مضافین کے درمیان میں مفعول بہ کا فاصلہ ہونا صحیح نہیں۔ کیونکہ فاصل صرف ظرف اور وہ بھی بضرورت شعری ہو سکتا ہے۔

(٦٧٣) كَلِلّٰهِ دَرُّ الْيَوْمَ مَنْ لَّامَهَا فَلَا
تَلُمْ مِنْ مُلِيْمِي النَّحْوِ اِلَّا مُجَهِّلَا

كَلِلّٰهِ	دَرُّ	اَلْيَوْمَ	مَنْ	لَامَهَا	فَلَا
جیسے اللہ کیلئے	خوبی	آج	وہ شخص	اس کو ملامت کی	پس مت کر

تَلُمْ	مِنْ	مُلِيْمِي النَّحْوِ	اِلَّا	مُجَهِّلَا
ملامت	سے	نحو کے ملامت کرنے والے	مگر	جہالت کی طرف منسوب کرنے والا

جیسے لِلّٰـهِ دَرُّ الْيَوْمَ مَنْ لَامَهَا میں مضافین کے درمیان اَلْيَوْمَ ظرف فاصل ہے۔ لہٰذا تم نحو کے ملامت کرنے والوں میں سے صرف اسی کو قابل ملامت سمجھو جو اس قراءت کے پڑھنے والے امام کو جاہل ٹھہراتا ہے۔

ابن قمیئہ کا یہ پورا شعر اس طرح ہے: ع

لَـمَّا رَاَتْ سَـا تِيْدَ مَـا اسْتَعْبَرَتْ لِـلّٰـــهِ دَرُّ الْيَـوْمَ مَـنْ لَامَهَـا

ترجمہ: ''جب اس نے سَـا تِيْـدَ مَـا کی بستی کو دیکھا تو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی' آج خدا ہی کے لئے اس شخص کی خوبی ہے جس نے اس کو ملامت کی۔''

(٦٧٤) وَمَعْ رَسْـمِـهٖ زَجَّ الْـقَـلُـوْصَ اَبِـيْ مَـزَا
دَةَ الْاَخْـفَـشُ الـنَّـحْـوِيُّ اَنْـشَـدَ مُـجْـمِـلَا

وَمَعْ رَسْمِهٖ	زَجَّ	اَلْقَلُوْصَ	اَبِيْ مَزَادَةَ
اور اس کی رسم کے ساتھ	ٹھوکا دیا	جوان اونٹنی	ابی مزادہ

اَلْاَخْفَشُ النَّحْوِيُّ	اَنْشَدَ	مُجْمِلَا
اخفش نحوی	شعر پڑھا	عمدہ کام کرنے والا

لفظ شُـرَكَـآئِهِـمْ کے رسم کی تائید کے ساتھ اخفش نحوی نے ایک عمدہ طریقہ پر ایک شعر بھی پڑھا ہے۔ یعنی زَجَّ الْقَلُوْصَ اَبِيْ مَزَادَةَ جس سے معلوم ہوا کہ مضافین کے درمیان غیر ظرف کا فاصلہ جیسے قَلُوْصَ کا ہے' نیز صحیح ہے۔ یہ پورا شعر اس طرح ہے: ع

فَـزَجَـجْـتُهَـا بِـمِـزَجَّةٍ زَجَّ الْـقَـلُـوْصَ اَبِـيْ مَـزَادَةَ

ترجمہ: ''میں نے اس چھوٹے نیزے سے اس طرح ٹھوکا دیا جس طرح جوان اونٹنی کو ابومزادہ ٹھوکے دیتا ہے۔''

(ابومزادہ' کسی شخص کا نام۔ملاعلی قاری)۔''

اس شعر میں قراءت کی واضح تائید موجود ہے۔حالانکہ شاعر بجائے اَبِیْ کے اَبُوْ مَزَادَة۔حالت رفعی کے ساتھ بھی کہہ سکتا تھا باوجود کسی تنگیٔ شعر نہ ہونے کے پھر اَبِیْ مَزَادَہْ کو مضاف الیہ ہی ٹھہرانا اس کی صحت کی دلیل ہے۔

(۶۷۵) وَاِنْ يَّكُنْ اُنِّثْ كُفُؤَ صِدْقٍ وَمَيْتَةٌ

دَنَا كَافِيًا وَافْتَحْ حِصَادِ كَذِيْ حُلَا

وَاِنْ يَّكُنْ	اُنِّثْ	كُفُؤَ صِدْقٍ	وَمَيْتَةٌ
وَاِنْ يَّكُنْ	مؤنث پڑھ	سچائی کی نظیر	وَمَيْتَةٌ

دَنَا	كَافِيًا	وَافْتَحْ	حِصَادِ	كَذِيْ حُلَا
قریب ہوا	کافی ہونے والا	اور تو فتحہ دے	حِصَادِ	زیورات والے کیطرح

وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةٌ میں يَكُنْ کو (شامی وشعبہ کے لئے) مؤنث پڑھ دراں حالیکہ تو سچائی کی نظیر ہے۔اور مَيْتَةٌ رفع کے ساتھ (اطلاق سے رفع کی طرف اشارہ ہے) (کفایت کرتے ہوئے) قریب ہوا ہے۔(لہٰذا شامی کے لئے وَاِنْ تَكُنْ مَيْتَةٌ شعبہ کے لئے وَاِنْ تَكُنْ مَّيْتَةً۔مکی کے لئے وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةٌ اور باقین کے لئے وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً چار قراءتیں ہوئیں)

اور حَصَادِهٖ میں حا کو (شامی بصری اور عاصم) کے لئے (عاصم کی رمز اگلے شعر میں آتی ہے) ایک صاحب جمال کی طرح فتح پڑھو (باقی کے لئے کسرہ ہے یعنی حِصَادِهٖ)

(۶۷۶) نَمَا وَسُكُوْنُ الْمَعْزِ حِصْنٌ وَاَنِّثُوْا

يَكُوْنُ كَمَا فِيْ دِيْنِهِمْ مَيْتَةٌ كَلَا

نَمَا	وَسُکُوْنُ الْمَعْزِ	حِصْنٌ	وَاَنِّثُوْا
بلند ہوا	اور اَلْمَعْزِ کا سکون	قلعہ	اور مؤنث پڑھا

یَکُوْنُ	کَمَا	فِیْ	دِیْنِهِمْ	مَیْتَةٌ	کَلَا
یَکُوْنُ	جیسا کہ	میں	ان کا طریقہ	مَیْتَةٌ	حفاظت کی

دراں حالیکہ وہ فتح اوپر سے روایت ہوا ہے۔(اس کا تعلق گزشتہ شعر سے ہے)اور اَلْمَعْزِ میں عین کا سکون ایک قلعہ ہے۔(یعنی نافع وکوفیین بسکون عین باقی بفتح عین اَلْمَعْزِ پڑھتے ہیں)

اور اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ مَیْتَةً میں یَکُوْنُ کو اہل قراءت نے (شامی حمزہ مکی کے لئے) جیسا کہ ان کے طریقہ میں ہے۔ (مؤنث اور باقی کے لئے مذکر پڑھا ہے) اور لفظ مَیْتَةٌ نے (شامی کے لئے) رفع کی (اطلاق سے رفع ماخوذ ہے) حفاظت کی ہے (باقی نصب پڑھتے ہیں)

تین قراءات ہوئیں (۱) اَنْ تَکُوْنَ مَیْتَةٌ شامی (۲) اَنْ تَکُوْنَ مَیْتَةً مکی۔حمزہ (۳) اَنْ یَّکُوْنَ مَیْتَةً باقین۔

(۶۷۷) وَتَذَّکَّرُوْنَ الْکُلُّ خَفَّ عَلٰی شَذًا
ع ش
وَاَنَّ اکْسِرُوْا شَرْعًا وَبِالْخِفِّ کُمِّلَا
ش ك

وَتَذَّکَّرُوْنَ	اَلْکُلُّ	خَفَّ	عَلٰی	شَذًا
اور تَذَّکَّرُوْنَ	تمام	خفیف ہوا	پر	خوشبو

وَاَنَّ	اِکْسِرُوْا	شَرْعًا	وَبِالْخِفِّ	کُمِّلَا
وَاَنَّ	کسرہ دو	طریقہ	اور تخفیف کے ساتھ	کامل کیا گیا

اور لفظ تَذَّکَّرُوْنَ تمام قرآن میں (حفص۔حمزہ۔کسائی کے لئے) ایک شائع ہونے والی صورت پر تخفیف ذال (یعنی تَذَکَّرُوْنَ) ہوا ہے۔

اور وَاَنَّ هٰذَا میں (حمزہ کسائی کے لئے) اَنَّ کو ایک طریقہ میں مکسور پڑھو۔اور یہی اَنَّ (شامی کے لئے) تخفیف نون کامل کیا گیا ہے۔

تین قراءات ہوئیں:(۱)اِنَّ ھٰذَا حمزہ۔کسائی (۲) اَنْ ھٰذَا شامی (۳) اَنَّ ھٰذَا باقین

۶۷۸ وَيَــاْتِيَهُـمْ شَــافٍ مَـعَ الــنَّـحْـلِ فَــارَقُــوْا

ش

مَــعَ الــرُّوْمِ مَــدَّاهُ خَــفِــيْــفًــا وَعَــدَّلَا

وَيَاْتِيَهُمْ	شَافٍ	مَعَ النَّحْلِ	فَارَقُوْا
اور يَاْتِيَهُمْ	شافی ہے	النحل کے ساتھ	فَارَقُوْا

مَعَ الرُّوْمِ	مَدَّاهُ	خَفِيْفًا	وَعَدَّلَا
الروم کے ساتھ	ان دونوں نے اسے مد سے پڑھا	خفیف	اوران دونوں نے درست کردیا

اَنْ يَّاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ یہاں اورسورۂ نحل میں (حمزہ کسائی کے لیے) بصیغۂ تذکیر (جیسا کہ اطلاق سے ماخوذ ہے) شافی ہے۔(اور باقین کے لیے اَنْ تَاْتِيَهُمْ)

اور فَــرَّقُــوْا دِيْــنَــهُــمْ یہاں اور روم میں حمزہ اور کسائی نے فاء کے بعد الف پڑھا ہے۔دراں حالیکہ راء خفیف ہے (فَارَقُوْا) اور معتدل راستہ اختیار کیا ہے۔

۶۷۹ وَكَسْــرٌ وَفَتْــحٌ خَفَّ فِــيْ قِيَــمًــا ذَكَــا

ذ

وَيَــا آتُهَــا وَجْهِــيْ مَــمَــاتِــيْ مُــقْبِلَا

وَكَسْرٌ	وَفَتْحٌ	خَفَّ	فِيْ	قِيَمًا	ذَكَا
اور کسرہ	اور فتحہ	مخفف پڑھا	میں	قِيَمًا	روشن ہوا

وَيَا آتُهَا	وَجْهِيْ	مَمَاتِيْ	مُقْبِلَا
اوراس کی یاءات	وَجْهِيْ	مَمَاتِيْ	متوجہ ہونے والی

(شامی وکوفیین کے لیے) قِيَمًا میں قاف کا کسرہ اور یاء کا فتحہ دراں حالیکہ وہ یاء خفیف ہے مشہور ہوا ہے (باقی قَيِّمًا پڑھتے ہیں) اوراس سورت کی یاءات اضافت وَجْهِيَ لِلَّذِيْ اور مَمَاتِيَ لِلّٰهِ میں آئی ہیں۔

(۶۸۰) وَرَبِّــیْ صِــرَاطِـــیْ ثُــمَّ اِنِّـــیْ ثَلَاثَۃٌ

وَمَــحْـیَـــایَ وَالْاِسْــکَـــانُ صَــحَّ تَــحَـمُّلَا

تَلَاثَۃٌ	اِنِّیْ	ثُمَّ	صِرَاطِیْ	وَرَبِّیْ
تین	اِنِّیْ	پھر	صِرَاطِیْ	اور رَبِّیْ

تَحَمُّلَا	صَحَّ	وَالْاِسْکَانُ	وَمَحْیَایَ
نقل	صحیح ہوگیا	اوراسکان	اور مَحْیَایَ

اور رَبِّیْ اِلٰی صِرَاطٍ‘ صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا اور اِنِّیْ تین ہیں۔

اِنِّیْ اُمِرْتُ‘ اِنِّیْ اَخَافُ‘ اِنِّیْ اَرَاكَ اور مَحْیَایَ میں فتح کے علاوہ اسکان بھی نقل کے اعتبار سے صحیح ہے۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات اضافت	فتحہ پڑھنے والے	سکون پڑھنے والے
۱	وَجْهِيَ لِلَّذِیْ	نافع۔شامی۔حفص	باقین
۲	مَمَاتِیَ لِلّٰہِ	نافع	باقین
۳	رَبِّیْ اِلٰی صِرَاطٍ	نافع۔بصری	باقین
۴	صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا	شامی	باقین
۵	اِنِّیْ اُمِرْتُ	نافع	باقین
۶	اِنِّیْ اَخَافُ	نافع۔بصری	باقین
۷	اِنِّیْ اَرَاكَ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۸	مَحْیَایَ	ورش بالخُلف۔باقین	قالون بلاخُلف اور ورش بالخُلف

﴿یاءزائدہ﴾ وَقَدْ هَدٰنِ: بصری اثبات یاء وصلاً۔ وقفاً حذف باقین حالین میں حذف کرتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ (۳۳)

(۶۸۱) وَتَذَّكَّرُوْنَ الْغَيْبَ زِدْ قَبْلَ تَائِهِ
كَرِيْمًا وَخِفُّ الذَّالِ كَمْ شَرَفًا عَلَا

وَتَذَّكَّرُوْنَ	اَلْغَيْبَ	زِدْ	قَبْلَ تَائِهِ
اور تَذَّكَّرُوْنَ	غیب	زیادہ کر	اس کی تاء سے پہلے

كَرِيْمًا	وَخِفُّ الذَّالِ	كَمْ	شَرَفًا	عَلَا
کریم	اور ذال کی تخفیف	کتنی	شرف	عالی ہوئی

اور قَلِيْلًا مَّا تَذَّكَّرُوْنَ میں لفظ تَذَّكَّرُوْنَ کی تاء سے یاءِ غیب کا (شامی کے لئے) اضافہ کر بحالیکہ تو کریم ہے۔ اور ذال کی تخفیف (شامی، حمزہ، کسائی اور حفص کے لیے) شرف کے اعتبار سے کس قدر عالی ہوئی ہے۔ (یعنی تین قراءتیں ہیں (۱) يَتَذَكَّرُوْنَ شامی کے لئے (۲) تَذَكَّرُوْنَ حمزہ، کسائی اور حفص کے لیے (۳) تَذَّكَّرُوْنَ باقی کے لیے)

(۶۸۲) مَعَ الزُّخْرُفِ اعْكِسْ تُخْرَجُوْنَ بِفَتْحَةٍ
وَضَمٍّ وَّ اُوْلَى الرُّوْمِ شَافِيْهِ مُثِّلَا

مَعَ الزُّخْرُفِ	اِعْكِسْ	تُخْرَجُوْنَ	بِفَتْحَةٍ
الزخرف کے ساتھ	تو عکس کر	تُخْرَجُوْنَ	فتحہ کے ساتھ

وَضَمٍّ	وَ اُوْلَى الرُّوْمِ	شَافِيْهِ	مُثِّلَا
اور ضمہ	اور الروم کا پہلا	اس کا شافی	معین کیا گیا

(۲۸۳) بِخُلْفٍ مَضٰى فِى الرُّوْمِ لَا يُخْرَجُوْنَ فِىْ
ف م

رِضًا وَلِبَاسُ الرَّفْعُ فِىْ حَقِّ نَهْشَلَا
ر ف حق ن

بِخُلْفٍ	مَضٰى	فِىْ	اَلرُّوْمِ	لَا يُخْرَجُوْنَ	فِىْ
خُلف کے ساتھ	جاری ہوا	میں	الروم	لَا يُخْرَجُوْنَ	میں
رِضًا	وَلِبَاسُ	اَلرَّفْعُ	فِىْ	حَقِّ	نَهْشَلَا
پسندیدہ	اور لِبَاسُ	رفع	میں	حق	نہشل

مِنْهَا تُخْرَجُوْنَ یہاں مع وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ زخرف کے اور وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ روم میں پہلی جگہ میں (حمزہ، کسائی وابن ذکوان کے لئے) عکس پڑھو۔ فتح اول وضم راء کے ساتھ (بصیغہ معروف) اس قراءت کا شافی معین کیا گیا ہے (ابن ذکوان کے) خُلف کے ساتھ جو صرف روم میں جاری ہوا ہے۔ (باقی بصیغہ مجہول پڑھتے ہیں۔ جیسا کہ اِعْكِسْ سے اشارہ کیا ہے) اور لَا يُخْرَجُوْنَ (جاثیہ میں) حمزہ کسائی کے بصیغہ معروف پسندیدہ صورت پر ہے۔ (صیغہ معروف ہونا عطف سے سمجھا گیا ہے)

اور لِبَاسُ التَّقْوٰى میں رفع (حمزہ مکی بصری عاصم کے لیے) ایک شریف القوم کے حق میں ہے۔ (باقی نصب پڑھتے ہیں یعنی وَلِبَاسَ التَّقْوٰى)

﴿نوٹ﴾ لَا يُخْرَجُوْنَ کے ساتھ جاثیہ کی تعیین نہیں کی گئی حالانکہ یہی لفظ حشر میں بھی ہے جو باجماع معروف ہے۔ کیونکہ قرینہ معنویہ سے متعین ہے کہ حشر میں بصیغہ مجہول کسی طرح درست نہیں۔ (هكذا سمعنا عن شيخنا قدس سره)۔

﴿توضیح قراءات﴾

شمار	کلمہ	سورۃ	معروف	مجہول
۱	مِنْهَا تُخْرَجُوْنَ	اعراف	حمزہ۔کسائی۔ابن ذکوان	باقین
۲	وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ	زخرف	حمزہ۔کسائی۔ابن ذکوان	باقین

۳	وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ	روم (موقع اول)	حمزہ۔کسائی (ابن ذکوان خلف)	باقین (ابن ذکوان وجہ ثانی)
۴	لَا يُخْرَجُوْنَ	جاثیہ	حمزہ۔کسائی	باقین
۵	لَا يَخْرُجُوْنَ	حشر	قراءسبعہ	--

(۶۸۴) وَخَالِصَةٌ اَصْلٌ وَلَا يَعْلَمُوْنَ قُلْ

لِشُعْبَةَ فِي الثَّانِيْ وَيُفْتَحُ شَمْلَلَا

وَخَالِصَةٌ	اَصْلٌ	وَلَا يَعْلَمُوْنَ	قُلْ
اور خَالِصَةٌ	اصل	اور لَا يَعْلَمُوْنَ	کہہ تو

لِشُعْبَةَ	فِيْ	اَلثَّانِيْ	وَيُفْتَحُ	شَمْلَلَا
شعبہ کیلئے	میں	دوسرا	اور يُفْتَحُ	خفیف ہوا

اور خَالِصَةٌ (نافع کے لیے بالرفع باقی کے لیے خَالِصَةً بالنصب) اصل ہے۔

اور وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ شعبہ کے لیے موضع ثانی میں (بالغیب اور باقی کے لیے تَعْلَمُوْنَ بالخطاب) ہے۔

اور لَا يُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ میں لَا يُفْتَحُ (حمزہ کسائی کے لیے بالتذکیر اور باقی کے لیے بالتانیث) خفیف ہوا ہے۔

﴿نوٹ﴾ اس شعر میں بالترتیب رفع، غیب اور تذکیر کی قیود کی طرف اطلاق سے اشارہ کیا گیا ہے۔

(۶۸۵) وَخَفِّفْ شَفَا حُكْمًا وَمَا لُوَاوَدَعْ كَفٰى

وَحَيْثُ نَعَمْ بِالْكَسْرِ فِي الْعَيْنِ رُتِّلَا

وَخَفِّفْ	شَفَا	حُكْمًا	وَمَا	اَلْوَاوَ	دَعْ	كَفٰى
اور تخفیف کر	شافی ہوا	حکم	وَمَا	واؤ	چھوڑ تو	کافی ہوا

وَحَيْثُ	نَعَمْ	بِالْكَسْرِ	فِي	الْعَيْنِ	رُتِّلَا
اور جہاں	نَعَمْ	کسرہ کے ساتھ	میں	عین	پڑھا گیا

اور لفظ مذکور لَا يُفَتَّحُ کو (حمزہ، کسائی، بصری کے لیے) تخفیف تاء پڑھو جو حکم کے اعتبار سے شافی ہوا ہے (باقی نے بفتح فاء و تشدید تاء پڑھا ہے) تین قراءات ہوئیں (۱) لَا يُفْتَحُ حمزہ۔ کسائی (۲) لَا تُفْتَحُ بصری (۳) لَا تُفَتَّحُ باقین۔

اور وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ میں واؤ کو (شامی کے لئے) حذف کرو جو اس حال میں بھی کافی ہے۔ (یعنی مَا كُنَّا)

اور جہاں بھی لفظ نَعَمْ ہو (کسائی کے لیے) بکسر عین (یعنی نَعِمْ اور باقی کے لیے بفتح عین پڑھا گیا ہے۔ واضح ہو کہ یہ لفظ قرآن میں چار جگہ ہے)۔

(۶۸۶) وَاَنْ لَّعْنَةُ التَّخْفِيفُ وَالرَّفْعُ نَصُّهُ

سَمَا مَا خَلَا الْبَزِّيْ وَفِي النُّوْرِ اُوْصِلَا

وَاَنْ لَّعْنَةُ	اَلتَّخْفِيفُ	وَالرَّفْعُ	نَصُّهُ
وَاَنْ لَّعْنَةُ	تخفیف	اور رفع	اس کی تصریح

سَمَا	مَا خَلَا	اَلْبَزِّيْ	وَفِيْ	اَلنُّوْرِ	اُوْصِلَا
بلند ہوئی	ماسوا	البزی	اور میں	النور	پہنچایا گیا

اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ میں اَنْ تخفیف نون اور لفظ لَعْنَةُ پر رفع کی نص (عاصم، نافع، قنبل، بصری کے لیے) ماسوئی بزی کے بلند ہوئی ہے۔ اور نور میں اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ کو بھی (صرف نافع کے لیے) یوں ہی پہنچایا گیا ہے۔ (اور باقین کے لیے دونوں جگہ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ ہے)

(۶۸۷) وَيُغْشِي بِهَا وَالرَّعْدِ ثَقَّلَ صُحْبَةٌ

وَ وَالشَّمْسُ مَعْ عَطْفِ الثَّلَاثَةِ كَمَّلَا

وَيُغْشِي	بِهَا	وَالرَّعْدِ	ثَقَّل	صُحْبَةٌ
اور یُغْشِي	اس میں	اورالرعد	مشدد پڑھا	ساتھی

وَوَالشَّمْسُ	مَعْ عَطْفِ الثَّلَاثَةِ	كَمَّلَا
اور وَالشَّمْسُ	تینوں معطوفات کے ساتھ	کامل کیا

(۶۸۸) وَفِي النَّحْلِ مَعْهُ فِي الْآخِيرَيْنِ حَفْصُهُمْ
وَنُشْرًا سُكُوْنُ الضَّمِّ فِي الْكُلِّ ذُلِّلَا

وَفِي	اَلنَّحْلِ	مَعْهُ	فِي	اَلْآخِيرَيْنِ	حَفْصُهُمْ
اور میں	النحل	اس کے ساتھ	میں	آخری دو	ان کے حفص

وَنُشْرًا	سُكُوْنُ الضَّمِّ	فِي	اَلْكُلِّ	ذُلِّلَا
اور نُشْرًا	ضمہ کا سکون	میں	تمام	آسان کیا گیا

(۶۸۹) وَفِي النُّوْنِ فَتْحُ الضَّمِّ شَافٍ وَعَاصِمٌ
رَوٰى نُوْنَهُ بِالْبَاءِ نُقْطَةً نَ اسْفَلَا

وَفِي	اَلنُّوْنِ	فَتْحُ الضَّمِّ	شَافٍ	وَعَاصِمٌ
اور میں	نون	ضمہ کا فتحہ	شافی ہے	اور عاصم

رَوٰى	نُوْنَهُ	بِالْبَاءِ	نُقْطَةً	اَسْفَلَا
روایت کیا	اس کا نون	باء کے ساتھ	نقطہ	نیچے ہے

اور يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ اسی سورت میں اور رعد میں مرموزین صحبہ نے بتشدید شین (يُغَشِّي الَّيْلَ باقی نے

تخفیف) پڑھا ہے۔

اور وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرَاتٍ میں (شامی نے) وَالشَّمْسَ مع اس کے ساتھ آنے والے تین لفظوں کے یہاں اور نحل میں (رفع کے ساتھ) کامل کیا ہے (یعنی وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرَاتٌ) اور شامی کے ساتھ بعد والے دو لفظوں میں حفص بھی صرف نحل میں متفق ہوئے ہیں (یعنی وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرَاتٌ۔ باقی ان تمام لفظوں کو دونوں سورتوں میں منصوب پڑھتے ہیں۔ اور یہ واضح ہے کہ مُسَخَّرَاتٍ حالت نصبی میں مکسور پڑھا جائے گا۔)

اور لفظ نُشُرًا میں شین مضموم کا سکون تمام مواقع میں (کوفیین وشامی کے لئے) مسخر کیا گیا ہے۔ (وَهُوَ الَّذِیْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ نُشُرًا یہاں اور اَرْسَلَ الرِّيَاحَ نُشُرًا فرقان میں يُرْسِلُ الرِّيَاحَ نُشُرًا نمل میں، کل تین جگہ ہے باقی نُشُرًا بضم شین پڑھتے ہیں) اور لفظ نُشُرًا کے نون میں (حمزہ کسائی کے لیے) بجائے ضمہ کے فتحہ شافی ہے (باقی بضم نون پڑھتے ہیں) اور عاصم نے اس کے نون کو باء کے ساتھ روایت کیا ہے جس میں نیچے نقطہ ہے۔ (حاصل یہ کہ چار قراءتیں ہیں (۱) نُشْرًا شامی کے لئے۔ (۲) نَشْرًا حمزہ کسائی کے لئے۔ (۳) بُشْرًا عاصم کے لئے اور (۴) نُشُرًا باقی کے لیے)۔

(۶۹۰) وَرَامِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهُ خَفْضُ رَفْعِهِ
بِكُلٍّ رَسَا وَالْخِفُّ اُبْلِغُكُمْ حَلَا
ر ح

وَرَامِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهُ	خَفْضُ رَفْعِهِ
مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهُ کی راء	اس کے رفع کا جر

بِكُلٍّ	رَسَا	وَالْخِفُّ	اُبْلِغُكُمْ	حَلَا
تمام	ثابت ہوا	اور مخفف	اُبْلِغُكُمْ	شیریں ہوا

(۶۹۱) مَعَ احْقَافِهَا وَالْوَاوَ زِدْ بَعْدَ مُفْسِدِ
يْنَ كُفْوًا وَبِالْاِخْبَارِ اِنَّكُمْ عَلَا
ك ع

مَعَ احْقَافِهَا	وَالْوَاوَ	زِدْ	بَعْدَ مُفْسِدِيْنَ
ان کی احقاف کے ساتھ	اور واؤ	زیادہ کر	مُفْسِدِيْنَ کے بعد

كُفُوًا	وَبِالْاِخْبَارِ	اِنَّكُمْ	عَلَا
مثل	اور اخبار کے ساتھ	اِنَّكُمْ	عالی ہوا

(٦٩٢) اَلَا وَعَلَى الْحِرْمِيُّ اِنَّ لَنَا هُنَا

ا ع حرمی

وَاَوْ اَمِنَ الْاِسْكَانُ حِرْمِيُّهُ كَلَا

حرمی ك

اَلَا	وَعَلَى	اَلْحِرْمِيُّ	اِنَّ لَنَا	هُنَا
سنو	اور پر	حرمین والے	اِنَّ لَنَا	یہاں

وَاَوْ اَمِنَ	اَلْاِسْكَانُ	حِرْمِيُّهُ	كَلَا
اور اَوْ اَمِنَ	اسکان	اس کے حرمی	حفاظت کی

مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کی راء میں رفع کے بجائے جر (کسائی کے لیے یہاں ہود اور مومنون میں) تمام جگہ ثابت ہوا ہے۔ (مِنْ اِلٰهٍ غَيْرِهٖ۔ باقی برفع راء پڑھتے ہیں)

اور اُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّيْ میں یہاں اور اُبَلِّغُكُمْ مَّا اُرْسِلْتُ احقاف میں کلمہ اُبْلِغُكُمْ (بصری کے لیے بالتخفیف (اور باقی کے لیے بتشدید لام) شیریں ہوا ہے۔

اور مُفْسِدِيْنَ کے بعد قَالَ سے پہلے (شامی کے لیے وَقَالَ) واؤ زائد کر کے پڑھو۔ بحالیکہ تم ایک مثال ہو (باقی بغیر واؤ پڑھتے ہیں)

اور اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ بغیر ہمزہ استفہام کے جملہ خبریہ ہو کر (حفص و نافع کے لئے) عالی ہوا ہے۔ (باقی مع ہمزہ استفہام ءَاِنَّكُمْ پڑھتے ہیں)۔

سنو اور حرمین والوں (حفص، مکی، نافع) پر منکشف ہوا کہ اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا فقط اس سورت میں جملہ خبریہ ہے۔ (باقی کے

لئے ءَ اِنَّ لَنَا استفہامیہ ہے اوراجتماع ہمزتین فی کلمۃ کے اصول اپنی جگہ ہیں)۔

اور اَوْ اَمِنَ میں نافع۔ مکی اور شامی نے واؤ کے سکون کی حفاظت کی ہے (باقی واؤ کو مفتوح یعنی اَوَ اَمِنَ پڑھتے ہیں۔)

﴿نوٹ﴾ اَوْ اَمِنَ میں ورش کے لیے نقل حرکت بھی ہوگی یعنی اَوَ مِنَ۔

(۶۹۳) عَلَیَّ عَلٰی خَصُّوْا وَفِیْ سَاحِرٍ بِهَا
خ
وَيُوْنُسَ سَحَّارٍ شَفَا وَتَسَلْسَلَا
ش

عَلَیَّ	عَلٰی	خَصُّوْا	وَفِیْ	سَاحِرٍ	بِهَا
عَلَیَّ	عَلٰی	انہوں نے خاص کیا	اور میں	سَاحِرٍ	اس میں

وَيُوْنُسَ	سَحَّارٍ	شَفَا	وَتَسَلْسَلَا
اور یونس	سَحَّارٍ	شفادی	اور حلق میں آسانی سے اتر جانے والے پانی کی طرح ہوگیا

اہل قراءت نے (غیر نافع کے لئے) حَقِيْقٌ عَلَیَّ کو حَقِيْقٌ عَلٰی خاص کیا ہے (اور نافع عَلَیَّ پڑھتے ہیں)

اور لفظ سَاحِرٍ اس سورت میں اور یونس میں سَحَّارٍ ہوکر (حمزہ کسائی کے لیے) شافی وسہل ہوا ہے۔

(۶۹۴) وَفِی الْكُلِّ تَلْقَفُ خِفُّ حَفْصٍ وَضُمَّ فِیْ
سَنُقَتِّلُ وَاكْسِرْ ضَمَّهٗ مُتَثَقِّلَا

وَفِیْ	الْكُلِّ	تَلْقَفُ	خِفُّ حَفْصٍ	وَضُمَّ	فِیْ
اور میں	تمام	تَلْقَفُ	حفص کی تخفیف	اور ضمہ دے	میں

سَنُقَتِّلُ	وَاكْسِرْ	ضَمَّهٗ	مُتَثَقِّلَا
سَنُقَتِّلُ	اور کسرہ دے	اس کا ضمہ	مشدد ہونے والی

(۶۹۵) وَحَرِّكْ ذَكَا حُسْنٍ وَفِي يَقْتُلُوْنَ خُذْ
خ ذ ح ذ

مَعًا يَعْرِشُوْنَ الْكَسْرُ ضُمَّ كَذِيْ صِلَا
ص ك

وَحَرِّكْ	ذَكَا حُسْنٍ	وَفِي	يَقْتُلُوْنَ	خُذْ
اور حرکت دے	حسن کا آفتاب گرم ہونا	اور میں	يَقْتُلُوْنَ	لے

مَعًا	يَعْرِشُوْنَ	الْكَسْرُ	ضُمَّ	كَذِيْ صِلَا
دونوں	يَعْرِشُوْنَ	کسرہ	ضمہ دو	آگ والے کی طرح

اور تمام مواقع میں (یعنی یہاں' شعراء اور طٰہٰ میں) لفظ تَلْقَفُ حفص کے لئے اسکان لام اور تخفیف قاف سے ہے۔
باقی (تَلَقَّفُ) بفتح لام و بتشدید قاف پڑھتے ہیں۔
﴿نوٹ﴾ اس موقعہ پر سورہ بقرہ کا شعر (۵۲۸) بھی دیکھ لیں۔
بزی تَلَقَّفُ کی تاء کو وصلاً مشدد بھی پڑھتے ہیں۔ یعنی هِيَ تَّلَقَّفُ۔
اور سَنَقْتُلُ اَبْنَآءَ كُمْ میں سَنُقَتِّلُ کے نون کو ضمہ اور تاء مضمومہ کو مکسور مشدد ہونے کی حالت میں پڑھو اور حسن کی روشنی میں قاف کو حرکت یعنی فتحہ دو (یہ قراءت کوفیین شامی بصری کی ہے۔ باقی سَنَقْتُلُ باب نَصَرَ سے پڑھتے ہیں)
اور يَقْتُلُوْنَ کو بھی اسی طرح (غیر نافع کے لئے یعنی يُقَتِّلُوْنَ) لو (اور نافع باب نصر سے پڑھتے ہیں)
اور لفظ يَعْرِشُوْنَ دونوں (یہاں اور نحل میں) راء مکسورہ کو شامی اور شعبہ کے لئے مانند ایک ذہین آدمی کے ضمہ دو (یعنی يَعْرُشُوْنَ باقی راء کو مکسور پڑھتے ہیں)۔

(۶۹۶) وَفِي يَعْكُفُوْنَ الضَّمُّ يُكْسَرُ شَافِيًا
ش

وَاَنْجٰى بِحَذْفِ الْيَاءِ وَالنُّوْنِ كُفِّلَا
ك

وَفِي	يَعْكُفُوْنَ	اَلضَّمُّ	يُكْسَرُ	شَافِيًا
اور میں	يَعْكُفُوْنَ	ضمہ	کسرہ دیا جاتا ہے	شفا دینے والا

وَاَنْجٰى	بِحَذْفِ الْيَاءِ	وَالنُّوْنِ	كُفِّلَا
اور اَنْجٰى	یاء کے حذف کے ساتھ	اور نون	ذمہ داری لی گئی

اور یَعْکُفُوْنَ میں کاف مضمومہ کو (حمزہ کسائی کے لیے) شافی ہونے کی حالت میں کسرہ دیا جاتا ہے۔ (یعنی یَعْکِفُوْنَ باقی ضمہ پڑھتے ہیں)

اور اَنْجَیْنَاکُمْ میں (شامی کے لئے) یاء اور نون کے حذف کے ساتھ اَنْجٰی کی ذمہ داری لی گئی ہے۔ یعنی اَنْجٰکُمْ۔

(٦٩٧) وَدَكَّاءَ لَا تَنْوِيْنَ وَامْدُدْهُ هَامِزًا
شَفَا وَعَنِ الْكُوْفِيِّ فِي الْكَهْفِ وُصِّلَا
ش

وَدَكَّاءَ	لَا تَنْوِيْنَ	وَامْدُدْهُ	هَامِزًا
اور دَكَّاءَ	تنوین کے بغیر	اور تو اس میں مد کر	ہمزہ پڑھنے والا

شَفَا	وَعَنْ	الْكُوْفِيِّ	فِيْ	الْكَهْفِ	وُصِّلَا
شافی ہوا	اور سے	کوفیین	میں	الکھف	پہنچایا گیا

اور جَعَلَهٗ دَكَّآءَ میں دَكَّآءَ پر تنوین کے بغیر (حمزہ کسائی کے لیے) ہمزہ پڑھتے ہوئے مد کرو۔ دراں حالیکہ یہ شافی ہے۔ اور سورۂ کہف میں اسی تقیید کے ساتھ کوفیین سے پہنچایا گیا ہے (باقی دونوں کلموں میں بغیر ہمزہ تنوین کے ساتھ دَكًّا پڑھتے ہیں)

(٦٩٨) وَجَمْعُ رِسَالَاتِيْ حَمَتْهُ ذُكُوْرُهُ
ح ذ
وَفِي الرُّشْدِ حَرِّكْ وَافْتَحِ الضَّمَّ شُلْشُلَا
ش

وَجَمْعُ رِسَالَاتِيْ	حَمَتْهُ	ذُكُوْرُهُ
اور رِسَالَاتِيْ کا جمع ہونا	اس کی حمایت کی	اس کے رجال

وَفِی	اَلرُّشْدِ	حَرِّكْ	وَافْتَحْ	اَلضَّمَّ	شُلْشُلَا
اور میں	اَلرُّشْدِ	حرکت دے	اور فتحہ دے	ضمہ	خفیف

(۷۹۹) وَفِی الْکَھْفِ حُسْنَاہُ وَضَمُّ حُلِیِّھِمْ

ح

بِکَسْرٍ شَفَا وَافٍ وَ الِاتْبَاعُ ذُوْحُلَا

ش

وَفِی	اَلْکَھْفِ	حُسْنَاہُ	وَضَمُّ حُلِیِّھِمْ
اور میں	الکہف	اس کا حسن	اور حُلِیِّھِمْ کا ضمہ

بِکَسْرٍ	شَفَا	وَافٍ	وَالِاتْبَاعُ	ذُوْحُلَا
کسرہ کے ساتھ	شافی ہوا	کامل	اور اتباع	زیورات والا

اور بِرِسَالَاتِیْ میں جمع ہونے کی اس کے رجال (کوفیین' شامی' بصری) نے حمایت کی ہے۔(اور باقی مفرد بِرِسَالَتِیْ پڑھتے ہیں)

اور سَبِیْلَ الرُّشْدِ میں (حمزہ کسائی کے لیے) شین کو حرکت فتحہ دو۔اور راء مضمومہ کو فتحہ دو (یعنی سَبِیْلَ الرَّشَدِ)۔ بحالیکہ یہ خفیف ہے۔اور کہف میں (اسی تقیید کے ساتھ بصری کے لیے) اس کا حسن قائم ہے (واضح ہو کہ کہف میں لفظ رُشْد تین جگہ ہے لیکن یہاں صرف آخری مراد ہے' تعیین پر بظاہر کوئی قرینہ نہیں بجز اس کے کہ یوں کہا جائے کہ واقعہ موسیٰ والا لفظ مراد ہے چنانچہ اعراف میں بھی یہ لفظ واقعہ موسیٰ کے ذیل میں ہی ہے۔باقی دونوں جگہ رُشْد بضم راء و سکون شین پڑھتے ہیں)

اور حُلِیِّھِمْ (حمزہ کسائی کے لیے) بکسر حاء شافی و وافی ہوا (یعنی حِلِیِّھِمْ)۔اور یہ کسرہ یاء کے کسرہ کے اتباع میں شیریں ہے باقی اصل کے مطابق بضم حاء پڑھتے ہیں۔

(۷۰۰) وَخَاطَبَ یَرْحَمْنَا وَیَغْفِرْلَنَا شَذًا

ش

وَبَارَبَّنَا رَفْعٌ لِغَیْرِهِمَا انْجَلَا

وَخَاطَبَ	يَرْحَمْنَا	وَيَغْفِرْلَنَا	شَذًا
اور خطاب کیا	يَرْحَمْنَا	اور يَغْفِرْلَنَا	خوشبو
وَبَارَبَّنَا	رَفْعٌ	لِغَيْرِهِمَا	اِنْجَلَا
اور رَبَّنَا کی باء	رفع	ان دونوں کے علاوہ	ظاہر ہوا

اور يَرْحَمْنَا اور يَغْفِرْلَنَا نے شہرت کے اعتبار سے (حمزہ کسائی کے لیے) خطاب کیا ہے۔ اور رَبَّنَا کی باء پر حمزہ کسائی کے علاوہ کے لیے رفع واضح ہوا ہے۔

پس حمزہ۔ کسائی کے لیے تَرْحَمْنَا رَبَّنَا وَ تَغْفِرْلَنَا اور باقین کے لیے يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَ يَغْفِرْلَنَا ہے۔

۷۰۱ وَمِيمَ ابْنَ اُمَّ اكْسِرْ مَعًا كُفْؤَ صُحْبَةٍ
ك صحبة

وَاٰصَارَهُمْ بِالْجَمْعِ وَالْمَدِّ كُلِّلَا
ك

وَمِيمَ ابْنَ اُمَّ	اِكْسِرْ	مَعًا	كُفْؤَ	صُحْبَةٍ
اور اِبْنَ اُمَّ کی میم	تو کسرہ دے	دونوں	مثل	ساتھی
وَاٰصَارَهُمْ	بِالْجَمْعِ	وَالْمَدِّ	كُلِّلَا	
اور اٰصَارَهُمْ	جمع کے ساتھ	اور مد	تاج پہنایا گیا	

اِبْنَ اُمَّ کی میم کو یہاں اور طٰہٰ میں دونوں جگہ کسرہ دو۔ دراں حالیکہ تم صحبہ کے مماثل ہو (یہ میم کا کسرہ شامی حمزہ کسائی شعبہ کے لیے ہے یعنی اِبْنَ اُمِّ باقی میم کو فتح دیتے ہیں)

اور وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ میں اِصْرَهُمْ جمع اور مد کے ساتھ (شامی کے لئے) تاج پہنایا گیا ہے۔ یعنی اٰصَارَهُمْ۔

۷۰۲ خَطِيٰٓـتُكُمْ وَحِّدْهُ عَنْهُ وَرَفْعُهُ

كَمَا اَلْفُوْا وَالْغَيْرُ بِالْكَسْرِ عَدَّلَا
ك ا

خَطِیْئَاتُکُمْ	وَحِّدْهُ	عَنْهُ	وَرَفْعُهُ
خَطِیْئَاتُکُمْ	اس کو واحد پڑھ	اس سے	اس کا رفع

كَمَا	اَلْفَوْا	وَالْغَیْرُ	بِالْكَسْرِ	عَدَّلَا
جیسا کہ	انہوں نے جمع کیا	اور ماسوا	کسرہ کے ساتھ	صحیح کردیا

(۷۰۳) وَلٰكِنْ خَطَایَا حَجَّ فِیْهَا وَنُوْحِهَا
ح
وَ مَعْذِرَةٌ رَفْعٌ سِوٰى حَفْصِهِمْ تَلَا

وَلٰكِنْ	خَطَایَا	حَجَّ	فِیْهَا	وَنُوْحِهَا
اور لیکن	خَطَایَا	غالب ہوا	اس میں	اور ان کی نوح

وَمَعْذِرَةٌ	رَفْعٌ	سِوٰى	حَفْصِهِمْ	تَلَا
اور مَعْذِرَةٌ	رفع	سوائے	ان کے حفص	پڑھا

لفظ خَطِیْئَاتُکُمْ کو شامی سے روایت کرتے ہوئے واحد پڑھو۔(باقی جمع پڑھتے ہیں) اور اس کی تاء پر رفع ہے جیسا کہ شامی و نافع نے جمع کیا ہے۔اور ان کے علاوہ باقی نے کسرہ کے ساتھ اس کا مساوی ٹھہرایا ہے (یعنی نافع شامی کے لیے مرفوع اور باقین کے لیے مکسور ہے لہٰذا شامی کیلئے واحد و مرفوع ہوا (یعنی خَطِیْئَتُکُمْ)۔نافع کے لیے جمع و مرفوع (خَطِیْئَاتُکُمْ) اور باقین کیلئے جمع و منصوب خَطِیْئَاتِکُمْ (لیکن بصری چونکہ اس کو جمع تکسیر پڑھتے ہیں خَطَایَاکُمْ اس لیے ناظم آگے استدراک کرتے ہیں) لیکن (بصری کے لئے) لفظ خَطَایَا اس سورت میں اور نوح میں غالب ہوا ہے۔ اور لفظ مَعْذِرَةٌ کو سوائے حفص کے باقی سب نے مرفوع۔(یعنی مَعْذِرَةٌ اور حفص نے منصوب) تلاوت کیا ہے۔

(۷۰۴) وَبِیْسٍ بِیَاءٍ اَمَّ وَالْهَمْزُ كَهْفُهُ
ك ا
وَمِثْلَ رَئِیْسٍ غَیْرُ هٰذَیْنِ عَوَّلَا

وَبِيْسٍ	بِيَاءٍ	اَمَّ	وَالْهَمْزُ	كَهْفُهٗ
اور بِيْسٍ	یاء کے ساتھ	قصد کیا	اور ہمزہ	اس کی پناہ گاہ

وَمِثْلَ رَئِيْسٍ	غَيْرُ هٰذَيْنِ	عَوَّلَا
اور رَئِيْسٍ کا مثل	ان دونوں کے سوا	اعتماد کیا

(۷۰۵) وَبَيْئَسٍ اسْكِنْ بَيْنَ فَتْحَيْنِ صَادِقًا
ص
بِخُلْفٍ وَخَفِّفْ يُمْسِكُوْنَ صَفَا وِلَا
ص

وَبَيْئَسٍ	اِسْكِنْ	بَيْنَ فَتْحَيْنِ	صَادِقًا
اور بَيْئَسٍ	تو ساکن کر	دو فتحوں کے درمیان	سچا

بِخُلْفٍ	وَخَفِّفْ	يُمْسِكُوْنَ	صَفَا	وِلَا
بالخُلف	اور خفیف پڑھ	يُمْسِكُوْنَ	پاکیزہ ہوئی	اتباع

اور بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ میں (نافع نے) یاء کے ساتھ بِيْسٍ بروزن عِيْسٍ کا قصد کیا۔ اور (بجائے یاء کے شامی کے لئے) ہمزہ پناہ گاہ ہے (یعنی شامی بِئْسٍ بروزن بِئْرٍ پڑھتے ہیں) اور ان دونوں یعنی نافع وشامی کے علاوہ نے بَئِيْسٍ بروزن رَئِيْسٍ پر اعتماد کیا ہے (اور شعبہ سے اس کے علاوہ ایک دوسری وجہ بھی ہے) اور دو فتحوں کے درمیان یاء کو (شعبہ کے لیے) ساکن بالخُلف کرو۔ دراں حالیکہ تم سچے ہو۔ (یعنی شعبہ کے لئے دوسری وجہ بَيْئَسٍ بروزن ضَيْغَمٍ بھی ہے) اور يُمَسِّكُوْنَ کو (شعبہ کے لئے يُمْسِكُوْنَ) خفیف پڑھو۔ جو اتباع میں پاکیزہ ہے (باقی بتشدید سین پڑھتے ہیں)

(۷۰۶) وَيَقْصُرُ ذُرِّيَّاتِ مَعْ فَتْحِ تَائِهٖ
وَفِي الطُّوْرِ فِي الثَّانِيْ ظَهِيْرٌ تَحَمَّلَا
ظ

وَیَقْصُرُ	ذُرِّیَّاتِ	مَعْ فَتْحِ تَائِہٖ
اور قصر کرتا ہے	ذُرِّیَاتِ	اس کی تاء کے فتحہ کے ساتھ

وَفِیْ	اَلطُّوْرِ	فِیْ	اَلثَّانِیْ	ظَھِیْرٌ	تَحَمَّلَا
اور میں	الطور	میں	دوسرا	مددگار	روایت کیا

(۷۰۷) وَیَاسِیْنَ دُمْ غُصْنًا وَیُکْسَرُ رَفْعُ اَوْ
د غ
وَلِ الطُّوْرِ الْبَصْرِیْ وَبِالْمَدِّ کَمْ حَلَا
ک ح

وَیَاسِیْنَ	دُمْ	غُصْنًا	وَیُکْسَرُ	رَفْعُ
اور یٰسین	تو ہمیشہ رہ	شاخ	اور کسرہ پڑھا جاتا ہے	رفع

اَوَّلِ الطُّوْرِ	اَلْبَصْرِیْ	وَبِالْمَدِّ	کَمْ	حَلَا
الطور کا پہلا	بصری	اور مد کے ساتھ	کتنا	شیریں ہوا

یہاں اور طور میں دوسری جگہ ایک مددگار قاری (کوفیین و مکی کے لئے) جس نے روایت نقل کی ہے۔لفظ ذُرِّیَّاتِ میں قصر کرتا ہے (یعنی الف جمع حذف کر کے واحد پڑھتا ہے) اور اس کی تاء کو فتحہ پڑھتا ہے۔اور یٰسین میں بھی اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّیَّتَھُمْ میں (مکی کوفیین و بصری کے لیے) واحد ہے۔تو ہمیشہ ایک سرسبز شاخ کی طرح رہے۔(باقی تینوں مواقع میں جمع پڑھتے ہیں) اور طور کے پہلے موقع میں بصری کے لئے بجائے رفع کے کسرہ پڑھا جاتا ہے اور وہ پہلا موقع (شامی بصری کے لئے) مد یعنی جمع کے ساتھ کتنا شیریں ہوا ہے۔(باقی رفع اور واحد پڑھتے ہیں)۔

﴿نوٹ﴾ بصری کے لیے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْھُمْ ذُرِّیَّاتُھُمْ میں ذُرِّیَّاتُ کی تاء مکسور اس لیے ہے کہ وہ بجائے وَاتَّبَعَتْھُمْ ذُرِّیَّاتُھُمْ کے وَاَتْبَعْنَاھُمْ ذُرِّیَّاتِھِمْ پڑھتے ہیں۔لفظ وَاَتْبَعْنَاھُمْ کا اختلاف سورۂ طور میں مذکور ہوگا۔

﴿توضیح قراءت﴾

شمار	کلمہ	سورۃ	واحد	جمع
۱	ذُرِّیَّتَهُمْ	اعراف	مکی۔عاصم۔حمزہ۔کسائی	باقین
۲	حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ	یٰس	مکی۔بصری۔عاصم۔حمزہ۔کسائی	باقین
۳	ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ	طور(اول)	نافع۔مکی۔عاصم۔حمزہ۔کسائی	بصری ذُرِّيَّاتِهِمْ شامی ذُرِّيَّاتُهُمْ
۴	ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا	طور(ثانی)	مکی۔عاصم۔حمزہ۔کسائی	نافع۔بصری۔شامی

۷۰۸ يَقُولُوا مَعًا غَيْبٌ حَمِيدٌ وَحَيْثُ يُلْ
ح
حِدُونَ بِفَتْحِ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ فُصِّلَا
ف

يَقُولُوا	مَعًا	غَيْبٌ	حَمِيدٌ	وَحَيْثُ
يَقُولُوا	دونوں	غیب	قابل تعریف	اور جہاں بھی

يُلْحِدُونَ	بِفَتْحِ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ	فُصِّلَا
يُلْحِدُونَ	ضمہ اور کسرہ کے فتحہ کے ساتھ	ممتاز کیا گیا

۷۰۹ وَفِي النَّحْلِ وَالَاهُ الْكِسَائِيْ وَجَزْمُهُمْ
يَذَرْهُمْ شَفَا وَالْيَاءُ غُصْنٌ تَهَدَّلَا
ش غ

وَفِي	النَّحْلِ	وَالَاهُ	الْكِسَائِيْ	وَجَزْمُهُمْ
اور میں	النحل	اس کی موافقت کی	کسائی	اور ان کا جزم

یَذَرْهُمْ	شَفَا	وَالْيَاءُ	غُصْنٌ	تَهَدَّلَا
یَذَرْهُمْ	شافی ہوا	اور یاء	شاخ	ڈھیلی ہوگئی

(بصری کے لیے) شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا اور اَوْتَقُوْلُوْا اِنَّمَا میں دونوں یَقُوْلُوْا غیب کے ساتھ قابل تعریف ہیں (باقی خطاب پڑھتے ہیں)

اور جہاں بھی یُلْحِدُوْنَ ہو (یہاں نمل اور فصلت میں تین جگہ ہے) وہ (امام حمزہ کے لیے) یاء مضمومہ اور حاء مکسورہ دونوں کے فتحوں کے ساتھ (یَلْحَدُوْنَ) ممتاز کیا گیا ہے۔ اور لِسَانُ الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ سورۂ نمل میں امام حمزہ کی کسائی نے بھی موافقت کی ہے (باقی افعال سے بضم یاء وکسر حاء پڑھتے ہیں)

اور یَذَرْهُمْ میں (حمزہ کسائی کے لیے) جزم راء شافی ہوا ہے (باقی برفع راء پڑھتے ہیں) اور نیز یَذَرُهُمْ میں (ہی (کوفیین وبصری کے لیے) یاء غیبت ایک ایسی شاخ ہے جو ڈھیلی ہوتی ہے۔ باقی نون جمع کے ساتھ وَنَذَرُهُمْ پڑھتے ہیں۔ گویا تین قراءتیں ہوئیں۔ وَیَذَرْهُمْ حمزہ کسائی کے لیے' وَ یَذَرُهُمْ بصری وعاصم کے لیے وَنَذَرُهُمْ باقی کے لئے۔

۷۱۰ وَحَـرِّكْ وَضُـمَّ الْـكَسْـرَ وَامْـدُدْهُ هَـامِـزًا

وَلَا نُـوْنَ شِـرْكًـا عَـنْ شَـذًا نَـفَـرٍ مِلَا

ع ش نفر

وَحَرِّكْ	وَضُمَّ	الْكَسْرَ	وَامْدُدْهُ	هَامِزًا
اور تو حرکت دے	اور ضمہ دے	کسرہ	اور تو اس کا مد کر	ہمزہ پڑھنے والا

وَلَا نُوْنَ	شِرْكًا	عَنْ	شَذًا نَفَرٍ	مِلَا
اور نون تنوین نہیں	شِرْكًا	سے	جماعت کی خوشبو	مستغنی

اور جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ میں راء کو حرکت یعنی فتحہ دو اور شین مکسور کو ضمہ دو اور آخر میں ہمزہ پڑھتے ہوئے الف کو کھینچو اور آخر میں نون تنوین نہیں اور یہ منقول ہے (حفص۔ حمزہ۔ کسائی۔ مکی۔ بصری۔ شامی کے لئے) ایک ایسی جماعت کی شائع ہونے والی قراءت سے جو مستغنی ہے (باقی یعنی نافع وشعبہ شِرْكًا پڑھتے ہیں)۔

(۷۱۱) وَلَا يَتْبَعُوكُمْ خَفَّ مَعْ فَتْحِ بَائِهِ
وَيَتْبَعُهُمْ فِي الظُّلَّةِ احْتَلَّ وَاعْتَلَا

فَتْحِ بَائِهِ	مَعْ	خَفَّ	وَلَا يَتْبَعُوكُمْ
اس کی باء کے فتحہ کے ساتھ	ساتھ	خفیف ہوئی	اور لَا يَتْبَعُوكُمْ

وَاعْتَلَا	احْتَلَّ	الظُّلَّةِ	فِي	وَيَتْبَعُهُمْ
اور عالی ہوا	نازل ہوا	الظلۃ	میں	اور يَتْبَعُهُمْ

اور (نافع کے لئے) وَلَا يَتْبَعُوكُمْ میں تاء خفیف ہوئی ہے مع اس کے باء کے فتحہ کے اسی طرح ظلۃ (شعراء) میں يَتْبَعُهُمْ (نافع کے لیے) نازل اور عالی ہوا ہے۔ (باقی اِفْتِعَالْ سے بتشدید تاء بکسر باء پڑھتے ہیں يَتَّبِعُوكُمْ اور يَتَّبِعُهُمْ)

(۷۱۲) وَقُلْ طَائِفٌ طَيْفٌ رِضًى حَقُّهُ وَيَا
يَمُدُّونَ فَاضْمُمْ وَاكْسِرِ الضَّمَّ اَعْدَلَا

وَيَا	حَقُّهُ	رِضًى	طَيْفٌ	طَائِفٌ	وَقُلْ
اور یاء	اس کا حق	پسندیدہ	طَيْفٌ	طَائِفٌ	اور کہہ تو

اَعْدَلَا	الضَّمَّ	وَاكْسِرْ	فَاضْمُمْ	يَمُدُّونَ
عادل	ضمہ	اور کسرہ دے	پس تو ضمہ دے	يَمُدُّونَ

اور (مکی بصری کسائی کے لیے) طَائِفٌ کو طَيْفٌ پڑھو دراں حالیکہ اس کا حق پسندیدہ ہے۔

اور (نافع کے لیے) يَمُدُّونَهُمْ کی یاء کو مضموم اور میم مضموم کو مکسور پڑھو دراں حالیکہ تم عادل ہو یعنی يُمِدُّونَهُمْ۔

۷۱۳ وَرَبِّـي مَـعِـي بَـعْـدِي وَاِنِّـي كِلَاهُـمَـا
عَـذَابِـي اٰيَـاتِـي مُـضَـافَـاتُـهَـا الْـعُـلَا

وَرَبِّي	مَعِي	بَعْدِي	وَاِنِّي	كِلَاهُمَا
اور رَبِّي	مَعِي	بَعْدِي	اور اِنِّي	بالیقین دونوں

عَذَابِي	اٰيَاتِي	مُضَافَاتُهَا	الْعُلَا
عَذَابِي	اٰيَاتِي	اس کی اضافات	عالی

اوراس سورت میں رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ – مَعِيَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ – مِنْ م بَعْدِي – اَعَجِلْتُمْ اوراِنِّيْ دونوں یعنی اِنِّيْ اَخَافُ – اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ – عَذَابِيْ اُصِيْبُ – اٰيَاتِيَ الَّذِيْنَ کل سات یاءات اضافت عالیہ ہیں۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات اضافت	فتحہ	اسکان
۱	رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ	باقین	حمزہ
۲	مَعِيَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ	حفص	باقین
۳	مِنْ م بَعْدِيْ اَعَجِلْتُمْ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۴	اِنِّيْ اَخَافُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۵	اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ	مکی۔بصری	باقین
۶	عَذَابِيْ اُصِيْبُ	نافع	باقین
۷	اٰيَاتِيَ الَّذِيْنَ	باقین	شامی۔حمزہ

﴿یاءزائدہ﴾ ثُمَّ كِيْدُوْنِ: ابوعمرو بصری وصلاً اثبات وقفاً حذف۔ ہشام کے لیے حالین میں اثبات وحذف بالخلف۔ باقین کے لیے حالین میں حذف۔

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ (۱۱)

۷۱۴ وَفِــی مُــرْدِفِیْــنَ الــدَّالَ یَــفْتَــحُ نَــافِــعٌ

وَعَــنْ قُــنْبُــلٍ یُــرْوٰی وَلَیْـــسَ مُــعَــوَّلَا

وَفِیْ	مُرْدِفِیْنَ	اَلدَّالَ	یَفْتَحُ	نَافِعٌ
اور میں	مُرْدِفِیْنَ	دال	فتحہ دیتا ہے	نافع
وَعَنْ	قُنْبُلٍ	یُرْوٰی	وَلَیْسَ	مُعَوَّلَا
اور سے	قنبل	روایت کیا جاتا ہے	اور نہیں ہے	اعتماد کیا ہوا

لفظ مُرْدِفِیْنَ میں دال کو نافع مفتوح پڑھتے ہیں (یعنی مُرْدَفِیْنَ)۔ اور (بطریق ابن مجاہد) قنبل سے جو روایت بیان کی جاتی ہے (کہ وہ بھی مثل نافع بفتح دال پڑھتے ہیں) وہ معتبر نہیں (بلکہ صحیح یہ ہے کہ قنبل جمہور کی طرح بکسر دال پڑھتے ہیں)۔

۷۱۵ وَیُغْشِــی سَــمَا خِــفًّــا وَفِــیْ ضَمِّــهِ افْتَــحُوْا

سما

وَفِــی الْــکَسْــرِ حَــقًّــا وَ الــنُّــعَـاسَ ارْفَعُوْا وِلَا

حقا

وَیُغْشِیْ	سَمَا	خِفًّا	وَفِیْ	ضَمِّهِ	اِفْتَحُوْا
اور یُغْشِیْ	بلند ہوا	تخفیف	اور میں	اس کا ضمہ	تم فتحہ دو
وَفِیْ	اَلْکَسْرِ	حَقًّا	وَ النُّعَاسَ	اِرْفَعُوْا	وِلَا
اور میں	کسرہ	حق	اور اَلنُّعَاسَ	رفع دو	اتباع

اور اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ میں یُغْشِیْکُمْ بتخفیف شین (نافع کی بصری کے لئے) بلند ہوا ہے اور حق ہونے کے

اعتبار سے (مکی بصری کے لئے) اس کی یاء مضمومہ کو اور شین مکسورہ کو فتحہ پڑھو۔ (اور فتح شین سے لازم آئے گا یاء کا الف سے بدل جانا)

اور لفظ اَلنُّعَاسَ کو متابعت کے اعتبار سے (انہیں مکی و بصری کے لیے اَلنُّعَاسُ) مرفوع پڑھو (اور باقی کے لیے منصوب)

تین قراءتیں ہیں: (۱) اِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ: شامی۔ عاصم۔ حمزہ۔ کسائی۔ (۲) اِذْ يُغْشِيكُمُ النُّعَاسَ: نافع۔ (۳) اِذْ يَغْشَاكُمُ النُّعَاسُ: مکی۔ بصری۔

(۷۱۶) وَتَخْفِيفُهُمْ فِي الْاَوَّلَيْنِ هُنَا وَلٰ
كِنِ اللّٰهُ وَارْفَعْ هَاءَهُ شَاعَ كُفَّلَا
ش ك

هُنَا	اَلْاَوَّلَيْنِ	فِيْ	وَتَخْفِيفُهُمْ
یہاں	پہلے دو	میں	اور ان کی تخفیف

كُفَّلَا	شَاعَ	هَاءَهُ	وَارْفَعْ	وَلٰكِنِ اللّٰهُ
ذمہ داروں	شائع ہوا	اس کی هاء	اور تو رفع دے	وَلٰكِنِ اللّٰهُ

اور اس سورت میں (حمزہ کسائی شامی کا) پہلے دو وَلٰكِنِ اللّٰهُ کو بتخفیف نون اور انہیں کے لیے لفظ اَللّٰهُ کی هاء کو مرفوع پڑھو کیونکہ ذمہ داروں کے اعتبار سے مشہور ہوا ہے (باقی وَلٰكِنْ کو بتشدید نون اور اسم الجلالہ کو منصوب پڑھتے ہیں یعنی وَلٰكِنَّ اللّٰهَ)۔

﴿نوٹ﴾ پہلے دو سے مراد وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ اور وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ہے۔ اور وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ سے احتراز مقصود ہے۔

(۷۱۷) وَمُوهِنُ بِالتَّخْفِيفِ ذَاعَ وَفِيهِ لَمْ
ذ
يُنَوَّنْ لِحَفْصٍ كَيْدَ بِالْخَفْضِ عَوَّلَا
ع

وَمُوْهِنُ	بِالتَّخْفِيفِ	ذَاعَ	وَفِيهِ	لَمْ
اور مُوْهِنُ	تخفیف کے ساتھ	مشہور ہوئی	اور اس میں	نہیں

يُنَوَّنْ	لِحَفْصٍ	كَيْدَ	بِالْخَفْضِ	عَوَّلَا
تنوین دیا گیا	حفص کیلئے	كَيْدَ	جر کے ساتھ	اس نے اعتماد کیا

اور لفظ مُوْهِنُ کی ھاء تخفیف کے ساتھ (کوفیین وشامی کے لیے) مشہور ہوئی ہے مگر اس میں حفص کے لئے تنوین نہیں پڑھی گئی۔

اور حفص ہی نے لفظ كَيْدَ کے مجرور ہونے پر اعتماد کیا ہے (گویا تین قراءتیں ہوئیں (۱) مُوْهِنٌ كَيْدَ حمزہ۔کسائی شعبہ۔شامی کے لئے (۲) مُوْهِنُ كَيْدِ حفص کے لیے (۳) مُوَهِّنٌ كَيْدَ باقی کے لئے)

۷۱۸ وَبَــعْـدُ وَاَنَّ الْـفَتْــحُ عَــمَّ عُلًا وَفِــيْ
عم ع

هِمَا الْعُدْوَةِ اكْسِرْ حَقًّا الضَّــمَّ وَ اعْدِلَا
حق

وَبَعْدُ	وَاَنَّ	الْفَتْحَ	عَمَّ	عُلًا	وَفِيهِمَا
اور بعد	وَاَنَّ	فتحہ	عام ہوا	بلندی	اور ان دونوں میں

الْعُدْوَةِ	اِكْسِرْ	حَقًّا	الضَّمَّ	وَاعْدِلَا
الْعُدْوَةِ	تو کسرہ دے	حق	ضمہ	اور تو عدل کر

مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ کے بعد اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ کے اَنَّ میں (نافع شامی حفص کے لیے) بلندی کے اعتبار سے ہمزہ کا فتحہ عام ہوا ہے۔ (اور باقین اِنَّ بکسر ہمزہ پڑھتے ہیں)

اور لفظ الْعُدْوَةِ میں جو دو جگہ ہے عین مضموم میں (مکی بصری کیلئے) حق ہونے کے اعتبار سے کسرہ دو (یعنی الْعِدْوَةِ) اور عدل کرو۔

(۷۱۹) وَمَنْ حَيِيَ اكْسِرْ مُظْهِرًا اِذْ صَفَا هُدًى

ا ص ه

وَاِذْ يَتَوَفّٰى اَنِّثُوْهُ لَهٗ مُلَا

ل م

وَمَنْ حَيِيَ	اِكْسِرْ	مُظْهِرًا	اِذْ	صَفَا	هُدًى
وَمَنْ حَيِيَ	تو کسرہ دے	اظہار کرنے والا	اس لیے	پاکیزہ ہوئی	ہدایت

وَاِذْ يَتَوَفّٰى	اَنِّثُوْهُ	لَهٗ	مُلَا
اور اِذْ يَتَوَفّٰى	تم اسے مؤنث پڑھو	اس کے لئے	چادریں

اور وَمَنْ حَيِيَ میں (نافع شعبہ وبزی کے لئے) یاء ین میں اظہار کرتے ہوئے پہلی یاء کو مکسور پڑھو اس لیے کہ یہ ہدایت کے اعتبار سے پاکیزہ ہے۔ (باقی ادغام کرتے ہوئے یاء کو مشدد وَمَنْ حَيَّ پڑھتے ہیں) اور اِذْ يَتَوَفّٰى کو (شامی) کے لئے بصیغہ مؤنث پڑھو کہ اس پر دلائل ہیں۔ (یعنی اِذْ تَتَوَفّٰى)

(۷۲۰) وَبِالْغَيْبِ فِيْهَا تَحْسَبَنَّ كَمَا فَشَا

ك ف

عَمِيْمًا وَقُلْ فِي النُّوْرِ فَاشِيْهِ كَحَّلَا

ع ف ك

وَبِالْغَيْبِ	فِيْهَا	تَحْسَبَنَّ	كَمَا	فَشَا
اور غیب کے ساتھ	اس میں	تَحْسَبَنَّ	جیسا کہ	مشہور ہوا

عَمِيْمًا	وَقُلْ	فِي	النُّوْرِ	فَاشِيْهِ	كَحَّلَا
عام ہونا	اور کہہ تو	میں	النور	ایسے ظاہر کرنے والا	سرمہ لگایا

اور اس سورت میں لَاتَحْسَبَنَّ (شامی حمزہ حفص کے لیے) جیسا کہ عام ہونے کے اعتبار سے مشہور ہوا غیب کے ساتھ ہے اور کہو کہ سورۂ نور میں لَاتَحْسَبَنَّ (حمزہ شامی کے لئے) غیب کو ظاہر کرنے والے نے سرمہ لگایا ہے۔ (یعنی

لَا يَحْسَبَنَّ باقی دونوں جگہ خطاب پڑھتے ہیں)۔

(۷۲۱) وَ اِنَّهُمْ افْتَحْ كَافِيًا وَاكْسِرُوْا لِشُعْـ
ك

بَةَ السَّلْمِ وَاكْسِرْ فِي الْقِتَالِ فَطِبْ صِلَا
ص

لِشُعْبَةَ	وَاكْسِرُوْا	كَافِيًا	افْتَحْ	وَاِنَّهُمْ
شعبہ کیلئے	اورتم کسرہ دو	کافی ہونے والا	فتح دے	اوراِنَّهُمْ

صِلَا	فَطِبْ	الْقِتَالِ	فِيْ	وَاكْسِرْ	اَلسَّلْمِ
آگ کا شعلہ	پس تو خوش رہ	القتال	میں	اورتو کسرہ دے	اَلسَّلْمِ

اور سَبَقُوْا اِنَّهُمْ میں (شامی کے لیے اَنَّهُمْ) ہمزہ کو فتحہ دو کہ وہ کفایت کرتا ہے۔

اورلفظ اَلسَّلْمِ میں سین کو شعبہ کے لیے مکسور پڑھو اور سورۂ قتال (سورۂ محمد ﷺ) میں (حمزہ وشعبہ کے لیے) کسرہ پڑھو اور ذہانت کے اعتبار سے خوش رہو (یعنی اَلسِّلْمِ)۔

(۷۲۲) وَثَانِيْ يَكُنْ غُصْنٌ وَثَالِثُهَا ثَوٰى
غ ث

وَضُعْفًا بِفَتْحِ الضَّمِّ فَاشِيْهِ نُفِّلَا
ف ن

ثَوٰى	وَثَالِثُهَا	غُصْنٌ	يَكُنْ	وَثَانِيْ
ثابت ہوا	اوراس کا تیسرا	شاخ	يَكُنْ	اوردوسرا

نُفِّلَا	فَاشِيْهِ	بِفَتْحِ الضَّمِّ	وَضُعْفًا
غنیمت دیا گیا	اس کوظاہر کرنے والا	ضمہ کے فتحہ کے ساتھ	اور ضُعْفًا

اوردوسرا فعل يَكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ (کوفیین وبصری کیلئے صیغہ مذکر جیسا کہ اطلاق سے اشارہ ہے) ایک شاخ ہے اور تیسرا یعنی يَكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ تذکیر میں کوفیین کیلئے ثابت ہوا ہے (باقی کیلئے دونوں میں تَكُنْ تانیث ہے)۔

اور اَنَّ فِیکُم ضَعْفًا میں لفظ ضَعْفًا ضاد مضمومہ کے فتحہ کو مشہور کرنے والا قاری (حمزہ وعاصم) عطاؤں سے نوازا گیا ہے۔ (باقی کے لئے مضموم ہے ضُعْفًا)۔

﴿نوٹ﴾ یَکُنْ کے ساتھ دوسرے اور تیسرے کی قید سے پہلا اور چوتھا نکل گیا جو باتفاق مذکر ہے۔

(۷۲۳) وَفِی الرُّوْمِ صِفْ عَنْ خُلْفِ فَصْلٍ وَاَنِّثْ اَنْ
ف ع ص

یَکُوْنَ مَعَ الْاَسْرٰی الْاُسَارٰی حُلًّا حَلَا
ح

وَفِی	الرُّوْمِ	صِفْ	عَنْ	خُلْفِ	فَصْلٍ	وَاَنِّثْ	اَنْ
اور میں	الروم	بیان کر	سے	خُلف	واضح	اور مؤنث پڑھ	اَنْ

یَکُوْنَ	مَعْ	الْاَسْرٰی	الْاُسَارٰی	حُلًّا	حَلَا
یَکُوْنَ	ساتھ	الْاَسْرٰی	الْاُسَارٰی	زیورات	شیریں ہوا

اور اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ ضَعْفٍ الآیۃ روم میں (شعبہ وحمزہ کے لئے بلا خُلف اور حفص کے لئے بالخُلف) تینوں کلمات میں ضَعْفٍ میں بفتح ضاد واضح خُلف کے ساتھ ہے۔ (باقی کے لیے اور دوسری وجہ حفص کے لیے بضم ضاد ضُعْفٍ ہے)

اور اَنْ یَّکُوْنَ کو (بصری کے لئے اَنْ تَکُوْنَ) مؤنث پڑھو (اور باقی کے لیے مذکر) اور بصری ہی کے لیے۔

الْاَسْرٰی کی جگہ الْاُسَارٰی (بروزن فُعَالٰی) آراستگی کے لحاظ سے شیریں ہوا ہے۔ (باقی الْاَسْرٰی بروزن قَتْلٰی پڑھتے ہیں)۔

(۷۲۴) وَلَایَتِهِمْ بِالْکَسْرِ فُزْ وَبِکَهْفِهٖ
ف

شَفَا وَمَعًا اِنِّیْ بِیَاءَیْنِ اَقْبَلَا
ش

وَلَایَتِهِمْ	بِالْکَسْرِ	فُزْ	وَبِکَهْفِهٖ
وَلَایَتِهِمْ	کسرہ کے ساتھ	کامیاب ہو	اور اس کی الکھف میں

شَفَا	وَمَعًا	اِنِّیْ	بِیَاءَ یْنِ	اَقْبَلَا
شفادی	اور دونوں	اِنِّیْ	دو یاؤں کے ساتھ	آیا ہے

مَـالَـكُـمْ مِّـنْ وَّلَا يَتِـهِـمْ میں وَلَا يَتِـهِـمْ کو (حمزہ کے لیے) کسرہ واؤ کے ساتھ پڑھتے ہوئے کامیاب ہوا اور هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ کہف میں (حمزہ کسائی کے لئے) وہ کسرہ شافی ہوا ہے (یعنی وِلَا يَتِهِمْ اور الْوِلَايَةُ)

اور لفظ اِنِّیْ دو جگہ اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ اور اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ دو یاءات اضافت کے ساتھ آیا ہے۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات اضافت	فتحہ	اسکان
۱	اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ	نافع۔ مکی۔ بصری	باقین
۲	اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ	نافع۔ مکی۔ بصری	باقین

﴿نوٹ﴾ اس سورۃ میں کوئی یاء زائدہ نہیں ہے۔

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ (۱۳)

(۷۲۵) وَيُكْسَــرُ لَا اَيْــمَــانَ عِــنْـدَ ابْــنِ عَــامِــرٍ

وَوَحَّـــدَ حَـــقٌّ مَسْـــجِــدَ الــلّٰـــهِ الَا وَّلَا

حق

وَيُكْسَرُ	لَا اَيْمَانَ	عِنْدَ ابْنِ عَامِرٍ
اور کسرہ دیا جاتا ہے۔	لَا اَيْمَانَ	ابن عامر کے نزدیک

وَوَحَّدَ	حَقٌّ	مَسْجِدَ اللّٰهِ	اَلَا وَّلَا
اور واحد پڑھا	حق	مَسْجِدَ اللّٰهِ	پہلا

اور ابن عامر شامی کے نزدیک لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ بکسر ہمزہ پڑھا جائے گا (یعنی لَآ اِيْمَانَ لَهُمْ باقی کے نزدیک بفتح

ہمزہ ہے)

اورصاحب حق (مکی بصری) نے پہلے مَسَاجِدَ اللّٰهِ یعنی اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ کوواحد پڑھا ہے۔(یعنی مَسْجِدَ اللّٰهِ باقی نے جمع پڑھا ہے۔ اَلْاَوَّلَا کی قید سے اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ سے احتراز ہوگیا۔کیونکہ وہ باتفاق جمع ہے)۔

۷۲۶ عَشِيْرَاتُكُمْ بِالْجَمْعِ صِدْقٌ وَنَوِّنُوْا
ص

عُزَيْرُ رِضًا نَصٍّ وَبِالْكَسْرِ وُكِّلَا
ر　ن

وَنَوِّنُوْا	صِدْقٌ	بِالْجَمْعِ	عَشِيْرَاتُكُمْ
اورتنوین دو	سچ	جمع کے ساتھ	عَشِيْرَاتُكُمْ

وُكِّلَا	وَبِالْكَسْرِ	نَصٍّ	رِضًا	عُزَيْرُ
سپرد کیا گیا	اور کسرہ کے ساتھ	تصریح	پسندیدہ	عُزَيْرُ

عَشِيْرَاتُكُمْ میں جمع کے ساتھ (شعبہ کے لئے) سچ ہے (باقی نے واحد عَشِيْرَتُكُمْ پڑھا ہے)

اور عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ کوایک پسندیدہ نص میں (کسائی وعاصم کے لئے) منون پڑھو۔اوروہ تنوین کسرہ کے ساتھ (یعنی عُزَيْرُ نِ ابْنُ اللّٰهِ) سپرد کی گئی ہے (باقی بغیر تنوین کے عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ پڑھتے ہیں)۔

۷۲۷ يُضَاهُوْنَ ضَمَّ الْهَاءِ يَكْسِرُ عَاصِمٌ

وَزِدْ هَمْزَةً مَضْمُوْمَةً عَنْهُ وَاعْقِلَا

عَاصِمٌ	يَكْسِرُ	ضَمَّ الْهَاءِ	يُضَاهُوْنَ
عاصم	کسرہ دیتا ہے	ھاء کا ضمہ	يُضَاهُوْنَ

وَاعْقِلَا	عَنْهُ	مَضْمُوْمَةً	هَمْزَةً	وَزِدْ
اوراچھی طرح سمجھ لے	اس کے لئے	مضمومہ	ہمزہ	اورتو زیادہ کر

یُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِیْنَ میں امام عاصم ہاء مضمومہ کو مکسور پڑھتے ہیں اور ان کے لئے ھاء کے بعد ہمزہ مضمومہ کا اضافہ کرا اور اس کو اچھی طرح سمجھ لے (باقی قراء یُضَاهُوْنَ ھاء مضمومہ کے ساتھ بغیر ہمزہ کے پڑھتے ہیں)۔

۷۲۸ یَـضِـلُّ بِـضَـمِّ الْیَـآءِ مَـعْ فَتْـحِ ضَـادِهٖ

صِـحَـابٌ وَلَـمْ یَـخْشَـوْا هُـنَـاكَ مُـضَـلِّلَا

صحاب

مَعْ فَتْحِ ضَادِهٖ	بِضَمِّ الْیَآءِ	یَضِلُّ
اپنے ضاد کے فتحہ کے ساتھ	یاء کے ضمہ کے ساتھ	یَضِلُّ

مُضَلِّلَا	هُنَاكَ	وَلَمْ یَخْشَوْا	صِحَابٌ
گمراہ کرنے والا	وہاں	اور وہ نہیں ڈرے	دوستوں

یُضَلُّ بِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا میں لفظ یُضَلُّ کو مرموزین صحاب (حمزہ کسائی حفص) نے بضم یاء و فتح ضاد بصیغہ مجہول پڑھا ہے۔ اور اس مقام پر کسی گمراہ کرنے والے کی انہوں نے کوئی پرواہ نہیں کی (اس میں معتزلہ کے اس عقیدہ کی تردید کی گئی ہے کہ انسان اپنے افعال کا خود خالق ہے۔ چنانچہ صیغہ مجہول سے ان کی تردید ہوتی ہے' باقی قراء یَضِلُّ بصیغہ معروف پڑھتے ہیں)۔

۷۲۹ وَاَنْ تُـقْـبَـلَ الـتَّـذْكِـیْـرُ شَـاعَ وِصَـالُـهٗ

ش

وَرَحْـمَـةٌ نِ الْـمَـرْفُـوْعُ بِـالْـخَـفْـضِ فَـاقْـبَلَا

وِصَالُهٗ	شَاعَ	اَلتَّذْكِیْرُ	وَاَنْ تُقْبَلَ
اس کا پہنچنا	شائع ہوا	تذکیر	اور اَنْ تُقْبَلَ

فَاقْبَلَا	بِالْخَفْضِ	اَلْمَرْفُوْعُ	وَرَحْمَةٌ
پس قبول کر	جر کے ساتھ	مرفوع	وَرَحْمَةٌ

اور اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ میں (حمزہ کسائی کے لئے اَنْ یُّقْبَلَ) صیغہ کے مذکر ہونے کا تواتر عام ہوا (باقی بصیغہ تانیث پڑھتے ہیں)

اور وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ میں جو کہ (جمہور کے یہاں) مرفوع ہے (امام حمزہ کے لئے) جر کے ساتھ قبول کرو۔ (یعنی وَرَحْمَةٍ)

(۷۳۰) وَيُعْفَ بِنُوْنٍ دُوْنَ ضَمٍّ وَفَاؤُهُ
يُضَمُّ تُعَذَّبْ تَاهُ بِالنُّوْنِ وُصِّلَا

وَفَاؤُهُ	دُوْنَ ضَمٍّ	بِنُوْنٍ	وَيُعْفَ
اور اس کی فاء	ضمہ کے بغیر	نون کے ساتھ	اور یُعْفَ

وُصِّلَا	بِالنُّوْنِ	تَاهُ	تُعَذَّبْ	يُضَمُّ
پہنچایا گیا	نون کے ساتھ	اس کی تاء	تُعَذَّبْ	ضمہ دی جاتی ہے

(۷۳۱) وَفِىْ ذَالِهٖ كَسْرٌ وَطَائِفَةٌ بِنَصْ
بِ مَرْفُوْعِهٖ عَنْ عَاصِمٍ كُلُّهُ اعْتَلَا

بِنَصْبِ	وَطَائِفَةٌ	كَسْرٌ	ذَالِهٖ	وَفِىْ
نصب کے ساتھ	اور طَآئِفَةٌ	کسرہ	اس کا ذال	اور میں

اِعْتَلَا	كُلُّهُ	عَاصِمٍ	عَنْ	مَرْفُوْعِهٖ
بلند ہوئی	اس کی تمام	عاصم	سے	اس کا رفع دیا گیا

اور اِنْ نَّعْفُ نون جمع متکلم کے ساتھ ہے بغیر ضمہ کے یعنی نون مفتوح ہے اور اس کی فاء مضموم ہے اور لفظ تُعَذَّبْ میں تاء کی بجائے نون پہنچایا گیا ہے اور اس کی ذال مکسور ہے اور لفظ طَآئِفَةٌ مرفوع کی بجائے نصب کے ساتھ ہے۔ اور یہ سب وجوہ عاصم سے بلند ہوئی ہیں۔ (یعنی اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً پڑھتے ہیں)۔

(باقی اِنْ یُّعْفَ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ تُعَذَّبْ طَآئِفَةٌ پڑھتے ہیں)۔

٧٣٢ وَحَقٌّ بِضَمِّ السَّوْءِ مَعْ ثَانِ فَتْحِهَا
حق
وَتَحْرِيْكُ وَرْشٍ قُرْبَةٌ ضَمُّهُ جَلَا

وَحَقٌّ	بِضَمِّ السَّوْءِ	مَعْ ثَانِ فَتْحِهَا
اور حق	اَلسَّوْءِ کے ضمہ کے ساتھ	اس کی فتحا کے دوسرے کے ساتھ

وَتَحْرِيْكُ وَرْشٍ	قُرْبَةٌ	ضَمُّهُ	جَلَا
اور ورش کا حرکت دینا	قُرْبَةٌ	اس کا ضمہ	ظاہر ہوا

اور صاحب حق (مکی بصری) نے عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ میں لفظ اَلسَّوْءِ کو یہاں اور سورہ فتحا کے دوسرے لفظ میں بضم سین (یعنی اَلسُّوْءِ اور باقی نے بفتح سین) پڑھا ہے۔

اور قُرُبَةٌ لَّهُمْ میں ورش راء کو ضمہ کی حرکت دیتے ہوئے ظاہر ہوئے ہیں۔(یعنی قُرُبَةٌ اور باقی نے بسکون راء پڑھا ہے)۔

٧٣٣ وَمِنْ تَحْتِهَا الْمَكِّيْ يَجُرُّ وَزَادَ مِنْ
صَلَاتَكَ وَحِّدْ وَافْتَحِ التَّا شَذًا عَلَا
ش ع

وَمِنْ تَحْتِهَا	اَلْمَكِّيْ	يَجُرُّ	وَزَادَ	مِنْ
اور مِنْ تَحْتِهَا	مکی	جر دیتا ہے	اور زیادہ کیا	سے

صَلَاتَكَ	وَحِّدْ	وَافْتَحِ	اَلتَّا	شَذًا	عَلَا
صَلَاتَكَ	واحد پڑھ	اور فتح دے	تاء	خوشبو	عالی ہوئی

اور مِنْ تَحْتِهَا میں لفظ تَحْتِهَا کو مکی مجرور پڑھتے ہیں اور شروع میں مِنْ زیادہ کرتے ہیں (باقی تَحْتَهَا منصوب بغیر مِنْ کے پڑھتے ہیں)

اِنَّ صَلٰوتَكَ کو(حمزہ کسائی حفص کے لئے)واحد پڑھو اور تاء کو فتح دو کیونکہ شیوع کے اعتبار سے یہ عالی ہوا ہے (اور باقی اِنَّ صَلَوٰتِكَ جمع بکسر تاء پڑھتے ہیں)۔

۷۳۴ وَوَحِّدْ لَهُمْ فِيْ هُوْدَ تُرْجِيْ هَمْزُهٗ
صَفَا نَفَرٍ مَعْ مُرْجَئُوْنَ وَقَدْ حَلَا

ص نفر

وَوَحِّدْ	لَهُمْ	فِيْ	هُوْدَ	تُرْجِيْ	هَمْزُهٗ
اور واحد پڑھ	ان کیلئے	میں	ہود	تُرْجِيْ	اس کا ہمزہ

صَفَا	نَفَرٍ	مَعْ	مُرْجَئُوْنَ	وَقَدْ	حَلَا
پاکیزہ ہوئی	جماعت	ساتھ	مُرْجَئُوْنَ	اور تحقیق	شیریں ہوا

اور حمزہ کسائی حفص کے لئے سورہ ہود میں اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ میں لفظ صَلٰوتُكَ کو واحد (اور باقی کے لیے جمع اَصَلَوٰتُكَ) پڑھو۔

لفظ تُرْجِيْ مَنْ احزاب میں مع لفظ مُرْجَوْنَ کے جیم کے بعد ہمزہ پڑھنے میں ایک جماعت (یعنی شعبہ۔مکی۔بصری اور شامی) پاکیزہ ہوئی اور یہ ہمزہ کا اضافہ شیریں ہوا ہے (یعنی تُرْجِئُ اور مُرْجَئُوْنَ باقی دونوں لفظوں کو بغیر ہمزہ پڑھتے ہیں)۔

۷۳۵ وَعَمَّ بِلَا وَاوِ الَّذِيْنَ وَضُمَّ فِيْ
مَنْ اَسَّسَ مَعْ كَسْرٍ وَبُنْيَانُهٗ وِلَا

عم

وَعَمَّ	بِلَا وَاوِ	اَلَّذِيْنَ	وَضُمَّ	فِيْ
اور عام ہوا	واؤ کے بغیر	اَلَّذِيْنَ	اور ضمہ دے	میں

مَنْ اَسَّسَ	مَعْ كَسْرٍ	وَبُنْيَانُهٗ	وِلَا
مَنْ اَسَّسَ	کسرہ کے ساتھ	اور بُنْيَانُهٗ	تابع ہے

اور (نافع وشامی کے لیے) وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا بلا واؤ کے عام ہوا ہے۔(یعنی اَلَّذِيْنَ باقی واؤ کا اضافہ کرتے ہیں) اور اَفَمَنْ اَسَّسَ اور اَمْ مَّنْ اَسَّسَ میں فعل کے ہمزہ کو ضمہ مع پہلے سین پر کسرہ کے پڑھو۔(یعنی دونوں جگہ ماضی مجہول پڑھو) اور دونوں جگہ لفظ بُنْيَانَهٗ (رفع اطلاق سے مفہوم ہو رہا ہے یعنی اَفَمَنْ اُسِّسَ بُنْيَانُهٗ) تابع ہے۔(باقی دونوں جگہ اَسَّسَ بصیغہ معروف اور بُنْيَانَهٗ کو مفعولیت کی بناء پر منصوب پڑھتے ہیں)۔

٧٣٦ وَجُـرْفٍ سُـكُـوْنُ الـضَّـمِّ فِـيْ صَـفْـوِ كَـامِـلٍ
ف ص ك

تُـقَـطَّـعَ فَتْـحُ الـضَّـمِّ فِـي كَـامِـلٍ عَلَا
ف ك ع

كَامِلٍ	صَفْوِ	فِيْ	سُكُوْنُ الضَّمِّ	وَجُرْفٍ
کامل	پاکیزگی	میں	ضمہ کا سکون	اور جُرْفٍ
عَلَا	كَامِلٍ	فِيْ	فَتْحُ الضَّمِّ	تُقَطَّعَ
عالی ہوا	کامل	میں	ضمہ کا فتحہ	تُقَطَّعَ

اور عَلٰى شَفَا جُرُفٍ میں لفظ جُرُفٍ کی راء مضمومہ کا سکون (حمزہ شعبہ شامی کے لیے) کامل پاکیزگی میں ہے۔ (باقی بضم راء پڑھتے ہیں)

تُقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ میں تاء مضمومہ پر (حمزہ شامی حفص کے لئے تَقَطَّعَ) فتحہ کامل بلندی میں ہے (باقی تاء مضمومہ پڑھتے ہیں)۔

٧٣٧ يَـزِيْـغُ عَـلٰـى فَـصْـلٍ يَـرَوْنَ مُـخَـاطَـبٌ

فَشَـا وَمَـعِـي فِيْهَـا بِيَـاءَيْـنِ حُـمِّلَا
ف

مُخَاطَبٌ	يَرَوْنَ	فَصْلٍ	عَلٰى	يَزِيْغُ
مخاطب	يَرَوْنَ	ممتاز	پر	يَزِيْغُ

فَشَا	وَمَعِي	فِيْهَا	بِيَاءَيْنِ	حُمِّلَا
مشہور ہوا	اور مَعِي	اس میں	دو یاؤں کے ساتھ	اٹھوایا

كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ میں لفظ يَزِيْغُ کی تذکیر (جیسا کہ اطلاق سے اس پر اشارہ ہے) ایک ممتاز صورت میں (حفص و حمزہ کے لیے) ثابت ہے (یعنی كَادَ تَزِيْغُ)۔

اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ میں (حمزہ کے لئے تَرَوْنَ) صیغہ مخاطب مشہور رہا ہے (باقی غائب پڑھتے ہیں)

اور دو جگہ لفظ مَعِيْ اس سورت میں یاء اضافت کے ساتھ مَعِيَ عَدُوًّا اور مَعِيَ اَبَدًا میں روایت کیا گیا ہے۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات اضافت	فتح	اسکان
۱	مَعِيَ عَدُوًّا	حفص	باقین
۲	مَعِيَ اَبَدًا	باقین	شعبہ۔حمزہ۔کسائی

﴿نوٹ﴾ اس سورۃ میں یاء زائدہ کوئی نہیں۔

سُوْرَةُ يُوْنُسَ عَلَيْهِ السَّلَام (۱۷)

(۷۳۸) وَاِضْجَاعُ رَاكُلِّ الْفَوَاتِحِ ذِكْرُهُ
ذ

حِمًى غَيْرَ حَفْصٍ طَاوَيَا صُحْبَةٌ وِلَا
ح صحبة

وَاِضْجَاعُ رَا	كُلِّ	اَلْفَوَاتِحِ	ذِكْرُهُ
اور راء کا امالہ کبریٰ	تمام	شروع والے	اس کا ذکر

حِمًى	غَيْرَ حَفْصٍ	طَا	وَيَا	صُحْبَةٌ	وِلَا
حمایت	حفص کے علاوہ	طاء	اور یاء	دوستوں	اتباع

اور تمام مقطعات میں حرف راء کا امالہ (حمزہ کسائی شعبہ شامی بصری کے لئے) ماسوا حفص کے کہ اس کا ذکر قابل حمایت ہے (اور حفص مکی قالون امالہ نہیں کریں گے۔ بلکہ فتحہ پڑھیں گے) اور طاء اور (سورۂ یٰسٓ والا حرف) یاء متابعت کے لحاظ سے حمزہ کسائی شعبہ کے لئے ممال ہیں۔ (باقی کے لئے فتحہ ہے)۔

﴿نوٹ﴾ حرف راء یونس، ہود، یوسف، ابراہیم اور حجر کے شروع میں الٓرٰ اور رعد کے شروع میں الٓمٓرٰ میں ہے۔ اور حرف طاء۔ طٰہٰ۔ طٰسٓمٓ۔ طٰسٓ جہاں بھی ہو سب مراد ہیں اور یاء سے یٰسٓ والا حرف مراد ہے سورہ مریم کے مقطعات میں جو یاء ہے اس کا ذکر آگے آتا ہے، نیز واضح ہو کہ حرف راء میں ورش کا مسلک آگے آتا ہے۔

(۷۳۹) وَكَمْ صُحْبَةٍ يَا كَافَ وَالْخُلْفُ يَاسِرٌ
ك صحبة ى

وَهَا صِفْ رِضًى حُلْوًا وَتَحْتُ جَنًى حَلَا
ص ر ح ج ح

يَاسِرٌ	وَالْخُلْفُ	يَا كَافَ	صُحْبَةٍ	وَكَمْ
آسانی والا	اور خلف	کاف کی یاء	ساتھی	اور کتنے

حَلَا	جَنًى	وَتَحْتُ	حُلْوًا	رِضًى	صِفْ	وَهَا
شیریں ہوگیا	پھل	اور نیچے	شیریں	پسندیدہ	بیان کر	اور ھاء

اور کتنے ہی ہم صحبتوں (شامی حمزہ کسائی شعبہ) نے سورۂ کاف یعنی مریم کے حرف یاء میں امالہ کیا ہے۔ اور (سوسی کے لئے) یاء مریم میں خُلف آسان ہے۔ اور سورۂ مریم میں حرف ھاء میں پسندیدہ و شیریں ہونے کے اعتبار سے (شعبہ کسائی بصری کے لئے) امالہ بیان کر۔ اور مریم سے نیچے کی سورت میں یعنی طٰہٰ میں ھاء کا امالہ (ورش، بصری اور جیسا کہ اگلے شعر میں آتا ہے، حمزہ کسائی شعبہ کے لئے) ایک شیریں پھل ہے۔

(۷۴۰) شَفَا صَادِقًا حُمَّ مُخْتَارُ صُحْبَةٍ
ش ص م صحبة

وَبَصْرٍ وَهُمْ أَدْرَى وَبِالْخُلْفِ مُثِّلَا
م

شَفَا	صَادِقًا	حٰمٓ	مُخْتَارُ صُحْبَةٍ
شفادی	سچائی والا	حٰمٓ	ساتھیوں کا پسندیدہ

وَبَصْرٍ	وَهُمْ	اَدْرٰی	وَبِالْخُلْفِ	مُثِّلَا
اور بصری	اور وہ	اَدْرٰی	اور اختلاف کے ساتھ	معین کیا گیا

(حمزہ کسائی شعبہ کے لیے بھی) وہ امالہ صادق ہونے کی حالت میں شافی ہوا ہے (یہ شعر سابق کا تتمہ ہے) اور حٰمٓ کی حاء میں (ساتوں سورتوں میں) مرموزین صحبہ (اور ابن ذکوان کے لئے) امالہ پسندیدہ ہے۔

اور بصری اور صحبہ کے لیے لفظ اَدْرٰی (جیسے اَدْرٰكَ — وَاَدْرٰكُمْ) کے الف میں اور (ابن ذکوان کے لیے) بالخلف امالہ معین کیا گیا ہے۔

(۷۴۱) وَذُو الـرَّا لِـوَرْشٍ بَيْـنَ بَيْـنَ وَنَـافِعٌ
لَـدٰى مَـرْيَـمٍ هَـايَـا وَحَـا جِيْـدُهٗ حَلَا

ح ج

وَذُو الرَّا	لِوَرْشٍ	بَيْنَ بَيْنَ	وَنَافِعٌ
اور راء والا	ورش کے لئے	بین بین	اور نافع

لَدٰى	مَرْيَمٍ	هَا	يَا	وَحَا	جِيْدُهٗ	حَلَا
میں	مَرْيَمٍ	ھاء	یاء	اور حاء	اس کی گردن	شیریں ہوئی

اور وہ مقطعات جو راء والے ہیں (یعنی الٓرٰ اور الٓمّٓرٰ) ورش حرف راء میں بین بین پڑھتے ہیں' اور پورے نافع سورۂ مریم میں ھاء اور یاء دونوں حرفوں میں تقلیل کرتے ہیں۔ اور حٰمٓ کی حاء میں (ورش و بصری کے لئے) تقلیل کی گردن آراستہ ہے۔

﴿نوٹ﴾ اور لفظ اَدْرٰی میں ورش کے لئے تقلیل باب امالہ سے معلوم ہو چکی ہے۔ ناظمؒ نے اس لفظ کو یہاں اس لئے بیان کیا کہ ابن ذکوان اور شعبہ بھی امالہ کرنے والوں میں شامل ہو گئے ہیں۔ ورنہ اس کو بیان کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

وَمَا بَعْدَ رَآءٍ شَاعَ حُكْمًا۔ میں لفظ اَدْرٰی بھی داخل ہے جس میں حمزہ کسائی اور بصری اپنی اصل پر ہیں۔

﴿توضیح قراءت﴾

مقطعات میں حروف ممالہ

راء- ۶ جگہ طاء-۴ جگہ یاء- ۲ جگہ ھاء-۲ جگہ حاء-۷ جگہ ہے۔

ان حرفوں میں امالہ یا فتحہ یا تقلیل کرنے والے حسب ذیل ہیں:

شمار	حروف	امالہ کرنے والے	فتحہ پڑھنے والے	تقلیل کرنے والے
۱	راء	حمزہ کسائی شعبہ بصری شامی	قالون مکی حفص	ورش
۲	طاء	حمزہ کسائی شعبہ	نافع مکی بصری شامی حفص	--
۳	یاء فی یٰسین	حمزہ کسائی شعبہ	نافع مکی بصری شامی حفص	--
	یاء فی مریم	حمزہ کسائی شعبہ سوسی (بیک وجہ)	مکی دوری بصری حفص سوسی (بوجہ ثانی)	نافع
۴	ھاء فی مریم	بصری کسائی شعبہ	مکی شامی حمزہ حفص	نافع
	ھاء فی طٰہٰ	ورش بصری حمزہ کسائی شعبہ	قالون مکی شامی حفص	
۵	حاء	حمزہ کسائی شعبہ ابن ذکوان	قالون مکی شامی حفص	ورش بصری

﴿نوٹ﴾ علامہ شاطبی نے ابتدائے مریم میں ھاء ویاء میں قالون کے لئے جو تقلیل ذکر کی ہے۔اسی طرح یاء مریم میں سوسی کے لئے خُلف بیان کیا ہے نشر میں اس پر تعقب کیا گیا ہے کہ یہ ناظم کے طریق میں سے نہیں لہٰذا قالون کے لئے ہاء اور یاء میں فتحہ ہونا چاہیے۔نیز سوسی کے لئے یاء مریم میں صرف فتحہ پڑھا جائے۔(ضباعؒ)

(۷۴۲) نُفَصِّلُ يَا حَقٌّ عُلًا سَاحِرٌ ظُبًى
حق ظ

وَحَيْثُ ضِيَاءً وَافَقَ الْهَمْزُ قُنْبُلَا

ظُبًى	سَاحِرٌ	عُلًا	حَقٌّ	يَا	نُفَصِّلُ
تلواروں کی دھاریں	سَاحِرٌ	بلندی	حق	یاء	نُفَصِّلُ

قُنْبُلًا	الْهَمْزُ	وَافَقَ	ضِيَاءً	وَحَيْثُ
قنبل	ہمزہ	موافقت کی	ضِيَاءً	اور جہاں

نُفَصِّلُ میں (مکی بصری حفص کے لئے یُفَصِّلُ) یاءِ غیبت بلندی کے اعتبار سے حق ہے (باقی نون عظمت کے ساتھ پڑھتے ہیں)

اور لفظ سَاحِرٌ قوت وشوکت کے اعتبار سے (کوفیین ومکی کے لئے) بالالف ہے (باقی کے لیے بغیر الف سِحْرٌ ہے)

اور لفظ ضِیَآءً (منصوب یا مجرور) جہاں بھی ہو ہمزہ نے قنبل سے موافقت کی ہے۔ (یعنی قنبل ضِئَآءً پڑھتے ہیں)۔

۷۴۳ وَفِیْ قُضِیَ الْفَتْحَانِ مَعْ اَلِفٍ هُنَا

وَقُلْ اَجَلُ الْمَرْفُوْعُ بِالنَّصْبِ کُمِّلَا

وَفِیْ	قُضِیَ	اَلْفَتْحَانِ	مَعْ اَلِفٍ	هُنَا
اور میں	قُضِیَ	دو فتحے	الف کے ساتھ	یہاں
وَقُلْ	اَجَلُ	اَلْمَرْفُوْعُ	بِالنَّصْبِ	کُمِّلَا
اور کہہ تو	اَجَلُ	مرفوع	نصب کے ساتھ	کامل کیا گیا

اور لَقُضِیَ اِلَیْهِمْ اَجَلُهُمْ میں لفظ قُضِیَ میں (شامی کے لئے) قاف اور ضاد پر یہاں دو فتحے مع الف کے ہیں اور کہو کہ اَجَلُهُمْ جو مرفوع ہے وہ شامی کے لئے نصب کے ساتھ کامل کیا گیا ہے (یعنی شامی نے لَقَضٰی اِلَیْهِمْ اَجَلَهُمْ پڑھا ہے)

۷۴۴ وَقَصْرُ وَلَآ هَادٍ بِخُلْفٍ زَکَا وَفِی الْ

قِیٰمَةِ لَا الْاُوْلٰی وَبِالْحَالِ اُوِّلَا

وَقَصْرُ	وَلَآ	هَادٍ	بِخُلْفٍ	زَکَا	وَفِی
اور قصر	وَلَآ	ہدایت دینے والا	اختلاف کیساتھ	پاک ہوا	اور میں

اَلْقِیٰمَۃِ	لَا	اَلْاُوْلٰی	وَبِالْحَالِ	اُوِّلَا
القیامہ	لَا	پہلا	اور حال کے ساتھ	تاویل کیا گیا

اور قصر وَلَآ اَدْرٰکُمْ کے الف میں (بزی کے لئے بالخلف اور قنبل کے لئے بلاخلف) ہدایت دینے والا اور پاکیزہ ہے۔ اور سورۂ قیامہ میں پہلا لَا (یعنی لَآ اُقْسِمُ) میں بھی قصر ہے اور یہ حال کے ساتھ مؤول ہے (کیونکہ مضارع کے شروع میں لام تاکید مضارع کو حال کے لئے مخصوص کر دیتا ہے)۔

﴿نوٹ﴾ مطلب یہ کہ وَلَآ اَدْرٰکُمْ اور لَآ اُقْسِمُ میں دوسری قراءتیں وَلَاَدْرٰکُمْ اور لَاُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ بھی ہیں۔ قیامہ میں اُوْلٰی کی قید سے ثانی وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ سے احتراز ہو گیا کیونکہ اس میں اور لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ میں کوئی اختلاف نہیں۔

ان دو مختلف فیہ کلموں میں رسماً الف کے محذوف ہونے کو علامہ شاطبی وغیرہ نے ذکر نہیں کیا۔ البتہ نثر المرجان کے مؤلف نے بحوالہ صاحب کشاف لکھا ہے کہ مصحف امام میں الف محذوف الرسم ہے۔ یا یہ کہا جائے کہ الف شمول قراءت کے لئے ہے۔ یا رسم اصطلاحی ہے۔ جیسا کہ لَآ اَذْبَحَنَّ وغیرہ میں (قالہ استاذ نا رحمہ اللہ)

(۷۴۵) وَخَاطَبَ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ هُنَا شَذًا
ش
وَفِی الرُّوْمِ وَالْحَرْفَیْنِ فِی النَّحْلِ اَوَّلَا

وَخَاطَبَ	عَمَّا یُشْرِکُوْنَ	هُنَا	شَذًا
اور خطاب کیا	عَمَّا یُشْرِکُوْنَ	یہاں	خوشبو

وَفِی	اَلرُّوْمِ	وَالْحَرْفَیْنِ	فِی	اَلنَّحْلِ	اَوَّلَا
اور میں	الروم	اور دو کلمے	میں	النحل	پہلا

اور (حمزہ کسائی کے لئے) عَمَّا یُشْرِکُوْنَ نے یہاں شہرت کو خطاب کیا ہے اور روم میں اور نحل کے دو کلموں میں سے پہلے کو (حمزہ کسائی سُبْحٰنَہٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا تُشْرِکُوْنَ بصیغہ خطاب اور باقی بصیغہ غائب پڑھتے ہیں)۔

۷۴۶ یُسَیِّرُکُمْ قُلْ فِیْهِ یَنْشُرُکُمْ کَفٰی
ك
مَتَاعَ سِوٰی حَفْصٍ بِرَفْعٍ تَحَمَّلَا

کَفٰی	یَنْشُرُکُمْ	فِیْهِ	قُلْ	یُسَیِّرُکُمْ
کفایت کی	یَنْشُرُکُمْ	اس میں	کہہ تو	یُسَیِّرُکُمْ

تَحَمَّلَا	بِرَفْعٍ	سِوٰی حَفْصٍ	مَتَاعَ
نقل کیا	رفع کے ساتھ	حفص کے علاوہ	مَتَاعَ

یُسَیِّرُکُمْ کو کہو کر (شامی کے لئے) یَنْشُرُکُمْ ہو کر اس نے کفایت کی ہے۔
(یعنی شامی نَشْر سے مضارع یَنْشُرُکُمْ پڑھتے ہیں)
اور لفظ مَتَاعَ کو اِنَّمَا بَغْیُکُمْ عَلٰی اَنْفُسِکُمْ مَّتَاعَ الْحَیٰوۃِ میں سوائے حفص کے باقی تمام قراء نے رفع کے ساتھ (مَتَاعُ) نقل کیا ہے۔

۷۴۷ وَاِسْکَانِ قِطْعًا دُوْنَ رَیْبٍ وُرُوْدُهٗ
ر د
وَفِیْ بَاءِ تَبْلُوا التَّاءُ شَاعَ تَنَزُّلَا
ش

وُرُوْدُهٗ	دُوْنَ رَیْبٍ	وَاِسْکَانِ قِطْعًا
اس کا وارد ہونا	شک کے بغیر	اور قِطْعًا کا اسکان

تَنَزُّلَا	شَاعَ	اَلتَّاءُ	بَاءِ تَبْلُوْا	وَفِیْ
باعتبار نزول	شائع ہوا	تاء	تَبْلُوْا کی باء	اور میں

وَجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّیْلِ کے قِطْعًا میں طاء کے اسکان کا (مکی کسائی کے لئے) وارد ہونا بلا کسی شک کے ہے۔

اور (حمزہ کسائی کے لئے) تَبْلُوْا کی باء میں نزول کے اعتبار سے تاء شائع ہوئی ہے۔ (یعنی هُنَالِكَ تَتْلُوْا)

(۷۴۸) وَيَا لَا يَهَدِّي اكْسِرْ صَفِيًّا وَهَاهُ نَلْ
ن ص
وَاَخْفٰى بَنُوْ حَمْدٍ وَخُفِّفَ شُلْشُلَا
ش ح ب

نَلْ	وَهَاهُ	صَفِيًّا	اِكْسِرْ	وَيَا لَا يَهَدِّيْ
تو بخشش کر	اور اس کی ھاء	پاکیزہ	تو کسرہ دے	اور لَا يَهَدِّيْ کی یاء

شُلْشُلَا	وَخُفِّفَ	بَنُوْ حَمْدٍ	وَاَخْفٰى
آسان	اور خفیف پڑھا گیا	تعریف کرنے والے	اور اختلاس کیا

اَمْ مَّنْ لَّا يَهِدِّيْ کی یاء کو ایک پاکیزہ قاری (شعبہ) کے لئے مکسور پڑھو (باقی کے لئے مفتوح) اور اس کی ھاء کو (عاصم کے لئے) کسرہ کے ساتھ لو۔ اور قابل تعریف قاریوں (قالون بصری) نے ھاء کو فتحہ مختلسہ کے ساتھ پڑھا ہے اور (حمزہ کسائی نے) دال کو خفیف (اور ھاء کو ساکن) پڑھا ہے۔ اس حال میں کہ وہ سریع التلفظ ہے۔

(حاصل یہ کہ اس میں پانچ قراءتیں ہیں۔ (۱) لَا يِهِدِّيْ شعبہ کے لئے (۲) لَا يَهِدِّيْ حفص کے لئے (۳) لَا يَهَدِّيْ قالون وبصری کے لئے بالاختلاس (۴) لَا يَهْدِيْ حمزہ کسائی کے لئے۔ (۵) لَا يَهَدِّيْ باقی کے لئے)۔

(۷۴۹) وَلٰكِنْ خَفِيْفٌ وَارْفَعِ النَّاسَ عَنْهُمَا
وَخَاطَبَ فِيْهَا يَجْمَعُوْنَ لَهُ مُلَا
م ل

عَنْهُمَا	اَلنَّاسَ	وَارْفَعْ	خَفِيْفٌ	وَلٰكِنْ
ان دونوں سے	اَلنَّاسَ	اور تو رفع دے	خفیف	اور لٰكِنْ

مُلَا	لَهُ	يَجْمَعُوْنَ	فِيْهَا	وَخَاطَبَ
چادریں	اس کے لئے	يَجْمَعُوْنَ	اس میں	اور خطاب پڑھا

حمزہ کسائی سے وَلٰـكِنَّ النَّاسَ میں وَلٰـكِنْ کا نون خفیف (اور مکسور) ہے۔ اور انہی دونوں سے اَلنَّاسَ کو مرفوع پڑھو یعنی (وَلٰكِنِ النَّاسُ)

اور مِـمَّا يَجْمَعُوْنَ میں (شامی نے تَجْمَعُوْنَ) خطاب پڑھا ہے۔ اور اس طرح پڑھنے والے کے لئے بڑے دلائل ہیں۔

(۷۵۰) وَيَـعْـزُبُ كَسْـرُ الـضَّـمِّ مَـعْ سَبَـاٍ رَسَـا
ر

وَاَصْـغَـرَ فَــارْفَـعْــهُ وَاَكْبَـرَ فَيْـصَلاَ
ف

رَسَا	مَعْ سَبَاٍ	كَسْرُ الضَّمِّ	وَيَعْزُبُ
ثابت ہوا	السباء کے ساتھ	ضمہ کا کسرہ	اور يَعْزُبُ
فَيْصَلاَ	وَاَكْبَرَ	فَارْفَعْهُ	وَاَصْغَرَ
حاکم	اور اَكْبَرَ	پس تو اسے رفع دے	اور اَصْغَرَ

اور لفظ يَعْزِبُ میں زاء مضمومہ کا مکسور ہونا مع اس لفظ يَعْزِبُ کے جو سباء میں ہے (کسائی کے لئے) ثابت ہوا ہے (باقی مضموم الزای يَعْزُبُ پڑھتے ہیں)

اور اَصْـغَـرَ مِـنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَـرَ میں لفظ اَصْـغَـرُ وَ اَكْبَـرُ کو (حمزہ کے لئے) ایک قول فیصل میں مرفوع پڑھو۔ (باقی منصوب پڑھتے ہیں)

(۷۵۱) مَـعَ الْـمَـدِّ قَـطْـعُ السِّـحْـرِ حُـكْـمٌ تَبَـوَّءَا
ح

بِيَـا وَقْفُ حَـفْـصٍ لَـمْ يَـصِـحَّ فَيُـحْـمَلاَ

تَبَوَّءَا	حُكْمٌ	قَطْعُ السِّحْرِ	مَعَ الْمَدِّ
تَبَوَّءَا	حکم	اَلسِّحْرِ کا قطعی	مد کے ساتھ

بِيَا	وَقْفُ حَفْصٍ	لَمْ يَصِحَّ	فَيُحْمَلَا
یاء کے ساتھ	حفص کا وقف کرنا	نہیں صحیح ہوا	کہ وہ نقل کیا جائے

قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ میں اَلسِّحْرُ (بصری کے لئے) ہمزۂ قطعیہ ممدودہ کے ساتھ علم قراءت کا حکم ہے (یعنی بصری اس کو ءَ آلسِّحْرُ پڑھتے ہیں۔ جس میں ءٰآلذَّكَرَيْنِ کی طرح ہمزۂ استفہامیہ کے بعد ہمزۂ وصلیہ میں ابدال یا تسہیل دونوں صحیح ہیں)

اور اَنْ تَبَوَّءَا پر حفص کے لئے ہمزہ کی بجائے یاء پر وقف کرنا (جیسا کہ بعض سے منقول ہے) صحیح نہیں کہ جس کو نقل کیا جائے (لہٰذا وقف و وصل دونوں میں ہمزہ ہی پڑھا جائے)

(۷۵۲) وَتَتَّبِعَانِ النُّوْنُ خَفَّ مَدًا وَمَا
جَ بِالْفَتْحِ وَالْاِسْكَانِ قَبْلُ مُثَقَّلَا

وَتَتَّبِعَانِ	اَلنُّوْنُ	خَفَّ	مَدًا	وَمَاجَ
اور تَتَّبِعَانِ	نون	خفیف ہوا	مد	اور مضطرب ہوا

بِالْفَتْحِ وَالْاِسْكَانِ	قَبْلُ	مُثَقَّلَا
فتحہ اور اسکان کے ساتھ	پہلے	مشدد

اور وَلَا تَتَّبِعَآنِّ میں (ابن ذکوان کے لئے) نون مد کے اعتبار سے خفیف ہوا ہے (یعنی وَلَا تَتَّبِعَانِ) اور ابن ذکوان سے نقل کے اعتبار سے وہ قول مضطرب ہے (جس پر عمل نہیں کرنا چاہیے) کہ دوسری تاء میں سکون و تخفیف ہو، باء مفتوح ہو اور یہ نون مثقلہ سے پہلے ہو۔ (یعنی وَلَا تَتْبَعَآنِّ)

(۷۵۳) وَفِي اَنَّهُ اكْسِرْ شَافِيًا وَبِنُوْنِهِ
وَنَجْعَلُ صِفْ وَالْخِفُّ نُنْجِ رِضًى عَلَا

وَفِي	اَنَّهُ	اِكْسِرْ	شَافِيًا	وَبِنُوْنِهِ
اور میں	اَنَّهُ	توکسرہ دے	شافی ہے	اوراس کےنون کے ساتھ

وَنَجْعَلُ	صِفْ	وَالْخِفُّ	نُنْجِ	رِضىً	عَلَا
اور نَجْعَلُ	بیان کر	اورتخفیف	نُنْجِ	پسندیدہ	عالی ہوا

اور اٰمَنْتُ اَنَّهُ میں اَنَّهُ کے ہمزہ کودراں حالیکہ وہ شافی ہے(حمزہ کسائی کے لئےاِنَّهُ)مکسور پڑھو(باقی مفتوح پڑھتے ہیں)۔

اوروَیَجْعَلُ الرِّجْسَ میں(شعبہ کے لئے) نَجْعَلُ بیان کرو۔(باقی یاءغیبت سے پڑھتے ہیں)۔

اور نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ میں لفظ نُنْجِي میں(کسائی وحفص کے لئے)نون ثانیہ میں تخفیف وسکون بلندی کے اعتبار سے پسندیدہ ہے۔(باقی نُنَجِّيْ بتشدیدجیم اورنون ثانیہ پرفتحہ پڑھتے ہیں)۔

٧٥٤ وَذَاكَ هُوَ الثَّانِي وَنَفْسِيَ يَاءُهَا
وَرَبِّي مَعْ اَجْرِيْ وَاِنِّيْ وَلِي حُلَا

وَذَاكَ	هُوَ	اَلثَّانِي	وَنَفْسِيَ	يَاءُهَا
اوریہ	وہ	دوسرا	اورنَفْسِيَ	اس کی یاءات

وَرَبِّي	مَعْ	اَجْرِيْ	وَاِنِّيْ	وَلِيْ	حُلَا
اوررَبِّيْ	ساتھ	اَجْرِيْ	اور اِنِّيْ	اورلِيْ	زیورات

اورلفظ مذکورنُنْجِيْ سے دوسراکلمہ مرادہے(یعنی اول ثُمَّ نُنَجِّيْ مرادنہیں کیونکہ وہ باجماع بتشدیدجیم ہے۔)

اوراس سورت میں یاءات اضافت نَفْسِيْ اِنْ اَتَّبِعُ – وَرَبِّيْ اِنَّهُ لَحَقٌّ – اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ – اِنِّيْ اَخَافُ اور مَا يَكُوْنُ لِيْ زیورات(کی مانند)ہیں۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات اضافت	فتحہ پڑھنے والے	سکون پڑھنے والے
۱	نَفْسِیْ اِنْ اَتَّبِعُ	نافع۔بصری	باقین
۲	وَرَبِّیْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ	نافع۔بصری	باقین
۳	اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا	نافع۔بصری۔شامی۔حفص	باقین
۴	اِنِّیْ اَخَافُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۵	مَا یَکُوْنُ لِیْ اَنْ	نافع۔مکی۔بصری	باقین

﴿نوٹ﴾ اس سورۃ میں یاءزائدہ کوئی نہیں ہے۔

سُوْرَةُ هُوْدَ عَلَيْهِ السَّلَام (۱۷)

(۷۵۵) وَاِنِّــیْ لَـکُـمْ بِـالْـفَـتْـحِ حَـقٌّ رُوَاتِـــهٖ
حق ر

وَبَــادِئَ بَـعْـدَ الـدَّالِ بِـالْـهَـمْـزِ حُـلِّلَا
ح

وَ اِنِّیْ لَکُمْ	بِالْفَتْحِ	حَقٌّ رُوَاتِهٖ
اور اِنِّیْ لَکُمْ	فتحہ کے ساتھ	اس کے راویوں کا حق

وَبَادِئَ	بَعْدَ الدَّالِ	بِالْهَمْزِ	حُلِّلَا
اور بَادِئَ	دال کے بعد	ہمزہ کے ساتھ	حلال کیا گیا

اور اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ میں (مکی بصری کسائی کے لئے اَنِّیْ لَکُمْ) فتح ہمزہ کے ساتھ اس کے راویوں کا حق ہے۔

اور بَـادِئَ الـرَّأْیِ (بصری کے لئے) دال کے بعد ہمزہ کے ساتھ آراستہ کیا گیا ہے (باقی بَـادِیَ الـرَّأْیِ بالیاء پڑھتے ہیں)۔

(۷۵۶) وَمِنْ كُلِّ نَوِّنْ مَعْ قَدْ اَفْلَحَ عَالِمًا
ع
فَعُمِّيَتِ اضْمُمْهُ وَثَقِّلْ شَذًا عَلَا
ش ع

وَمِنْ كُلِّ	نَوِّنْ	مَعْ	قَدْ اَفْلَحَ	عَالِمًا
وَمِنْ كُلِّ	تنوین پڑھ	ساتھ	قَدْ اَفْلَحَ	عالم
فَعُمِّيَتْ	اُضْمُمْهُ	وَثَقِّلْ	شَذًا	عَلَا
فَعُمِّيَتْ	تو اسے ضمہ دے	اور مشدد پڑھ	خوشبو	عالی ہوئی

وَمِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ کے لام میں مع سورۃ قَدْ اَفْلَحَ (مؤمنون) کے (حفص) ایک عالم کے لئے تنوین پڑھو۔ (باقی بغیر تنوین وَمِنْ كُلِّ پڑھتے ہیں)۔

اور فَعُمِّيَتْ میں (حمزہ کسائی حفص کے لئے) عین کو مضموم اور میم کو مشدد پڑھو۔ کہ باعتبار شہرت کے یہ بلند ہے۔ (باقی بفتح عین وکسر میم مع تخفیف فَعَمِيَتْ پڑھتے ہیں۔ نیز یاد رہے کہ قصص میں یہ لفظ باتفاق فتح وتخفیف ہی کے ساتھ ہے)۔

(۷۵۷) وَفِيْ ضَمِّ مَجْرَاهَا سِوَاهُمْ وَفَتْحُ يَا
بُنَيِّ هُنَا نَصٌّ وَفِي الْكُلِّ عُوِّلَا
ن ع

وَفِيْ	ضَمِّ مَجْرَاهَا	سِوَاهُمْ	وَفَتْحُ يَابُنَيِّ
اور میں	مَجْرَاهَا کا ضمہ	ان کے علاوہ	اور يَابُنَيِّ کا فتحہ

هُنَا	نَصٌّ	وَفِيْ	الْكُلِّ	عُوِّلَا
یہاں	منصوص	اور میں	تمام	اعتماد کیا گیا

۷۵۸ وَاٰخِرَ لُقْمَانٍ یُوَالِیْهِ اَحْمَدٌ
وَسَكَّنَهٗ زَاكٍ وَشَیْخُهُ الْاَوَّلَا

ز

وَاٰخِرَ لُقْمَانٍ	یُوَالِیْهِ	اَحْمَدٌ
اورلقمان کا آخری	اس کی موافقت کرتا ہے	احمد

وَسَكَّنَهٗ	زَاكٍ	وَشَیْخُهٗ	اَلْاَوَّلَا
اوراس کوساکن پڑھا	پاکیزہ	اوراس کے شیخ	پہلا

اورلفظ مَجْرَاهَا کی میم میں ان کےیعنی حمزہ، کسائی اورحفص کے ماسواضمہ پڑھتے ہیں۔(اوریہ تینوں فتح پڑھتے ہیں)

﴿نوٹ﴾ باب الامالہ میں علامہ شاطبیؒ فرماتے ہیں:

ع وَمَا بعد راءٍ شَاعَ حُكْمًا وَ حَفْصُهُمْ
ش ح
یُوَالِیْ بِمَجْرَاهَا وَ فِیْ هُوْدَ اُنْزِلَا

یعنی حمزہ۔کسائی۔بصری کے ساتھ حفص نے بھی مَجْرَاهَا میں امالہ کیا ہے۔اورورش کے لیے تقلیل ہے۔

جیسا کہ فرماتے ہیں:

ع وَ ذُوالرَّاءِ وَرْشٌ بَیْنَ بَیْنَ

حاصل یہ کہ چارقراءات ہیں:

(۱) مَجْرِیهَا حفص۔حمزہ۔کسائی۔ (۲)مُجْرِیهَا بصری۔
(۳) مُجْرِیهَا ورش۔(بالتقلیل)۔(۴)مُجْرَاهَا باقین۔

اورلفظ یٰبُنَیَّ کی یاء پر(عاصم کے لئے)اس سورت میں فتحہ منصوص ہے۔اورتمام قرآن میں(حفص کے لئے) یَا بُنَیَّ کی یاء کےفتحہ پراعتماد کیا گیا ہے۔اورلقمان کے سب سے آخروالے لفظ یعنی یَا بُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ میں احمد بزی، حفصؒ کی موافقت کرتے ہیں(یعنی فتحہ پڑھتے ہیں)اورایک پاکیزہ قاری(قنبل نے) آخرلقمان والے کلمہ کوساکن الیاء پڑھا ہے۔اورقنبل کے شیخ ابن کثیرمکی نےلقمان کے پہلے لفظ یَا بُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ میں یاء کوساکن پڑھا ہے۔باقی یَا بُنَیِّ بکسریاء پڑھتے ہیں۔

﴿توضیح قراءت﴾

نمبر شمار	سورۃ	فتحہ یٰبُنَیَّ	کسرہ یٰبُنَیِّ	سکون یٰبُنَیْ
۱	ھوؔد اور تمام قرآن	حفص	باقین	--
۲	لقمن (آخری)	حفص۔ بزی	باقین	قنبل
۳	لقمن (اول)	حفص	باقین	مکی

﴿نوٹ﴾ یَا بُنَیَّ سے باء پر ضمہ والے کلمات مراد ہیں۔ یَا بَنِیَّ بفتح باء والے کلمات اس قراءت میں مراد نہیں ہیں۔

(۷۵۹) وَفِیْ عَمَلٌ فَتْحٌ وَرَفْعٌ وَنَوِّنُوْا

وَغَیْرَ ارْفَعُوْا اِلَّا الْكِسَائِیَّ ذَا الْمَلَا

وَفِیْ	عَمَلٌ	فَتْحٌ	وَرَفْعٌ	وَنَوِّنُوْا
اور میں	عَمَلٌ	فتح	اور رفع	اور تنوین دو

وَغَیْرَ	اِرْفَعُوْا	اِلَّا الْكِسَائِیَّ	ذَا الْمَلَا
اور غَیْرَ	رفع دو	کسائی کے علاوہ	صاحب شرف

اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ میں لفظ عَمَلٌ میں میم پر فتحہ اور لام پر رفع ہے۔ اور لام کو منون پڑھو۔ اور لفظ غَیْرَ کی راء کو مرفوع پڑھو۔ کسائی صاحب شرف کے علاوہ چھ قاریوں کے لئے (اور کسائی اِنَّهٗ عَمِلَ غَیْرَ صَالِحٍ پڑھتے ہیں)۔

(۷۶۰) وَتَسْـَٔلْنِ خِفُّ الْكَهْفِ ظِلُّ حِمًی وَهَا
ح ظ

هُنَا غُصْنُهٗ وَافْتَحْ هُنَا نُوْنَهٗ دَلَا
د غ

وَتَسْـَٔلْنِ	خِفُّ الْكَهْفِ	ظِلُّ حِمًی	وَهَاهُنَا
اور تَسْـَٔلْنِ	الکھف کا تخفیف والا	حفاظت کا سایہ	اور یہاں

غُصْنُهٗ	وَافْتَحْ	هُنَا	نُوْنَهٗ	دَلَا
اس کی شاخ	اور تو فتحہ دے	یہاں	اس کا نون	ڈول نکالا

اورلفظ لَا تَسْــئَــلْــنِ (جو کہ ہود اور کہف دونوں میں ہے۔ دونوں میں اختلاف اس طرح ہے کہ) سورۂ کہف میں (کوفیین مکی بصری کے لئے) لام میں سکون وتخفیف نون مکسورہ محفوظ سایہ ہے (اور نافع شامی بفتح لام ونون مشددہ مکسورہ کے ساتھ پڑھتے ہیں) اور یہاں (کوفیین وبصری کے لئے مثل کہف کے) اسکان لام وتخفیف نون مکسورہ کی شاخ ہے۔ اور (مکی کے لئے) اس کے نون کو فتحہ دو کیونکہ فتحہ کامیاب رہا ہے (گویا ہود میں مکی نافع اور شامی لام کو فتحہ اور نون کو مشدد پڑھتے ہیں۔ اور مکی نون کو فتحہ اور نافع وشامی کہف کی طرح نون مشدد کو مکسور پڑھتے ہیں)۔

﴿نوٹ﴾ باب یاءات زوائد بھی اس جگہ دیکھ لینا چاہیے۔ ناظمؒ نے وہاں فرمایا ہے:

وَفِیْ هُوْدَ تَسْاَلْنِیْ حَوَارِیْهِ جَمَّلَا ۔ یعنی ہود میں بصری اور ورش اثبات یاء کرتے ہیں باقی حذف کرتے ہیں۔ اس اختلاف کو ذہن میں رکھنے کے بعد ہود میں پانچ قراءتیں ہوئیں۔ اور کہف کے متعلق زوائد میں کہا ہے۔

ع وَفِی الْكَهْفِ تَسْاَلْنِیْ عَنِ الْكُلِّ یَاؤُهٗ

عَلٰی رَسْمِهٖ وَالْحَذْفُ بِالْخُلْفِ مُثِّلَا

لہٰذا کہف میں تین قراءتیں ہوئیں۔ نقشہ ذیل سے سمجھئے:

﴿توضیح قراءت﴾

هود

قارئین	صورت تلفظ	تشریح
کوفیین	فَلَا تَسْئَلْنِ	بسکون لام وکسر نون مخففہ مع حذف یاء
بصری	فَلَا تَسْئَلْنِیْ	بسکون لام وکسر نون مخففہ مع اثبات یاء
شامی وقالون	فَلَا تَسْئَلَنِّ	بفتح لام وکسر نون مشددہ مع حذف الیاء
ورش	فَلَا تَسْئَلَنِّیْ	بفتح لام وکسر نون مشددہ مع اثبات یاء
مکی	فَلَا تَسْئَلَنَّ	بفتح لام وفتح نون مشددہ مفتوحہ مع حذف الیاء

کھف

تشریح	صورت تلفظ	قارئین
بسکون لام وتخفیف نون مکسورہ مع الیاء	فَلَا تَسْئَلْنِي	کوفیین، مکی، بصری
بفتح لام وکسر نون مشددہ مکسورہ مع الیاء	فَلَا تَسْئَلَنِّي	نافع، ہشام وابن ذکوان فی وجہ
بفتح لام وکسر نون مشددہ بغیر الیاء	فَلَا تَسْئَلَنِّ	ابن ذکوان فی وجہ آخر

(۷٦۱) وَيَوْمَئِذٍ مَعْ سَالَ فَافْتَحْ اَتٰى رِضًا

ا ر

وَفِي النَّمْلِ حِصْنٌ قَبْلَهُ النُّوْنُ ثُمِّلَا

حصن ث

رِضًا	اَتٰى	فَافْتَحْ	مَعْ سَالَ	وَيَوْمَئِذٍ
پسندیدہ	آیا	پس تو فتح دے	سَالَ کے ساتھ	اور يَوْمَئِذٍ

ثُمِّلَا	اَلنُّوْنُ	قَبْلَهُ	حِصْنٌ	اَلنَّمْلِ	وَفِي
صالح سمجھا گیا	نون تنوین	اس سے پہلے	قلعہ	النمل	اور میں

اور لفظ يَوْمَئِذٍ کی میم کو یہاں مع سورۃ معارج کے (نافع وکسائی کے لئے) فتحہ دو۔ جو پسندیدہ صورت پر آیا ہے (باقی مکسور يَوْمِئِذٍ پڑھتے ہیں)

اور نمل میں وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ کی میم پر فتحہ (کوفیین ونافع کے لئے) ایک قلعہ ہے جس سے پہلے فَزَعٍ کی عین پر (کوفیین کے لئے) نون تنوین صالح سمجھا گیا ہے۔ (گویا (۱) فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ کوفیین کے لئے (۲) فَزَعِ يَوْمَئِذٍ نافع کے لئے اور (۳) فَزَعِ يَّوْمِئِذٍ باقی کے لئے)۔

(۷٦۲) ثَمُوْدَ مَعَ الْفُرْقَانِ وَالْعَنْكَبُوْتِ لَمْ

يُنَوَّنْ عَلٰى فَصْلٍ وَفِي النَّجْمِ فُصِّلَا

ف ع ف

ثَمُوْدَ	مَعَ الْفُرْقَانِ وَالْعَنْكُبُوْتِ	لَمْ
ثَمُوْدَ	الفرقان اور العنکبوت کے ساتھ	نہیں

يُنَوَّنْ	عَلٰی	فَصْلٍ	وَفِي	اَلنَّجْمِ	فُصِّلَا
تنوین دیا گیا	پر	قول فیصل	اور میں	النجم	مفصل بیان کیا گیا

(۷۶۳) نَمَا لِثَمُوْدٍ نَوِّنُوْا وَاخْفِضُوْا رِضًى
ن ر

وَيَعْقُوْبُ نَصْبُ الرَّفْعِ عَنْ فَاضِلٍ كَلَا
ع ف ك

نَمَا	لِثَمُوْدٍ	نَوِّنُوْا	وَاخْفِضُوْا	رِضًى
بلند ہوا	لِثَمُوْدٍ	تنوین دو	اور جر دو	پسندیدہ

وَيَعْقُوْبُ	نَصْبُ الرَّفْعِ	عَنْ	فَاضِلٍ	كَلَا
اور يَعْقُوْبُ	رفع کا نصب	سے	فاضل	محفوظ کیا

لفظ ثَمُوْدَا یہاں مع فرقان اور عنکبوت کے (حفص وحمزہ کے لئے) ایک قول فیصل پر منون نہیں (باقی منون پڑھتے ہیں) اور نجم میں اس تنوین کا نہ ہونا (حمزہ وعاصم کے لئے) اس حالت میں مفصل بیان کیا گیا کہ نقل میں اوپر تک گیا ہے (باقی منون پڑھتے ہیں نیز یاد رہے کہ تنوین پڑھنے والے وقف بالالف اور نہ پڑھنے والے گو الف مرسوم ہے مگر وقف بغیر الف کریں گے)

توضیح قراءت

شمار	سورت	اسماء قراء	وصل	وقف
۱	ھودؔ۔ فرقان۔ عنکبوت	نافع۔ مکی۔ بصری۔ شامی۔ شعبہ۔ کسائی	بالتنوین	بالالف
		حفص۔ حمزہ	بلاتنوین	بلاالف
۲	نجم	نافع۔ مکی۔ بصری۔ شامی۔ کسائی	بالتنوین	بالالف
		عاصم۔ حمزہ	بلاتنوین	بلاالف

اور اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ میں (کسائی کے لئے) پسندیدہ حالت میں لفظ لِثَمُوْدٍ کو منون اور مجرور (باقی کے لئے غیر منون اور مفتوح) پڑھو۔

اور مِنْ وَّرَآءِ اِسْحَاقَ یَعْقُوْبَ میں (حفص حمزہ وشامی کے لئے) باء پر رفع کی جگہ نصب ایک فاضل سے محفوظ چلا آیا ہے۔ (باقین یَعْقُوْبُ پڑھتے ہیں)

(۷۶۴) هُنَا قَالَ سِلْمٌ كَسْرُهٗ وَسُكُوْنُهٗ
وَقَصْرٌ وَفَوْقَ الطُّوْرِ شَاعَ تَنَزُّلَا
ش

وَسُكُوْنُهٗ	كَسْرُهٗ	قَالَ سِلْمٌ	هُنَا
اور اس کا سکون	اس کا کسرہ	قَالَ سِلْمٌ	یہاں
تَنَزُّلَا	شَاعَ	وَفَوْقَ الطُّوْرِ	وَقَصْرٌ
نزول کے اعتبار سے	شائع ہوا	اور الطور کے اوپر	اور قصر

یہاں اور طور سے اوپر والی سورت ذاریات میں قَالَ سَلَامٌ میں (حمزہ کسائی کے لئے سِلْمٌ) سین کا کسرہ لام کا سکون اور حذف الف نزول کے اعتبار سے شائع ہوا ہے۔

(۷۶۵) وَفَاسْرِ اَنِ اسْرِ الْوَصْلُ اَصْلٌ دَنَا وَهَا
د
هُنَا حَقٌّ اِلَّا امْرَاَتَكَ ارْفَعْ وَ اَبْدِلَا
حق

وَفَاسْرِ	اَنِ اسْرِ	اَلْوَصْلُ	اَصْلٌ	دَنَا	وَهَاهُنَا
اور فَاسْرِ	اَنِ اسْرِ	وصلی	اصل	قریب ہوئی	اور یہاں

حَقٌّ	اِلَّا امْرَاَتَكَ	اِرْفَعْ	وَ اَبْدِلَا
حق	اِلَّا امْرَاَتَكَ	تو رفع دے	اور ضرور بدل بنا

اور فَاَسْرِ (یہاں، حجر اور دخان میں) اور اَنِ اسْرِ (طٰہٰ و شعراء) میں (نافع و مکی کے لئے) ہمزہ کا وصلیہ و مکسورہ ہونا ایک ایسا اصول ہے جو قریب الفہم ہے۔ (باقی ہمزہ قطعیہ مفتوحہ فَاَسْرِ۔ اَنْ اَسْرِ پڑھتے ہیں)

اور یہاں اِلَّا امْرَاَتَكَ کی تاء کا حق (مکی بصری کے لئے) یہ ہے کہ اس کو مرفوع پڑھو۔ اور ماقبل سے بدل بناؤ۔ (یعنی اِلَّا امْرَاَتُكَ باقی تاء پر نصب پڑھتے ہیں۔ اور یہاں کی قید اس لئے ہے کہ یہی لفظ عنکبوت میں باتفاق منصوب ہے)۔

(٧٦٦) وَفِیْ سَعِدُوْا فَاضْمُمْ صِحَابًا وَسَلْ بِهٖ

صحاب

وَخِفُّ وِاِنْ كُلًّا اِلٰـــــى صَـــفْـــوِهٖ دَلَا

د ص ا

وَفِیْ	سَعِدُوْا	فَاضْمُمْ	صِحَابًا	وَسَلْ	بِهٖ
اور میں	سَعِدُوْا	پس تو ضمہ دے	دوستوں	اور سوال کر	اس سے

وَخِفُّ	وَاِنْ كُلًّا	اِلٰی	صَفْوِهٖ	دَلَا
اور تخفیف	وَاِنْ كُلًّا	طرف	اپنی پاکیزگی	ڈول ڈالا

اور لفظ سَعِدُوْا میں صحاب (حمزہ کسائی و حفص) کے لئے سین کو مضموم (سُعِدُوْا اور باقی کے لئے مفتوح) پڑھو اور اللہ سے اس سعادت کا سوال کرو۔

اور وَاِنْ كُلًّا کے نون میں سکون و تخفیف (نافع، شعبہ مکی کے لئے) اپنی پاکیزگی کے ساتھ کامیاب ہوئی ہے۔ (اور باقین وَاِنَّ كُلًّا پڑھتے ہیں)۔

(٧٦٧) وَفِیْهَا وَفِیْ یٰسِیْنَ وَالطَّارِقِ الْعُلٰی

یُشَدِّدُ لَمَّا كَامِلٌ نَصَّ فَاعْتَلَا

ك ن ف

وَفِیْهَا	وَفِیْ	یٰسِیْنَ	وَالطَّارِقِ	الْعُلٰی
اور اس میں	اور میں	یٰسین	اور الطارق	عالی

يُشَدِّدُ	لَمَّا	كَامِلٌ	نَصَّ	فَاعْتَلَا
مشدد پڑھتا ہے	لَمَّا	کامل	تصریح کی	پس بلند ہوا

اور اس سورت میں كُلًّا لَّمَّا اور یٰسین میں كُلٌّ لَّمَّا اور طارق میں اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا تینوں عالی سورتوں میں لَمَّا کو (شامی، عاصم حمزہ کے لئے) ایک کامل مشدد پڑھتا ہے جس نے اس کی تصریح کی اور بلند ہوا ہے۔ (باقی مخفف لَمَا پڑھتے ہیں)۔

٧٦٨ وَفِي زُخْرُفٍ فِي نَصِّ لُسْنٍ بِخُلْفِهِ
وَيَرْجِعُ فِيهِ الضَّمُّ وَالْفَتْحُ إِذْ عَلَا

وَفِي	زُخْرُفٍ	فِي	نَصِّ لُسْنٍ	بِخُلْفِهِ
اور میں	الزخرف	میں	فُصحاء کی تصریح	اپنے خلف کے ساتھ

وَيَرْجِعُ	فِيهِ	اَلضَّمُّ	وَالْفَتْحُ	إِذْ	عَلَا
اور يَرْجِعُ	اس میں	ضمہ	اور فتح	کیونکہ	عالی ہوا

اور سورہ زخرف میں كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا چند فصیحوں (حمزہ عاصم اور ہشام بالخلف) کی تصریح میں اپنے خُلف کے ساتھ بتشدید میم ہے۔ (اور باقین کے لیے لَمَا ہے جبکہ ہشام کی بھی دوسری وجہ یہی ہے)

اور اِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ میں (نافع وحفص کے لئے) یاء کا ضمہ اور جیم کا فتحہ ہے۔ کیونکہ وہ عالی ہے (باقی کے لئے يَرْجِعُ ہے)۔

٧٦٩ وَخَاطَبَ عَمَّا يَعْمَلُونَ هُنَا وَآ
خِرَ النَّمْلِ عِلْمًا عَمَّ وَارْتَادَ مَنْزِلَا

وَخَاطَبَ	عَمَّا يَعْمَلُونَ	هُنَا
اور خطاب کیا	عَمَّا يَعْمَلُونَ	یہاں

وَآخِرُ النَّمْلِ	عِلْمًا	عَمَّ	وَارْتَادَ	مَنْزِلًا
اورالنمل کا آخری	علم	عام ہوا	اوراس نے اختیار کی	منزل

اوراس سورت میں اورآخر نمل میں (حفص نافع شامی کے لئے) عَمَّا يَعْمَلُوْنَ نے ایک ایسے علم کے لحاظ سے جو عام ہوا ہے۔اور حصول علم کے لئے منزل اختیار کی ہے۔اورانہوں نے خطاب کیا ہے(یعنی عَمَّا تَعْمَلُوْنَ باقی یاءغیبت سے پڑھتے ہیں)۔

۷۷۰ وَيَا آتُهَا عَنِّيْ وَاِنِّيْ ثَمَانِيًا

وَضَيْفِيْ وَلٰكِنِّيْ وَنُصْحِيَ فَاقْبَلَا

وَيَا آتُهَا	عَنِّيْ	وَاِنِّيْ	ثَمَانِيًا
اوراس کی یاءات	عَنِّيْ	اور اِنِّيْ	آٹھ

وَضَيْفِيْ	وَلٰكِنِّيْ	وَنُصْحِيَ	فَاقْبَلَا
اورضَيْفِيْ	اورلٰكِنِّيْ	اورنُصْحِيَ	پس قبول کر

۷۷۱ شِقَاقِيْ وَتَوْفِيْقِيْ وَرَهْطِيَ عُدَّهَا

وَمَعْ فَطَرَنْ اَجْرِيْ مَعًا تُحْصِ مُكْمِلَا

شِقَاقِيْ	وَتَوْفِيْقِيْ	وَرَهْطِيَ	عُدَّهَا
شِقَاقِيْ	اور تَوْفِيْقِيْ	اور رَهْطِيَ	ان کو شمار کر

وَمَعْ	فَطَرَنْ	اَجْرِيْ	مَعًا	تُحْصِ	مُكْمِلًا
اورساتھ	فَطَرَنِيْ	اَجْرِيْ	دونوں	گن لو	کامل کرنے والا

اوراس سورت کی یاءات اضافت (اٹھارہ ہیں) عَنِّيْ اور اِنِّيْ آٹھ جگہ ہیں۔اور ضَيْفِيْ اور لٰكِنِّيْ اور نُصْحِيْ ہیں۔پس قبول کرو۔اور شِقَاقِيْ، تَوْفِيْقِيْ اور رَهْطِيْ ان کو بھی شمار کرو۔مع فَطَرَنِيْ اوردوجگہ اَجْرِيْ

کے کامل ہونے کی حالت میں ان کو گن لو۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات اضافت	فتحہ پڑھنے والے	سکون پڑھنے والے
۱	عَنِّيْ اِنَّهٗ	نافع۔بصری	باقین
۲	اِنِّيْ اَعِظُكَ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۳	اِنِّيْ اَعُوْذُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۴	اِنِّيْ اُشْهِدُ اللّٰهَ	نافع	باقین
۵	اِنِّيْ اَخَافُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۶	فَاِنِّيْ اَخَافُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۷	اِنِّيْ اِذًا	نافع۔بصری	باقین
۸	اِنِّيْ اَرٰىكُمْ	نافع۔بزی۔بصری	باقین
۹	اِنِّيْ اَخَافُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۱۰	ضَيْفِيْ اَلَيْسَ	نافع۔بصری	باقین
۱۱	لٰكِنِّيْ اَرٰىكُمْ	نافع۔بزی۔بصری	باقین
۱۲	نُصْحِيْ اِنْ	نافع۔بصری	باقین
۱۳	شِقَاقِيْ اَنْ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۱۴	تَوْفِيْقِيْ اِلَّا	نافع۔شامی۔بصری	باقین
۱۵	اَرَهْطِيْ اَعَزُّ	نافع۔مکی۔بصری۔ابن ذکوان	باقین
۱۶	فَطَرَنِيْ اَفَلَا	نافع۔بزی	باقین
۱۷۔۱۸	اَجْرِيَ اِلَّا	نافع۔بصری۔شامی۔حفص	باقین

﴿یاءات زوائد﴾

شمار	یاءات زوائد	اثبات	حذف
۱	فَلَا تَسْئَلْنِی	ورش۔بصری(وصلاً)	باقین(حالین)
۲	وَلَا تُخْزُوْنِی	بصری(وصلاً)	باقین(حالین)
۳	یَوْمَ یَأْتِ	مکی(حالین)نافع۔بصری۔کسائی(وصلاً)	باقین(حالین)

سُوْرَةُ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَام (۱۵)

(۷۷۲) وَيَـا أَبَـتِ افْتَـحْ حَيْـثُ جَـا لِابْنِ عَـامِرٍ
وَوُحِّـدَ لِـلْـمَـكِّـيِّ آيَـاتُ نِ الْـوِلَا

وَيَا أَبَتِ	اِفْتَحْ	حَيْثُ	جَا	لِابْنِ عَامِرٍ
اوریا أبَتِ	توفتحہ دے	جہاں بھی	آئے	ابن عامر کیلئے

وَوُحِّدَ	لِلْمَكِّيِّ	آيَاتُ	الْوِلَا
اورواحد پڑھا گیا	مکی کیلئے	آیَاتُ	قریب والا

اور یـا أَبَتِ جہاں بھی آئے (قرآن میں کل آٹھ جگہ ہے) ابن عامر کے لئے تاء کو فتحہ (یـا أَبَتَ اور باقی کے لئے کسرۂ تاء) پڑھو۔

اور اس سے قریب ہی لفظ آیاتٌ مکی کے لئے واحد (آیَةٌ اور باقی کے لئے جمع) پڑھا گیا ہے۔

(۷۷۳) غَيَـابَـاتِ فِـي الْـحَـرْفَيْنِ بِـالْـجَمْعِ نَـافِعٌ
وَتَـأْمَـنُـنَـا لِـلْـكُـلِّ يُـخْـفِـي مُـفَـصَّـلَا

غَیَابَاتِ	فِیْ	اَلْحَرْفَیْنِ	بِالْجَمْعِ	نَافِعٌ
غَیَابَاتِ	میں	دونوں کلموں	جمع کے ساتھ	نافع

وَتَاْمَنُنَا	لِلْکُلِّ	یُخْفٰی	مُفَصَّلَا
اور تَاْمَنُنَا	تمام کیلئے	اخفاء سے پڑھا جاتا ہے	جدا کیا ہوا

(۷۷۴) وَاَدْغَمَ مَعْ اِشْمَامِهِ الْبَعْضُ عَنْهُمُ

وَنَرْتَعْ وَنَلْعَبْ یَاءُ حِصْنٍ تَطَوَّلَا

حصن

وَاَدْغَمَ	مَعْ	اِشْمَامِهِ	اَلْبَعْضُ	عَنْهُمُ
اور ادغام کیا	ساتھ	اس کا اشمام	بعض	ان سے

وَنَرْتَعْ	وَنَلْعَبْ	یَاءُ حِصْنٍ	تَطَوَّلَا
اور نَرْتَعْ	اور نَلْعَبْ	قلعہ کی یاء	طویل ہوئی

(۷۷۵) وَیَرْتَعْ سُکُوْنُ الْکَسْرِ فِی الْعَیْنِ ذُوْ حِمًی

ذ ح

وَبُشْرَایَ حَذْفُ الْیَاءِ ثَبْتٌ وَمُیِّلَا

ث

وَیَرْتَعْ	سُکُوْنُ الْکَسْرِ	فِیْ	اَلْعَیْنِ	ذُوْ حِمًی
اور یَرْتَعْ	کسرہ کا سکون	میں	عین	حمایت والا

وَبُشْرَایَ	حَذْفُ الْیَاءِ	ثَبْتٌ	وَمُیِّلَا
اور بُشْرَایَ	یاء کا حذف	ثابت	اور امالہ کیا گیا

(۷۷۶) شِفَاءً وَقَلِّلْ جِهْبِذًا وَكِلَاهُمَا
ش ج

عَنِ ابْنِ الْعَلَا وَالْفَتْحُ عَنْهُ تَفَضَّلَا

شِفَاءً	وَقَلِّلْ	جِهْبِذًا	وَكِلَاهُمَا
شفا ہونا	اور تقلیل کر	ماہر ہونے کی حالت میں	اور یقیناً دونوں

عَنْ	اِبْنِ الْعَلَا	وَالْفَتْحُ	عَنْهُ	تَفَضَّلَا
سے	ابن العلاء	اور فتح	اس سے	فضیلت پائی

نافع نے لفظ غَيَابَاتِ دونوں کلموں میں جمع کے ساتھ (اور باقی نے واحد غَيَابَتِ) پڑھا ہے۔

اور لفظ تَأْمَنَّا میں تمام قراء کے لئے پہلے نون کو دوسرے نون سے مفصل یعنی جدا پڑھتے ہوئے پہلے میں روم کیا گیا ہے۔ اور تمام قراء سے بعض مشائخ نے اشمام کے ساتھ ادغام بھی کیا ہے۔

اور نَرْتَعْ وَنَلْعَبْ دونوں میں (کوفیین ونافع کے لئے) یاء غیبت ایک طویل قلعہ ہے (باقی نون پڑھتے ہیں) اور لفظ يَرْتَعْ کی عین میں کسرہ کی جگہ سکون (کوفیین شامی بصری کے لئے) محفوظ ہے۔ (باقی مکسور پڑھتے ہیں)

﴿نوٹ﴾ باب یاءات زوائد کا یہ شعر بھی اس جگہ دیکھ لینا چاہیے۔ ناظمؒ نے وہاں فرمایا ہے۔

ع وَفِي نَرْتَعِي خُلْفٌ زَكَا

یعنی اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ (یوسفؑ) میں قنبل سے حالین میں اثبات یاء اور حذف یاء بالخلف ثابت ہے۔ باقی حالین میں یاء کو حذف کرتے ہیں۔ اس اختلاف کو ذہن میں رکھنے کے بعد اس کلمے میں پانچ قراءتیں ہوئیں:

(۱) نَرْتَعِ: بزی (۲) نَرْتَعِي قنبل (اثبات یاء وحذف یاء بالخلف حالین میں) (۳) يَرْتَعْ: عاصم۔ حمزہ۔ کسائی (۴) يَرْتَعِ: نافع (۵) نَرْتَعْ: بصری۔ شامی۔

اور قَالَ يَا بُشْرَى کے آخر میں (کوفیین کے لئے) یاء کا حذف ثابت ہے۔ (باقی یاء کے ساتھ يَا بُشْرَيَ پڑھتے ہیں) اور (حمزہ کسائی کے لئے۔ يَا بُشْرَى کے الف میں شفا ہونے کے لحاظ سے امالہ کیا گیا ہے اور ماہر ہونے کی حالت میں تو (ورش کے لئے) تقلیل کر۔ اور ابن العلا بصری سے امالہ و تقلیل دونوں مروی ہیں۔ اور ان سے فتحہ نے فضیلت

پائی ہے۔

﴿نوٹ﴾ یادر ہے کہ ناظمؒ نے امالہ وتقلیل کا یہاں اس لئے ذکر کیا کہ بصری نے اپنے اصول سے اس میں عدول کیا ہے۔

گویا پانچ قراءتیں ہوئیں: (۱) یَـا بُشْـرٰی: عاصم (۲) یَـا بُشْـرِی: حمزہ۔ کسائی (بالامالہ) (۳) یَـا بُشْـرایَ: قالون۔ مکی۔ شامی۔ بصری (وجہ اول) (۴) یَـا بُشْـرِیَ: ورش۔ بصری (وجہ ثانی۔ بالتقلیل) (۵) یَـا بُشْـرِیَ: بصری (وجہ ثالث۔ بالامالہ)

۷۷۷ وَهَيْـتَ بِـكَسْـرٍ اَصْـلُ كُـفْـؤٍ وَهَـمْـزُهُ
ك ا

لِسَـــانٌ وَضَـــمُّ التَّـــالِـــوَا خُـــلْـــفُـــهُ دَلَا
ل ل د

وَهَيْتَ	بِكَسْرٍ	اَصْلُ كُفْؤٍ	وَهَمْزُهُ
اور ھَیْتَ	کسرہ کے ساتھ	مثل کی اصل	اور اس کا ہمزہ

لِسَانٌ	وَضَمُّ التَّا	لِوَا	خُلْفُهُ	دَلَا
لغت	اور تاء کا ضمہ	جھنڈا	اس کا خُلف	ڈول بھرا

اور لفظ ھَیْتَ ایک صاحب مثال قاری (نافع وشامی) کے لئے بکسر ھاء اصل ہے اور اس میں (یاء کی جگہ) ہمزہ پڑھنا بھی (ہشام کے لئے) ایک لغت ہے اور تاء کا ضمہ (ہشام ہی کے لئے بالخُلف اور مکی کے لئے بلاخُلف) ایسا جھنڈا ہے جس کا خُلف کامیاب ہوا ہے

(حاصل یہ کہ پانچ قراءتیں ہیں (۱) ھِیْتَ نافع اور ابن ذکوان کے لئے۔ (۳،۲) ھِـئْـتُ اور ھِـئْـتَ ہشام کے لئے۔ (۴) ھَیْتُ مکی کے لئے۔ اور (۵) ھَیْتَ باقی کے لئے)۔

۷۷۸ وَفِـی كَـافَ فَتْـحُ اللَّامِ فِـی مُـخْـلِـصًـا ثَـوٰی
ث

وَفِـی الْـمُـخْـلَـصِـیْـنَ الْـكُـلِّ حِـصْـنٌ تَـجَـمَّـلَا
حصن

وَفِي	كَاف	فَتْحُ اللَّامِ	فِي	مُخْلِصًا	ثَوٰی
اور میں	کاف	لام کا فتحہ	میں	مُخْلِصًا	ثابت ہوا

وَفِي	اَلْمُخْلَصِيْنَ	اَلْكُلِّ	حِصْنٌ	تَجَمَّلَا
اور میں	اَلْمُخْلَصِيْنَ	تمام	قلعہ	خوبصورت ہوا

اور سورہ مریم میں لفظ مُخْلَصًا میں (کوفیین کے لئے) لام کا فتحہ قائم ہوا ہے اور اَلْمُخْلَصِيْنَ میں تمام جگہ لام کا فتحہ (کوفیین ونافع کے لئے) ایک خوب صورت قلعہ ہے (باقی بکسر لام مُخْلِصًا اور اَلْمُخْلِصِيْنَ پڑھتے ہیں)

۷۷۹ مَعًا وَصْلُ حَاشَا حَجَّ دَاْبًا لِحَفْصِهِمْ
ح
فَحَرِّكْ وَخَاطِبْ يَعْصِرُوْنَ شَمَرْ دَلَا
ش

مَعًا	وَصْلُ حَاشَا	حَجَّ	دَاْبًا	لِحَفْصِهِمْ
دونوں	حَاشَا کا وصل کرنا	غالب ہوا	دَاَبًا	ان کے حفص کیلئے

فَحَرِّكْ	وَخَاطِبْ	يَعْصِرُوْنَ	شَمَرْ دَلَا
پس تو حرکت دے	اور خطاب پڑھ	يَعْصِرُوْنَ	خفیف

یوسف میں دونوں جگہ حالت وصل میں حَاشَا (بصری کے لئے) بالالف بعد الشین غالب ہوا ہے (باقی وصل ووقف دونوں حالتوں میں اور بصری وقف میں بغیر الف حَاشْ پڑھتے ہیں)

اور لفظ دَاْبًا میں حفص کے لئے ہمزہ کو حرکت فتحہ (دَاَبًا اور باقی کے لئے ساکن) پڑھو۔

اور يَعْصِرُوْنَ میں (حمزہ کسائی کے لئے تَعْصِرُوْنَ) خطاب پڑھو کیونکہ وہ سریع ہے (باقی غائب پڑھتے ہیں)۔

۷۸۰ وَنَكْتَلْ بِيَا شَافٍ وَحَيْثُ يَشَاءُ نُوْ
ش
نُ دَارٍ وَحِفْظًا حَافِظًا شَاعَ عُقَّلَا
د ش ع

وَنَكْتَلْ	بِيَا	شَافٍ	وَحَيْثُ يَشَآءُ	نُوْنُ دَارٍ
اورنَكْتَلْ	یاء کے ساتھ	شفادینے والا	اورحَيْثُ يَشَآءُ	عالم کا نون

وَحِفْظًا	حَافِظًا	شَاعَ	عُقَّلَا
اور حِفْظًا	حَافِظًا	شائع ہوا	عقلمندلوگ

اورلفظ نَكْتَلْ (حمزہ کسائی کے لئے يَكْتَلْ) یاء کے ساتھ شافی ہے۔

اور حَيْثُ يَشَآءُ میں ایک عالم (مکی) کیلئے نون جمع متکلم (حَيْثُ نَشَآءُ) ہے۔

اور (حمزہ کسائی حفص کے لئے) حِفْظًا میں حَافِظًا عقل مندوں کے لئے شائع ہوا ہے۔

۷۸۱ وَفِتْيَتِـــهٖ فِتْيَـــانِـــهٖ عَـــنْ شَـــذًا وَرُدْ

بِـــالْاِخْبَـــارِ فِـــیْ قَـــالُـــوْا اَئِـــنَّـــكَ دَغْـــفَـــلَا

وَفِتْيَتِهٖ	فِتْيَانِهٖ	عَنْ	شَذًا	وَرُدْ
اورفِتْيَتِهٖ	فِتْيَانِهٖ	سے	خوشبو	اورطلب کر

بِالْاِخْبَارِ	فِیْ	قَالُوْا اَئِنَّكَ	دَغْفَلَا
اخبار کے ساتھ	میں	قَالُوْا اَئِنَّكَ	وسعت والاعیش

اور وَقَالَ لِفِتْيَتِهٖ میں (حمزہ کسائی حفص کے لئے) لِفِتْيَانِهٖ ایک مشہورروایت سے ہے۔

اور قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ میں ایک شاداب قاری (مکی) کے لئے (حذف ہمزۂ استفہام کے ساتھ یعنی قَالُوْٓا اِنَّكَ) جملہ خبریہ کو طلب کرو۔

۷۸۲ وَيَيْـــأَسُ مَـعًـا وَاسْتَيْـــأَسَ اسْتَيْـــأَسُوْا وَتَيْـــ

أَسُـوْا اقْـلِـبْ عَـنِ الْبَـزِّىْ بِـخُـلْـفٍ وَ اَبْـدِلَا

وَيِيْأَسُ	مَعًا	وَاسْتَيْأَسَ	اِسْتَيْأَسُوْا	وَ تَيْأَسُوْا
اور يَيْأَسُ	دونوں	اوراِسْتَيْأَسَ	اِسْتَيْأَسُوْا	اور تَيْأَسُوْا

اِقْلِبْ	عَنِ الْبَزِّىْ	بِخُلْفٍ	وَ اَبْدِلَا
قلب کر	بزی سے	خُلف کے ساتھ	اورضرور بدل

اور اَفَلَمْ يَايْئَسُ (رعد میں) اور اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ دونوں اور اِسْتَيْئَسُ اور اِسْتَيْئَسُوْا اور لَا تَيْئَسُوْا تمام کلمات میں بزی کے لئے ہمزہ کی جگہ یاء اور یاء کی جگہ ہمزہ کا قلب کرو۔ اور ہمزہ کو الف سے بدلتے ہوئے بزی کے لئے بالخُلف پڑھو۔ (یعنی اَفَلَمْ يَايَسُ، اِنَّهٗ لَا يَايَسُ، اِسْتَايَسُ۔ اِسْتَايَسُوْا اور لَا تَايَسُوْا)

(۷۸۳) وَيُوْحٰى اِلَيْهِمْ كَسْرُ حَاءٍ جَمِيْعِهَا

وَنُوْنٌ عُلًا يُوْحٰى اِلَيْهِ شَذًا عَلَا

ع ش ع

وَيُوْحٰى اِلَيْهِمْ	كَسْرُ حَاءٍ	جَمِيْعِهَا
اور يُوْحٰى اِلَيْهِمْ	حاء کا کسرہ	اس کے تمام

وَنُوْنٌ	عُلًا	يُوْحٰى اِلَيْهِ	شَذًا	عَلَا
اورنون	عالی	يُوْحٰى اِلَيْهِ	خوشبو	عالی ہوئی

اور لفظ يُوْحٰى اِلَيْهِمْ میں (یہاں نحل میں اور انبیاء میں) تمام جگہوں میں حاء کا کسرہ اور نون جمع متکلم (حفص کے لئے نُوْحِيْ اِلَيْهِمْ) عالی ہوا ہے۔ اور لفظ يُوْحٰى اِلَيْهِ (انبیاء) میں شہرت کے ساتھ کسرۂ حاء و نون (حمزہ کسائی و حفص کے لئے نُوْحِيْ اِلَيْهِ) بلند ہوا ہے (باقی یاء مضمومہ چاروں میں اور فتحہ حاء کے ساتھ پڑھتے ہیں)۔

(۷۸۴) وَثَانِيْ نُنْجِيْ احْذِفْ وَشَدِّدْ وَحَرِّكَا

كَذَا نَلْ وَخَفِّفْ كُذِّبُوْا ثَابِتًا تَلَا

ث ن ك

وَثَانِيْ	نُنْجِيْ	اِحْذِفْ	وَشَدِّدْ	وَحَرِّكَا
اوردوسرا	نُنْجِيْ	توحذف کر	اورمشدد پڑھ	اورضرور حرکت دے

كَذَا	نَلْ	وَخَفِّفْ	كُذِّبُوْا	ثَابِتًا	تَلَا
اس طرح	لے لے	اورتخفیف پڑھ	كُذِّبُوْا	ثابت	پڑھا

یعنی فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ میں دوسرانون حذف کرو۔اورجیم کومشدد پڑھو۔اوریاءکوحرکت فتحہ دو۔اس کو(شامی وعاصم کے لئے)اسی طرح لےلو۔(باقی فَنُنْجِيْ مَنْ نَّشَآءُ پڑھتے ہیں)

اور اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا کوایک ثابت قدم قاری(کوفیین) کے لئے ذال میں تخفیف کرکے پڑھو۔(باقی بتشدیدذال كُذِّبُوْا پڑھتے ہیں)

۷۸۵ وَاِنِّيْ وَاِنِّيْ الْخَمْسُ رَبِّيْ بِاَرْبَعٍ
اَرَانِيْ مَعًا نَفْسِيْ لَيَحْزُنُنِيْ حُلَا

وَاِنِّيْ	وَاِنِّيْ	اَلْخَمْسُ	رَبِّيْ	بِاَرْبَعٍ
اوراِنِّيْ	اوراِنِّيْ	پانچ	رَبِّيْ	چارکےساتھ

اَرَانِيْ	مَعًا	نَفْسِيْ	لَيَحْزُنُنِيْ	حُلَا
اَرَانِيْ	دونوں	نَفْسِيْ	لَيَحْزُنُنِيْ	زیورات

۷۸۶ وَفِيْ اِخْوَتِيْ حُزْنِيْ سَبِيْلِيْ بِيْ وَلِيْ
لَعَلِّيْ آبَاءِيْ اَبِيْ فَاخْشَ مَوْحَلَا

وَفِيْ	اِخْوَتِيْ	حُزْنِيْ	سَبِيْلِيْ	بِيْ	وَلِيْ
اورمیں	اِخْوَتِيْ	حُزْنِيْ	سَبِيْلِيْ	بِيْ	اور لِيْ

لَعَلِّیْ	آبَاءِ یْ	اَبِیْ	فَاخْشَ	مُوْحَلَا
لَعَلِّیْ	آبَاءِ یْ	اَبِیْ	پس تو ڈر	کیچڑ میں گرنا

(اس سورت میں یاء اضافت بائیس ہیں) اَنِّیْ ایک جگہ اور اِنِّیْ پانچ جگہ رَبِّیْ چار جگہ اَرَانِیْ دو جگہ نَفْسِیْ، لَیَحْزُنُنِیْ یہ سب زینت و جمال ہیں۔ نیز اِخْوَتِیْ، حُزْنِیْ، سَبِیْلِیْ، بِیْ، لِیْ، لَعَلِّیْ، اٰبَائِیْ، اَبِیْ میں ہیں۔ پس تو لغزش سے ڈر۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات اضافت	فتحہ پڑھنے والے	سکون پڑھنے والے
۱	اَنِّیْ اُوْفِیْ	نافع	باقین
۲۔۳	اِنِّیْ اَرَانِیْ	نافع۔بصری	باقین
۴	اِنِّیْ اَرٰی	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۵	اِنِّیْ اَنَا اَخُوْكَ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۶	اِنِّیْ اَعْلَمُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۷	رَبِّیْ اَحْسَنَ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۸	رَبِّیْ اِنِّیْ	نافع۔بصری	باقین
۹	رَبِّیْ اِنَّ	نافع۔بصری	باقین
۱۰	رَبِّیْ اِنَّهٗ	نافع۔بصری	باقین
۱۱	اَرَانِیْ اَعْصِرُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۱۲	اَرَانِیْ اَحْمِلُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۱۳	نَفْسِیْ اِنَّ	نافع۔بصری	باقین

۱۴	لَيَحْزُنُنِي اَنْ	نافع۔مکی	باقین
۱۵	اِخْوَتِيْ اِنَّ	ورش	باقین
۱۶	حُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ	نافع۔بصری۔شامی	باقین
۱۷	سَبِيلِيْ اَدْعُوا	نافع	باقین
۱۸	اَحْسَنَ بِيْ اِذْ	نافع۔بصری	باقین
۱۹	يَاْذَنَ لِيْ اَبِيْ	نافع۔بصری	باقین
۲۰	لَعَلِّيْ اَرْجِعُ	نافع۔مکی۔بصری۔شامی	عاصم۔حمزہ۔کسائی
۲۱	اٰبَاءِ يْ اِبْرٰهِيمَ	نافع۔مکی۔بصری۔شامی	عاصم۔حمزہ۔کسائی
۲۲	اَبِيْ اَوْ يَحْكُمَ	نافع۔مکی۔بصری	باقین

﴿یاءات زوائد﴾

شمار	یاءات زوائد	اثبات	حذف
۱	حَتّٰى تُؤْتُوْنِ	مکی (حالین) بصری (وصلاً)	باقین (حالین)
۲	اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ	قنبل (حالین)	باقین (حالین)
۳	نَرْتَعِ	قنبل (حالین بالخلف)	باقین (حالین)

سُوْرَةُ الرَّعْدِ (۱۰)

(۷۸۷) وَزَرْعٍ نَخِيلٍ غَيْرِ صِنْوَانٍ اَوَّلَا

لَدٰى خَفْضِهَا رَفْعٌ عَلٰى حَقِّهٖ طَلَا

حق ع

وَزَرْعٍ	نَخِيْلٍ	غَيْرِ صِنْوَانٍ	اَوَّلَا
اور زَرْعٍ	نَخِيْلٍ	غَيْرِ صِنْوَانٍ	پہلا

لَدٰى	خَفْضِهَا	رَفْعٌ	عَلٰى	حَقُّهٗ	طُلَا
میں	ان کا جر	رفع	پر	اس کا حق	گردنیں

اور زَرْعٌ، نَخِيْلٌ، غَيْرُ اور پہلا لفظ صِنْوَانٌ ان چاروں میں (حفص مکی بصری کے لئے) جر کی بجائے رفع ہے اس قراءت کا حق بہت سی گردنوں پر عالی ہوا ہے۔ (باقین مجرور زَرْعٍ۔ نَخِيْلٍ۔ غَيْرِ اور صِنْوَانٍ پڑھتے ہیں)۔

۷۸۸ وَذَكَّرَ تُسْقٰى عَاصِمٌ وَابْنُ عَامِرٍ

وَقُلْ بَعْدَهٗ بِالْيَا يُفَضِّلُ شُلْشُلَا

ش

وَذَكَّرَ	تُسْقٰى	عَاصِمٌ	وَابْنُ عَامِرٍ
اور مذکر پڑھا	تُسْقٰى	عاصم	اور ابن عامر

وَقُلْ	بَعْدَهٗ	بِالْيَا	يُفَضِّلُ	شُلْشُلَا
اور کہہ تو	اس کے بعد	یاء کے ساتھ	يُفَضِّلُ	خفیف

اور لفظ تُسْقٰى کو عاصم اور ابن عامر شامی نے مذکر (يُسْقٰى اور باقی نے مؤنث) پڑھا ہے۔

اور اس کے بعد لفظ يُفَضِّلُ (حمزہ کسائی کے لئے) کو کہ یاء غیبت کے ساتھ خفیف ہے۔ (باقی نون عظمت کے ساتھ نُفَضِّلُ پڑھتے ہیں)۔

۷۸۹ وَمَا كُرِّرَ اسْتِفْهَامُهٗ نَحْوُ آئِذَا

اَئِنَّا فَذُو اسْتِفْهَامِ نِ الْكُلُّ اَوَّلَا

وَمَا	كُرِّرَ	اِسْتِفْهَامُهٗ	نَحْوُ	آئِذَا
اور وہ	مکرر ہوا	اس کا استفہام	جیسے	اَءِ ذَا

اَئِنَّا	فَذُو اسْتِفْهَامِ	اَلْكُلُّ	اَوَّلَا
اَئِنَّا	پس استفہام والا	تمام	پہلا

۷۹۰ سِوٰى نَافِعٍ فِى النَّمْلِ وَالشَّامِ مُخْبِرٌ
سِوَى النَّازِعَاتِ مَعْ اِذَا وَقَعَتْ وِلَا

سِوٰى نَافِعٍ	فِى	اَلنَّمْلِ	وَالشَّامِ	مُخْبِرٌ
نافع کے علاوہ	میں	النمل	اور شامی	اخبار والا

سِوَى النَّازِعَاتِ	مَعْ اِذَا وَقَعَتْ	وِلَا
النازعات کے علاوہ	اِذَا وَقَعَتْ کے ساتھ	اتباع

اورتمام وہ مواقع کہ ان میں استفہام مکرر ہوا۔(مع ہمزہ ہائے استفہام کے تکرار کے) جیسے ءَ اِذَا كُنَّا تُرَابًا، ءَ اِنَّا لَفِىْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ میں ءَ اِذَا اور ءَ اِنَّا (استفہام مکرر میں اختلاف کی نوعیت یہ ہوئی ہے کہ جمہور تو دونوں جگہ ہمزہ استفہام کو باقی رکھتے ہیں۔اور بعض قراء کہیں کہیں پہلے موقعہ میں بجائے استفہام کے ہمزہ کو حذف کرتے ہوئے خبر پڑھ رہے ہیں اور بعض پہلے میں تو نہیں البتہ کہیں کہیں دوسرے موقعہ کو بصورت خبر پڑھتے ہیں۔ناظم" استفہام اول کے اختلافات کو بیان کرتے ہیں۔پھر استفہام ثانی کے اختلافات کو ذکر کریں گے۔نیز واضح رہے کہ استفہام مکرر قرآن میں گیارہ جگہ ہے، جن کا وقوع نو سورتوں میں ہے پہلا موقعہ یہ سورت رعد ہے تمام سورتوں کے نام حسب ذیل ہیں۔

سورۂ رعد۔اسراء میں دو جگہ۔مومنون۔نمل۔عنکبوت۔سجدہ۔صافات میں دو جگہ۔واقعہ۔نازعات تمام قراء پہلے موقعہ میں استفہام پڑھنے والے ہیں۔سوائے نافع کے سورۂ نمل میں کہ وہ ءَ اِذَا كُنَّا تُرَابًا وَّاٰبَآؤُنَا ءَ اِنَّا (نمل) میں پہلی جگہ استفہام نہیں پڑھتے بلکہ اِذَا پڑھتے ہیں۔مفہوم مخالف سے یہ نکلا کہ نافع کے علاوہ باقی چھ قاری ءَ اِذَا استفہام ہی پڑھتے ہیں) اور سوائے شامی کے کہ وہ موضع اول کو ہر جگہ خبر پڑھتے ہیں۔سوائے نازعات اور سورۂ واقعہ کے (اور نمل کے) کہ ان تین سورتوں میں موضع اول کو نقل کی اتباع کرتے ہوئے استفہام پڑھتے ہیں۔

مستثنیات کے ذیل میں ہم نے سورۂ نمل کا اضافہ کر کے مجموعی طور پر تین سورتوں کا استثناء اس لئے قرار دیا گو ناظمؒ نے بصراحت نازعات اور واقعہ دو ہی سورتوں کا استثناء کیا ہے کہ نمل میں بطور مفہوم مخالف سِوٰى نَافِعٍ فِى النَّمْلِ سے شامی

کے لئے استفہام ہونا لازم آتا ہے جیسا کہ وضاحت کی جاچکی ہے۔

(۷۹۱) وَدُوْنَ عِنَادٍ عَمَّ فِي الْعَنْكَبُوْتِ مُخْـ
بِـرًا وَهْوَ فِي الثَّانِيْ اَتٰى رَاشِدًا وَلَا

وَدُوْنَ عِنَادٍ	عَمَّ	فِيْ	اَلْعَنْكَبُوْتِ	مُخْبِرًا
اور عناد کے بغیر	عام ہوا	میں	العنکبوت	خبر دینے والا

وَهْوَ	فِيْ	اَلثَّانِيْ	اَتٰى	رَاشِدًا	وَلَا
اور وہ	میں	دوسرا	آیا ہے	ہدایت پانے والا	نصرت

اور بغیر کسی عناد کے (مکی، حفص، نافع وشامی کے لئے) سورۂ عنکبوت میں استفہام اول اس حالت میں عام ہوا ہے کہ وہ (بجائے استفہام کے) خبر دینے والا ہے (مطلب یہ کہ گزشتہ شعر سے شامی کے لئے عنکبوت میں بجائے استفہام کے خبر ہونا تو پہلے مفہوم ہو چکا ہے۔ یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ عنکبوت میں مکی، حفص اور نافع بھی شامی کا اتباع کرتے ہوئے پہلے موقعہ میں اخبار پڑھتے ہیں۔ آگے استفہام ثانی کے اختلافات کی تفصیل بیان کرتے ہیں) اور اخبار استفہام ثانی میں (نافع وکسائی کے لئے) نصرت کے اعتبار سے باعث رشد ہو کر آیا ہے (یعنی استفہام ثانی کے موقعہ میں اور تو تمام حضرات استفہام ہی پڑھتے ہیں مگر تمام سورتوں میں نافع وکسائی کا اصول یہ ہے کہ وہ اخبار پڑھتے ہیں۔ آگے اس کا استثناء ہے)

(۷۹۲) سِوَى الْعَنْكَبُوْتِ وَهْوَ فِي النَّمْلِ كُنْ رِضًا
وَزَادَاهُ نُـوْنًـا اِنَّـنَـا عَـنْـهُـمَـا اعْتَلَا

سِوَى الْعَنْكَبُوْتِ	وَهْوَ	فِيْ	اَلنَّمْلِ	كُنْ	رِضًا
العنکبوت کے علاوہ	اور وہ	میں	النمل	ہو	پسندیدہ

وَزَادَاهُ	نُوْنًا	اِنَّنَا	عَنْهُمَا	اِعْتَلَا
ان دونوں نے اسے زیادہ دیا	نون	اِنَّنَا	ان دونوں سے	بلند ہوا

سوائے عنکبوت کے (کہ اس میں نافع وکسائی اپنے اصول کے خلاف جمہور کی طرح استفہام ہی پڑھتے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ عنکبوت کے استفہام ثانی میں باجماع استفہام ہی ہے) اور وہ اخبار سورۂ نمل کے موضع استفہام ثانی میں (شامی اور کسائی کے لئے) تو پسند کرنے والا ہو مطلب یہ کہ سورۂ نمل کے استفہام ثانی میں شامی اپنے اصول کے خلاف اخبار پڑھتے ہیں کیونکہ وہ نمل کے پہلے موقعہ میں اپنے اصول کے خلاف استفہام پڑھتے ہیں۔ جیسا کہ گزر چکا ہے اور کسائی اپنے اصول کے مطابق اخبار پڑھتے ہیں۔ اس کا مفہوم مخالف یہ ہوا کہ شامی وکسائی کے علاوہ باقی پانچ قاری نمل کے موضع ثانی میں استفہام پڑھتے ہیں۔ گویا نافع کے لئے ایک عنکبوت اور دوسری نمل دو سورتیں ان کے اصول یعنی اخبار سے مستثنیٰ ہیں۔ اور کسائی کے لئے صرف عنکبوت ہی مستثنیٰ ہے۔ (آگے فرماتے ہیں کہ) ابن عامر وکسائی نمل کے استفہام ثانی میں (خبر پڑھتے ہیں اور) نون کا اضافہ کرتے ہیں۔ اسی لئے ان دونوں سے لفظ اِنَّنَا بلند ہوا ہے۔

(۷۹۳) وَعَمَّ رِضًا فِی النَّازِعَاتِ وَهُمْ عَلٰی
عم ر

أُصُوْلِهِمْ وَامْدُدْ لِوَا حَافِظٍ بَلَا
ل ح ب

وَعَمَّ	رِضًا	فِیْ	اَلنَّازِعَاتِ	وَهُمْ	عَلٰی
اور عام ہوا	پسندیدہ	میں	النازعات	اور وہ	پر

أُصُوْلِهِمْ	وَامْدُدْ	لِوَا حَافِظٍ	بَلَا
اپنے اصول	اور تو مد کر	حافظ کا جھنڈا	اس نے آزمایا

اور (نافع، شامی اور کسائی کے لئے) سورۂ نازعات میں اس خبر کی پسندیدگی عام ہوئی ہے۔ (یعنی نافع کسائی اپنے اصول کے مطابق اور شامی اپنے اصول کے خلاف نازعات کے استفہام ثانی کو خبر پڑھتے ہیں۔ آگے فرماتے ہیں کہ مواقع مذکورہ میں استفہام پڑھنے والے) اجتماع ہمزتین کی تحقیق وتسہیل میں اپنے اپنے اصول پر ہیں۔ اور اس حفظ والے کے جھنڈے کو دراز کرو جو آزمودہ کار ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ بین الہمزتین ہشام، بصری قالون کے لئے ادخال الف کرو۔ اور ہشام کے لئے گو اصول یہ ہے کہ وہ ذات الکسر میں ادخال بالخلف کرتے ہیں لیکن استفہام مکرر کے ان مواقع میں صرف ادخال ہی کریں گے۔ خُلف نہیں ہے)

﴿توضیح قراءت﴾

استفہام مکرر میں قراء سبعہ کا مذہب

﴿موقع اول﴾

شمار	سورت	ہمزتین	ہمزہ
ا تا ۷	رعد۔بنی اسرائیل (دونوں مواقع) مؤمنون۔سجدہ۔صافات (دونوں مواقع)	نافع۔مکی۔بصری۔عاصم۔حمزہ۔ کسائی	شامی
۸	نمل	مکی۔بصری۔شامی۔عاصم۔حمزہ۔ کسائی	نافع
۹	نازعات	کلہم السبعۃ	---
۱۰	واقعہ		
۱۱	عنکبوت	بصری۔شعبہ۔حمزہ۔کسائی	شامی۔نافع۔مکی۔حفص

﴿موقع ثانی﴾

شمار	سورت	ہمزتین	ہمزہ
ا تا ۸	رعد۔بنی اسرائیل (دونوں مواقع) مؤمنون۔ سجدہ۔صافات (دونوں مواقع) واقعہ	مکی۔بصری۔شامی۔عاصم۔حمزہ	نافع۔کسائی
۹	نمل	نافع۔مکی۔بصری۔عاصم۔حمزہ	شامی۔کسائی
۱۰	عنکبوت	کلہم السبعۃ	--
۱۱	نازعات	مکی۔بصری۔عاصم۔حمزہ	نافع۔کسائی۔شامی

(۷۹۴) وَهَـــادٍ وَ وَالٍ قِفْ وَوَاقٍ بِيَـــائِـــهِ
وَبَـــاقٍ دَنَـــا هَــلْ يَسْتَـــوِىْ صُــحْبَةٌ تَلَا

بِيَائِهِ	وَوَاقٍ	قِفْ	وَ وَالٍ	وَهَادٍ
ان کی یاء کے ساتھ	اور وَاقٍ	وقف کر	اور وَالٍ	اور هَادٍ

تَلَا	صُحْبَةٌ	هَلْ يَسْتَوِىْ	دَنَا	وَ بَاقٍ
پڑھا	ساتھی	هَلْ يَسْتَوِىْ	قریب ہوا	اور بَاقٍ

(اور مکی کے لئے) هَـادٍ' وَالٍ' وَاقٍ اور بَـاقٍ (جہاں بھی ہوں) ان میں یاء کے ساتھ وقف کرو (یعنی هَـادِي۔ وَالِيْ۔ وَاقِيْ اور بَاقِيْ)۔جیسا کہ تواتر سے ہم تک قریب ہوا ہے۔(باقی وقف و وصل میں اور مکی وصل میں بغیر یاء پڑھتے ہیں)

اور هَلْ يَسْتَوِىْ کو (یاء تذکیر کے ساتھ جیسا کہ اطلاق سے مفہوم ہے) صحبہ نے پڑھا ہے (باقی تاء تانیث سے هَلْ تَسْتَوِىْ پڑھتے ہیں)۔

(۷۹۵) وَبَــعْـــدُ صِــحَـــابٌ يُـوْقِـدُوْنَ وَضَــمُّهُـمْ
وَصُـدُّوْا ثَـوٰى مَـعْ صُـدَّ فِـي الطَّـوْلِ وَانْـجَلَا

وَضَمُّهُمْ	يُوْقِدُوْنَ	صِحَابٌ	وَبَعْدُ
اور ان کا ضمہ	يُوْقِدُوْنَ	ساتھیوں	اور بعد

وَانْجَلَا	الطَّوْلِ	فِيْ	مَعْ صُدَّ	ثَوٰى	وَصُدُّوْا
اور ظاہر ہوا	الطول	میں	صُدَّ کے ساتھ	ثابت ہوا	وَصُدُّوْا

اور اس کے بعد يُوْقِدُوْنَ کو صحاب (حفص۔حمزہ۔کسائی۔یاء غیبت سے اور باقی تاء خطاب سے تُوْقِدُوْنَ) پڑھتے

ہیں۔

اورلفظ وَصُدُّوا مع لفظ وَصُدَّ کے جوغافر میں ہے۔(کوفیین کے لئے)ضم صاد کے ساتھ قائم وروشن ہوا ہے۔

(باقی بالفتح وَصَدُّوا اور وَصَدَّ پڑھتے ہیں)۔

(۷۹۶) وَيُثْبِتُ فِي تَخْفِيفِهِ حَقٌّ نَاصِرٍ
حق ن

وَفِي الْكَافِرُ الْكُفَّارُ بِالْجَمْعِ ذُلِّلَا
ذ

حَقٌّ نَاصِرٍ	تَخْفِيفِهِ	فِي	وَيُثْبِتُ
مددگار کا سچ	اپنی تخفیف	میں	اور يُثْبِتُ

ذُلِّلَا	بِالْجَمْعِ	الْكُفَّارُ	الْكَافِرُ	وَفِي
تابع کیا گیا	جمع کے ساتھ	الْكُفَّارُ	الْكَافِرُ	اور میں

اورلفظ يُثْبِتُ (مکی بصری وعاصم کے لئے) اپنی تخفیف میں ایک مددگار قاری کی سچائی ہے(باقی بفتح ثاء وتشدید باء يُثَبِّتُ پڑھتے ہیں)

اور وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ جمع کے ساتھ بجائے وَسَيَعْلَمُ الْكَافِرُ کے تابع کیا گیا ہے۔(یعنی کوفیین وشامی جمع باقی واحد پڑھتے ہیں)۔

﴿نوٹ﴾ اس سورۃ میں یاءاضافت کوئی نہیں ہے۔

﴿یاءات زوائد﴾

شمار	یاءات	اثبات	حذف
۱	وَخَافَ وَعِيدِ	ورش (وصلاً)	باقین (حالین)
۲	بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ	بصری (وصلاً)	باقین (حالین)

سُوْرَةُ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامِ (۵)

۷۹۷ وَفِی الْخَفْضِ فِی اللّٰهِ الَّذِی الرَّفْعُ عَمَّ خَا

عم

لِقٌ امْدُدْهُ وَاكْسِرْ وَارْفَعِ الْقَافَ شُلْشُلَا

ش

خَالِقٌ	عَمَّ	اَلرَّفْعُ	اَللّٰهِ الَّذِیْ	فِیْ	اَلْخَفْضِ	وَفِیْ
خَالِقٌ	عام ہوا	رفع	اَللّٰهِ الَّذِیْ	میں	جر	اور میں

شُلْشُلَا	اَلْقَافَ	وَارْفَعْ	وَاكْسِرْ	اُمْدُدْهُ
خفیف	قاف	اور رفع دے	اور کسرہ دے	تو اس کا مدکر

۷۹۸ وَفِی النُّوْرِ وَاخْفِضْ كُلَّ فِیْهَا وَالَارْضَ هَا

هُنَا مُصْرِخِیَّ اكْسِرْ لِحَمْزَةَ مُجْمِلَا

هٰهُنَا	وَالَارْضَ	فِیْهَا	كُلَّ	وَاخْفِضْ	اَلنُّوْرِ	وَفِیْ
یہاں	اور اَلْاَرْضَ	اس میں	كُلَّ	اور تو جر دے	النور	اور میں

مُجْمِلَا	لِحَمْزَةَ	اِكْسِرْ	مُصْرِخِیَّ
اچھا طریقہ اختیار کرنے والا	حمزہ کے لیے	تو کسرہ دے	مُصْرِخِیَّ

اور (اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ کے بعد) لفظ اَللّٰهِ الَّذِیْ کے جر میں (نافع وشامی کے لئے اَللّٰهُ الَّذِیْ) رفع عام ہوا ہے۔ (باقی مجرور پڑھتے ہیں)

اور اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ میں (حمزہ کسائی کے لئے) خاء کے بعد الف پڑھو۔ اور لام کو کسرہ دو۔ اور قاف پر رفع پڑھو بحالیکہ یہ خفیف ہے اور نور میں وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ میں بھی اسی طرح (بصیغہ اسم فاعل پڑھو) اور لفظ خَالِقُ کے بعد

والے الفاظ کو کہ نور میں کُلَّ ہے اور یہاں اَلْاَرْضَ ہے۔(ان کو مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے) مجرور پڑھو۔(باقی خَلَقَ کو بصیغہ ماضی اور بعد والے الفاظ کُلَّ اور اَلْاَرْضَ کو مفعولیت کی وجہ سے منصوب پڑھتے ہیں) دو قراءتیں ہوئیں:

(۱) خَالِقُ كُلِّ اور خَالِقُ الْاَرْضِ حمزہ کسائی (۲) خَلَقَ كُلَّ اور خَلَقَ الْاَرْضَ۔ باقین

اور ایک اچھا طریقہ اختیار کرتے ہوئے امام حمزہ کے لئے لفظ مُصْرِخِيَّ کو بکسر یاء (مُصْرِخِيِّ اور باقی کے لئے بفتح یاء) پڑھو۔

(۷۹۹) كَهَا وَصْلٍ اَوْ لِلسَّاكِنَيْنِ وَقُطْرُبٌ

حَكَاهَا مَعَ الْفَرَّآءِ مَعْ وَلَدِ الْعَلَا

وَقُطْرُبٌ	لِلسَّاكِنَيْنِ	اَوْ	وَصْلٍ	كَهَا
اور قطرب	دو ساکنوں کی وجہ سے	یا	وصل	جیسا کہ ھاء

مَعْ وَلَدِ الْعَلا	مَعَ لِلفَرَّآءِ	حَكَاهَا
العلاء کے بیٹے کے ساتھ	فراء کے ساتھ	اس کو نقل کیا

(امام حمزہ کے لئے مُصْرِخِيَّ میں یاء کا کسرہ ایسا ہی ہے) جیسا کہ ہاء ضمیر مذکر میں (یاء ساکنہ اور کسرہ کے بعد حالت وصل میں ہوتا ہے (مثلاً فِيْهِ اور بِهٖ اسی قدر مشترک کے طور پر مُصْرِخِيَّ میں یاء متکلم بھی ضمیر ہے جس کے ماقبل یاء جمع ہے۔ کیونکہ مُصْرِخِيَّ اصل میں مُصْرِخِيْنَ ہے۔ یاء متکلم کی طرف مضاف ہونے کے بعد نون حذف ہو گیا اور دونوں یاء میں ادغام ہونے کے بعد یاء ضمیر کو مکسور پڑھا گیا ہے۔ جیسا کہ يُوَجِّهْهُ میں دونوں ھاء کا ادغام بھی ہوا۔ اور ھاء ضمیر اپنے اصول کے مطابق مضموم بھی پڑھی گئی۔ آگے کسرہ کی دوسری وجہ بیان کرتے ہیں) یا کسرہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے ہے۔ (یعنی دو یاء ساکن جمع ہوئیں حسب قاعدہ اَلسَّاكِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ دونوں میں ادغام کرتے ہوئے کسرہ دیا گیا) نیز یاء متکلم کا کسرہ (بنی یربوع کی لغت میں ہے جس کو تلمیذ سیبویہ) قطرب نے نقل کیا ہے (اور) فراء مع ابوعمرو بصری کے اس کا جواز نقل کرتے ہیں۔

(۸۰۰) وَضُمَّ كَفَا حِصْنٍ يَضِلُّوا يَضِلَّ عَنْ
ك　حصن

وَ اَفْئِيدَةً بِالْيَا بِخُلْفٍ لَهُ وَلَا
ل

وَضُمَّ	كَفَا حِصْنٍ	يَضِلُّوا	يَضِلَّ	عَنْ
اور ضمہ دے	قلعہ کے مثل	يَضِلُّوا	يَضِلَّ	سے

وَ اَفْئِيدَةً	بِالْيَا	بِخُلْفٍ	لَهُ	وَلَا
اور اَفْئِيدَةً	یاء کے ساتھ	بالخلف	اس کے لیے	نصرت

اور (شامی کوفیین ونافع کے لئے) ایک ایسے قاری کے لئے جو قلعہ کے مثل ہے۔ يُضِلُّوا کو یہاں اور لِيُضِلَّ کو (حج، لقمان، زمر میں) مضموم الیاء پڑھو۔ (باقی یاء کا فتحہ يَضِلُّوا اور لِيَضِلَّ پڑھتے ہیں)

اور فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً (ہشام کے لئے) ہمزہ کے بعد یاء کی زیادتی کے ساتھ نصرت میں بالخلف ہے۔ یعنی اَفْئِيدَةً۔ (باقین بغیر یاء پڑھتے ہیں اور ہشام کی دوسری وجہ بھی یہی ہے)

﴿نوٹ﴾ واضح ہو کہ اَفْئِدَتُهُمْ میں کوئی اختلاف نہیں۔

(۸۰۱) وَفِي لِتَزُوْلَ الْفَتْحُ وَارْفَعْهُ رَاشِدًا
ر

وَمَا كَانَ لِي اِنِّي عِبَادِيَ خُذْ مُلَا

وَفِي	لِتَزُوْلَ	اَلْفَتْحُ	وَارْفَعْهُ	رَاشِدًا
اور میں	لِتَزُوْلَ	فتحہ	اور تو اسے رفع دے	ہدایت والا

وَمَا كَانَ لِي	اِنِّي	عِبَادِيَ	خُذْ	مُلَا
وَمَا كَانَ لِي	اِنِّي	عِبَادِيَ	لے	چادریں

اور لِتَزُوْلَ میں صاحب رشد ہو کر (کسائی کے لئے) پہلے لام کا فتحہ اور دوسرے کا رفع پڑھو (یعنی لَتَزُوْلُ۔ باقی

بکسر لام اول ونصب ثانی پڑھتے ہیں)

اور وَمَا كَانَ لِيَ۔ اِنِّيْ اور عِبَادِيْ (تین یاءات اضافت ہیں) صاحب دلائل ہو کر ان کو یاد کرلو۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات اضافت	فتحہ	اسکان
۱	لِيَ عَلَيْكُمْ	حفص	باقین
۲	قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ	باقین	شامی۔حمزہ۔کسائی
۳	اِنِّيْ اَسْكَنْتُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین

﴿یاءزائدہ﴾ دُعَــــآءِ: بزی حالین میں اثبات۔ورش۔بصری۔حمزہ وصلاً اثبات وقفاً حذف۔باقین حالین میں حذف۔

سُوْرَةُ الْحِجْرِ (٦)

(۸۰۲) وَرُبَّ خَـفِيْفٌ اِذْ نَـمَـا سُـكِّـرَتْ دَنَـا
د ن ا

تَـنَـزَّلُ ضَـمُّ التَّـا لِشُـعْبَةَ مُثِّلَا

وَرُبَّ	خَفِيْفٌ	اِذْ	نَمَا	سُكِّرَتْ	دَنَا
اور رُبَّ	خفیف	اس لیے	بلند ہوئی	سُكِّرَتْ	قریب ہوا

تَنَزَّلُ	ضَمُّ التَّا	لِشُعْبَةَ	مُثِّلَا
تَنَزَّلُ	تاء کا ضمہ	شعبہ کے لیے	معین کیا گیا

اور رُبَّمَا میں باء جب کہ وہ نقل میں بلند ہوئی تو (نافع، عاصم کے لئے) خفیف ہوئی (رُبَمَا اور باقی نے مشدد پڑھی)

اور لفظ سُكِرَتْ بالتخفیف (مکی کے لئے) قریب ہوئی ہے (باقی تشدید کاف سُكِّرَتْ پڑھتے ہیں)

اور مَا تَنَزَّلُ الْمَلَآئِکَۃُ میں تَنَزَّلُ کی تاء کا ضمہ (اور نون وزاء مشددہ کا فتحہ تُنَزَّلُ) شعبہ کے لئے معین کیا گیا ہے۔ (اور اَلْمَلَآئِکَۃُ مرفوع ہے جیسا کہ آئندہ شعر سے معلوم ہوگا)۔

(۸۰۳) وَبِالنُّوْنِ فِیْهَا وَاکْسِرِ الزَّایَ وَانْصِبِ الْ
مَلَا ئِـکَۃَ الْـمَـرْفُـوْعَ عَـنْ شَـائِـدٍ عُلَا
ش ع

وَبِالنُّوْنِ	فِیْهَا	وَاکْسِرْ	اَلزَّایَ	وَانْصِبْ
اور نون کے ساتھ	اس میں	اور تو کسرہ دے	زای	اور تو نصب دے
اَلْمَلَآئِکَۃُ	اَلْمَرْفُوْعَ	عَنْ	شَائِدٍ	عُلَا
اَلْمَلَآئِکَۃُ	مرفوع	سے	عمارت کو بلند کرنے والا	عالیشان

اور (حفص، حمزہ وکسائی کے لئے) تاء کی جگہ نون کے ساتھ ہے۔ (یعنی پہلا نون مضموم اور دوسرا مفتوح) اور زاء مشددہ کو کسرہ دو۔ (نُنَزِّلُ۔ باقی مَا تَنَزَّلُ بفتح تاء ونون اور زاء مشددہ پڑھتے ہیں۔)

اور اَلْـمَلَآئِـکَۃَ جو کہ دوسروں کے لئے مرفوع ہے ایک ایسے قاری (حفص، حمزہ وکسائی) سے منصوب پڑھو جو رفعت میں بلند مرتبہ ہے۔ (باقی اَلْمَلَآئِکَۃُ رفع تاء کے ساتھ پڑھتے ہیں)۔

تین قراءتیں ہوئیں: (۱) تَنَزَّلُ الْمَلَآئِکَۃُ شعبہ (۲) نُـنَزِّلُ الْمَلَآئِکَۃَ حفص۔ حمزہ۔ کسائی (۳) تَنَزَّلُ الْمَلَآئِکَۃُ باقین۔

(۸۰۴) وَثَـقِّـلْ لِـلْـمَـکِّـیِّ نُـوْنَ تُبَشِّـرُوْ
نَ وَاکْسِـرْهُ حِـرْمِیًّـا وَمَـا الْـحَـذْفُ اَوَّلَا
حرمی

وَثَقِّلْ	لِلْمَکِّیِّ	نُوْنَ تُبَشِّرُوْنَ
اور مشدد پڑھا گیا	مکی کے لیے	تُبَشِّرُوْنَ کا نون

وَاكْسِرُه	حِرْمِيًّا	وَمَا	اَلْحَذْفُ	اَوَّلَا
اور تو اسے کسرہ دے	حرمین والے	اور نہیں	حذف	پہلا

اور مکی کے لئے تُبَشِّرُوْنَ کا نون مشدد پڑھا گیا ہے (باقی کے لئے مخفف ہے) اور اور نافع مکی دونوں کے لئے نون کو مکسور پڑھو۔ (باقی کے لئے مفتوح) اور (نافع کی قراءت میں) پہلا نون محذوف نہیں (کیونکہ وہ علامت رفع ہے بلکہ دوسرا نون وقایہ محذوف ہے اور نون کا کسرہ یاء کے حذف پر علامت ہے۔ جس طرح مکی کے یہاں نون اعرابی اور نون وقایہ میں ادغام کے بعد نون مشدد کو اسی لئے کسرہ دیا ہے۔)

تین قراءتیں ہوئیں: (۱) تُبَشِّرُوْنِّ مکی (۲) تُبَشِّرُوْنِ نافع (۳) تُبَشِّرُوْنَ باقین

(۸۰۵) وَيَقْنَطُ مَعْهُ يَقْنَطُوْنَ وَتَقْنَطُوْا

وَهُنَّ بِكَسْرِ النُّوْنِ رَافَقْنَ حُمِّلَا

ح ر

وَيَقْنَطُ	مَعْهُ	يَقْنَطُوْنَ	وَتَقْنَطُوْا
اور يَقْنَطُ	اس کے ساتھ	يَقْنَطُوْنَ	وَتَقْنَطُوْا
وَهُنَّ	بِكَسْرِ النُّوْنِ	رَافَقْنَ	حُمِّلَا
اور یہ	نون کے کسرہ کے ساتھ	رفیق ہوئے	ناقلین

اور يَقْنَطُ اسی سورت میں اور اس کے ساتھ ہی يَقْنَطُوْنَ (روم) اور لَا تَقْنَطُوْا (زمر) یہ سب الفاظ (کسائی۔ بصری کے لئے) نون کے کسرہ کے ساتھ ناقلین کے رفیق ہوئے ہیں۔ (یعنی يَقْنِطُ۔ يَقْنِطُوْنَ اور لَا تَقْنِطُوْا اور باقی بفتح نون پڑھتے ہیں)۔

(۸۰۶) وَمُنْجُوْهُمْ خِفٌّ وَفِي الْعَنْكَبُوْتِ نُنْ

جِيَنَّ شَفَا مُنْجُوْكَ صُحْبَتُهُ دَلَا

ش صحبة د

وَ مُنَجُّوهُمْ	خِفٌّ	وَفِي	اَلْعَنكَبُوتِ	نُنجِيَنَّ
اور مُنَجُّوهُمْ	خفیف	اور میں	العنکبوت	نُنجِيَنَّ

شَفَا	مُنَجُّوكَ	صُحْبَتُهُ	دَلَا
شافی ہوا	مُنَجُّوكَ	اس کے ساتھی	ڈول نکالا

اور اِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ یہاں اور عنکبوت میں لَنُنَجِّيَنَّهُ (حمزہ کسائی کے لئے) بتخفیف جیم وسکون نون (اِنَّا لَمُنجُوهُمْ اور لَنُنجِيَنَّهُ) شافی ہوئے ہیں۔ (باقین بہ تشدید جیم وفتح نون پڑھتے ہیں)

اور اِنَّا مُنَجُّوكَ (عنکبوت) اس کی تخفیف میں صحبہ (حمزہ کسائی شعبہ) کی (اِنَّا مُنجُوكَ) کامیاب ہوئے ہیں۔

(باقی بالتشدید پڑھتے ہیں)

(۸۰۷) قَدَرْنَا بِهَا وَالنَّمْلِ صِفْ وَعِبَادِ مَعْ

بَنَاتِي وَاِنِّي ثُمَّ اِنِّي فَاعْقِلَا

قَدَرْنَا	بِهَا	وَالنَّمْلِ	صِفْ	وَ عِبَادِ	مَعْ
قَدَرْنَا	اس میں	اور النمل	تو بیان کر	اور عِبَادِ	ساتھ

بَنَاتِي	وَ اِنِّي	ثُمَّ	اِنِّي	فَاعْقِلَا
بَنَاتِي	اور اِنِّي	پھر	اِنِّي	پس سمجھ لے

لفظ قَدَّرْنَا جو اس سورت میں اور نمل میں ہے بتخفیف دال (قَدَرْنَا شعبہ کے لئے) بیان کرو۔ (باقی بتشدید دال پڑھتے ہیں۔)

اور یاءات اضافت چار ہیں: عِبَادِيْ مع بَنَاتِيْ، اِنِّيْ، اور اِنِّيْ پس تم ان کو سمجھ لو۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات اضافت	فتحہ پڑھنے والے	سکون پڑھنے والے
۱	نَبِّئْ عِبَادِيْ	نافع۔ مکی۔ بصری	باقین

۲	بَنَاتِیْ اِنْ	نافع	باقین
۳	اِنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۴	اِنِّیْ اَنَا	نافع۔مکی۔بصری	باقین

﴿نوٹ﴾ اس سورت میں یاءزائدہ کوئی نہیں ہے۔

سُوْرَةُ النَّحْلِ (۸)

(۸۰۸) وَيُـنْبِــتُ نُــوْنٌ صَــحَّ يَـدْعُـوْنَ عَــاصِــمٌ

وَفِـى شُـرَكَـاىَ الْـخُـلْفُ فِـى الْـهَـمْـزِ هَـلْـهَـلَا

وَيُنْبِتُ	نُوْنٌ	صَحَّ	يَدْعُوْنَ	عَاصِمٌ
اور يُنْبِتُ	نون	صحیح ہوا	يَدْعُوْنَ	عاصم

وَفِى	شُرَكَاىَ	اَلْخُلْفُ	فِى	اَلْهَمْزِ	هَلْهَلَا
اور میں	شُرَكَاىَ	خُلف	میں	ہمزہ	ضعیف

اور يُنْبِتُ میں (شعبہ کے لئے نُنْبِتُ) نون جمع متکلم صحیح ہے (باقی کے لئے یاءغیبت ہے)

اور وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ کو عاصم نے یاءغیبت کے ساتھ پڑھا ہے۔(باقی تاءخطاب تَدْعُوْنَ پڑھتے ہیں)

اور شُرَكَآءِ یَ میں (بزی کے لئے شُرَكَاىَ) حذف ہمزہ کے خُلف میں ضعف ہے (اور صحیح وجہ وہی ہے جو جمہور کے لئے ہے یعنی ابقاء ہمزہ)۔

(۸۰۹) وَمِـنْ قَـبْـلِ فِـيْـهِـمْ يُـكْـسِـرُ الـنُّـوْنَ نَـافِـعٌ

مَـعًـا يَـتَـوَفَّــاهُـمْ لِـحَـمْـزَةَ وُصِّـلَا

وَمِنْ	قَبْلِ	فِيهِمْ	يُكْسِرُ	اَلنُّوْنَ	نَافِعٌ
اور سے	پہلے	فِيهِمْ	کسرہ دیتا ہے	نون	نافع

مَعًا	يَتَوَفَّاهُمْ	لِحَمْزَةَ	وُصِّلَا
دونوں	يَتَوَفَّاهُمْ	حمزہ کے لیے	پہنچایا گیا

اور فِيهِمْ سے پہلے تَشَآقُّوْنَ میں نافع نون کو کسرہ پڑھتے ہیں۔(یعنی تَشَآقُّوْنِ۔ باقین فتح پڑھتے ہیں)۔
اور حمزہ کے لئے يَتَوَفَّاهُمْ دونوں جگہ (یاءِ تذکیر کے ساتھ) پہنچایا گیا ہے۔(باقی کے لئے تاءِ تانیث کے ساتھ تَتَوَفَّاهُمْ ہے)

۸۱۰ سَمَا كَامِلًا يَهْدِيْ بِضَمٍّ وَفَتْحَةٍ

سما ك

وَخَاطِبْ تَرَوْا شَرْعًا وَالْاٰخِرُ فِي كِلَا

ش ف ك

سَمَا	كَامِلًا	يَهْدِيْ	بِضَمٍّ	وَفَتْحَةٍ
بلند ہوا	کامل	يَهْدِيْ	ضمہ کے ساتھ	اور فتحہ

وَخَاطِبْ	تَرَوْا	شَرْعًا	وَالْاٰخِرُ	فِي	كِلَا
اور خطاب کر	تَرَوْا	طریقہ	اور دوسرا	میں	حفاظت

کامل طور سے لفظ لَا يَهْدِيْ (نافع، مکی، بصری اور شامی کے لئے) بضم یاء وبفتح دال (لَا يُهْدٰی) بلند ہوا ہے۔(باقی کے لئے فتحہ یاء وکسرہ دال سے)

اور اَوَلَمْ يَرَوْا کو (حمزہ وکسائی کیلئے اَوَلَمْ تَرَوْا) ایک اچھے طریقہ پر خطاب پڑھو۔(باقی کے لئے غیب) اور دوسرا اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ (تاءِ خطاب کے ساتھ یعنی اَوَلَمْ تَرَوْا حمزہ، شامی کے لئے) حفاظت میں ہے۔

(۸۱۱) وَرَا مُفْـرِطُـوْنَ اكْسِـرْ اَضَـا يَتَـفَيَّـؤُا الْ

مُـؤَنَّـــثُ لِـلْبَـصْـــرِيِّ قَبْـلُ تُـقُبِّلَا

وَ رَا مُفْرِطُوْنَ	اِكْسِرْ	اَضَا	يَتَفَيَّؤُا
اور مُفْرِطُوْنَ کی راء	تو کسرہ دے	تالابوں	يَتَفَيَّؤُا

اَلْمُؤَنَّثُ	لِلْبَصْرِيِّ	قَبْلُ	تُقُبِّلَا
مؤنث	بصری کے لیے	پہلے	قبول کیا گیا

اور مُفْرَطُوْنَ کی راء کو (نافع کے لئے مُفْرِطُوْنَ) مکسور (اور باقی کے لئے مفتوح) پڑھو۔ بحالیکہ تم علمی فیض میں مجمع آب کی طرح ہو۔

اور اس سے پہلے يَتَفَيَّؤُا کو بصری کے لئے مؤنث (تَتَفَيَّؤُا اور باقی کے لئے مذکر) قبول کرو۔

(۸۱۲) وَحَـقُّ صِـحَـابٍ ضَـمَّ نَسْـقِيْـكُـمُوْ مَعًـا

حق صحاب

لِشُـعْبَةَ خَـاطِـبْ يَـجْـحَـدُوْنَ مُـعَـلِّلَا

وَحَقُّ صِحَابٍ	ضَمَّ نَسْقِيْكُمُوْ	مَعًا
اور دوستوں کا حق	نَسْقِيْكُمْ کا ضمہ	دونوں

لِشُعْبَةَ	خَاطِبْ	يَجْحَدُوْنَ	مُعَلِّلَا
شعبہ کے لیے	خطاب کر	يَجْحَدُوْنَ	علت بیان کرنے والا

اور نَسْـقِيْـكُـمْ میں دونوں جگہ (یہاں اور مومنون میں) نون کا ضمہ چند مصاحبوں (مکی، بصری، حمزہ، کسائی و حفص نُسْقِيْكُمْ) کے لئے حق ہے۔

اور شعبہ کے لئے اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ میں خطاب پڑھو (یعنی تَجْحَدُوْنَ)۔ بحالیکہ اس کی علت بیان

کرنے والے ہو۔ (باقی غیب پڑھتے ہیں)۔

(۸۱۳) وَظَعْنِكُمُوْ اِسْكَانُهُ ذَائِعٌ وَنَجْ

ذ

زِيَنَّ الَّذِيْنَ النُّوْنُ دَاعِيْهِ نُوِّلَا

ن　د

ذَائِعٌ	اِسْكَانُهُ	وَظَعْنِكُمُوْ
مشہور	اس کا اسکان	اور ظَعْنِكُمْ

نُوِّلَا	دَاعِيْهِ	اَلنُّوْنُ	وَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ
عطا کیا گیا	اس کا داعی	نون	وَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ

(۸۱۴) مَلَكْتُ وَعَنْهُ نَصَّ الْاَخْفَشُ يَاءَهُ

م

وَعَنْهُ رَوَى النَّقَّاشُ نُوْنًا مُوَهَّلَا

يَاءَهُ	اَلْاَخْفَشُ	نَصَّ	وَعَنْهُ	مَلَكْتُ
اس کی یاء	اخفش	تصریح	اور اس سے	میں مالک ہوا

مُوَهَّلَا	نُوْنًا	اَلنَّقَّاشُ	رَوَى	وَعَنْهُ
غلطی کی طرف منسوب کیا ہوا	نون	نقاش	روایت کی	اور اس سے

اور ظَعْنِكُمْ میں عین کا سکون (کوفیین وشامی کے لئے) مشہور ہے۔ (باقی کے لئے عین کا فتحہ ہے ظَعَنِكُمْ)

اور وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ میں (مکی، عاصم اور ابن ذکوان کے لئے بالخلف) نون جمع متکلم کا داعی عطا کیا گیا تو میں مالک ہوا۔ اور ابن ذکوان سے اخفش ہارون بن موسیٰ دمشقی تلمیذ ابن ذکوان نے یاء غیبت کی تصریح کی ہے۔ اور ابن ذکوان سے نقاش نے نون روایت کیا ہے جو ضعیف ہے۔ اور باقین وَلَيَجْزِيَنَّ پڑھتے ہیں۔

﴿نوٹ﴾ ناظمؒ نے نون کو دانی کی اتباع میں اگرچہ ضعیف فرمایا ہے لیکن نشر میں دونوں وجھوں کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔ (ضباع)

(۸۱۵) سِوَى الشَّامِ ضُمُّوا وَاكْسِرُوا فَتَنُوا لَهُمْ
وَيُكْسَرُ فِي ضَيْقٍ مَعَ النَّمْلِ دُخْلُلَا

سِوَى الشَّامِ	ضُمُّوا	وَاكْسِرُوا	فَتَنُوا	لَهُمْ
شامی کے علاوہ	ضمہ دو	اور کسرہ دو	فَتَنُوا	ان کے لیے

وَيُكْسَرُ	فِي ضَيْقٍ	مَعَ النَّمْلِ	دُخْلُلَا
اور کسرہ دیا جاتا ہے	فِي ضَيْقٍ	النمل کے ساتھ	کثیر المداخلت

قراء سبعہ ماسوائے شامی کے لئے فُتِنُوا میں فاء کوضمہ دو اور تاء کو کسرہ (اور شامی فَتَنُوا بفتحتین پڑھتے ہیں) اور یہاں اور نمل میں لفظ ضَيْقٍ (مکی کے لئے) کثیر المداخلت ہو کر بکسر ضاد (ضِيْقٍ اور باقی کے لئے بفتح ضاد) پڑھا گیا ہے۔

سُوْرَةُ الْإِسْرَاءِ (۱۴)

(۸۱۶) وَيَتَّخِذُوا غَيْبٌ حَلَا لِيَسُوءَ نُو
نُ رَاوٍ وَضَمُّ الْهَمْزِ وَالْمَدِّ عُدِّلَا

وَيَتَّخِذُوا	غَيْبٌ	حَلَا	لِيَسُوءَ
اور يَتَّخِذُوا	غیب	شیریں ہوا	لِيَسُوءَ

نُونُ رَاوٍ	وَضَمُّ الْهَمْزِ	وَالْمَدُّ	عُدِّلَا
روایت کرنے والے کا نون	ہمزہ کا ضمہ	اور مد	برابر کر دیا گیا

(۸۱۷) سَمَا وَیُلَقَّاهُ یُضَمُّ مُشَدَّدًا
سما

کَفٰی یَبْلُغَنَّ امْدُدْهُ وَاکْسِرْ شَمَرْ دَلَا
ك ش

سَمَا	وَ یُلَقَّاهُ	یُضَمُّ	مُشَدَّدًا
بلند ہوا	اور یُلَقَّاهُ	ضمہ دیا جاتا ہے	تشدید دیا گیا

کَفٰی	یَبْلُغَنَّ	امْدُدْهُ	وَاکْسِرْ	شَمَرْ دَلَا
کافی ہوا	یَبْلُغَنَّ	اسے مد سے پڑھ	اور تو کسرہ دے	خفیف

(۸۱۸) وَعَنْ کُلِّهِمْ شَدِّدْ وَفَا اُفٍّ کُلِّهَا

بِفَتْحٍ دَنَا کُفْؤًا وَنَوِّنْ عَلٰی اعْتِلَا
د ك ع ا

وَعَنْ	کُلِّهِمْ	شَدِّدْ	وَفَا اُفٍّ	کُلِّهَا
اور سے	ان سب کیلئے	مشدد کر	اور اُفٍّ کی فاء	اس کے تمام

بِفَتْحٍ	دَنَا	کُفْؤًا	وَنَوِّنْ	عَلٰی	اِعْتِلَا
فتحہ کے ساتھ	قریب ہوا	مثل	اور تنوین دے	پر	بلند ہوا

اور اَلَّا یَتَّخِذُوْا یاءِ غیبت کے ساتھ (بصری کے لئے اور تاءِ خطاب کے ساتھ تَتَّخِذُوْا باقی کے لئے) شیریں ہوا ہے۔

اور لِنَسُوْٓءَ ایک روایت بیان کرنے والے (کسائی) کے لئے نون جمع متکلم ہے۔ (باقی کے لئے یاءِ غیبت) اور (نافع، مکی، بصری، حفص کے لئے) ضم ہمزہ اور اس کے بعد واؤ مدہ کے ساتھ (لِیَسُوْٓءُ) موزوں اور بلند ہوا ہے (باقی کے لئے لِیَسُوْٓءَ ہے)

یُلَقَّاهُ مَنْشُوْرًا (شامی کے لئے) بضم یاء و فتح لام و تشدید قاف کافی ہوا ہے۔ (باقی کے لئے بفتح یاء و سکون لام و تخفیف

قاف یَلْقَاهُ ہے)۔

اِمَّا یَبْلُغَنَّ میں (حمزہ کسائی کے لئے) غین کے بعد الف اور نون کو مکسور پڑھو (اِمَّا یَبْلُغَآنِّ) بحالیکہ تم نظیف الطبع ہو۔ اور نون کو سب کے لئے مشدد ہی پڑھو۔

اور اُفَّ کی فاء تمام جگہ (اسراء انبیاء احقاف میں مکی شامی کے لئے) فتحہ کے ساتھ ایک مثال ہو کر قریب ہوئی ہے۔ اور (نافع حفص کے لئے) ایک بلند وجہ پر تنوین پڑھو۔ (حاصل یہ کہ تین قراءتیں ہیں۔ (۱) اُفَّ مکی شامی کے لئے۔ (۲) اُفٍّ نافع وحفص کے لئے۔ (۳) اُفِّ باقی کے لئے)۔

(۸۱۹) وَبِـالْـفَتْـحِ وَالتَّـحْـرِيْكِ خِـطْـأً مُـصَـوَّبٌ
م
وَحَــرَّكَـــهُ الْـمَـكِّـــيُّ وَمَــدَّ وَجَـمَّلَا

وَبِالْفَتْحِ	وَالتَّحْرِيْكِ	خِطْأً	مُصَوَّبٌ
اور فتحہ کے ساتھ	اور حرکت دینا	خِطْأً	درست قرار دیا گیا
وَحَرَّكَهُ	اَلْمَكِّيُّ	وَمَدَّ	وَجَمَّلَا
اور اس کو حرکت دی	مکی	اور مد کیا	اور خوبصورت بنادیا

اور لفظ خِطْأً (ابن ذکوان کے لئے) بفتح خاء وطاء (بلا مد خَطَأً) درست قرار دیا گیا ہے۔ اور مکی نے (کسرۂ خاء کے ساتھ) طاء پر حرکت فتحہ اور الف مدہ پڑھا ہے اور خوب صورت لفظ اختیار کیا ہے۔ (یعنی خِطَآءً۔ باقی کے لئے خِطْأً ہے۔)

(۸۲۰) وَخَـاطَـبَ فِـيْ يُسْـرِفْ شُهُـوْدٌ وَضَـمَّـنَـا
ش
بِـحَـرْفَيْـهِ بِـالْقِسْـطَـاسِ كَسْـرُ شَـذٍ عَلَا
ش ع

وَخَاطَبَ	فِيْ	يُسْرِفْ	شُهُوْدٌ	وَضَمَّنَا
اور خطاب پڑھا	میں	يُسْرِفْ	شاہدین	اور ہمارا ضمہ دینا

بِحَرْفِيْهِ	بِالْقِسْطَاسِ	كَسْرُشَذٍ	عَلَا
اس کے دونوں کلمات میں	بِالْقِسْطَاسِ	خوشبو کا کسرہ	عالی ہوا

اور فَلَا يُسْرِفْ میں چند مشاہدوں (حمزہ کسائی) نے خطاب (یعنی فَلَا تُسْرِفْ اور باقی نے غیب) پڑھا ہے۔
اور بِالْقِسْطَاسِ میں یہاں اور شعراء میں (حمزہ کسائی حفص کے لئے) بجائے ضمہ قاف کے ایک شہرت والا کسرہ عالی ہوا ہے۔ اور باقین بِالْقُسْطَاسِ پڑھتے ہیں۔

(۸۲۱) وَسَيِّئَةً فِي هَمْزِهِ اضْمُمْ وَهَائِهِ
وَذَكِّرْ وَلَا تَنْوِيْنَ ذِكْرًا مُكَمَّلَا

وَ سَيِّئَةً	فِي	هَمْزِهِ	اُضْمُمْ	وَهَائِهِ
اور سَيِّئَةً	میں	اس کا ہمزہ	تو ضمہ دے	اور اس کی ھاء

وَذَكِّرْ	وَلَا تَنْوِيْنَ	ذِكْرًا	مُكَمَّلَا
اور مذکر پڑھ	اور تنوین نہیں	مذکر پڑھنا	کامل کیا ہوا

اور لفظ سَيِّئَةً کے ہمزہ اور ھاء پر (کوفیین شامی کے لئے) ضمہ پڑھو۔ اور ھاء کو مذکر پڑھو اور اس میں کوئی تنوین نہیں بحالیکہ یہ مکمل ذکر ہے۔ (یعنی سَيِّئُهُ اور باقی کے لئے سَيِّئَةً)

(۸۲۲) وَخَفِّفْ مَعَ الْفُرْقَانِ وَاضْمُمْ لِيَذْكُرُوْا
شِفَاءً وَفِي الْفُرْقَانِ يَذْكُرُ فُصِّلَا

وَخَفِّفْ	مَعَ الْفُرْقَانِ	وَاضْمُمْ	لِيَذْكُرُوْا
اور تو تخفیف کر	الفرقان کے ساتھ	اور تو ضمہ دے	لِيَذْكُرُوْا

شِفَاءً	وَفِي	اَلْفُرْقَانِ	يَذْكُرُ	فُصِّلَا
شفاء	اور میں	الفرقان	يَذْكُرُ	واضح کیا گیا

یہاں مع فرقان کے دونوں جگہ لِیَذْکُرُوْا کے ذال کو ساکن و مخفف اور کاف کو مضموم پڑھو اور دراں حالیکہ یہ قراءت (حمزہ کسائی کی قراءت میں) باعث شفا ہے۔ اور فرقان میں اَنْ یَذْکُرَ (تخفیف ذال وضم کاف کے ساتھ حمزہ کے لئے) واضح کیا گیا ہے (باقی کے لئے ہر جگہ تشدید ذال و فتح کاف مشدد کے ساتھ ہے یعنی لِیَذَّکَّرُوْا اور اَنْ یَذَّکَّرَ)۔

۸۲۳ وَفِیْ مَرْیَمٍ بِالْعَکْسِ حَقٌّ شِفَاءُهٗ

حق ش

یَقُوْلُوْنَ عَنْ دَارٍ وَفِی الثَّانِ نُزِّلَا

ع د ن

شِفَاءُهٗ	حَقٌّ	بِالْعَکْسِ	مَرْیَمٍ	وَفِیْ
اس کا شافی ہونا	حق	برعکس	مریم	اور میں

نُزِّلَا	الثَّانِ	وَفِیْ	دَارٍ	عَنْ	یَقُوْلُوْنَ
نازل کیا گیا	دوسرا	اور میں	عالم	سے	یَقُوْلُوْنَ

۸۲۴ سَمَا کِفْلُهٗ اَنِّثْ یُسَبِّحُ عَنْ حِمًی

سما ك ع ح

شَفَا وَاکْسِرُوْا اِسْکَانَ رَجْلِكَ عُمِّلَا

ش ع

حِمًی	عَنْ	یُسَبِّحُ	اَنِّثْ	کِفْلُهٗ	سَمَا
حامی	سے	یُسَبِّحُ	مونث پڑھ	اسکی ذمہ داری	بلند ہوا

عُمِّلَا	اِسْکَانَ رَجْلِكَ	وَاکْسِرُوْا	شَفَا
عمل میں لایا گیا	رَجْلِكَ کا اسکان	اور تم کسرہ دو	شفا دی

اور مریم میں (مکی، بصری، حمزہ و کسائی کے لئے) اَوَلَا یَذْکُرُ میں برعکس یعنی بالتشدید ہے (اَوَلَا یَذَّکَّرُ) جس کا شافی ہونا برحق ہے۔ (باقی کے لئے بالتخفیف ہے)

اور كَمَا يَقُوْلُوْنَ ایک عالم (مکی حفص) سے (یاءغیبت کے ساتھ، اور باقی سے خطاب کے ساتھ كَمَا تَقُوْلُوْنَ) مروی ہے۔ اور ثانی یعنی عَمَّا يَقُوْلُوْنَ میں (عاصم، نافع، مکی، بصری و شامی کے لئے) یاءغیبت کی ذمہ داری نازل و بلند ہوئی ہے۔ (اور حمزہ کسائی نے خطاب عَمَّا تَقُوْلُوْنَ پڑھا ہے)

اور يُسَبِّحُ لَهٗ کو (حفص، بصری، حمزہ کسائی کے لئے) ایک حامی کی روایت سے مؤنث تُسَبِّحُ پڑھو جو شافی ہے۔ (باقی مذکر پڑھتے ہیں)

اور رَجْلِكَ میں جیم کے سکون کو (حفص کے لئے رَجِلِكَ) کسرہ کے ساتھ پڑھو کہ یہی عمل میں لایا گیا ہے۔

(۸۲۵) وَيَــخْسِفَ حَــقٌّ نُـوْنُــهٗ وَيُـعِيْـدَكُـمْ
حق

فَيُـغْـرِقَـكُـمْ وَاثْـنَــانِ يُـرْسِـلَ يُـرْسِلَا

وَيَخْسِفَ	حَقٌّ	نُوْنُهٗ	وَ يُعِيْدَكُمْ
اور يَخْسِفَ	حق	اس کا نون	اور يُعِيْدَكُمْ
فَيُغْرِقَكُمْ	وَاثْنَانِ	يُرْسِلَ	يُرْسِلَا
فَيُغْرِقَكُمْ	اور دو	يُرْسِلَ	يُرْسِلَ

اور اَنْ يَّخْسِفَ — اَنْ يُّعِيْدَكُمْ — فَيُغْرِقَكُمْ اور دو لفظ اَوْ يُرْسِلَ اور فَيُرْسِلَ ان پانچوں لفظوں میں (مکی، بصری کے لئے اَنْ نَّخْسِفَ — اَنْ نُّعِيْدَكُمْ — فَنُغْرِقَكُمْ — اَوْ نُرْسِلَ اور فَنُرْسِلَ) نون جمع متکلم حق ہے۔ (باقی یاءغیبت پڑھتے ہیں)۔

(۸۲۶) خِلَافَكَ فَــافْتَــحْ مَــعْ سُـكُــوْنٍ وَقَـصْــرِهٖ

سَــمَــا صِفْ نَــاَٰى اٰخِــرْمَــعًــا هَــمْــزَهٗ مُلَا
ص　سما

خِلَافَكَ	فَافْتَحْ	مَعْ سُكُوْنٍ وَقَصْرِهٖ
خِلَافَكَ	پس تو فتحہ دے	سکون اور اس کے قصر کے ساتھ

سَمَا	صِفْ	نَأَى	أَخِّرْ	مَعًا	هَمْزَهٗ	مُلَا
بلند ہوا	تو بیان کر	نَاَی	مؤخر کر	دونوں	اس کا ہمزہ	چادریں

وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلَافَكَ میں خِلَافَكَ کی خاء کو مفتوح پڑھو مع سکون لام و حذف الف کے (یعنی خَلْفَكَ۔ نافع مکی بصری شعبہ کے لئے) بیان کرو کہ یہی بلند ہے۔

اور وَنَأَی میں (یہاں اور حم سجدہ میں) دونوں جگہ (ابن ذکوان کے لئے) اس کے ہمزہ کو الف سے مؤخر کرو۔ (یعنی نَآءَ بروزن شَآءَ) بحالیکہ یہ روایت مدلل ہے۔

٨٢٧ تُفَجِّرَ فِي الْأُولٰى كَتَقْتُلَ ثَابِتٌ
ث

وَعَمَّ نَدًى كِسْفًا بِتَحْرِيْكِهٖ وَلَا
عم ن

تُفَجِّرَ	فِي	الْأُولٰى	كَتَقْتُلَ	ثَابِتٌ
تُفَجِّرَ	میں	پہلا	تَقْتُلَ کی طرح	ثابت
وَعَمَّ	نَدًى	كِسْفًا	بِتَحْرِيْكِهٖ	وَلَا
اور عام ہوا	تر ہونا	كِسْفًا	اسکی تحریک کے ساتھ	متابعت

٨٢٨ وَفِي سَبَإٍ حَفْصٌ مَعَ الشُّعَرَآءِ قُلْ

وَفِي الرُّوْمِ سَكِّنْ لَيْسَ بِالْخُلْفِ مُشْكِلَا
ل م

وَفِي	سَبَإٍ	حَفْصٌ	مَعَ الشُّعَرَاءِ	قُلْ
اور میں	السبا	حفص	الشعراء کے ساتھ	کہہ

وَفِي	الرُّوْمِ	سَكِّنْ	لَيْسَ	بِالْخُلْفِ	مُشْكِلَا
اور میں	الروم	تو ساکن کر	نہیں	خُلف کے ساتھ	مشکل

حَتّٰی تَفْجُرَلَنَا پہلے کلمہ میں مثل تَقْتُلَ کے (تَفْجُرَلَنَا کوفیین کے لئے) ثابت ہے۔(باقی تَفْعِیْلٌ سے پڑھتے ہیں۔اور پہلے کی قید سے فَتُفَجِّرَ الْاَنْھَارَ سے احتراز ہوگیا۔جس کو سب تَفْعِیْلٌ سے پڑھتے ہیں)

اور (نافع' شامی اور عاصم کے لیے) متابعت میں شادابی کے اعتبار سے لفظ کِسَفًا بفتح سین عام ہوا ہے۔(باقی بسکون سین پڑھتے ہیں) اور سباء میں مع شعراء کے (صرف حفص کے لئے بفتح سین) کہو (باقی دونوں میں اسکان سے پڑھتے ہیں) اور روم میں (ہشام کے لئے بالخُلف اور ابن ذکوان کے لئے بلا خُلف) سین کو ساکن کر جو خُلف کے ساتھ مشکل نہیں۔(باقی بفتح سین پڑھتے ہیں۔نیز یاد رہے کہ طور میں باجماع سکون کے ساتھ ہے)۔

﴿توضیح قراءت﴾

شمار	سورت	کِسَفًا	کِسْفًا
۱	اسراء	نافع۔شامی۔عاصم	باقین
۲۔۳	سباء۔شعراء	حفص	باقین
۴	روم	باقین۔ہشام فی وجہ آخر	ہشام (بالخُلف) ابن ذکوان
۵	طور	---	کلھم السبعہ

(۸۲۹) وَقُلْ قَالَ الْاُوْلٰی کَیْفَ دَارَ وَضُمَّ تَا
ك د

عَلِمْتَ رِضًی وَالْیَاءُ فِیْ رَبِّیَ انْجَلَا
ر

وَقُلْ	قَالَ	الْاُوْلٰی	کَیْفَ	دَارَ	وَضُمَّ
اور قُلْ	قَالَ	پہلا	کس طرح	دائر ہوا	اور ضمہ پڑھ

تَاعَلِمْتَ	رِضًی	وَالْیَاءُ	فِیْ	رَبِّیْ	اِنْجَلَا
عَلِمْتَ کی تاء	پسندیدہ	اور یاء	میں	رَبِّیْ	ظاہر ہوئی

اور (شامی مکی کے لئے) پہلے قُلْ کو قَالَ کہو (دیکھو) لفظ کس طرح بدلا (پہلے قُلْ سے مراد قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ ہے۔) دوسرا لفظ قُلْ لَّوْ کَانَ ہے۔ جو باتفاق امر کا صیغہ ہے۔

اور لَقَدْ عَلِمْتُ کی تاء کا ضمہ (کسائی کے لئے) پسندیدہ ہے۔ (باقی فتح عَلِمْتَ پڑھتے ہیں)

اور ایک یاء اضافت رَبِّیْ واضح ہوئی ہے۔

﴿یاءاضافت﴾ رَبِّیْ اِذًا نافع اور بصری فتحہ اور باقین کے لیے اسکان ہے۔

﴿یاءات زوائد:﴾

شمار	یاءات زوائد	اثبات	حذف
۱	لَئِنْ اَخَّرْتَنِ	مکی (حالین) نافع۔بصری (وصلاً)	باقین (حالین)
۲	فَهُوَ الْمُهْتَدِ	نافع۔بصری (وصلاً)	باقین (حالین)

سُوْرَةُ الْكَهْفِ (۳۰)

(۸۳۰) وَسَكْتَةُ حَفْصٍ دُوْنَ قَطْعٍ لَطِيْفَةٌ

عَلَى اَلِفِ التَّنْوِيْنِ فِي عِوَجًا بَلَا

وَسَكْتَةُ حَفْصٍ	دُوْنَ قَطْعٍ	لَطِيْفَةٌ
اور حفص کا سکتہ	قطع کے بغیر	لطیفہ

عَلٰى	اَلِفِ التَّنْوِيْنِ	فِيْ	عِوَجًا	بَلَا
پر	تنوین کا الف	میں	عِوَجًا	پرکھا

(۸۳۱) وَفِيْ نُوْنِ مَنْ رَاقٍ وَمَرْ قَدِنَا وَلَا

مِ بَلْ رَانَ وَالْبَاقُوْنَ لَا سَكْتَ مُوْصَلَا

وَفِیْ	نُوْنِ مَنْ رَاقٍ	وَمَرْقَدِنَا
اور میں	مَنْ رَاقٍ کا نون	اور مَرْقَدِنَا

وَلَامِ بَلْ رَانَ	وَالْبَاقُوْنَ	لَا سَكْتَ	مُوْصَلَا
اور بَلْ رَانَ کا لام	اور باقی	کوئی سکتہ نہیں	پہنچایا گیا

حفص کے لئے بغیر سانس لئے عِوَجًا کی تنوین کے الف پر سکتہ لطیفہ ہے۔ کیونکہ حفص نے معنی کو پرکھا ہے اور مَنْ رَاقٍ (قیامہ) کے نون پر اور مِنْ مَّرْقَدِنَا (یٰسین) پر اور بَلْ رَانَ (مطففین) کے لام پر بھی سکتہ ہے اور باقی سے ان مواقع میں کوئی سکتہ نہیں پہنچایا گیا ہے۔

(۸۳۲) وَمِنْ لَّدْنِهٖ فِی الضَّمِّ اَسْكِنْ مُشِمَّهٗ
وَمِنْ بَعْدِهٖ كَسْرَانِ عَنْ شُعْبَةَ اعْتَلَا

وَمِنْ لَّدْنِهٖ	فِیْ	اَلضَّمِّ	اَسْكِنْ	مُشِمَّهٗ
اور مِنْ لَّدْنِهٖ	میں	ضمہ	تو ساکن کر	اسے اشمام سے پڑھنے والا

وَمِنْ	بَعْدِهٖ	كَسْرَانِ	عَنْ	شُعْبَةَ	اِعْتَلَا
اور سے	اس کے بعد	دو کسرے	سے	شعبہ	بلند ہوئے

(۸۳۳) وَضُمَّ وَسَكِّنْ ثُمَّ ضُمَّ لِغَيْرِهٖ
وَكُلُّهُمْ فِی الْهَا عَلٰی اَصْلِهٖ تَلَا

وَضُمَّ	وَسَكِّنْ	ثُمَّ	ضُمَّ	لِغَيْرِهٖ
اور تو ضمہ دے	اور ساکن کر	پھر	ضمہ دے	اس کے علاوہ کیلئے

وَكُلُّهُمْ	فِیْ	اَلْهَا	عَلٰی	اَصْلِهٖ	تَلَا
اور ان میں سے ہر ایک	میں	هاء	پر	اپنی اصل	پڑھا

اور مِنْ لَّدُنِهٖ میں شعبہ کے لئے دال مضموم کو ساکن پڑھو۔ بحالیکہ ہونٹوں سے ضمہ کا اشمام بھی کرو۔ اور دال کے بعد نون اور ھائے ضمیر پر دو کسرے بلند ہوئے ہیں یعنی مِنْ لَّدْنِهٖ اور غیر شعبہ کے لئے دال کو مضموم نون کو ساکن اور ھاء کو مضموم پڑھو (یعنی مِنْ لَّدُنْهُ)۔ اور تمام قراء ھاء میں اپنی اصل پر (صلہ یا ترک صلہ) پڑھتے ہیں۔

(۸۳۴) وَقُلْ مِرْفَقًا فَتْحٌ مَعَ الْكَسْرِ عَمَّهُ

عم

وَتَزْوَرُّ لِلشَّامِي كَتَحْمَرُّ وُصِّلَا

وَقُلْ	مِرْفَقًا	فَتْحٌ	مَعَ الْكَسْرِ	عَمَّهُ
اور کہہ تو	مِرْفَقًا	فتحہ	کسرہ کے ساتھ	اسے عام ہوا

وَتَزْوَرُّ	لِلشَّامِي	كَتَحْمَرُّ	وُصِّلَا
اور تَزْوَرُّ	شامی کے لیے	تَحْمَرُّ کی طرح	پہنچایا گیا

(۸۳۵) وَتَزَّاوَرُ التَّخْفِيفُ فِي الزَّايِ ثَابِتٌ

ث

وَحِرْمِيُّهُمْ مُلِّئْتَ فِي اللَّامِ ثُقِّلَا

حرمی

وَتَزَّاوَرُ	اَلتَّخْفِيفُ	فِي الزَّايِ	ثَابِتٌ
اور تَزَّاوَرُ	تخفیف	زای میں	ثابت

وَحِرْمِيُّهُمْ	مُلِّئْتَ	فِي	اَللَّامِ	ثُقِّلَا
اوران کے حرمی	مُلِّئْتَ	میں	لام	مشدد پڑھا گیا

اور کہو (نافع شامی کے لئے) مِرْفَقًا میں میم کا فتحہ مع کسر فاء (مَرْفِقًا) کے ہے۔

اور شامی کے لئے تَزْوَرُّ مثل تَحْمَرُّ پہنچایا گیا ہے۔ اور (کوفیین کے لئے) تَزَاوَرُ کی زاء میں تخفیف ثابت ہے۔

(باقی تَزَّاوَرُ بتشدید زاء پڑھتے ہیں)

اور نافع، مکی نے لام کو وَلَمُلِّئْتَ مِنْهُمْ میں مشدد (باقی نے مخفف) پڑھا ہے۔ (یعنی وَلَمُلِئْتَ)

٨٣٦ بِوَرْقِكُمُ الْإِسْكَانُ فِيْ صَفْوِ حُلْوِهِ
ف ص ح
وَفِيْهِ عَنِ الْبَاقِيْنَ كَسْرٌ تَأَصَّلَا

حُلْوِهِ	صَفْوِ	فِيْ	الْإِسْكَانُ	بِوَرْقِكُمْ
اپنی شیریں	پاکیزگی	میں	اسکان	بِوَرْقِكُمْ

تَأَصَّلَا	كَسْرٌ	الْبَاقِيْنَ	عَنْ	وَفِيْهِ
اصل ہوا	کسرہ	باقین	سے	اور اس میں

بِوَرْقِكُمْ میں (حمزہ، شعبہ، بصری کے لئے) راء کا سکون اپنی شیریں پاکیزگی میں ہے۔ اور باقیوں سے راء میں کسرہ (بِوَرِقِكُمْ) بطور اصل ثابت ہوا ہے۔

٨٣٧ وَحَذْفُكَ لِلتَّنْوِيْنِ مِنْ مِائَةٍ شَفَا
ش
وَتُشْرِكْ خِطَابٌ وَهُوَ بِالْجَزْمِ كُمِّلَا
ك

شَفَا	مِائَةٍ	مِنْ	لِلتَّنْوِيْنِ	وَحَذْفُكَ
شافی ہوا	مِائَةٍ	سے	تنوین کو	اور تیرا حذف کرنا

كُمِّلَا	بِالْجَزْمِ	وَهُوَ	خِطَابٌ	وَتُشْرِكْ
کامل کیا گیا	جزم کے ساتھ	اور وہ	خطاب	اور تُشْرِكْ

مِّائَةٍ سِنِيْنَ کی تاء سے تنوین کا حذف (یعنی مِائَةِ حمزہ کسائی کے لئے) شافی ہوا ہے۔ (باقی تنوین سے پڑھتے ہیں)۔

اور (شامی کے لئے) وَلَا تُشْرِكْ میں خطاب ہے اور وہ کاف کے جزم کے ساتھ کامل نہی قرار دیا گیا ہے۔ (باقی

وَلَا يُشْرِكُ یاءِ غیب وکاف مرفوع سے پڑھتے ہیں)۔

٨٣٨ وَفِی ثُمُرٍ ضَمَّیْهِ یَفْتَحُ عَاصِمٌ

بِحَرْفَیْهِ وَالْاِسْكَانُ فِی الْمِیْمِ حُصِّلَا
ح

وَفِیْ	ثُمُرٍ	ضَمَّیْهِ	یَفْتَحُ	عَاصِمٌ
اور میں	ثُمُرٍ	اس کے دوضموں	فتحہ دیتا ہے	عاصم

بِحَرْفَیْهِ	وَالْاِسْكَانُ	فِی الْمِیْمِ	حُصِّلَا
اسکے دونوں لفظوں میں	اور اسکان	میم میں	حاصل کیا گیا

اور عاصم نے لَهٗ ثُمُرٌ اور بِثُمُرِهٖ میں ثاء اور میم دونوں کے ضموں میں دونوں جگہ فتح پڑھا ہے (یعنی ثَمَرٌ اور بِثَمَرِهٖ)
اور میم میں سکون (بصری کے لئے ثُمْرٌ اور بِثُمْرِهٖ) حاصل ہوا ہے (اور باقی بضم ثاء و میم پڑھتے ہیں)

٨٣٩ وَدَعْ مِیْمَ خَیْرًا مِّنْهُمَا حُكْمُ ثَابِتٍ
ح ث

وَفِی الْوَصْلِ لٰكِنَّا فَمُدَّ لَهٗ مُلَا
ل م

وَدَعْ	مِیْمَ	خَیْرًا مِّنْهُمَا	حُكْمُ ثَابِتٍ
اور تو چھوڑ	میم	خَیْرًا مِّنْهُمَا	ثابت کا حکم

وَفِیْ	اَلْوَصْلِ	لٰكِنَّا	فَمُدَّ	لَهٗ	مُلَا
اور میں	وصل	لٰكِنَّا	پس مد کر	اس کے لیے	چادریں

اور (بصری و کوفیین کے لئے) خَیْرًا مِّنْهُمَا کی میم کو حذف کرو۔ یہ ایک ثابت شدہ حکم ہے (یعنی مِنْهَا)
اور لٰكِنَّا کو وصل میں شامی کے لئے الف مدہ کے ساتھ پڑھو کہ اس پر دلائل موجود ہیں۔ (باقی بحالت وصل الف کو حذف کرتے ہیں۔ اور وقف میں باجماع سب الف پڑھتے ہیں)۔

(۸۴۰) وَذَكِّرْ تَكُنْ شَافٍ وَفِي الْحَقِّ جَرُّهُ
ش
عَلَى رَفْعِهِ حَبْرٌ سَعِيدٌ تَأَوَّلَا
ت س ح ا

وَذَكِّرْ	تَكُنْ	شَافٍ	وَفِي	اَلْحَقِّ	جَرُّهُ
اور تو مذکر پڑھ	تَكُنْ	شفا دینے والا	اور میں	اَلْحَقِّ	اس کا جر

عَلَى	رَفْعِهِ	حَبْرٌ	سَعِيدٌ	تَأَوَّلَا
پر	اس کا رفع	عالم	خوش نصیب	تاویل کی

اور وَلَمْ يَكُنْ لَهُ فِئَةٌ میں (حمزہ کسائی کے لئے) فعل کو مذکر پڑھو کہ شفا دینے والا ہے۔ (باقی نے مؤنث وَلَمْ تَكُنْ پڑھا ہے)۔

اور لِلّٰهِ الْحَقُّ کے قاف میں (بصری، کسائی کے) رفع پر ایک نیک عالم نے جر پڑھا ہے اور اس مجرور میں صفت ہونے کی تاویل کی ہے۔ (اور باقین کے لیے لِلّٰهِ الْحَقِّ ہے۔)

(۸۴۱) وَعُقْبًا سُكُونُ الضَّمِّ نَصٌّ فَتًى وَيَا
ف ن
نُسَيِّرُ وَالِي فَتْحُهَا نَفَرٌ مَلَا
نفر

وَعُقْبًا	سُكُونُ الضَّمِّ	نَصٌّ فَتًى
اور عُقْبًا	ضمہ کا سکون	جوان کی تصریح

وَيَا نُسَيِّرُ	وَالِي	فَتْحُهَا	نَفَرٌ	مَلَا
اور نُسَيِّرُ کی یاء	متابعت کی	اس کا فتحہ	جماعت	اشراف

(۸۴۲) وَفِي النُّونِ اَنِّثْ وَالْجِبَالَ بِرَفْعِهِمْ
وَيَوْمَ يَقُولُ النُّوْنُ حَمْزَةُ فَضَّلَا

وَفِي	اَلنُّونِ	اَنِّثْ	وَ الْجِبَالَ	بِرَفْعِهِمْ
اور میں	نون	مؤنث پڑھ	اور اَلْجِبَالَ	انکے رفع کے ساتھ

وَيَوْمَ يَقُوْلُ	اَلنُّوْنُ	حَمْزَةُ فَضَّلَا
وَيَوْمَ يَقُوْلُ	نون	حمزہ نے فضیلت دی

اور وَخَيْرٌ عُقْبًا میں قاف کے ضمہ کی جگہ (عاصم وحمزہ کے لئے) ایک جوان کی تصریح میں سکون ہے۔ (باقی ضمہ عُقُبًا پڑھتے ہیں)

اور وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ میں (مکی بصری شامی کے لئے) ایک جماعت اشراف نے یاء کے فتحہ کی متابعت کی ہے اور نون کی جگہ تاء تانیث پڑھو اور اَلْجِبَالَ رفع کے ساتھ ہے (یعنی وَيَوْمَ تُسَيَّرُ الْجِبَالُ)

اور وَيَوْمَ يَقُوْلُ میں نون جمع متکلم حمزہ کے لئے فضیلت دیا گیا ہے۔ (یعنی وَيَوْمَ نَقُوْلُ)

(۸۴۳) لِمَهْلِكِهِمْ ضَمُّوْا وَمَهْلَكَ اَهْلِهٖ
سِوٰى عَاصِمٍ وَالْكَسْرُ فِي اللَّامِ عُوِّلَا

لِمَهْلِكِهِمْ	ضَمُّوْا	وَمَهْلَكَ	اَهْلِهٖ
لِمَهْلِكِهِمْ	انہوں نے ضمہ دیا	اور مَهْلَكَ	اَهْلِهٖ

سِوٰى عَاصِمٍ	وَالْكَسْرُ	فِي	اَللَّامِ	عُوِّلَا
عاصم کے سوا	اور کسرہ	میں	لام	اعتماد کیا گیا

لِمَهْلِكِهِمْ میں یہاں اور مَهْلِكَ اَهْلِهٖ نمل میں غیر عاصم کے لئے میم کو ضمہ دیا گیا ہے (اور عاصم میم کو فتح پڑھتے ہیں (اور حفص کے لئے) لام میں کسرہ قابل اعتماد سمجھا گیا ہے۔ (باقی لام کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ کل تین قراءتیں ہوئیں۔

لِمُهْلَكَهُمْ اور مُهْلَكَ جمہور کے لئے۔ لِمَهْلِكِهِمْ اور مَهْلِكِ حفص کے لئے۔ لِمَهْلَكَهُمْ اور مَهْلَكَ شعبہ کے لئے)۔

(۸۴۴) وَهَا كَسْرِ اَنْسَانِيْهِ ضُمَّ لِحَفْصِهِمْ
وَمَعْهُ عَلَيْهِ اللّٰهَ فِي الْفَتْحِ وُصِّلَا

لِحَفْصِهِمْ	ضُمَّ	وَهَا كَسْرِ اَنْسَانِيْهِ
ان کے حفص کے لیے	تو ضمہ دے	اور اَنْسَانِيْهِ کے ھاء کا کسرہ

وُصِّلَا	اَلْفَتْحِ	فِي	عَلَيْهِ اللّٰهَ	وَمَعْهُ
پہنچایا گیا	فتحا	میں	عَلَيْهِ اللّٰهَ	اور اس کے ساتھ

اور وَمَا اَنْسَانِيْهُ میں یہاں اور اس کے ساتھ ہی عَلَيْهُ اللّٰهَ فتحا میں حفص کے لئے ھاء ضمیر کے کسرہ کو ضمہ کے ساتھ پہنچایا گیا ہے۔ (اور باقین اَنْسَانِيْهِ اور عَلَيْهِ اللّٰهَ پڑھتے ہیں۔)

(۸۴۵) لِتُغْرِقَ فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ غَيْبَةً
وَقُلْ اَهْلَهَا بِالرَّفْعِ رَاوِيْهِ فَصَّلَا
ف ر

غَيْبَةً	فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ	لِتُغْرِقَ
غیب والا	ضمہ اور کسرہ کا فتحہ	لِتُغْرِقَ

فَصَّلَا	رَاوِيْهِ	بِالرَّفْعِ	اَهْلَهَا	وَقُلْ
تفصیل بیان کی	اس کا راوی	رفع کے ساتھ	اَهْلَهَا	اور کہہ تو

اور لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا میں (حمزہ کسائی کے لئے) تاء مضموم اور راء مکسور دونوں پر فتح ہے دراں حالیکہ فعل بصیغہ غائب ہے۔ اور اَهْلَهَا کا لام مرفوع ہے (یعنی لِتَغْرَقَ اَهْلُهَا) جیسا کہ اس کے راوی نے تفصیل بیان کی ہے (باقی نے لِتُغْرِقَ

اَهْلَهَا پڑھا ہے)۔

(۸۴۶) وَمُـدَّ وَ خَـفِّفْ یَـاءَ زَاکِیَةً سَـمَـا
سما

وَنُـوْنُ لَـدُنِّـیْ خَفَّ صَـاحِبُـهُ اِلَـی
ص ا

وَمُدَّ	وَ خُفِّفْ	یَاءَ زَاکِیَةً	سَمَا
اور مد کر	اور تخفیف کر	زَاکِیَةً کی یاء	بلند ہوئی

وَنُوْنُ لَدُنِّیْ	خَفَّ	صَاحِبُهُ	اِلَی
اور لَدُنِّیْ کا نون	خفیف پڑھا	اس کا صاحب	نعمت

(۸۴۷) وَسَـکِّنْ وَاَشْـمِـمْ ضَـمَّةَ الـدَّالِ صَـادِقًـا
ص

تَـخِـذْتَ فَـخَـفِّفْ وَاکْسِـرِ الْـخَـاءَ دُمْ حُلًا
د ح

وَسَکِّنْ	وَاَشْمِمْ	ضَمَّةَ الدَّالِ	صَادِقًا
اور ساکن پڑھ	اور اشمام کر	دال کا ضمہ	صادق

تَخِذْتَ	فَخَفِّفْ	وَاکْسِرْ	اَلْخَاءَ	دُمْ	حُلًا
تَخِذْتَ	پس تخفیف کر	اور تو کسرہ دے	خاء	ہمیشہ رہ	زیورات

(نافع مکی بصری کے لئے) زَکِیَّةً میں زای کو الف مدہ کے ساتھ پڑھو۔ اور یاء کو خفیف پڑھو (یعنی زَاکِیَةً)۔ یہ قراءت یونہی بلند ہوئی ہے۔

اور لَـدُنِّـیْ کے نون کو اس کے پڑھنے والے (شعبہ و نافع) صاحب نعمت نے بنون خفیف پڑھا ہے (باقی بنون مشدد پڑھتے ہیں) اور (شعبہ کے لئے) دال کو ساکن پڑھو۔ اور ضمہ کا اشمام کرو۔ بحالیکہ تم صادق ہو۔ (گویا تین قراءتیں ہوئیں:

(۱) لَدُنِیْ نافع (۲) لَدْنِیْ شعبہ مع الاشمام فی الدال (۳) لَدُنِّیْ باقین)

اور لَتَّخَذْتَ میں (مکی بصری کے لئے) تاء کو خفیف اور خاء کو مکسور پڑھو۔ ہمیشہ خدا کرے تم صاحب زینت ہو۔ (یعنی لَتَخِذْتَ اور لَتَّخَذْتَ دو قراءتیں ہیں)

﴿نوٹ﴾ یہاں پر بَابُ حُرُوْفٍ قَرُبَتْ مَخَارِجُهَا کا شعر بھی مدنظر رہے:

ع ---------- اِتَّخَذْتُمْ

اَخَذْتُمْ وَفِي الْإِفْرَادِ عَاشَرَ دَغْفَلَا

ع د

یعنی اِتَّخَذْتُمْ اور اَخَذْتُمْ کے جمع اور مفرد کے صیغوں میں حفص اور مکی کے لیے اظہار ہے۔ اس لحاظ سے چار قراءات ہوئیں (۱) لَتَخِذْتَ۔ مکی (۲) لَتَخِذتَّ۔ بصری۔ (۳) لَتَّخَذْتَ۔ حفص۔ (۴) لَتَّخَذتَّ۔ باقین

(۸۴۸) وَمِنْ بَعْدُ بِالتَّخْفِيفِ يُبْدِلَ هٰهُنَا

وَفَوْقَ وَتَحْتَ الْمُلْكِ كَافِيهِ ظَلَّلَا

ك ظ

وَمِنْ بَعْدُ	بِالتَّخْفِيفِ	يُبْدِلَ	هٰهُنَا
اور بعد	تخفیف کے ساتھ	يُبْدِلَ	یہاں

وَفَوْقَ وَتَحْتَ الْمُلْكِ	كَافِيهِ	ظَلَّلَا
سورۃ الملک کے اوپر اور نیچے	اس کا کفایت کرنے والا	سایہ افگنی کی

اور اس کے بعد لفظ يُبْدِلَ یہاں اور سورہ ملک سے اوپر تحریم میں اور اس کے نیچے سورہ نون میں (شامی مکی اور کوفیین کے لئے) تینوں میں تخفیف دال کی کفایت کرنے والے نے سایہ افگنی کی ہے۔ یعنی اِفْعَالٌ سے پڑھتے ہیں۔ اور نافع (بصری) تَفْعِيل سے بتشدید دال يُبَدِّلَ پڑھتے ہیں۔

(۸۴۹) فَاَتْبَعَ خَفِّفْ فِي الثَّلَاثَةِ ذَاكِرًا

ذ

وَحَامِيَةٍ بِالْمَدِّ صُحْبَتُهُ كَلَا

صحبة ك

فَاتْبَعَ	خَفِّفْ	فِيْ	اَلثَّلَاثَةِ	ذَاكِرًا
فَاتْبَعَ	تخفیف کر	میں	تینوں	ذکر کرنے والا

وَحَامِيَةٍ	بِالْمَدِّ	صُحْبَتُهُ	كَلَا
اور حَامِيَةٍ	مد کے ساتھ	اس کے ساتھی	محفوظ کیا

(۸۵۰) وَفِي الْهَمْزِ يَاءٌ عَنْهُمُوْ وَصِحَابُهُمْ

صحاب

جَزَاءُ فَنَوِّنْ وَانْصِبِ الرَّفْعَ وَاقْبَلَا

وَفِيْ	اَلْهَمْزِ	يَاءٌ	عَنْهُمُوْ	وَصِحَابُهُمْ
اور میں	ہمزہ	یاء	ان سے	اور ان کے دوست

جَزَاءُ	فَنَوِّنْ	وَانْصِبْ	اَلرَّفْعَ	وَاقْبَلَا
جَزَآءُ	پس تنوین دے	اور نصب دے	رفع	اور قبول کر

فَاتْبَعَ کو تینوں لفظوں میں ایک ذکر کرنے والے قاری (کوفیین وشامی) کے لئے۔ تخفیف تاء (اِفْعَالٌ سے ہمزۂ قطعیہ کے ساتھ' باقی کے لئے بتشدید تاء اِفْتِعَالٌ سے ہمزہ وصلیہ کے ساتھ فَاتَّبَعَ) پڑھو۔

اور (حمزہ' کسائی' شعبہ وشامی کے لئے) حَامِيَةٍ۔ حاء کے بعد الف مدہ کے ساتھ ہے۔ اور انہیں سے ہمزہ کی جگہ یاء ہے۔ (باقی حَمِئَةٍ پڑھتے ہیں)

اور مرموزین صحاب کے لئے فَلَهٗ جَزَآءُ کے ہمزہ کو تنوین اور رفع کی بجائے نصب دو۔ اور قبول کرو۔ (یعنی فَلَهٗ جَزَآءَ نِ الْحُسْنٰى اور باقی فَلَهٗ جَزَآءُ الْحُسْنٰى پڑھتے ہیں)۔

(۸۵۱) عَلٰى حَقِّ السُّدَّيْنِ سُدًّا صِحَابُ حَقْ

ع حق صحاب حق

قِ الضَّمُّ مَفْتُوْحٌ وَيَاسِيْنَ شِدْ عُلَا

ش ع

عَلٰی	حَقٍّ	اَلسُّدَّیْنِ	سُدًّا	صِحَابُ حَقٍّ
پر	حق	اَلسُّدَّیْنِ	سُدًّا	حق والوں

اَلضَّمُّ	مَفْتُوْحٌ	وَیَاسِیْنَ	شِدْ	عُلَا
ضمہ	فتحہ دیا گیا	اور یٰسٓ	مضبوط کر	عالی

(حفص، مکی، بصری کے لئے) سُدَّیْنِ حق پر ہے۔ اور لفظ سُدًّا میں یہاں حق والوں (حمزہ، کسائی، حفص، مکی و بصری) کے لئے اور یٰسین میں (حمزہ، کسائی و حفص کے لئے) سین مضموم پر فتحہ پڑھنے میں بلندی کے لحاظ سے مضبوط ہو۔ (سَدَّیْنِ اور سَدًّا)

﴿توضیح قراءات﴾

کہف		یٰسٓ (دونوں)
اَلسَّدَّیْنِ (بالفتح) حفص۔ مکی۔ بصری	سَدًّا حفص۔ مکی۔ بصری۔ حمزہ۔ کسائی	سَدًّا حمزہ۔ کسائی۔ حفص
اَلسُّدَّیْنِ (بالضم) شعبہ۔ نافع۔ شامی۔ حمزہ۔ کسائی	سُدًّا شعبہ۔ نافع۔ شامی	سُدًّا شعبہ۔ نافع۔ مکی۔ بصری۔ شامی

(۸۵۲) وَیَاجُوْجَ مَاجُوْجَ اهْمِزِ الْكُلَّ نَاصِرًا
ن
وَفِی یَفْقَهُوْنَ الضَّمُّ وَالْكَسْرُ شُكِّلَا
ش

وَیَاجُوْجَ	مَاجُوْجَ	اِهْمِزْ	اَلْكُلَّ	نَاصِرًا
اور یَاجُوْجَ	مَاجُوْجَ	تو ہمزہ دے	تمام	مددگار

وَفِی	یَفْقَهُوْنَ	اَلضَّمُّ	وَالْكَسْرُ	شُكِّلَا
اور میں	یَفْقَهُوْنَ	ضمہ	اور کسرہ	شکل دیا گیا

اور یَاجُوجَ مَاجُوجَ یہاں اور انبیاء دونوں میں ایک نصرت والے قاری (عاصم) کے لئے ہمزہ (یعنی یَأْجُوجَ مَأْجُوجَ اور باقی کے لئے الف) پڑھو۔

اور یَفْقَهُوْنَ میں (حمزہ وکسائی کے لئے) یاء ضمہ کے ساتھ اور قاف کسرہ کے ساتھ حرکات دیئے گئے ہیں (یعنی یُفْقِهُوْنَ)۔ (باقی یاء اور قاف پر فتحہ پڑھتے ہیں)۔

۸۵۳ وَحَرِّكْ بِهَا وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَمُدَّهُ
خَرَاجًا شَفَا وَاعْكِسْ فَخَرْجُ لَهُ مُلَا

ش ل م

وَحَرِّكْ	بِهَا	وَالْمُؤْمِنِيْنَ	وَمُدَّهُ
اور تو حرکت دے	اس میں	اور المؤمنین	اور اس کا مد پڑھ

خَرَاجًا	شَفَا	وَاعْكِسْ	فَخَرْجُ	لَهُ	مُلَا
خَرَاجًا	اس نے شفا دی	اور تو الٹ پڑھ	فَخَرْجُ	اس کے لیے	چادریں

اور اس سورت میں اور مومنین میں پہلے لفظ خَرَاجًا (منصوب ومنون) کو (حمزہ کسائی کے لئے) بفتح راء والف مدہ پڑھو کہ وہ شافی ہے (باقین کے لیے خَرْجًا ہے)۔ اور (مومنین میں دوسرے لفظ) فَخَرَاجُ کو (شامی کے لئے) برعکس بغیر الف کے (باقی کے لئے پہلے دو لفظوں میں بغیر الف کے اور تیسرے میں مع الف کے) پڑھو۔ کیونکہ پڑھنے والے کے لئے اس میں دلائل ہیں۔

گویا مؤمنین میں تین قراءتیں ہیں: (۱) خَرَاجًا فَخَرَاجُ حمزہ۔کسائی (۲) خَرْجًا فَخَرْجُ شامی (۳) خَرْجًا فَخَرَاجُ باقین۔

۸۵۴ وَمَكَّنَنِيْ اَظْهِرْ دَلِيْلًا وَسَكَّنُوْا
مَعَ الضَّمِّ فِي الصُّدْفَيْنِ عَنْ شُعْبَةَ الْمَلَا

وَمَكَّنَنِيْ	اَظْهِرْ	دَلِيْلًا	وَسَكَّنُوْا
اور مَكَّنَنِيْ	اظہار کر	دلیل والا	اور انہوں نے ساکن پڑھا

مَعَ الضَّمِّ	فِیْ	اَلصُّدُفَیْنِ	عَنْ	شُعْبَةَ	اَلْمَلَا
ضمہ کے ساتھ	میں	اَلصُّدُفَیْنِ	سے	شعبہ	باعزت

(٨٥٥) كَمَا حَقُّهُ ضَمَّاهُ وَاهْمِزْ مُسَكِّنًا
ك　حق
لَدٰى رَدْمًا ائْتُوْنِیْ وَقَبْلُ اكْسِرِ الْوِلَا

كَمَا	حَقُّهُ	ضَمَّاهُ	وَاهْمِزْ	مُسَكِّنًا
جیسا کہ	اس کا حق	اس کے دو ضمے	اور تو ہمزہ پڑھ	ساکن کرنے والا

لَدٰى	رَدْمًا ائْتُوْنِیْ	وَقَبْلُ	اكْسِرْ	الْوِلَا
میں	رَدْمًا ائْتُوْنِیْ	اور پہلے	تو کسرہ دے	اتباع

(٨٥٦) لِشُعْبَةَ وَالثَّانِیْ فَشَا صِفْ بِخُلْفِهٖ
ف　ص
وَلَا كَسْرَ وَابْدَأْ فِیْهِمَا الْیَآءَ مُبْدِلَا

لِشُعْبَةَ	وَالثَّانِیْ	فَشَا	صِفْ	بِخُلْفِهٖ
شعبہ کے لیے	اور دوسرا	شائع ہوا	تو بیان کر	اسکے خُلف کے ساتھ

وَلَا كَسْرَ	وَابْدَأْ	فِیْهِمَا	الْیَآءَ	مُبْدِلَا
اور کسرہ نہیں ہے	اور تو ابتداء کر	ان دونوں میں	یاء	بدلنے والا

(٨٥٧) وَزِدْ قَبْلُ هَمْزَ الْوَصْلِ وَالْغَیْرُ فِیْهِمَا
بِقَطْعِهِمَا وَالْمَدِّ بَدْءًا وَّمَوْصِلَا

وَزِدْ	قَبْلُ	هَمْزَ الْوَصْلِ	وَالْغَيْرُ	فِيهِمَا
اور زیادہ کر	پہلے	ہمزہ وصلی	اور ماسوا	ان دونوں میں

بِقَطْعِهِمَا	وَالْمَدِّ	بَدْءًا	وَمَوْصِلًا
ان دونوں کے قطعی کے ساتھ	اور مد کرنا	ابتداء	اور وصل کرنے والا

اور رہنما بن کر مَا مَكَّنِّي میں (مکی کے لئے) دونون ظاہر کر کے پڑھو (یعنی مَكَّنَنِي باقی ایک نون مشدد مکسورہ پڑھتے ہیں)

اور مشائخ نے باعزت لوگوں میں سے شعبہ کے لئے الصَّدْفَيْنِ میں مع ضمہ صاد کے دال کو ساکن (الصُّدْفَيْنِ) پڑھا ہے۔ جیسا کہ صاد و دال دونوں کے ضمے (شامی، مکی، بصری الصُّدُفَيْنِ) کا حق ہے (باقی بفتحتین الصَّدَفَيْنِ پڑھتے ہیں)

شعبہ کے لئے رَدْمًا ائْتُونِي میں ہمزہ ساکنہ پڑھو۔ اور اس سے پہلے تنوین کو کسرہ دو۔ اور دوسرے میں اسی طرح (حمزہ کے لئے اور بالخلف شعبہ کے لئے) شائع ہوا ہے۔ مگر یہاں ماقبل ہمزہ میں کسرہ نہیں فتح ہے۔ (یعنی قَالَ ائْتُونِي آگے دونوں کلموں سے ابتدا کرنے کو واضح کرتے ہیں) اور ان دونوں میں اگر ابتدا انہیں سے کی جائے تو ہمزۂ ساکنہ کو یاء سے بدل کر ابتدا کرو۔ اور ہمزہ وصل کا شروع میں اضافہ کرو یعنی اِیْتُونِي۔ اور باقی ان دونوں میں وصل و ابتدا دونوں میں ہمزۂ قطعیہ اور الف مدہ سے پڑھتے ہیں۔ یعنی رَدْمًا اٰتُونِي اور قَالَ اٰتُونِي۔

(۸۵۸) وَطَاءَ فَمَا اسْطَاعُوا لِحَمْزَةَ شَدِّدُوا
وَاَنْ تَنْفَدَ التَّذْكِيرُ شَافٍ تَأَوَّلَا

ش

وَطَاءَ فَمَا اسْطَاعُوا	لِحَمْزَةَ	شَدِّدُوا
اور فَمَا اسْطَاعُوا کی طاء	حمزہ کے لیے	مشدد پڑھو

وَ اَنْ تَنْفَدَ	اَلتَّذْكِيرُ	شَافٍ	تَاَوَّلَا
اور اَنْ تَنْفَدَ	تذکیر	شافی	تاویل بیان کی

اور فَمَا اسْطَاعُوْا کی طا حمزہ کے لیے مشدد (یعنی فَمَا اسْطّٰاعُوْا اور باقی کے لیے مخفف) پڑھو۔

اور اَنْ یَّنْفَدَ میں تاویل کے اعتبار سے (حمزہ وکسائی کیلئے) تذکیر (اور باقی کے لیے تانیث اَنْ تَنْفَدَ) شافی ہے۔

﴿نوٹ﴾ فَمَا اسْطّٰاعُوْا میں سین کو ساکن اور طاء کو مشدد پڑھنا چاہیے۔ اس موقعہ پر جو اجتماع ساکنین ہو رہا ہے وہ جائز اور مسموع ہے۔ اور سین حذف نہ ہونے پائے۔

(۸۵۹) ثَلَاثٌ مَعِیْ دُوْنِیْ وَرَبِّیْ بِاَرْبَعٍ

وَمَا قَبْلَ اِنْ شَآءَ الْمُضَافَاتُ تُجْتَلَا

ثَلَاثٌ	مَعِیْ	دُوْنِیْ	وَ رَبِّیْ	بِاَرْبَعٍ
تین	مَعِیْ	دُوْنِیْ	اور رَبِّیْ	چار کے ساتھ
وَمَا	قَبْلَ	اِنْ شَآءَ	اَلْمُضَافَاتُ	تُجْتَلَا
اور وہ جو	پہلے	اِنْ شَآءَ	مضافات	ظاہر کی جاتی ہیں

یعنی یاءات اضافت نو ہیں۔ مَعِیْ تین مِنْ دُوْنِیْ – رَبِّیْ چار جگہ اور – اِنْ شَآءَ اللّٰہُ سے پہلے سَتَجِدُنِیْ یہ تمام یاءات اضافت روشن ہیں۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات	فتح	اسکان
ا۔۲۔۳	مَعِیْ صَبْرًا	حفص	باقین
۴	دُوْنِیْ اَوْلِیَآءَ	نافع۔بصری	باقین
۵	رَبِّیْ اَعْلَمُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۶۔۷	بِرَبِّیْ اَحَدًا	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۸	رَبِّیْ اَنْ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۹	سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ	نافع	باقین

﴿یاءات زوائد﴾

شمار	یاءات	اثبات	حذف
۱	اَلْمُهْتَدِ	نافع۔بصری(وصلاً)	باقین(حالین)
۲	اَنْ یَّهْدِیَنِ	مکی(حالین)نافع۔بصری(وصلاً)	باقین(حالین)
۳	اَنْ یُّؤْتِیَنِ	مکی(حالین)نافع۔بصری(وصلاً)	باقین(حالین)
۴	اَنْ تُعَلِّمَنِ	مکی(حالین)نافع۔بصری(وصلاً)	باقین(حالین)
۵	اِنْ تَرَنِ	مکی(حالین)قالون۔بصری(وصلاً)	باقین(حالین)
۶	نَبْغِ	مکی(حالین)نافع۔بصری۔کسائی(وصلاً)	باقین(حالین)
۷	فَلَا تَسْئَلْنِیْ	ابن ذکوان(وصلاً۔بالخلف)باقین(حالین)	ابن ذکوان وقفاً بالخلف

سُوْرَةُ مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَام (۱۱)

(۸۶۰) وَحَرْفَا يَرِثْ بِالْجَزْمِ حُلْوُ رِضًى وَقُلْ
ر
خَلَقْتُ خَلَقْنَا شَاعَ وَجْهًا مُجَمَّلَا
ش

وَحَرْفَا يَرِثْ	بِالْجَزْمِ	حُلْوُ	رِضًى	وَقُلْ
اور یَرِثْ کے دونوں لفظ	جزم کے ساتھ	شیریں	پسندیدہ	اور تو کہہ

خَلَقْتُ	خَلَقْنَا	شَاعَ	وَجْهًا	مُجَمَّلَا
خَلَقْتُ	خَلَقْنَا	شائع ہوا	وجہ	جمیل کی ہوئی

اور یَرِثْنِیْ وَیَرِثْ دونوں فعل (بصری اور کسائی کے لئے) شیریں پسند میں جزم کے ساتھ ہیں (باقی مرفوع یَرِثُنِیْ

وَيَرِثُ پڑھتے ہیں)

اور وَقَدْ خَلَقْتُكَ (حمزہ کسائی کے لیے) ایک وجہ جمیل میں خَلَقْنَاكَ (بصیغہ جمع متکلم) شائع ہوا ہے۔

(٨٦١) وَضَمُّ بُكِيًّا كَسْرُهُ عَنْهُمَا وَقُلْ
عُتِيًّا صُلِيًّا مَعْ جُثِيًّا شَذًا عَلَا
ش ع

وَضَمُّ بُكِيًّا	كَسْرُهُ	عَنْهُمَا	وَقُلْ
اور بُكِيًّا کا ضمہ	اس کا کسرہ	ان دونوں سے	اور تو کہہ

عُتِيًّا	صُلِيًّا	مَعْ	جُثِيًّا	شَذًا	عَلَا
عُتِيًّا	صُلِيًّا	ساتھ	جُثِيًّا	خوشبو	عالی ہوا

اور لفظ بُكِيًّا کا ضمہ حمزہ کسائی کے لئے کسرہ سے بدلا ہے۔ اور عُتِيًّا، صُلِيًّا مع لفظ جُثِيًّا کے کہو کہ (حمزہ کسائی حفص کے لیے) یہ تینوں لفظ بکسر اول شیوع کے اعتبار سے عالی ہوئے ہیں۔ (یعنی بِكِيًّا - عِتِيًّا - صِلِيًّا اور جِثِيًّا اور باقی چاروں لفظ بضم اول پڑھتے ہیں)۔

(٨٦٢) وَهَمْزُ أَهَبْ بِالْيَا جَرَى حُلْوَ بَحْرِهِ
ج ح ب
بِخُلْفٍ وَنَسْيًا فَتْحُهُ فَائِزٌ عُلَا
ف ع

وَهَمْزُ أَهَبْ	بِالْيَا	جَرَى	حُلْوَ بَحْرِهِ
اور أَهَبْ کا ہمزہ	یاء کے ساتھ	جاری ہوئی	اس کے دریا کی حلاوت

بِخُلْفٍ	وَنِسْيًا	فَتْحُهُ	فَائِزٌ	عُلَا
خُلف کے ساتھ	اور نِسْيًا	اس کا فتحہ	کامیاب	عالی

اور لِأَهَبَ لَكِ کا ہمزہ (ورش بصری کے لیے اور بالخُلف قالون کے لیے لِيَهَبَ) یاء سے بدلا ہے اور اس کی تری کی

حلاوت جاری ہوئی ہے (باقی ہمزہ پڑھتے ہیں قالون کی دوسری وجہ بھی یہی ہے)
اور نِسْیًا میں نون کا فتحہ (یعنی نَسْیًا حمزہ وحفص کے لیے) کامیابی کی حالت میں بلند ہوا ہے۔ (باقی کسرہ پڑھتے ہیں)۔

(۸۶۳) وَمَنْ تَحْتَهَا اکْسِرْ وَاخْفِضِ الدَّهْرَ عَنْ شَذًا
ا ع ش
وَخَفَّ تَسَاقَطْ فَاصِلًا فَتُحُمِّلَا
ف

شَذًا	عَنْ	اَلدَّهْرَ	وَاخْفِضْ	اِکْسِرْ	وَمَنْ تَحْتَهَا
خوشبو	سے	ہمیشہ	اور جر دے	تو کسرہ دے	اور مَنْ تَحْتَهَا

فَتُحُمِّلَا	فَاصِلًا	تَسَاقَطْ	وَخَفَّ
پس نقل کیا گیا	علیحدہ کرنے والا	تَسَاقَطْ	اور مخفف پڑھا

(۸۶۴) وَبِالضَّمِّ وَالتَّخْفِيفِ وَالْكَسْرِ حَفْصُهُمْ
وَفِيْ رَفْعِ قَوْلُ الْحَقِّ نَصْبُ نَدٍ كَلَا
ن ك

حَفْصُهُمْ	وَبِالضَّمِّ وَالتَّخْفِيفِ وَالْكَسْرِ
ان کے حفص	اور ضمہ اور تخفیف اور کسرہ کے ساتھ

كَلَا	نَصْبُ نَدٍ	قَوْلُ الْحَقِّ	رَفْعِ	وَفِيْ
محفوظ ہوا	سخی کا نصب	قَوْلُ الْحَقِّ	رفع	اور میں

اور فَنَادٰهَا مَنْ تَحْتَهَا میں مَنْ کی میم کو کسرہ دو۔ اور تَحْتَهَا کی دوسری تاء کو مجرور پڑھو۔ (حمزہ کسائی اور حفص کے لیے یعنی مِنْ تَحْتِهَا) کہ دوامایوں ہی شائع ہوا ہے (باقی مَنْ بفتح میم تَحْتَهَا بنصب تاء پڑھتے ہیں)۔
اور لفظ تَسَّاقَطْ (حمزہ کے لیے) بتخفیف سین ایسا علیحدہ لفظ ہے جو یوں ہی نقل کیا گیا ہے۔ اور حفص نے یہ لفظ ضم تاء

تخفیف سین اور کسر قاف کے ساتھ پڑھا ہے۔ (باقی نے بتشدید سین' بفتح تاء وقاف پڑھا ہے یعنی تین قراء تیں ہیں (۱) تَسَاقَطْ حمزہ (۲) تُسَاقِطْ حفص (۳) تَسَّاقَطْ باقین)

اور قَوْلُ الْحَقِّ کے لام میں بجائے رفع کے (عاصم وشامی کے لیے قَوْلَ الْحَقِّ) نصب ایک تازگی میں محفوظ ہوا ہے۔

(۸۶۵) وَكَسْـــرُ وَاَنَّ الــلّـــــهَ ذَاكٍ وَاَخْبَـــرُوْا
بِــخُـلْفٍ اِذَا مَـــا مُــــتُّ مُـوْفِيْـنَ وُصَّلَا

وَكَسْرُ وَاَنَّ اللّٰهَ	ذَاكٍ	وَاَخْبَرُوْا
اور وَاَنَّ اللّٰهَ کا کسرہ	خوشبودار	اورانہوں نے اخبار سے پڑھا

بِخُلْفٍ	اِذَا مَا مُتُّ	مُوْفِيْنَ	وُصَّلَا
خُلف کے ساتھ	اِذَا مَا مُتُّ	وفادار	پہنچایا گیا

اور وَاَنَّ الـلّٰـهَ رَبِّـىْ وَرَبُّكُمْ میں ہمزہ کا کسرہ (یعنی وَاَنَّ الـلّٰـهَ کوفیین وشامی کے لیے) مشہور ہے (باقی بالفتح پڑھتے ہیں)

اور ءَاِذَا مَـــا مِـــتُّ میں خُلف کے ساتھ (ابن ذکوان کے لیے ہمزۂ استفہام کے حذف کے ساتھ ایک وجہ میں اِذَا مَامِتُّ) جملہ خبریہ پڑھو۔ بحالیکہ تم وفادار اور میل ملاپ والے ہو۔

(۸۶۶) وَنُـنْـجِـىْ خَـفِـيْـفًـا رُضْ مَـقَـامًـا بِـضَـمِّـهٖ
دَنَـــا رِئْيَـــا نَاَبْــدِلْ مُـــدْغِـمًـــا بَــاسِـطًـا مُلَا

وَنُنْجِىْ	خَفِيْفًا	رُضْ	مَقَامًا	بِضَمِّهٖ
اور نُنْجِىْ	خفیف	توریاضت کر	مَقَامًا	اپنے ضمہ کے ساتھ

دَنَا	رِئْيًا	اَبْدِلْ	مُدْغِمًا	بَاسِطًا	مُلَا
قریب ہوا	رِئْيًا	تو ابدال کر	ادغام کرنے والا	پھیلانے والا	چادریں

اور ثُمَّ نُنْجِيْ میں فعل کو (کسائی کے لئے) بتخفیف جیم وسکون نون مسخر کر (باقی تفعیل سے بتشدید جیم نُنَجِّيْ پڑھتے ہیں)

اورلفظ مَقَامًا (مکی کے لیے مُقَامًا) بضم میم (اور باقی کے لیے بفتح میم) قریب ہوا ہے۔

اورلفظ رِئْـيًا میں (قالون وابن ذکوان کے لیے) ہمزہ کو یاء سے بدل کر مدغم پڑھو (یعنی رِيًّا)۔ بحالیکہ تم دلائل خوب بیان کرنے والے ہو۔ (باقی بالہمز و اظہار پڑھتے ہیں۔ البتہ وقف میں امام حمزہ کے لیے بھی ابدال وادغام ہے۔ جیسا کہ اصول میں گزرا)۔

(۸۶۷) وَوُلْدًا بِهَا وَالزُّخْرُفِ اضْمُمْ وَسَكِّنَنْ
شِفَاءً وَفِيْ نُوحٍ شَفَا حَقُّهُ وَلَا

وَ وُلْدًا	بِهَا	وَالزُّخْرُفِ	اُضْمُمْ	وَسَكِّنَنْ
اور وُلْدًا	اس میں	اورالزخرف	تو ضمہ دے	اورضرور ساکن کر

شِفَاءً	وَفِيْ	نُوحٍ	شَفَا	حَقُّهُ	وَلَا
شفایاب کرنا	اور میں	نوح	اس نے شفا دی	اس کا حق	نصرت

اور وُلْدًا اس سورت میں چار جگہ اور زخرف میں (حمزہ کسائی کے لیے) واؤ کو ضمہ دو اور لام کو ساکن کرو اللہ تمہیں شفا عطا فرمائے اور نوح میں (حمزہ، کسائی، مکی، بصری کے لیے) ضمہ واؤ وسکون لام کا حق نصرت کے اعتبار سے شافی ہوا ہے۔ (باقی بفتحتین وَلَدًا پڑھتے ہیں)

(۸۶۸) وَفِيْهَا وَفِي الشُّوْرٰى يَكَادُ اَتٰى رِضًا
وَطَا يَتَفَطَّرْنَ اكْسِرُوْا غَيْرَ اَثْقَلَا

وَفِيهَا	وَفِي	اَلشُّوْرٰی	يَكَادُ	اَتٰی	رِضًا
اوراس میں	اور میں	الشوریٰ	یَکَادُ	آیا	پسندیدہ

وَطَا يَتَفَطَّرْنَ	اِكْسِرُوْا	غَيْرَ	اَثْقَلَا
اور يَتَفَطَّرْنَ کی طاء	تم کسرہ دو	نہیں	تشدیدوالی

(۸۶۹) وَفِي التَّآءِ نُوْنٌ سَاكِنٌ حَجَّ فِيْ صَفَا

ح ف ص

كَمَالٍ وَفِي الشُّوْرٰی حَلَا صَفْوُهٗ وِلَا

ك ح ص

وَفِي	اَلتَّآءِ	نُوْنٌ	سَاكِنٌ	حَجَّ	فِيْ	صَفَا
اور میں	تاء	نون	ساکن	غالب ہوا	میں	پاکیزگی

كَمَالٍ	وَفِي	اَلشُّوْرٰی	حَلَا	صَفْوُهٗ	وِلَا
کمال	اور میں	الشوریٰ	شیریں ہوئی	اسکی پاکیزگی	متابعت

اورسورۂ مریم اورسورۂ شوریٰ میں لفظ يَكَادُ (نافع کسائی کے لیے) بالتذکیر (اور باقی کے لیے بالتانیث تکاد) پسندیدہ ہوکرآیا ہے۔

اور يَتَفَطَّرْنَ کی طاء کو بحالیکہ وہ غیر مشدد ہے مکسور پڑھو۔ اور تاء کی جگہ نون ساکن (بصری حمزہ شعبہ اور شامی کے لیے) اپنی کمال پاکیزگی میں غالب ہوا ہے۔ اور شوریٰ میں اسی قراءت کی (بصری وشعبہ کے لیے) پاکیزگی متابعت کے اعتبار سے شیریں ہوئی ہے۔ (یعنی يَنْفَطِرْنَ)

(۸۷۰) وَرَائِيْ وَاجْعَلْ لِّيْ وَاِنِّيْ كِلَاهُمَا

وَرَبِّيْ وَاٰتَانِيْ مُضَافَاتُهَا الْعُلَا

وَرَائِي	وَاجْعَلْ لِّي	وَاِنِّي	كِلَاهُمَا
وَرَائِيْ	اور وَاجْعَلْ لِّيْ	اور اِنِّيْ	دونوں

وَ رَبّیْ	وَ اٰتَانِیْ	مُضَافَاتُھَا	الْعُلَا
اور رَبّیْ	اور اٰتَانِیْ	اس کے مضافات	عالیہ

اس سورت کی یاءات اضافت عالیہ وَرَآءِ یْ، وَاجْعَلْ لِّیْ اوردونوں اِنّیْ اور رَبّیْ اور اٰتَانِیْ میں ہیں۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات اضافت	فتح	اسکان
۱	وَرَآءِ یْ وَ کَانَتْ	مکی	باقین
۲	اِجْعَلْ لِّیْ اٰیَةً	نافع۔بصری	باقین
۳	اِنّیْ اَعُوْذُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۴	اِنّیْ اَخَافُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۵	رَبّیْ اِنَّهٗ	نافع۔بصری	باقین
۶	اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ	باقین	حمزہ

﴿نوٹ﴾ اس سورۃ میں یاءزائدہ کوئی نہیں ہے۔

سُوْرَةُ طٰهٰ (١٦)

(۸۷۱) لِحَمْزَةَ فَاضْمُمْ كَسْرَهَا اَهْلِهِ امْكُثُوْا
مَعًا وَافْتَحُوْا اِنِّىْٓ اَنَا دَائِمًا حُلَا
د ح

لِحَمْزَةَ	فَاضْمُمْ	كَسْرَهَا	اَهْلِهِ امْكُثُوْا
حمزہ کے لیے	پس تو ضمہ دے	اس کا کسرہ	اَهْلِهِ امْكُثُوْا

مَعًا	وَافْتَحُوْا	اِنِّیْ اَنَا	دَائِمًا	حُلًا
دونوں	اورتم فتحہ دو	اِنِّیْ اَنَا	ہیشگی والا	زیورات

لِاَهْلِهِ امْكُثُوْا کی ھاء ضمیر کو یہاں اور سورۂ قصص میں امام حمزہ کے لیے مضموم (لِاَهْلُهُ امْكُثُوْا اور باقی کے لیے مکسور) پڑھو۔

اور اِنِّیْ اَنَا کے ہمزۂ اِنِّیْ کو (مکی بصری کے لیے اَنِّیْ) مفتوح (باقی کے لیے مکسور) پڑھو جو دوا ما آراستگی والا ہے۔

(۸۷۲) وَنَوِّنْ بِهَا وَالنَّازِعَاتِ طُوًى ذَكَا
ذ
وَفِي اخْتَرْتُكَ اخْتَرْنَاكَ فَازَ وَثَقَّلَا
ف

وَنَوِّنْ	بِهَا	وَ النَّازِعَاتِ	طُوًى	ذَكَا
اورتو تنوین دے	اس میں	اورالنازعات	طُوًى	روشن ہوا
وَفِيْ	اِخْتَرْتُكَ	اِخْتَرْنَاكَ	فَازَ	وَثَقَّلَا
اورمیں	اِخْتَرْتُكَ	اِخْتَرْنَاكَ	کامیاب ہوا	اورمشدد پڑھا

(۸۷۳) وَاَنَّا وَشَامٍ قَطْعُ اَشْدُدْ وَضُمَّ فِي ابْـ
تِدَا غَيْرِهٖ وَاضْمُمْ وَاَشْرِكْهُ كَلْكَلَا
ك

وَاَنَّا	وَشَامٍ	قَطْعُ	اَشْدُدْ	وَضُمَّ	فِيْ	اِبْتِدَا
وَاَنَّا	اورشامی	قطعی	اَشْدُدْ	اورتو ضمہ دے	میں	ابتداء

غَيْرِهٖ	وَاضْمُمْ	وَاَشْرِكْهُ	كَلْكَلَا
اس کے علاوہ	اورتو ضمہ پڑھ	اور اَشْرِكْهُ	سینہ

لفظ طُــوًی کو یہاں اور نازعات میں (کوفیین وشامی کے لیے) منون (باقی کے لیے غیر منون یعنی طُــوٰی) پڑھو۔ کیونکہ یوں ہی شائع ہوا ہے۔

اور بجائے اِخْتَرْتُكَ کے (حمزہ کے لئے) اِخْتَرْنَاكَ کامیاب ہوا ہے۔ اور امام حمزہ ہی نے اس سے پہلے وَاَنَّا کو مشدد پڑھا ہے (اور باقین کے لیے اَنَا ہے)۔

اور اَخِـی اشْـدُدْ میں شامی کے لیے ہمزۂ قطعیہ مفتوحہ ہے اَخِـی اَشْـدُدْ۔ اور باقی کے لیے ابتدا میں ہمزہ کو ضمہ دو (یعنی اُشْدُدْ اور وصل میں حذف کرو)

اور (شامی کے لیے) اَشْـرِكْهُ میں ہمزہ کو مضموم (اُشْـرِكْهُ باقی کے لیے مفتوح) پڑھو۔ اور اس قرأت کو اپنے سینے سے لگالو۔

(۸۷۴) مَعَ الزُّخْـرُفِ اقْـصُـرْ بَعْدَ فَتْحٍ وَسَـاكِنٍ
مِهَــادًا ثَـوٰى وَاضْـمُـمْ سِـوًى فِـىْ نَـدٍ كَلَا
ث ف ن ك

بَعْدَ فَتْحٍ وَسَاكِنٍ	اقْصُرْ	مَعَ الزُّخْرُفِ
فتحہ اور ساکن کے بعد	تو قصر کر	الزخرف کے ساتھ

كَلَا	نَدٍ	فِىْ	سِوًى	وَاضْمُمْ	ثَوٰى	مِهَادًا
محفوظ کیا	تری والی	میں	سِوًى	اور تو ضمہ دے	ثابت ہوا	مِهَادًا

(۸۷۵) وَيَـكْسِــرُ بَــاقِيْهِـمْ وَفِيْـهِ وَفِـىْ سُـدًى
مُـمَــالُ وُقُــوْفٍ فِــى الْاُصُــوْلِ تَــاَصَّلَا

سُدًى	وَفِىْ	وَفِيْهِ	بَاقِيْهِمْ	وَيَكْسِرُ
سُدًى	اور میں	اور اس میں	ان کے باقین	اور کسرہ دیتا ہے

تَاَصَّلَا	الْاُصُوْلِ	فِىْ	مُمَالُ وُقُوْفٍ
اصل قرار دیا گیا	اصول	میں	وقف کا امالہ

لفظ مِهَادًا کو یہاں اور زخرف میں میم کو مفتوح اور ھاء کو ساکن پڑھنے کے بعد الف کو حذف کرو۔ (یعنی مَهْدًا) کیونکہ (کوفیین کے لئے) یونہی ثابت ہوا ہے۔

اور محفوظ علمی تروتازگی کے ساتھ (حمزہ عاصم شامی کے لیے) سُوًی کو بضم سین پڑھو۔ اور باقی سین کا کسرہ (سِوًی) پڑھتے ہیں اور سُوًی اور سُدًی میں بحالت وقف امالہ ہے جس کا بیان اصول میں گزر چکا ہے۔

(۸۷۶) فَيُسْحِتَكُمْ ضَمٌّ وَكَسْرٌ صِحَابُهُمْ
صحاب
وَتَخْفِيفُ قَالُوْا اِنَّ عَالِمُهُ دَلَا
ع د

فَيُسْحِتَكُمْ	ضَمٌّ	وَكَسْرٌ	صِحَابُهُمْ
فَيُسْحِتَكُمْ	ضمہ	اور کسرہ	ان کے ساتھیوں

وَتَخْفِيفُ قَالُوْا اِنَّ	عَالِمُهُ	دَلَا
اور قَالُوْا اِنَّ کی تخفیف	اس کا عالم	ڈول نکالا

(۸۷۷) وَهٰذَيْنِ فِيْ هٰذَانِ حَجَّ وَثِقْلُهُ
ح
دَنَا فَاجْمَعُوْا صِلْ وَافْتَحِ الْمِيْمَ حُوِّلَا
د ح

وَ هٰذَيْنِ	فِيْ	هٰذَانِ	حَجَّ	وَثِقْلُهُ
اور هٰذَيْنِ	میں	هٰذَانِ	غالب ہوا	اور اس کی تشدید

دَنَا	فَاجْمَعُوْا	صِلْ	وَافْتَحْ	الْمِيْمَ	حُوِّلَا
قریب ہوئی	فَاجْمَعُوْا	ہمزہ وصلی پڑھ	اور تو فتحہ دے	میم	تحویل کیا گیا

اور فَيُسْحِتَكُمْ میں صحاب (حفص۔ حمزہ۔ کسائی) نے یاء کا ضمہ اور حاء کا کسرہ پڑھا ہے (فَيُسْحِتَكُمْ باقی دونوں کو مفتوح پڑھتے ہیں)

اور قَالُوْا اِنْ هٰذَانِ میں اِنْ کے نون کی تخفیف میں اس کا عالم (حفص ومکی کے لئے) کامیاب ہوا ہے۔ (باقی اِنَّ نون مشدد پڑھتے ہیں) اور (بصری کے لیے) هٰذَانِ میں هٰذَیْنِ غالب ہوا ہے۔ (باقی هٰذَانِ بالالف پڑھتے) ہیں اور (مکی) کے لئے هٰذَانِّ کے نون کا مشدد ہونا کامیاب ہوا ہے (باقی مخفف پڑھتے ہیں لہٰذا حفص کے لئے اِنْ هٰذَانِ۔ بصری کے لئے اِنَّ هٰذَیْنِ۔ مکی کے لئے اِنْ هٰذَآنِّ۔ باقی کے لیے اِنَّ هٰذَانِ ہے)

اور فَاجْمَعُوْا میں (بصری کے لیے) ہمزہ وصل پڑھو۔ اور میم کو فتحہ دو۔ بحالیکہ تم تحویل الفاظ میں بڑے ماہر ہو۔ باقی ہمزہ قطعی ومیم مکسور فَاَجْمِعُوْا پڑھتے ہیں)۔

(۸۷۸) وَقُلْ سَاحِرٍ سِحْرٍ شَفَا وَتَلَقَّفُ ارْ
فَعِ الْجَزْمَ مَعْ اُنْثٰی یُخَیَّلُ مُقْبِلَا

وَقُلْ	سَاحِرٍ	سِحْرٍ	شَفَا	وَ تَلَقَّفُ	اِرْفَعْ
اور کہہ	سَاحِرٍ	سِحْرٍ	شفاء دی	اور تَلَقَّفُ	تو رفع دے

اَلْجزمَ	مَعْ اُنْثٰی	یُخَیَّلُ	مُقْبِلًا
جزم	تانیث والے کے ساتھ	یُخَیَّلُ	متوجہ ہونے والا

اور کہو لفظ سَاحِرٍ (حمزہ کسائی کے لیے) سِحْرٍ ہو کر شافی ہوا ہے۔

اور (ابن ذکوان کے لیے) تَلَقَّفُ کو بجائے مجزوم کے مرفوع پڑھو (باقین کے لیے تَلَقَّفْ)۔

نیز (ابن ذکوان کے لیے) تُخَیَّلُ اِلَیْهِ تاء تانیث کے ساتھ آیا ہے (باقی مذکر یُخَیَّلُ پڑھتے ہیں)۔

﴿نوٹ﴾ تَلَقَّفْ میں لام وقاف کا حکم سورۂ اعراف میں گزر چکا ہے۔ نیز تاءات بزی میں بھی یہ کلمہ شامل ہے لہٰذا چار قراءتیں ہوئیں: (۱) تَلْقَفْ حفص (۲) تَلَقَّفُ ابن ذکوان (۳) یَمِیْنِكَ تَّلَقَّفْ بزی (۴) تَلَقَّفْ باقین

(۸۷۹) وَاَنْجَیْتُکُمْ وَاعَدْتُّکُمْ مَا رَزَقْتُکُمْ
شَفَا لَا تَخَفْ بِالْقَصْرِ وَالْجَزْمِ فُصِّلَا

وَ اَنْجَیْتُکُمْ	وَاعَدْتُّکُمْ	مَا رَزَقْتُکُمْ
اور اَنْجَیْتُکُمْ	وَاعَدْتُّکُمْ	مَا رَزَقْتُکُمْ

شَفَا	لَاتَخَفْ	بِالْقَصْرِ وَالْجَزْمِ	فُصِّلَا
شفادی	لَاتَخَفْ	قصراور جزم کے ساتھ	مفصل بیان کیا گیا

اور (حمزہ کسائی کے لیے) وَ اَنْجَیْتُکُمْ مِّنْ عَدُوِّکُمْ، وَوَاعَدْتُّکُمْ، وَمَا رَزَقْتُکُمْ تینوں فعل تاء متکلم کے ساتھ شافی ہوئے ہیں۔ (باقی صیغہ جمع متکلم اَنْجَیْنَاکُمْ۔ وَوَاعَدْنَاکُمْ۔ وَمَا رَزَقْنَاکُمْ پڑھتے ہیں)

اور (حمزہ کے لیے) لَا تَخَفْ قصر اور جزم فاء کے ساتھ مفصل بیان کیا گیا ہے (باقی الف اور رفع فاء کے ساتھ لَا تَخَافُ پڑھتے ہیں)۔

(۸۸۰) وَحَا فَیَحِلَّ الضَّمُّ فِیْ کَسْرِهٖ رِضًا

وَفِیْ لَامِ یَحْلِلْ عَنْهُ وَافٰی مُحَلَّلَا

وَحَا فَیَحِلَّ	اَلضَّمُّ	فِیْ	کَسْرِهٖ	رِضًا
اور فَیَحِلَّ کی حا	ضمہ	میں	اس کا کسرہ	پسندیدہ

وَفِیْ	لَامِ یَحْلِلْ	عَنْهُ	وَافٰی	مُحَلَّلَا
اور میں	یَحْلِلْ کا لام	اس سے	پوری طرح آیا	حلال کیا ہوا

اور (کسائی کے لئے) فَیَحِلَّ عَلَیْکُمْ کی حاء پر بجائے کسرہ ضمہ (یعنی فَیَحُلَّ) پسندیدہ ہے۔ اسی طرح کسائی سے یَحْلِلْ کے لام میں وہ ضمہ (یعنی یَحْلُلْ) محل وقوع کے اعتبار سے پوری طرح آیا ہے (باقی علی الترتیب حاء مضموم اور لام مکسور پڑھتے ہیں۔ یادرہے اَنْ یَّحِلَّ باتفاق بکسر حاء ہے)۔

(۸۸۱) وَفِيْ مُلْكِنَا ضَمٌّ شَفَا وَافْتَحُوْا اُوْلِيْ
ش ا
نُهًى وَحَمَلْنَا ضُمَّ وَاكْسِرْ مُثَقِّلَا
ن

وَفِيْ	مُلْكِنَا	ضَمٌّ	شَفَا	وَافْتَحُوْا	اُوْلِيْ
اور میں	مُلْكِنَا	ضمہ	شفادی	اور تم فتحہ دو	والا

نُهًى	وَحَمَلْنَا	ضُمَّ	وَاكْسِرْ	مُثَقِّلَا
عقل	اور حَمَلْنَا	تو ضمہ دے	اور کسرہ دے	مشدد پڑھنے والا

(۸۸۲) كَمَا عِنْدَ حِرْمِيٍّ وَّخَاطَبَ يَبْصُرُوْا
ك ع حرمی
شَذًا وَبِكَسْرِ اللَّامِ تُخْلِفُهُ حَلَا
ش ح

كَمَا	عِنْدَ حِرْمِيٍّ	وَّخَاطَبَ	يَبْصُرُوْا
جیسا کہ	حرمی کے نزدیک	اور خطاب پڑھا	يَبْصُرُوْا

شَذًا	وَبِكَسْرِ اللَّامِ	تُخْلِفُهُ	حَلَا
خوشبو	اور لام کے کسرہ کے ساتھ	تُخْلِفُهُ	شیریں ہوا

(۸۸۳) دَرَاكِ وَمَعْ يَاءٍ بِنَنْفُخُ ضَمُّهُ
د
وَفِيْ ضَمِّهِ افْتَحْ عَنْ سِوٰى وَلَدِ الْعَلَا

دَرَاكِ	وَمَعْ يَاءٍ	بِنَنْفُخُ	ضَمُّهُ
تو سمجھ	اور یاء کے ساتھ	نَنْفُخُ میں	اس کا ضمہ

وَفِیْ ضَمِّهٖ	اِفْتَحْ	عَنْ	سِوٰی وَلَدِ الْعَلَا
اوراس کے ضمہ میں	تو فتحہ دے	سے	العلا کے بیٹے کے علاوہ

اور مُلْکِنَا میں (حمزہ کسائی کے لیے) ضمہ میم شافی ہوا ہے۔ اور عقلمندوں (نافع عاصم) کے لئے مفتوح (یعنی مَلْکِنَا) پڑھو۔ (باقی کے لیے مکسور مِلْکِنَا)

اور حُمِّلْنَا میں (شامی حفص نافع مکی کے لئے) حاء کو مضموم اور میم مشدد کو مکسور پڑھو۔ جیسا کہ اہل حرم کے نزدیک ہے۔ (باقی حاء اور میم دونوں پر فتحہ اور میم کو مخفف حَمَلْنَا پڑھتے ہیں)

اور تَبْصُرُوْا بِهٖ (حمزہ کسائی کے لئے) شیوع کے اعتبار سے مخاطب ہوا ہے۔ (باقی یاء غیبت یَبْصُرُوْا پڑھتے ہیں)

اور لَنْ تُخْلَفَهٗ (مکی بصری کے لیے) خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ کسرہ لام کے ساتھ (یعنی تُخْلِفَهٗ اور باقی کے لئے بفتح لام) شیریں ہوا ہے۔

اور یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ غیر بصری کے لیے یاء مضمومہ کے ساتھ ہے اور اس کی فاء مضمومہ کو مفتوح پڑھو۔ (بصری نَنْفُخُ بفتح نون وضم فاء پڑھتے ہیں)۔

(۸۸۴) وَبِالْقَصْرِ لِلْمَكِّيِّ وَاجْزِمْ فَلَا يَخَفْ
وَاَنَّكَ لَا فِيْ كَسْرِهٖ صَفْوَةُ الْعُلَا

وَبِالْقَصْرِ	لِلْمَكِّيْ	وَاجْزِمْ	فَلَا يَخَفْ
اورقصر کے ساتھ	مکی کے لیے	اور جزم دے	فَلَا يَخَفْ

وَاَنَّكَ لَا	فِيْ	كَسْرِهٖ	صَفْوَةُ الْعُلَا
وَاَنَّكَ لَا	میں	اس کا کسرہ	بلندی کی پاکیزگی

اور فَلَا يَخَافُ مکی کے لئے قصر کے ساتھ ہے۔ اور فاء کو مجزوم پڑھو۔ یعنی فَلَا يَخَفْ۔

اور اَنَّكَ لَا تَظْمَاُ (شعبہ نافع کے لئے) لفظ اِنَّكَ اپنے کسرہ میں بلندی کی پاکیزگی میں ہے (باقی اَنَّكَ بفتح ہمزہ

پڑھتے ہیں)

(۸۸۵) وَبِالضَّمِّ تُرْضٰی صِفْ رِضًا یَاْتِهِمْ مُؤَنَّــ

ص ر

ــثٍ عَنْ اُولِیْ حِفْظٍ لَّعَلِّیْ اَخِیْ حُلَا

ع ا ح

وَبِالضَّمِّ	تُرْضٰی	صِفْ	رِضًا	یَاْتِهِمْ	مُؤَنَّثٍ
اور ضمہ کے ساتھ	تُرْضٰی	تو بیان کر	پسندیدہ	یَاْتِهِمْ	مؤنث

عَنْ	اُولِیْ حِفْظٍ	لَعَلِّیْ	اَخِیْ	حُلَا
سے	حفظ والوں	لَعَلِّیْ	اَخِیْ	زیورات

اور تُرْضٰی کو (شعبہ کسائی کے لئے) ضمہ تاء کے ساتھ پسندیدہ صورت پر بیان کر۔ (باقی بالفتح تَرْضٰی پڑھتے ہیں)

اور اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ چند حفظ والوں (نافع بصری حفص) سے مؤنث (باقی سے مذکر یَاْتِهِمْ) آیا ہے۔

اور لَعَلِّیْ اور اَخِیْ میں یاء اضافت زیورات والی ہیں۔

(۸۸۶) وَذِكْرِیْ مَعًا اِنِّیْ مَعًا لِیْ مَعًا حَشَرْ

تَنِیْ عَیْنِ نَفْسِیْ اِنَّنِیْ رَاْسِیَ انْجَلَا

وَ ذِكْرِیْ	مَعًا	اِنِّیْ	مَعًا	لِیْ	مَعًا	حَشَرْتَنِیْ
اور ذِكْرِیْ	دونوں	اِنِّیْ	دونوں	لِیْ	دونوں	حَشَرْتَنِیْ

عَیْنِ	نَفْسِیْ	اِنَّنِیْ	رَاْسِیَ	اِنْجَلَا
عَیْنِیْ	نَفْسِیْ	اِنَّنِیْ	رَاْسِیَ	ظاہر ہوئیں

اور ذِكْرِیْ دونوں اِنِّیْ دونوں۔ لِیْ دونوں۔ حَشَرْتَنِیْ۔ عَیْنِیْ۔ نَفْسِیْ۔ اِنَّنِیْ۔ رَاْسِیْ یہ سب ظاہر ہوئیں۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات	فتح	ساکن
۱	لَعَلِّيَ اٰتِیْکُمْ	نافع۔مکی۔بصری۔شامی	باقین
۲	اَخِي اشْدُدْ	مکی۔بصری	باقین
۳	لِذِكْرِيْ اِنَّ	نافع۔بصری	باقین
۴	ذِكْرِي اذْهَبَا	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۵	اِنِّيْ اٰنَسْتُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۶	اِنِّيْ اَنَا	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۷	وَلِيْ فِیْهَا	ورش۔حفص	باقین
۸	وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ	نافع۔بصری	باقین
۹	حَشَرْتَنِيْ اَعْمٰی	نافع۔مکی	باقین
۱۰	عَلٰی عَیْنِيْ اِذْ	نافع۔بصری	باقین
۱۱	لِنَفْسِي اذْهَبْ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۱۲	اِنَّنِيْ اَنَا اللّٰهُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۱۳	بِرَاْسِيْ اِنِّيْ	نافع۔بصری	باقین

﴿یاءزائدہ﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ: مکی حالین میں اثبات۔نافع۔بصری وصلاً اثبات۔باقین حالین میں حذف۔

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام (٦)

(٨٨٧) وَقُلْ قَالَ عَنْ شُهْدٍ وَاٰخِرُهَا عَلَا
ع ش ع
وَقُلْ اَوَلَمْ لَا وَاوَ دَارِيْهِ وَصَّلَا
د

وَقُلْ	قَالَ	عَنْ	شُهْدٍ	وَاٰخِرُهَا	عَلَا
اور قُلْ	قَالَ	سے	شہد	اور اس کا آخری	بلند ہوا

وَقُلْ	اَوَلَمْ	لَا وَاوَ	دَارِيْهِ	وَصَّلَا
اور تو کہہ	اَوَلَمْ	واؤ نہیں	اس کا عالم	پہنچایا

اور چند شہد والوں (حفص، حمزہ، کسائی) سے بجائے قُلْ کے قَالَ رَبِّيْ مروی ہے اور آخر سورت میں بھی (حفص کے لئے) قَالَ رَبِّ احْكُمْ صیغہ ماضی بلند ہوا ہے۔ (باقی کے لئے صیغہ امر)

اور اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ میں (مکی کے لیے) کہو کہ ہمزۂ استفہام کے بعد واؤ نہیں ہے۔ اس کے عالم نے یونہی پہنچایا ہے۔ (یعنی اَلَمْ يَرَ)

﴿نوٹ﴾ اس شعر میں شُهْدٍ اور شَهْدٍ دونوں طرح پڑھنا صحیح ہے۔ شُهْدٍ کا ترجمہ تو اوپر آ گیا ہے اور شَهْدٍ کا مطلب ہے باخبر۔

(٨٨٨) وَتُسْمِعُ فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ غَيْبَةً
سِوَى الْيَحْصَبِيْ وَالصُّمَّ بِالرَّفْعِ وُكِّلَا

وَتُسْمِعُ	فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ	غَيْبَةً
اور تُسْمِعُ	ضمہ اور کسرہ کا فتحہ	غیب

سِوَی الْیَحْصَبِیْ	وَ الصُّمَّ	بِالرَّفْعِ	وُکِّلَا
یحصبی کے علاوہ	اور اَلصُّمَّ	رفع کے ساتھ	سپرد کیا گیا

(۸۸۹) وَقَالَ بِهٖ فِی النَّمْلِ وَالرُّوْمِ دَارِمٌ

وَمِثْقَالَ مَعْ لُقْمَانَ بِالرَّفْعِ اُکْمِلَا

وَقَالَ	بِهٖ	فِیْ	اَلنَّمْلِ	وَالرُّوْمِ	دَارِمٌ
اور پڑھا	اس میں	میں	النمل	اورالروم	چھوٹے چھوٹے قدموں سے چلنے والا

وَ مِثْقَالَ	مَعْ لُقْمَانَ	بِالرَّفْعِ	اُکْمِلَا
اور مِثْقَالَ	لقمان کے ساتھ	رفع کے ساتھ	کامل کیا گیا

اورغیرشامی نے وَلَا تُسْمِعُ تاءمضمومہ ومیم مکسورہ کوفتح دیتے ہوئے بصیغہ غائب (یعنی یَسْمَعُ) پڑھاہے۔اورغیر شامی ہی کے لئے لفظ اَلصُّمَّ رفع کے ساتھ (یعنی اَلصُّمُّ) پہنچایا گیا ہے۔اورایک شیخ معمر (مکی) نے نمل اورروم میں یہی پڑھاہے۔

﴿توضیح قراءت﴾

شمار	سورۃ	وَلَا یَسْمَعُ الصُّمُّ	وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ
۱	انبیاء	باقین	شامی
۲۔۳	نمل وروم	مکی	باقین

اور وَاِنْ کَانَ مِثْقَالَ یہاں اور وَاِنْ تَكُ مِثْقَالَ لقمان میں نافع کے لئے لفظ مِثْقَالُ رفع کے ساتھ (باقی کے لئے نصب کے ساتھ مِثْقَالَ) کامل کیا گیا ہے۔

(۸۹۰) جُـذَاذًا بِـكَسْـرِ الـضَّـمِّ رَاوٍ وَنُـوْنُـهُ
ر

لِـيُـحْـصِـنَـكُـمْ صَـافٍـى وَاُنِّـثَ عَـنْ كِلَا
ص ع ك

وَنُوْنُهُ	رَاوٍ	بِكَسْرِ الضَّمِّ	جُذَاذًا
اوراس کا نون	روایت کرنے والا	ضمہ کے کسرہ کے ساتھ	جُذَاذًا

كِلَا	عَنْ	وَاُنِّثَ	صَافٍى	لِيُحْصِنكُمْ
حفاظت	سے	اور مؤنث پڑھا گیا	پاکیزہ کردیا	لِيُحْصِنكُمْ

جُـذَاذًا جیم کے ضمہ کی بجائے کسرہ کے ساتھ ایک روایت والے (کسائی) نے (جِـذَاذًا) پڑھا ہے باقی مضموم پڑھتے ہیں۔

اور لِيُحْصِنَكُمْ میں (شعبہ کے لیے) نون پاکیزہ ہے۔اور یہی لفظ (شامی وحفص) کی محفوظ روایت سے مؤنث پڑھا گیا ہے۔(باقی مذکر پڑھتے ہیں)

گویا تین قراءتیں ہوئیں: (۱) لِنُحْصِنَكُمْ شعبہ (۲) لِتُحْصِنَكُمْ شامی۔حفص (۳) لِيُحْصِنَكُمْ باقین۔

(۸۹۱) وَسَـكَّـنَ بَيْـنَ الْـكَسْـرِ وَالْـقَـصْـرِ صُـحْبَةٌ
صحبہ

وَحِـرْمٌ وَنُـنْـجِـى احْـذِفْ وَثَـقِّـلْ كَـذِىْ صِلَا
ك ص

صُحْبَةٌ	بَيْنَ الْكَسْرِ وَالْقَصْرِ	وَسَكَّنَ
ساتھی	کسرہ اور حذف کے درمیان	اوراس نے ساکن پڑھا

كَذِىْ صِلَا	وَثَقِّلْ	احْذِفْ	وَنُنْجِى	وَحِرْمٌ
آگ والے کی طرح	اور تشدید پڑھ	تو حذف کر	اور نُنْجِى	وَحِرْمٌ

اور وَحِرْمٌ میں صحبہ نے کسرہ حاء اور حذف الف کے درمیان راء کو ساکن پڑھا ہے۔(باقی وَحَرَامٌ پڑھتے ہیں)

اور نُـنْـجِــیْ میں (شامی وشعبہ کے لیے) دوسرے نون کو حذف کرا ور ایک ہوشیار آدمی کی طرح جیم کو مشدد پڑھو (یعنی نُجِّیْ)۔ اور باقی دونون اور تخفیف جیم کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

(۸۹۲) وَلِـلْـكُـتْـبِ اجْـمَـعْ عَنْ شَـذًا وَمُـضَـافُهَـا
ع ش

مَـعِـی مَـسَّـنِـیْ اِنِّـیْ عِبَـادِیَ مُـجْتَلاَ

وَلِلْكُتُبِ	اِجْمَعْ	عَنْ	شَذًا	وَمُضَافُهَا
اور لِلْكُتُبِ	تو جمع پڑھ	سے	خوشبو	اور اس کی مضافات
مَعِیْ	مَسَّنِیْ	اِنِّیْ	عِبَادِیَ	مُجْتَلاَ
مَعِیْ	مَسَّنِیْ	اِنِّیْ	عِبَادِیَ	روشن کیا ہوا

اور لِلْكُتُبِ کو (حمزہ کسائی حفص کے لیے) شافی معنی کی رو سے جمع پڑھو۔ (باقی واحد لِلْكِتَابِ پڑھتے ہیں)

اور اس سورت کی یاءات اضافت مَعِیْ، مَسَّنِیْ، اِنِّیْ اور عِبَادِیَ میں روشن ہیں۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات	فتح	اسکان
۱	مَنْ مَّعِیْ	حفص	باقین
۲	مَسَّنِیَ الضُّرُّ	باقین	حمزہ
۳	اِنِّیْ اِلٰهٌ	نافع۔بصری	باقین
۴	عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ	باقین	حمزہ

﴿نوٹ﴾ اس سورت میں کوئی یاء زائدہ نہیں ہے۔

سُوْرَةُ الْحَجِّ (١٠)

٨٩٣) سُكَارَى مَعًا سَكْرٰى شَفَا وَمُحَرَّكٌ
ش

لِيَقْطَعْ بِكَسْرِ اللَّامِ كَمْ جِيْدُهٗ حَلَا
ح ج ك

سُكَارَى	مَعًا	سَكْرٰى	شَفَا	وَمُحَرَّكٌ
سُكَارَى	دونوں	سَكْرٰى	شفادی	اور حرکت دیا ہوا
لِيَقْطَعْ	بِكَسْرِ اللَّامِ	كَمْ	جِيْدُهٗ	حَلَا
لِيَقْطَعْ	لام کے کسرہ کے ساتھ	کس قدر	اس کی گردن	شیریں ہوئی

سُكَارٰى دونوں جگہ (حمزہ کسائی کے لیے) سَكْرٰى ہو کر شافی ہوا ہے۔
اور ثُمَّ لْيَقْطَعْ (شامی ورش بصری کے لیے) لام کے کسرہ کے ساتھ (ثُمَّ لِيَقْطَعْ) اس کی گردن کس قدر آراستہ ہوئی ہے (باقی بسکون لام پڑھتے ہیں)۔

٨٩٤) لِيُوْفُوْا ابْنُ ذَكْوَانٍ لِيَطَّوَّفُوْا لَهٗ

لِيَقْضُوْا سِوٰى بَزِّيِّهِمْ نَفَرٌ جَلَا
نفر ج

لِيُوْفُوْا	اِبْنُ ذَكْوَانٍ	لِيَطَّوَّفُوْا	لَهٗ
لِيُوْفُوْا	ابن ذکوان	لِيَطَّوَّفُوْا	اس کے لیے
لِيَقْضُوْا	سِوٰى بَزِّيِّهِمْ	نَفَرٌ	جَلَا
لِيَقْضُوْا	ان کے بزی کے علاوہ	جماعت	ظاہر ہوئی

اور لِيُوْفُوْا اور لِيَطَّوَّفُوْا دونوں ابن ذکوان کے لیے بکسر لام (اور باقی کے لیے بسکون لام وَلْيُوْفُوْا اور

وَلْيَطَّوَّفُوْا) ہیں۔

اور ثُمَّ لِيَقْضُوْا (مکی بصری شامی ورش کے لئے) علاوہ بزی کے ایک جماعت بکسر لام پڑھتے ہوئے ظاہر ہوئی (باقی قراء و بزی سکون لام ثُمَّ لْيَقْضُوْا پڑھتے ہیں)۔

(۸۹۵) وَمعْ فَاطِرَ انْصِبْ لُؤْلُؤًا نَظْمُ اُلْفَةٍ

وَرَفْعَ سَوَاءً غَيْرُ حَفْصٍ تَنَخَّلَا

نَظْمُ اُلْفَةٍ	لُؤْلُؤًا	اِنْصِبْ	وَمعْ فَاطِرْ
محبت کی نظم	لُؤْلُؤًا	تو نصب دے	اور فاطر کے ساتھ

تَنَخَّلَا	غَيْرُ حَفْصٍ	سَوَاءً	وَرَفْعَ
منتخب ہوا	حفص کے علاوہ	سَوَاءً	اور رفع

اور لُؤْلُؤًا کو یہاں مع سورۂ فاطر کے دونوں جگہ (عاصم و نافع کے لیے) ایک مالوف نظم میں منصوب پڑھو۔ (باقی دونوں جگہ مجرور لُؤْلُؤٍ پڑھتے ہیں)

اور سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ میں ہمزہ کا رفع غیر حفص کے لیے منتخب ہوا ہے (سَوَآءُ نِ الْعَاكِفُ اور حفص منصوب پڑھتے ہیں)۔

(۸۹۶) وَغَيْرُ صِحَابٍ فِي الشَّرِيْعَةِ ثُمَّ وَلْـ

يُوَفُّوْا فَحَرِّكْهُ لِشُعْبَةَ اَثْقَلَا

وَلْيُوَفُّوْا	ثُمَّ	اَلشَّرِيْعَةِ	فِيْ	وَغَيْرُ صِحَابٍ
وَلْيُوَفُّوْا	ثُمَّ	الشریعۃ	میں	اور صحاب کے علاوہ

اَثْقَلَا	لِشُعْبَةَ	فَحَرِّكْهُ
شدوالا	شعبہ کے لیے	پس تو اسے حرکت دے

اور غیر صحاب نے سورۂ شریعت (یعنی جاثیہ) سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ میں رفع اختیار کیا ہے۔ (یعنی سَوَآءٌ مَّحْيَاهُمْ اور صحاب نے نصب)

اور وَلْيُوَفُّوا میں (شعبہ کے لیے) واو (ثانی) کو حرکت فتح پڑھو بحالیکہ فاء مشدد ہے۔ (باقی واو کو ساکن اور فاء کو مخفف وَلْيُوفُوا پڑھتے ہیں)۔

(۸۹۷) فَتَخْطَفُهُ عَنْ نَافِعٍ مِثْلُهُ وَقُلْ
مَعًا مَنْسَكًا بِالْكَسْرِ فِي السِّيْنِ شُلْشُلَا
ش

وَقُلْ	مِثْلُهُ	نَافِعٍ	عَنْ	فَتَخْطَفُهُ
اور تو کہہ	اس کی طرح	نافع	سے	فَتَخْطَفُهُ

شُلْشُلَا	السِّيْنِ	فِي	بِالْكَسْرِ	مَنْسَكًا	مَعًا
خفیف	سین	میں	کسرہ کے ساتھ	مَنْسَكًا	دونوں

اور لفظ فَتَخَطَّفُهُ بھی نافع سے وَلْيُوَفُّوا کی طرح (بفتح خاء و تشدید طاء۔ اور باقی کے لیے بسکون خاء و تخفیف طاء فَتَخْطَفُهُ) ہے۔

اور کہو کہ مَنْسَكًا دونوں جگہ سین پر کسرہ کے ساتھ۔ (یعنی مَنْسِكًا حمزہ کسائی کے لئے اور بفتح باقی کے لئے) خفیف ہے۔

(۸۹۸) وَيَدْفَعُ حَقٌّ بَيْنَ فَتْحَيْهِ سَاكِنٌ
حق
يُدَافِعُ وَالْمَضْمُوْمُ فِي اُذِنَ اعْتَلَا
ا

سَاكِنٌ	بَيْنَ فَتْحَيْهِ	حَقٌّ	وَيَدْفَعُ
ساکن	اسکے دو فتحوں کے درمیان	حق	اور يَدْفَعُ

يُدَافِعُ	وَالْمَضْمُوْمُ	فِيْ	اَذِنَ	اِعْتَلَا
يُدَافِعُ	اور مضموم	میں	اَذِنَ	بلند ہوا

(٨٩٩) نَعَمْ حَفِظُوْا وَالْفَتْحُ فِيْ تَايُقَاتِلُوْ
ن ح

نَ عَمَّ عُلَاهُ هُدِّمَتْ خَفَّ اِذْ دَلَا
عم ع ا د

نَعَمْ	حَفِظُوْا	وَالْفَتْحُ	فِيْ	تَايُقَاتِلُوْنَ
ہاں	انہوں نے یاد کیا	اور فتحہ	میں	يُقَاتِلُوْنَ کی تاء

عَمَّ	عُلَاهُ	هُدِّمَتْ	خَفَّ	اِذْ	دَلَا
عام ہوئی	اسکی بلندی	هُدِّمَتْ	مخفف پڑھا	اسلئے کہ	ڈول ڈالا

اور يُدَافِعُ میں لفظ يَدْفَعُ اس حالت میں کہ اس کے دو مفتوح حرفوں (یاء اور فاء) کے درمیان دال ساکن ہے (مکی بصری کے لیے) حق ہے (باقی يُدَافِعُ پڑھتے ہیں)

اور اَذِنَ میں (نافع عاصم بصری کے لیے) ہمزہ کا ضمہ عالی ہوا ہے۔ (یعنی اُذِنَ) ہاں مشائخ قراءت نے اس کو یاد رکھا ہے۔ (باقی کے لیے بفتح ہمزہ ہے)

اور يُقَاتِلُوْنَ کی تاء پر (نافع، شامی وحفص کے لیے) فتحہ کی بلندی عام ہوئی ہے۔ (یعنی يُقَاتَلُوْنَ باقی کے لئے بکسر تاء ہے)

اور لَهُدِّمَتْ میں (نافع مکی کے لیے) جس وقت کامیابی ہوئی تو اس کی دال خفیف ہوئی۔ (یعنی لَهُدِمَتْ باقی کے لیے مشدد ہے)۔

(٩٠٠) وَبَصْرِيُّ نِاهْلَكْنَا بِتَاءٍ وَضَمِّهَا

يَعُدُّوْنَ فِيْهِ الْغَيْبُ شَايَعَ دُخْلُلَا
د ش

وَبَصْرِیٌّ	اِهْلَکْنَا	بِتَاءٍ	وَضَمِّهَا
اور بصری	اِهْلَکْنَا	تاء کے ساتھ	اور اس کا ضمہ

یَعُدُّوْنَ	فِیْهِ	اَلْغَیْبُ	شَایَعَ	دُخْلُلَا
یَعُدُّوْنَ	اس میں	غیب	شائع ہوا	کثیر المداخلت

وَکَمْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَکْنَا هَا کو بصری نے اَهْلَکْتُهَا تاء مضمومہ کے ساتھ (اور باقی نے نون جمع متکلم کے ساتھ) پڑھا ہے۔

اور مِمَّا یَعُدُّوْنَ میں (حمزہ کسائی مکی کے لئے) یاءغیب (اور باقی کے لیے تاء خطاب تَعُدُّوْنَ) کثیر المداخلت ہو کر شائع ہوئی ہے۔

(۹۰۱) وَفِیْ سَبَاٍ حَرْفَانِ مَعْهَا مُعَاجِزِیْـ
ـنَ حَقٌّ بِلَا مَدٍّ وَفِی الْجِیْمِ ثَقَّلَا

حق

وَفِیْ	سَبَاٍ	حَرْفَانِ	مَعْهَا	مُعَاجِزِیْنَ
اور میں	السبا	دو لفظ	اس کے ساتھ	مُعَاجِزِیْنَ
حَقٌّ	بِلَا مَدٍّ	وَفِیْ	اَلْجِیْمِ	ثَقَّلَا
حق	مد کے بغیر	اور میں	جیم	مشدد ہوا

اور سورۂ سباء میں دو کلمے ہیں مع اس سورۂ حج کے مُعَاجِزِیْنَ کے یہ تینوں لفظ (مکی بصری کے لئے) بغیر الف کے حق ہیں اور جیم مشدد ہوا ہے۔ یعنی مُعَجِّزِیْنَ۔

(۹۰۲) وَالْاَوَّلُ مَعْ لُقْمَانَ یَدْعُوْنَ غَلَّبُوْا
غ
سِوٰی شُعْبَةٍ وَالْیَاءُ بَیْتِیْ جَمَّلَا

وَالْاَوَّلُ	مَعْ	لُقْمَانَ	يَدْعُوْنَ	غَلَّبُوْا
اور پہلا	ساتھ	لقمان	يَدْعُوْنَ	انہوں نے غالب کیا

سِوٰی شُعْبَةٍ	وَالْيَاءُ	بَيْتِيْ	جَمَّلَا
شعبہ کے سوا	اور یاء	بَيْتِيْ	جمیل بنادی

اور پہلا لفظ يَدْعُوْنَ یعنی اِنَّمَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مع سورۂ لقمان کے کہ اس میں شعبہ کے سوا (کوفیین بصری نے) صیغہ غائب کو غالب رکھا ہے۔(باقی تَدْعُوْنَ خطاب پڑھتے ہیں)۔ اور اول کی قید سے دوسرا یعنی اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نکل گیا کیونکہ وہ باتفاق صیغہ خطاب ہے۔

اور اس سورت میں ایک یاء اضافت بَيْتِيْ میں جمیل قرار دی گئی ہے۔

﴿یاء اضافت﴾ بَيْتِيْ لِلطَّآئِفِيْنَ: نافع۔ ہشام۔ حفص بالفتح۔ باقین بالاسکان

﴿یاءات زوائد﴾

شمار	یاءات	اثبات	حذف
۱	وَ الْبَادِ	مکی (حالین) ورش۔ بصری (وصلاً)	باقین (حالین)
۲	كَانَ نَكِيْرِ	ورش (وصلاً)	باقین (حالین)

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ (۹)

(۹۰۳) اَمَانَاتِهِمْ وَحِّدْ وَفِيْ سَالَ دَارِيًا
د

صَلَاتِهِمْ شَافٍ وَعَظْمًا كَذِيْ صِلَا
ش ك ص

اَمَانَاتِهِمْ	وَحِّدْ	وَفِيْ	سَالَ	دَارِيًا
اَمَانَاتِهِمْ	واحد پڑھ	اور میں	سَالَ	عالم

صَلَاتِهِمْ	شَافٍ	وَعَظْمًا	كَذِي صِلَا
صَلَاتِهِمْ	شافی	اور عَظْمًا	آگ والے کی طرح

(۹۰۴) مَعَ الْعَظْمِ وَاضْمُمْ وَاكْسِرِ الضَّمَّ حَقُّهُ
حق
بِتَنْبُتُ وَالْمَفْتُوحُ سِينَاءَ ذُلِّلَا
ذ

مَعَ الْعَظْمِ	وَاضْمُمْ	وَاكْسِرْ	اَلضَّمّ	حَقُّهُ
اَلْعَظْمِ کے ساتھ	اور تو ضمہ دے	اور کسرہ دے	ضمہ	اس کا حق

بِتَنْبُتُ	وَالْمَفْتُوحُ	سِينَاءَ	ذُلِّلَا
تَنْبُتُ میں	اور مفتوح	سَيْنَاءَ	آسان کیا گیا

اور اَمَانَاتِهِمْ کو یہاں اور معارج میں ایک عالم (مکی) کے لیے واحد (اَمَانَتِهِمْ اور باقی کے لیے جمع) پڑھو۔
اور (حمزہ کسائی کے لیے) عَلٰی صَلٰوتِهِمْ (توحید کے ساتھ اور باقی کے لیے جمع کے ساتھ صَلَوٰتِهِمْ) شافی ہے۔
اور لفظ عَظْمًا مع اَلْعَظْمِ کے یعنی فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ میں دونوں لفظ (شامی و شعبہ کے لیے عَظْمًا فَكَسَوْنَا الْعَظْمِ) ایک ذہین کی طرح واحد (اور باقی کے لیے جمع) پڑھو۔
اور تَنْبُتُ میں (مکی بصری کے لیے) تاء اول کو ضمہ دو اور باء مضموم کو کسرہ دو۔ (یعنی تُنْبِتُ اور باقی تاء اول کو فتحہ اور باء کو ضمہ دیتے ہیں)
اور سِيْنَاءَ (کوفیین شامی کے لیے) فتح سین کے ساتھ (سَيْنَاءَ اور باقی کے لیے کسر سین کے ساتھ) آسان کیا گیا ہے۔

(۹۰۵) وَضَمٌّ وَفَتْحٌ مُنْزَلًا غَيْرَ شُعْبَةٍ
وَنَوِّنْ تَتْرًا حَقُّهُ وَاكْسِرِ الْوِلَا
حق

وَضَمٌّ	وَفَتْحٌ	مُنْزَلًا	غَيْرَ شُعْبَةٍ
اور ضمہ	اور فتحہ	مُنْزَلًا	شعبہ کے علاوہ

وَنَوِّنَ	تَتْرًا	حَقُّهُ	وَاكْسِرْ	اَلْوِلَا
اور تنوین پڑھی	تَتْرًا	اس کا حق	اور تو کسرہ دے	قریب

(٩٠٦) وَاَنَّ ثَوٰى وَالنُّوْنَ خَفِّفْ كَفٰى وَتَهْـ

ث ك

جُرُوْنَ بِضَمٍّ وَاكْسِرِ الضَّمَّ اَجْمَلَا

ا

وَاَنَّ	ثَوٰى	وَالنُّوْنَ	خَفِّفْ	كَفٰى	وَتَهْجُرُوْنَ
وَاَنَّ	ثابت ہوا	اور نون	مخفف پڑھ	کافی ہوا	اور تَهْجُرُوْنَ

بِضَمٍّ	وَاكْسِرْ	اَلضَّمَّ	اَجْمَلَا
ضمہ کے ساتھ	اور تو کسرہ دے	ضمہ	جمیل

اور غیر شعبہ مُنْزَلًا کو ضم میم و فتح زاء کے ساتھ پڑھتے ہیں (اور شعبہ فتح میم و کسر زاء مَنْزِلًا پڑھتے ہیں)

اور تَتْرًى میں (مکی بصری کے لیے) نون تنوین کا حق ثابت ہے (باقی بغیر تنوین تَتْرٰى پڑھتے ہیں)

اور قریب ہی وَاَنَّ هٰذِهٖ کو (کوفیین کے لیے) مکسور پڑھو وہ کسرہ جو اِنَّ کے ہمزہ میں قائم ہوا ہے (باقی ہمزہ کو مفتوح اَنَّ پڑھتے ہیں) اور نون کو بحالیکہ وہ کافی ہوا (شامی کے لئے) خفیف پڑھو۔ (اَنْ باقی مشدد پڑھتے ہیں)

اور تَهْجُرُوْنَ (نافع کے لئے) ضم تاء کے ساتھ ہے اور جیم کے ضمہ کو کسرہ دو (یعنی تُهْجِرُوْنَ) بحالیکہ وہ جمیل ہے (باقی تاء کو مفتوح اور جیم کو مضموم پڑھتے ہیں)۔

(٩٠٧) وَفِىْ لَامِ لِلّٰهِ الْاَخِيْرَيْنِ حَذْفُهَا

وَفِى الْهَاۤءِ رَفْعُ الْجَرِّ عَنْ وَلَدِ الْعَلَا

وَفِیْ	لَامِ لِلّٰهِ	اَلْاٰخِیْرَیْنِ	حَذْفُهَا
اور میں	لِلّٰهِ کالام	آخری دو	اس کا حذف

وَفِیْ	اَلْهَآءِ	رَفْعُ الْجَرِّ	عَنْ	وَلَدِ الْعَلَا
اور میں	ھاء	جر کا رفع	سے	العلا کا بیٹا

اور سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ اخیرین یعنی دوسرے اور تیسرے میں لِلّٰهِ کے لام جر کا بصری سے حذف ثابت ہے۔ اور ھاء میں جر کی جگہ رفع ہے یعنی سَیَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ۔ (چنانچہ حسب تصریح علامہ دانی مصاحف بصرہ میں رسم یوں ہی ہے۔ اور باقی حجاز و شام کے مصاحف کے رسم کے مطابق لام جارہ اور ھاء کے جر کے ساتھ پڑھتے ہیں اور اَخِیْرَیْنِ کی قید سے اشارہ ہے کہ اول باجماع لام جر ہی کے ساتھ ہے یعنی سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ)۔

(۹۰۸) وَعَالِمُ خَفْضُ الرَّفْعِ عَنْ نَفَرٍ وَفَتْـ

ع نفر

ـحُ شِقْوَتُنَا وَامْدُدْ وَحَرِّكْهُ شُلْشُلَا

ش

وَ عَالِمُ	خَفْضُ الرَّفْعِ	عَنْ	نَفَرٍ	وَفَتْحُ
اور عَالِمُ	رفع کا جر	سے	جماعت	اور فتحہ

شِقْوَتُنَا	وَامْدُدْ	وَحَرِّكْهُ	شُلْشُلَا
شِقْوَتُنَا	اور تو مد کر	اور اسے حرکت دے	خفیف

اور عَالِمُ الْغَیْبِ میں ایک جماعت (مکی، بصری، شامی و حفص) سے میم مرفوع کا جر ثابت ہے (یعنی عَالِمِ باقی کے لیے مرفوع ہے)

اور شِقْوَتُنَا میں (حمزہ کسائی کے لئے) شین کا فتحہ ہے۔ اور قاف کو حرکت فتحہ دو۔ اور اس کے بعد الف پڑھو (یعنی شَقَاوَتُنَا) بحالیکہ یہ خفیف ہے (باقی کے لیے شِقْوَتُنَا ہے)

(۹۰۹) وَكَسْرُكَ سُخْرِيًّا بِهَا وَبِصَادِهَا
عَلٰى ضَمِّهٖ اَعْطٰى شِفَاءً وَاَكْمَلَا
ش ا

وَكَسْرُكَ	سُخْرِيًّا	بِهَا	وَبِصَادِهَا
اور تیرا کسرہ دینا	سُخْرِيًّا	اس میں	اور انکی صاد میں

عَلٰى	ضَمِّهٖ	اَعْطٰى	شِفَاءً	وَاَكْمَلَا
پر	اس کا ضمہ	بخشی	شفاء	اور کامل کیا

اور لفظ سُخْرِيًّا میں اس سورت میں اور صاد میں (نافع، حمزہ کسائی کے لئے) سین مضموم پر تیرے کسرہ پڑھنے نے شفا بخشی اور کامل کی ہے۔ (یعنی سِخْرِيًّا اور باقی سین مضموم پڑھتے ہیں۔ یاد رہے کہ سورۂ زخرف میں سُخْرِيًّا باجماع ضم سین کے ساتھ پڑھتے ہیں)۔

(۹۱۰) وَفِيْ اَنَّهُمْ كَسْرٌ شَرِيْفٌ وَتُرْجَعُوْ
ش
نَ فِي الضَّمِّ فَتْحٌ وَاكْسِرِ الْجِيْمَ وَاكْمُلَا

وَفِيْ	اَنَّهُمْ	كَسْرٌ	شَرِيْفٌ	وَتُرْجَعُوْنَ
اور میں	اَنَّهُمْ	کسرہ	شرف والا	اور تُرْجَعُوْنَ

فِيْ	اَلضَّمِّ	فَتْحٌ	وَاكْسِرْ	اَلْجِيْمَ	وَاكْمُلَا
میں	ضمہ	فتحہ	اور تو کسرہ دے	جیم	اور تو کامل ہوجا

اور اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ کے ہمزہ میں (حمزہ کسائی کے لیے اِنَّهُمْ) کسرہ باشراف ہے (باقی بفتح ہمزہ پڑھتے ہیں) اور نیز لَا تُرْجَعُوْنَ میں (حمزہ کسائی کے لیے) تاء مضموم پر فتحہ ہے۔ اور جیم کو کسرہ دو اور کامل ہو جاؤ۔ یعنی تَرْجِعُوْنَ۔

(۹۱۱) وَفِیْ قَالَ کَمْ قُلْ دُوْنَ شَكٍّ وَبَعْدَهٗ
د ش
شَفَا وَبِهَا يَاءٌ لَعَلِّیَ عُلِّلَا
ش

وَفِیْ	قَالَ کَمْ	قُلْ	دُوْنَ شَكٍّ	وَبَعْدَهٗ
اور میں	قَالَ کَمْ	قُلْ	شک کے بغیر	اور اس کے بعد
شَفَا	وَبِهَا	يَاءٌ	لَعَلِّیَ	عُلِّلَا
شفادی	اور اس میں	یاء	لَعَلِّیَ	دلیل سے ثابت کی گئی

اور قَالَ کَمْ میں (مکی حمزہ کسائی کے لئے) قُلْ کَمْ بغیر کسی شک کے ہے اور اس کے بعد یعنی قَالَ اِنْ لَّبِثْتُمْ میں (حمزہ کسائی کے لیے بصیغہ امر) قُلْ شافی ہوا ہے۔

اور اس سورت میں صرف لَعَلِّیْ کی یاء اضافت ہے جو دلیل سے ثابت کی گئی ہے۔ لَعَلِّیْ اَعْمَلُ عاصم۔ حمزہ۔ کسائی یاء کو ساکن اور باقین مفتوح پڑھتے ہیں۔

﴿نوٹ﴾ اس سورت میں یاء زائدہ کوئی نہیں ہے۔

سُوْرَةُ النُّوْرِ (۸)

(۹۱۲) وَحَقٌّ وَفَرَّضْنَا ثَقِيْلًا وَرَاْفَةٌ
حق
يُحَرِّكُهُ الْمَكِّیْ وَاَرْبَعُ اَوَّلَا

وَحَقٌّ	وَفَرَّضْنَا	ثَقِيْلًا	وَرَاْفَةٌ
اور حق	وَفَرَّضْنَا	ثقیل	اور رَاْفَةٌ

يُحَرِّكُهُ	اَلْمَكِّي	وَ اَرْبَعٌ	اَوَّلَا
اس کوحرکت دیتا ہے	مکی	اور اَرْبَعُ	پہلا

(۹۱۳) صِحَابٌ وَغَيْرُ الْحَفْصِ خَامِسَةُ الْاَخِـ
صحاب
يْـرُ اَنْ غَضِبَ التَّخْفِيْفُ وَالْكَسْرُ اُدْخِلَا
ا

صِحَابٌ	وَغَيْرُ الْحَفْصِ	خَامِسَةُ	اَلْاٰخِيْرُ
صحاب	اورحفص کے علاوہ	خَامِسَةُ	دوسرا
اَنْ غَضِبَ	اَلتَّخْفِيْفُ	وَالْكَسْرُ	اُدْخِلَا
اَنْ غَضِبَ	خفیف	اورکسرہ	داخل کیا گیا

(۹۱۴) وَيَرْفَعُ بَعْدُ الْجَرَّ يَشْهَدُ شَائِعٌ
ش
وَغَيْرِ اُولِي بِالنَّصْبِ صَاحِبُهُ كَلَا
ص ك

وَيَرْفَعُ	بَعْدُ	اَلْجَرَّ	يَشْهَدُ	شَائِعٌ
اوررفع دیتا ہے	بعد	جر	يَشْهَدُ	شائع ہے

وَ غَيْرِ اُولِي	بِالنَّصْبِ	صَاحِبُهُ	كَلَا
اور غَيْرِ اُولِي	نصب کے ساتھ	اس کا صاحب	یاد کیا

وَفَرَّضْنٰهَا بتشدید راء(مکی بصری کے لیے اور تخفیف راء باقی کے لیے وَفَرَضْنٰهَا) حق ہے۔
اورلفظ رَاْفَةٌ میں مکی ہمزہ کوحرکت فتح دیتے ہیں(یعنی رَاَفَةٌ باقی بسکون ہمزہ پڑھتے ہیں نیز یہ اختلاف صرف یہاں ہے۔حدید میں باتفاق بسکون ہمزہ ہے)

فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ میں لفظ اَرْبَعُ جو پہلا ہے مرموزین صحاب مرفوع (جیسا کہ اطلاق سے رفع کی طرف اشارہ ہے۔ اور باقی منصوب اَرْبَعَ) پڑھتے ہیں۔ (اور اول کی قید سے اشارہ ہے کہ دوسرا اَرْبَعَ باتفاق منصوب ہے)

اور حفص کے علاوہ دوسرے اَلْخَامِسَةُ کو مرفوع (اور حفص منصوب وَالْخَامِسَةَ) پڑھتے ہیں (اور پہلے وَالْخَامِسَةُ کے رفع میں اتفاق ہے)

اور اَنْ غَضِبَ کے نون میں تخفیف اور غَضِبَ کے ضاد میں کسرہ (نافع کے لیے) داخل کیا گیا ہے۔ (باقی اَنَّ کو مشدد و مفتوح اور غَضَبَ کو بفتح ضاد پڑھتے ہیں) اور نافع غَضِبَ کے بعد والے اسم الجلالہ مجرور کو رفع پڑھتے ہیں۔ (باقی مجرور پڑھتے ہیں یعنی نافع کے لیے اَنْ غَضِبَ اللّٰهُ اور باقین اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ پڑھتے ہیں)

اور يَشْهَدُ (حمزہ کسائی کے لئے) یاء تذکیر کے ساتھ اور باقی کے لیے (تَشْهَدُ تاء تانیث سے) شائع ہے۔

اور غَيْرِ اُولِی کی راء کو اس کے صاحب (شامی و شعبہ) نے نصب کے ساتھ یاد کیا ہے۔ (یعنی غَيْرَ اُولِی باقی جر کے ساتھ پڑھتے ہیں)۔

(۹۱۵) وَدُرِّيٌّ اكْسِرْ ضَمَّهُ حُجَّةٌ رِضَا
ح ر

وَفِيْ مَدِّهِ وَالْهَمْزِ صُحْبَتُهُ حَلَا
صحبۃ ح

رِضَا	حُجَّةٌ	ضَمَّهُ	اِكْسِرْ	وَ دُرِّيٌّ
پسندیدہ	دلیل	اس کا ضمہ	تو کسرہ دے	اور دُرِّيٌّ

حَلَا	صُحْبَتُهُ	وَالْهَمْزِ	مَدِّهِ	وَفِي
شیریں ہوا	اس کے دوست	اور ہمزہ	اس کا مد	اور میں

اور لفظ دُرِّيٌّ میں (بصری کسائی کے لیے) دال مضموم کو کسرہ دو (باقی مضموم پڑھتے ہیں) اور راء کے بعد اس میں یاء مدہ اور ہمزہ اس کے ہم صحبت (حمزہ کسائی شعبہ و بصری) قراء کے لیے شیریں ہوا ہے۔ (یعنی کل تین قراءتیں ہیں۔ دِرِّيْءٌ بروزن سِكِّيْنٌ بصری کسائی کے لئے دُرِّيْءٌ حمزہ و شعبہ کے لئے۔ دُرِّيٌّ باقی کے لئے)۔

(۹۱۶) يُسَبِّحُ فَتْحُ الْبَا كَذَا صِفْ وَيُوقَدُ الْ
مُؤَنَّثُ صِفْ شَرْعًا وَحَقٌّ تَفَعَّلَا

يُسَبِّحُ	فَتْحُ الْبَا	كَذَا	صِفْ	وَ يُوْقَدُ
يُسَبِّحُ	باء کافتحہ	اسی طرح	بیان کر	اور يُوْقَدُ
اَلْمُؤَنَّثُ	صِفْ	شَرْعًا	وَحَقٌّ	تَفَعَّلَا
مونث	بیان کر	واضح	اورحق	تَفَعَّلْ

يُسَبِّحُ لَهٗ میں باء کافتحہ (شامی وشعبہ کے لئے) بیان کرو۔(يُسَبِّحُ باقی کے لیے کسرہ باء ہے)
اور يُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ میں ایک طریقہ کے اعتبار سے (شعبہ حمزہ وکسائی کے لیے تُوْقَدُ) فعل مونث ہے۔اور صاحب حق (مکی بصری) نے تَوَقَّدَ بروزن تَفَعَّلَ پڑھا ہے۔باقی کے لیے يُوْقَدُ ہے)

دونوں کلمات کوملانے سے پانچ قراءتیں بنتی ہیں۔

(۱) دُرِّيٌّ تَوَقَّدَ مکی۔(۲) دُرِّيٌّ يُوْقَدُ نافع۔شامی۔حفص۔(۳) دُرِّيْءٌ تُوْقَدُ شعبہ۔حمزہ۔
(۴) دِرِّيْءٌ تَوَقَّدَ بصری (۵) دِرِّيْءٌ تُوْقَدُ کسائی۔

(۹۱۷) وَمَا نَوَّنَ الْبَزِّيْ سَحَابٌ وَرَفْعُهُمْ
لَدٰى ظُلُمَاتٍ جَرَّ دَارٍ وَاَوْصَلَا

وَمَا	نَوَّنَ	اَلْبَزِّيْ	سَحَابٌ	وَرَفْعُهُمْ
اورنہیں	تنوین دی	بزی	سَحَابٌ	اوران کا رفع
لَدٰى	ظُلُمَاتٍ	جَرَّ	دَارٍ	وَاَوْصَلَا
میں	ظُلُمَاتٍ	جردیا	عالم	اورپہنچایا

اور بزی نے سَحَابٌ پر تنوین نہیں پڑھی اور لفظ ظُلُمَاتٌ میں رفع کی بجائے ایک عالم (مکی) نے جر دیا اور ہم تک پہنچایا ہے (گویا تین قراءتیں ہوئیں (۱) سَحَابُ ظُلُمَاتٍ بزی کے لیے (۲) سَحَابٌ ظُلُمَاتٍ قنبل کے لیے (۳) سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ باقی کے لیے)

(۹۱۸) كَمَا اسْتُخْلِفَ اضْمُمْهُ مَعَ الْكَسْرِ صَادِقًا

وَفِي يُبْدِلَنَّ الْخِفُّ صَاحِبُهُ دَلَا

كَمَا اسْتَخْلَفَ	اُضْمُمْهُ	مَعَ الْكَسْرِ	صَادِقًا
كَمَا اسْتَخْلَفَ	تو اسے ضمہ دے	کسرہ کے ساتھ	سچا

وَفِي	يُبْدِلَنَّ	الْخِفُّ	صَاحِبُهُ	دَلَا
اور میں	يُبْدِلَنَّ	خفیف	اس کا دوست	ڈول نکالا

كَمَا اسْتَخْلَفَ میں (شعبہ کے لئے) تاء کو مضموم مع کسرہ لام کے پڑھو بحالیکہ تم بڑے سچے ہو۔ (یعنی كَمَا اسْتُخْلِفَ باقی دونوں پر فتحہ پڑھتے ہیں)

اور لَيُبَدِّلَنَّ کی دال کو خفیف اور باء کو ساکن پڑھنے والا (یعنی لَيُبْدِلَنَّ شعبہ و مکی کے لئے) کامیاب ہوا ہے۔ باقی باء پر فتحہ اور دال کو مشدد پڑھتے ہیں۔

(۹۱۹) وَثَانِي ثَلَاثَ ارْفَعْ سِوَى صُحْبَةٍ وَقِفْ

وَلَا وَقْفَ قَبْلَ النَّصْبِ اِنْ قُلْتَ اُبْدِلَا

وَثَانِي	ثَلَاثَ	اِرْفَعْ	سِوَى صُحْبَةٍ	وَقِفْ
اور دوسرا	ثَلَاثَ	تو رفع دے	دوستوں کے سوا	اور وقف کر

وَلَا وَقْفَ	قَبْلَ النَّصْبِ	اِنْ قُلْتَ	اُبْدِلَا
اور وقف نہیں ہے	نصب سے پہلے	اگر تو کہے	بدل بنایا گیا

اورلفظ ثَلَاثُ دوسرے میں صحبہ کے سوا کے لیے رفع (اور صحبہ کے لیے نصب ثَلَاثَ) پڑھو۔(اور پہلے لفظ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ میں باتفاق نصب ہے)اور مرفوع پڑھنے میں اس کے ماقبل یعنی مِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ پر وقف کرو۔ (کیونکہ ثَلٰثُ سے نیا جملہ شروع ہے)اورنصب پڑھنے کے وقت میں ماقبل پر وقف نہیں۔اگر یہ کہو کہ ثَلَاثَ عَوْرَاتٍ ماقبل یعنی ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سے بدل ہے(لیکن اگر فعل محذوف اِتَّقُوْا مفعول قرار دیا جائے یعنی اِتَّقُوْا اَوْقَاتٍ ثَلَاثَ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ تو نصب پڑھنے میں بھی ماقبل پر وقف حسن ہی ہوگا)۔

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ (۷)

۹۲۰ وَنَاْكُلُ مِنْهَا النُّوْنُ شَاعَ وَجَزْمُنَا

ش

وَيَجْعَلُ بِرَفْعٍ دَلَّ صَافِيْهِ كُمَّلَا

ك ص د

وَجَزْمُنَا	شَاعَ	اَلنُّوْنُ	وَ نَاْكُلُ مِنْهَا
اور ہمارا جزم دینا	شائع ہوا	نون	اور نَاْكُلُ مِنْهَا

كُمَّلَا	صَافِيْهِ	دَلَّ	بِرَفْعٍ	وَيَجْعَلُ
کمال رکھنے والے	اس کے پاکیزہ	رہنمائی کی	رفع کے ساتھ	وَيَجْعَلُ

لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا میں (حمزہ کسائی سے نَاْكُلُ) نون جمع متکلم شائع ہوا ہے۔

اور وَ يَجْعَلُ لَّكَ قُصُوْرًا میں (مکی شعبہ شامی کے لیے) بجائے جزم کے رفع ہے جس کے پاکیزہ قاری نے بکمال راہنمائی کی ہے۔یعنی وَيَجْعَلُ لَكَ۔

۹۲۱ وَنَحْشُرُ يَا دَارٍ عَلَا فَيَقُوْلُ نُوْ

ع د

نَ شَامٍ وَ خَاطِبْ تَسْتَطِيْعُوْنَ عُمَّلَا

ع

وَنَحْشُرُ	يَا دَارِ	عَلَا	فَيَقُوْلُ
اور نَحْشُرُ	عالم کی یاء	بلند ہوئی	فَيَقُوْلُ
نُوْنَ شَامٍ	وَ خَاطِبْ	تَسْتَطِيْعُوْنَ	عُمَّلَا
شامی کا نون	اور خطاب پڑھ	تَسْتَطِيْعُوْنَ	عمل کرنے والا

اور وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ میں یاء غائب ایک عالم (مکی حفص) کے لیے عالی ہوئی (باقی کے لئے نون جمع متکلم ہے یعنی نَحْشُرُهُمْ)

فَيَقُوْلُ ءَ اَنْتُمْ میں شامی کے لیے نون جمع متکلم ہے (یعنی فَنَقُوْلُ باقی کے لیے یاء غیب ہے)

اور فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ کو ایک کثیر العمل (حفص) کے لئے مخاطب (باقی کے لیے غائب يَسْتَطِيْعُوْنَ) پڑھو۔

(۹۳۲) وَنُــزِّلَ زِدْهُ الــنُّــوْنَ وَارْفَــعْ وَخِفَّ وَالْ
مَلَائِــكَةُ الْــمَــرْفُــوْعُ يُــنْــصَــبُ دُخْــلُلَا

وَ نُزِّلَ	زِدْهُ	اَلنُّوْنَ	وَارْفَعْ	وَخِفَّ
اور نُزِّلَ	تو اسے زیادہ کر	نون	اور تو رفع دے	اور خفیف پڑھ

وَالْمَلَائِكَةُ	اَلْمَرْفُوْعُ	يُنْصَبُ	دُخْلُلَا
اور اَلْمَلَائِكَةُ	مرفوع	نصب دیا جاتا ہے	کثیر المداخلت

اور نُــزِّلَ میں ایک نون کا اضافہ کرو۔ اور لام کو مرفوع پڑھو اور زاء کو خفیف پڑھو۔ اور ایک کثیر المداخلت قاری (مکی) کے لئے اَلْمَلَائِكَةُ مرفوع کو نصب دیا جاتا ہے (حاصل یہ کہ وَ نُنْزِلُ الْمَلَائِكَةَ مکی کے لئے ہے۔ اور وَنُـزِّلَ الْمَلَائِكَةُ باقی کے لئے۔)

(۹۲۳) تَشَقَّقُ خِفُّ الشِّيْنِ مَعَ قَافَ غَالِبٌ
غ
وَيَأْمُرُ شَافٍ وَاجْمَعُوْا سُرُجًا وِلَا
ش

تَشَقَّقُ	خِفُّ الشِّيْنِ	مَعَ قَاف	غَالِبٌ
تَشَقَّقُ	شین کی تخفیف	قاف کے ساتھ	غالب

وَ يَأْمُرُ	شَافٍ	وَاجْمَعُوْا	سُرُجًا	وِلَا
اور يَأْمُرُ	شافی ہے	اور جمع پڑھو	سُرُجًا	اتباع کرنے والا

اور تَشَــقَّــقُ میں یہاں اور سورۂ قاف میں (کوفیین وبصری کے لئے) شین میں خفت غالب ہے۔ (باقی کے لئے بتشدید شین تَشَّقَّقُ ہے)

اور (حمزہ کسائی کے لیے) لِمَا يَأْمُرُنَا میں یاء غیبت (اور باقی کے لیے تاء خطاب تَأْمُرُنَا) شافی ہے۔

اور متصلاً ہی لفظ سُرُجًا کو (حمزہ کسائی کے لئے) جمع پڑھو۔ (باقی سِرَاجًا واحد پڑھتے ہیں)۔

(۹۲۴) وَلَمْ يَقْتِرُوْا اضْمُمْ عَمَّ وَالْكَسْرَ ضُمَّ ثِقْ
ث عم
يُضَاعَفْ وَيَخْلُدْ رَفْعُ جَزْمٍ كَذِيْ صِلَا
ص ك

وَلَمْ يَقْتِرُوْا	اُضْمُمْ	عَمَّ	وَالْكَسْرَ	ضُمَّ	ثِقْ
وَلَمْ يَقْتِرُوْا	تو ضمہ دے	عام ہوا	اور کسرہ	ضمہ دے	یقین کر

يُضَاعَفْ	وَ يَخْلُدْ	رَفْعُ جَزْمٍ	كَذِيْ صِلَا
يُضَاعَفْ	اور يَخْلُدْ	جزم کا رفع	آگ والے کی طرح

وَلَمْ يَقْتُرُوْا میں یاء کو (نافع شامی کے لئے) ضمہ دو کہ عام ہوا ہے (باقی کے لئے فتحہ ہے) اور تاء میں کسرہ کی جگہ (کوفیین کے لیے) ضمہ پڑھو (اور) یقین کرو (باقی کے لئے تاء مکسور ہے لہٰذا تین قرآئتیں ہوئیں (۱) يُقْتِرُوْا نافع۔ شامی

(۲)یَقْتُرُوا عاصم۔حمزہ۔کسائی۔(۳)یَقْتِرُوا مکی۔بصری)

یُضَاعَفُ اور یَخْلُدْ میں (شامی شعبہ کے لیے) جزم کی بجائے ایک ذہانت والے کے مثل رفع دیا گیا ہے۔(یعنی یُضَاعَفُ اور یَخْلُدُ باقی مجزوم پڑھتے ہیں)۔

(۹۲۵) وَوَحَّدَ ذُرِّيَّاتِنَا حِفْظُ صُحْبَةٍ
ح صحبه
وَيَلْقَوْنَ فَاضْمُمْهُ فَحَرِّكْ مُثَقِّلَا

وَ وَحَّدَ	ذُرِّيَّاتِنَا	حِفْظُ صُحْبَةٍ
اور واحد پڑھا	ذُرِّيَّاتِنَا	دوستوں کی حفاظت

وَ يَلْقَوْنَ	فَاضْمُمْهُ	فَحَرِّكْ	مُثَقِّلَا
اور یَلْقَوْنَ	پس اسے ضمہ دے	پس حرکت دے	مشدد پڑھنے والا

(۹۲۶) سِوَى صُحْبَةٍ وَالْيَاءُ قَوْمِي وَلَيْتَنِي
صحبه
وَكَمْ لَوْ وَلَيْتٍ تُورِثُ الْقَلْبَ أَنْصُلَا

سِوَى صُحْبَةٍ	وَالْيَاءُ	قَوْمِي	وَ لَيْتَنِي
ساتھیوں کے علاوہ	اور یاء	قَوْمِي	اور لَيْتَنِي

وَكَمْ	لَوْ	وَلَيْتٍ	تُورِثُ	اَلْقَلْبَ	أَنْصُلَا
اور کتنے	اگر	اور کاش	مالک بناتی ہیں	دل	تیروں کی نوکیں

اور محفوظ رکھنے والے چند دوستوں (بصری، حمزہ، کسائی اور شعبہ) نے ذُرِّيَّتِنَا کو واحد (یعنی ذُرِّيَّتِنَا اور باقی نے جمع) پڑھا ہے۔

اور يُلَقَّوْنَ کو مرموزین صحبہ کے علاوہ کے لیے یاء کو ضمہ اور لام کو حرکت فتحہ دو۔ بحالیکہ قاف کو مشدد پڑھ رہے ہو۔(اور

صحبہ یَلْقَوْنَ پڑھتے ہیں)

اور یاءاضافت لفظ قَوْمِیْ اور لَیْتَنِیْ میں ہیں اور کتنے ہی ''اگر'' اور'' کاش'' (میں ایسے لغومنصوبے ہوتے ہیں جو) دل میں (دکھ کے) تیروں کو پیدا کرتے ہیں۔

﴿نوٹ﴾ آخری مصرعہ میں صحیح مسلم کی ایک حدیث کی طرف اشارہ ہے فرمایا گیا ہے: ''ان اصابك شيء فلا تقل لو انى فعلت ولكن قل قدر الله وما شاء فعل فان لو تفتح عمل الشيطان.'' یعنی اگر تجھے کوئی مصیبت پیش آئے تو یہ نہ کہہ اگر میں یہ نہ کرتا یوں ہوتا۔ کیونکہ اللہ نے تقدیر و مشیت میں وہی مقرر فرمایا تھا جو ہوا۔ اس قسم کا ''اگر'' شیطانی کاموں کا دروازہ کھولتا ہے۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات	فتح	اسکان
۱	قَوْمِی اتَّخَذُوْا	نافع۔ بزی۔ بصری	باقین
۲	یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ	بصری	باقین

﴿نوٹ﴾ اس سورت میں کوئی یاء زائدہ نہیں۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ (۵)

(۹۲۷) وَفِیْ حَاذِرُوْنَ الْمَدُّ مَا ثُلَّ فَارِهِیْـ
ث م

ـنَ ذَاعَ وَخَلْقُ اضْمُمْ وَحَرِّكْ بِهِ الْعُلَا
ذ

وَفِی	حَاذِرُوْنَ	اَلْمَدُّ	مَا ثُلَّ	فَارِهِیْنَ
اور میں	حَاذِرُوْنَ	مد	نہیں گرایا گیا	فَارِهِیْنَ

ذَاعَ	وَخَلْقُ	اُضْمُمْ	وَحَرِّكْ	بِهٖ	اَلْعُلَا
شائع ہوا	اور خَلْقُ	تو ضمہ دے	اور حرکت دے	اسکے ساتھ	بلند

(۹۲۸) کَـمَـا فِـیْ نَـدٍ وَالْاَیْـکَۃِ اللَّامُ سَـاکِـنٌ

ک ف ن

مَـعَ الْـهَـمْـزِ وَاخْـفِـضْـهُ وَفِـیْ صَـادَ غَـیْـطَلَا

غ

كَمَا	فِيْ	نَدٍ	وَ الْاَيْكَةِ	اَللَّامُ	سَاكِنٌ
جیسا کہ	میں	تری	اور اَلْاَیْکَۃِ	لام	ساکن

مَعَ الْهَمْزِ	وَاخْفِضْهُ	وَفِيْ	صَادَ	غَيْطَلَا
ہمزہ کے ساتھ	اور تو اسے جر دے	اور میں	ص٘	گنجان درخت

یعنی (ابن ذکوان کوفیین کے لیے) حَـاذِرُوْنَ میں حاء کے بعد الف مدہ گرایا نہیں گیا (باقی کے لئے حَـذِرُوْنَ بلا الف ہے)

اسی طرح فَارِهِیْنَ (کوفیین شامی کے لیے مع الالف اور باقی کے لیے فَرِهِیْنَ بلا الف) شائع ہوا ہے۔

اور اِنْ هٰذَا اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِیْنَ میں لفظ خُلُقُ کی خاء کو (نافع شامی حمزہ عاصم کے لیے) ضمہ دو۔ اور ضمہ ہی کے ساتھ لام کو بھی حرکت دو۔ جیسا کہ یہ بلند قراءت بڑی شادابی میں ہے۔ (باقی خاء کو فتحہ اور لام کو ساکن یعنی خَلْقُ پڑھتے ہیں)

اور یہاں اور صاد میں لفظ اَلْاَیْکَۃِ میں (کوفیین وبصری کے لیے) لام تعریف ساکن ہے۔ اس کے بعد ہمزہ مفتوحہ ہے اور آخر میں تاء کو مجرور پڑھو۔ بحالیکہ تم کثیر الخیر ہو (باقی کے لیے لَیْـکَۃَ بروزن طَـلْـحَۃَ لام مفتوحہ بغیر ہمزۂ وصلیہ کے اور اس کے بعد بغیر ہمزہ قطعیہ مفتوحہ کے تاء مفتوحہ کے ساتھ ہے)

﴿نوٹ﴾ یاد رہے کہ سورۂ ق وحجر میں باتفاق الف مع اسکان لام اس کے بعد ہمزہ مفتوحہ اور تاء کے جر کے ساتھ ہے۔

(۹۲۹) وَفِـیْ نَـزَّلَ التَّـخْـفِـیْفُ وَالـرُّوْحُ وَالْاَمِیْـ

ـنُ رَفْـعُـهُـمَـا عُـلُـوْ سَـمَـا وَ تَـبَـجَّلَا

ع سما

وَفِيْ	نَزَّلَ	اَلتَّخْفِيْفُ	وَ الرُّوْحُ	وَ الْاَمِيْنُ
اور میں	نَزَّلَ	خفیف	اور اَلرُّوْحُ	اور اَلْاَمِیْنُ

رَفْعُهُمَا	عُلُوٌّ	سَمَا	وَ تَبَجَّلَا
ان دونوں کا رفع	بلندی	عالی ہوئی	اورعزت والی ہوئی

اور نَزَّلَ میں (حفص، نافع، مکی، بصری کے لئے نَزَلَ) زاء مخفف ہے۔

اور اَلرُّوْحُ اور اَلْاَمِیْنُ دونوں پر رفع ایسی بلندی ہے جو عالی ومحترم ہوئی ہے (یعنی نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ اور باقی زاء کو مشدد اور اَلرُّوْحَ اور اَلْاَمِیْنَ کو منصوب یعنی نَزَّلَ بِهِ الرُّوْحَ الْاَمِیْنَ پڑھتے ہیں)۔

(٩٣٠) وَاَنِّثْ يَكُنْ لِلْيَحْصَبِيْ وَارْفَعْ اٰيَةً
وَفَا فَتَوَكَّلْ وَاوُ ظَمْاٰنِهِ حَلَا
ظ ح

وَاَنِّثْ	يَكُنْ	لِلْيَحْصَبِيْ	وَارْفَعْ	اٰيَةً
اور مونث پڑھ	يَكُنْ	یحصبی کیلئے	اور تو رفع دے	اٰيَةٌ

وَفَا فَتَوَكَّلْ	وَاوُ	ظَمْاٰنِهِ	حَلَا
اور فَتَوَكَّلْ کی فاء	واو	اپنا پیاسا	شیریں ہوئی

اور اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً میں يَكُنْ کو شامی کے لئے مؤنث (یعنی تَكُنْ باقی کے لیے مذکر) پڑھو اور اٰيَةٌ پر رفع (یعنی شامی کے لیے اَوَلَمْ تَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةٌ اور باقی کے لیے نصب اٰيَةً) پڑھو۔

اور فَتَوَكَّلْ کی فاء اپنے پیاسے کے لئے (یعنی کوفیین مکی بصری کے لیے) واو ہو کر شیریں ہوئی ہے۔ (یعنی وَتَوَكَّلْ اور نافع وشامی کے لیے فاء کے ساتھ ہے)۔

(٩٣١) وَيَا خَمْسُ اَجْرِيْ مَعْ عِبَادِيْ وَلِيْ مَعِيْ
مَعًا مَعْ اَبِيْ اِنِّيْ مَعًا رَبِّيَ انْجَلَا

وَيَا	خَمْسُ	اَجْرِيْ	مَعْ	عِبَادِيْ	وَلِيْ	مَعِيْ
اور یاء	پانچ	اَجْرِيْ	ساتھ	عِبَادِيْ	اور لِيْ	مَعِيْ

مَعًا	مَعْ	اَبِیْ	اِنِّیْ	مَعًا	رَبِّیَ	اِنْجَلَا
دونوں	ساتھ	اَبِیْ	اِنِّیْ	دونوں	رَبِّیَ	ظاہر ہوئیں

اور یاءات اضافت اَجْرِیْ میں پانچ جگہ مع عِبَادِیْ اور لِیْ کے اور مع مَعِیْ کے دو جگہ اور اَبِیْ اور اِنِّیْ کے دو جگہ۔ اور مع رَبِّیْ کے ان سب میں منکشف ہوئی ہیں۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات	فتح	اسکان
۱تا۵	اَجْرِیْ اِلَّا	نافع۔بصری۔شامی۔حفص	باقین
۶	بِعِبَادِیْ اِنَّكُمْ	نافع	باقین
۷	عَدُوٌّ لِّیْ اِلَّا	نافع۔بصری	باقین
۸	مَعِیَ رَبِّیْ	حفص	باقین
۹	وَمَنْ مَّعِیَ	ورش۔حفص	باقین
۱۰	لِاَبِیْ اِنَّهٗ	نافع۔بصری	باقین
۱۱۔۱۲	اِنِّیْ اَخَافُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۱۳	رَبِّیْ اَعْلَمُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین

﴿نوٹ﴾ اس سورت میں یاء زائدہ کوئی نہیں ہے۔

سُوْرَةُ النَّمْلِ (۱۳)

(۹۳۲) شِهَابٍ بِنُوْنٍ ثِقْ وَقُلْ يَاْتِيَنَّنِیْ

دَنَا مَكُثْ افْتَحْ ضَمَّةَ الْكَافِ نَوْفَلَا

شِهَابٍ	بِنُوْنٍ	ثِقْ	وَقُلْ	يَاتِيَنَّنِيْ
شِهَابٍ	نون کے ساتھ	یقین کر	اور تو کہہ	يَاتِيَنَّنِيْ

دَنَا	مَكُثَ	اِفْتَحْ	ضَمَّةَ الْكَافِ	نَوْفَلَا
قریب ہوا	مَكُثَ	تو فتحہ دے	کاف کا ضمہ	سخی

بِشِهَابٍ قَبَسٍ میں شِهَابٍ کو (کوفیین کے لیے) نون تنوین کے ساتھ (اور باقی کے لیے بغیر تنوین کے شِهَابِ) یقین کرو۔

اور کہو کہ اَوْلَيَاْتِيَنِّيْ (مکی کے لیے دو نونوں کے ساتھ ہے۔ پہلا مشددہ مفتوحہ دوسرا مخففہ مکسورہ یعنی اَوْلَيَاْتِيَنَّنِيْ باقی کے لیے ایک نون مشددہ مکسورہ) قریب ہوا ہے۔

فَمَكَثَ میں کاف کے ضمہ کو (عاصم کے لیے) فتحہ دو (اور باقی کے لیے مضموم فَمَكُثَ پڑھو) بحالیکہ تم بڑے سخی ہو۔

(۹۳۳) مَعًا سَبَاَ افْتَحْ دُوْنَ نُوْنٍ حِمًى هُدًى
وَسَكِّنْهُ وَانْوِ الْوَقْفَ زُهْرًا وَمَنْدَلَا

مَعًا	سَبَاَ	اِفْتَحْ	دُوْنَ نُوْنٍ	حِمًى هُدًى
دونوں	سَبَاَ	تو فتحہ دے	نون کے بغیر	ہدایت کی حمایت والا

وَسَكِّنْهُ	وَانْوِ	اَلْوَقْفَ	زُهْرًا	وَمَنْدَلَا
اور تو اسے ساکن کر	اور تو نیت کر	وقف	روشن	اور خوشبودار

لفظ سَبَاَ یہاں اور سورۂ سباء میں دونوں کو بغیر نون تنوین کے (بصری اور بزی کے لیے) ہمزہ کو فتحہ دو۔ بحالیکہ ہدایت کی رو سے اس کی حمایت کی گئی ہے۔ اور (قنبل کے لئے سَبَاْ) ہمزہ کو ساکن پڑھو۔ اور وصل میں وقف کی نیت کرو۔ درآں حالیکہ یہ لغت بھی روشن اور خوشبودار ہے۔ (یعنی وصل میں وقف کے احکام جاری کرنا بھی بعض لغات میں فصیح ہے اسی لیے قنبل وصل میں ہمزہ کو ساکن پڑھتے ہیں۔ باقی ہمزہ کو مکسور و منون سَبَاٍ پڑھتے ہیں)

٩٣٤ اَلَا يَسْجُدُوْا رَاوٍ وَقِفْ مُبْتَلًى اَلَا
وَيَا وَاسْجُدُوْا وَابْدَاْهُ بِالضَّمِّ مُوْصِلَا

اَلَا يَسْجُدُوْا	رَاوٍ	وَقِفْ	مُبْتَلًى	اَلَا
اَلَا يَسْجُدُوْا	راوی	اور وقف کر	آزمایا ہوا	اَلَا
وَيَا	وَ اسْجُدُوْا	وَابْدَاْهُ	بِالضَّمِّ	مُوْصِلَا
اور یاء	اور اُسْجُدُوْا	اور ابتداء کر اس سے	ضمہ کے ساتھ	وصلی لانے والا

٩٣٥ اَرَادَ اَلَا يَاهٰؤُلَاءِ اسْجُدُوْا وَقِفْ
لَهُ قَبْلَهُ وَالْغَيْرُ اَدْرَجَ مُبْدِلَا

اَرَادَ	اَلَا	يَا	هٰؤُلَاءِ اسْجُدُوْا	وَقِفْ
مراد لیا	اَلَا	يَا	هٰؤُلَاءِ اسْجُدُوْا	اور وقف کر
لَهُ	قَبْلَهُ	وَالْغَيْرُ	اَدْرَجَ	مُبْدِلَا
اسکے لیے	اس سے پہلے	اور ماسوا	داخل کر دیا	بدل بنانے والا

٩٣٦ وَقَدْ قِيْلَ مَفْعُوْلًا وَاَنْ اَدْغَمُوْا بِلَا
وَلَيْسَ بِمَقْطُوْعٍ فَقِفْ يَسْجُدُوْا وَلَا

وَقَدْ	قِيْلَ	مَفْعُوْلًا	وَ اَنْ	اَدْغَمُوْا	بِلَا
اور تحقیق	کہا گیا	مفعول	اور اَنْ	انہوں نے ادغام کیا	لَا میں

وَ لَیْسَ	بِمَقْطُوْعٍ	فَقِفْ	یَسْجُدُوْا	وَلَا
اور نہیں ہے	مقطوع	پس وقف کر	یَسْجُدُوْا	اور لَا

ایک راوی (کسائی) نے اَلَایَسْجُدُوْا (بتخفیف لام) پڑھا ہے (گویا اَلَا حرف تنبیہ ہے۔ جو جملہ ندائیہ پر داخل ہوا ہے۔ کیونکہ اس قراءت پر یَسْجُدُوْا اصل میں یَا اُسْجُدُوْا اور حرف ندا کا منادیٰ لفظ قَوْمِ محذوف ہے) لہٰذا اضطرار کی حالت میں اَلَا اور یاء اور اُسْجُدُوْا تینوں پر وقف کر سکتے ہو۔ اور اُسْجُدُوْا سے ابتدا کرو تو ہمزہ وصلیہ مضمومہ کے ساتھ کرو۔

یعنی مطلب ہے اَلَا یَاهٰٓؤُلَآءِ اسْجُدُوْا اور اَلَا سے ماقبل یعنی لَا یَهْتَدُوْنَ پر وقف تام کرو (کیونکہ اس کا ماقبل سے کوئی تعلق نہیں) اور باقی نے اس کو ماقبل لَا یَهْتَدُوْنَ میں داخل کیا ہے۔ اور بدل بنایا ہے (یعنی باقی جو اَلَّا یَسْجُدُوْا پڑھتے ہیں وہ لَا یَهْتَدُوْنَ سے بدل بناتے ہیں) اور کہا گیا ہے کہ اَلَّا یَسْجُدُوْا ماقبل کا مفعول ہے (یعنی منصوب بنزع الخافض ہے جو اصل میں لِئَلَّا یَسْجُدُوْا ہے) اور ان حضرات نے اَنْ کا لَا میں ادغام کیا ہے اور چونکہ اَنْ اور لَا مقطوع مرسوم نہیں اس لئے صرف یَسْجُدُوْا یا لَا پر وقف کر سکتے ہو۔ (اَنْ پر نہیں) اور باقین اَلَّا یَسْجُدُوْا پڑھتے ہیں۔

﴿نوٹ﴾ مفعول سے ناظم" کی مراد مفعول لہٗ ہے۔ بعض نے مفعول بہٖ بھی بتایا ہے۔ اس صورت میں لَا یَهْتَدُوْنَ کا حرف نفی زائد ہوگا۔

(۹۳۷) وَیُخْفُوْنَ خَاطِبْ یُعْلِنُوْنَ عَلٰی رِضًا

ع　ر

تُمِدُّوْنَنِی الْاِدْغَامُ فَازَ فَثَقَّلَا

ف

وَ یُخْفُوْنَ	خَاطِبْ	یُعْلِنُوْنَ	عَلٰی	رِضًا
اور یُخْفُوْنَ	تو خطاب پڑھ	یُعْلِنُوْنَ	پر	پسندیدہ

تُمِدُّوْنَنِی	اَلْاِدْغَامُ	فَازَ	فَثَقَّلَا
تُمِدُّوْنَنِی	ادغام	کامیاب ہوا	پس اس نے مشدد کر دیا

اور (حفص کسائی کے لیے) مَا یُخفُوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ دونوں کو تاء خطاب سے ایک پسندیدہ صورت پر پڑھو۔ (یعنی مَا تُخفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ باقی کے لیے غائب ہیں)

اور اَتُمِدُّوْنَنِي میں (حمزہ کے لئے) ادغام کامیاب ہوا۔ پس حمزہ نے دونوں نونوں میں ادغام کر کے ایک نون مشددہ مکسورہ پڑھا ہے (اَتُمِدُّوْنَنِيْ باقی کے لیے بلا ادغام دونون ہیں)۔

(۹۳۸) مَعَ السُّوْقِ سَاقَیْهَا وَسُوْقِ اهْمِزُوْا زَكَا
وَوَجْهٌ بِهَمْزٍ بَعْدَهُ الْوَاوُ وُكِّلَا

زَكَا	اِهْمِزُوْا	وَسُوْقِ	سَاقَیْهَا	مَعَ السُّوْقِ
پاک ہوا	تم ہمزہ پڑھو	اور سُوْقِ	سَاقَیْهَا ٭	اَلسُّوْقِ کے ساتھ
وُكِّلَا	اَلْوَاوُ	بَعْدَهُ	بِهَمْزٍ	وَوَجْهٌ
سپرد کی گئی	واو	اس کے بعد	ہمزہ کے ساتھ	اور وجہ

سَاقَیْهَا یہاں مع اَلسُّوْقِ (ص) اور سُوْقِهٖ (فتح) کے۔ ان تینوں میں (قنبل کے لیے) سین کے بعد ہمزہ پڑھو (یعنی سَأْقَیْهَا۔ اَلسُّؤْقِ اور سُؤْقِهٖ) کیونکہ یہ بھی پاکیزہ لغت ہے۔ اور (قنبل کے لیے) ایک وجہ اور بھی ہے (جو صرف اَلسُّوْقِ اور سُوْقِهٖ میں ہے) اس وجہ میں ہمزہ کے بعد واو سپرد کی گئی ہے یعنی اَلسُّؤُوْقِ اور سُؤُوْقِهٖ۔

(۹۳۹) نَقُوْلَنَّ فَاضْمُمْ رَابِعًا وَنُبَیِّتَـ
ـنَّهُ وَمَعًا فِي النُّوْنِ خَاطِبْ شَمَرْدَلَا

وَنُبَیِّتَنَّهُ	رَابِعًا	فَاضْمُمْ	نَقُوْلَنَّ
اور نُبَیِّتَنَّهُ	چوتھا	پس تو ضمہ دے	نَقُوْلَنَّ

شَمَرْدَلَا	خَاطِبْ	اَلنُّوْنِ	فِي	وَمَعًا
جلدی کرنے والا	خطاب پڑھ	نون	میں	اور دونوں

اور نَقُوْلَنَّ میں (حمزہ کسائی کے لئے) ایسے ہی لَنُبَيِّتَنَّهٗ میں چوتھے حرف (یعنی لام اور تاء) کو مضموم پڑھو۔ نیز دونوں میں بجائے نون کے ایک سریع الفہم کے لیے تاء خطاب پڑھو۔ (یعنی لَتُبَيِّتُنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَتَقُوْلُنَّ باقی کے لیے دونوں صیغہ جمع متکلم ہیں اور چوتھا حرف مفتوح ہے یعنی لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَ اَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ)۔

٩٤٠ وَمَعْ فَتْحِ اَنَّ النَّاسَ مَا بَعْدَ مَكْرِهِمْ

لِكُوْفٍ وَاَمَّا يُشْرِكُوْنَ نَدٍ حَلَا

ن ح

بَعْدَ مَكْرِهِمْ	مَا	اَنَّ النَّاسَ	وَمَعْ فَتْحِ
مَكْرِهِمْ کے بعد	جو	اَنَّ النَّاسَ	اور فتحہ کے ساتھ
حَلَا	نَدٍ	وَ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ	لِكُوْفٍ
شیریں ہوا	تر	اور اَمَّا يُشْرِكُوْنَ	کوفیین کیلئے

اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا مع اس کے جو مَكْرِهِمْ کے بعد ہے۔ یعنی عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا ان دونوں میں اَنَّ اور اَنَّا کوفیین کے لیے بفتح ہمزہ ہے۔ (باقی کے لیے بکسر ہمزہ اِنَّ اور اِنَّا ہے)

اور اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ایسے قاری کے لیے ہے جو شاداب و مزین ہے (یعنی عاصم و بصری کے لئے بالغیب ہے۔ جیسا کہ اطلاق سے اشارہ ہے اور باقی کے لئے تُشْرِكُوْنَ بالخطاب ہے)۔

٩٤١ وَشَدِّدْ وَصِلْ وَامْدُدْ بَلِ ادَّارَكَ الَّذِىْ

ا

ذَكَا قَبْلَهٗ يَذَّكَّرُوْنَ لَهٗ حَلَا

ذ ل ح

اَلَّذِىْ	بَلِ ادَّارَكَ	وَامْدُدْ	وَصِلْ	وَشَدِّدْ
جو	بَلِ ادَّارَكَ	اور مد کر	اور وصل پڑھ	اور تو تشدید پڑھ
حَلَا	لَهٗ	يَذَّكَّرُوْنَ	قَبْلَهٗ	ذَكَا

معطر ہوا	اس سے پہلے	یَذَّکَّرُوْنَ	اس کے لیے	شیریں ہوا

اور بَــــلِ ادَّارَكَ میں (نافع کوفیین وشامی کے لیے) دال کو مشدد پڑھو۔ اور ہمزۂ وصل پڑھو۔ اور دال کے بعد اس اِدَّارَكَ میں جو کہ معطر ہوا ہے الف مدہ پڑھو۔ (باقی بَلْ اَدْرَكَ تخفیف دال ساکن بغیر الف مع ہمزہ قطعیہ کے پڑھتے ہیں) اور اس سے پہلے یَـذَّکَّـرُوْنَ (بالغیب، ہشام وبصری کے لیے) شیریں ہوا ہے۔ (باقی تَـذَّکَّـرُوْنَ خطاب پڑھتے ہیں۔ نیز سورۂ انعام میں جو حفص، حمزہ، کسائی کے لیے تخفیف ذال اور باقی کے لیے بتشدید ذال ہونا آ چکا ہے وہ یہاں بھی مراد ہے۔ یعنی ؏

وَتَـذَّکَّـرُوْنَ الْـکُـلُّ خَفَّ عَـلٰـی شَـذًا

گویا تین قراءتیں ہیں:

(۱) یَذَّکَّرُوْنَ بصری۔ ہشام (۲) تَذَّکَّرُوْنَ نافع۔ مکی۔ ابن ذکوان۔ شعبہ (۳) تَذَکَّرُوْنَ حفص۔ حمزہ۔ کسائی

(۹۴۲) بِهَـادِیْ مَعًـا تَهْـدِیْ فَشَـا الْعُمْيِ نَـاصِبًـا
ف

وَبِـالْیَـا لِـکُـلٍّ قِفْ وَفِـی الـرُّوْمِ شَـمْـلَلَا
ش

بِهَادِیْ	مَعًا	تَهْدِیْ	فَشَا	اَلْعُمْيِ	نَاصِبًا
بِهَادِیْ	دونوں	تَهْدِیْ	ظاہر ہوا	اَلْعُمْيِ	نصب دینے والا
وَبِالْیَا	لِکُلٍّ	قِفْ	وَفِیْ	اَلرُّوْمِ	شَمْلَلَا
اور یاء کے ساتھ	تمام کے لیے	وقف کر	اور میں	الروم	سرعت کی

بِهَادِیْ یہاں اور روم میں دونوں جگہ (امام حمزہ کے لیے) تَهْدِیْ عام ہوا ہے۔ اور وہ اَلْعُمْیَ کو نصب دیتے ہیں۔ (یعنی تَهْدِی الْعُمْیَ اور باقی بِهَادِی الْعُمْيِ پڑھتے ہیں) اور یہاں (مرسوم ہونے کی وجہ سے) سب کے لیے یاء پر وقف کرو۔ اور روم میں (صرف حمزہ کسائی کے لیے) بِهَادِیْ یا تَهْدِیْ میں وقف میں یاء نے سرعت کی ہے (باقی بغیر یاء بِهَادْ یا تَهْدْ وقف کرتے ہیں)

(۹۴۳) وَاٰتُوْهُ فَاقْصُرْ وَافْتَحِ الضَّمَّ عِلْمُهٗ
ع
فَشَا تَفْعَلُوْنَ الْغَيْبُ حَقٌّ لَهٗ وَلَا
ف حق ل

وَ اٰتُوْهُ	فَاقْصُرْ	وَافْتَحْ	اَلضَّمَّ	عِلْمُهٗ
اور اٰتُوْهُ	پس قصر کر	اور فتح دے	ضمہ	اس کا علم

فَشَا	تَفْعَلُوْنَ	اَلْغَيْبُ	حَقٌّ	لَهٗ	وَلَا
ظاہر ہوا	تَفْعَلُوْنَ	غیب	حق	اسکے لیے	نصرت

وَكُلٌّ اَتَوْهُ میں (حفص، حمزہ کے لیے) ہمزہ کو مقصور اور تاء مضمومہ کو مفتوح پڑھو۔ جیسا کہ اس کا علم شائع ہوا ہے (باقی ہمزہ کو بالمد اور تاء کو مضموم اٰتُوْهُ پڑھتے ہیں)

اور تَفْعَلُوْنَ میں (مکی بصری ہشام کے لئے) نصرت کے اعتبار سے غیب حق ہے۔ (یعنی يَفْعَلُوْنَ باقی کے لیے خطاب ہے)۔

(۹۴۴) وَمَا لِيْ وَاَوْزِعْنِيْ وَاِنِّيْ كِلَاهُمَا
لِيَبْلُوَنِيْ الْيَاءَاتُ فِيْ قَوْلِ مَنْ بَلَا

وَ مَا لِيْ	وَ اَوْزِعْنِيْ	وَاِنِّيْ	كِلَاهُمَا
اور مَا لِيْ	اور اَوْزِعْنِيْ	اور اِنِّيْ	یقیناً دونوں

لِيَبْلُوَنِيْ	اَلْيَاءَاتُ	فِيْ	قَوْلِ	مَنْ	بَلَا
لِيَبْلُوَنِيْ	یاءات	میں	قول	جس	آزمایا

اور مَالِيْ، اَوْزِعْنِيْ اور اِنِّيْ دونوں جگہ اور لِيَبْلُوَنِيْ میں اس شخص کے قول میں یاءات اضافت ہیں۔ جو آزمودہ کار ہے۔ (یعنی یاء اضافت کا بیان پڑھ چکا ہے)

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات	فتح	اسکان
۱	مَا لِیْ لَا	باقین	نافع۔بصری۔ابن ذکوان۔حمزہ
۲	اَوْزِعْنِیْ اَنْ	ورش۔بزی	باقین
۳	اِنِّیْ اٰنَسْتُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۴	اِنِّیْ اُلْقِیَ	نافع	باقین
۵	لِیَبْلُوَنِیْ ءَ اَشْکُرُ	نافع	باقین

﴿یاءات زوائد﴾

شمار	یاءات	اثبات	حذف
۱	اَتُمِدُّوْنَنِیْ بِمَالٍ	مکی۔حمزہ (حالین) بصری (وصلاً)	باقین (حالین)
۲	فَمَا اٰتٰنِ ءَ اللّٰهُ	قالون۔بصری۔حفص (وصلاً) (وقفاً حذف واثبات دونوں وجوہ) ورش (وصلاً)	باقین (حالین)
۳	وَادِ النَّمْلِ	کسائی (وقفاً اثبات وصلاً حذف)	باقین (حالین)

سُوْرَةُ الْقَصَصِ (۷)

۹۴۵ وَفِیْ نُرِیَ الْفَتْحَانِ مَعْ اَلِفٍ وَیَا
ئِهٖ وَثَلَاثٌ رَفْعُهَا بَعْدُ شُکِّلَا
ش

وَفِیْ	نُرِیَ	اَلْفَتْحَانِ	مَعْ اَلِفٍ	وَیَائِهٖ
اور میں	نُرِیَ	دو فتحے	الف کے ساتھ	اور اس کی یاء

وَثَلَاثٌ	رَفْعُهَا	بَعْدُ	شُكِّلَا
اور تین	ان کا رفع	بعد	شکل بنایا گیا

اور (حمزہ کسائی کے لئے) نُـرِیَ میں پہلے اور دوسرے حرفوں پر فتحہ ہے مع آخر میں الف (ممالہ) اور شروع میں یاء غیب کے (یعنی وَیَرٰی)۔ اور تین اسم جو اس کے بعد ہیں یعنی فِرْعَوْنُ وَهَا مَانُ وَجُنُوْدُهُمَا ان پر رفع کا اعراب بنایا گیا ہے۔ (باقی وَنُرِیَ فِرْعَوْنَ وَهَا مَانَ وَجُنُوْدَهُمَا پڑھتے ہیں)۔

(۹۴۶) فَحُزْنًا بِضَمٍّ مَعْ سُكُوْنٍ شَفَا وَيَصْـ
ـدُرَ اضْمُمْ وَكَسْرُ الضَّمِّ ظَامِيْهِ أَنْهَلَا

وَيَصْدُرَ	شَفَا	مَعْ سُكُوْنٍ	بِضَمٍّ	فَحُزْنًا
اور يَصْدُرَ	شفا دی	سکون کے ساتھ	ضمہ کے ساتھ	پس حُزْنًا

أَنْهَلَا	ظَامِيْهِ	وَكَسْرُ الضَّمِّ	اُضْمُمْ
سیراب ہوا	اس کا پیاسا	اور ضمہ کا کسرہ	تو ضمہ دے

اور (حمزہ کسائی کے لئے) حُزْنًا بضم حا مع سکون زاء کے شافی ہوا (باقی بفتحتین حَزَنًا پڑھتے ہیں)
اور يُـصْـدِرَ میں (کوفیین مکی نافع کے لیے) یا مضموم پڑھو اور دال مضمومہ پر کسرہ ہے کہ اس قراءت کا پیاسا اسی طرح سیراب ہوا ہے۔ (باقی يَصْدُرَ باب نَصَرَ سے پڑھتے ہیں۔ اور صاد میں حمزہ کسائی کے لیے اشمام کا بیان گزر چکا ہے)۔

(۹۴۷) وَجِذْوَةٍ اضْمُمْ فُزْتَ وَالْفَتْحُ نَلْ وَصُحْـ
ـبَةٌ كَهْفُ ضَمِّ الرَّهْبِ وَاسْكِنْهُ ذُبَّلَا

وَصُحْبَةٌ	نَلْ	وَالْفَتْحُ	فُزْتَ	اُضْمُمْ	وَجِذْوَةٍ
اور دوستوں	اختیار کر	اور فتحہ	تو کامیاب ہوا	تو ضمہ دے	اور جِذْوَةٍ

كَهْفُ	ضَمِّ الرَّهْبِ	وَاسْكِنْهُ	ذُبَّلَا
غار	اَلرَّهْبِ کا ضمہ	اور ساکن کر	نیزوں والا

اور جِـذْوَةٍ کو (حمزہ کیلئے جُـذْوَةٍ) مضموم پڑھ خدا تجھے کامیابی دے اور فتحہ (عاصم کے لیے یعنی جَـذْوَةٍ) اختیار کر۔ (باقی کے لیے کسرہ ہے)

اور چند یار غار دوستوں (حمزہ کسائی شعبہ شامی) کے لیے الـرَّهْـبِ کی راء کو مضموم پڑھ۔ اور چند بڑے دلائل والوں (کوفیین شامی) کے لئے الـرَّهْـبِ کی ھاء کو ساکن پڑھ۔ (باقی بفتحتین پڑھتے ہیں) تین قراءتیں ہیں: (۱) الـرُّهْـبِ شامی۔ شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی۔ (۲) الرَّهْبِ حفص۔ (۳) الرَّهَبِ نافع۔ مکی۔ بصری۔

(۹۴۸) يُصَدِّقُنِي ارْفَعْ جَزْمَهُ فِيْ نُصُوصِهِ
ف ن

وَقُلْ قَالَ مُوْسٰى وَاحْذِفِ الْوَاوَ دُخْلُلَا
د

يُصَدِّقُنِيْ	اِرْفَعْ	جَزْمَهُ	فِيْ	نُصُوْصِهٖ
يُصَدِّقُنِيْ	تو رفع دے	اس کا جزم	میں	اس کی تصریحات
وَقُلْ	قَالَ مُوْسٰى	وَاحْذِفْ	الْوَاوَ	دُخْلُلَا
اور کہہ	قَالَ مُوْسٰى	اور تو حذف کر	واؤ	کثیر المداخلت

يُـصَـدِّقُـنِـيْ اس کی نصوص کے مطابق قاف مجزوم کو (حمزہ عاصم کے لیے) مرفوع پڑھو۔ (اور باقی کے لیے مجزوم یعنی يُصَدِّقْنِيْ)

اور (مکی کے لیے) کہو قَـالَ مُـوْسٰـى اور کثیر المداخلت ہوکر شروع سے واؤ کو حذف کرو۔ (چنانچہ مصحف مکہ میں واؤ مرسوم نہیں۔ باقی وَقَالَ مُوْسٰى پڑھتے ہیں)

(۹۴۹) نَـمَـا نَـفَـرٌ بِـالـضَّـمِّ وَالْـفَـتْـحِ يَـرْجِـعُـوْ
ن نفر

نَ سِـحْـرَانِ ثِـقْ فِـى سَـاحِـرَانِ فَـتُـقْـبَلَا
ث

نَمَا	نَفَرٌ	بِالضَّمِّ وَالْفَتْحِ	يَرْجِعُوْنَ
بلند ہوئی	جماعت	ضمہ اور فتحہ کے ساتھ	يَرْجِعُوْنَ

سِحْرَانِ	ثِقْ	فِي	سَاحِرَانِ	فَتُقْبَلَا
سِحْرَانِ	تو یقین کر	میں	سَاحِرَانِ	تاکہ تو مقبول ہو

ایک جماعت (عاصم، مکی، بصری وشامی) بلند ہوئی۔ اور اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ کو ضم یاء و فتح جیم کے ساتھ پڑھا۔ (باقی کے لیے بفتح یاء و کسر جیم يَرْجِعُوْنَ ہے)۔

اور سَاحِرَانِ میں (کوفیین کے لیے) سِحْرَانِ یقین کر۔ تاکہ تو مقبول ہو۔ (باقی کے لیے سَاحِرَانِ ہے)

(۹۵۰) وَيُجْبٰى خَلِيْطٌ يَعْقِلُوْنَ حَفِظْتُهٗ
خ ح
وَفِيْ خُسِفَ الْفَتْحَيْنِ حَفْصٌ تَنَخَّلَا

وَيُجْبٰى	خَلِيْطٌ	يَعْقِلُوْنَ	حَفِظْتُهٗ
اور يُجْبٰى	پسندیدہ	يَعْقِلُوْنَ	اس کو میں نے یاد کیا

وَفِيْ	خُسِفَ	الْفَتْحَيْنِ	حَفْصٌ	تَنَخَّلَا
اور میں	خُسِفَ	دو فتح	حَفْصٌ	منتخب کیا

اور لفظ يُجْبٰى میں (چھ قاریوں کے لیے) تذکیر (اور نافع کے لیے تانیث تُجْبٰى) پسندیدہ ہے۔

اور اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ میں (بصری کے لئے) یاء غیبت ہے (اور باقی کے لئے تاء خطاب ہے تَعْقِلُوْنَ) جس کو میں نے یاد رکھا ہے۔

اور لَخَسَفَ بِنَا میں حفص نے خاء اور سین پر دو فتحوں کو منتخب کیا ہے (باقی کے لئے خاء کا ضمہ اور سین کا کسرہ لَخُسِفَ ہے)

﴿نوٹ﴾ واضح ہو کہ يُجْبٰى اور يَعْقِلُوْنَ میں بالترتیب تذکیر اور غیب کی طرف اطلاق سے اشارہ کیا گیا ہے۔

(۹۵۱) وَعِــنْـدِیْ وَذُوا الثُّـنْـیَـا وَ اِنِّــیْ اَرْبَـعٌ
لَـعَـلِّــیْ مَـعًـا رَبِّــیْ ثَلَاثٌ مَـعِــی اِعْتَلَا

وَ عِنْدِیْ	وَذُوا الثُّنْیَا	وَ اِنِّیْ	اَرْبَعٌ
اور عِنْدِیْ	اور استثناء والی	اور اِنِّیْ	چار

لَعَلِّیْ	مَعًا	رَبِّیْ	ثَلَاثٌ	مَعِیْ	اِعْتَلَا
لَعَلِّیْ	دونوں	رَبِّیْ	تین	مَعِیْ	بلند ہوئیں

اور عِنْدِیْ اور استثناء والی یاء یعنی سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اور چار جگہ لفظ اِنِّیْ اور دو جگہ لَعَلِّیْ اور تین جگہ رَبِّیْ اور مَعِیْ میں یاءات اضافت بلند ہوئی ہیں۔

﴿نوٹ﴾ اس باب کے شعر نمبر (۱) اور (۶) میں لفظ نُــرِیَ اور خَسَفَ کی دونوں قراءتوں میں ناظمؒ کے کلام میں فتحتین کی ضد واضح نہیں ہے سوائے اس کے کہ عدم توضیح کو شہرت پر حمل کیا جائے۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات	فتح	اسکان
۱	عِنْدِیْ اَوَلَمْ	نافع۔بصری۔مکی(بالخُلف)	باقین۔مکی(بالخُلف)
۲	سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ	نافع	باقین
۳	اِنِّیْ اُرِیْدُ	نافع	باقین
۴	اِنِّیْ اٰنَسْتُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۵	اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۶	اِنِّیْ اَخَافُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۷	لَعَلِّیْ اٰتِیْکُمْ	نافع۔مکی۔بصری۔شامی	باقین

۸	لَعَلِّیْ اَطَّلِعُ	نافع۔مکی۔بصری۔شامی	باقین
۹	رَبِّیْ اَنْ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۱۰۔۱۱	رَبِّیْ اَعْلَمُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۱۲	مَعِیَ رِدْاً	حفص	باقین

﴿یاءزائدہ﴾ یُکَذِّبُوْنِ: ورش وصلاً اثبات وقفاً حذف باقین حالین میں حذف کرتے ہیں۔

سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ (۶)

(۹۵۲) یَرَوْا صُحْبَۃٌ خَاطِبْ وَحَرِّكْ وَمُدَّ فِی النَّـ
صحبہ

شَــآءَۃِ حَــقًّـــا وَهْوَ حَیْثُ تَـنَـــزَّلَا
حق

یَرَوْا	صُحْبَۃٌ	خَاطِبْ	وَحَرِّكْ	وَمُدَّ	فِیْ
یَرَوْا	ساتھی	خطاب پڑھ	اورتو حرکت دے	اور مد کر	میں

اَلنَّشَآءَۃِ	حَـقًّـا	وَهْوَ	حَیْثُ	تَـنَـزَّلَا
اَلنَّشَآءَۃِ	حق	اور وہ	جہاں	واقع ہوا

اَوَلَمْ یَرَوْا کَیْفَ میں مرموزین صحبہ کے لیے خطاب (اَوَلَمْ تَرَوْا اور باقی کے لیے غیب) پڑھو۔

اور لفظ نَـشْـاَۃَ میں جہاں بھی واقع ہو (یہاں، نجم اور واقعہ میں تین جگہ ہے) شین کے بعد (مکی، بصری کے لیے) حق ہونے کے لحاظ سے الف مدہ پڑھو۔یعنی نَشَآءَۃَ۔

(۹۵۳) مَــوَدَّۃَ نِ الْــمَــرْفُوْعُ حَــقُّ رُوَاتِــهٖ
د حق

وَنَـوِّنْـهُ وَانْـصِـبْ بَیْـنَـکُـمْ عَـمَّ صَـنْـدَلَا
عم ص

مَــوَدَّةٌ	اَلْــمَــرْفُــوْعُ	حَــقُّ رُوَاتِــهٖ
مَــوَدَّةٌ	مرفوع	اس کے راویوں کا حق

وَنَوِّنْهُ	وَانْصِبْ	بَیْنَکُمْ	عَمَّ	صَنْدَلَا
اور تنوین دے	اور نصب دے	بَیْنَکُمْ	عام ہوا	صندل

مَــوَدَّةٌ میں اس کے راویوں (مکی بصری کسائی) کا حق یہ ہے کہ اس کو مرفوع پڑھو۔ اور اس پر تنوین پڑھو اور اس کے بعد والے لفظ بَیْنَــکُمْ کے نون کو منصوب پڑھو کہ یہ (نافع' شامی شعبہ کے لیے) صندل جیسی خوشبو کی طرح عام ہوا ہے (گویا مکی بصری کسائی مَــوَدَّةُ کو مرفوع غیر منون اور بَیْنِکُمْ کو مجرور پڑھتے ہیں اور نافع شامی شعبہ مَوَدَّةً منصوب منون اور بَیْنَکُمْ کو منصوب پڑھتے ہیں۔ اور حفص وحمزہ مَوَدَّةَ کو منصوب بلا تنوین اور بَیْنِکُمْ کو مجرور پڑھتے ہیں)۔

(۹۵۴) وَیَــدْعُــوْنَ نَــجْــمٌ حَــافِــظٌ وَمُــوَحِّــدٌ
ن ح

هُــنَــا اٰیَـــةٌ مِّــنْ رَّبِّـــهٖ صُــحْــبَةٌ دَلَا
صحبۃ د

وَ یَدْعُوْنَ	نَجْمٌ	حَافِظٌ	وَمُوَحِّدٌ
اور یَدْعُوْنَ	ستارہ	نگہبان	اور واحد پڑھنے والا

هُنَا	اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ	صُحْبَةٌ	دَلَا
یہاں	اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ	دوستوں	ڈول بھرا

اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا یَدْعُوْنَ میں یَدْعُوْنَ کا غیب (جیسا کہ اطلاق سے مفہوم ہے عاصم بصری کے لیے) ایک نگہبان ستارہ ہے۔ (باقی خطاب تَدْعُوْنَ پڑھتے ہیں)

اور اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّــهٖ میں اٰیَةٌ کو یہاں واحد پڑھنے والا صحبہ اور مکی کے لیے کامیاب ہوا ہے۔ (باقی جمع اٰیـٰتٌ پڑھتے ہیں)۔

(۹۵۵) وَفِـیْ وَنَـقُـوْلُ الْیَـاءُ حِـصْـنٌ وَیُـرْ جَـعُـوْ
نَ صَـفْـوٌ وَحَـرْفُ الـرُّوْمِ صَـافِـیْـهِ حُـلِّلَا

وَفِیْ	وَنَقُوْلُ	اَلْیَاءُ	حِصْنٌ	وَیُرْ جَعُوْنَ
اور میں	وَنَقُوْلُ	یاء	قلعہ	اور یُرْجَعُوْنَ

صَفْوٌ	وَحَرْفُ الرُّوْمِ	صَافِیْهِ	حُلِّلَا
پاکیزہ	اور الروم کا لفظ	اس کا پاک کرنے والا	حلال کیا گیا

اور وَنَقُوْلُ میں (کوفیین نافع کے لیے وَیَقُوْلُ) یاءغیب ایک قلعہ ہے (باقی نون جمع متکلم پڑھتے ہیں) اور ثُمَّ اِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ یاءغیب کے ساتھ (شعبہ کے لیے) پاکیزہ ہے۔ (باقی کے لیے تُرْجَعُوْنَ خطاب ہے) اور سورۂ روم کے لفظ یُـرْجَـعُـوْنَ میں (شعبہ وبصری کے لیے) غیب پڑھنے والا پاکیزہ آراستہ کیا گیا ہے (باقی کے لیے خطاب ہے تُرْجَعُوْنَ)۔

(۹۵۶) وَذَاتُ ثَلَاثٍ سُـكِّـنَـتْ بَـانُـبَـوِّئَـنْـ
ـنَّ مَـعْ خِـفِّـهٖ وَالْهَـمْـزُ بِـالْیَـاءِ شَـمْـلَلَا

وَذَاتُ ثَلَاثٍ	سُكِّنَتْ	بَانُبَوِّئَنَّ
اور تین والی	ساکن کی گئی	نُبَوِّئَنَّ کی باء

مَعْ خِفِّهٖ	وَالْهَمْزُ	بِالْیَاءِ	شَمْلَلَا
اس کی تخفیف کی ساتھ	اور ہمزہ	یاء کے ساتھ	سرعت کی

اور لَـنُبَـوِّءَ نَّـهُـمْ میں (حمزہ کسائی کے لئے) بجائے باء کے تین نقطوں والی ثاء خفیف وساکن پڑھی گئی اور ہمزہ نے یاء کے ساتھ بدلنے میں سرعت کی ہے۔ (یعنی لَنُثْوِیَنَّهُمْ)

(۹۵۷) وَاِسْكَانُ وَلْ فَاكْسِرْ كَمَا حَجَّ جَانَدًى
ك ح ج ن
وَ رَبِّىْ عِبَادِىْ اَرْضِىْ الْيَا بِهَا انْجَلَا

وَاِسْكَانُ وَلْ	فَاكْسِرْ	كَمَا	حَجَّ	جَا	نَدًى
اور وَلْ کا اسکان	پس تو کسرہ دے	جیسا کہ	غالب ہوئی	آئی	تری

وَ رَبِّىْ	عِبَادِىْ	اَرْضِىْ	الْيَا	بِهَا	اِنْجَلَا
اور رَبِّىْ	عِبَادِىْ	اَرْضِىْ	یاء	اس میں	ظاہر ہوئیں

اور وَالْيَتَمَتَّعُوْا میں لام کے سکون کی جگہ (شامی بصری ورش عاصم کے لیے وَلِيَتَمَتَّعُوْا) کسرہ پڑھو۔ جیسا کہ یہ لغت غالب ہوئی اور شادابی بن کر آئی ہے۔ (باقی ساکن پڑھتے ہیں)

اور اِلٰى رَبِّىْ، يٰعِبَادِىَ الَّذِيْنَ، اِنَّ اَرْضِىْ میں یاء اضافت منکشف ہوئی ہے۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات	فتح	اسکان
۱	اِلٰى رَبِّىْ اِنَّهٗ	نافع۔بصری	باقین
۲	يٰعِبَادِىَ الَّذِيْنَ	باقین	بصری۔حمزہ۔کسائی
۳	اَرْضِىْ وَاسِعَةٌ	شامی	باقین

﴿نوٹ﴾ اس سورۃ میں یاء زائدہ کوئی نہیں ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الرُّوْمِ اِلٰى سُوْرَةِ سَبَأٍ (۱۷)

(۹۵۸) وَعَاقِبَةُ الثَّانِىْ سَمَا وَبِنُوْنِهٖ
سما
نُذِيْقُ زَكَا لِلْعَالَمِيْنَ اكْسِرُوْا عُلَا
ع ز

وَ عَاقِبَةُ	اَلثَّانِیْ	سَمَا	وَبِنُوْنِهٖ
اور عَاقِبَةُ	دوسرا	بلند ہوا	اور اپنے نون کے ساتھ

نُذِیْقُ	زَکَا	لِلْعَالِمِیْنَ	اِکْسِرُوْا	عُلًا
نُذِیْقُ	پاکیزہ ہوا	لِلْعَالِمِیْنَ	تم کسرہ دو	بلندی

اور دوسرا لفظ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ (نافع مکی بصری کے لیے) رفع کے ساتھ (جیسا کہ اطلاق سے اشارہ ہے) بلند ہوا ہے۔ (باقی کے لیے منصوب عَاقِبَةَ ہے)

اور لِنُذِیْقَهُمْ (قنبل کے لیے) نون جمع متکلم کے ساتھ (باقی کے لیے یاءغیب لِیُذِیْقَهُمْ کے ساتھ) پاکیزہ ہوا ہے۔

اور (حفص کے لئے) لِلْعَالِمِیْنَ میں (تیسرے لام کو) بلندی معنی کے اعتبار سے مکسور (اور باقی کے لیے مفتوح لِلْعَالَمِیْنَ) پڑھو۔

(۹۵۹) لِیَرْبُوْا خِطَابٌ ضُمَّ وَالْوَاوُ سَاكِنٌ

اَتٰی وَاجْمَعُوْا اٰثَارِ كَمْ شَرَفًا عَلَا

ا ك ش ع

لِیَرْبُوْا	خِطَابٌ	ضُمَّ	وَالْوَاوُ	سَاكِنٌ
لِیَرْبُوْا	خطاب	ضمہ دیا گیا	اور واؤ	ساکن

اَتٰی	وَاجْمَعُوْا	اٰثَارِ	كَمْ	شَرَفًا	عَلَا
آئی	اور جمع پڑھو	اٰثَارِ	کتنا	شرف	عالی ہوا

(نافع کے لیے) لِتُرْبُوْا صیغہ مخاطب تاء مضموم اور واؤ ساکن آئی ہے۔ (باقی کے لیے صیغہ غائب یاء مفتوحہ اور واؤ پر فتحہ لِیَرْبُوَا ہے۔ یاد رہے کہ اس کلمہ میں واؤ کے بعد الف وقفاً اور وصلاً نہیں پڑھا جاتا)

اور اٰثَارِ رَحْمَةِ اللّٰهِ میں اٰثَارِ کو (شامی حمزہ کسائی حفص کے لئے) جمع پڑھو کہ یہ شرف کے لحاظ سے کتنا بلند ہے۔ (باقی بحذف الف اَثَرِ واحد پڑھتے ہیں)۔

(۹۶۰) وَيَـنْـفَـعُ كُـوْفِـيٌّ وَفِـي الـطَّـوْلِ حِـصْـنُـهُ
حصن
وَرَحْـمَـةً نِ ارْفَـعْ فَـائِـزًا وَمُـحَـصِّـلاَ
ف

وَ يَنْفَعُ	كُوْفِيٌّ	وَفِيْ	اَلطَّوْلِ	حِصْنُهُ
اور يَنْفَعُ	کوفیین	اور میں	الطول	اس کا قلعہ

وَرَحْمَةً	اِرْفَعْ	فَائِزًا	ومُحَصِّلاَ
وَرَحْمَةً	تو رفع دے	کامیاب	اور حاصل کرنے والا

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ کو کوفیین نے مذکر پڑھا ہے۔اور سورۂ غافر میں (کوفیین وشامی کے لیے) اس کی تذکیر کا قلعہ ہے۔(باقی مؤنث لَا تَنْفَعُ پڑھتے ہیں۔یہاں سورۂ روم ختم ہوگئی)

﴿سُوْرَةُ لُقْمَان﴾

اور وَرَحْمَةً کو (امام حمزہ کے لیے وَرَحْمَةٌ) مرفوع پڑھو۔بحالیکہ تم کامیاب ہو۔اور علم کے طالب ہو۔

(۹۶۱) وَيَتَّـخِـذَ الْـمَـرْفُـوْعُ غَـيْـرُ صِـحَـابِـهِـمْ
صحاب
تُـصَـعِّـرْ بِـمَـدٍّ خَفَّ اِذْ شَـرْعُـهُ حَلاَ
ح ش ا

وَيَتَّخِذَ	اَلْمَرْفُوْعُ	غَيْرُ صِحَابِهِمْ
وَيَتَّخِذَ	مرفوع	ان کے دوستوں کے علاوہ

تُصَعِّرْ	بِمَدٍّ	خَفَّ	اِذْ	شَرْعُهُ	حَلاَ
تُصَعِّرْ	مد کے ساتھ	خفیف ہوا	اس لیے کہ	اس کا طریقہ	شیریں ہوا

اوران میں غیر صحاب نے وَيَتَّخِذَهَا کے ذال کو مرفوع (وَيَتَّخِذُهَا) پڑھا ہے (اور صحاب نے منصوب)

اور وَلَا تُصَاعِرْ (نافع، حمزہ، کسائی اور بصری کے لیے) صاد کے بعد الف کے ساتھ اور عین میں خفت کے ساتھ ہے۔ جبکہ اس کا طریقہ شیریں ہوا ہے۔ (باقی وَلَا تُصَعِّرْ پڑھتے ہیں)

(۹۶۲) وَفِي نِعْمَةً حَرِّكْ وَذَكِّرْهَا وُهَا
وَضُمَّ وَلَا تَنْوِيْنَ عَنْ حُسْنٍ اعْتَلَا
ا ح ع

وَفِي	نِعْمَةً	حَرِّكْ	وَذَكِّرْهَا وُهَا
اور میں	نِعْمَةً	تو حرکت دے	اور اس کی ہاء کو مذکر پڑھا گیا

وَضُمَّ	وَلَا تَنْوِيْنَ	عَنْ	حُسْنٍ	اِعْتَلَا
اور تو ضمہ دے	اور تنوین نہیں ہے	سے	خوبی	بلند ہوئی

اور لفظ نِعْمَةً میں (حفص، بصری و نافع کے لیے) عین کو حرکت فتحہ دو۔ اور اس کی ھاء کو مذکر پڑھا گیا اور اس پر ضمہ پڑھو اور تنوین نہیں ہے۔ یہ قراءت ایسی خوبی سے مروی ہے جو بلند ہے (یعنی نِعَمَهُ اور نِعْمَةً دو قراءتیں ہیں)۔

(۹۶۳) سِوَى ابْنِ الْعَلَا وَالْبَحْرُ اُخْفِيْ سُكُوْنُهُ
فَشَا خَلْقَهُ التَّحْرِيْكُ حِصْنٌ تَطَوَّلَا
حصن　ف

سِوَى ابْنِ الْعَلَا	وَ الْبَحْرُ	اُخْفِيْ	سُكُوْنُهُ
ابن العلاء کے سوا	اور اَلْبَحْرُ	اُخْفِيْ	اس کا سکون

فَشَا	خَلْقَهُ	اَلتَّحْرِيْكُ	حِصْنٌ	تَطَوَّلَا
مشہور ہوا	خَلْقَهُ	حرکت	قلعہ	طویل ہوا

بجز ابن العلا بصری کے باقی نے وَالْبَحْرُ رفع کے ساتھ پڑھا ہے (اور بصری نے منصوب وَالْبَحْرَ پڑھا ہے، یہاں سورۂ لقمان ختم ہوگئی)

﴿سُوْرَةُ السَّجْدَةِ﴾

مَا اُخْفِيَ میں (حمزہ کے لئے مَا اُخْفِیْ) یاء کا سکون مشہور ہوا ہے۔ (باقی کے لیے یاء کا فتحہ ہے)

اور اَحْسَنَ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ میں خَلَقَ کے لام پر حرکت فتحہ (کوفیین نافع کے لیے) ایک طویل قلعہ ثابت ہوئی ہے (باقی لام کو ساکن خَلْقَهٗ پڑھتے ہیں)۔

(۹۶۴) لِـمَـا صَبَـرُوْا فَـاكْسِـرْ وَخَـفِّفْ شَـذًا وَقُـلْ
ش
بِـمَـا يَـعْـمَـلُـوْنَ اثْـنَـانِ عَـنْ وَلَـدِ الْـعَلَا

لِمَا صَبَرُوْا	فَاكْسِرْ	وَخَفِّفْ	شَذًا	وَقُلْ
لِمَا صَبَرُوْا	پس تو کسرہ دے	اور خفیف پڑھ	خوشبو	اور تو کہہ

بِمَا يَعْمَلُوْنَ	اِثْنَانِ	عَنْ	وَلَدِ الْعَلَا
بِمَا يَعْمَلُوْنَ	دو	سے	العلاء کا بیٹا

لِـمَـا صَبَـرُوْا میں (حمزہ کسائی کے لیے) لام کو مکسور پڑھو۔ اور شہرت کے اعتبار سے میم کو خفیف پڑھو۔ اور (باقی لَـمَّـا پڑھتے ہیں۔ اور یہاں سورۂ سجدہ ختم ہوگئی)

﴿سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ﴾

اور بِـمَـا يَـعْمَلُوْنَ جو (سورۂ احزاب کے شروع میں) دو ہیں۔ بصری سے دونوں کو غیب کے ساتھ (اور باقی کے لئے خطاب کے ساتھ بِمَا تَعْمَلُوْنَ) پڑھو۔

(۹۶۵) وَبِـالْـهَـمْـزِ كُـلُّ اللَّاءِ وَالْـيَـاءِ بَـعْـدَهٗ
ذَكَـا وَبِـيَـاءٍ سَـاكِـنٍ حَـجَّ هُـمَّلَا
ذ ح ھ

وَبِالْهَمْزِ	كُلُّ	اَللَّاءِ	وَالْيَاءِ	بَعْدَهٗ
اور ہمزہ کے ساتھ	تمام	اَللَّاءِ	اور یاء	اس کے بعد

ذَكَا	وَبِيَاءٍ سَاكِنٍ	حَجَّ	هُمَّلَا
شائع ہوا	اور یاء ساکنہ کے ساتھ	غالب ہوا	بغیر چرواھے کے پھرنے والے اونٹ

اور تمام جگہ لفظ اَللَّآءِ یْ (احزاب مجادلہ اور دو جگہ طلاق میں) ہمزہ اور اس کے بعد یاء ساکنہ سے (کوفیین وشامی کے لئے وصل ووقف دونوں حالتوں میں) شائع ہوا ہے اور (بغیر ہمزہ کے صرف) یاء ساکنہ کے ساتھ (وقف ووصل میں بصری و بزی کے لیے) ان لوگوں پر غالب ہوا ہے جو اس لغت کو مہمل سمجھنے والے ہیں۔ (یعنی اَللَّآیْ)

(۹٦٦) وَكَالْيَاءِ مَكْسُوْرًا لِوَرْشٍ وَعَنْهُمَا

وَقِفْ مُسْكِنًا وَالْهَمْزُ زَاكِيهِ بُجِّلَا

ز ب

وَكَالْيَاءِ	مَكْسُوْرًا	لِوَرْشٍ	وَعَنْهُمَا
اور یاء کی طرح	کسرہ دی گئی	ورش کے لیے	اور ان دونوں سے

وَقِفْ	مُسْكِنًا	وَالْهَمْزُ	زَاكِيهِ	بُجِّلَا
اور وقف کر	ساکن کرنے والا	اور ہمزہ	اس کا پاکیزہ	معزز بنایا گیا

اور ورش کے لیے (دوسری وجہ میں) بصری و بزی سے بھی مروی ہے کہ یاء کی طرح (ہمزہ) مسہلہ مکسورہ پڑھو۔ (یہ تو وصل میں ہے) اور وقف میں (ورش اور بصری و بزی کی اس دوسری وجہ میں) فقط یاء ساکنہ پر وقف کرو۔ (یعنی اَللَّآیْ) اور ہمزہ کا پڑھنے والا پاکیزہ قاری (قنبل وقالون کے لیے) معزز سمجھا گیا ہے۔ (یعنی قنبل اور قالون بغیر یاء کے ہمزہ محققہ کے ساتھ وصل ووقف میں اَللَّآءِ پڑھتے ہیں)۔

توضیح قراءت

قراء	وصل	وقف
شامی۔عاصم۔کسائی	اَللَّآءِ یْ	اَللَّآءِ یْ (حمزہ بالتحقیق مع یاء ساکنہ)
حمزہ	اَللَّآءِ یْ	اَللَّآءِ یْ (وقفاً ہمزہ کی تسہیل مدوقصر کے ساتھ مع یاء ساکنہ)

قالون۔ قنبل	اَللَّآءِ (وصلاً یاء کے بغیر)	اَللَّآءْ (وقفاً ہمزہ ساکنہ وبغیر یاء)
ورش۔ بزی۔ بصری (وجہ اول)	اَللَّآءِ (مد وقصر سے ہمزہ میں تسہیل بغیر یاء)	اَللَّآیْ (بغیر ہمزہ۔ یاء ساکنہ کے ساتھ)
بزی۔ بصری	اَللَّآیْ (وجہ ثانی)	ایضاً

٩٦٧ وَتَظَّاهَرُوْنَ اضْمُمْهُ وَاكْسِرْ لِعَاصِمٍ

وَفِي الْهَاءِ خَفِّفْ وَامْدُدِ الظَّاءَ ذُبَّلَا

ذ

وَتَظَّاهَرُوْنَ	اُضْمُمْهُ	وَاكْسِرْ	لِعَاصِمٍ
اور تَظَّاهَرُوْنَ	اسے ضمہ دے	اور کسرہ دے	عاصم کے لیے

وَفِي	اَلْهَاءِ	خَفِّفْ	وَامْدُدْ	اَلظَّاءَ	ذُبَّلَا
اور میں	ھاء	تو خفیف پڑھ	اور مد کر	ظاء	نیزوں والا

٩٦٨ وَخَفَّفَهُ ثَبْتٌ وَفِي قَدْ سَمِعْ كَمَا

هُنَا وَهُنَاكَ الظَّاءُ خُفِّفَ نَوْفَلَا

ث ن

وَخَفَّفَهُ	ثَبْتٌ	وَفِي	قَدْ سَمِعَ	كَمَا
اور اسے خفیف پڑھا	ثابت قدم	اور میں	قَدْ سَمِعَ	جیسا کہ

هُنَا	وَهُنَاكَ	اَلظَّاءُ	خُفِّفَ	نَوْفَلَا
یہاں	اور وہاں	ظاء	خفیف پڑھا گیا	کثیر العطاء

اور لفظ تَظَّاهَرُوْنَ میں عاصم کے لیے تاء کو مضموم اور ھاء کو مکسور پڑھو (باقی کے لئے تاء اور ھاء مفتوح ہیں) اور (کوفیین وشامی کے لیے) ھاء کو خفیف پڑھو اور ظاء کو الف مدہ کے ساتھ پڑھو۔ (باقی کے لیے ھاء کو مشدد اور ظاء کو بغیر الف مدہ کے پڑھو) بحالیکہ تم مؤثر دلائل بیان کرنے والے ہو۔ اور ایک ثابت قدم نے (کوفیین کے لیے) ظاء کو خفیف پڑھا ہے۔ (اور باقی کے لیے مشدد پڑھا ہے) اور سورہ قَدْ سَمِعَ میں بھی ایسے ہی ہے۔ جیسا کہ یہاں ہے۔ البتہ وہاں پر ایک کثیر العطا قاری (عاصم کے لیے) ظاء مخفف ہے۔

(باقی سب کے لیے مشدد ہے۔ گویا یہاں چار قراءتیں ہیں- تُظَاهِرُوْنَ عاصم کے لیے۔ تَظَّاهَرُوْنَ شامی کے لئے تَظَاهَرُوْنَ حمزہ کسائی کے لئے اور تَظَّهَّرُوْنَ نافع مکی بصری کے لیے۔

اور مجادلہ میں لفظ يُظَاهِرُوْنَ (دونوں جگہ) عاصم کے لیے اور يَظَّاهَرُوْنَ حمزہ کسائی شامی کے لیے اور يَظَّهَّرُوْنَ نافع مکی بصری کے لیے)

(٩٦٩) وَحَقُّ صِحَابٍ قَصْرُ وَصْلِ الظُّنُوْنَ وَالرْ
حق صحاب

رَّسُوْلَ السَّبِيْلَا وَهُوَ فِي الْوَقْفِ فِي حُلَا
ف ح

قَصْرُ وَصْلِ الظُّنُوْنَ وَالرَّسُوْلَ السَّبِيْلَا	وَحَقُّ صِحَابٍ
اَلظُّنُوْنَا- اَلرَّسُوْلَا- اَلسَّبِيْلَا کے وصل کا قصر	اور ساتھیوں کا حق

حُلَا	فِيْ	اَلْوَقْفِ	فِيْ	وَهُوَ
زیورات	میں	وقف	میں	اور وہ

اور اَلظُّنُوْنَا' اَلرَّسُوْلَا اور اَلسَّبِيْلَا میں بحالت وصل (مکی' بصری' حمزہ' کسائی' حفص کے لیے) چند مصاحبوں کا حق قصر یعنی حذف الف ہے۔ (باقی وصل میں الف پڑھتے ہیں) اور وقف میں وہ قصر (حمزہ' بصری کے لئے) خوب صورت لغت میں ہے (باقی کے لیے وقف میں اثبات الف ہے گویا مکی' کسائی' حفص وصل میں الف کو حذف کرتے اور وقف میں پڑھتے ہیں' اور حمزہ بصری حالین میں حذف کرتے ہیں اور باقی حالین میں الف باقی رکھتے ہیں)۔

﴿توضیح قراءت﴾

قراء	وصل	وقف
مکی۔کسائی۔حفص	حذف الف	اثبات الف
بصری۔حمزہ	حذف الف	حذف الف
نافع۔شامی۔شعبہ	اثبات الف	اثبات الف

(٩٧٠) مَقَامَ لِحَفْصٍ ضُمَّ وَالثَّانِ عَمَّ فِي الـ
عم
ـدُّخَانِ وَاٰتُوْهَا عَلَى الْمَدِّ ذُوْ حُلَا
ذ ح

مَقَامَ	لِحَفْصٍ	ضُمَّ	وَالثَّانِ	عَمَّ	فِيْ
مَقَامَ	حفص کیلئے	ضمہ پڑھا گیا	اور دوسرا	عام ہوا	میں

اَلدُّخَانِ	وَ اٰتُوْهَا	عَلٰى	اَلْمَدِّ	ذُوْ حُلَا
الدخان	اور اٰتُوْهَا	پر	مد	زیورات والا

لفظ مَقَامَ میں حفص کے لیے (پہلی میم میں مُقَامَ) ضمہ پڑھا گیا ہے (باقی کے لیے فتحہ ہے) اور سورۂ دخان میں دوسری جگہ لفظ مَقَامٍ (نافع، شامی کے لیے مُقَامٍ) بضم میم (اور باقی کے لئے بفتح میم) عام ہوا ہے (اور سورہ دخان کا پہلا لفظ باتفاق بفتح میم ہے)

اور لَاٰتَوْهَا (کوفیین شامی بصری کے لیے) الف مدہ کے ساتھ آراستہ ہے۔ (باقی لَاَتَوْهَا قصر کے ساتھ پڑھتے ہیں)۔

(٩٧١) وَفِي الْكُلِّ ضَمُّ الْكَسْرِ فِيْ إِسْوَةٌ نَدًى
ن
وَقَصْرُ كَفَا حَقٍّ يُضَاعَفُ مُثَقَّلَا
ك حق

وَفِي	اَلْكُلِّ	ضَمُّ الْكَسْرِ	فِي	اِسْوَةٌ	نَدًى
اور میں	تمام	کسرہ کا ضمہ	میں	اِسْوَةٌ	تر

وَقَصْرُ	كَفَا حَقٍّ	يُضَاعَفُ	مُثْقَلًا
اور قصر	حق کے مثل	يُضَاعَفُ	تشدید والا

(۹۷۲) وَبِـالْيَـا وَفَتْـحِ الْعَيْنِ رَفْعُ الْعَـذَابَ حِصْـ
حصن
ـنُ حُسْـنٍ وَتَـعْـمَلْ نُؤْتِ بِـالْيَـاءِ شَـمْـلَلَا
ح ش

وَبِالْيَا	وَفَتْحِ الْعَيْنِ	رَفْعُ	اَلْعَذَابَ
اور یاء کے ساتھ	اور عین کا فتحہ	رفع	اَلْعَذَابَ

حِصْنُ حُسْنٍ	وَ تَعْمَلْ	نُؤْتِ	بِالْيَاءِ	شَمْلَلَا
حسن کا قلعہ	اور تَعْمَلْ	نُؤْتِ	یاء کے ساتھ	سرعت کی

اور (یہاں اور ممتحنہ میں دوجگہ) تمام میں لفظ اِسْوَةٍ کے ہمزہ مکسورہ پر (امام عاصم کے لئے اِسْوَةٌ) ضمہ ہے بحالیکہ یہ شاداب ہے۔ (باقی کے لیے بکسر ہمزہ ہے)

اور لفظ يُضْعَفُ بحالیکہ اس میں عین مشدد ہے۔ حق کے مماثل قاری (مکی بصری شامی) کے لیے قصر ہے۔ (اور باقی کے لیے عین مخفف اور ضاد کے بعد الف ہے) اور یاء کے ساتھ اور عین پر فتحہ کے۔

اور لفظ اَلْعَذَابُ میں رفع کے ساتھ ایک خوبصورت قلعہ والوں (کوفیین نافع بصری) کی قراءت ہے۔ (باقی کے لیے نون جمع متکلم عین مکسور اور اَلْعَذَابَ کے نصب کے ساتھ ہے۔ گویا مکی شامی کے لئے نُضَعِّفْ لَهَا الْعَذَابَ بصری کے لئے يُضَعَّفْ لَهَا الْعَذَابُ اور باقی کے لئے يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ہے)

اور وَتَعْمَلْ صَالِحًا (حمزہ کسائی کے لیے وَيَعْمَلْ) یاء تذکیر کے ساتھ ہے۔ (جیسا کہ اطلاق سے اشارہ ہے۔ اور باقی کے لیے تاء تانیث سے ہے)

اور نُؤْتِ نے (حمزہ کسائی کے لئے يُؤْتِ) یاء کے ساتھ سرعت کی ہے۔ (باقی کے لیے نون جمع متکلم ہے)۔

(۹۷۳) وَقَرْنَ افْتَحِ اِذْ نَصُّوْا يَكُوْنَ لَهٗ ثَوٰى
ا ن ل ث
يَحِلُّ سِوَى الْبَصْرِىْ وَخَاتِمَ وُكِّلَا

وَقَرْنَ	اِفْتَحْ	اِذْ	نَصُّوْا	يَكُوْنَ	لَهٗ	ثَوٰى
وَقَرْنَ	تو فتحہ دے	اسلئے کہ	انہوں نے تصریح کی	يَكُوْنَ	اس کے لیے	ثابت ہوا

يَحِلُّ	سِوَى الْبَصْرِىْ	وَخَاتِمَ	وُكِّلَا
يَحِلُّ	بصری کے علاوہ	وَخَاتِمَ	سپرد کیا گیا

(۹۷۴) بِفَتْحِ نَمَا سَادَاتِنَا اجْمَعْ بِكَسْرَةٍ
ن
كَفٰى وَكَثِيْرًا نُقْطَةٌ تَحْتُ نُفِّلَا
ك ن

بِفَتْحِ	نَمَا	سَادَاتِنَا	اِجْمَعْ	بِكَسْرَةٍ
فتحہ کے ساتھ	بلند ہوا	سَادَاتِنَا	تو جمع پڑھ	کسرہ کے ساتھ

كَفٰى	وَكَثِيْرًا	نُقْطَةٌ	تَحْتُ	نُفِّلَا
کافی ہوا	اور كَثِيْرًا	نقطہ	نیچے	غنیمت دیا گیا

اور وَقَرْنَ کو (نافع عاصم کے لیے وَقَرْنَ) بفتح قاف پڑھو جیسا کہ انہوں نے تصریح کی ہے۔ (باقی کے لیے بکسر قاف ہے)

اَنْ يَكُوْنَ لَهُمُ میں (ہشام وکوفیین کے لیے اَنْ تَكُوْنَ) تذکیر (اور باقی کے لیے تانیث) ثابت ہوئی ہے۔

اور لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ میں بصری کے علاوہ باقی کے لیے تذکیر (اور بصری کے لیے لَا تَحِلُّ تانیث) ہے۔

اور لفظ خَاتِمَ (عاصم کے لئے خَاتَمَ) ایسے فتحہ کے ساتھ رواۃ کے سپرد کیا گیا جو اوپر تک بلند ہوا ہے۔ (باقی خَاتِمَ بکسر تاء پڑھتے ہیں)

اور سَاٰدَاتِنَا (شامی کے لیے) جمع سالم بکسر تاء (اور باقی کے لیے واحد بفتح تاء سَادَتَنَا) کافی ہوا ہے۔

اور لَعْنًا كَبِيْرًا میں (کاف کے بعد باء کو عاصم کے لئے) ایک نقطہ نیچے دیا گیا ہے۔ (باقی كَثِيْرًا ثاء مثلثہ کے ساتھ پڑھتے ہیں)۔

سُوْرَةُ سَبَأ وَفَاطِرْ (١١)

(٩٧٥) وَعَــالِـمِ قُـلْ عَلَّامِ شَــاعَ وَرَفْـعُ خَفْ
ش

ضِـــهٖ عَـمَّ مِـنْ رِجْــزٍ اَلِيْـمٍ مَـعًــا وِلَا
عم

وَعَالِمِ	قُلْ	عَلَّامِ	شَاعَ	وَرَفْعُ خَفْضِهٖ
اور عَالِمِ	کہہ تو	عَلَّامِ	شائع ہوا	اور اسکے جر کا رفع

عَمَّ	مِنْ رِجْزٍ اَلِيْمٍ	مَعًا	وِلَا
عام ہوا	مِنْ رِجْزٍ اَلِيْمٍ	دونوں	اتباع

(٩٧٦) عَـلٰـى رَفْـعِ خَـفْـضِ الْـمِـيْـمِ دَلَّ عَـلِـيْـمُـهٗ
ع د

وَنَـخْـسِفْ نَشَـأْ نُـسْـقِـطْ بِهَـا الْيَـاءُ شَـمْـلَلَا
ش

عَلٰى	رَفْعِ خَفْضِ الْمِيْمِ	دَلَّ	عَلِيْمُهٗ
پر	میم کے جر کا رفع	رہنمائی کی	اس کا عالم

وَنَخْسِفْ	نَشَأْ	نُسْقِطْ	بِهَا	اَلْيَاءُ	شَمْلَلَا[1]
اور نَخْسِفْ	نَشَأْ	نُسْقِطْ	ان میں	یاء	سرعت کی

[1] شَمْلَلَا شامل کی گئی۔

لفظ عَالِمِ الْغَيْبِ (حمزہ کسائی کے لئے) عَلَّامِ (بصیغہ مبالغہ) شائع ہوا ہے۔(باقی عَالِمِ بصیغہ اسم فاعل پڑھتے ہیں) اور (نافع، شامی کے لیے) اس لفظ کی میم میں بجائے جر کے رفع (عَالِمُ الْغَيْبِ اور باقی کے لیے جر عَالِمِ) عام ہوا ہے۔تین قراءتیں ہیں (۱) عَلَّامِ الْغَيْبِ حمزہ۔کسائی (۲) عَالِمُ الْغَيْبِ نافع۔شامی (۳) عَالِمِ الْغَيْبِ باقین۔

اور (مکی وحفص کے لیے) مِنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ میں (یہاں اور جاثیہ میں) دونوں جگہ کے بعد دیگرے میم پر جر کی بجائے اس کے عالم نے رفع پر راہنمائی کی ہے۔(باقی مِنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٍ پڑھتے ہیں)

اور (حمزہ کسائی کے لیے) اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْنُسْقِطْ میں یاءغیب نے (يَشَاْ يَخْسِفْ اور يُسْقِطْ تینوں فعلوں میں) سرعت کی ہے۔(باقی کے لیے نون جمع متکلم ہے)۔

(۹۷۷) وَفِي الرِّيْحَ رَفْعٌ صَحَّ مِنْسَاْتَهُ سُكُوْ
نُ هَمْزَتِهِ مَاضٍ وَاَبْدِلْهُ اِذْ حَلَا

وَفِي	اَلرِّيْحَ	رَفْعٌ	صَحَّ	مِنْسَاْتَهُ
اور میں	اَلرِّيْحَ	رفع	صحیح ہوا	مِنْسَاْتَهُ
سُكُوْنُ هَمْزَتِهِ	مَاضٍ	وَاَبْدِلْهُ	اِذْ	حَلَا
اس کے ہمزہ کا سکون	جاری ہے	اور اس کو بدل	کیونکہ	شیریں ہوا

(شعبہ کے لیے) وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيْحَ میں حاء پر رفع (اَلرِّيْحُ اور باقی کے لیے نصب) صحیح ہوا ہے۔

اور مِنْسَاْتَهُ میں (ابن ذکوان کے لیے مِنْسَاْتَهُ) ہمزہ میں سکون جاری ہے۔اور (نافع بصری کے لیے مِنْسَاتَهُ) اس ہمزہ کو الف سے بدلو۔کیونکہ یہ شیریں ہے۔(باقی کے لیے ہمزہ مفتوحہ ہے)۔

(۹۷۸) مَسَاكِنِهِمْ سَكِّنْهُ وَاقْصُرْ عَلٰى شَذًا
وَفِي الْكَافِ فَافْتَحْ عَالِمًا فَتُبَجَّلَا

مَسَاكِنِهِمْ	سَكِّنْهُ	وَاقْصُرْ	عَلٰى	شَذًا
مَسَاكِنِهِمْ	اسے ساکن پڑھ	اور تو قصر کر	پر	خوشبو

وَفِيْ	الْكَافِ	فَافْتَحْ	عَالِمًا	فَتُبَجَّلَا
اور میں	کاف	پس تو فتحہ دے	عالم	پس معزز ہوا

مَسَاكِنِهِمْ میں (حفص، حمزہ، کسائی کے لیے) سین کو ساکن پڑھو۔ اور الف کو حذف کرو۔ ایک شائع ہونے والی صورت میں (اور باقی کے لیے مَسَاكِنِهِمْ ہے) اور مَسْكَنِهِمْ کے کاف میں (حفص و حمزہ کے یہاں) ایک عالم کے لیے جو معزز ہوا ہے فتحہ پڑھو (اور کسائی کے لیے بکسرۂ کاف مَسْكِنِهِمْ ہے)۔

(۹۷۹) يُجَازِىْ بِيَاءٍ وَافْتَحِ الزَّاىَ وَالْكُفُوْ
رَ رَفْعٌ سَمَا كَمْ صَابَ اُكْلٍ اَضِفْ حُلَا
ح ص ك سما

يُجَازِىْ	بِيَاءٍ	وَافْتَحْ	اَلزَّاىَ	وَالْكُفُوْرَ
يُجَازِىْ	یاء کے ساتھ	اور تو فتحہ دے	زای	اور اَلْكُفُوْرَ

رَفْعٌ	سَمَا	كَمْ	صَابَ	اُكُلٍ	اَضِفْ	حُلَا
رفع	بلند ہوا	کتنا	نازل ہوا	اُكُلٍ	مضاف کر	زیورات

يُجَازِىْ یاء کے ساتھ ہے اور زاء پر فتح پڑھو اور اَلْكُفُوْرُ پر رفع بلند ہوا ہے اور کس قدر نازل ہوا ہے (یہ نافع مکی بصری شامی شعبہ کے لئے، باقی نُجَازِىْ جمع متکلم معروف اور اَلْكُفُوْرَ کو منصوب پڑھتے ہیں)

اُكُلِ کو خَمْطٍ کی طرف مضاف کرو۔ بحالیکہ یہ آراستہ ہے (یہ بصری کے لئے ہے باقی اُكُلٍ تنوین کے ساتھ پڑھتے ہیں)

﴿نوٹ﴾ اُكُلٍ کے کاف کے ضمہ اور سکون کا اختلاف بقرہ میں گزر چکا ہے۔

(۹۸۰) وَحَــقٌّ لِــوَا بَــاعِــدْ بِــقَــصْــرٍ مُــشَــدَّدًا
حق ل

وَصَــدَّقَ لِــلْــكُــوفِــيِّ جَــاءَ مُــثَــقَّلَا

مُشَدَّدًا	بِقَصْرٍ	بَاعِدْ	وَ حَقٌّ لِوَا
تشدید والا	قصر کے ساتھ	بَاعِدْ	اور جھنڈے والے کا حق
مُثَقَّلَا	جَاءَ	لِلْكُوفِيِّ	وَ صَدَّقَ
مشدد	آیا	کوفیین کے لیے	اور صَدَّقَ

اور بَعِّدْ حذف الف اور تشدید عین والی قراءت کا جھنڈا حق ہے (یہ قراءت مکی بصری ہشام کی ہے۔ باقی بَاعِدْ پڑھتے ہیں)

اور صَدَّقَ عَلَيْهِمْ کوفیین کے لیے تشدید دال (اور باقی کے لئے بالتخفیف صَدَقَ) آیا ہے۔

(۹۸۱) وَ فُــزِّعَ فَتْــحُ الــضَّــمِّ وَ الْــكَــسْــرِ كَــامِــلٌ
ك

وَمَــنْ اَذِنَ اضْــمُــمْ حُــلْــوُ شَــرْعٍ تَــسَــلْــسَــلَا
ح ش

كَامِلٌ	فَتْحُ الضَّمِّ وَ الْكَسْرِ	وَ فُزِّعَ
کامل	ضمہ اور کسرہ کا فتحہ	اور فُزِّعَ

تَسَلْسَلَا	حُلْوُ شَرْعٍ	اُضْمُمْ	وَ مَنْ اَذِنَ
آسان ہوا	طریقہ کی مٹھاس	تو ضمہ دے	اور مَنْ اَذِنَ

اور فُزِّعَ میں فاء مضموم اور زاء مکسور کا فتحہ کامل ہے (یعنی شامی فَزَّعَ اور باقی فُزِّعَ پڑھتے ہیں)

اور اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ میں ہمزہ کو مضموم پڑھو کہ اس طریقہ کا مٹھاس خوشگوار ہوا ہے (یعنی بصری حمزہ کسائی اُذِنَ پڑھتے ہیں)۔

(۹۸۲) وَفِی الْغُرْفَةِ التَّوْحِیْدُ فَازَ وَیُهْمَزُ التَّ
ف
تَنَاوُشُ حُلْوًا صُحْبَةً وَّتَوَصُّلَا
صحبة ح

وَیُهْمَزُ	فَازَ	اَلتَّوْحِیْدُ	اَلْغُرْفَةِ	وَفِیْ
اور ہمزہ پڑھا جاتا ہے	کامیاب ہوئی	توحید	اَلْغُرْفَةِ	اور میں

وَّتَوَصُّلَا	صُحْبَةً	حُلْوًا	اَلتَّنَاوُشُ
اور پہنچنا	دوستوں	مٹھاس	اَلتَّنَاوُشُ

اور اَلْغُرْفَةِ میں توحید کامیاب ہوئی ہے (یعنی غیر حمزہ فِی الْغُرُفَاتِ جمع پڑھتے ہیں)

اور اَلتَّنَاوُشُ میں (الف کے بعد بجائے واؤ) ہمزہ پڑھا گیا ہے۔ بحالیکہ یہ چند دوستوں کے لئے مٹھاس اور توسل کا ذریعہ ہے (یعنی بصری حمزہ کسائی شعبہ اَلتَّنَاؤُشُ ہمزہ کے ساتھ اور باقی اَلتَّنَاوُشُ واؤ کے ساتھ پڑھتے ہیں)۔

(۹۸۳) وَاَجْرِیْ عِبَادِیْ رَبِّیَ الْیَا مُضَافُهَا
وَقُلْ رَفْعُ غَیْرُ اللّٰهِ بِالْخَفْضِ شُكِّلَا
ش

مُضَافُهَا	اَلْیَا	رَبِّیْ	عِبَادِیْ	وَ اَجْرِیْ
اس کے مضاف	یاء	رَبِّیْ	عِبَادِیْ	اور اَجْرِیْ

شُكِّلَا	بِالْخَفْضِ	غَیْرُ اللّٰهِ	رَفْعُ	وَقُلْ
شکل دیا گیا	جر کے ساتھ	غَیْرُ اللّٰهِ	رفع	اور تو کہہ

اور اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا۔ مِنْ عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ۔ رَبِّیْ اِنَّهٗ میں اس سورت کی یاءات اضافت ہیں (یہاں سورۃ سبا ختم ہوگئی)

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات	فتح	اسکان
۱	اَجْرِیَ اِلَّا	نافع۔بصری۔شامی۔حفص	باقین
۲	عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ	باقین	حمزہ
۳	رَبِّیْ اِنَّهٗ	نافع۔بصری	باقین

﴿یاءات زوائد﴾

شمار	یاءات	اثبات	حذف
۱	كَالْجَوَابِ	مکی (حالین) ورش۔بصری (وصلاً)	باقین (حالین)
۲	نَكِيْرِ	ورش (وصلاً)	باقین (حالین)

﴿سُوْرَةُ فَاطِرٍ﴾

اورکھو کہ غَيْرُ اللّٰهِ کا رفع جر کے ساتھ حرکت دیا گیا ہے (یعنی کسائی هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرِ اللّٰهِ اور باقی غَيْرُ اللّٰهِ پڑھتے ہیں)

(۹۸۴) وَنَجْزِىْ بِيَاءٍ ضُمَّ مَعْ فَتْحِ زَايِهٖ
وَكُلَّ بِهِ ارْفَعْ وَهْوَ عَنْ وَّلْدِ الْعَلَا

وَنَجْزِىْ	بِيَاءٍ	ضُمَّ	مَعْ فَتْحِ زَايِهٖ
اورنَجْزِىْ	یاء کے ساتھ	ضمہ دی گئی	اپنی زای کے فتحہ کے ساتھ

وَكُلَّ	بِهِ	ارْفَعْ	وَهْوَ	عَنْ	وَّلْدِ الْعَلَا
اور كُلَّ	اسکے ساتھ	تو رفع دے	اور وہ	سے	العلاء کا بیٹا

اور نَجْزِیْ یاء مضموم مع اپنی زاء مفتوح کے ہے اور اس کے ساتھ ہی کُلّ کو مرفوع پڑھو اور یہ قراءت ابن العلاء کی ہے (یعنی بصری وَكَذٰلِكَ يُجْزٰى كُلُّ كَفُوْرٍ اور باقی نَجْزِیْ كُلَّ كَفُوْرٍ پڑھتے ہیں)

(۹۸۵) وَفِی السَّیِّءِ الْمَخْفُوْضِ هَمْزًا سُكُوْنُهٗ

فَشَا بَیِّنَاتٍ قَصْرُ حَقٍّ فَتًی عَلَا

ف حق ف ع

سُكُوْنُهٗ	هَمْزًا	اَلْمَخْفُوْضِ	اَلسَّیِّءِ	وَفِیْ
اس کا سکون	ہمزہ	مجرور	اَلسَّیِّءِ	اور میں

عَلَا	قَصْرُ حَقٍّ فَتًی	بَیِّنَاتٍ	فَشَا
بلند ہوا	جوان کے حق کا قصر	بَیِّنَاتٍ	مشہور ہوا

اور اس لفظ اَلسَّیِّیِٔ میں جو ہمزہ کے لحاظ سے مجرور ہے (احتراز ہو گیا وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ سے جس میں باتفاق ہمزہ متحرک ہے) ہمزہ کا سکون مشہور ہوا ہے (یعنی امام حمزہ وصل میں اَلسَّیِّیْٔ کو ہمزہ ساکنہ کے ساتھ اور وقف میں اپنے اصول کے مطابق یاء سے بدل کر پڑھتے ہیں۔ اور باقی وقف و وصل میں ہمزہ کے ساتھ پڑھتے ہیں یعنی ہمزہ کو وصل میں مجرور اور وقف میں ساکن پڑھتے ہیں۔

عَلٰی بَیِّنَتٍ مِّنْهُ ایک ایسے صاحب حق کے لئے قصر کے ساتھ ہے جو مردانگی میں بلند ہے (یعنی مکی بصری حمزہ حفص بَیِّنَتٍ واحد باقی بَیِّنَاتٍ جمع پڑھتے ہیں)

سُوْرَةُ یٰسٓ (۷)

(۹۸۶) وَتَنْزِيْلُ نَصْبُ الرَّفْعِ كَهْفُ صِحَابِهٖ

ك صحاب

وَخَفِّفْ فَعَزَّزْنَا لِشُعْبَةَ مُحْمِلَا

وَ تَنْزِيْلُ	نَصْبُ الرَّفْعِ	كَهْفُ صِحَابِهِ
اورتَنْزِيْلُ	رفع کا نصب	اپنے دوستوں کی غار

وَخَفِّفْ	فَعَزَّزْنَا	لِشُعْبَةَ	مُحْمِلَا
اورتخفیف کر	فَعَزَّزْنَا	شعبہ کے لیے	اٹھانے والا

اور تَنْزِيْلُ میں لام مرفوع کا نصب اپنے پڑھنے والوں کے لئے گوشہ امن ہے۔(یعنی شامی' حفص' حمزہ' کسائی تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ اور باقی تَنْزِيْلُ الْعَزِيْزِ پڑھتے ہیں۔)

اور فَعَزَزْنَا کوشعبہ کے لئے خفیف پڑھو بحالیکہ شعبہ اس کو کثرت سے نقل کرنے والے ہیں (باقی فَعَزَّزْنَا مشدد پڑھتے ہیں)۔

(۹۸۷) وَمَا عَمِلَتْهُ يَحْذِفُ الْهَاءَ صُحْبَةٌ
صحبة

وَ وَالْقَمَرَ ارْفَعْهُ سَمَا وَلَقَدْ حَلَا
سما

وَمَا عَمِلَتْهُ	يَحْذِفُ	اَلْهَاءَ	صُحْبَةٌ
وَمَا عَمِلَتْهُ	حذف کرتا ہے	ہاء	صحبہ

وَ وَالْقَمَرَ	اِرْفَعْهُ	سَمَا	وَلَقَدْ	حَلَا
اوروَالْقَمَرَ	اسے رفع دے	بلند ہوا	اوریقیناً	شیریں ہوا

وَمَا عَمِلَتْهُ میں صحبہ ہاء ضمیر کو حذف کرتے ہیں (یعنی وَمَا عَمِلَتْ چنانچہ مصاحف کوفہ میں رسماً محذوف ہے' باقی دیگر مصاحف کے مطابق ھاء پڑھتے ہیں)

اور وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ کو مرفوع پڑھو کہ یہ رفع بلند اور یقیناً شیریں ہوا ہے (یعنی نافع مکی بصری وَالْقَمَرُ مرفوع اور باقی منصوب پڑھتے ہیں)۔

(۹۸۸) وَخَایَخِصِمُوْنَ افْتَحْ سَمَا لُذْ وَاَخْفِ حُلْ
سما　ل　ح
وَبَرٍّ وَسَكِّنْهُ وَخَفِّفْ فَتُكْمِلَا
ب　ف

وَخَایَخِصِمُوْنَ	اِفْتَحْ	سَمَا	لُذْ	وَاَخْفِ
اور یَخِصِمُوْنَ کی خاء	تو فتحہ دے	بلند ہوا	پناہ لے	اور اختلاس کر

حُلْوبَرٍّ	وَسَكِّنْهُ	وَخَفِّفْ	فَتُكْمِلَا
نیکوکار کی شیرینی	اور اسے ساکن کر	اور مخفف پڑھ	تا کہ تو کامل کر دے

اور یَخِصِّمُوْنَ کی خاء کو فتحہ دو کہ وہ بلند ہوا ہے اور اس میں پناہ لو (یعنی نافع مکی بصری ہشام یَخَصِّمُوْنَ پڑھتے ہیں) اور فتحہ میں اختلاس کرو کہ یہ خیر شیریں ہے (یعنی بصری قالون فتحہ مختلسہ پڑھتے ہیں) اور خاء کو ساکن پڑھو اور صاد کو مخفف پڑھو تا کہ قراءت کو مکمل کر سکو (یعنی امام حمزہ یَخْصِمُوْنَ بروزن یَضْرِبُوْنَ پڑھتے ہیں، باقی کے لیے یَخِصِّمُوْنَ کسرۂ خاء و تشدید صاد کے ساتھ ہے۔ (چار قرائتیں ہوئیں)

(۹۸۹) وَسَاكِنَ شُغْلٍ ضُمَّ ذِكْرًا وَكَسْرُ فِي
ذ
ظِلَالٍ بِضَمٍّ وَاقْصُرِ اللَّامَ شُلْشُلَا
ش

وَسَاكِنَ شُغْلٍ	ضُمَّ	ذِكْرًا	وَكَسْرُ	فِي
اور شُغْلٍ کا ساکن	تو ضمہ دے	یاد کرنے والا	اور کسرہ	فِي

ظِلَالٍ	بِضَمٍّ	وَاقْصُرْ	اَللَّامَ	شُلْشُلَا
ظِلَالٍ	ضمہ کے ساتھ	اور تو قصر کر	لام	خفیف

اور شُغْلٍ کی غین ساکن کو شہرت کے اعتبار سے ضمہ دو (یعنی کوفیین و شامی بضم غین شُغُلٍ اور باقی بسکون پڑھتے ہیں) اور ظِلَالٍ میں ظاء کا کسرہ ضمہ کے ساتھ بدلا ہے اور خفیف ہونے کے اعتبار سے لام کو قصر سے پڑھو (یعنی حمزہ کسائی

فِیْ ظُلَلٍ اور باقی فِیْ ظِلَالٍ پڑھتے ہیں)۔

(۹۹۰) وَقُلْ جُبُلًّا مَعْ كَسْرِ ضَمَّيْهِ ثِقْلُهُ

اَخُوْ نُصْرَةٍ وَاضْمُمْ وَسَكِّنْ كَذِيْ حَلَا

ا ن ك ح

ثِقْلُهٗ	مَعْ كَسْرِ ضَمَّيْهِ	جُبُلًّا	وَقُلْ
اس کی تشدید	اسکے دونوں ضموں کے کسرہ کے ساتھ	جُبُلًّا	اورتو کہہ

كَذِيْ حَلَا	وَسَكِّنْ	وَاضْمُمْ	اَخُوْ نُصْرَةٍ
صاحب ظفر کی طرح	اور ساکن کر	اور تو ضمہ دے	مدد کرنے والا

اور کہو جُبُلًّا جیم اور باء کے ضموں کی جگہ کسروں کے ساتھ اور قراءت کے حامیوں نے اس کے لام کو مشدد پڑھا ہے (یعنی نافع عاصم جِبِلًّا پڑھتے ہیں) اور جیم کو ضمہ اور باء کو ساکن (مع تخفیف لام کے) صاحب ظفر کی طرح پڑھو۔یعنی شامی بصری جُبْلًا پڑھتے ہیں اور باقی جُبُلًا بضمتین وتخفیف لام پڑھتے ہیں۔

(۹۹۱) وَنَنْكُسْهُ فَاضْمُمْهُ وَحَرِّكْ لِعَاصِمٍ

وَحَمْزَةَ وَاكْسِرْ عَنْهُمَا الضَّمَّ اَثْقَلَا

لِعَاصِمٍ	وَحَرِّكْ	فَاضْمُمْهُ	وَنَنْكُسْهُ
عاصم کے لیے	اور حرکت دے	پس اسے ضمہ دے	اور نَنْكُسْهُ

اَثْقَلَا	اَلضَّمَّ	عَنْهُمَا	وَاكْسِرْ	وَحَمْزَةَ
مشدد	ضمہ	ان دونوں سے	اور تو کسرہ دے	اور حمزہ

اور نَنْكُسْهُ میں عاصم وحمزہ کے لئے پہلے نون کو مضموم اور دوسرے نون کو حرکت فتح پڑھو اور ان دونوں کے لئے کاف مضمومہ کو کسرہ دو۔ بحالیکہ وہ مشدد ہے (یعنی نُنَكِّسْهُ حمزہ عاصم کے لئے اور نَنْكُسْهُ باقی کے لئے ہے)

(۹۹۲) لِيُنْذِرَ دُمْ غُصْنًا وَالْاَحْقَافُ هُمْ بِهَا
د غ
بِخُلْفٍ هُدٰى مَالِىْ وَاِنِّىْ مَعًا حُلَا

لِيُنْذِرَ	دُمْ	غُصْنًا	وَالْاَحْقَافُ	هُمْ	بِهَا
لِيُنْذِرَ	ہمیشہ ہو	شاخ	اورالاحقاف	یہی	اس میں

بِخُلْفٍ	هُدٰى	مَالِىْ	وَاِنِّىْ	مَعًا	حُلَا
خُلف کے ساتھ	اس نے ہدایت کی	مَالِىْ	اور اِنِّىْ	دونوں	زیورات

لِيُنْذِرَ یاءغیب کے ساتھ ہے۔خدا کرے تو شاخ تازہ کی طرح ہو،اور سورۂ احقاف میں بھی یہی حضرات یاءغیب پڑھتے ہیں (مگر) ایسے خُلف کے ساتھ جو ہادی ہوا ہے (یعنی مکی بصری کو فیین یہاں لِيُنْذِرَ کو اور احقاف میں یاءغیب کے ساتھ پڑھتے ہیں مگر احقاف میں بزی کے لئے خُلف ہے اور باقی دونوں جگہ لِتُنْذِرَ تاءخطاب کے ساتھ پڑھتے ہیں)

اور وَ مَالِىْ اور اِنِّىْ میں دوجگہ یاءاضافت زیورات والی ہیں۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات	فتح	اسکان
۱	وَمَا لِىَ لَا	باقین	حمزہ
۲	اِنِّىْ اِذًا	نافع۔بصری	باقین
۳	اِنِّىْ اٰمَنْتُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین

﴿یاءزائدہ﴾

وَلَا يُنْقِذُوْنِ: ورش وصلاً اثبات وقفاً حذف، باقین حالین میں حذف

سُوْرَةُ الصَّآفَّاتِ (۸)

(۹۹۳) وَ صَفًّا وَ زَجْرًا ذِكْرًا ادْغَمَ حَمْزَةٌ
وَذَرْوًا بِلَا رَوْمٍ بِهَا التَّا فَثَقَّلَا

وَ صَفًّا	وَزَجْرًا	ذِكْرًا	اَدْغَمَ	حَمْزَةٌ
اور صَفًّا	اور زَجْرًا	ذِكْرًا	ادغام کیا	حمزہ
وَ ذَرْوًا	بِلَا رَوْمٍ	بِهَا	اَلتَّا	فَثَقَّلَا
اور ذَرْوًا	روم کے بغیر	ان میں	تاء	پس مشدد بنادیا

اور صَفًّا اور زَجْرًا اور ذِكْرًا اور ذَرْوًا میں امام حمزہ نے (ماقبل کی) تاء کا بغیر روم کے ادغام کیا ہے اور خالص تشدید پڑھا ہے (یعنی امام حمزہ وَالصَّآفَّاتْ صَّفًّاo فَالزَّاجِرَ آتْ زَّجْرًاo فَالتَّالِيَاتْ ذِّكْرًاo پڑھتے ہیں اور سورہ ذاریات کے شروع میں وَالذَّارِيَاتْ ذَّرْوًا پڑھتے ہیں۔ یہ ادغام کبیر حمزہ کے لئے بلا روم کے ہے)

(۹۹۴) وَخَلَّادُهُمْ بِالْخُلْفِ فَالْمُلْقِيَاتِ فَالْ
مُغِيْرَاتِ فِيْ ذِكْرًا وَصُبْحًا فَحَصِّلَا

وَخَلَّادُهُمْ	بِالْخُلْفِ	فَالْمُلْقِيَاتِ
اور ان کے خلاد	اختلاف کے ساتھ	فَالْمُلْقِيَاتِ

فَالْمُغِيْرَاتِ	فِيْ	ذِكْرًا	وَصُبْحًا	فَحَصِّلَا
فَالْمُغِيْرَاتِ	میں	ذِكْرًا	اور صُبْحًا	پس حاصل کر

اور خلاد نے سورۃ (والمرسلات والعادیات میں) فَالْمُلْقِيَاتِ اور فَالْمُغِيْرَاتِ کا (بترتیب) ذِكْرًا اور صُبْحًا میں بالخُلف ادغام کیا ہے۔ پس تو سب کو حاصل کر (باقی ان تمام لفظوں میں اظہار کرتے ہیں بجز اس بیان کے جو سوسی کے

لئے باب ادغام کبیر میں گزرا ہے)۔

(۹۹۵) بِــزِيْــنَـةِ نَــوِّنْ فِــيْ نَـدٍ وَالْـكَـوَاكِــبِ اِنْــ
ف ن

ـصِبُوْا صَـــفْــوَةٌ يَـسَّــمَّــعُــوْنَ شَذًا عَلَا
ص ش ع

بِزِيْنَةِ	نَوِّنْ	فِيْ	نَدٍ	وَالْكَوَاكِبِ	اِنْصِبُوْا
بِزِيْنَةِ	تنوین دو	میں	تر	اور اَلْكَوَاكِبِ	تم نصب دو

صَفْوَةٌ	يَسَّمَّعُوْنَ	شَذًا	عَلَا
پاکیزہ	يَسَّمَّعُوْنَ	خوشبو	بلند ہوا

بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ میں ایک وجہ شاداب میں تنوین پڑھو اور ایک پاکیزہ وجہ میں اَلْكَوَاكِبَ کو منصوب پڑھو (یعنی حمزہ عاصم بِزِيْنَةٍ نِالْكَوَاكِبِ مع تنوین اور اَلْكَوَاكِبِ کے جر کے ساتھ پڑھتے ہیں مگر شعبہ اَلْكَوَاكِبَ کو منصوب پڑھتے ہیں' یعنی بِزِيْنَةٍ نِالْكَوَاكِبَ۔ باقی بغیر تنوین اور اَلْكَوَاكِبِ کو مجرور پڑھتے ہیں یعنی بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ) اور يَسَّمَّعُوْنَ شہرت میں بلند ہوا ہے (یعنی حمزہ' کسائی' حفص لَا يَسَّمَّعُوْنَ سین اور میم کو مشدد پڑھتے ہیں باقی لَا يَسْمَعُوْنَ بالتخفیف پڑھتے ہیں)۔

(۹۹۶) بِثِــقْـلَـيْــهِ وَاضْــمُـمْ تَـا عَـجِـبْـتَ شَـذًا وَسَــا
ش

كِــنْ مَــعًـــا نِاَوْ اٰبَـــآؤُنَـــا كَيْفَ بَــلَّلَا
ك ب

بِثِقْلَيْهِ	وَاضْمُمْ	تَا عَجِبْتَ	شَذًا	وَسَاكِنْ
اپنی دو تشدیدوں کے ساتھ	اور تو ضمہ دے	عَجِبْتَ کی تاء	خوشبو	اور ساکن

مَعًا	اَوْ اٰبَآؤُنَا	كَيْفَ	بَلَّلَا
دونوں	اَوْ اٰبَآؤُنَا	جس طرح	تازہ کیا

سین ومیم کی دو تشدیدوں کے ساتھ (یہ ماقبل کے شعر سے متعلق ہے)

اور باعتبار شہرت کے عَجِبْتَ کی تاء کو مضموم پڑھو (یعنی حمزہ کسائی مضموم عَجِبْتُ اور باقی مفتوح پڑھتے ہیں)

اور اَوْ اٰبَآؤُنَا (یہاں اور واقعہ میں) دونوں جگہ جس طرح بھی تازگی بخشے اس میں واؤ ساکن ہے (یعنی شامی قالون کے لئے ساکن باقیوں کے لئے مفتوح ہے اَوَ اٰبَآؤُنَا)

(۹۹۷) وَفِیْ یُنْزَفُوْنَ الزَّایَ فَاکْسِرْ شَذًا وَّقُلْ
ش

فِی الْاُخْرٰی ثَوٰی وَاضْمُمْ یَزِفُّوْنَ فَاکْمُلَا
ف ث

وَّقُلْ	شَذًا	فَاکْسِرْ	اَلزَّایَ	یُنْزَفُوْنَ	وَفِیْ
اور تو کہہ	خوشبو	پس تو کسرہ دے	زای	یُنْزَفُوْنَ	اور میں
فَاکْمُلَا	یَزِفُّوْنَ	وَاضْمُمْ	ثَوٰی	اَلْاُخْرٰی	فِیْ
پس تو کامل ہو	یَزِفُّوْنَ	اور تو ضمہ دے	ثابت ہوا	دوسری	میں

اور یُنْزَفُوْنَ میں (یہاں) شہرت کے اعتبار سے زاء کو مکسور پڑھو (یعنی حمزہ کسائی بکسر زاء یُنْزِفُوْنَ باقی بفتح زاء پڑھتے ہیں) اور کہو دوسری سورت میں (یعنی واقعہ میں) تمام کوفیین کے لئے زای پر کسرہ ثابت ہوا ہے (یعنی واقعہ میں تمام کوفیین بکسر زای اور باقی بفتحہ زای پڑھتے ہیں)

اور یُزِفُّوْنَ میں یاء کو ضمہ پڑھو اور کمال حاصل کرو (یعنی حمزہ بضم یاء اور باقی بفتح یاء یَزِفُّوْنَ پڑھتے ہیں)

(۹۹۸) وَمَاذَا تُرِیْ بِالضَّمِّ وَالْکَسْرِ شَائِعٌ
ش

وَاِلْیَاسَ حَذْفُ الْهَمْزِ بِالْخُلْفِ مُثِّلَا
م

شَائِعٌ	بِالضَّمِّ وَالْکَسْرِ	وَ مَاذَا تُرِیْ
مشہور	ضمہ اور کسرہ کے ساتھ	اور مَاذَا تُرِیْ

وَ اِلْیَاسَ	حَذْفُ الْهَمْزِ	بِالْخُلْفِ	مُثِّلَا
اور اِلْیَاسَ	ہمزہ کا حذف	خُلف کے ساتھ	متعین کیا گیا

اور مَـاذَا تُـرِیْ ضمہ وکسرہ کے ساتھ مشہور ہے (یعنی حمزہ کسائی ضم تاء وکسر زای کے ساتھ باقی بفتحتین تَــرٰی پڑھتے ہیں)

اور وَ اِنَّ اِلْیَــاسَ میں حذف ہمزہ بالخُلف متعین کیا گیا ہے (ابن ذکوان ہمزہ وصلیہ پڑھتے ہیں، وصل میں حذف اور ابتدا میں ہمزۂ مفتوحہ پڑھتے ہیں یعنی وَ اِنَّ الْیَاسَ ابن ذکوان کی یہ ایک وجہ ہے اور دوسری وجہ میں وہ بھی جمہور کی طرح ہمزہ قطعیہ مکسورہ پڑھتے ہیں)

(۹۹۹) وَغَیْـرُ صِـحَـابٍ رَفْـعُـهُ اللّٰــهَ رَبَّـكُـمْ

صحاب

وَ رَبَّ وَ اِلْیَــاسِیْـنَ بِــالْـکَـسْــرِ وُصِّلَا

وَغَیْرُ صِحَابٍ	رَفْعُهُ	اَللّٰهَ رَبَّكُمْ
اور دوستوں کے سوا	اس کا رفع	اَللّٰهَ رَبَّكُمْ

وَرَبَّ	وَ اِلْیَاسِیْنَ	بِالْكَسْرِ	وُصِّلَا
وَرَبَّ	اور اِلْیَاسِیْنَ	کسرہ کے ساتھ	پہنچایا گیا

(۱۰۰۰) مَـعَ الْـقَـصْـرِ مَـعْ اِسْـكَـانِ كَـسْـرٍ دَنَـا غِـنًـى

د غ

وَ اِنِّــیْ وَذُو الثُّــنْـیَــا وَ اَنِّــیْ اُجْـمِـلَا

مَعَ الْقَصْرِ	مَعْ اِسْكَانِ كَسْرٍ	دَنَا	غِنًى
قصر کے ساتھ	کسرہ کے اسکان کے ساتھ	قریب ہوا	بے پرواہ

وَاِنّیْ	وَذُو الثُّنیَا	وَاَنّیَ	اُجۡمِلَا
اور اِنّیْ	اوراستثناءوالی	اور اَنّیَ	جمیل بنادیا گیا

اور غیر صحاب نے اَللّٰہُ رَبُّکُمْ وَرَبُّ میں رفع پڑھا ہے (یعنی غیر صحاب رفع اور صحاب یعنی حفص۔حمزہ۔کسائی تینوں میں نصب اَللّٰہَ رَبَّکُمْ وَرَبَّ پڑھتے ہیں)

اور اِلْ یَاسِیْنَ بکسر ہمزہ پہنچایا گیا ہے مع قصر کے اور مع لام مکسورہ کے اسکان کے یہ لفظ باعتبار غنا کے یونہی قریب ہوا ہے (یعنی کوفیین مکی بصری نے اِلْ یَاسِیْنَ اور نافع، شامی نے اٰلِ یَاسِیْنَ پڑھا ہے۔یادرہے کہ باتفاق مصاحف لام یاسین سے مقطوع مرسوم ہے، لیکن لام پر نافع، شامی کے لئے وقف ہوسکتا ہے، جمہور کے لئے نہیں)

اور اِنّیْ اَرٰی اور استثناء والی یعنی سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اور اَنّیْ اَذْ بُحُكَ میں یاءاضافت اچھی سمجھی گئی ہے۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات	فتح	اسکان
۱	اِنّیْ اَرٰی	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۲	سَتَجِدُنِیْ اِنْ	نافع	باقین
۳	اَنّیْ اَذْ بُحُكَ	نافع۔مکی۔بصری	باقین

﴿یاءزائدہ﴾

لَتُرْدِیْنِ: ورش وصلاً اثبات وقفاً حذف۔باقین حالین میں حذف

سُوْرَةُ صٓ (۴)

(۱۰۰۱) وَضَــمَّ فَــوَاقٍ شَــاعَ خَــالِــصَةٍ اَضِفْ
ش
لَــهُ الــرَّحْــبُ وَحِّــدْ عَبْــدَنَــا قَبْـلُ دُخْـلُلَا
د ا ل

وَضَمَّ فَوَاقٍ	شَاعَ	خَالِصَةٍ	اَضِفْ
اور فَوَاقٍ کا ضمہ	مشہور ہوا	خَالِصَةٍ	مضاف بناؤ

لَهُ	اَلرَّحْبُ	وَحِّدْ	عَبْدَنَا	قَبْلُ	دُخْلُلَا
اس کے لیے	وسعت	واحد پڑھ	عَبْدَنَا	پہلے	کثیر المداخلت

اور فَوَاقٍ کا ضمہ مشہور ہے (یعنی حمزہ کسائی فُوَاقٍ بضم فاء اور باقی بفتح فاء پڑھتے ہیں)

اور بِخَالِصَةٍ کو ذِكْرَى کے لئے مضاف بناؤ کیونکہ اس میں وسعت ہے (یعنی ہشام و نافع بِخَالِصَةِ ذِكْرَى اضافت کے ساتھ بغیر تنوین کے پڑھتے ہیں، باقی بغیر اضافت تنوین کے ساتھ پڑھتے ہیں)

اور اس عَبْدَنَا کو واحد پڑھو جو خَالِصَةٍ سے پہلے ہے۔ وجوہ قراءت میں کثیر المداخلت بن کر (یعنی مکی وَاذْكُرْ عَبْدَنَا اِبْرَاهِيمَ میں جو کہ خَالِصَةٍ سے پہلے ہے عَبْدَنَا کو واحد، باقی جمع عِبَادَنَا پڑھتے ہیں، خَالِصَةٍ سے پہلے کی قید سے اشارہ ہے کہ باقی جگہ باجماع عَبْدَنَا واحد ہے)۔

(۱۰۰۲) وَفِـــيْ يُـوْعَـدُوْنَ دُمْ حُلَا وَبِـقَـــافَ دُمْ
د ح د

وَ ثَـقَّـلَ غَسَّـاقًـا مَـعًـا شَـائِـدٌ عَلَا
ع ش

وَفِيْ	يُوْعَدُوْنَ	دُمْ	حُلَا	وَبِقَافَ	دُمْ
اور میں	يُوْعَدُوْنَ	تو ہمیشہ رہ	زیورات والا	اور قٓ میں	تو ہمیشہ رہ

وَثَقَّلَ	غَسَّاقًا	مَعًا	شَائِدٌ	عَلَا
اور تشدید پڑھی	غَسَّاقًا	دونوں	عمارت کو بلند کرنیوالا	عالی

اور يُوْعَدُوْنَ میں تو ہمیشہ آراستہ رہے، اور قاف میں بھی تجھے اللہ درازی عمر بخشے، تذکیر ہے (یعنی يُوْعَدُوْنَ جو یہاں اور قاف میں ہے۔ یہاں مکی بصری دونوں کے لئے اور قاف میں صرف مکی کے لئے یاء غیبت کے ساتھ ہے، باقی کے لئے تاء خطاب تُوْعَدُوْنَ ہے)

اور غَسَّاقًا میں دونوں جگہ تشدید پڑھا ہے اونچائی میں ایک بلند مرتبہ نے (یعنی حمزہ، کسائی، حفص یہاں اور نباء میں غَسَّاقًا کو بتشدید سین اور باقی بالتخفیف غَسَاقًا پڑھتے ہیں)۔

(۱۰۰۳) وَاٰخَرُ لِلْبَصْرِیْ بِضَمٍّ وَقَصْرِهٖ
وَوَصْلُ اتَّخَذْنَاهُمْ حَلَا شَرْعُهٗ وِلَا
ح ش

وَاٰخَرُ	لِلْبَصْرِیْ	بِضَمٍّ وَقَصْرِهٖ
اور اٰخَرُ	بصری کے لیے	ضمہ اور اس کے قصر کے ساتھ

وَوَصْلُ اتَّخَذْنَاهُمْ	حَلَا	شَرْعُهٗ	وِلَا
اور اِتَّخَذْنٰهُمْ کا وصل	شیریں ہوا	اس کا طریقہ	متابعت

اور لفظ اٰخَرُ بصری کے لئے ضمہ اور قصر کے ساتھ ہے (یعنی بصری اُخَرُ بضم ہمزہ و بحذف الالف پڑھتے اور باقی اٰخَرُ پڑھتے ہیں)

اور اِتَّخَذْنٰهُمْ میں ہمزۂ وصلیہ کا طریقہ متابعت کے اعتبار سے شیریں ہوا ہے (یعنی بصری حمزہ کسائی ہمزۂ وصلیہ مکسورہ اور باقی ہمزۂ قطعیہ مفتوحہ اَتَّخَذْنٰهُمْ پڑھتے ہیں)۔

(۱۰۰۴) وَفَالْحَقُّ فِیْ نَصْرٍ وَخُذْ یَاءَ لِیْ مَعًا
ف ن
وَاِنِّیْ وَبَعْدِیْ مَسَّنِیْ لَعْنَتِیْ اِلٰی

وَفَالْحَقُّ	فِیْ	نَصْرٍ	وَخُذْ	یَاءَ	لِیْ	مَعًا
اور فَالْحَقُّ	میں	مدد	اور تو لے	یاء	لِیْ	دونوں

وَاِنِّیْ	وَبَعْدِیْ	مَسَّنِیْ	لَعْنَتِیْ اِلٰی
اور اِنِّیْ	اور بَعْدِیْ	مَسَّنِیْ	لَعْنَتِیْ اِلٰی

اور فَالْحَقُّ (رفع کے ساتھ) کامیابی میں ہے (یعنی حمزہ عاصم نے قَالَ فَالْحَقُّ مرفوع اور باقی نے منصوب فَالْحَقَّ

پڑھا ہے فَالْحَقُّ کہنے سے وَالْحَقَّ اَقُوْلُ سے احتراز ہو گیا جو باتفاق منصوب ہے)

اور یاءات اضافت لِیْ میں دو جگہ اور اِنِّیْ اور بَعْدِیْ اور مَسَّنِیْ اور لَعْنَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ میں یاد کرو۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات	فتح	اسکان
۱	وَلِیْ نَعْجَةٌ	حفص	باقین
۲	لِیْ مِنْ عِلْمٍ	حفص	باقین
۳	اِنِّیْ اَحْبَبْتُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۴	بَعْدِیْ اِنَّكَ	نافع۔بصری	باقین
۵	مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ	باقین	حمزہ
۶	لَعْنَتِیْ اِلٰی	نافع	باقین

﴿نوٹ﴾ اس سورت میں کوئی یا زائدہ نہیں ہے۔

سُوْرَةُ الزُّمَرِ (۵)

(۱۰۰۵) اَمَنْ خَفَّ حِرْمِیٌّ فَشَا مَدَّ سَالِمًا

حرمی ف

مَعَ الْکَسْرِ حَقٌّ عَبْدَهُ اجْمَعْ شَمَرْ دَلَا

حق ش

اَمَنْ	خَفَّ	حِرْمِیٌّ	فَشَا	مَدَّ	سَالِمًا
اَمَنْ	مخفف پڑھا	اہل حرم	مشہور ہوا	مد پڑھا	سَالِمًا

مَعَ الْکَسْرِ	حَقٌّ	عَبْدَهُ	اِجْمَعْ	شَمَرْ دَلَا
کسرہ کے ساتھ	حق	عَبْدَهُ	تو جمع پڑھ	خفیف

اَمَّنْ کو اہل حرم نے بالتخفیف پڑھا ہے بحالیکہ حق یہ مشہور ہے (یعنی نافع مکی حمزہ اَمَنْ هُوَ قَانِتٌ تخفیف میم اور باقی بتشدید میم پڑھتے ہیں)

سَالِمًا کو مع کسرۂ لام کے اہل حق نے الف کے ساتھ پڑھا ہے (یعنی مکی بصری رَجُلًا سَالِمًا لِّرَجُلٍ اور باقی سَلَمًا لِّرَجُلٍ پڑھتے ہیں)

عَبْدَهٗ کو جمع پڑھو۔ کیونکہ وہ خفیف ہے (یعنی حمزہ کسائی اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عِبَادَهٗ پڑھتے ہیں اور باقی واحد پڑھتے ہیں)

(۱۰۰۶) وَقُلْ كَاشِفَاتٌ مُّمْسِكَاتٌ مُنَوِّنًا

وَرَحْمَتِهٖ مَعْ ضُرِّهِ النَّصْبُ حُمِّلَا
ح

وَقُلْ	كَاشِفَاتٌ	مُّمْسِكَاتٌ	مُنَوِّنًا
اور تو کہہ	كَاشِفَاتٌ	مُّمْسِكَاتٌ	تنوین دینے والا
وَرَحْمَتِهٖ	مَعْ ضُرِّهٖ	اَلنَّصْبُ	حُمِّلَا
اور رَحْمَتِهٖ	ضُرِّهٖ کے ساتھ	نصب	نقل کیا گیا

اور کہو كَاشِفَاتٌ، مُمْسِكَاتٌ تنوین کے ساتھ اور رَحْمَتِهٖ مع ضُرِّهٖ منصوب نقل کئے گئے ہیں (یعنی بصری نے كَاشِفَاتٌ ضُرَّهٗ اور مُمْسِكَاتٌ رَّحْمَتَهٗ پڑھا ہے باقی كَاشِفَاتُ ضُرِّهٖ اور مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهٖ پڑھتے ہیں۔)

(۱۰۰۷) وَضُمَّ قَضٰى وَاكْسِرْ وَحَرِّكْ وَبَعْدُ رَفْـ

ـعُ شَافٍ مَفَازَاتِ اجْمَعُوْا شَاعَ صَنْدَلَا
ش ش ص

وَضُمَّ	قَضٰى	وَاكْسِرْ	وَحَرِّكْ	وَبَعْدَ
اور تو ضمہ دے	قَضٰى	اور کسرہ دے	اور حرکت دے	اور بعد

رَفْعُ شَافٍ	مَفَازَاتِ	اِجْمَعُوْا	شَاعَ	صَنْدَلَا
شافی کا رفع	مَفَازَاتِ	تم جمع پڑھو	مشہور ہوا	صندل

اور قَضٰی میں ضمہ قاف اور کسرہ صاد اور یاء پر حرکت فتحہ پڑھو اور اس کے بعد والے لفظ پر رفع شافی ہے (یعنی حمزہ کسائی نے قُضِیَ عَلَیْهِ الْمَوْتُ اور باقی نے قَضٰی عَلَیْهِ الْمَوْتَ پڑھا ہے)

مَفَازَاتِ کو جمع پڑھو کہ صندل کی سی خوشبو کے ساتھ شائع ہے (یعنی حمزہ کسائی شعبہ نے الَّذِیْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَاتِهِمْ اور باقی نے بِمَفَازَتِهِمْ پڑھا ہے)

(۱۰۰۸) وَزِدْ تَامُرُوْنِی النُّوْنَ كَهْفًا وَعَمَّ خِفْ
فُهٗ فُتِّحَتْ خَفِّفْ وَفِی النَّبَا الْعُلَا

وَزِدْ	تَامُرُوْنِی	اَلنُّوْنَ	كَهْفًا	وَعَمَّ	خِفُّهٗ
اور تو زیادہ کر	تَامُرُوْنِی	نون	جائے پناہ	اور عام ہوا	اس کی خفت

فُتِّحَتْ	خَفِّفْ	وَفِی	اَلنَّبَا	اَلْعُلَا
فُتِّحَتْ	خفیف کر	اور میں	النبا	عالی

(۱۰۰۹) لِكُوْفٍ وَخُذْ یَا تَامُرُوْنِیْ اَرَادَنِیْ
وَاِنِّیْ مَعًا مَعْ یَا عِبَادِیْ فَحَصِّلَا

لِكُوْفٍ	وَخُذْ	یَا	تَامُرُوْنِیْ	اَرَادَنِیْ
کوفیین کے لیے	اور تو لے	یاء	تَامُرُوْنِیْ	اَرَادَنِیْ

وَاِنِّیْ	مَعًا	مَعْ	یَا عِبَادِیْ	فَحَصِّلَا
اور اِنِّیْ	دونوں	ساتھ	عِبَادِیْ کی یاء	پس حاصل کرلو

اور تَأۡمُرُوٓنِّیٓ میں نون زیادہ کرو۔ بحالیکہ تم گوشہ علم ہو (یعنی شامی تَأۡمُرُوۡنَنِیۡ دونوں نون کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ پہلا نون مفتوح اور دوسرا مکسور ہے، باقی ایک نون پڑھتے ہیں) اور اس نون کی خفت عام ہوئی ہے (یعنی نافع، شامی کے لئے نون مخفف ہے اور باقی کے لئے مشدد ہے۔ گویا تَأۡمُرُوۡنَنِیۡ شامی کے لئے تَأۡمُرُوۡنِیۡ نافع کے لئے تَأۡمُرُوٓنِّیۡ باقی کے لیے ہے)

اور فُتِحَتۡ یہاں اور سورت نباء عالی میں کوفیین کے لیے مخفف پڑھو (یعنی کوفیین فُتِحَتۡ اور باقی فُتِّحَتۡ پڑھتے ہیں) اور تَأۡمُرُوٓنِّیۡ، اَرَادَنِیۡ اور اِنِّیۡ دونوں جگہ مع یٰعِبَادِیَ کی یاء کے سب یاءات اضافت کو حاصل کرلو۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات	فتح	اسکان
۱	تَأۡمُرُوٓنِّیٓ اَعۡبُدُ	نافع۔مکی	باقین
۲	اَرَادَنِیَ اللّٰهُ	باقین	حمزہ
۳	اِنِّیٓ اُمِرۡتُ	نافع	باقین
۴	اِنِّیٓ اَخَافُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۵	یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ	باقین	بصری۔حمزہ۔کسائی

﴿نوٹ﴾ اس سورت میں کوئی یاء زائدہ نہیں ہے۔

سُوۡرَةُ الۡمُؤۡمِنۡ (۵)

(۱۰۱۰) وَیَدۡعُوۡنَ خَاطِبۡ اِذۡ لَوٰی هَاءُ مِنۡهُمُ

ا ل

بِکَافٍ کَفٰی اَوۡ اَنۡ زِدِ الۡهَمۡزَ ثُمَّلَا

ث ك

وَیَدۡعُوۡنَ	خَاطِبۡ	اِذۡ	لَوٰی	هَاءُ مِنۡهُمۡ
اور یَدۡعُوۡنَ	خطاب پڑھ	اس لیے	اس نے رخ بدلا	مِنۡهُمۡ کی ھاء

بِكَافٍ	كَفٰى	اَوْ اَنْ	زِدْ	اَلْهَمْزَ	ثُمَّلَا
کاف کے ساتھ	کافی ہوئی	اَوْ اَنْ	تو زیادہ کر	ہمزہ	مصلحین

اور یَدْعُوْنَ کو خطاب سے پڑھو جب کہ اس میں غیب نے رخ تبدیل کیا (یعنی نافع، ہشام تَدْعُوْنَ باقی یَدْعُوْنَ پڑھتے ہیں)

مِنْهُمْ کی ھاء کاف کے ساتھ کافی ہوئی (یعنی شامی بجائے مِنْهُمْ مِنْكُمْ پڑھتے ہیں)۔

اَوْ اَنْ میں ہمزہ کا اضافہ کرو۔ مصلحوں کے لئے (یعنی کوفیین اَوْ اَنْ اور باقی وَاَنْ پڑھتے ہیں۔)

(۱۰۱۱) وَسَكِّنْ لَهُمْ وَاضْمُمْ بِيَظْهَرَ وَاكْسِرَنْ
وَرَفْعَ الْفَسَادَ انْصِبْ اِلٰى عَاقِلٍ حَلَا
ح ع ا

وَسَكِّنْ	لَهُمْ	وَاضْمُمْ	بِيَظْهَرَ	وَاكْسِرَنْ
اور تو ساکن کر	ان کیلئے	اور تو ضمہ دے	يَظْهَرَ میں	اور ضرور کسرہ دے
وَرَفْعَ	**اَلْفَسَادَ**	**اِنْصِبْ**	**اِلٰى عَاقِلٍ**	**حَلَا**
اور رفع	اَلْفَسَادَ	تو نصب دے	عقلمند کی طرف	شیریں ہوا

اور کوفیین کے لئے اَوْ اَنْ میں واؤ کو ساکن کرو (یہ شعر سابق سے متعلق ہے) اور يُظْهِرَ میں یاء کو مضموم پڑھو اور ھاء کو کسرہ دو اور اَلْفَسَادَ میں بجائے رفع کے نصب پڑھو بحالیکہ یہ منسوب ہے ایک شیریں عقلمند کی طرف (یعنی نافع، حفص، بصری يُظْهِرَ فِى الْاَرْضِ الْفَسَادَ اور باقی يَظْهَرَ فِى الْاَرْضِ الْفَسَادُ پڑھتے ہیں)۔

حاصل یہ کہ ان تمام کلمات کو ملانے سے چار قراءتیں بنتی ہیں:

(۱) اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِى الْاَرْضِ الْفَسَادَ۔ حفص

(۲) اَوْ اَنْ يَّظْهَرَ فِى الْاَرْضِ الْفَسَادُ۔ شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی

(۳) وَاَنْ يُّظْهِرَ فِى الْاَرْضِ الْفَسَادَ۔ نافع۔ بصری

(۴) وَاَنْ يَّظْهَرَ فِى الْاَرْضِ الْفَسَادُ۔ مکی۔ شامی

(۱۰۱۲) فَـاَطَّـلِـعَ ارْفَـعْ غَـيْـرَ حَـفْـصٍ وَقَـلْـبِ نَـوْ
وِنُـوْا مِـنْ حَـمِـيْـدٍ اَدْخِـلُـوْا نَـفَـرٌ صِـلَا
م ح نفر ص

نَوِّنُوْا	وَقَلْبِ	غَيْرَ حَفْصٍ	اِرْفَعْ	فَاَطَّلِعَ
تم تنوین دو	اور قَلْبِ	حفص کے علاوہ	تو رفع دے	فَاَطَّلِعَ

صِلَا	نَفَرٌ	اَدْخِلُوْا	حَمِيْدٍ	مِنْ
آگ	جماعت	اَدْخِلُوْا	تعریف والا	سے

(۱۰۱۳) عَـلَـى الْـوَصْـلِ وَاضْـمُـمْ كَـسْـرَهُ يَـتَـذَكَّـرُوْ
نَ كَهْفٌ سَـمَـا وَاحْـفَـظْ مُـضَـافَـاتِـهَـا الْعُلَا
ك سما

يَتَذَكَّرُوْنَ	كَسْرَهُ	وَاضْمُمْ	عَلَى الْوَصْلِ
يَتَذَكَّرُوْنَ	اس کا کسرہ	اور تو ضمہ دے	وصلی پر

الْعُلَا	مُضَافَاتِهَا	وَاحْفَظْ	سَمَا	كَهْفٌ
عالی	اسکی مضافات	اور یاد کر	بلند ہوا	غار

(۱۰۱۴) ذَرُوْنِـــيَ وَادْعُـــوْنِـــيْ وَ اِنِّـــيْ ثَلَاثَةٌ
لَـعَـلِّـيْ وَفِـيْ مَـالِـيْ وَاَمْـرِيَ مَـعْ اِلـيْ

ثَلَاثَةٌ	وَ اِنِّيْ	وَادْعُوْنِيْ	ذَرُوْنِيَ
تین	اور اِنِّيْ	اور اُدْعُوْنِيْ	ذَرُوْنِيَ

لَعَلِّیْ	وَفِیْ	مَالِیْ	وَاَمْرِیْ	مَعَ اِلٰی
لَعَلِّیْ	اور میں	مَالِیْ	اور اَمْرِیْ	اِلٰی کے ساتھ

فَاَطَّلِعُ کو غیر حفص کے لئے مرفوع (اور حفص کے لئے منصوب فَاَطَّلِعَ) پڑھو۔

اور عَلٰی کُلِّ قَلْبِ کی باء ایک قابل تعریف سے منون پڑھو (یعنی ابن ذکوان اور بصری قَلْبٍ مُّتَکَبِّرٍ اور باقی قَلْبِ مُتَکَبِّرٍ پڑھتے ہیں)

اور ایک ذہین جماعت کے لئے اُدْخُلُوْا کو وصل پر پڑھو اور خاء مکسور کو مضموم پڑھو (یعنی مکی بصری شامی شعبہ اُدْخُلُوْا اٰلَ ہمزہ وصل مضموم کے ساتھ اور باقی ہمزۂ قطعی مفتوح اور خاء مکسورہ کے ساتھ اَدْخِلُوْا پڑھتے ہیں)

اور یَتَذَکَّرُوْنَ میں ایک غار علم بلند ہوا (یعنی شامی نافع، مکی بصری یَتَذَکَّرُوْنَ یاء غیب کے ساتھ اور باقی تاء خطاب سے تَتَذَکَّرُوْنَ پڑھتے ہیں)

اور اس سورت کی یاءات اضافت عالیہ کو یاد رکھو وہ ذَرُوْنِیْ، اُدْعُوْنِیْ اور تین اِنِّیْ، لَعَلِّیْ، مَالِیْ اور اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ ہیں۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات	فتح	اسکان
۱	ذَرُوْنِیْ اَقْتُلْ	مکی	باقین
۲	اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ	مکی	باقین
۳۔۴۔۵	اِنِّیْ اَخَافُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۶	لَعَلِّیْ اَبْلُغُ	نافع۔مکی۔بصری۔شامی	باقین
۷	مَالِیْ اَدْعُوْکُمْ	نافع۔مکی۔بصری۔ہشام	باقین
۸	اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ	نافع۔بصری	باقین

﴿یاءات زائدہ﴾

شمار	یاءات	اثبات	حذف
۱	اَلتَّلَاقِ	مکی (حالین) ورش (وصلاً) قالون (اثبات بالخُلف)	باقین (حالین)
۲	اَلتَّنَادِ	مکی (حالین) ورش (وصلاً) قالون (اثبات بالخُلف)	باقین (حالین)
۳	اِتَّبِعُوْنِ	مکی (حالین) قالون۔ بصری (وصلاً)	باقین (حالین)

سُوْرَةُ فُصِّلَتْ (۳)

(۱۰۱۵) وَاِسْكَانُ نَحْسَاتٍ بِهٖ كَسْرُهُ ذَكَا

وَقَوْلُ مُمِيْلِ السِّيْنِ لِلَّيْثِ اُخْمِلَا

وَاِسْكَانُ نَحْسَاتٍ	بِهٖ	كَسْرُهُ	ذَكَا
اور نَحْسَاتٍ کا اسکان	اس میں	اس کا کسرہ	مشہور ہوا

وَقَوْلُ مُمِيْلِ السِّيْنِ	لِلَّيْثِ	اُخْمِلَا
سین میں امالہ کرنے والے کا قول	لیث کے لیے	ترک کیا گیا

اور نَحْسَاتٍ کی حاء ساکنہ میں کسرہ مشہور ہوا ہے (یعنی کوفیین شامی فِیْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ بکسر حاء اور باقی بسکون حاء پڑھتے ہیں) اور ابوالحارث لیث کے لئے نَحِسَاتٍ کے سین (کے بعد والے الف) میں امالہ کرنے والے کا قول متروک ہے۔

(۱۰۱۶) وَنَحْشُرُ یَاءٌ ضُمَّ مَعْ فَتْحِ ضَمِّهِ
وَاَعْدَآءُ خُذْ وَالْجَمْعُ عَمَّ عَقَنْقَلَا
خ عم ع

وَنَحْشُرُ	یَاءٌ	ضُمَّ	مَعْ فَتْحِ ضَمِّهِ
اور نَحْشُرُ	یاء	ضمہ دی گئی	اسکے ضمہ کے فتحہ کے ساتھ

وَاَعْدَآءُ	خُذْ	وَالْجَمْعُ	عَمَّ	عَقَنْقَلَا
اور اَعْدَآءُ	تو لے	اور جمع	عام ہوا	ریت کا ٹیلہ [1]

(۱۰۱۷) لَدَی ثَمَرَاتٍ ثُمَّ یَا شُرَکَائِیَ الْ
مُضَافُ وَیَا رَبِّی بِهِ الْخُلْفُ بُجِّلَا
ب

لَدٰی	ثَمَرَاتٍ	ثُمَّ	یَا شُرَکَائِیَ
میں	ثَمَرَاتٍ	پھر	شُرَکَائِیَ کی یاء

اَلْمُضَافُ	وَیَا رَبِّی	بِهِ	اَلْخُلْفُ	بُجِّلَا
مضاف	اور رَبِّی کی یاء	اس میں	خُلف	توقیر دیا گیا

اور یُحْشَرُ میں یاء مضموم مع اپنے شین مضموم کے فتحہ کے ہے اور اَعْدَآءُ کو (مرفوع) یاد کرو (یعنی غیر نافع وَیَوْمَ یُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ پڑھتے ہیں اور نافع نَحْشُرُ اَعْدَآءَ اللّٰهِ پڑھتے ہیں)۔

اور جمع، وسعت کے اعتبار سے عام ہوئی ہے۔ ثَمَرَاتٍ میں (یعنی نافع، شامی، حفص مَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرَاتٍ جمع پڑھتے ہیں اور باقی مِنْ ثَمَرَةٍ واحد پڑھتے ہیں)

اور شُرَکَآئِیْ کی یاء اضافت کی ہے اور رَبِّیْ کی یاء میں (قالون کیلئے) خُلف (فتح و اسکان) کو بنظر توقیر دیکھا گیا ہے۔

[1] وسیع اور عظیم وادی

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات	فتح	اسکان
۱	شُرَكَآءِیَ قَالُوْا	مکی	باقین
۲	رَبِّیْ اِنَّ	ورش۔بصری۔قالون بالخلف	باقین۔قالون بالخلف

﴿نوٹ﴾ اس سورۃ میں یاء زائدہ کوئی نہیں ہے۔

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى وَالزُّخْرُفِ وَالدُّخَانِ (۱۳)

(۱۰۱۸) وَيُوْحٰى بِفَتْحِ الْحَاءِ دَانَ وَيَفْعَلُوْ
نَ غَيْرُ صِحَابٍ يَعْلَمُ ارْفَعْ كَمَا اعْتَلَا

وَيُوْحٰى	بِفَتْحِ الْحَاءِ	دَانَ	وَيَفْعَلُوْنَ
اور یُوْحٰى	حاء کے فتحہ کے ساتھ	قریب ہوا	اور يَفْعَلُوْنَ

غَيْرُ صِحَابٍ	يَعْلَمُ	اِرْفَعْ	كَمَا	اِعْتَلَا
ساتھیوں کے علاوہ	يَعْلَمُ	تو رفع دے	جیسا کہ	عالی ہوا

اور لفظ يُوْحٰى اِلَيْكَ فتح حاء اور الف کے ساتھ (مکی کے لئے) قریب ہوا ہے (باقی بکسر حاء اور یاء ساکنہ کے ساتھ يُوْحِيْ پڑھتے ہیں)

اور يَعْلَمُ مَا يَفْعَلُوْنَ غیر صحاب نے بصیغۂ غائب پڑھا ہے (صحاب کے لئے تَفْعَلُوْنَ مخاطب ہے)

اور يَعْلَمُ کو مرفوع پڑھو جیسا کہ وہ عالی ہوا ہے۔ یعنی نافع، شامی يَعْلَمُ الَّذِيْنَ برفع میم اور باقی منصوب يَعْلَمَ الَّذِيْنَ پڑھتے ہیں۔

(۱۰۱۹) بِمَا كَسَبَتْ لَا فَاءَ عَمَّ كَبِيرَ فِي
عم
كَبَائِرَ فِيهَا ثُمَّ فِي النَّجْمِ شَمْلَلَا
ش

بِمَا كَسَبَتْ	لَا فَاءَ	عَمَّ	كَبِيرَ	فِي
بِمَا كَسَبَتْ	فاء نہیں	عام ہوا	كَبِيرَ	میں

كَبَائِرَ	فِيهَا	ثُمَّ	فِي	اَلنَّجْمِ	شَمْلَلَا
كَبَائِرَ	اس میں	پھر	میں	النجم	سرعت کی

بِمَا كَسَبَتْ (نافع، شامی کے لیے) بغیر فاء عام ہوا ہے۔ باقی (فَبِمَا كَسَبَتْ پڑھتے ہیں مصحف مدنی وشامی میں بغیر فاء اور باقی میں فاء کے ساتھ ہے)

كَبِيرَ اس سورت میں اور نجم میں بجائے كَبَائِرَ (حمزہ کسائی کیلئے) خفیف ہوا ہے (باقی کے لئے كَبَائِرَ جمع ہے)

(۱۰۲۰) وَيُرْسِلَ فَارْفَعْ مَعْ فَيُوحِي مُسَكِّنًا
اَتَانَا وَاَنْ كُنْتُمْ بِكَسْرٍ شَذَا الْعُلَا
ا ش ا

وَيُرْسِلَ	فَارْفَعْ	مَعْ فَيُوحِي	مُسَكِّنًا
اور يُرْسِلَ	پس تو رفع دے	فَيُوحِي کے ساتھ	ساکن کرنے والا

اَتَانَا	وَ اَنْ كُنْتُمْ	بِكَسْرٍ	شَذَا	اَلْعُلَا
ہمارے پاس آیا	اور اَنْ كُنْتُمْ	کسرہ کے ساتھ	خوشبو	عالی

اور يُرْسِلَ کے لام کو (نافع کے لئے) مرفوع پڑھو مع فَيُوحِي کے کہ اس میں یاء کو ساکن پڑھو (یعنی يُرْسِلُ رَسُوْلًا فَيُوحِي) کیونکہ ہمارے پاس اسی طرح آیا ہے (باقی دونوں فعلوں کو منصوب يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوحِيَ پڑھتے ہیں۔ یہاں سورہ شوریٰ ختم ہوگئی)

﴿یاءزائدہ﴾ اَلْجَوَارِ: مکی۔حالین میں اثبات۔نافع۔بصری وصلاً اثبات وقفاً حذف۔باقین حالین میں حذف۔

﴿سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ﴾

اور اِنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ کسرۂ ہمزہ کے ساتھ (حمزہ کسائی نافع کے لئے) بلندی میں مشہور ہوا ہے۔(باقی کے لیے ہمزہ مفتوح اَنْ كُنْتُمْ ہے)۔

(۱۰۲۱) وَيَنْشَأُ فِيْ ضَمٍّ وَثِقْلٍ صِحَابُهُ
صحاب
عِبَادُ بِرَفْعِ الدَّالِ فِيْ عِنْدَ غَلْغَلَا
غ

صِحَابُهُ	وَثِقْلٍ	ضَمٍّ	وَيَنْشَأُ فِيْ
اس کے صحاب	اور تشدید	ضمہ	اور يَنْشَأُ فِيْ

غَلْغَلَا	عِنْدَ	فِيْ	بِرَفْعِ الدَّالِ	عِبَادُ
داخل ہوا	عِنْدَ	میں	دال کے رفع کیساتھ	عِبَادُ

اور يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ کو (حمزہ' کسائی' حفص نے) ضم یاء (فتح نون) اور تشدید شین کے ساتھ پڑھا ہے (باقی کے لئے فتح یاء سکون نون اور تخفیف شین کے ساتھ يَنْشَأُ ہے)

اور (کوفیین و بصری کے لئے) عِنْدَ میں عِبَادُ برفع دال داخل ہوا ہے (یعنی کوفیین بصری عِبَادُ الرَّحْمٰنِ اور باقی عِنْدَ الرَّحْمٰنِ پڑھتے ہیں)۔

(۱۰۲۲) وَسَكِّنْ وَزِدْ هَمْزًا كَوَاوٍ اَوُ شْهِدُوْا
اَمِيْنًا وَفِيْهِ الْمَدُّ بِالْخُلْفِ بَلَّلَا
ب

اَوُ شْهِدُوْا	كَوَاوٍ	هَمْزًا	وَزِدْ	وَسَكِّنْ
اَوُ شْهِدُوْا	واؤ کی طرح	ہمزہ	اور زیادہ کر	اور تو ساکن کر

اَمِينًا	وَفِيهِ	اَلْمَدُّ	بِالْخُلْفِ	بَلَّلَا
امین	اور اس میں	مد	بالخلف	تر کر دیا

اور (نافع کے لئے) شین کو ساکن کرو اَشَہِــدُوْا میں اور ایک ہمزہ زائد کرو جو کالواؤ (یعنی ہمزۂ مضمومہ مسہلہ) ہو بحالیکہ تم امین ہو اور اس کے (دو ہمزوں) میں مد یعنی ادخال الف (قالون کے لئے ءَاُشْہِــدُوْا ادخال اور بغیر ادخال ہمزہ میں تسہیل جبکہ ورش کے لیے صرف بغیر ادخال ہمزہ ثانیہ میں تسہیل ہے) بالخُلف شاداب سمجھا گیا ہے (یاد رہے کہ نافع کے لئے چونکہ یہاں اجتماع ہمزتین فی کلمۃ کی صورت ہے اس لئے ان کے دونوں راویوں کے لئے حسب اصول پڑھا گیا ہے باقی اَشَہِدُوْا خَلْقَهُمْ ایک ہمزہ مفتوحہ اور فتح شین کے ساتھ پڑھتے ہیں)۔

(۱۰۲۳) وَقُلْ قَـالَ عَنْ كُـفْـؤٍ وَسَـقْـفًـا بِضَـمِّـهِ
ع ك

وَتَـحْـرِيْـكِـهِ بِـالـضَّـمِّ ذَكَّـرَ اَنْبَلَا
ذ ا

وَقُلْ	قَالَ	عَنْ	كُفْؤٍ	وَسَقْفًا	بِضَمِّهِ
اور قُلْ	قَالَ	سے	مثل	اور سَقْفًا	اپنے ضمہ کیساتھ

وَتَحْرِيْكِهِ بِالضَّمِّ	ذَكَّرَ	اَنْبَلَا
اور اسے ضمہ کی حرکت دینے کے ساتھ	یاد دہانی کرائی	شریف

اور لفظ قُلْ کی جگہ قَالَ پڑھا گیا ہے ایک صاحب مثال سے (یعنی حفص و شامی کے لئے قَالَ۔ باقی قُلْ بصیغہ امر پڑھتے ہیں)

اور (کوفیین شامی نافع کے لئے) لفظ سُقُفًا نے ضم سین کے ساتھ اور قاف کو ضمہ کی حرکت دینے کے ساتھ ایک شریف کو یاد دہانی کرائی ہے (باقی بفتح سین و سکون قاف سَقْفًا پڑھتے ہیں)۔

(۱۰۲۴) وَحُكْمُ صِحَابٍ قَصْرُ هَـمْـزَةِ جَـآءَنَا
ح صحاب

وَاَسْـوِرَةٌ سَكِّنْ وَبِـالْـقَـصْـرِ عُـدِّلَا
ع

وَحُكْمُ صِحَابٍ	قَصْرُ هَمْزَةِ	جَآءَ نَا
اور صحاب کا حکم	ہمزہ کا قصر	جَآءَ نَا

وَ اَسْوِرَةٌ	سَكِّنْ	وَبِالْقَصْرِ	عُدِّلَا
اور اَسْوِرَةٌ	تو ساکن کر	اور قصر کے ساتھ	موزوں قرار دیا گیا

اور مرموزین صحاب (وبصری) کا حکم جَآءَ نَا کے ہمزہ میں قصر ہے (باقی جَآءَ انَا تثنیہ پڑھتے ہیں)

اور اَسْوِرَةٌ میں (حفص کے لئے) سین کو ساکن پڑھو اور قصر کے ساتھ موزوں قرار دیا گیا ہے (باقی اَسَاوِرَةٌ پڑھتے ہیں)۔

(۱۰۲۵) وَفِىْ سَلَفًا ضَمَّا شَرِيْفٍ وَّصَادُهُ

ش

يَصُدُّوْنَ كَسْرُ الضَّمِّ فِىْ حَقِّ نَهْشَلَا

ن حق ف

وَفِىْ	سَلَفًا	ضَمَّا شَرِيْفٍ	وَصَادُهُ
اور میں	سَلَفًا	شریف کے دو ضمے	اور اس کا صاد

يَصُدُّوْنَ	كَسْرُ الضَّمِّ	فِىْ	حَقِّ	نَهْشَلَا
يَصُدُّوْنَ	ضمہ کا کسرہ	میں	حق	نہشل [1]

اور فَجَعَلْنٰهُمْ سُلُفًا (کے سین ولام) میں (حمزہ کسائی کے لیے) ایک شریف کے دو ضمے ہیں (باقی کے لئے سَلَفًا بفتحتین ہے)

اور اس شریف آدمی کے لئے يَصِدُّوْنَ کے صاد مضموم میں (حمزہ، مکی، بصری، عاصم کے لئے) کسرہ ہے ایک شیخ کے حق میں (باقی بضم صاد يَصُدُّوْنَ پڑھتے ہیں)۔

---

[1] نہشل قبیلہ کا نام ہے۔

(۱۰۲۶) ءَ اٰلِهَةٌ كُـوْفٍ يُـحَـقِّـقُ ثَـانِيًـا
وَقُـلْ اَلِـفًـا لِـلْـكُـلِّ ثَـالِثَـا نُ اُبْـدِلَا

ءَ اٰلِهَةٌ	كُوْفٍ	يُحَقِّقُ	ثَانِيًا
ءَ اٰلِهَةٌ	کوفیین	تحقیق سے پڑھتے ہیں	دوسرا

وَقُلْ	اَلِفًا	لِلْكُلِّ	ثَالِثًا	اُبْدِلَا
اور کہہ تو	الف	تمام کے لیے	تیسرا	بدلا گیا

ءَ اٰلِهَةٌ (جو اصل میں اَءَ ءْ لِهَةٌ تھا اس) میں کوفیین (اپنے اصول کے مطابق) دوسرے ہمزہ کو محقق (اور باقی مسہل) پڑھتے ہیں اور کہو کہ الف سے تمام قراء کے لئے تیسرے ہمزہ کو بدلا گیا ہے

(تین ہمزوں والے دو لفظ ہیں ءَ اٰمَنْتُمْ اور ءَ اٰلِهَةٌ اول کے اختلافات بَابُ اِجْتِمَاعِ هَمْزَتَيْنِ فِيْ كَلِمَةٍ میں گزر چکے ہیں۔ دوسرا باقی تھا اس کو یہاں بیان کیا ہے۔ نیز جس طرح ءَ اٰمَنْتُمْ میں ادخال الف نہیں، یہاں بھی کسی کے لئے نہیں ہے، جیسا کہ باب مذکور کے شعر ۱۲ میں گزر چکا ہے)۔

(۱۰۲۷) وَفِيْ تَشْتَهِيْهِ تَشْتَهِيْ حَقُّ صُـحْـبَـةٍ
حق صحبہ
وَفِيْ تُـرْجَـعُـوْنَ الْـغَـيْـبُ شَـايَـعَ دُخْـلُلَا
ش د

وَفِيْ	تَشْتَهِيْهِ	تَشْتَهِيْ	حَقُّ صُحْبَةٍ
اور میں	تَشْتَهِيْهِ	تَشْتَهِيْ	ساتھیوں کا حق

وَفِيْ	تُرْجَعُوْنَ	اَلْغَيْبُ	شَايَعَ	دُخْلُلَا
اور میں	تُرْجَعُوْنَ	غیب	شائع ہوا	کثیر المداخلت

اور تَشْتَهِيْهِ میں (مکی بصری حمزہ کسائی شعبہ کے لئے) تَشْتَهِيْ (بحذف ہاء ضمیر) چند مصاحبوں کا حق ہے (مصاحف مکہ و عراق کا یہی رسم ہے) باقی تَشْتَهِيْهِ پڑھتے ہیں (اور مدنی و شامی مصاحف میں یونہی ہے)

اور تُرْجَعُوْنَ میں (حمزہ، کسائی، مکی کے لئے) غیب کثیر الداخلت ہوکر شائع ہوا ہے۔ یعنی یُرْجَعُوْنَ۔

(۱۰۲۸) وَفِیْ قِیْلَـهُ اکْسِـرْ وَاكْسِـرِ الضَّمَّ بَعْدُ فِیْ
ف

نَـصِیْـرٍ وَخَـاطِـبْ یَعْلَـمُوْنَ كَـمَـا انْـجَلَا
ن ك ا

وَفِیْ	قِیْلَهُ	اِكْسِرْ	وَاكْسِر	اَلضَّمَّ	بَعْدُ	فِیْ
اور میں	قِیْلَهُ	تو کسرہ دے	اور تو کسرہ دے	ضمہ	بعد	میں

نَصِیْرٍ	وَخَاطِبْ	تَعْلَمُوْنَ	كَمَا	اِنْجَلَا
مدد کرنے والا	اور خطاب پڑھ	تَعْلَمُوْنَ	جیسا کہ	ظاہر ہوا

اور وَ قِیْلِـهٖ یٰـارَبِّ میں (لام کو) مجرور پڑھو اور ھاء ضمیر مضموم جو بعد میں ہے اس کو کسرہ دو یہ قراءت اس قاری کی قراءت میں ہے جو منصور ہے (یعنی حمزہ و عاصم کی قراءت) میں اور باقی لام مفتوح اور ھاء مضمومہ وَ قِیْلَهٗ پڑھتے ہیں)
اور تَعْلَمُوْنَ کو (شامی، نافع کے لئے) مخاطب پڑھو (باقی یاء غیب یَعْلَمُوْنَ پڑھتے ہیں)

(۱۰۲۹) بِتَـحْتِـیْ عِبَـادِیْ الْیَـا وَیَـغْلِـیْ دَنَـا عُلًا
د ع

وَ رَبُّ السَّـمٰـوَاتِ اخْـفِـضُـوا الـرَّفْـعَ ثُـمَّلَا
ث

بِتَحْتِیْ	عِبَادِیْ	اَلْیَا	وَ یَغْلِیْ	دَنَا	عُلًا
تَحْتِیْ میں	عِبَادِیْ	یاء	اور یَغْلِیْ	قریب ہوا	بلندی

وَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ	اِخْفِضُوْا	اَلرَّفْعَ	ثُمَّلَا
اور رَبُّ السَّمٰوٰتِ	تم جر دو	رفع	مصلحین

اور تَحْتِیْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ اور یَا عِبَادِیْ لَا خَوْفٌ عَلَیْكُمْ میں (دو) یاء اضافت ہیں۔ (یہاں سورۃ زخرف ختم ہوگئی)

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات	فتح	اسکان
۱	تَحْتِیْ اَفَلَا	نافع۔بزی۔بصری	باقین
۲	یٰعِبَادِیْ لَا خَوْفٌ	شعبہ(وصلاً فتح وقفاً ساکن)	نافع۔بصری۔شامی(وقفاً وصلاً)باقین (حالین میں حذف)

﴿یاءزائدہ﴾ وَ اتَّبِعُوْنِ: بصری وصلاً اثبات وقفاً حذف۔باقین حالین میں حذف۔

﴿سُوْرَۃُ الدُّخَانِ﴾

اور(مکی وحفص کے لئے) یَغْلِیْ (یاءتذکیر کے ساتھ)بلندی کے اعتبار سے قریب ہوئی ہے(باقی تاءتانیث کے ساتھ تَغْلِیْ پڑھتے ہیں)

اور رَبُّ السَّمٰوٰتِ (کی باء)کے رفع کو چند مصلحین(کوفیین)کے لئے جر رَبِّ السَّمٰوٰتِ پڑھو،باقی رفع پڑھتے ہیں۔

(۱۰۳۰) وَضَمَّ اعْتِلُوْهُ اكْسِرْ غِنًى اِنَّكَ افْتَحُوْا
غ
رَبِيْعًا وَقُلْ اِنِّيْ وَلِيْ الْيَاءُ حُمِّلَا
ر

وَضَمَّ	اِعْتِلُوْهُ	اِكْسِرْ	غِنًى	اِنَّكَ	اِفْتَحُوْا
اورضمہ	اِعْتِلُوْهُ	توکسرہ دے	بے پرواہ	اِنَّكَ	تم فتحہ دو

رَبِيْعًا	وَقُلْ	اِنِّيْ	وَلِيْ	اَلْيَاءُ	حُمِّلَا
موسم بہار	اورتوکہہ	اِنِّيْ	وَلِيْ	یاء	نقل کی گئی

اور فَاعْتِلُوْهُ کی تاءمضمومہ کو(کوفیین وبصری کے لئے)مکسور پڑھو(اور باقین کے لیے مضموم یعنی فَاعْتُلُوْهُ)۔

اورکسائی کے لئے اَنَّكَ کو مفتوح اور باقین کے لئے مکسور اِنَّكَ پڑھو بحالیکہ تم صاحب فیض ہو اور کہو کہ(دخان میں)

اِنِّیْ اٰتِیْکُمْ اور لِیْ فَاعْتَزِلُوْنِ (دو) یاءاضافت نقل کی گئی ہیں۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات	فتح	اسکان
۱	اِنِّیْ اٰتِیْکُمْ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۲	تُؤْمِنُوْا لِیْ	ورش	باقین

﴿یاءات زوائد﴾ (۱) تَرْجُمُوْنِ (۲) فَاعْتَزِلُوْنِ: ورش وصلاً اثبات وقفاً حذف باقین حالین میں حذف۔

سُوْرَةُ الشَّرِيْعَةِ وَالْاَحْقَافِ (۷)

(۱۰۳۱) مَـعًـا رَفْـعُ آيَـاتٍ عَـلٰـى كَسْـرِهٖ شَـفَـا

ش

وَاِنَّ وَفِــيْ اَضْـــمِـــرْ بِتَــوْكِيْــدٍ نَ اَوِّلَا

مَعًا	رَفْعُ اٰیَاتٍ	عَلٰی	کَسْرِهٖ	شَفَا
دو	اٰیَاتٍ کا رفع	پر	اپنا کسرہ	شفادی

وَاِنَّ	وَفِیْ	اَضْمِرْ	بِتَوْکِیْدٍ	اَوِّلَا
اور اِنَّ	اور فِیْ	مقدر مان	تاکید کے ساتھ	تاویل کی

وَفِیْ خَلْقِکُمْ وَمَا یَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰیٰتٌ اور وَتَصْرِیْفِ الرِّیَاحِ اٰیٰتٌ میں لفظ اٰیٰتٌ (حمزہ کسائی کے لئے) بجائے رفع کے دونوں جگہ کسرہ شافی ہوا ہے (باقی دونوں کو مرفوع پڑھتے ہیں اور حمزہ کسائی کے لئے کسرہ کی توجیہ یہ ہے کہ) اِنَّ اور فِیْ مقدر مانو کیونکہ تاکید کے ساتھ تاویل کی ہے (یعنی پہلے موقع میں اِنَّ اور دوسرے میں اِنَّ فِیْ مقدر ہے۔ یعنی وَاِنَّ فِیْ خَلْقِکُمْ وَمَا یَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰیٰتٍ اور اِنَّ فِیْ تَصْرِیْفِ الرِّیَاحِ اٰیٰتٍ)

۱۰۳۲ لِنَجْزِیَ یَا نَصٌّ سَمَا وَ غِشَاوَۃً
ن سما

بِهِ الْفَتْحُ وَالْإِسْكَانُ وَالْقَصْرُ شُمِّلَا
ش

لِنَجْزِیَ	یَا	نَصٌّ	سَمَا	وَ غِشَاوَۃً
لِنَجْزِیَ	یاء	صراحت	بلند ہوئی	اور غِشَاوَۃً

بِهِ الْفَتْحُ	وَالْإِسْكَانُ	وَالْقَصْرُ	شُمِّلَا
اس میں فتحہ	اور اسکان	اور قصر	شامل کیا گیا

(عاصم، نافع، مکی، بصری کے لئے) لِیَجْزِیَ قَوْمًا میں یاءغیب ایک بلند صراحت ہے (باقی کے لئے نون جمع متکلم لِنَجْزِیَ ہے)

اور (حمزہ کسائی کے لئے) غِشَاوَۃً میں غین کا فتحہ اور شین کا سکون اور حذف الف (غَشْوَۃً) اسی لفظ میں شامل کیا گیا ہے (باقی بکسر غین اور بفتحہ شین اور اس کے بعد الف کے ساتھ پڑھتے ہیں)

۱۰۳۳ وَ وَالسَّاعَۃَ ارْفَعْ غَیْرَ حَمْزَۃَ حُسْنًا الْـ

مُحَسِّنُ إِحْسَانًا لِكُوفٍ تَحَوَّلَا

وَ وَالسَّاعَۃَ	اِرْفَعْ	غَیْرَ حَمْزَۃَ	حُسْنًا
اور وَالسَّاعَۃَ	تو رفع دے	حمزہ کے علاوہ	حُسْنًا

اَلْمُحَسِّنُ	اِحْسَانًا	لِكُوْفٍ	تَحَوَّلَا
خوبصورت بنانے والا	اِحْسَانًا	کوفیین کے لے	بدلا

اور غیر حمزہ کے لئے وَالسَّاعَۃُ لَا رَیْبَ فِیْهَا کی تاء کو مرفوع پڑھو (اور حمزہ کے لئے منصوب وَالسَّاعَۃَ۔ یہاں سورۂ شریعت (یعنی جاثیہ) ختم ہوگئی)

﴿سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ﴾

اورلفظ حُسْنًا جواحسان کا پیغام دینے والا ہے' کوفیین کے لئے اِحْسَانًا سے بدلا ہے۔

(۱۰۳۴) وَغَيْرُ صِحَابٍ اَحْسَنَ ارْفَعْ وَقَبْلَهُ

صحاب

وَبَعْدُ بِيَاءٍ ضُمَّ فِعْلَانِ وُصِّلَا

وَغَيْرُ صِحَابٍ	اَحْسَنَ	اِرْفَعْ	وَقَبْلَهُ
اورساتھیوں کے سوا	اَحْسَنَ	تورفع دے	اوراس سے پہلے

وَبَعْدُ	بِيَاءٍ	ضُمَّ	فِعْلَانِ	وُصِّلَا
اوربعد	یاء کے ساتھ	ضمہ دیا گیا	دوفعل	پہنچائے گئے

اورحمزہ' کسائی' حفص کے علاوہ کے لئے يُتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنُ مَا عَمِلُوْا وَيُتَجَاوَزُ میں لفظ اَحْسَنُ کو مرفوع پڑھواوراس سے پہلے اور بعد دوفعل (يُتَقَبَّلُ اور يُتَجَاوَزُ) یاء مضموم کے ساتھ پہنچائے گئے ہیں (اورحمزہ' کسائی' حفص اَحْسَنَ کو منصوب اور ماقبل ومابعد کے فعلوں کونون جمع متکلم کے ساتھ یعنی نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ پڑھتے ہیں)۔

(۱۰۳۵) وَقُلْ عَنْ هِشَامٍ اَدْغَمُوْا تَعِدَانِنِي

نُوَفِّيَهُمْ بِالْيَا لَهُ حَقُّ نَهْشَلَا

ل حق ن

وَقُلْ	عَنْ هِشَامٍ	اَدْغَمُوْا	تَعِدَانِنِي
اورتو کہہ	ہشام سے	انہوں نے ادغام کیا	اَتَعِدَانِّي

نُوَفِّيَهُمْ	بِالْيَا	لَهُ	حَقُّ	نَهْشَلَا[1]
نُوَفِّيَهُمْ	یاء کے ساتھ	اس کے لیے	حق	بڑی عمر کا آدمی

[1] نہشل قبیلے کا نام بھی ہے۔

اور کہو کہ مشائخ نے ہشام سے اَتَعِدَانِنِیْ میں دونوں نونوں کا ادغام نقل کیا ہے (یعنی اَتَعِدَآنِّیْ باقی اظہار کرتے ہیں)

اور لِیُوَفِّیَهُمْ اَعْمَالَهُمْ (ہشام، مکی، بصری، عاصم کے لئے) یاء غیب (اور باقی کے لئے نون لِنُوَفِّیَهُمْ) کے ساتھ ہے، اس قراءت کو ایک تجربہ کار شیخ کا ساتھ حاصل ہے۔

۱۰۳۶ وَقُلْ لَا تَرٰی بِالْغَیْبِ وَاضْمُمْ وَبَعْدَهٗ

مَسَاكِنُهُمْ بِالرَّفْعِ فَاشِیْهِ نُوِّلَا

وَبَعْدَهٗ	وَاضْمُمْ	بِالْغَیْبِ	لَا تَرٰی	وَقُلْ
اور اس کے بعد	اور تو ضمہ دے	غیب کے ساتھ	لَا تَرٰی	اور تو کہہ

نُوِّلَا	فَاشِیْهِ	بِالرَّفْعِ	مَسَاكِنُهُمْ
دیا گیا	اس کا شہرت دینے والا	رفع کے ساتھ	مَسَاكِنُهُمْ

اور (حمزہ، عاصم کے لئے) کہو کہ لَا تَرٰی یاء غیب کے ساتھ ہے اور اس یاء کو ضمہ دو اور اس کے بعد اِلَّا مَسَاكِنُهُمْ رفع کے ساتھ (یعنی لَا یُرٰی اِلَّا مَسَاكِنُهُمْ) ہے۔ اس کو شہرت دینے والا قابل انعام قرار دیا گیا ہے (باقی لَا تَرٰی تاء خطاب مفتوحہ کے ساتھ اور اِلَّا مَسَاكِنَهُمْ کو منصوب پڑھتے ہیں)۔

۱۰۳۷ وَیَاءُ وَلٰكِنِّیْ وَیَا تَعِدَانِنِیْ

وَاِنِّیْ وَاَوْزِعْنِیْ بِهَا خُلْفُ مَنْ بَلَا

وَیَا تَعِدَ انِنِیْ	وَیَاءُ وَ لٰكِنِّیْ
اور اَتَعِدَ انِنِیْ کی یاء	اور وَلٰكِنِّیْ کی یاء

بَلَا	مَنْ	خُلْفُ	بِهَا	وَاَوْزِعْنِیْ	وَ اِنِّیْ
آزمایا	جس نے	خُلف	ان میں	اور اَوْزِعْنِیْ	اور اِنِّیْ

وَلٰكِنِّيْ اَرَاكُمْ، اَتَعِدَانِنِيْ اَنْ اُخْرَجَ، اِنِّيْ اَخَافُ اور اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ کی یاءت اضافت میں ان لوگوں کے لئے جوان کو پڑھیں (فتح واسکان میں) اختلاف ہے۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات	فتح	اسکان
۱	وَلٰكِنِّيْ اَرَاكُمْ	نافع۔بزی۔بصری	باقین
۲	اَتَعِدَانِنِيْ اَنْ	نافع۔مکی	باقین
۳	اِنِّيْ اَخَافُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۴	اَوْزِعْنِيْ اَنْ	ورش۔بزی	باقین

﴿نوٹ﴾ اس سورة میں کوئی یاءزائدہ نہیں ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ اِلٰى سُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ (۱۴)

(۱۰۳۸) وَبِالضَّمِّ وَاقْصُرْ وَاكْسِرِ التَّاءِ قَاتَلُوْا

عَلٰى حُجَّةٍ وَالْقَصْرُ فِيْ آسِنٍ دَلَا

ع ح د

وَبِالضَّمِّ	وَاقْصُرْ	وَاكْسِرْ	اَلتَّاءِ	قَاتَلُوْا
اورضمہ کے ساتھ	اورتو قصر کر	اورکسرہ دے	تاء	قَاتَلُوْا

عَلٰى	حُجَّةٍ	وَالْقَصْرُ	فِيْ	آسِنٍ	دَلَا
پر	دلیل	اورقصر	میں	آسِنٍ	ڈول بھرا

اور(حفص،بصری کیلئے) قَاتَلُوْا کوبضم قاف پڑھو،الف کوحذف کرواورتاءکوکسرہ دو(یعنی قُتِلُوْا) بحالیکہ یہ قراءت ایک دلیل پرمبنی ہے۔

اور مِنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ میں (مکی کے لئے) قصر کامیاب ہوا ہے یعنی اَسِنٍ)

(۱۰۳۹) وَفِیْ اٰنِفًا خُلْفٌ هَدٰی وَبِضَمِّهِمْ
ھ

وَکَسْرٍ وَتَحْرِیْكٍ وَاُمْلِیَ حُصِّلاَ
ح

وَفِیْ	اٰنِفًا	خُلْفٌ	هَدٰی	وَبِضَمِّهِمْ
اور میں	اٰنِفًا	خُلف	ہدایت کی	اور انکے ضمہ کے ساتھ

وَکَسْرٍ	وَتَحْرِیْكٍ	وَاُمْلِیَ	حُصِّلاَ
اور کسرہ دینا	اور حرکت دینا	وَاُمْلِیَ	حاصل کیا گیا

اور (بزی کے لئے) اٰنِفًا میں خُلف ہادی ہوا ہے (یعنی بزی کے لئے اٰنِفًا اور آنِفًا دونوں طرح ہے' مگر نشر کی تحقیق کے مطابق تیسیر وشاطبیہ کے طریق میں بالالف ہی ہے لہٰذا طریق دانی وشاطبی میں قصر نہیں پڑھا جائے گا)

اور وَاَمْلٰی لَهُمْ (بصری کے لئے) ضم ہمزہ' کسر لام اور یاء پر حرکت فتحہ کے ساتھ حاصل کیا گیا ہے۔ (یعنی وَاُمْلِیَ)

(۱۰۴۰) وَاَسْرَارَهُمْ فَاکْسِرْ صِحَابًا وَنَبْلُوَنْ
صحاب

نَکُمْ نَعْلَمَ الْیَا صِفْ وَنَبْلُوَ وَاقْبَلاَ
ص

وَ اَسْرَارَهُمْ	فَاکْسِرْ	صِحَابًا	وَ نَبْلُوَنَّکُمْ
اور اَسْرَارَهُمْ	پس تو کسرہ دے	دوستوں والا	اور نَبْلُوَنَّکُمْ

نَعْلَمَ	اَلْیَا	صِفْ	وَنَبْلُوَ	وَاقْبَلاَ
نَعْلَمَ	یاء	بیان کر	وَنَبْلُوَ	اور قبول کر

اور (حمزہ' کسائی' حفص کے لئے) وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ میں چند مصاحب والوں کے لئے ہمزہ کو کسرہ دو (باقی کے لئے بفتح ہمزہ اَسْرَارَهُمْ ہے)

اورشعبہ کے لئے نَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ اور نَبْلُوَا تینوں کو یاءغیب کے ساتھ بیان کرو اور قبول کرو (یعنی يَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى يَعْلَمَ اور يَبْلُوَا باقی کے لئے نون جمع متکلم ہے۔ یہاں سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ختم ہوگئی)

﴿سُوْرَةُ الْفَتْحِ﴾

(۱۰۴۱) وَفِيْ يُؤْمِنُوْا حَقٌّ وَبَعْدُ ثَلَاثَةٌ

حق

وَفِيْ يَاءِ يُؤْتِيْهِ غَدِيْرٌ تَسَلْسَلَا

غ

ثَلَاثَةٌ	وَبَعْدُ	حَقٌّ	يُؤْمِنُوْا	وَفِيْ
تین	اور بعد	حق	يُؤْمِنُوْا	اور میں

تَسَلْسَلَا	غَدِيْرٌ	يَاءِ يُؤْتِيْهِ	وَفِيْ
دراز ہوا	تالاب	يُؤْتِيْهِ کی یاء	اور میں

اور (مکی بصری کے لئے) لِيُؤْمِنُوْا اس کے بعد والے تین فعلوں يُعَزِّرُوْهُ وَ يُوَقِّرُوْهُ وَ يُسَبِّحُوْهُ میں یاء غیب حق ہے (باقی کے لئے تاء خطاب یعنی لِتُؤْمِنُوْا۔ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ وَ تُسَبِّحُوْهُ ہے)

اور (کوفیین وبصری کے لئے) يُؤْتِيْهِ کی یاء غیب ایک تالاب کی مانند طویل ہوئی ہے (باقی کے لئے نون جمع متکلم نُؤْتِيْهِ ہے)۔

(۱۰۴۲) وَبِالضَّمِّ ضُرًّا شَاعَ وَالْكَسْرُ عَنْهُمَا

ش

بِلَامِ كَلَامِ اللّٰهِ وَالْقَصْرُ وُكِّلَا

عَنْهُمَا	وَالْكَسْرُ	شَاعَ	ضُرًّا	وَبِالضَّمِّ
ان دونوں سے	اور کسرہ	شائع ہوا	ضُرًّا	اور ضمہ کے ساتھ

وُكِّلَا	وَالْقَصْرُ	بِلَامِ كَلَامِ اللّٰهِ
سپرد کیا گیا	اور قصر	كَلَامِ اللّٰهِ کے لام میں

اور (حمزہ کسائی کے لئے) اِنْ اَرَادَ بِکُمْ ضُرًّا میں ضمہ ضاد شائع ہوا ہے (باقی کے لئے فتح ضاد ضَرًّا ہے)

اور حمزہ کسائی سے ہی اَنْ یُّبَدِّلُوْا کَلَامِ اللّٰہِ کے لام میں کسرہ اور حذف الف راویوں کو سپرد کیا گیا ہے (یعنی کَلِمَ اللّٰہِ باقی کے لئے کَلَامِ اللّٰہِ ہے)

(۱۰۴۳) بِـمَـا یَـعْـمَـلُـوْنَ حَـجَّ حَـرَّكَ شَـطْـاَهٗ

دُعَــا مَــاجِـدٍ وَاقْـصُـرْ فَــاٰزَرَهٗ مُلاَ

شَطْاَهٗ	حَرَّكَ	حَجَّ	بِمَا یَعْمَلُوْنَ
شَطْاَهٗ	حرکت دی	غالب ہوا	بِمَا یَعْمَلُوْنَ

مُلاَ	فَاٰزَرَهٗ	وَاقْصُرْ	دُعَا مَاجِدٍ
چادریں	فَاٰزَرَهٗ	اور تو قصر کر	بزرگ کی دعا

بِـمَـا یَـعْـمَـلُـوْنَ بَـصِیْرًا (بصری کے لئے) یاءغیب کے ساتھ غالب ہوا ہے (باقی کے لئے تاء خطاب تَـعْـمَـلُـوْنَ ہے)

اور شَطْاَهٗ میں (مکی وابن ذکوان نے) طاء کو حرکت فتحہ دی ہے کہ یہ ایک بزرگی والے کا مقصود ہے (یعنی شَـطْـاَهٗ باقی کے لئے سکون ہے)

اور ایک صاحب دلائل (ابن ذکوان) کے لئے فَـاٰزَرَهٗ کو حذف الف کے ساتھ پڑھو (یعنی فَـاٰزَرَهٗ باقی کے لئے بالالف ہے یہاں سورۂ فتح ختم ہوگئی)۔

﴿سُوْرَةُ الْحُجُرَاتِ﴾

(۱۰۴۴) وَفِـیْ یَـعْـلَـمُـوْنَ دُمْ یَـقُـوْلُ بِیَــاءٍ اِذْ

صَـفَـا وَ اکْـسِـرُوْا اَدْبَـارَ اِذْ فَــازَ دُخْـلُلاَ

وَفِی	یَعْلَمُوْنَ	دُمْ	یَقُوْلُ	بِیَاءٍ	اِذْ
اور میں	یَعْلَمُوْنَ	تو ہمیشہ رہ	یَقُوْلُ	یاء کے ساتھ	اس لیے کہ

صَفَا	وَاکْسِرُوْا	اَدْبَارَ	اِذْ	فَازَ	دُخْلُلَا
پاکیزہ ہوئی	اور تم کسرہ دو	اَدْبَارَ	کیونکہ	کامیاب ہوا	کثیر المداخلت

اور (مکی کے لئے آخر حجرات میں) یَعْلَمُوْنَ میں یاء غیب ہے خدا تم کو ہمیشہ رکھے (باقی کے لئے تاء خطاب تَعْلَمُوْنَ ہے)

سُوْرَةُ قٓ

اور (سورۂ قاف میں نافع وشعبہ کے لئے) یَوْمَ یَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ یاء کے ساتھ ہے جیسا کہ یہ پاکیزہ ہے (باقی کے لئے نون جمع متکلم نَقُوْلُ ہے)

اور (نافع، حمزہ، مکی کے لئے) اَدْبَارَ السُّجُوْدِ کے ہمزہ کو مکسور یعنی اِدْبَارَ پڑھو جیسا کہ یہ کثیر المداخلت ہو کر کامیاب ہے (باقی کے لئے بفتح ہمزہ ہے۔ واضح ہو کہ طور میں باتفاق قراء سبعہ اِدْبَارَ النُّجُوْمِ بکسر ہمزہ ہے)۔

(۱۰۴۵) وَبِالْیَا یُنَادِیْ قِفْ دَلِیْلًا بِخُلْفِهٖ
وَقُلْ مِثْلُ مَا بِالرَّفْعِ شَمَّمَ صَنْدَلَا

وَبِالْیَا	یُنَادِیْ	قِفْ	دَلِیْلًا	بِخُلْفِهٖ
اور یاء کے ساتھ	یُنَادِیْ	وقف کر	دلیل والا	اسکے خُلف کے ساتھ

وَقُلْ	مِثْلُ مَا	بِالرَّفْعِ	شَمَّمَ	صَنْدَلَا
اور تو کہہ	مِثْلُ مَا	رفع کے ساتھ	سونگھا	صندل

اور (مکی کے لئے) یَوْمَ یُنَادِی الْمُنَادِ میں (لفظ یُنَادِیْ پر) بالخُلف یاء کے ساتھ وقف کرو بحالیکہ تم راہنما ہو (یعنی وصل میں اجتماع ساکنین کے سبب باتفاق یاء حذف ہوگی اور وقف میں جمہور حذف کرتے ہیں اور مکی کے لئے خُلف

ہے۔ یہاں سورۂ قاف ختم ہوگئی۔)

﴿یاءات زوائد﴾

حذف	اثبات	یاءات	شمار
باقین (حالین)	ورش (وصلاً)	وَعِيْدِ اَفَعَيِيْنَا	۱
		يَخَافُ وَعِيْدِ	۲
باقین (حالین)	مکی (وقفاً بالخلف وصلاً حذف)	يُنَادِ	۳
باقین (حالین)	مکی (حالین) نافع۔ بصری (وصلاً)	اَلْمُنَادِ	۴

﴿سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ﴾

اور (حمزہ کسائی شعبہ کے لئے اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا اَنَّكُمْ میں) لفظ مِثْلُ کو رفع کے ساتھ پڑھو۔ کیونکہ رفع (کی فصاحت) نے صندل کی سی خوشبو پیدا کی ہے (باقی کے لیے منصوب ہے)۔

(۱۰۴۶) وَفِي الصَّعْقَةِ اقْصُرْ مُسْكِنَ الْعَيْنِ رَاوِيًا
ر

وَقَوْمَ بِخَفْضِ الْمِيْمِ شَرَّفَ حُمَّلَا
ح ش

رَاوِيًا	مُسْكِنَ الْعَيْنِ	اُقْصُرْ	اَلصَّعْقَةِ	وَفِيْ
روایت کرنے والا	عین کو ساکن کرنے والا	تو قصر کر	اَلصَّعْقَةِ	اور میں

حُمَّلَا	شَرَّفَ	بِخَفْضِ الْمِيْمِ	وَ قَوْمَ
ناقلین	شرف بخشا	میم کے جر کے ساتھ	اور قَوْمَ

اور فَاَخَذَتْهُمُ الصَّعْقَةُ (کسائی کے لیے) عین کو ساکن پڑھتے ہوئے الف کو حذف کرو۔ بحالیکہ تم روایت بیان کرنے والے ہو۔ (باقی کے لیے اَلصَّاعِقَةُ ہے)۔

اور قَوْمَ نُوْحٍ کی میم کو جر کے ساتھ پڑھتے ہوئے (حمزۂ کسائی، بصری نے) اس کے راویوں کو شرف بخشا ہے۔ (یعنی

قَوْمِ باقی کے لیے قَوْمَ منصوب ہے۔یہاں سورۂ ذاریات ختم ہوگئی)۔

﴿سُوْرَةُ الطُّوْرِ﴾

(۱۰۴۷) وَبَصْرٍ وَاتْبَعْنَا بِوَاتَّبَعَتْ وَمَا

اَلَتْنَا اكْسِرُوْا دِيْنًا وَاِنَّ افْتَحُوا الْجَلَا

د ا

وَبَصْرٍ	وَاتْبَعْنَا	بِوَاتَّبَعَتْ	وَمَا
اور بصری	وَاتْبَعْنَا	وَاتَّبَعَتْ میں	وَمَا

اَلَتْنَا	اِكْسِرُوْا	دِيْنًا	وَاِنَّ	اِفْتَحُوْا	اَلْجَلَا
اَلَتْنَا	تم کسرہ دو	قریب ہے	اور اِنَّ	تم فتحہ دو	ظہور

(۱۰۴۸) رِضًا يَصْعَقُوْنَ اضْمُمْهُ كَمْ نَصَّ وَالْمُسَ

ك ن

يْطِرُوْنَ لِسَانٌ عَابَ بِالْخُلْفِ زُمَّلَا

ل ع ز

رِضًا	يَصْعَقُوْنَ	اُضْمُمْهُ	كَمْ	نَصَّ
پسندیدہ	يُصْعَقُوْنَ	تو اسے ضمہ دے	کتنے	تصریح کی

وَالْمُسَيْطِرُوْنَ	لِسَانٌ	عَابَ	بِالْخُلْفِ	زُمَّلَا
اور اَلْمُسَيْطِرُوْنَ	لغت	عیب دار کیا	خُلف کے ساتھ	ضعیف

(۱۰۴۹) وَصَادٌ كَزَايٍ قَامَ بِالْخُلْفِ ضَبْعُهٗ

ق ض

وَكَذَّبَ يَرْوِيْهِ هِشَامٌ مُثَقَّلَا

وَصَادٌ	كَزَايٍ	قَامَ	بِالْخُلْفِ	ضَبْعُهُ
اور صاد	زای کی طرح	قائم ہوا	بالخُلف	اس کا بازو

وَكَذَّبَ	يَرْوِيهِ	هِشَامٌ	مُثَقَّلَا
اور كَذَّبَ	اسے روایت کرتے ہیں	ہشام	تشدید والا

اور بصری نے وَاتَّبَعَتْهُمْ کی بجائے وَاَتْبَعْنَاهُمْ پڑھا ہے۔(اور ذُرِّيَّتُهُمْ کے واحد و جمع میں اختلاف کا ذکر آ چکا ہے)

اور وَمَا اَلَتْنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ جو وَ اتَّبَعَتْ سے قریب ہی ہے۔(اس کو مکی کے لئے) اَلِتْنَا بکسر لام پڑھو۔

اور اِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ میں (نافع و کسائی کے لیے) ہمزہ کو فتحہ دو کہ یہ پسندیدگی میں واضح ہے۔(یعنی اَنَّهُ باقی کے لیے بکسر ہمزہ ہے)

اور فِيهِ يُصْعَقُوْنَ (شامی عاصم کے لیے) یاء کو مضموم (اور باقی کے لیے مفتوح يَصْعَقُوْنَ) پڑھو کہ کتنے ہی راویوں نے اس کی تصریح کی ہے۔

اَلْمُسَيْطِرُوْنَ (سین کے ساتھ ہشام و قنبل کے لیے بلا خُلف اور حفص کے لیے بالخُلف) ایک ایسی لغت ہے جس نے نکتہ چینی کرنے والوں کو عیب دار کر دیا ہے۔اور (خلف کے لیے بلا خُلف اور خلاد کے لیے) بالخُلف صاد مانند زای کے (اشمام کے ساتھ) اس کی قوت قائم ہوئی ہے۔(باقی خالص صاد پڑھتے ہیں۔اور حفص و خلاد کی دوسری وجہ بھی یہی ہے۔

﴿توضیح قراءت﴾

بالسین	بالصاد	اشمام بالزای
قنبل۔ہشام۔حفص (وجہ اول)	باقین۔حفص (وجہ ثانی)۔خلاد (وجہ اول)	خلف۔(خلاد وجہ ثانی)

(یہاں سورۂ طور ختم ہو گئی)

﴿سُوْرَةُ النَّجْمِ﴾

اور مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ کو ہشام بتشدید ذال (مَا كَذَّبَ اور باقی بالتخفیف) روایت کرتے ہیں۔

(۱۰۵۰) تُمَارُوْنَهٗ تَمْرُوْنَهٗ وَافْتَحُوْا شَذًا
ش
مَنَاءَةَ لِلْمَكِّيْ زِدِ الْهَمْزَ وَاحْفِلَا

تُمَارُوْنَهٗ	تَمْرُوْنَهٗ	وَافْتَحُوْا	شَذًا
تُمَارُوْنَهٗ	تَمْرُوْنَهٗ	اور تم فتحہ دو	خوشبو

مَنَاءَةَ	لِلْمَكِّيْ	زِدْ	اَلْهَمْزَ	وَاحْفِلَا
مَنَاءَةَ	مکی کیلئے	تو زیادہ کر	ہمزہ	اور محفوظ کرلو

(حمزہ کسائی کے لیے) اَفَتُمَارُوْنَهٗ کی بجائے اَفَتَمْرُوْنَهٗ ہے۔ اور شہرت کے اعتبار سے تاء کو مفتوح پڑھو۔
اور مَنَاةَ الثَّالِثَةَ میں مکی کے لیے ہمزہ کا اضافہ کرو۔ (یعنی مَنَاءَةَ) اور ان تمام وجوہ کو محفوظ کرلو۔

(۱۰۵۱) وَيَهْمِزُ ضِيْزٰى خُشَّعًا خَاشِعًا شَفَا
ش
حَمِيْدًا وَخَاطِبْ يَعْلَمُوْنَ فَطِبْ كَلَا
ح ف ك

وَيَهْمِزُ	ضِيْزٰى	خُشَّعًا	خَاشِعًا	شَفَا
اور ہمزہ دیتا ہے	ضِيْزٰى	خُشَّعًا	خَاشِعًا	اس نے شفا دی

حَمِيْدًا	وَخَاطِبْ	يَعْلَمُوْنَ	فَطِبْ	كَلَا
تعریف والا	اور خطاب پڑھ	يَعْلَمُوْنَ	پس عمدہ رہ	حفاظت کی

اور مکی ضِيْزٰى کو (بجائے یاء کے) ہمزہ کے ساتھ پڑھتے ہیں یعنی ضِئْزٰى۔ (یہاں سورۂ نجم ختم ہوگئی)

﴿سُوْرَةُ الْقَمَرِ﴾

خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ میں (حمزہ کسائی بصری کے لیے) خَاشِعًا قابل تعریف ہو کر شافی ہوا ہے۔
اور سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا میں (حمزہ شامی کے لیے سَتَعْلَمُوْنَ) خطاب پڑھو۔ اور باعتبار حافظہ کے عمدہ رہو۔ اور (باقی

یاءغیب پڑھتے ہیں)۔

﴿یاءات زوائد﴾

شمار	یاءات	اثبات	حذف
۱	يَدْعُ الدَّاعِ	بزی (حالین) ورش۔ بصری (وصلاً)	باقین (حالین)
۲	اِلَى الدَّاعِ	مکی (حالین) نافع۔ بصری (وصلاً)	باقین (حالین)
۳	وَنُذُرِ (چھ جگہ)	ورش (وصلاً)	باقین (حالین)

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ (۷)

(۱۰۵۲) وَوَالْحَبُّ ذُو الرَّيْحَانُ رَفْعُ ثَلَاثِهَا

بِنَصْبٍ كَفٰى وَالنُّوْنُ بِالْخَفْضِ شُكِّلَا
ك ش

رَفْعُ ثَلَاثِهَا	اَلرَّيْحَانُ	ذُوْ	وَ وَالْحَبُّ
ان کے تینوں کا رفع	اَلرَّيْحَانُ	ذُوْ	اور وَالْحَبُّ

شُكِّلَا	بِالْخَفْضِ	وَالنُّوْنُ	كَفٰى	بِنَصْبٍ
شکل دیا گیا	جر کے ساتھ	اور نون	کافی ہوا	نصب کے ساتھ

اور وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ان تینوں میں (شامی کے لیے) بجائے رفع کے نصب کافی ہوا ہے۔ (یعنی وَالْحَبَّ ذَا الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانَ) اور اَلرَّيْحَانَ کا نون (حمزہ کسائی کیلیے) جر کے ساتھ حرکت دیا گیا ہے۔ (یعنی وَالْحَبُّ ذُوالْعَصْفِ وَ الرَّيْحَانِ۔ باقی کے لیے یہ تینوں حالت رفعی میں ہیں' واضح ہو کہ پہلے اور تیسرے اسم کا اعراب بالحرکت ہے دوسرے کا اعراب بالحرف ہے۔ یعنی ذُوْ یا ذَا' اور جیسا کہ شامی کی قراءت ہے۔ شامی مصحف میں ذَا ہی مرسوم ہے)۔

(۱۰۵۳) وَيَخْرُجُ فَاضْمُمْ وَافْتَحِ الضَّمَّ إِذْ حَمٰى
ح ا
وَفِي الْمُنْشَآتُ الشِّيْنُ بِالْكَسْرِ فَاحْمِلَا
ف

وَيَخْرُجُ	فَاضْمُمْ	وَافْتَحْ	اَلضَّمَّ	إِذْ	حَمٰى
وَيَخْرُجُ	پس تو ضمہ دے	اور فتحہ دے	ضمہ	اس لیے کہ	اس نے حمایت کی

وَفِي	اَلْمُنْشَآتُ	اَلشِّيْنُ	بِالْكَسْرِ	فَاحْمِلَا
اور میں	اَلْمُنْشَآتُ	شین	کسرہ کے ساتھ	پس نقل کر

(۱۰۵۴) صَحِيْحًا بِخُلْفٍ نَفْرُغُ الْيَاءُ شَائِعٌ
ص ش
شُوَاظٌ بِكَسْرِ الضَّمِّ مَكِّيُّهُمْ جَلَا

صَحِيْحًا	بِخُلْفٍ	نَفْرُغُ	اَلْيَاءُ	شَائِعٌ
صحیح	خُلف کے ساتھ	نَفْرُغُ	یاء	مشہور ہے

شُوَاظٌ	بِكَسْرِ الضَّمِّ	مَكِّيُّهُمْ	جَلَا
شُوَاظٌ	ضمہ کے کسرہ کے ساتھ	ان کے مکی	ظاہر ہوا

اور (نافع بصری کے لیے) يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ میں یاء کو مضموم اور راء مضمومہ کو مفتوح پڑھو۔ (یعنی بصیغۂ مضارع مجہول يُخْرَجُ) جیسا کہ پڑھنے والوں نے اس کی حمایت کی ہے (باقی بصیغۂ معروف پڑھتے ہیں)

اور (حمزہ کے لیے بلا خُلف اور شعبہ کیلئے بالخُلف) اَلْمُنْشَآتُ میں شین کو کسرہ کے ساتھ نقل کرو یعنی اَلْمُنْشِآتُ۔ بحالیکہ یہ بالخُلف صحیح ہے۔ باقی کے لیے شین کا فتحہ ہے۔ اور شعبہ کی دوسری وجہ بھی یہی ہے۔

(اور حمزہ کسائی کے لیے) سَنَفْرُغُ لَكُمْ میں یاء غیب مشہور ہے (یعنی سَيَفْرُغُ باقی کے لیے نون جمع متکلم کے ساتھ ہے)

اور مکی شُوَاظٌ میں شین کے کسرہ کے ساتھ جلوہ فرما ہوئے ہیں۔(یعنی شِوَاظٌ باقی کے لیے شین مضموم ہے)

(۱۰۵۵) وَ رَفْعَ نُحَاسٌ جَرَّ حَقٌّ وَكَسْرَ مِيْـ

حق

ـمِ يَطْمِثْ فِي الْأُوْلٰى ضَمَّ تُهْدٰى وَتُقْبَلَا

ت

وَرَفْعَ نُحَاسٌ	جَرَّ	حَقٌّ	وَكَسْرَ مِيمِ
اور نُحَاسٌ کا رفع	جر پڑھا	حق	اور میم کا کسرہ

يَطْمِثْ	فِيْ	الْأُوْلٰى	ضَمَّ	تُهْدٰى	وَتُقْبَلَا
يَطْمِثْ	میں	پہلا	ضمہ دے	ہدایت کیا جائیگا	اور قبول کیا جائیگا

(۱۰۵۶) وَقَالَ بِهِ لِلَّيْثِ فِي الثَّانِ وَحْدَهٗ

شُيُوْخٌ وَنَصَّ اللَّيْثُ بِالضَّمِّ الْاَوَّلَا

وَقَالَ	بِهِ	لِلَّيْثِ	فِيْ	اَلثَّانِ	وَحْدَهٗ
اور کہا	اس میں	لیث کیلئے	میں	دوسرا	اس کا پہلا

شُيُوْخٌ	وَنَصَّ	اَللَّيْثُ	بِالضَّمِّ	اَلْاَوَّلَا
شیوخ	اور تصریح کی	لیث	ضمہ کے ساتھ	پہلا

(۱۰۵۷) وَقَوْلُ الْكِسَائِيْ ضُمَّ اَيُّهُمَا تَشَا

وَجِيْهٌ وَبَعْضُ الْمُقْرِئِيْنَ بِهٖ تَلَا

وَقَوْلُ الْكِسَائِيْ	ضُمَّ	اَيُّهُمَا	تَشَا
اور کسائی کا قول	تو ضمہ دے	ان دونوں میں	چاہے

وَجِيهٌ	وَبَعْضُ	الْمُقْرِئِينَ	بِهِ	تَلَا
عزت والا	اور بعض	مقرئین	اس کے ساتھ	پڑھا

(مکی بصری کے لیے) مِنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ کے سین مرفوع کو اہل حق نے مجرور (وَنُحَاسٍ اور باقی نے مرفوع) پڑھا ہے۔

اور پہلے لَمْ يَطْمِثْهُنَّ میں میم کے کسرہ کو (دوری کسائی کے لیے يَطْمُثْهُنَّ) مضموم پڑھو ہدایت پاؤ گے اور مقبول ہو گے۔

اور بعض شیوخ نے ابوالحارث لیث کے لیے صرف دوسرے لَمْ يَطْمِثْهُنَّ میں یہی (یعنی میم کا ضمہ يَطْمُثْهُنَّ) کہا ہے۔ اور خود لیث کی تصریح ضمہ میم کے متعلق پہلے لفظ میں ہے۔ (گویا وہ دوری کسائی کی طرح ہوئے) اور کسائی کا قول (ایک جماعت نے نقل کیا) ہے کہ دونوں لفظوں میں سے جس کسی ایک کو بھی چاہو ضمہ دینا ٹھیک ہے۔ اور بعض مقرئین (جیسے ابن اشتہ وغیرہ) نے اس تخییر کے ساتھ ہی پڑھا ہے۔ (حاصل یہ ہوا کہ دوری کسائی اور ابوالحارث دونوں کے لیے جب پڑھا جائے تو پہلے لفظ کو اول ضمہ کے ساتھ اور پھر کسرہ کے ساتھ پڑھا جائے اور دوسرے کو پہلے کسرہ کے ساتھ اور پھر ضمہ کے ساتھ پڑھا جائے۔ ضباع)

(۱۰۵۸) وَاٰخِرُهَا يَاذِى الْجَلَالِ ابْنُ عَامِرٍ
بِوَاوٍ وَرَسْمُ الشَّامِ فِيهِ تَمَثَّلَا

وَاٰخِرُهَا	يَاذِى الْجَلَالِ	ابْنُ عَامِرٍ
اور اس کا آخر	ذِى الْجَلَالِ کی یاء	ابن عامر

بِوَاوٍ	وَرَسْمُ الشَّامِ	فِيهِ	تَمَثَّلَا
واؤ کے ساتھ	اور شامی کا رسم	اس میں	معین ہو گیا

اور سورۂ رحمٰن کے آخر میں ذِى الْجَلَالِ کی یاء کو شامی نے واؤ کے ساتھ یعنی ذُو الْجَلَالِ پڑھا ہے۔ اور مصحف شامی کا رسم واؤ کے ساتھ معین ہے۔ (باقی نے ذِى پڑھا ہے۔ غیر مصحف شامی میں یہی مرسوم ہے)۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ وَ الْحَدِيْدِ (٦)

(۱۰۵۹) وَحُـوْرٌ وَعِيْـنٌ خَـفْـضُ رَفْعِهِمَـا شَـفَـا
وَعُـرُبًـا سُكُـوْنُ الـضَّـمِّ صُـحِّـحَ فَـاعْـتَـلٰى

وَحُوْرٌ	وَ عِينٌ	خَفْضُ رَفْعِهِمَا	شَفَا
وَحُوْرٌ	اور عِينٌ	ان دونوں کے رفع کا جر	شفا دی

وَ عُرُبًا	سُكُوْنُ الضَّمِّ	صُحِّحَ	فَاعْتَلٰى
اور عُرُبًا	ضمہ کا سکون	صحیح کیا گیا	پس وہ عالی ہوا

اور (حمزہ کسائی کے لئے) وَحُوْرٌ اور عِيْنٌ دونوں میں رفع کی بجائے جر شافی ہوا ہے۔(یعنی وَحُوْرٍ اور عِيْنٍ باقی کے لئے مرفوع ہیں)

اور لفظ عُـرْبًـا میں (حمزہ وشعبہ کے لئے) ضمہ راء کی بجائے سکون صحیح سمجھا گیا ہے اور وہ عالی ہوا ہے۔(باقی کے لیے ضمہ راء عُرُبًا ہے)

(۱۰۶۰) وَخِفُّ قَـدَرْنَـا دَارَ وَانْـضَـمَّ شُـرْبَ فِـيْ
نَـدَى الـصَّـفْـوِ وَاسْتِـفْهَـامُ اِنَّـا صَـفَـا وِلَا

وَخِفُّ	قَدَرْنَا	دَارَ	وَانْضَمَّ	شُرْبَ	فِيْ
اور تخفیف	قَدَرْنَا	دائر ہوئی	اور ضمہ والا ہوا	شُرْبَ	میں

نَدَى الصَّفْوِ	وَاسْتِفْهَامُ اِنَّا	صَفَا	وِلَا
پاکیزگی کی تری	اور اِنَّا کا استفہام	پاکیزہ ہوا	اتباع

اور نَحْنُ قَدَّرْنَا میں (مکی کے لیے قَدَرْنَا) دال میں تخفیف (اور باقی کے لیے تشدید) دائر ہے۔
اور شُرْبَ الْهِيْمِ میں (حمزہ، عاصم، نافع کیلئے) پاکیزہ شادابی میں شین مضموم (اور باقی کیلئے مفتوح شَرْبَ) ہوا ہے۔
اور اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ میں (شعبہ کے لیے) اتباع کے اعتبار سے ہمزہ استفہام کا اضافہ پاکیزہ ہوا ہے۔ (یعنی ءَاِنَّا باقی جملہ خبریہ پڑھتے ہیں)

(۱۰۶۱) بِمَوْقِعِ بِالْاِسْكَانِ وَالْقَصْرِ شَائِعٌ
ش
وَقَدْ اَخَذَ اضْمُمْ وَاكْسِرِ الْخَاءَ حُوَّلَا
ح

شَائِعٌ	بِالْاِسْكَانِ وَالْقَصْرِ	بِمَوْقِعِ
مشہور	اسکان اور قصر کے ساتھ	بِمَوْقِعِ

حُوَّلَا	اَلْخَاءَ	وَاكْسِرِ	اُضْمُمْ	وَقَدْ اَخَذَ
تبدیل کرنے والے	خاء	اور کسرہ دے	تو ضمہ دے	وَقَدْ اَخَذَ

(حمزہ، کسائی کے لیے) فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ واؤ کے اسکان کے ساتھ اور حذف الف کے ساتھ (یعنی بِمَوْقِعِ) مشہور ہے۔ (باقی کے لیے جمع ہے یہاں سورۃ واقعہ ختم ہوگئی)

﴿سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ﴾

اور (بصری کے لیے) وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ میں تبدیلی کرتے ہوئے ہمزہ کو ضمہ اور خاء کو کسرہ دے کر پڑھو۔ (یعنی وَقَدْ اُخِذَ باقی بفتحتین بصیغہ معروف پڑھتے ہیں)۔

(۱۰۶۲) وَمِيْثَاقُكُمْ عَنْهُ وَكُلٌّ كَفٰى وَاَنْـــ
ك
ـظِرُوْنَا بِقَطْعٍ وَاكْسِرِ الضَّمَّ فَيْصَلَا
ف

وَاَنْظِرُوْنَا	كَفٰى	وَكُلٌّ	عَنْهُ	وَمِيْثَاقُكُمْ
اور اَنْظِرُوْنَا	کافی ہوا	اور كُلٌّ	اس سے	اور مِيْثَاقُكُمْ

بِقَطْعٍ	وَاكْسِرْ	اَلضَّمَّ	فَيْصَلَا
قطعی کے ساتھ	اور تو کسرہ دے	ضمہ	جدا کرنے والا

اور بصری سے مِيْثَاقُكُمْ (نائب فاعل ہونے کی وجہ سے) مرفوع ہے (اور باقی کے لیے مفعولیت کی بناء پر منصوب مِيْثَاقَكُمْ ہے)

اور (شامی کے لیے) وَكُلٌّ وَّعَدَ اللّٰهُ رفع لام کے ساتھ کافی ہوا ہے۔ (چنانچہ مصحف شامی کا رسم بھی یہی ہے۔ باقی وَكُلًّا منصوب پڑھتے ہیں)

اور (حمزہ کے لیے) ایک قول فیصل میں اَنْظِرُوْنَا ہمزہ قطعیہ (مفتوحہ) کے ساتھ ہے۔ اور ظاء مضمومہ کو مکسور پڑھو۔ اور (باقی اُنْظُرُوْنَا ہمزہ وصلیہ مضمومہ اور ظاء مضمومہ کے ساتھ پڑھتے ہیں)۔

(۱۰۶۳) وَيُؤْخَذُ غَيْرُ الشَّامِ مَا نَزَلَ الْخَفِيْــ

ـفُ اِذْ عَــزَّ وَالصَّــادَانِ مِنْ بَعْدُ دُمْ صِلَا

ا ع د ص

وَيُؤْخَذُ	غَيْرُ الشَّامِ	مَا نَزَلَ	اَلْخَفِيْفُ
اور يُؤْخَذُ	شامی کے علاوہ	مَا نَزَلَ	خفیف

اِذْ	عَزَّ	وَالصَّادَانِ	مِنْ بَعْدُ	دُمْ	صِلَا
اسلئے کہ	غالب ہوا	اور دو صاد	بعد میں	تو ہمیشہ رہ	آگ

اور لفظ يُؤْخَذُ غیر شامی کے لیے (بالتذکیر اور شامی کے لیے بالتانیث تُؤْخَذُ) ہے۔

وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ جیسا کہ غالب ہوا ہے (نافع، حفص کے لیے) خفیف ہے۔ (اور باقی کے لیے نَزَّلَ بالتشدید ہے)

اور نیز اس کے بعد دو صاد بھی (مکی بصری کے لیے) خفیف (اور باقی کے لیے مشدد) ہیں۔ خدا کرے کہ تو ہمیشہ سریع الفہم رہے۔ (یعنی اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ میں مکی۔ بصری کے لیے اِنَّ الْمُصَدِّقِيْنَ وَالْمُصَدِّقَاتِ ہے)۔

(۱۰۶۴) وَاٰتَاكُمْ فَاقْصُرْ حَفِيظًا وَقُلْ هُوَ الْـ
ح
ـغَنِيُّ هُوَ احْذِفْ عَمَّ وَصْلًا مُوَصَّلَا
عم

وَاٰتَاكُمْ	فَاقْصُرْ	حَفِيظًا	وَقُلْ	هُوَ الْغَنِيُّ
اور اٰتَاكُمْ	پس تو قصر کر	حفاظت کرنے والا	اور تو کہہ	هُوَ الْغَنِيُّ

هُوَ	اِحْذِفْ	عَمَّ	وَصْلًا	مُوَصَّلَا
هُوَ	تو حذف کر	عام ہوا	وصل والا	پہنچایا گیا

اور وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا اٰتٰكُمْ میں (بصری کے لیے) الف کو حذف کرو۔ (یعنی اَتٰكُمْ باقی کے لیے بالالف ہے) اور (نافع' شامی کے لیے) پڑھو۔ فَاِنَّ اللّٰهَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ۔ یعنی هُوَ کو حذف کرو۔ بحالیکہ یہ بکثرت پہنچائے جانے کے اعتبار سے عام ہے۔ (چنانچہ شامی اور مدنی مصاحف میں اسی طرح مرسوم ہے۔ باقی کے لیے هُوَ الْغَنِيُّ ہے۔)

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُجَادَلَةِ اِلٰى سُوْرَةِ نٓ (۱۳)

(۱۰۶۵) وَفِيْ يَتَنَاجَوْنَ اقْصُرِ النُّوْنَ سَاكِنًا
وَقَدِّمْهُ وَاضْمُمْ جِيْمَهُ فَتُكَمِّلَا
ف

وَفِيْ	يَتَنَاجَوْنَ	اُقْصُرْ	اَلنُّوْنَ	سَاكِنًا
اور میں	يَتَنَاجَوْنَ	تو قصر کر	نون	ساکن

وَقَدِّمْهُ	وَاضْمُمْ	جِيْمَهُ	فَتُكَمِّلَا
اور اسے مقدم کر	اور ضمہ دے	اس کا جیم	تا کہ تو کامل کر دے

اور (حمزہ کے لیے) یَتَنَاجَوْنَ میں نون اس حالت میں کہ وہ ساکن ہے۔اس کے بعد والے الف کو حذف کرو۔اور اس کو تاء پر مقدم کرو اور جیم کو مضموم پڑھو، تاکہ قراءت کو مکمل کرسکو۔(یعنی امام حمزہ یَنْتَجُوْنَ بروزن یَنْتَهُوْنَ اور باقی یَتَنَاجَوْنَ بروزن یَتَنَاهَوْنَ پڑھتے ہیں)

(۱۰۶۶) وَكَسْرَ انْشِزُوْا فَاضْمُمْ مَعًا صَفْوَ خُلْفِهٖ
عُلًا عَمَّ وَامْدُدْ فِي الْمَجَالِسِ نَوْفَلَا

صَفْوَ خُلْفِهٖ	مَعًا	فَاضْمُمْ	وَكَسْرَ انْشِزُوْا
اس کے خُلف کی پاکیزگی	دونوں	پس تو ضمہ دے	اور انْشِزُوْا کا کسرہ

نَوْفَلَا	اَلْمَجَالِسِ	فِيْ	وَامْدُدْ	عَمَّ	عُلًا
کثیر العطاء	اَلْمَجَالِسِ	میں	اور تو مد کر	عام ہوئی	بلندی

اور انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا دونوں میں شین مکسور کو (شعبہ کے لیے بالخُلف اور حفص، نافع، شامی کے لیے بلا خُلف) مضموم پڑھو۔ بحالیکہ اس قراءت کے خُلف کی پاکیزگی بلندی کے اعتبار سے عام ہوئی ہے۔(باقی کے لیے بکسر شین اِنْشِزُوْا فَانْشِزُوْا ہے اور شعبہ کی دوسری وجہ بھی یہی ہے)۔

اور تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجَالِسِ کو (عاصم کے لیے) جیم کے بعد الف مدہ بڑھا کر پڑھو۔ بحالیکہ تم کثیر العطاء ہو۔ (یعنی اَلْمَجَالِسِ جمع پڑھو۔ باقی کے لیے اَلْمَجْلِسِ مفرد ہے)۔

(۱۰۶۷) وَفِيْ رُسُلِيْ الْيَا يُخْرِبُوْنَ الثَّقِيْلَ حُزْ
وَمَعْ دُوْلَةٌ اَنِّثْ يَكُوْنَ بِخُلْفٍ لَا

حُزْ	اَلثَّقِيْلَ	يُخْرِبُوْنَ	اَلْيَا	رُسُلِيْ	وَفِيْ
جمع کر	تشدید	يُخْرِبُوْنَ	یاء	رُسُلِيْ	اور میں

وَمَعْ دُوْلَةٌ	اَنِّثْ	يَكُوْنَ	بِخُلْفٍ لَا
اور دُوْلَةٌ کے ساتھ	مؤنث پڑھو	يَكُوْنَ	لَا کے خُلف کے ساتھ

اور (اس سورت میں صرف ایک جگہ) لفظ رُسُلِيْ میں یاء اضافت ہے۔ (یہاں سورۂ مجادلہ ختم ہوگئی)

﴿یاء اضافت﴾ رُسُلِيْ اِنَّ کو نافع۔ شامی بالفتح پڑھتے ہیں باقین کے لیے سکون ہے۔

﴿سُوْرَةُ الْحَشْرِ﴾

اور يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ میں (بصری کے لیے) راء مشددہ کو یاد رکھو (يُخَرِّبُوْنَ باقی کے لیے مخفف ہے)

اور مع لفظ دُوْلَةٌ (مرفوع۔ جیسا کہ اطلاق سے اشارہ ہے) کے يَكُوْنَ کو بالخُلف مؤنث پڑھو۔ (تذکیر کو) موخر رکھنے والے (ہشام) کے لیے (یعنی ہشام کے لیے لِكَيْلَا يَكُوْنَ دُوْلَةٌ اور لِكَيْلَا تَكُوْنَ دُوْلَةٌ۔ دونوں طرح صحیح ہے۔ اور باقی کے لئے يَكُوْنَ مذکر ہے۔ اور دُوْلَةً منصوب ہے یعنی لِكَيْلَا يَكُوْنَ دُوْلَةً)۔

﴿نوٹ﴾ واضح ہو کہ ہشام کا خُلف صرف لفظ يَكُوْنَ کی تذکیر و تانیث میں ہے دُوْلَةٌ بہر حال مرفوع ہے۔ بعض شراح نے اس کے رفع و نصب میں خُلف سمجھا ہے۔ یہ صحیح نہیں۔ چنانچہ نشر میں اس پر متنبہ کیا گیا ہے۔

لفظ لَا یا تو نہی کے لیے ہے یعنی لَا تُؤَنِّثْ یا لَاءٍ بمعنی مُبْطِئٌ صیغہ اسم فاعل ہے۔ اشارہ ہے کہ ہشام کے لئے گو تذکیر و تانیث میں خُلف ہے۔ مگر تذکیر مؤخر اور ضعیف ہے۔ اور تانیث مقدم ہے۔ (قاریؒ)

(١٠٦٨) وَكَسْرَ جِدَارٍ ضُمَّ وَالْفَتْحَ وَاقْصُرُوْا

ذَوِيْ اُسْوَةٍ اِنِّيْ بِيَاءٍ تَوَصَّلَا

وَكَسْرَ جِدَارٍ	ضُمَّ	وَالْفَتْحَ	وَاقْصُرُوْا
اور جِدَارٍ کا کسرہ	ضمہ دے	اور فتحہ	اور قصر کرو

ذَوِيْ	اُسْوَةٍ	اِنِّيْ	بِيَاءٍ	تَوَصَّلَا
والا	عادت	اِنِّيْ	یاء کے ساتھ	پہنچا

اور جِدَارٍ میں (کوفیین' شامی اور نافع کے لیے) کسرۂ جیم اور فتح دال دونوں کو مضموم پڑھو۔ اور الف کو حذف کرو۔

بحالیکہ تم اچھی عادت کے مالک ہو۔(یعنی مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ)

اور اِنِّـیٓ اَخَافُ اللّٰـهَ میں یاء اضافت پہنچی ہے۔اس یاء اضافت میں نافع مکی بصری کے لیے فتح اور باقین کے لیے اسکان ہے۔(یہاں سورۂ حشر ختم ہوگئی)

﴿سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ﴾

(۱۰۶۹) وَيُـفْـصَـلُ فَتْحُ الـضَّـمِّ نَـصٌّ وَصَـادُهٗ
ن
بِـكَـسْـرٍ ثَـوٰى وَالثِّـقْـلُ شَـافِـيْـهِ كُـمِّلَا
ث ش ك

وَصَادُهٗ	نَصٌّ	فَتْحُ الضَّمِّ	وَ يُفْصَلُ
اوراس کا صاد	صریح	ضمہ کا فتحہ	اوریُفْصَلُ

كُمِّلَا	شَافِيْهِ	وَالثِّقْلُ	ثَوٰى	بِكَسْرٍ
مکمل کیا گیا	اس کے شافی	اورتشدید	ثابت ہوا	کسرہ کے ساتھ

اور(عاصم کے لیے) يُـفْـصَـلُ میں یاء مضموم کا فتحہ ہے۔(اور باقی کے لیے ضمہ ہے)اوراس کا صاد(کوفیین کے لیے) کسرہ کے ساتھ ثابت ہوا ہے(باقی کے لیے فتح صاد ہے)اور صاد میں تشدید (اور فاء کا فتحہ) اس کے شافی نے (حمزہ کسائی اور شامی کے لئے) مکمل کیا ہے۔(باقی کے لیے فاء کا سکون اور صاد میں تخفیف ہے۔) حاصل یہ کہ چار قراءتیں ہیں۔

(۱) يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ (۲) يُفْصَلُ (۳) يُفَصَّلُ (۴) يُفَصِّلُ۔ اول عاصم کے لئے ثانی نافع مکی بصری کے لئے ثالث شامی کے لیے رابع حمزہ کسائی کے لئے۔

(۱۰۷۰) وَفِـیْ تُـمْـسِـكُـوْا ثِـقْـلٌ حَلَا وَمُتِـمٌّ لَا
ح
تُـنَـوِّنْـهُ وَاخْـفِـضْ نُـوْرَهٗ عَـنْ شَـذًا دَلَا
ع ش د

وَ مُتِمٌّ	حَلَا	ثِقْلٌ	تُمْسِكُوْا	وَفِیْ
اورمُتِمٌّ	شیریں ہوئی	تشدید	تُمْسِكُوْا	اورمیں

لَاتُنَوِّنْهُ	وَاخْفِضْ	نُوْرَهٗ	عَنْ	شَذًا	دَلَا
اسے تنوین نہ دے	اور جر دے	نُوْرَهٗ	سے	خوشبو	ڈول نکالا

اور وَلَا تُمْسِكُوْا میں (بصری کے لیے) سین کا تشدید (اور میم کا فتحہ یعنی تُمَسِّكُوْا) شیریں ہوا ہے۔ (باقی کے لیے تخفیف سین اور سکون میم ہے۔ یہاں سورۂ ممتحنہ ختم ہوگئی)

﴿سُوْرَةُ الصَّفِّ﴾

اور مُتِمٌّ کو (حفص، حمزہ، کسائی اور مکی کے لیے) بغیر تنوین پڑھو۔ اور لفظ نُوْرِهٖ کو مجرور پڑھو۔ ایک ایسی شائع ہونے والی روایت سے جو کامیاب رہی ہے۔ باقی کے لئے مُتِمٌّ نُوْرَهٗ ہے)۔

(١٠٧١) وَلِلّٰهِ زِدْ لَامًا وَاَنْصَارَ نَوِّنَا

سَمَا وَتُنَجِّيْكُمْ عَنِ الشَّامِ ثُقِّلَا

سما

وَلِلّٰهِ	زِدْ	لَامًا	وَاَنْصَارَ	نَوِّنَا
اور لِلّٰهِ	زیادہ کر	لام	اور اَنْصَارَ	ضرور تنوین دے
سَمَا	وَتُنَجِّيْكُمْ	عَنْ	اَلشَّامِ	ثُقِّلَا
بلند ہوا	اور تُنَجِّيْكُمْ	سے	شامی	مشدد پڑھا گیا

اور (نافع، مکی، بصری کے لیے) كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ میں لفظ اللہ میں لام زائد کرو۔ اور اَنْصَارًا کو منون پڑھو۔ (یعنی اَنْصَارًا لِلّٰهِ) دراں حالیکہ یہ وجہ بلند ہے۔ اور تُنَجِّيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ شامی کے لیے تشدید جیم (و فتح نون) پڑھا گیا ہے۔ (باقی کے لیے سکون نون و تخفیف جیم تُنْجِيْكُمْ ہے)

﴿نوٹ﴾ واضح ہو کہ اختلاف كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ میں ہے نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ میں نہیں۔ ناظمؒ کی عبارت میں بظاہر تعیین پر کوئی اشارہ موجود نہیں لیکن غور سے کام لیا جائے تو یہ تعیین عقلاً نکالی جاسکتی ہے۔ اَنْصَارَ اللّٰهِ پہلا لفظ كُوْنُوْٓا کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ رسم الخط کے اعتبار سے یہاں تنوین کی گنجائش ہے۔ کیونکہ لفظ اَللّٰهِ کا ہمزۂ وصل اَنْصَارًا تنوین کا الف ہو جائے گا۔ اور آگے لِلّٰهِ میں لام جارہ سمجھا جائے گا۔ لیکن دوسرے میں یہ قراءت جاری نہیں ہو

سکتی۔ وہاں اَنْصَارُ بحالت رفعی ہے۔ تنوین پڑھے جانے کی صورت میں الف رسماً بے معنی ہو جاتا ہے۔

۱۰۷۲ وَبَعْدِیْ وَاَنْصَارِیْ بِیَاءِ اِضَافَةٍ

وَخُشْبٌ سُكُوْنُ الضَّمِّ زَادَ رِضًا حَلا

ز ر ح

وَ بَعْدِیْ	وَ اَنْصَارِیْ	بِیَاءِ اِضَافَةٍ
اور بَعْدِیْ	اور اَنْصَارِیْ	اضافت کی یاء کے ساتھ

وَ خُشْبٌ	سُكُوْنُ الضَّمِّ	زَادَ	رِضًا	حَلا
اور خُشْبٌ	ضمہ کا سکون	زیادہ کیا	پسندیدگی	شیریں ہوئی

(اس سورہ میں) مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اور اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰهِ یاءاضافت کے ساتھ ہیں (یہاں سورۂ صف ختم ہوئی)

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات	فتح	اسکان
۱	بَعْدِی اسْمُهٗ	نافع۔ مکی۔ بصری۔ شعبہ	باقین
۲	اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰهِ	نافع	باقین

﴿سُوْرَةُ الْمُنَافِقُوْنَ﴾

اور (قنبل، کسائی اور بصری کے لیے سورۂ منافقون میں) كَاَنَّهُمْ خُشْبٌ شین مضموم، اسکان کے ساتھ ہے۔ جس میں اس سکون نے شیریں پسندیدگی کو زیادہ کیا ہے۔ (باقی کے لیے بضم شین خُشُبٌ ہے)

۱۰۷۳ وَخَفَّ لَوَوْا اِلْفًا بِمَا يَعْمَلُوْنَ صِفْ

ا ص

اَكُوْنَ بِوَاوٍ وَانْصِبُوا الْجَزْمَ حُفَّلَا

ح

وَخَفَّ	لَوَّوْا	اِلْفًا	بِمَا يَعْمَلُوْنَ	صِفْ
اور خفیف ہوا	لَوَوْا	پسندیدہ	بِمَا يَعْمَلُوْنَ	تو بیان کر

اَكُوْنَ	بِوَاوٍ	وَانْصِبُوْا	اَلْجَزْمَ	حُفَّلَا
اَكُوْنَ	واؤ کے ساتھ	اور تم نصب دو	جزم	جمع کرنے والا

اور (نافع کے لیے) لَوَوْا رُءُوْسَهُمْ مالوف ہونے کی حالت میں خفیف ہوا ہے۔ (باقی کے لیے بتشدید واؤ لَوَّوْا ہے)

اور (شعبہ کے لیے) وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ کو غیب کے ساتھ (اور باقی کے لیے خطاب کے ساتھ تَعْمَلُوْنَ) بیان کرو۔

(اور بصری کے لیے) وَاَكُوْنَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ (کاف کے بعد) واؤ کے ساتھ ہے اور نون مجزوم کو نصب دو (گویا بصری کے لئے حرکات اس طرح پڑھوں گی وَاَكُنَ)۔ بحالیکہ تم مسائل پر خوب احاطہ کرنے والے ہو (باقی کے لیے وَاَكُنْ ہے۔ یہاں سورۂ منافقون ختم ہوئی)

﴿سُوْرَةُ الطَّلَاقِ﴾

(۱۰۷۴) وَبَالِغُ لَا تَنْوِيْنَ مَعْ خَفْضِ اَمْرِهٖ
لِحَفْصٍ وَبِالتَّخْفِيْفِ عَرَّفَ رُفَّلَا

وَبَالِغُ	لَا تَنْوِيْنَ	مَعْ خَفْضِ اَمْرِهٖ
اور بَالِغُ	تنوین نہیں ہے	اَمْرِهٖ کے جر کے ساتھ

لِحَفْصٍ	وَبِالتَّخْفِيْفِ	عَرَّفَ	رُفَّلَا
حفص کے لیے	اور تخفیف	عَرَّفَ	عزت دار بنایا گیا

اور حفص کے لیے اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ میں غین پر تنوین نہیں۔ نیز حفص کے لیے آگے لفظ اَمْرِهٖ (مضاف الیہ ہونے کی

وجہ سے) مجرور ہے (اور باقی کے لیے بَالِغٌ تنوین کے ساتھ اور اَمْرَهٗ منصوب ہے)

اور عَرَّفَ بَعْضَهٗ (کسائی کے لیے عَرَفَ) تخفیف راء عطا کیا گیا ہے۔ (باقی کے لئے بالتشدید ہے)۔

(۱۰۷۵) وَضَمَّ نَصُوْحًا شُعْبَةٌ مِنْ تَفَوُّتٍ
عَلَى الْقَصْرِ وَالتَّشْدِيْدِ شَقَّ تَهَلُّلَا

ش

مِنْ تَفَوُّتِهٖ	شُعْبَةٌ	نَصُوْحًا	وَضَمَّ
مِنْ تَفَوُّتٍ	شعبہ	نَصُوْحًا	اور ضمہ پڑھا

تَهَلُّلَا	شَقَّ	وَالتَّشْدِيْدِ	الْقَصْرِ	عَلٰى
روشن ہونا	چمک اٹھا	اور تشدید	قصر	پر

اور تَوْبَةً نَّصُوْحًا کو شعبہ نے بضم نون (یعنی نُصُوْحًا اور باقی نے بفتح نون) پڑھا ہے (یہاں سورہ تحریم ختم ہوگئی)

﴿سُوْرَةُ الْمُلْكِ﴾

مِنْ تَفَاوُتٍ (حمزہ کسائی کے لیے) حذف الف اور تشدید واؤ کے ساتھ شائع ہونے میں مشتق ہوا ہے یعنی مِنْ تَفَوُّتٍ۔

(۱۰۷۶) وَآمِنْتُمُوْ فِى الْهَمْزَتَيْنِ اُصُوْلُهٗ
وَفِى الْوَصْلِ الْاُوْلٰى قُنْبُلٌ وَاوٌ اَبْدَلَا

اُصُوْلُهٗ	الْهَمْزَتَيْنِ	فِىْ	وَ آمِنْتُمُوْ
اس کے اصول	ہمزتین	میں	اور آمِنْتُمْ

اَبْدَلَا	وَاوٌ	قُنْبُلٌ	الْاُوْلٰى	الْوَصْلِ	وَفِىْ
بدلا	واؤ	قنبل	پہلا	وصل	اور میں

وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ وَاَمِنْتُم کے متعلق "بَابُ الْهَمْزَتَيْنِ فِيْ كَلِمَةٍ" میں اس کے اصول گزر چکے ہیں اور حالت وصل میں پہلے ہمزہ کو قنبل نے واؤ سے بدلا ہے (اور اگر اَلنُّشُوْرُ پر وقف کیا جائے تو پہلا ہمزہ محقق اور دوسرا مسہل پڑھا جائے گا' جیسا کہ بالتفصیل گزر چکا ہے)۔

﴿نوٹ﴾ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں فُرش میں اس مسئلہ کو دوبارہ اس لئے بیان فرمایا کہ اصول میں تین ہمزوں کے اجتماع کے بیان کے ذیل میں بطور مثال اس کو بیان کیا گیا تھا۔ اور یہاں اپنے موقع پر اس کو مستقلاً بیان کرتے ہیں۔

(۱۰۷۷) فَسُحْقًا سُكُوْنًا ضُمَّ مَعْ غَيْبِ يَعْلَمُوْ
نَ مَنْ رُضْ مَعِيْ بِالْيَا وَاَهْلَكَنِيْ انْجَلَا

فَسُحْقًا	سُكُوْنًا	ضُمَّ	مَعْ غَيْبِ يَعْلَمُوْنَ مَنْ
فَسُحْقًا	سکون	تو ضمہ دے	يَعْلَمُوْنَ مَنْ کے غیب کے ساتھ

رُضْ	مَعِيْ	بِالْيَا	وَاَهْلَكَنِيْ	اِنْجَلَا
تو طلب کر	مَعِيْ	یاء کے ساتھ	اور اَهْلَكَنِيْ	ظاہر ہوئی

(کسائی کے لیے) فَسُحْقًا کی حاء ساکن کو مضموم پڑھو۔ (فَسُحْقًا اور باقی کے لیے ساکن ہے) نیز (کسائی کے لیے) فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ کو یاءِ غیب کے ساتھ (اور باقی کے لئے تاءِ خطاب کے ساتھ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ) طلب کرو۔ اور مَعِيْ اَوْ رَحِمَنَا اور اَهْلَكَنِيْ میں یاءِ اضافت واضح ہے۔

﴿نوٹ﴾ يَعْلَمُوْنَ کے بعد مَنْ کلمہ قرآنی ہے۔ یہ اس لیے بیان کیا تا کہ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ سے احتراز ہو جائے۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات	فتح	اسکان
۱	مَعِيْ اَوْ	باقین	شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی
۲	اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ	باقین	حمزہ

﴿یاءات زوائد﴾

شمار	یاءات	اثبات	حذف
۱	نَذِیرِ	ورش (وصلاً)	باقین (حالین)
۲	نَکِیرِ	ورش (وصلاً)	باقین (حالین)

وَمِنْ سُوْرَةِ نٓ اِلٰی سُوْرَةِ الْقِیَامَةِ (۱۴)

(۱۰۷۸) وَضَمُّهُمْ فِیْ یَزْلِقُوْنَكَ خَالِدٌ
خ

وَمَنْ قَبْلَهٗ فَاكْسِرْ وَحَرِّكْ رِوًی حَلَا
رَ ح

وَضَمُّهُمْ	فِیْ	یَزْلِقُوْنَكَ	خَالِدٌ
اوران کاضمہ	میں	یَزْلِقُوْنَكَ	ہمیشہ رہنے والا

وَمَنْ قَبْلَهٗ	فَاكْسِرْ	وَحَرِّكْ	رِوًی	حَلَا
اورمَنْ قَبْلَهٗ	پس تو کسرہ دے	اورحرکت دے	سیرابی والا	شیریں ہوا

لِیُزْلِقُوْنَكَ کی یاء میں نافع کے سوا قراء کے لیے ضمہ دائمی ہے۔ (نافع کے لیے بفتح الیاء لِیَزْلِقُوْنَكَ ہے)

﴿سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ﴾

اور وَمَنْ قِبَلَهٗ (الحاقہ) میں (کسائی اور بصری کے لیے) قاف کو کسرہ دو۔ اور باء کو حرکت فتح دو۔ بحالیکہ یہ وجہ شیریں سیرابی ہے (باقی کے لیے وَمَنْ قَبْلَهٗ بفتح القاف وسکون الباء ہے)

(۱۰۷۹) یَخْفٰی شِفَاءً مَالِیَهْ مَاهِیَهْ فَصِلْ
ش

وَسُلْطَانِیَهْ مِنْ دُوْنِ هَاءٍ فَتُوْصَلَا
ف

يَخْفٰى	شِفَاءً	مَالِيَهْ	مَاهِيَهْ	فَصِلْ
يَخْفٰى	شفادینے والا	مَالِيَهْ	مَاهِيَهْ	پس وصل کر

وَسُلْطَانِيَهْ	مِنْ دُوْنِ هَاءٍ	فَتُوْصَلَا
اور سُلْطَانِيَهْ	ھاء کے بغیر	تاکہ تو پہنچایا جائے

لَا تَخْفٰى مِنكُمْ (حاقہ) (حمزہ، کسائی کے لیے) یاء تذکیر کے ساتھ (یعنی لَا يَخْفٰى اور باقی کے لیے تاء تانیث کے ساتھ) شفا ہے۔

مَالِيَهْ (حاقہ) مَاهِيَهْ (قارعہ) اور سُلْطَانِيَهْ (حاقہ) میں (حمزہ کے لیے مَالِيَ۔ مَاهِيَ اور سُلْطَانِيَ) بغیر ھاء کے وصل میں پڑھو تاکہ تم مراد کو پہنچو۔ (باقی کے لیے وصل و وقف میں اور حمزہ کے لیے صرف وقف میں ھاء پڑھی جائے گی۔ واضح ہو کہ كِتَابِيَهْ اور حِسَابِيَهْ (حاقہ) میں باتفاق دونوں حالتوں میں اثبات ھاء ہے)

(۱۰۸۰) وَيَـذَّكَّـرُوْنَ يُـؤْمِـنُـوْنَ مَـقَـالُـهُ م

بِـخُـلْفٍ لَـهُ دَاعٍ وَيَـعْـرُجُ رُتِّلَا
ل د ر

وَيَذَّكَّرُوْنَ	يُؤْمِنُوْنَ	مَقَالُهُ
اور يَذَّكَّرُوْنَ	يُؤْمِنُوْنَ	اس کی گفتگو

بِخُلْفٍ	لَهُ	دَاعٍ	وَيَعْرُجُ	رُتِّلَا
اختلاف کے ساتھ	اس کے لیے	بلانے والا	اور يَعْرُجُ	پڑھا گیا

(حاقہ میں) قَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ اور قَلِيْلًا مَّا يَذَّكَّرُوْنَ میں (ابن ذکوان کے لیے بالخُلف اور ہشام و مکی کے لیے بلا خُلف) یاء غیبت کی گفتگو ایسے خُلف کے ساتھ ہے جس کی طرف بلانے والا موجود ہے۔ (باقی کے لیے تاء خطاب تُؤْمِنُوْنَ اور تَذَّكَّرُوْنَ ہے اور ابن ذکوان کی دوسری وجہ بھی یہی ہے۔)

﴿سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ﴾

اور تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ (معارج) (کسائی کے لیے) بالتذکیر (يَعْرُجُ اور باقی کے لیے بالتانیث) پڑھا گیا ہے۔

(۱۰۸۱) وَسَالَ بِهَمْزٍ غُصْنُ دَانٍ وَغَيْرُهُمْ
مِنَ الْهَمْزِ اَوْمِنْ وَاوٍ اَوْيَاءٍ اَبْدَلَا

وَغَيْرُهُمْ	غُصْنُ دَانٍ	بِهَمْزٍ	وَسَالَ
اوران کے علاوہ	قریب ہونے والے کی شاخ	ہمزہ کے ساتھ	اور سَالَ

اَبْدَلَا	يَاءٍ	اَوْ	وَاوٍ	مِنْ	اَوْ	اَلْهَمْزِ	مِنْ
بدلا ہوا	یاء	یا	واو	سے	یا	ہمزہ	سے

سَـأَلَ (معارج کے شروع میں) ہمزہ کے ساتھ ایک قریبی شاخ ہے (یعنی کوفیین کی اور بصری سَـأَلَ کو مہموز العین پڑھتے ہیں) اوران کے علاوہ ہمزہ یا واو یا یاء کو الف سے بدل کر پڑھتے ہیں (یعنی نافع، شامی سَـالَ بروزن بَـاعَ بالالف پڑھتے ہیں، اور یہ یا تو سَـأَلَ کے ہمزہ کو خلاف قیاس الف سے بدلا گیا ہے یا اصل میں سَوِلَ اجوف واوی از سَـمِـعَ تھا یا سَيَلَ اجوف یائی ضَرَبَ سے تھا اور واو و یاء کو الف سے بدلا گیا ہے۔ سَالَ الْمَاءُ بمعنی جریٰ)

(۱۰۸۲) وَنَزَّاعَةٌ فَارْفَعْ سِوٰی حَفْصِهِمْ وَقُلْ
شَهَادَاتِهِمْ بِالْجَمْعِ حَفْصٌ تَقَبَّلَا

وَقُلْ	سِوٰی حَفْصِهِمْ	فَارْفَعْ	وَنَزَّاعَةٌ
اورتو کہہ	انکے حفص کے علاوہ	پس تو رفع دے	اورنَزَّاعَةٌ

تَقَبَّلَا	حَفْصٌ	بِالْجَمْعِ	شَهَادَاتِهِمْ
قبول کیا	حفص	جمع کے ساتھ	شَهَادَاتِهِمْ

اور نَزَّاعَةً (معارج) کو غیر حفص کے لیے مرفوع (یعنی نَزَّاعَةٌ اور حفص کے لیے منصوب) پڑھو۔

اور بِشَهَادَاتِهِمْ کو کہو کہ حفص نے جمع کے ساتھ (اور غیر حفص نے مفرد کے ساتھ بِشَهَادَتِهِمْ) قبول کیا ہے۔

(۱۰۸۳) اِلٰى نُصُبٍ فَاضْمُمْ وَحَرِّكْ بِهٖ عُلًا
کِرَامٍ وَقُلْ وُدًّا بِهِ الضَّمُّ اُعْمِلَا

عُلًا	بِهٖ	وَحَرِّكْ	فَاضْمُمْ	اِلٰى نُصُبٍ
بلندی	اس کے ساتھ	اور حرکت دے	پس تو ضمہ دے	اِلٰى نُصُبٍ

اُعْمِلَا	اَلضَّمُّ	بِهٖ	وُدًّا	وَقُلْ	كِرَامٍ
عمل کیا گیا	ضمہ	اس میں	وُدًّا	اور تو کہہ	معزز

اِلٰى نُصُبٍ (معارج) میں نون کو مضموم پڑھو۔ اور ضمہ کے ساتھ ہی صاد کو بھی حرکت دو۔ بحالیکہ اس کو بلندی کے ساتھ معزز لوگوں (حفص وشامی) نے پڑھا ہے (باقی بفتح نون وسکون صاد نَصْبٍ پڑھتے ہیں)

سُوْرَةُ نُوْحٍ

اور لَا تَذَرُنَّ وُدًّا (نوح) میں (نافع کے لئے) ضمہ واؤ عمل میں لایا گیا ہے (باقی کے لیے فتحہ واؤ وَدًّا ہے)

(۱۰۸۴) دُعَآءِىْ وَاِنِّىْ ثُمَّ بَيْتِىْ مُضَافُهَا
مَعَ الْوَاوِ فَافْتَحْ اَنَّ كَمْ شَرَفًا عَلَا

مُضَافُهَا	بَيْتِىْ	ثُمَّ	وَاِنِّىْ	دُعَآءِىْ
اس کے مضافات	بَيْتِىْ	پھر	اور اِنِّىْ	دُعَآءِىْ

عَلَا	شَرَفًا	كَمْ	اَنَّ	فَافْتَحْ	مَعَ الْوَاوِ
عالی ہوا	شرف	کتنا	اَنَّ	پس تو فتحہ دے	واؤ کے ساتھ

فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآئِیْ، اِنِّیْ اَعْلَنْتُ، وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ سورۂ نوح علیہ السلام کی یاءات اضافت ہیں۔

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات	فتح	اسکان
۱	دُعَآءِ یْ اِلَّا	نافع۔مکی۔بصری۔شامی	باقین
۲	اِنِّیْ اَعْلَنْتُ	نافع۔مکی۔بصری	باقین
۳	بَیْتِیَ مُؤْمِنًا	ہشام۔حفص	باقین

﴿سُوْرَةُ الْجِنِّ﴾

واؤ کے ساتھ لفظ اَنَّ کو مفتوح پڑھو کہ یہ شرف کے اعتبار سے کس قدر عالی ہے (یعنی سورۂ جن میں اَنَّ مع واؤ کے جس قدر آئے ہیں شامی، حمزہ، کسائی اور حفص کے لیے بفتح ہمزہ پڑھو۔ جیسے وَاَنَّهٗ تَعَالٰی - وَاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ - وَ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ اور باقی کے لیے بکسر ہمزہ وَ اِنَّهٗ وغیرہ ہے)

(۱۰۸۵) وَعَنْ كُلِّهِمْ اَنَّ الْمَسَاجِدَ فَتْحُهٗ

وَفِیْ اَنَّهٗ لَمَّا بِكَسْرِ صُوَی الْعُلَا

ص ا

وَعَنْ	كُلِّهِمْ	اَنَّ الْمَسَاجِدَ	فَتْحُهٗ
اور سے	ان تمام	اَنَّ الْمَسَاجِدَ	اس کا فتحہ

وَفِیْ	اَنَّهٗ لَمَّا	بِكَسْرِ	صُوٰی	الْعُلَا
اور میں	اَنَّهٗ لَمَّا	کسرہ کے ساتھ	نشانِ راہ	عالی

اور وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ (جن) میں سب سے فتح ہمزہ ہی مروی ہے۔

اور وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ میں عالی نشان والوں (شعبہ و نافع) کے لیے کسرۂ ہمزہ کے ساتھ (وَاِنَّهٗ) ہے۔

(صُوٰی صُوَّةٌ کی جمع ہے بمعنی نشان راہ)

(۱۰۸۶) وَنَسْلُكْهُ يَا كُوفٍ وَفِي قَالَ إِنَّمَا
هُنَا قُلْ فَشَا نَصًّا وَطَابَ تَقَبُّلَا
ف ن

قَالَ إِنَّمَا	وَفِيْ	يَا كُوفٍ	وَ نَسْلُكْهُ
قَالَ إِنَّمَا	اور میں	کوفیین کی یاء	اور نَسْلُكْهُ

تَقَبُّلَا	وَطَابَ	نَصًّا	فَشَا	قُلْ	هُنَا
مقبول ہونا	اور عمدہ ہوا	صراحت	شائع ہوا	قُلْ	یہاں

اور نَسْلُكْهُ (جن) میں کوفیین کے لیے یاءغیب ہے (يَسْلُكْهُ اور باقی کے لیے نون جمع متکلم)

اور قَالَ إِنَّمَا (جن) میں یہاں پر (حمزہ عاصم کے لیے) صراحت کے اعتبار سے قُلْ (بصیغہ امر) شائع ہوا اور قبولیت میں بھی عمدہ ہوا ہے۔

(۱۰۸۷) وَقُلْ لِبَدًا فِي كَسْرِهِ الضَّمُّ لَازِمٌ
ل
بِخُلْفٍ وَيَا رَبِّي مُضَافٌ تَجَمَّلَا

لَازِمٌ	اَلضَّمُّ	كَسْرِهِ	فِيْ	لِبَدًا	وَقُلْ
لازم	ضمہ	اس کا کسرہ	میں	لِبَدًا	اور تو کہہ

تَجَمَّلَا	مُضَافٌ	وَيَا رَبِّيْ	بِخُلْفٍ
خوبصورت ہوگئی	مضاف	اور رَبِّيْ کی یاء	خُلف کے ساتھ

اور لِبَدًا (جن) کو اس حالت میں پڑھو کہ اس کے کسرہ لام میں (ھشام کے لیے) بالخُلف ضمہ لازم ہے۔ (یعنی ہشام کے لیے لام کا ضمہ وکسرہ لُبَدًا دونوں ہیں باقی کے لیے بالکسر ہے)

﴿یاءاضافت﴾ اور اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ (جن) کی یاء خوب صورت یاء اضافت ہے۔ جس کو نافع ۔ مکی ۔ بصری بالفتح

اور باقین بالا سکان پڑھتے ہیں۔

﴿سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ﴾

(١٠٨٨) وَوَطْأً وِّطَاءً فَاكْسِرُوْهُ كَمَا حَكَوْا
ك ح
وَرَبُّ بِخَفْضِ الرَّفْعِ صُحْبَتُهُ كَلَا
صحبة ك

وَ وَطْأً	وِطَاءً	فَاكْسِرُوْهُ	كَمَا	حَكَوْا
اور وَطْأً	وِطَاءً	پس اسے کسرہ دو	جیسا کہ	انہوں نے نقل کیا

وَرَبُّ	بِخَفْضِ الرَّفْعِ	صُحْبَتُهُ	كَلَا
اور رَبُّ	رفع کے جر کے ساتھ	اس کے دوستوں	حفظ کیا

هِيَ اَشَدُّ وَطْأً (مزمل) کو (شامی بصری کے لیے) وِطَآءً (بروزن قِتَالًا) پڑھواور واؤ کو کسرہ دو جیسا کہ انہوں نے نقل کیا ہے۔

اور رَبُّ الْمَشْرِقِ (مزمل) میں باء پر رفع کی بجائے جر کے ساتھ اسکے ہم صحبتوں (حمزہ کسائی شعبہ شامی) نے حفظ کیا ہے (یعنی رَبِّ اور باقی کے لیے مرفوع ہے)۔

(١٠٨٩) وَثَا ثُلُثِهٖ فَانْصِبْ وَفَا نِصْفِهٖ ظُبًى
ظ
وَثُلْثَيْ سُكُوْنُ الضَّمِّ لَاحَ وَجَمَّلَا
ل

وَثَا ثُلُثِهٖ	فَانْصِبْ	وَفَا نِصْفِهٖ	ظُبًى
اور ثُلُثِهٖ کی ثاء	پس تو نصب دے	اور نِصْفِهٖ کی فاء	تلواروں کی تیزی

وَ ثُلُثَيْ	سُكُوْنُ الضَّمِّ	لَاحَ	وَجَمَّلَا
اور ثُلُثَيْ	ضمہ کا سکون	ظاہر ہوا	اور خوبصورت بنایا

اور نِصْفَهٗ کی فاء اور ثُلُثَهٗ کی ثاء کو (کوفیین و مکی کے لیے) منصوب پڑھو بحالیکہ تم تیز ازھان والے ہو۔ (اور ہاء ضمیر مضموم ہوگی، باقی مجرور پڑھتے ہیں۔ اور حسب قاعدہ ہاء ضمیر بھی ان کے یہاں مجرور ہے یعنی نِصْفِهٖ اور ثُلُثِهٖ)

اور مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ (مزمل) میں لفظ ثُلُثَيْ کے لام مضموم کا (ہشام کے لیے) سکون ظاہر و جمال بخش ہوا ہے۔ (باقی کے لیے لام مضموم مِنْ ثُلُثَيْ ہے)۔

﴿سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ﴾

(۱۰۹۰) وَ وَالرِّجْزَ ضَمَّ الْكَسْرَ حَفْصٌ اِذَا قُلِ اِذْ

وَاَدْبَرَ فَاهْمِزْهُ وَسَكِّنْ عَنِ اجْتِلَا

ع ا

وَوَالرِّجْزَ	ضَمَّ	اَلْكَسْرَ	حَفْصٌ	اِذَا	قُلْ	اِذْ
اور وَالرِّجْزَ	ضمہ	کسرہ	حفص	اِذَا	کہہ تو	اِذْ

وَ اَدْبَرَ	فَاهْمِزْهُ	وَسَكِّنْ	عَنْ	اِجْتِلَا
اور اَدْبَرَ	پس اسے ہمزہ دے	اور ساکن کر	سے	ظاہر کرنے والا

(۱۰۹۱) فَبَادِرْ وَفَا مُسْتَنْفِرَهْ عَمَّ فَتْحُهٗ

ف عم

وَمَا يَذْكُرُوْنَ الْغَيْبُ خُصَّ وَخُلِّلَا

خ

فَبَادِرْ	وَفَا مُسْتَنْفِرَهْ	عَمَّ	فَتْحُهٗ
پس تو سبقت کر	اور مُسْتَنْفِرَهْ کی فاء	عام ہوا	اس کا فتحہ

وَمَا يَذْكُرُوْنَ	اَلْغَيْبُ	خُصَّ	وَخُلِّلَا
وَمَا يَذْكُرُوْنَ	غیب	خاص کی گئی	اور مخصوص کی گئی

اور وَ الرُّجْزَ (مدثر) میں حفص نے راءِ مکسورہ کو ضمہ دیا ہے۔(باقی کے لیے کسرہ وَ الرِّجْزَ ہے)

اور اِذْ اَدْبَرَ (مدثر) میں (حفص، نافع وحمزہ کے لیے) اِذَا کو اِذْ پڑھو۔اور دَبَرَ کے شروع میں ہمزہ پڑھو۔اور دال کو ساکن کرو یعنی اِذْ اَدْبَرَ۔کہ یہ ایک اچھے جلوہ فرما سے مروی ہے پس تم اس کی طرف سبقت کرو۔

اور مُسْتَنفِرَةٌ (مدثر) کی فاء میں (نافع، شامی کے لئے) فتحہ عام ہوا ہے۔(مُسْتَنفَرَةٌ اور باقی کے لیے کسرہ ہے)

اور وَمَا يَذْكُرُوْنَ (مدثر) میں (غیر نافع کے لیے) یاءِ غیب خاص کی گئی اور محبوب سمجھی گئی ہے۔(نافع خطاب تَذْكُرُوْنَ پڑھتے ہیں)

وَمِنْ سُوْرَةِ الْقِيَامَةِ اِلٰى سُوْرَةِ النَّبَأ (۷)

(۱۰۹۲) وَرَا بَرِقَ افْتَحْ اٰمِنًا يَذَرُوْنَ مَعْ

يُحِبُّوْنَ حَقٌّ كَفَّ يُمْنٰى عُلًا عَلَا

ع ك حق

وَرَا بَرِقَ	اِفْتَحْ	اٰمِنًا	يَذَرُوْنَ	مَعْ
اور بَرِقَ کی راء	توفتحہ دے	امن پانے والا	يَذَرُوْنَ	ساتھ

يُحِبُّوْنَ	حَقٌّ	كَفَّ	يُمْنٰى	عُلًا	عَلَا
يُحِبُّوْنَ	حق	روک دیا	يُمْنٰى	بلند	عالی ہوا

اور بَرَقَ (قیامہ) کی راء کو بحالت امن (نافع کے لیے) مفتوح (اور باقی کے لیے مکسور بَرِقَ) پڑھو۔

يُحِبُّوْنَ مع يَذَرُوْنَ (قیامہ) میں غیب (مکی، بصری، شامی کے لیے) حق ہے جو مبارک اور بلند قراءت میں منحصر ہو کر عالی ہوا ہے (باقی کے لیے خطاب تُحِبُّوْنَ اور تَذَرُوْنَ ہے)

اور حفص کے لیے ایک بلند وجہ میں يُمْنٰى (مذکر، جیسا کہ اطلاق سے اشارہ ہے اور باقی کے لئے مؤنث تُمْنٰى) عالی ہوا ہے۔

﴿سُوْرَةُ الدَّهْرِ﴾

(۱۰۹۳) سَلَا سِلَ نَوِّنْ اِذْ رَوَوْا صَرْفَهُ لَنَا

ل ص ر ا

وَبِالْقَصْرِ قِفْ مِنْ عَنْ هُدًى خُلْفُهُمْ فَلَا

ف ھ ع م

سَلَا سِلَ	نَوِّنْ	اِذْ	رَوَوْا	صَرْفَهُ	لَنَا
سَلَا سِلَ	تنوین دے	اسلئے کہ	انہوں نے روایت کیا	اس کا منصرف ہونا	ہمارے لیے
وَبِالْقَصْرِ	قِفْ	مِنْ	عَنْ	هُدًى	خُلْفُهُمْ	فَلَا
اور قصر کے ساتھ	تو وقف کر	سے	جانب	ہدایت والا	ان کا اختلاف	غور کیا

(۱۰۹۴) زَكَا وَقَوَارِيْرًا فَنَوِّنْهُ اِذْ دَنَا

ز ا د

رِضَا صَرْفِهِ وَاقْصُرْهُ فِي الْوَقْفِ فَيْصَلَا

ف ص ر

زَكَا	وَقَوَارِيْرًا	فَنَوِّنْهُ	اِذْ	دَنَا	
ظاہر ہوا	اور قَوَارِيْرًا	پس اسے تنوین دے	اسلئے کہ	قریب ہوئی	
رِضَا	صَرْفِهِ	وَاقْصُرْهُ	فِي	الْوَقْفِ	فَيْصَلَا
پسندیدگی	اس کا منصرف ہونا	اور اسے قصر کر	میں	وقف	جدا کرنے والا

سَلَا سِلَا (دہر) کو (نافع کسائی شعبہ اور ہشام کے لئے) منون پڑھو۔ جیسا کہ انہوں نے اس کا منصرف ہونا ہمارے لیے روایت کیا ہے۔ (باقی غیر منون یعنی غیر منصرف پڑھتے ہیں) اور بغیر الف کے وقف کرو۔ چند ہدایت والوں (ابن ذکوان، حفص بزی) کے لیے بالخُلف (اور حمزہ و قنبل کے لیے بلا خُلف ہے) کیونکہ ان کے خُلف نے جدا کر دیا ہے اس لیے یہ خُلف پاکیزہ ہوگیا ہے۔ (باقی کے لیے وقف بلا خلاف الف کے ساتھ ہے) اس کو نقشہ ذیل سے سمجھو۔

﴿توضیح قراءت﴾

سَلٰسِلَا میں وقفاً اور وصلاً قراء کے مذہب

قراء	وصل	وقف	قراء	وصل	وقف
نافع	بالتنوین	بالالف	ابن ذکوان	بغیر تنوین	خُلف
بزی	بغیر تنوین	خُلف	شعبہ	بالتنوین	بالالف
قنبل	بغیر تنوین	بغیر الف	حفص	بغیر تنوین	خُلف
بصری	بغیر تنوین	بالالف	حمزہ	بغیر تنوین	بالالف
ہشام	بالتنوین	بالالف	کسائی	بالتنوین	بالالف

اور قَوَارِیْرًا (پہلا) اس کو (نافع مکی کسائی اور شعبہ کے لیے) منون پڑھو۔ کیونکہ پسندیدگی کے لحاظ سے اس کا منصرف ہونا قریب ہوا ہے۔ (باقی کے لیے غیر منون غیر منصرف ہے) اور ایک قول فیصل ہے۔ (حمزہ کے لیے) اس کو وقف میں حذف الف کے ساتھ پڑھو (باقی کے لیے وقف میں بالالف ہے)۔

(۱۰۹۵) وَفِي الثَّانِ نَوِّنْ اِذْ رَوَوْا صَرْفَهٗ وَقُلْ
ا ر ص
يَمُدُّ هِشَامٌ وَاقِفًا مَعْهُمْ وِلَا

وَفِیْ	اَلثَّانِ	نَوِّنْ	اِذْ	رَوَوْا	صَرْفَهٗ	وَقُلْ
اور میں	دوسرا	تو تنوین پڑھ	اس لیے کہ	انہوں نے روایت کیا	اس کا منصرف ہونا	اور تو کہہ

یَمُدُّ	هِشَامٌ	وَاقِفًا	مَعْهُمْ	وِلَا
مد کرتا ہے	ہشام	وقف کرنے والا	ان کے ساتھ	اتباع

اور دوسرے قَوَارِیْرًا میں (نافع، کسائی، شعبہ کے لیے) تنوین پڑھو۔ اس لئے کہ انہوں نے اس کا منصرف ہونا روایت کیا ہے۔ (اور باقی کے لیے غیر منون ہے) اور کہو کہ ہشام بحالت وقف اس کو بالالف پڑھتے ہیں۔ اتباع میں مع ان (اہل تنوین) کے ساتھ ہو کر (یعنی اہل تنوین بھی بالالف وقف کرتے ہیں۔ باقی بغیر الف وقف کرتے ہیں۔)

﴿توضیح قراءت﴾

قَوَارِيْرًا (اول)

اسماءقراء	وصل	وقف
نافع	بالتنوین	بالالف
مکی	بالتنوین	بالالف
بصری	بغیرتنوین	بالالف
شامی	بغیرتنوین	بالالف
شعبہ	بالتنوین	بالالف
حفص	بغیرتنوین	بالالف
حمزہ	بغیرتنوین	بغیرالف
کسائی	بالتنوین	بالالف
☆	☆	☆

قَوَارِيْرًا (ثانی)

اسماءقراء	وصل	وقف
نافع	بالتنوین	بالالف
مکی	بغیرتنوین	بغیرالف
بصری	بغیرتنوین	بغیرالف
ہشام	بغیرتنوین	بالالف
ابن ذکوان	بغیرتنوین	بغیرالف
شعبہ	بالتنوین	بالالف
حفص	بغیرتنوین	بغیرالف
حمزہ	بغیرتنوین	بغیرالف
کسائی	بالتنوین	بالالف

(١٠٩٦) وَعَالِيْهِمْ اسْكِنْ وَاكْسِرِ الضَّمَّ اِذْ فَشَا

ا ف

وَخُضْرٌ بِرَفْعِ الْخَفْضِ عَمَّ حُلًا عُلَا

عم ح ع

وَعَالِيْهِمْ	اِسْكِنْ	وَاكْسِرْ	اَلضَّمَّ	اِذْ	فَشَا
اورعَالِيْهِمْ	تو ساکن کر	اور کسرہ دے	ضمہ	اسلئے کہ	مشہور ہوئی

وَخُضْرٌ	بِرَفْعِ الْخَفْضِ	عَمَّ	حُلًا	عُلَا
اور خُضْرٌ	جر کے رفع کے ساتھ	عام ہوا	زیورات	عالی

اور عَالِيْهُمْ (دہر) میں (نافع، حمزہ کے لیے یاء کو ساکن اور ہاء مضموم کو مکسور یعنی عَالِيْهِمْ پڑھو) کیونکہ اسی طرح شائع

ہوا ہے۔(باقی کے لیے بفتح الیاء وضم ھاء ہے)
اور خُضْرٌ (دہر) میں راء مجرورہ کا رفع (نافع، شامی، بصری اور حفص کے لیے) مزین اور بلندی میں عام ہوا ہے۔
(باقی کے لیے مجرور خُضْرٍ ہے)

(۱۰۹۷) وَاِسْتَبْرَقٌ حِرْمِيٌّ نَصْرٍ وَخَاطَبُوْا
حرمی ن
تَشَآءُوْنَ حِصْنٌ وُقِّتَتْ وَاوُهٗ حَلَا
حصن ح

وَخَاطَبُوْا	نَصْرٍ	حِرْمِيٌّ	وَاِسْتَبْرَقٌ
اورانہوں نے خطاب پڑھا	مدد کرنے والا	اہل حرم	اوراِسْتَبْرَقٌ

حَلَا	وَاوُهٗ	وُقِّتَتْ	حِصْنٌ	تَشَآءُوْنَ
شیریں ہوا	اس کا واؤ	وُقِّتَتْ	قلعہ والے	تَشَآءُوْنَ

اور اِسْتَبْرَقٌ مجرور کو مدد کرنے والے اہل حرم نافع مکی عاصم نے رفع پڑھا ہے (باقی کے لئے مجرور اِسْتَبْرَقٍ ہے) یاد رہے کہ رفع کی ضد سے جر کا مراد ہونا خُضْرٌ پر عطف سے مفہوم ہوتا ہے۔
اور وَمَا تَشَآءُوْنَ (دہر) کو اہل حصن (کوفیین ونافع) نے خطاب (اور باقی نے غائب یعنی یَشَآءُوْنَ پڑھا ہے)۔

﴿سُوْرَةُ الْمُرْسَلَاتِ﴾

اور وُقِّتَتْ (مرسلات) میں (بصری کے لئے) واؤ شیریں ہوئی ہے (باقی اُقِّتَتْ ہمزہ کے ساتھ پڑھتے ہیں جیسا کہ آئندہ شعر کے شروع میں آتا ہے)۔

(۱۰۹۸) وَبِالْهَمْزِ بَاقِيْهِمْ قَدَرْنَا ثَقِيْلًا اِذْ
ا
رَسَا وَجِمَالَاتٌ فَوَحِّدْ شَذًا عَلَا
ر ش ع

وَبِالْهَمْزِ	بَاقِيهِمْ	قَدَرْنَا	ثَقِيلًا	اِذْ
اور ہمزہ کے ساتھ	ان کے باقی	قَدَرْنَا	تشدید	اسلئے کہ

رَسَا	وَجِمَالَاتٌ	فَوَحِّدْ	شَذًا	عَلَا
ثابت ہوا	اور جِمَالَاتٌ	پس واحد پڑھ	خوشبو	عالی ہوا

اور قَدَرْنَا (مرسلات) بحالیکہ (دال) مشدد ہے۔(نافع کسائی کے لیے قَدَّرْنَا) جس وقت کہ ثابت ہوا ہے۔(باقی کے لیے دال مخفف ہے)

جِمَالَتٌ جو شائع ہونے میں عالی ہوا ہے (حمزہ کسائی حفص کے لیے) اس کو واحد (جِمَالَتٌ اور باقی کے لیے جمع) پڑھو۔

وَمِنْ سُوْرَةِ النَّبَأ اِلٰى سُوْرَةِ الْعَلَقِ (١٦)

(١٠٩٩) وَقُلْ لَا بِثِيْنَ الْقَصْرُ فَاشٍ وَقُلْ وَلَا

كِذَابًا بِتَخْفِيْفِ الْكِسَائِيِّ اَقْبَلَا

وَقُلْ	لَا بِثِيْنَ	اَلْقَصْرُ	فَاشٍ	وَقُلْ	وَلَا
اور تو کہہ	لَا بِثِيْنَ	قصر	مشہور	اور کہہ	وَلَا

كِذَابًا	بِتَخْفِيْفِ الْكِسَائِيِّ	اَقْبَلَا
كِذَابًا	کسائی کی تخفیف کے ساتھ	آیا ہے

اور کہو کہ لَا بِثِيْنَ (نباء) میں (حمزہ کے لیے) لام کے بعد الف کا حذف مشہور ہے (لَبِثِيْنَ اور باقی کے لیے باالالف ہے)

اور کہو کہ لَغْوًا وَّلَا كِذَّابًا (نباء) کسائی کے لیے تخفیف ذال آیا ہے۔(وَلَا كِذَابًا اور باقی کے لیے تشدید ذال

ہے۔ وَلَا کلمہ قرآنی ہے۔ وَكَذَّبُوْا بِاٰيَاتِنَا كِذَّابًا سے احتراز مقصود ہے)۔

(۱۱۰۰) وَفِي رَفْعِ بَا رَبُّ السَّمَوَاتِ خَفْضُهُ
ذَلُوْلٌ وَفِي الرَّحْمٰنِ نَامِيْهِ كَمَّلَا
ذ ن ك

وَفِي	رَفْعِ	بَا رَبُّ السَّمَوَاتِ	خَفْضُهُ
اور میں	رفع	رَبُّ السَّمَوَاتِ کی باء	اس کا جر

ذَلُوْلٌ	وَفِي	اَلرَّحْمٰنِ	نَامِيْهِ	كَمَّلَا
آسانی سے تابع ہونا	اور میں	اَلرَّحْمٰنِ	اسکے نقل کرنے والے	کامل کیا

اور رَبُّ السَّمَوَاتِ (نباء) کی باء کے رفع میں (کوفیین وشامی کے لیے رَبِّ) جر تابع ہے۔(اور باقی کے لیے باء مرفوع ہے)

اور وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ میں اَلرَّحْمٰنِ کے نون میں جر کے روایت کرنے والے نے کامل کسرہ پڑھا ہے (یعنی شامی وعاصم مجرور اور باقی مرفوع اَلرَّحْمٰنُ پڑھتے ہیں)

﴿سُوْرَةُ النّٰزِعَاتِ﴾

(۱۱۰۱) وَنَاخِرَةً بِالْمَدِّ صُحْبَتُهُمْ وَفِي
صحبة
تَزَكّٰى تَصَدّٰى الثَّانِ حِرْمِيٌّ اَثْقَلَا
حرمی

وَ نَاخِرَةً	بِالْمَدِّ	صُحْبَتُهُمْ	وَفِي
اور نَاخِرَةً	مد کے ساتھ	ان کے ساتھیوں	اور میں

تَزَكّٰى	تَصَدّٰى	اَلثَّانِ	حِرْمِيٌّ	اَثْقَلَا
تَزَكّٰى	تَصَدّٰى	دوسرا	اہل حرم	مشدد پڑھا

عِظَامًا نَّاخِرَةً نون کے بعد الف مدہ کے ساتھ ان کے ہم صحبتوں (حمزہ، کسائی، شعبہ) نے پڑھا ہے۔ (باقی کے لیے بغیر الف نَخِرَةً ہے)

اور تَزَكّٰى اور تَصَدّٰى میں دوسرے حرف (یعنی زاء وصاد) کو اہل حرم (نافع، مکی) نے مشدد (تَزَّكّٰى اور تَصَّدّٰى) پڑھا ہے۔ (باقی کے لئے تخفیف ہے)۔

﴿سُوْرَةُ عَبَسَ﴾

(۱۱۰۲) فَتَنْفَعُهُ فِیْ رَفْعِهٖ نَصْبُ عَاصِمٍ
وَ اِنَّا صَبَبْنَا فَتْحُهُ ثَبْتُهُ تَلَا
ث

فَتَنفَعُهُ	فِیْ	رَفْعِهٖ	نَصْبُ عَاصِمٍ
فَتَنفَعَهُ	میں	اس کا رفع	عاصم کا نصب
وَ اِنَّا صَبَبْنَا	فَتْحُهُ	ثَبْتُهُ	تَلَا
اور اِنَّا صَبَبْنَا	اس کا فتحہ	اس کا ثابت	پڑھا

فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى کے عین کے رفع میں عاصم کے لیے نصب ہے (باقی کے لیے رفع فَتَنْفَعُهُ ہے)

اور اَنَّا صَبَبْنَا میں ہمزہ کا فتحہ اس کے ثابت قدم قاری نے (کوفیین کے لیے) پڑھا ہے۔ (باقی کے لیے اِنَّا بکسر ہمزہ ہے)۔

﴿سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ﴾

(۱۱۰۳) وَخَفَّفَ حَقٌّ سُجِّرَتْ ثِقْلُ نُشِّرَتْ
حق
شَرِيْعَةُ حَقٍّ سُعِّرَتْ عَنْ اُوْلِىْ مَلَا
ش حق ع ا م

وَخَفَّفَ	حَقٌّ	سُجِّرَتْ	ثِقْلُ نُشِّرَتْ
اور مخفف پڑھا	حق	سُجِّرَتْ	نُشِّرَتْ کی تشدید

شَرِيعَةُ حَقٍّ	سُعِّرَتْ	عَنْ	أُولِي مَلَا
حق کا طریقہ	سُعِّرَتْ	سے	شرف والے

اور اہل حق (مکی، بصری) نے سُجِّرَتْ کو بتخفیف جیم (یعنی سُجِرَتْ اور باقی نے بتشدید) پڑھا ہے۔
اور نُشِّرَتْ میں شین پر تشدید (حمزہ، کسائی، مکی، بصری) کے لیے ایک طریقہ حق ہے (باقی کے لیے تخفیف نُشِرَتْ ہے)
اور سُعِّرَتْ میں عین پر تشدید اہل شرف سے (حفص، نافع، ابن ذکوان کے لیے) مروی ہے۔ (باقی کے لئے تخفیف سُعِرَتْ ہے)

(۱۱۰۴) وَظَا بِضَنِيْنٍ حَقُّ رَاوٍ وَخَفَّ فِي
(حق ر)
فَعَدَّلَكَ الْكُوفِي وَحَقُّكَ يَوْمُ لَا
(حق)

وَظَا بِضَنِيْنٍ	حَقُّ رَاوٍ	وَخَفَّ	فِي
اور بِضَنِيْنٍ کی ظاء	راوی کا حق	اور خفیف پڑھا	میں

فَعَدَّلَكَ	الْكُوفِي	وَحَقُّكَ	يَوْمُ لَا
فَعَدَّلَكَ	کوفیین	اور تیرا حق	يَوْمُ لَا

اور وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ میں بجائے ضاد کے ظاء (مکی بصری کسائی کے لئے) ایک راوی کا حق ہے (بِظَنِيْنٍ اور باقی کے لئے ضاد ہے)

﴿سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ﴾

اور فَعَدَّلَكَ میں کوفیین کے لئے دال کو خفیف (فَعَدَلَكَ اور باقی نے مشدد) پڑھا ہے۔

اور یَوْمُ لَا تَمْلِكُ میں لفظ یَوْمُ پر رفع (جیسا کہ اطلاق سے مفہوم ہے مکی بصری کے لئے) تیرا حق ہے۔(باقی کے لیے منصوب یَوْمَ ہے)۔

﴿سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ﴾

(۱۱۰۵) وَفِـىْ فَـاكِهِيْـنَ اقْـصُـرْ عُلاً وَخِتَـامُـهٗ
ع
بِـفَـتْـحٍ وَقَـدِّمْ مَـدَّهٗ رَاشِـدًا وَلَا
ر

وَ خِتَامُهٗ	عُلاً	اُقْصُرْ	فَاكِهِيْنَ	وَفِيْ
اور خِتَامُهٗ	بلند	تو قصر کر	فَاكِهِيْنَ	اور میں
وَلَا	رَاشِدًا	مَدَّهٗ	وَقَدِّمْ	بِفَتْحٍ
مدد کرنے والا	ہدایت پانے والا	اس کا مد	اور تو مقدم کر	فتحہ کے ساتھ

اِنْقَلِبُوْا فَاكِهِيْنَ میں فاء کے بعد (حفص کے لیے) ایک بلند وجہ میں الف حذف کرو۔(فَـكِهِيْنَ اور باقی کے لیے بالالف ہے۔

اور (کسائی کے لیے) خِتَـامُـهٗ میں خاء مفتوح ہے۔اور اس کے الف مدہ کو تاء پر مقدم کرو۔ بحالیکہ تم نصرت میں صاحب رشد ہو۔(یعنی وَخَاتَمُهٗ)

﴿سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ﴾

(۱۱۰۶) يُـصَـلّـٰى ثَـقِيْلاً ضُـمَّ عَـمَّ رِضًـا دَنَـا
عم ر د
وَبَـا تَـرْكَبَـنَّ اضْـمُـمْ حَيًـا عَـمَّ نُهَّلَا
ح عم ن

دَنَا	رِضًا	عَمَّ	ضُمَّ	ثَقِيْلاً	يُصَلّٰى
قریب ہوا	پسندیدہ	عام ہوا	تو ضمہ دے	تشدید والا	يُصَلّٰى

وَبَا تَرْكَبُنَّ	اُضْمُمْ	حَيًا	عَمَّ	نُهَّلَا
اور تَرْكَبُنَّ کی باء	تو ضمہ دے	بارش	عام ہوئی	پینے والے

وَيُصَلّٰى سَعِيْرًا میں (نافع، شامی، کسائی، مکی کے لیے لام ثقیل ہے۔) اور یاء کو مضموم (اور صاد کو مفتوح) پڑھو کیونکہ یہ وجہ باعتبار اس پسندیدگی کے جو قریب ہے۔ عام ہوئی ہے (باقی يَصْلٰى بتخفیف لام و فتح یاء و سکون صاد پڑھتے ہیں)۔

اور لَـتَـرْكَبُنَّ کی باء کو مضموم پڑھو (بصری، نافع، شامی اور عاصم کے لیے) بحالیکہ یہ وجہ مثل ایک بارش کے ہے جو پینے والوں کے لیے عام ہوئی ہے۔ (باقی کے لیے باء مفتوح لَتَرْكَبَنَّ ہے)۔

﴿سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ﴾

(۱۱۰۷) وَمَحْفُوْظُ نِ اخْفِضْ رَفْعَهٗ خُصَّ وَهُوَ فِي الْـ
ع
ـمَجِيْدِ شَفَا وَالْخِفُّ قَدَّرَ رُتِّلَا
ش	ر

وَمَحْفُوْظٌ	اِخْفِضْ	رَفْعَهٗ	خُصَّ	وَهُوَ	فِيْ
اور مَحْفُوْظٌ	تو جر دے	اس کا رفع	خاص کیا گیا	اور وہ	میں

اَلْمَجِيْدِ	شَفَا	وَالْخِفُّ	قَدَّرَ	رُتِّلَا
اَلْمَجِيْد	شفا دی	اور خفیف	قَدَّرَ	پڑھی گئی

فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ میں ظاء کے رفع کو (غیر نافع کے لیے) مجرور (اور نافع کے لیے مرفوع مَحْفُوْظٌ) پڑھو۔

اور وہ جر ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ کی دال میں (حمزہ کسائی کے لئے) شافی ہوا ہے۔ (باقی کے لیے مرفوع اَلْمَجِيْدُ ہے)

﴿سُوْرَةُ الْاَعْلٰى﴾

اور وَالَّذِيْ قَدَّرَ میں (کسائی کے لیے) دال خفیف (قَدَرَ اور باقی کے لیے مشدد) تلاوت کی گئی ہے۔

(۱۱۰۸) وَبَلْ يُؤْثِرُونَ حُزْ وَتَصْلٰى يُضَمُّ حُزْ
ح ح
صَفَا تُسْمَعُ التَّذْكِيرُ حَقٌّ وَذُوْجِلَا
ص حق

وَبَلْ يُؤْثِرُوْنَ	حُزْ	وَتَصْلٰى	يُضَمُّ	حُزْ
اور بَلْ يُؤْثِرُوْنَ	تو جمع کر	اور تَصْلٰى	ضمہ دیا جاتا ہے	تو محفوظ کر
صَفَا	تُسْمَعُ	اَلتَّذْكِيرُ	حَقٌّ	وَذُوْجِلَا
پاکیزہ ہوا	تُسْمَعُ	تذکیر	حق	اور ظہور والی

(۱۱۰۹) وَضَمَّ أُولُوا حَقٍّ وَلَا غِيَةٌ لَهُمْ
ا حق
مُصَيْطِرِ اشْمِمْ ضَاعَ وَالْخُلْفُ قُلِّلَا
ض ق

وَضَمَّ	اُولُوا حَقٍّ	وَ لَاغِيَةٌ	لَهُمْ
اور ضمہ دیا	حق والے	اور لَاغِيَةٌ	ان کے لیے

مُصَيْطِرِ	اِشْمِمْ	ضَاعَ	وَالْخُلْفُ	قُلِّلَا
مُصَيْطِرِ	تو اشمام کر	مشہور ہوا	اور خُلف	قلیل سمجھا گیا

(۱۱۱۰) وَبِالسِّيْنِ لُذْ وَالْوَتْرِ بِالْكَسْرِ شَائِعٌ
ل ش
فَقَدَّرَ يَرْوِي الْيَحْصَبِيُّ مُثَقَّلَا

وَبِالسِّيْنِ	لُذْ	وَالْوَتْرِ	بِالْكَسْرِ	شَائِعٌ
اور سین کے ساتھ	تو پناہ حاصل کر	وَالْوَتْرِ	، کسرہ کے ساتھ	مشہور

فَقَدَّرَ	يَرْوِىْ	اَلْيَحْصَبِىُّ	مُثَقَّلًا
فَقَدَّرَ	روایت کرتا ہے	یحصبی	تشدید والا

اور بَلْ يُؤْثِرُوْنَ کو (بصری کے لیے) یاء غیب کے ساتھ محفوظ کر (باقی کے لئے تاء خطاب تُؤْثِرُوْنَ ہے)

﴿سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ﴾

اور تَصْلٰى نَارًا میں (بصری وشعبہ کے لیے تُصْلٰى) تاء مضموم ہے۔ اس کو یاد کر کہ یہ پاکیزہ ہے۔ (باقی کے لیے تاء مفتوح ہے)

اور لَا تُسْمَعُ فِيْهَا لَا غِيَةٌ فعل میں (مکی بصری کے لیے) تذکیر حق اور روشن ہے۔ اور اہل حق (نافع مکی بصری) اس فعل کی (تاء اور یاء) کو ضمہ دیتے ہیں۔ اور لَا غِيَةٌ ان کے لیے مرفوع ہے۔ (باقی کے لیے لَا تَسْمَعُ میں خطاب ہے۔ اور تاء مفتوح ہے۔ اور لَا غِيَةً منصوب ہے۔ (حاصل یہ کہ تین قراءتیں ہیں: (۱) لَا يُسْمَعُ فِيْهَا لَا غِيَةٌ۔ مکی۔ بصری (۲) لَا تُسْمَعُ فِيْهَا لَا غِيَةٌ۔ نافع۔ (۳) لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَا غِيَةً باقین)

اور لفظ مُصَيْطِرٍ کے صاد میں (خلف کے لیے بلا خُلف اور خلاد کے لیے بالخُلف) زاء کا اشمام کر۔ کیونکہ یہ مشہور ہوا ہے۔ اور خُلف قلیل سمجھا گیا ہے اور صاد کو سین پڑھنے کے ساتھ ہشام کے لیے پناہ حاصل کر (اور باقی کے لیے صاد خالص ہے۔ اور خلاد کی دوسری وجہ بھی یہی ہے)

﴿توضیح قراءت﴾

شمار	بالصاد	بالسین	اشمام بالزای
۱	باقین۔ خلاد (وجہ اول)	ہشام	خلف۔ خلاد (وجہ ثانی)

﴿سُوْرَةُ الْفَجْرِ﴾

اور وَالْوَتْرِ (حمزہ کسائی کے لیے) بکسر واؤ (وَالْوِتْرِ اور باقی کے لیے بفتح واؤ) شائع ہے۔

اور فَقَدَّرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ کو شامی بتشدید دال روایت کرتے ہیں۔ (باقی کے لیے تخفیف فَقَدَرَ ہے)۔

(۱۱۱۱) وَاَرْبَعُ غَيْبٍ بَعْدَ بَلْ لَا حُصُوْلُهَا

يَحُضُّوْنَ فَتْحُ الضَّمِّ بِالْمَدِّ ثُمِّلَا

وَاَرْبَعُ غَيْبٍ	بَعْدَ بَلْ لَّا	حُصُوْلُهَا
اورغیب کے چار	بَلْ لَّا کے بعد	ان کا حصول

يَحُضُّوْنَ	فَتْحُ الضَّمِّ	بِالْمَدِّ	تُمِّلَا
يَحُضُّوْنَ	ضمہ کا فتحہ	مد کے ساتھ	اصلاح کیا گیا

اور (بصری کے لیے) بَلْ لَّا کے بعد چار لفظوں تُكْرِمُوْنَ - تَحُضُّوْنَ - تَاْكُلُوْنَ - تُحِبُّوْنَ میں یاءغیب کا حصول ہے (یعنی يُكْرِمُوْنَ - يَحُضُّوْنَ - يَاْكُلُوْنَ - يُحِبُّوْنَ اور باقی کے لیے خطاب ہے)

اور وَلَا تَحَاضُّوْنَ میں (کوفیین کے لیے) حاء مضمومہ کا فتحہ مع مد کے اصلاح کیا گیا ہے۔ (باقی کے لیے حاء کا ضمہ اور قصر تَحُضُّوْنَ ہے)۔

۱۱۱۲ يُعَذِّبُ فَافْتَحْهُ وَيُوْثِقُ رَاوِيًا
وَيَاءَانِ فِىْ رَبِّىْ وَفَكَّ ارْفَعَنْ وِلَا

يُعَذِّبُ	فَافْتَحْهُ	وَيُوْثِقُ	رَاوِيًا
يُعَذِّبُ	پس اسے فتحہ دے	اور يُوْثِقُ	روایت کرنے والا

وَيَاءَانِ	فِىْ	رَبِّىْ	وَفَكَّ	ارْفَعَنْ	وِلَا
اوردویاء	میں	رَبِّىْ	اور فَكَّ	تو ضرور رفع دے	پیروی

۱۱۱۳ وَبَعْدُ اخْفِضَنْ وَاكْسِرْ وَمُدَّ مُنَوِّنَا
مَعَ الرَّفْعِ اِطْعَامٌ نَدًى عَمَّ فَانْهَلَا

وَبَعْدُ	اِخْفِضَنْ	وَاكْسِرْ	وَمُدَّ	مُنَوِّنَا
اور بعد	تو ضرور جر دے	اور کسرہ دے	اور مد پڑھ	تنوین دینے والا

مَعَ الرَّفْعِ	اِطْعَامٌ	نَدًی	عَمَّ	فَانْهَلَا
رفع کے ساتھ	اِطْعَامٌ	تری	عام ہوئی	پس تو سیراب ہو

لَا یُعَذِّبُ اور وَلَا یُوْثِقُ میں (کسائی کے لیے ذال اور ثاء کو) مفتوح پڑھو (یعنی یُعَذَّبُ اور یُوْثَقُ اور باقی کے لیے مکسور)

اور دو یاء لفظ رَبِّیْ میں اضافت کی ہیں۔ (یعنی رَبِّیْ اَکْرَمَنِ اور رَبِّیْ اَهَانَنِ)

﴿یاءات اضافت﴾

شمار	یاءات	فتح	اسکان
١	رَبِّیْ اَکْرَمَنِ	نافع۔ مکی۔ بصری	باقین
٢	رَبِّیْ اَهَانَنِ	نافع۔ مکی۔ بصری	باقین

﴿یاءات زوائد﴾

شمار	یاءات	اثبات	حذف
١	اِذَا یَسْرِ	مکی (حالین) نافع بصری (وصلاً)	باقین (حالین)
٢	بِالْوَادِ	بزی (حالین) ورش وقنبل (وصلاً)	باقین (حالین) قنبل (وقفاً بالخلف)
٣	اَکْرَمَنِ	بزی (حالین) نافع (وصلاً) بصری (وصلاً بالخلف)	باقین (حالین)
٤	اَهَانَنِ	بزی (حالین) نافع (وصلاً) بصری (وصلاً بالخلف)	باقین (حالین)

﴿سُوْرَةُ الْبَلَدِ﴾

اور اس کے بعد لفظ فَكُّ کو (عاصم، نافع، شامی اور حمزہ کے لیے) مرفوع پڑھو۔ اور اس کے بعد والے لفظ رَقَبَةٍ کو مجرور پڑھو۔ اور اِطْعَامٌ میں ہمزہ کو مکسور پڑھو۔ اور بعد عین کے الف پڑھو۔ دراں حالیکہ میم کو منون و مرفوع پڑھنے والے ہو۔ بحالیکہ یہ وجہ شادابی ہو کر عام ہوئی ہے۔ پس تو بھی سیراب ہو (باقی کے لیے فَكَّ رَقَبَةً اَوْ اَطْعَمَ ہے)۔

(۱۱۱۴) وَ مُـوْصَـدَةٌ فَاهْمِزْ مَـعًا عَـنْ فَـتًى حِـمًى
ع ف ح

وَلَا عَـمَّ فِـيْ وَالشَّـمْـسِ بِـالْـفَـاءِ وَانْـجَلَا
عم

وَ مُؤْصَدَةٌ	فَاهْمِزْ	مَعًا	عَنْ	فَتًى	حِمًى
اور مُؤْصَدَةٌ	پس ہمزہ دے	دونوں	سے	جوان	حمایت

وَلَا	عَمَّ	فِيْ	وَالشَّمْسِ	بِالْفَاءِ	وَانْجَلَا
وَلَا	عام ہوا	میں	والشمس	فاء کے ساتھ	اور ظاہر ہوا

اور لفظ مُـؤْصَدَةٌ کو یہاں اور سورۂ ہمزہ میں (حفص، حمزہ اور بصری کے لیے مہموز پڑھو۔) ایک ایسے قاری سے جو اس کی حمایت میں جوان ہے۔ (باقی کے لیے دونوں جگہ ابدال بالواؤ مُوْصَدَةٌ ہے)

﴿سُوْرَةُ الشَّمْسِ﴾

اور سورۂ والشمس میں (نافع وشامی کے لئے) لفظ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا بجائے واؤ کے فاء کے ساتھ عام اور روشن ہوا ہے (یعنی فَلَا اور باقی کے لیے واؤ ہے)۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْعَلَقِ اِلٰى آخِرِ الْقُرْاٰنِ (٦)

(۱۱۱۵) وَعَـنْ قُـنْبُـلٍ قَـصْـرًا رَوٰى ابْـنُ مُـجَـاهِـدٍ

رَاٰهُ وَلَـمْ يَـاْخُـذْ بِـهٖ مُتَـعَـمِّلَا

وَعَنْ	قُنْبُلٍ	قَصْرًا رَوٰى	اِبْنُ مُجَاهِدٍ
اور سے	قنبل	قصر روایت کیا	ابن مجاہد

رَاٰهُ	وَلَمْ يَاْخُذْ	بِهٖ	مُتَعَمِّلَا
رَاٰهُ	اوراس نے عمل نہیں کیا	اس پر	عمل کرنے والا

اور قنبل سے اَنْ رَّاٰهُ میں ابن مجاہد نے (بالخُلف) قصر روایت کیا ہے (یعنی اَنْ رَّاٰهُ)۔ اور ابن مجاہد نے اس پر عمل نہیں کیا ہے (کیونکہ لغت کے لحاظ سے یہ وجہ صحیح نہیں۔ لیکن ابن مجاہد کی یہ رائے نقل صحیح کے مقابلہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتی، صحیح یہی ہے کہ قنبل کے لیے قصر اور مثل جمہور کے مدّ دونوں وجہیں صحیح اور متواتر ہیں)

(١١١٦) وَمَطْلَعِ كَسْرُ اللَّامِ رَحْبٌ وَحَرْفِي الْـ
بَرِيَّةِ فَاهْمِزْ آهِلاً مُتَاَهِّلَا

وَمَطْلَعِ	كَسْرُ اللَّامِ	رَحْبٌ	وَحَرْفِي الْبَرِيَّةِ
اور مَطْلَعِ	لام کا کسرہ	وسیع	اور اَلْبَرِيَّةِ کے دونوں لفظ

فَاهْمِزْ	آهِلاً	مُتَاَهِّلَا
پس تو ہمزہ پڑھ	اہل والا	اہل طلب کرنے والا

اور حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ میں (کسائی کے لیے) لام کا کسرہ وسیع ہے۔ (یعنی مَطْلِعِ اور باقی کے لئے لام مفتوح ہے)

اور اَلْبَرِيَّةِ کے دونوں لفظ (یعنی خَيْرُ الْبَرِيَّةِ وَشَرُّ الْبَرِيَّةِ) میں (نافع وابن ذکوان کے لیے) یاء کے بعد ہمزہ مفتوحہ پڑھو۔ بحالیکہ تم اہل والے اور متاہل ہو (یعنی بَرِيْئَةِ باقی کے لیے یاء مشددہ مفتوحہ ہے)۔

(١١١٧) وَتَاتَرَوُنَّ اضْمُمْ فِي الْاُوْلٰى كَمَا رَسَا
وَجَمَّعَ بِالتَّشْدِيْدِ شَافِيْهِ كَمَّلَا

وَتَاتَرَوُنَّ	اُضْمُمْ	فِیْ	اَلْاُوْلٰی	كَمَا	رَسَا
اور تَرَوُنَّ کی تاء	تو ضمہ دے	میں	پہلا	جیسا کہ	ثابت ہوا

وَجَمَّعَ	بِالتَّشْدِيْدِ	شَافِيْهِ	كَمَّلَا
اور جَمَّعَ	تشدید کے ساتھ	اس کے شافی	کامل کیا

اور پہلے لفظ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ میں (شامی کسائی کے لیے لَتُرَوُنَّ) تاء کو مضموم پڑھو۔ جیسا کہ ثابت ہوا ہے۔ باقی کے لیے تاء مفتوح ہے۔ (اور اَلْاُوْلٰی کی قید سے اشارہ ہے کہ لَتَرَوُنَّهَا کی تاء باجماع مفتوح ہے)

اور اَلَّذِیْ جَمَّعَ میں تشدید میم کو اس کے شافی نے (حمزہ' کسائی' شامی کے لئے) کامل کیا ہے۔ (باقی کے لیے میم مخفف جَمَعَ ہے)۔

(۱۱۱۸) وَصُحْبَةُ نِ الضَّمَّيْنِ فِيْ عَمَدٍ وَعَوْا
صحبہ
لِاِيْلَافِ بِالْيَا غَيْرُ شَامِيِّهِمْ تَلَا

وَصُحْبَةٌ	اَلضَّمَّيْنِ	فِیْ عَمَدٍ	وَعَوْا
اور صحبہ	دو ضموں	فِیْ عَمَدٍ	حفاظت کی

لِاِيْلَافِ	بِالْيَا	غَيْرُ شَامِيِّهِمْ	تَلَا
لِاِيْلَافِ	یاء کے ساتھ	ان کے شامی کے علاوہ	پڑھا

اور حمزہ' کسائی' شعبہ نے فِیْ عُمُدٍ میں عین اور میم پر دو ضموں کی حفاظت کی ہے (باقی کے لیے بفتحتین عَمَدٍ ہے)

اور غیر شامی نے لِاِيْلَافِ کو یاء کے ساتھ (اور شامی نے بغیر یاء کے لِاِلٰفِ) تلاوت کیا ہے۔

(۱۱۱۹) وَاِيْلَافِ كُلٌّ وَهْوَ فِی الْخَطِّ سَاقِطٌ
وَلِیْ دِيْنِ قُلْ فِی الْكَافِرِيْنَ تَحَصَّلَا

وَ اِیْلَافِ	کُلٌّ	وَهُوَ	فِیْ	اَلْخَطِّ	سَاقِطٌ
اور اِیْلَافِ	تمام	اور وہ	میں	خط	ساقط

وَلِیْ دِیْنِ	قُلْ	فِیْ	اَلْکَافِرِیْنَ	تَحَصَّلَا
وَلِیْ دِیْنِ	کہہ تو	میں	اَلْکَافِرِیْنَ	حاصل ہوئی

اور لفظ اِیْلَافِ کو تمام قراء نے بالیاء پڑھا ہے حالانکہ وہ یاء رسم الخط میں ساقط ہے اور کہو کہ سورۂ کافرون میں وَلِیَ دِیْنِ میں ایک یاء اضافت حاصل ہوئی ہے۔

﴿یاء اضافت﴾ وَلِیْ دِیْنِ نافع ہشام حفص بالفتح پڑھتے ہیں۔ بزی کے لیے فتح بالخُلف ہے اور باقین کے لیے سکون ہے۔

(۱۱۲۰) وَهَا اَبِیْ لَهْبٍ بِالْاِسْكَانِ دَوَّنُوْا
وَحَمَّالَةُ الْمَرْفُوْعُ بِالنَّصْبِ نُزِّلَا

وَهَا اَبِیْ لَهْبٍ	بِالْاِسْکَانِ	دَوَّنُوْا
اور اَبِیْ لَهْبٍ کی ہاء	اسکان کے ساتھ	انہوں نے جمع کیا

وَ حَمَّالَةُ	اَلْمَرْفُوْعُ	بِالنَّصْبِ	نُزِّلَا
اور حَمَّالَةُ	مرفوع	نصب کے ساتھ	نازل کیا گیا

اور تَبَّتْ يَدَا اَبِیْ لَهْبٍ کی ہاء کو (مکی کے لیے) سکون کے ساتھ محفوظ کیا ہے (باقی کے لیے ہاء مفتوح اَبِیْ لَهَبٍ ہے۔ نیز واضح ہو کہ دوسرے لفظ لَهَبٍ کی ہاء باتفاق مفتوح ہے)

اور حَمَّالَةُ جو کہ مرفوع ہے (عاصم کے لیے حَمَّالَةَ) نصب کے ساتھ نازل کیا گیا ہے۔

بَابُ التَّكْبِيْرِ (۱۳)

۱۱۲۱ رِوَى الْقَلْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ فَاسْتَسْقِ مُقْبِلاً

وَلَا تَعْدُ رَوْضَ الذَّاكِرِيْنَ فَتُمْحِلَا

مُقْبِلاً	فَاسْتَسْقِ	ذِكْرُ اللّٰهِ	رِوَى الْقَلْبِ
متوجہ ہونے والا	پس تو سیرابی طلب کر	اللہ کا ذکر	دل کی سیرابی

فَتُمْحِلَا	رَوْضَ الذَّاكِرِيْنَ	وَلَا تَعْدُ
ورنہ تو قحط زدہ ہوجائے گا	ذکر کرنے والوں کا باغ	اور مت نکل

دل کی سیرابی اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہے۔تو بھی اس کی طرف متوجہ ہوکر سیرابی حاصل کر اور ذکر کرنے والوں کے باغ سے مت نکل ورنہ خشک صحرا میں جا پڑے گا۔(حدیث حَلْقُ الذِّكْرِ رِيَاضُ الْجَنَّةِ کی طرف اشارہ ہے یعنی ذکر کے حلقے جنت کے باغ ہیں)

﴿نوٹ﴾ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ. (رواہ الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کے باغات سے گزرو تو پھل کھایا کرو عرض کیا گیا جنت کے باغات کیا ہیں؟ فرمایا ذکر کے حلقے۔(ترمذی)

۱۱۲۲ وَآثِرْ عَنِ الْآثَارِ مَثْرَاةَ عَذْبِهٖ

وَمَا مِثْلُهٗ لِلْعَبْدِ حِصْنًا وَمَوْئِلَا

عَذْبِهٖ	مَثْرَاةَ	الْآثَارِ	عَنْ	وَآثِرْ
اس کی شیریں	تری	احادیث	سے	اور اختیار کر

وَمَا	مِثْلُهُ	لِلْعَبْدِ	حِصْنًا	وَمَوْئِلًا
اور نہیں ہے	اس کے مثل	بندہ کے لیے	قلعہ	اور جائے پناہ

اور احادیث کی روشنی میں ذکر کی شیریں شادابی کو ترجیح دے۔ بندہ کے لیے اس کے مثل کوئی قلعہ اور جائے پناہ نہیں۔

(۱۱۲۳) وَلَا عَمَلٌ اَنْجٰى لَهُ مِنْ عَذَابِهٖ
غَدَاةَ الْجَزَا مِنْ ذِكْرِهٖ مُتَقَبَّلَا

وَلَا عَمَلٌ	اَنْجٰى	لَهُ	مِنْ	عَذَابِهٖ
اور کوئی عمل نہیں	نجات دلانے والا	اس کے لیے	سے	اس کا عذاب

غَدَاةَ الْجَزَا	مِنْ	ذِكْرِهٖ	مُتَقَبَّلَا
روز جزا	سے	اس کا ذکر	مقبول

اور کل روز جزا میں اس کے ذکر مقبول سے بڑھ کر عذاب سے نجات دلانے والا اور کوئی عمل نہیں۔

(۱۱۲۴) وَمَنْ شَغَلَ الْقُرْاٰنُ عَنْهُ لِسَانَهٗ
يَنَلْ خَيْرَ اَجْرِ الذَّاكِرِيْنَ مُكَمَّلَا

وَمَنْ	شَغَلَ	اَلْقُرْاٰنُ	عَنْهُ	لِسَانَهٗ
اور جو	مشغول کیا	قرآن	اس سے	اس کی زبان

يَنَلْ	خَيْرَ	اَجْرِ الذَّاكِرِيْنَ	مُكَمَّلَا
پائے گا	بہترین	ذکر کرنے والوں کا اجر	مکمل

اور جس شخص کی زبان کو قرآن خوانی خود اس کے وجود سے بھی بے توجہ کر دے وہ ذاکرین کا بہترین اور مکمل ثواب پائے گا۔

(۱۱۲۵) وَمَا اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اِلَّا افْتِتَاحُهٗ
مَعَ الْخَتْمِ حِلًّا وَّارْتِحَالًا مُوَصَّلَا

وَمَا	اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ	اِلَّا	اِفْتِتَاحُهٗ
اور نہیں	اعمال میں سب سے افضل	مگر	اس کا شروع کرنا
مَعَ الْخَتْمِ	حِلًّا	وَّارْتِحَالًا	مُوَصَّلَا
ختم کرنے کے ساتھ	قیام کرنے والا	اور کوچ کرنے والا	پہنچایا گیا

اور اعمال میں سب سے افضل قرآن کو ختم کرتے ہی اس کو شروع کرنا ہے۔ یہ اترنا اور کوچ کرنا ہے جیسا کہ پہنچایا گیا ہے۔

﴿نوٹ﴾ حدیث میں ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنه قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ "اَلْحَالُ الْمُرْتَحِلُ" فَقَالَ مَا الْحَالُ الْمُرْتَحِلُ قَالَ فَتْحُ الْقُرْاٰنِ وَ خَتْمُهٗ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ يَضْرِبُ مِنْ اَوَّلِهٖ۔ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَمِنْ اٰخِرِهٖ اِلٰى اَوَّلِهٖ۔ (رواه الترمذی و البيهقی فی شعب الايمان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے دریافت فرمایا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ کون سا عمل اللہ کو محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اَلْحَالُ الْمُرْتَحِلُ" آپ ﷺ سے پوچھا گیا یارسول اللہ ﷺ "اَلْحَالُ الْمُرْتَحِلُ" سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن پڑھنے والے کا قرآن کو شروع کرنا اور ختم کرنا اور اول سے آخر تک اور آخر سے پھر اول تک پڑھنا۔ (ترمذی۔ بیہقی)

(۱۱۲۶) وَفِيْهِ عَنِ الْمَكِّيْنَ تَكْبِيْرُهُمْ مَعَ الْـ
خَوَاتِمِ قُرْبَ الْخَتْمِ يُرْوٰى مُسَلْسَلَا

وَفِيْهِ	عَنْ	اَلْمَكِّيْنَ	تَكْبِيْرُهُمْ	مَعَ الْخَوَاتِمِ
اور اس میں	سے	اہل مکہ	ان کا تکبیر پڑھنا	خواتم کے ساتھ

قُرْبَ الْخَتْمِ	یُرْوٰی	مُسَلْسَلَا
ختم کے قریب	روایت کی جاتی ہے	مسلسل

اور اہل مکہ سے اس سلسلہ میں قرآن کے قریب الختم ہونے کے وقت سورتوں کے خواتم پر ان کا تکبیر پڑھنا مسلسل مروی ہے۔

۱۱۲۷ اِذَا کَبَّرُوْا فِیْ اٰخِرِ النَّاسِ اَرْدَفُوْا
مَعَ الْحَمْدِ حَتَّی الْمُفْلِحُوْنَ تَوَسُّلَا

اِذَا	کَبَّرُوْا	فِیْ	اٰخِرِ النَّاسِ	اَرْدَفُوْا
جب	وہ تکبیر پڑھتے	میں	الناس کا آخر	وہ پیچھے لاتے

مَعَ الْحَمْدِ	حَتّٰی	اَلْمُفْلِحُوْنَ	تَوَسُّلَا
اَلْحَمْدُ کے ساتھ	تک	اَلْمُفْلِحُوْنَ	وسیلہ بنایا

وہ جب سورۂ ناس کے آخر میں تکبیر پڑھتے تو ساتھ ہی اَلْحَمْدُ سے مُفْلِحُوْنَ تک کو توسل کے طور پر ملا دیتے ہیں۔

۱۱۲۸ وَقَالَ بِهِ الْبَزِّیُّ مِنْ اٰخِرِ الضُّحٰی
وَبَعْضٌ لَهٗ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ وَصَّلَا

وَقَالَ	بِهٖ	اَلْبَزِّیُّ	مِنْ	اٰخِرِ الضُّحٰی
اور کہا	اس کو	بزی	سے	الضحیٰ کا آخر

وَبَعْضٌ	لَهٗ	مِنْ	آخِرِ اللَّیْلِ	وَصَّلَا
اور بعض	اس کے لیے	سے	الیل کا آخر	پہنچایا

یہ تکبیر بزی نے آخر والضحیٰ سے کہی ہے اور بعض نے بزی کے لیے اس کو آخر وَالَّیْلِ سے پہنچایا ہے۔

﴿نوٹ﴾ تکبیر کی روایت امام ابن کثیر مکیؒ کے راوی احمد بزیؒ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ عِكْرَمَةَ بْنَ سُلَيْمَانَ يَقُوْلُ قَرَأْتُ عَلٰى إِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُسْطُنْطِيْنَ فَلَمَّا بَلَغْتُ وَ الضُّحٰى قَالَ لِيْ كَبِّرْ عِنْدَ خَاتِمَةِ كُلِّ سُوْرَةٍ حَتّٰى تَخْتِمَ فَإِنِّيْ قَرَأْتُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ فَلَمَّا بَلَغْتُ وَ الضُّحٰى قَالَ لِيْ كَبِّرْ عِنْدَ خَاتِمَةِ كُلِّ سُوْرَةٍ حَتّٰى تَخْتِمَ وَ أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ قَرَأَ عَلٰى مُجَاهِدٍ فَأَمَرَهٗ بِذٰلِكَ وَ أَخْبَرَهٗ مُجَاهِدٌ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضى الله عنه أَمَرَهٗ بِذٰلِكَ و أَخْبَرَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ رضى الله عنه أَنَّ أُبَيَّ ابْنَ كَعْبٍ رضى الله عنه أَمَرَهٗ بِذٰلِكَ وَ أَخْبَرَهٗ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رضى الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهٗ بِذٰلِكَ۔ (المستدرک الحاکم)

”کہ سنا میں نے عکرمہ بن سلیمانؒ سے فرماتے ہیں کہ پڑھا میں نے اسماعیل بن عبداللہ بن قسطنطینؒ سے جب میں سورۃ والضحیٰ پر پہنچا تو مجھ سے کہا اسماعیلؒ نے کہ تکبیر کہو ہر سورت کے ختم پر قرآن کے ختم تک کیونکہ میں نے پڑھا عبداللہ ابن کثیر مکیؒ سے پس جب میں پہنچا سورۂ والضحیٰ پر تو امام عبداللہ ابن کثیر مکیؒ نے فرمایا کہ تکبیر کہو ہر سورت کے ختم پر قرآن کے ختم تک اور امام مکیؒ نے بتلایا کہ پڑھا انہوں نے امام مجاہدؒ سے پس امام مجاہدؒ نے تکبیر کا حکم فرمایا اور امام مجاہدؒ نے بتلایا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے مجھے اس کا امر کیا اور حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے خبر دی کہ حضرت ابی بن کعبؓ نے اس کا حکم کیا اور حضرت ابی بن کعبؓ نے بتلایا کہ نبی کریم ﷺ نے تکبیر کا حکم فرمایا۔“ (مستدرک حاکم)

(۱۱۲۹) فَـإِنْ شِـئْـتَ فَـاقْـطَـعْ دُوْنَـهٗ أَوْ عَـلَـيْـهِ أَوْ

صِـلِ الْـكُـلَّ دُوْنَ الْـقِـطْـعِ مَـعْـهُ مُـبَـسْـمِـلَا

أَوْ	عَلَيْهِ	أَوْ	دُوْنَهٗ	فَاقْطَعْ	شِئْتَ	فَإِنْ
یا	اس پر	یا	اس کے بغیر	پس تو قطع کر	تو چاہے	پس اگر

مُبَسْمِلَا	مَعْهُ	دُوْنَ الْقِطْعِ	اَلْكُلَّ	صِلْ
بسم اللہ پڑھنے والا	اس کے ساتھ	قطع کے بغیر	تمام	ملا کر پڑھ

پس اگر تو چاہے تو بغیر تکبیر آخر سورت پر سانس منقطع کر، یا تکبیر پر، یا تمام کو ملا کر پڑھ لے۔ بغیر اس کے کہ اس تکبیر کے ساتھ بسم اللہ پڑھتے ہوئے (آئندہ سورت کو) قطع کیا جائے۔

(۱۱۳۰) وَمَا قَبْلَهُ مِنْ سَاكِنٍ اَوْ مُنَوَّنٍ

فَلِلسَّاكِنَيْنِ اكْسِرْهُ فِي الْوَصْلِ مُرْسَلَا

وَمَا قَبْلَهُ	مِنْ سَاكِنٍ	اَوْ	مُنَوَّنٍ
اوراس کا ماقبل	ساکن سے	یا	منون

فَلِلسَّاكِنَيْنِ	اِكْسِرْهُ	فِي	الْوَصْلِ	مُرْسَلَا
پس ساکنین کی وجہ سے	تو اسے کسرہ دے	میں	وصل	مطلقاً

اور تکبیر کا ماقبل (یعنی آخرِ سورت) اگر ساکن یا منون ہو تو اجتماع ساکنین کی وجہ سے اس حرف ساکن یا تنوین کو مطلقاً وصل میں کسرہ دے کر ملاؤ (جیسے فَارْغَبِ اللّٰهُ اَكْبَرُ – لَخَبِيْرُ نِ اللّٰهُ اَكْبَرُ – تَوَّابًا نِ اللّٰهُ اَكْبَرُ – مَسَدٍ نِ اللّٰهُ اَكْبَرُ)

(۱۱۳۱) وَاَدْرِجْ عَلٰى اِعْرَابِهِ مَا سِوَاهُمَا

وَلَا تَصِلَنْ هَاءَ الضَّمِيْرِ لِتُوْصَلَا

وَاَدْرِجْ	عَلٰى	اِعْرَابِهِ	مَا	سِوَاهُمَا
اور تو ملا	پر	اس کی حرکت	جو	ان دونوں کے سوا

وَلَا تَصِلَنْ	هَاءَ الضَّمِيْرِ	لِتُوْصَلَا
اور تو ہرگز مت صلہ کر	ضمیر کی ھاء	تاکہ تو پہنچا دیا جائے

اور ساکن یا تنوین کے ماسوا (لفظ اللہ کا ہمزۂ وصل حذف کرتے ہوئے) ماقبل تکبیر (یعنی آخر سورت) کی حرکت کے ساتھ ملاؤ۔ (مثلاً وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ اللّٰهُ اَكْبَرُ) اور (ماقبل تکبیر) ھاء ضمیر میں صلہ مت کرو۔ تاکہ تم مقصد کو پہنچو۔ (مثلاً وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ اللّٰهُ اَكْبَرُ)

۱۱۳۲ وَقُلْ لَفْظُهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَقَبْلَهُ

لِاَحْمَدَ زَادَ ابْنُ الْحُبَابِ فَهَلَّلَا

وَقُلْ	لَفْظُهُ	اَللّٰهُ اَكْبَرُ	وَقَبْلَهُ
اور تو کہہ	اس کا لفظ	اَللّٰهُ اَكْبَرُ	اور اس سے پہلے

لِاَحْمَدَ	زَادَ	ابْنُ الْحُبَابِ	فَهَلَّلَا
احمد کے لیے	زیادہ کیا	ابن الحباب	پس انہوں نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا

اور تکبیر کے (مشہور ورائج) الفاظ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ہیں۔ اور احمد بزی کے لیے (ان کے تلمیذ) ابن الحباب ابو علی حسن بن مخلد دقاق نے تکبیر پر اضافہ کرتے ہوئے (اس سے پہلے) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بھی کہا ہے۔

۱۱۳۳ وَقِيلَ بِهٰذَا عَنْ اَبِى الْفَتْحِ فَارِسٍ

وَعَنْ قُنْبُلٍ بَعْضٌ بِتَكْبِيْرِهِ تَلَا

وَقِيلَ	بِهٰذَا	عَنْ	اَبِى الْفَتْحِ فَارِسٍ
اور کہا گیا	اس کے ساتھ	سے	ابوالفتح فارس

وَعَنْ	قُنْبُلٍ	بَعْضٌ	بِتَكْبِيْرِهِ	تَلَا
اور سے	قنبل	بعض	ان کی تکبیر کے ساتھ	پڑھا

اور یہی (یعنی تہلیل وتکبیر کو علامہ دانی کے شیخ) ابوالفتح فارس بن احمد ضریر (متوفی ۴۰۱ھ) سے بھی نقل کیا گیا ہے۔ اور بعض نے بزی والی تکبیر کو قنبل کے لیے بھی پڑھا ہے۔

بَابُ مَخَارِجِ الْحُرُوْفِ وَصِفَاتِهَا الَّتِی یَحْتَاجُ الْقَارِیُٔ اِلَیْهَا (۲۶)

۱۱۳۴ وَهَاكَ مَوَازِیْنَ الْحُرُوْفِ وَمَا حَکٰی
جَهَابِذَةُ النُّقَّادِ فِیْهَا مُحَصَّلَا

حَکٰی	وَمَا	مَوَازِیْنَ الْحُرُوْفِ	وَهَاكَ
نقل کیا	اور جو	حروف کے مخارج	اور تو اخذ کر
مُحَصَّلَا	فِیْهَا	اَلنُّقَّادِ	جَهَابِذَةُ
حاصل کیا ہوا	اس میں	ناقدین	ماہرین

۱ مخارج حروف اور (اس سلسلہ میں) ماہر ناقدین فن نے جو کچھ نقل کیا ہے اس کو بطور خلاصہ اخذ کرو۔

۱۱۳۵ وَلَا رِیْبَةٌ فِیْ عَیْنِهِنَّ وَلَا رِبَا
وَعِنْدَ صَلِیْلِ الزَّیْفِ یَصْدُقُ الِابْتِلَا

وَلَا رِبَا	عَیْنِهِنَّ	فِیْ	وَلَا رِیْبَةٌ
اور نہ زیادتی	ان کی تعیین	میں	اور کوئی شک نہیں

اَلِابْتِلَا	یَصْدُقُ	وَعِنْدَ صَلِیْلِ الزَّیْفِ
آزمائش	صحیح ثابت ہوتی ہے	اور کھوٹے کی آواز کے وقت

ان مخارج کی تعیین میں نہ کوئی شک ہے اور نہ اضافہ کی گنجائش ہے اور کھوٹے کو بجانے کے وقت اس کی آزمائش بالکل صحیح ثابت ہوتی ہے۔

(۱۱۳۶) وَلَا بُدَّ فِی تَعْیِینِهِنَّ مِنَ الْأُوْلٰی
عُنُوا بِالْمَعَانِی عَامِلِینَ وَقُوَّلَا

وَلَا بُدَّ	فِی	تَعْیِینِهِنَّ	مِنْ	الْاُولٰی
اور ضروری ہے	میں	ان کی تعیین	سے	وہ

عُنُوا	بِالْمَعَانِی	عَامِلِینَ	وَقُوَّلَا
اہتمام کیا	معانی کا	عمل کرنے والے	اور کہنے والے

اور مخارج کی تعیین میں انہیں حضرات سے استفادہ ہونا چاہیے جنہوں نے قول و عمل سے ان حقائق کا اہتمام کیا ہے۔

(۱۱۳۷) فَاَبْدَا مِنْهَا بِالْمَخَارِجِ مُرْدِفًا
لَهُنَّ بِمَشْهُوْرِ الصِّفَاتِ مُفَصِّلَا

فَاَبْدَا	مِنْهَا	بِالْمَخَارِجِ	مُرْدِفًا
پس ابتداء کرتا ہوں	اس سے	مخارج	لانے والا

لَهُنَّ	بِمَشْهُوْرِ الصِّفَاتِ	مُفَصِّلَا
ان کے لیے	مشہور صفات کے ساتھ	مفصل بیان کرنے والا

ان حقائق میں سے مخارج کے بیان سے ابتدا کرتا ہوں۔ مخارج کے بعد مشہور صفات کو مفصل بیان کروں گا۔

(۱۱۳۸) ثَلَاثٌ بِاَقْصَی الْحَلْقِ وَاثْنَانِ وَسْطَهٗ
وَحَرْفَانِ مِنْهَا اَوَّلَ الْحَلْقِ جُمِّلَا

ثَلَاثٌ	بِاَقْصَی الْحَلْقِ	وَاثْنَانِ	وَسْطَهٗ
تین	حلق کے اقصیٰ میں	اور دو	اس کا وسط

وَحَرْفَانِ	مِنْهَا	أَوَّلَ الْحَلْقِ	جُمِّلَا
اور دو حرف	ان میں سے	حلق کا اول	خوبصورت قرار دیا گیا

تین حرف اقصیٰ حلق سے اور دو وسط حلق سے اور دو حرف ان میں سے اول حلق میں خوب صورت قرار دیئے گئے ہیں۔ (اور ان حروف کی تعیین آگے آتی ہے)۔

(۱۱۳۹) وَحَرْفٌ لَهُ أَقْصَى اللِّسَانِ وَفَوْقَهُ
مِنَ الْحَنَكِ احْفَظْهُ وَحَرْفٌ بِأَسْفَلَا

وَحَرْفٌ	لَهُ	أَقْصَى اللِّسَانِ	وَفَوْقَهُ
اور ایک حرف	اس کے لیے	اقصیٰ لسان	اور اس کے اوپر

مِنْ	الْحَنَكِ	احْفَظْهُ	وَحَرْفٌ	بِأَسْفَلَا
سے	تالو	تو اسے یاد کر	اور ایک حرف	نیچے کے حصہ میں

اور ایک حرف وہ ہے جس کا مخرج اقصیٰ لسان اور اس کا مقابل حنک (تالو) ہے۔ اور ایک حرف (اس حرف سے) ذرا نیچے سے ادا ہوتا ہے۔ تم ان کو اچھی طرح یاد رکھو۔

(۱۱۴۰) وَوَسْطُهُمَا مِنْهُ ثَلَاثٌ وَحَافَةُ الْـ
ـلِّسَانِ فَأَقْصَاهَا لِحَرْفٍ تَطَوَّلَا

وَوَسْطُهُمَا	مِنْهُ	ثَلَاثٌ	وَحَافَةُ اللِّسَانِ
اور ان دونوں کا درمیان	اس سے	تین	اور زبان کا حافہ

فَأَقْصَاهَا	لِحَرْفٍ	تَطَوَّلَا
پس اس کا اقصیٰ	حرف کے لیے	طویل ہوا

اور زبان اور اس کے مقابل حنک کے درمیانی حصہ سے تین حروف ادا ہوتے ہیں۔ اور حافہ لسان کا اقصیٰ اس حرف کے لیے ہے جو مستطیل ہوا ہے۔

(۱۱۴۱) اِلٰی مَا یَلِی الْاَضْرَاسَ وَهُوَ لَدَیْهِمَا
یَعِزُّ وَبِالْیُمْنٰی یَكُوْنُ مُقَلَّلَا

لَدَیْهِمَا	وَهُوَ	اَلْاَضْرَاسَ	یَلِیْ	مَا	اِلٰی
ان دونوں میں	اور وہ	داڑھوں	ملتا ہے	جو	تک

مُقَلَّلَا	یَكُوْنُ	وَبِالْیُمْنٰی	یَعِزُّ
کم تر	ہوتا ہے	اور دائیں میں	نادر ہوتا ہے

اس حصہ تک جو داڑھوں سے متصل ہے۔ اور یہ حرف دونوں طرف کے حافتین سے ادا ہونا نادر الوجود ہے۔ اور داہنی طرف سے بہت کم ہے۔

(۱۱۴۲) وَحَرْفٌ بِاَدْنَاهَا اِلٰی مُنْتَهَاهُ قَدْ
یَلِی الْحَنَكَ الْاَعْلٰی وَدُوْنَهٗ ذُوْ وِلَا

قَدْ	مُنْتَهَاهُ	اِلٰی	بِاَدْنَاهَا	وَحَرْفٌ
کبھی	اس کی انتہا	تک	اس کے قریب میں	اور ایک حرف

وِلَا	ذُوْ	وَدُوْنَهٗ	اَلْاَعْلٰی	اَلْحَنَكَ	یَلِی
اتباع	والا	اور اس کے سوا	اوپر والا	تالو	ملتا ہے

اور ایک حرف کا مخرج ادنیٰ حافہ سے منتہائے لسان تک ہے۔ اور یہ حنک اعلیٰ سے قریب ہوتا ہے۔ اور ایک حرف اس (اوپر والے حرف) سے ذرا کم (مگر) اس سے قریب قریب ہے۔

(۱۱۴۳) وَحَـرْفٌ يُـدَانِيْـــهِ اِلَـى الـظَّهْـرِ مَـدْخَـلٌ

وَكَـمْ حَـاذِقٍ مَعْ سِيْـــبَوَيْـهِ بِـهِ اجْتَلٰى

وَحَرْفٌ	يُدَانِيْهِ	اِلٰى	اَلظَّهْرِ	مَدْخَلٌ
اورایک حرف	اسکے قریب ہوتا ہے	طرف	پشت	داخل کیا ہوا

وَكَمْ	حَاذِقٍ	مَعْ	سِيْبَوَيْهِ	بِهِ	اِجْتَلٰى
اور کتنے	ماہر	ساتھ	سیبویہ	اس کے ساتھ	ظاہر ہوا

اورایک حرف اس (گزشتہ) سے ذرا قریب قریب ہے۔جس میں پشت زبان کو بھی دخل ہے۔اور کتنے ماہرین ہوئے ہیں جو سیبویہ کے ساتھ متفق ہوکر اسی بیان کے ساتھ ظاہر ہوئے ہیں۔

(۱۱۴۴) وَمِـنْ طَـــرَفٍ هُــنَّ الثَّلَاثُ لِـقُـطْـرُبٍ

وَيَـحْيٰـى مَـعَ الْـجَـرْمِـيِّ مَـعْـنَـاهُ قُـوِّلَا

وَمِنْ	طَرَفٍ	هُنَّ	اَلثَّلَاثُ	لِقُطْرُبٍ
اور سے	طرف	یہ	تینوں	قطرب کے لیے

وَيَحْيٰى	مَعَ الْجَرْمِيِّ	مَعْنَاهُ	قُوِّلَا
اور یحییٰ	جرمی کے ساتھ	اس کا مطلب	منسوب کیا گیا ہے

(مگر) قطرب کی رائے میں یہ تینوں حروف طرف لسان سے ادا ہوتے ہیں اور یحییٰ (یعنی فراء) اور ابو عمرو صالح بن اسحاق جرمی کی طرف بھی یہی مطلب منسوب کیا گیا ہے۔

(۱۱۴۵) وَمِـنْــهُ وَمِـنْ عُـلْـيَـا الـثَّـنَـايَـا ثَلَاثَةٌ

وَمِـنْــهُ وَمِـنْ اَطْـرَافِـهَـا مِـثْـلُـهَـا انْـجَلَا

وَمِنْهُ	وَمِنْ	عُلْيَا الثَّنَايَا	ثَلاَثَةٌ
اوراس سے	اور سے	ثنایا علیا	تین

وَمِنْهُ	وَمِنْ	اَطْرَافِهَا	مِثْلُهَا	اِنْجَلَا
اوراس سے	اور سے	اس کے سرے	ان کے مثل	ظاہر ہوئے

اورطرف لسان اور ثنایا علیا سے تین حرف ادا ہوتے ہیں۔اورطرف لسان اور اطراف ثنایا علیا سے گزشتہ حروف کی طرح تین حروف ظاہر ہوئے ہیں۔

۱۱۴۶ وَمِنْهُ وَمِنْ بَيْنِ الثَّنَايَا ثَلاَثَةٌ

وَحَرْفٌ مِنَ اَطْرَافِ الثَّنَايَا هِيَ الْعُلاَ

وَمِنْهُ	وَمِنْ	بَيْنِ الثَّنَايَا	ثَلاَثَةٌ
اوراس سے	اور سے	ثنایا کے درمیان	تین

وَحَرْفٌ	مِنْ	اَطْرَافِ الثَّنَايَا	هِيَ	اَلْعُلاَ
اورایک حرف	سے	ثنایا کے سروں	یہ	علیا

اورطرف لسان اور ثنایا علیا کے درمیان سے تین حروف (مزید) ادا ہوتے ہیں۔اور ایک حرف ایسا بھی ہے جو ثنایا مراد علیا ہیں کے اطراف سے۔

۱۱۴۷ وَمِنْ بَاطِنِ السُّفْلٰى مِنَ الشَّفَتَيْنِ قُلْ

وَلِلشَّفَتَيْنِ اجْعَلْ ثَلاَثًا لِتَعْدِلاَ

وَمِنْ	بَاطِنِ السُّفْلٰى	مِنْ	اَلشَّفَتَيْنِ	قُلْ
اور سے	نیچے والے کا باطن	سے	دونوں ہونٹ	تو کہہ

وَلِلشَّفَتَيْنِ	اِجْعَلْ	ثَلَاثًا	لِتَعْدِلَا
اور دونوں ہونٹوں کیلئے	مقرر کر	تین	تاکہ تو عدل کرے

کہو کہ دونوں ہونٹوں میں سے نیچے والے ہونٹ کے باطن سے ادا ہوتا ہے۔ اور دونوں ہونٹوں کے لئے قرار دو' تین حرفوں کو تاکہ تم باانصاف ہو جاؤ۔

(۱۱۴۸) وَفِيْ اَوَّلٍ مِنْ كِلْمِ بَيْتَيْنِ جَمْعُهَا
سِوٰى اَرْبَعٍ فِيْهِنَّ كِلْمَةُ اَوَّلَا

وَفِيْ	اَوَّلٍ	مِنْ	كِلْمِ بَيْتَيْنِ	جَمْعُهَا
اور میں	ابتدائی	سے	دو شعروں کے کلمات	ان کا مجموعہ

سِوٰى اَرْبَعٍ	فِيْهِنَّ	كِلْمَةُ	اَوَّلَا
چار کے سوا	جن میں	کلمہ	پہلا

اور (آنے والے) دو شعروں کے کلمات کے ابتدائی حروف میں یہ تمام مذکورہ مخارج والے حروف جمع ہیں۔ بجز چار حرفوں کے جن کے لیے پہلا کلمہ ہے (جو چار حرفوں کو جامع ہے)۔

(۱۱۴۹) اَهَاعَ حَشَا غَاوٍ خَلَا قَارِئٍ كَمَا
اهاع ح غ خ ق ك
جَرٰى شَرْطُ يُسْرٰى ضَارِعٍ لَاحَ نَوْفَلَا
ج ش ى ض ل ن

اَهَاعَ	حَشَا غَاوٍ	خَلَا قَارِئٍ	كَمَا
گھبراہٹ میں ڈالا	گمراہ کا باطن	قاری کی عمدہ تلاوت	جیسا کہ

جَرٰى	شَرْطُ يُسْرٰى	ضَارِعٍ	لَاحَ	نَوْفَلَا
جاری ہوئی	آسانی قراءت کی شرط	گڑگڑانے والا	ظاہر ہوا	کثیر العطاء

اَهَـاعَ یہ وہ ابتدائی کلمہ ہے جس کے متعلق شعر گزشتہ میں ناظمؒ نے فرمایا ہے کہ اس میں چاروں حروف شمار ہیں۔ آگے باقی کلمات کے صرف ابتدائی حروف مراد ہیں جو مخارج کی ترتیب پر لائے گئے ہیں۔ چنانچہ حَشَـا' غَـاوٍ الی آخرہ میں حاء غین' خا' قاف ابتدائی حروف مراد ہیں۔

ترجمہ: ''خوف میں مبتلا کر دیا گمراہ آدمی کے دل کو قاری کی عمدہ قراءت نے' جیسا کہ چلی آتی ہے یہی شرط اس درد مند قاری کی سرایت کرنے والی قراءت کی' جو خوب بخشش والا ہونے کی حالت میں ظاہر ہوا ہو۔''

(۱۱۵۰) رَعٰـی ظُهْـرَ دِیْـنٍ تَـمَّـهٗ ظِـلُّ ذِیْ ثَـنَـا

ر ط د ت ظ ذ ث

صَـفَـا سَـجْـلُ زُهْـدٍ فِـیْ وُجُـوْهِ بَـنِـیْ مَلَا

ص س ز ف و ب م

رَعٰی	طُهْرَ دِیْنٍ	تَمَّهٗ	ظِلُّ ذِیْ ثَنَا
اس نے حفاظت کی	دین کی پاکیزگی	اس نے اسے کامل کیا	صاحب حمد کا سایہ

صَفَا	سَجْلُ زُهْدٍ	فِیْ	وُجُوْهِ	بَنِیْ مَلَا
پاکیزہ ہوا	زہد کا ڈول	میں	چہرے	شرفاء کے بیٹے

ترجمہ: ''اس قاری نے ایسے دین کی پاکیزگی کی رعایت کی جس کو ایک صاحب حمد (یعنی نبی کریم ﷺ) کے سائے نے کامل کیا ہے اور اس صاحب حمد کے زہد کا ڈول پاکیزہ ہوا' شرفا قوم کے بیٹوں کے چہروں میں۔''

(۱۱۵۱) وَغُـنَّـةُ تَـنْـوِیْـنٍ وَّنُـوْنٍ وَّمِیْـمٍ اِنْ

سَـکَـنَّ وَلَا اِظْهَـارَ فِـی الْاَنْفِ یُـجْـتَـلٰـی

وَغُنَّةُ تَنْوِیْنٍ وَّنُوْنٍ وَّمِیْمٍ	اِنْ
اور تنوین اور نون اور میم کا غنہ	اگر

سَکَنَّ	وَلَا اِظْهَارَ	فِیْ	الْاَنْفِ	یُجْتَلٰی
ساکن ہوں	اور اظہار نہ ہو	میں	ناک	دیکھا جاتا ہے

''اور تنوین اور نون اور میم اگر ساکن ہوں اور ان میں اظہار نہ ہوا ہو تو ان کے غنہ (کا مخرج) ناک میں دیکھا جاتا ہے۔''

(۱۱۵۲) وَجَهْرٌ وَرَخْوٌ وَانْفِتَاحٌ صِفَاتُهَا
وَمُسْتَفِلٌ فَاجْمَعْ بِالَاضْدَادِ اَشْمُلَا

صِفَاتُهَا	وَانْفِتَاحٌ	وَرَخْوٌ	وَجَهْرٌ
ان کی صفات	اورانفتاح	اور رخاوت	اور جہر
اَشْمُلَا	بِالَاضْدَادِ	فَاجْمَعْ	وَمُسْتَفِلٌ
جمع کرلو	اضداد کے ساتھ	پس تو جمع کر	اور استفال والے

اور جہر' رخاوت' انفتاح اور استفال حروف کی صفات ہیں۔ اضداد سمیت' پس جمع کرلو ان عام صفتوں کو۔

(۱۱۵۳) فَمَهْمُوْسُهَا عَشْرٌ (حَثَتْ كِسْفَ شَخْصِهٖ)
(اَجَدَّتْ كَقُطْبٍ) لِلشَّدِيْدَةِ مُثِّلَا

شَخْصِهٖ	كِسْفَ	حَثَتْ	عَشْرٌ	فَمَهْمُوْسُهَا
اس کا جسم انسانی	ٹکڑے	مٹی بکھیری	دس	پس ان کے مہموسہ

مُثِّلَا	لِلشَّدِيْدَةِ	كَقُطْبٍ	اَجَدَّتْ
متعین کیا گیا	شدیدہ کے لیے	چکی کی کیل کی طرح	وہ بزرگی والی ہوگئی

ان حرفوں میں سے دس مہموسہ ہیں۔ جن کا مجموعہ ''حَثَتْ كِسْفَ شَخْصِهٖ'' ہے۔ اور ''اَجَدَّتْ كَقُطْبٍ'' (آٹھ حروف کا مجموعہ) حروف شدیدہ کے لیے متعین کیا گیا ہے۔

﴿قولہ﴾ حَثَتْ كِسْفَ شَخْصِهٖ یعنی نثرت التراب قطع شخص ذلك الرجل اس شخص کے جثے کے ٹکڑے نے مٹی بکھیری۔

﴿قولہ﴾ اَجَدَّتْ کَقُطْبٍ یعنی صارت تلك المراۃ مجدۃ کقطب یدور الرحی۔ وہ عورت بدو بزرگی والی چکی کے کیل کی طرح ہوگئی۔

۱۱۵۴ وَمَا بَیْنَ رَخْوٍ وَالشَّدِیْدَۃِ (عَمْرُ نَلْ)

وَ (وَایٌ) حُرُوْفُ الْمَدِّ وَالرَّخْوِ کَمَّلاَ

وَمَا	بَیْنَ رَخْوٍ وَالشَّدِیْدَۃِ	عَمْرُ نَلْ
اور جو	رخوۃ اور شدیدہ کے درمیان	عمر تو حاصل کر

وَ (وَایٌ)	حُرُوْفُ الْمَدِّ	وَالرَّخْوِ	کَمَّلاَ
اور وعدہ	حروف مدہ	اور رخوت	کامل کیا

اور رخوہ شدیدہ کے درمیان عَمْرُ نَلْ (پانچ حروف متوسط) ہیں۔اور "وَایٌ" حروف مدہ اور حروف رخوہ کو کامل کرتے ہیں۔(یعنی حروف مدہ حروف متوسطہ میں سے نہیں جیسا کہ بعض نے کہا بلکہ یہ رخوہ میں سے ہیں)۔

﴿نوٹ﴾ وَایٌ اصل میں وَاْیٌ تھا ہمزہ کو الف سے بدلا گیا۔

۱۱۵۵ وَ(قِظْ خُصَّ ضَغْطٍ) سَبْعُ عُلْوٍ وَمُطْبَقٌ

هُوَ الضَّادُ وَالظَّا اُعْجِمَا وَاِنْ اُهْمِلاَ

وَقِظْ	خُصَّ	ضَغْطٍ	سَبْعُ	عُلْوٍ	وَمُطْبَقٌ
اور قیام کر	جھونپڑی	تنگ	سات	مستعلیہ	اور اطباق والے

هُوَ	اَلضَّادُ	وَالظَّا	اُعْجِمَا	وَاِنْ	اُهْمِلاَ
وہ	ضاد	اور ظاء	نقطے دیئے گئے	اور اگر	بے نقطہ کئے گئے

اور "قِظْ خُصَّ ضَغْطٍ" سات حروف مستعلیہ ہیں۔اور حروف مطبقہ ضاد اور ظاء ہیں۔خواہ یہ دونوں با نقطہ ہوں یا بے نقطہ ہوں۔

(۱۱۵۶) وَصَادٌ وَسِينٌ مُهْمَلَانِ وَزَايُهَا
صَفِيرٌ وَشِينٌ بِالتَّفَشِّي تَعَمَّلَا

وَصَادٌ	وَسِينٌ	مُهْمَلَانِ	وَزَايُهَا
اور صاد	اور سین	بے نقطہ کیے گئے	اور ان کی زای

صَفِيرٌ	وَشِينٌ	بِالتَّفَشِّي	تَعَمَّلَا
صفیر	اور شین	تفشی کے ساتھ	استعمال کیا

اور صاد و سین مہملتین اور زاء حروف صفیر ہیں اور شین میں تفشی پر عمل پیرا ہو۔

(۱۱۵۷) وَمُنْحَرِفٌ لَامٌ وَرَاءٌ وَكُرِّرَتْ
كَمَا الْمُسْتَطِيلُ الضَّادُ لَيْسَ بِأَغْفَلَا

وَمُنْحَرِفٌ	لَامٌ	وَرَاءٌ	وَكُرِّرَتْ
اور انحراف والا	لام	اور راء	اور تکرار دی گئی

كَمَا	اَلْمُسْتَطِيلُ	اَلضَّادُ	لَيْسَ	بِأَغْفَلَا
جیسا کہ	استطالت والا	ضاد	نہیں ہے	نقطہ سے خالی

اور لام وراء حروف منحرفہ ہیں۔ اور راء صفت تکریر سے متصف کی گئی ہے جیسا کہ ضاد مستطیل ہے جو بے نقطہ نہیں۔

(۱۱۵۸) كَمَا الْأَلِفُ الْهَاوِيُّ وَ (اٰوِیْ) لِعِلَّةٍ
وَفِي (قُطْبُ جَدٍّ) خَمْسُ قَلْقَلَةٍ عُلَا

كَمَا	اَلْأَلِفُ	اَلْهَاوِيُّ	وَ (اٰوِیْ)	لِعِلَّةٍ
جیسا کہ	الف	ہوا والا	اور ٹھکانا لینے والی	علت کے لیے

وَفِی	(قُطْبُ جَدٍّ)	خَمسُ قَلْقَلَةٍ	عُلاَ
اور میں	عظمت کا مرکز	قلقلہ کے پانچ	عالی

جیسا کہ الف کا نام "ھَاوِیْ" ہے اور "اوِیْ" حروف علت کا نام ہے۔ اور "قُطْبُ جَدٍّ" میں قلقلہ کے پانچ عالیشان حروف ہیں۔

﴿قولہ﴾ اَلْھَاوِی یعنی آواز کا جوف دہن میں پھیلنا اور یہ صفت الف میں پائی جاتی ہے۔

(۱۱۵۹) وَاَعْــرَفُهُــنَّ الْــقَـــافُ کُــلٌّ یَــعُــدُّهَــا

فَهٰــذَا مَــعَ التَّــوْفِــيْــقِ كَــافٍ مُــحَــصِّلاَ

وَاَعْرَفُهُنَّ	اَلْقَافُ	کُلٌّ	یَعُدُّهَا
اور ان کا زیادہ مشہور	قاف	تمام	اس کو شمار کرتے ہیں

فَهٰذَا	مَعَ التَّوْفِيْقِ	كَافٍ	مُحَصِّلاَ
پس یہ	توفیق کے ساتھ	کافی	حاصل کرنے والا

اور حروف قلقلہ میں سب سے زیادہ مشہور قاف ہے۔ سب اس کو شمار کرتے ہیں۔ پس یہ بیان اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ علم حاصل کرنے والے کو کافی ہے۔

بَابُ خَاتِمَةِ الشَّاطِبِيَّةِ (۱۴)

(۱۱۶۰) وَقَــدْ وَفَّــقَ اللّٰــهُ الْــكَــرِيْــمُ بِــمَــنِّــهٖ

لِاِكْــمَــالِهَــا حَــسْــنَــاءَ مَــيْــمُــوْنَةَ الْــجِلاَ

وَقَدْ	وَفَّقَ	اَللّٰهُ الْكَرِيْمُ	بِمَنِّهٖ
اور تحقیق	توفیق بخشی	اللہ کریم	اپنے فضل سے

لِاِكْمَالِهَا	حَسْنَاءَ	مَيْمُوْنَةً	اَلْجِلَا
اس کی تکمیل کے لیے	نہایت عمدہ	برکت دیا ہوا	جلوہ

اور اللہ کریم نے اپنے فضل سے اس قصیدہ کی تکمیل کی توفیق بخشی جو نہایت عمدہ اور مبارک جلوہ ہے۔

(۱۱۶۱) وَاَبْيَاتُهَا اَلْفٌ تَزِيْدُ ثَلَاثَةً
وَمَعْ مِائَةٍ سَبْعِيْنَ زُهْرًا وَكُمَّلَا

وَاَبْيَاتُهَا	اَلْفٌ	تَزِيْدُ	ثَلَاثَةٌ
اور اس کے اشعار	ایک ہزار	زیادہ ہوتے ہیں	تین

وَمَعْ	مِائَةٍ	سَبْعِيْنَ	زُهْرًا	وَكُمَّلَا
اور ساتھ	سو	ستر	روشن	اور کامل

اس کے اشعار ایک ہزار ہیں اور ساتھ ہی ایک سو تہتر۔ یہ اشعار جو نہایت روشن اور کامل ہیں۔

(۱۱۶۲) وَقَدْ كُسِيَتْ مِنْهَا الْمَعَانِيْ عِنَايَةً
كَمَا عَرِيَتْ عَنْ كُلِّ عَوْرَاءَ مِفْصَلَا

وَقَدْ	كُسِيَتْ	مِنْهَا	اَلْمَعَانِيْ	عِنَايَةً
اور تحقیق	پہنایا گیا	اس سے	معانی	متوجہ ہونا

كَمَا	عَرِيَتْ	عَنْ	كُلِّ	عَوْرَاءَ	مِفْصَلَا
جیسا کہ	خالی ہوا	سے	تمام	عیب	جوڑ

پوری توجہ کے ساتھ ان اشعار کو معانی کا جامہ پہنایا گیا ہے جیسا کہ ہر عیب سے قافیہ کے اعتبار سے خالی ہیں۔

(۱۱۶۳) وَتَمَّتْ بِحَمْدِ اللّٰهِ فِی الْخَلْقِ سَهْلَةً

مُنَزَّهَةً عَنْ مَنْطِقِ الْهُجْرِ مِقْوَلَا

وَتَمَّتْ	بِحَمْدِ اللّٰهِ	فِیْ	اَلْخَلْقِ	سَهْلَةً
اور پورا ہوا	اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ساتھ	میں	بناوٹ	سہل

مُنَزَّهَةً	عَنْ	مَنْطِقِ	اَلْهُجْرِ	مِقْوَلَا
پاک	سے	گفتگو	فحش	باعتبار زبان

قصیدہ بحمد اللہ تعالیٰ مکمل ہوا۔ جو اپنی تخلیق میں نہایت سہل ہے ہر اس بات سے پاک ہے جو زبان کے اعتبار سے ناشائستہ ہو۔

(۱۱۶۴) وَلٰكِنَّهَا تَبْغِی مِنَ النَّاسِ كُفُؤَهَا

اَخَاثِقَةٍ یَعْفُوْ وَیُغْضِیْ تَجَمُّلَا

وَلٰكِنَّهَا	تَبْغِی	مِنْ	اَلنَّاسِ	كُفُؤَهَا
اور لیکن یہ	چاہتا ہے	سے	لوگوں	اس کا مماثل

اَخَاثِقَةٍ	یَعْفُوْ	وَیُغْضِی	تَجَمُّلَا
قابل وثوق	درگزر کرتا ہے	اور چشم پوشی اختیار کرتا ہے	لطف ومہربانی کرنا

لیکن یہ قصیدہ انسانوں میں سے وہ انسان چاہتا ہے جو اس کا مماثل ہو قابل وثوق ہو درگزر کرتا ہو۔ اور اخلاق جمیلہ کی وجہ سے چشم پوشی اختیار کرتا ہو۔

(۱۱۶۵) وَلَیْسَ لَهَا اِلَّا ذُنُوْبُ وَلِیِّهَا

فَیَا طَیِّبَ الْاَنْفَاسِ اَحْسِنْ تَاَوُّلَا

وَلَيْسَ	لَهَا	اِلَّا	ذُنُوْبُ وَلِيِّهَا
اور نہیں ہے	اس کے لیے	مگر	اس کے ولی کے گناہ

فَيَا	طَيِّبَ	اَلْاَنْفَاسِ	اَحْسِنْ	تَاَوُّلَا
پس اے	پاک	خوشبوؤں والا	اچھا ہو	توجیہ

اس قصیدہ کے لیے مماثل نہ ملنے کی وجہ اور تو کچھ نہیں مگر اس کے ناظم کے گناہ ہیں پس اے بہترین عادت کے مالک تو کوئی اچھی توجیہ اختیار کر۔

١١٦٦ وَقُلْ رَحِمَ الرَّحْمٰنُ حَيًّا وَّمَيِّتًا
فَتًى كَانَ لِلْاِنْصَافِ وَالْحِلْمِ مَعْقِلَا

وَقُلْ	رَحِمَ	اَلرَّحْمٰنُ	حَيًّا	وَمَيِّتًا
اور تو کہہ	رحم فرمائے	مہربان	زندہ	اور مردہ
فَتًى	كَانَ	لِلْاِنْصَافِ	وَالْحِلْمِ	مَعْقِلَا
جوان	جو ہو	انصاف کے لیے	اور بردباری	قلعہ

اور کہو کہ اللہ تعالیٰ مہربان رحم فرمائے ہر اس جوان پر خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ جو انصاف وحلم کا قلعہ ہو۔

١١٦٧ عَسَى اللّٰهُ يُدْنِي سَعْيَهُ بِجَوَازِهِ
وَاِنْ كَانَ زَيْفًا غَيْرَ خَافٍ مُزَلَّلَا

عَسٰى	اَللّٰهُ	يُدْنِي	سَعْيَهُ	بِجَوَازِهِ
امید ہے	اللہ تعالیٰ	قریب کرے گا	اس کی کوشش	اپنے انعام کے ساتھ
وَاِنْ	كَانَ	زَيْفًا	غَيْرَ خَافٍ	مُزَلَّلَا
اور اگر چہ	ہے	کھوٹی	پوشیدہ نہیں ہے	ناقص کی ہوئی

امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ناظمؒ کی مساعی کو اپنے انعام سے قریب فرمائے گا۔ اگرچہ نظم واضح طور پر کھوٹی اور لغزشوں میں ڈوبی ہوئی ہے۔

۱۱۶۸ فَيَا خَيْرَ غَفَّارٍ وَيَا خَيْرَ رَاحِمٍ
وَيَا خَيْرَ مَأْمُولٍ جَدًا وَّتَفَضُّلَا

فَيَا خَيْرَ	غَفَّارٍ	وَيَا خَيْرَ	رَاحِمٍ
پس اے بہترین	بخشنے والا	اور اے بہترین	رحم فرمانے والا
وَيَا خَيْرَ	مَأْمُولٍ	جَدًا	وَتَفَضُّلَا
اور اے بہترین	امید کیا گیا	بخشش	اور فضل کرنا

پس اے بہترین مغفرت، اور اے بہترین رحم فرمانے والے، اور بخشش و فضل کے لحاظ سے اے بہترین امید گاہ۔

۱۱۶۹ أَقِلْ عَثْرَتِي وَانْفَعْ بِهَا وَبِقَصْدِهَا
حَنَانَيْكَ يَا أَللّٰهُ يَا رَافِعَ الْعُلَا

أَقِلْ	عَثْرَتِي	وَانْفَعْ	بِهَا	وَبِقَصْدِهَا
معاف فرما	میری لغزش	اور نفع دے	اس سے	اور اس کے مقصود سے

حَنَانَيْكَ	يَا أَللّٰهُ	يَا رَافِعَ الْعُلَا
اپنی دو مہربانیاں	اے اللہ تعالیٰ	اے آسمانوں کو اونچا کرنے والے

میری لغزشوں کو معاف فرما اور اس قصیدہ سے نفع عام کر۔ اور قصیدہ سے مقصود تیری بار بار شفقتوں کی خواہش ہے۔ اے اللہ! اے آسمانوں کو بلندی بخشنے والے!

۱۱۷۰ وَآخِرُ دَعْوَانَا بِتَوْفِيقِ رَبِّنَا
أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَحْدَهُ عَلَا

وَآخِرُ	دَعْوَانَا	بِتَوْفِيقِ رَبِّنَا
اور آخری	ہماری پکار	اپنے رب کی توفیق سے

اَنْ	اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	اَلَّذِی	وَحْدَهٗ	عَلَا
کہ	تمام تعریفیں	اللہ کیلئے	جو	اکیلا	عالی ہوا

اپنے رب کی توفیق سے ہمارا آخری مدعا یہ ہے کہ تمام ستائش اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو اکیلا ہے عالی ہے۔

(۱۱۷۱) وَبَعْدُ صَلَاةُ اللّٰهِ ثُمَّ سَلَامُهٗ

عَلٰی سَيِّدِ الْخَلْقِ الرِّضَا مُتَنَخَّلَا

وَبَعْدُ	صَلَاةُ اللّٰهِ	ثُمَّ	سَلَامُهٗ
اور بعد	اللہ کی رحمت	پھر	اس کا سلام

عَلٰی	سَيِّدِ الْخَلْقِ	اَلرِّضَا	مُتَنَخَّلَا
پر	مخلوق کے سردار	پسندیدہ	منتخب کیے گئے

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلام ہوں اس سید الکائنات ﷺ پر جو منتخب ہونے میں پسندیدہ ہیں۔

(۱۱۷۲) مُحَمَّدِ نِ الْمُخْتَارِ لِلْمَجْدِ كَعْبَةً

صَلَاةً تُبَارِی الرِّيحَ مِسْكًا وَمَنْدَلَا

مُحَمَّدِ	اَلْمُخْتَارِ	لِلْمَجْدِ	كَعْبَةً
محمد ﷺ	منتخب کیے گئے	شرف کے لیے	کعبہ

صَلَاةً	تُبَارِی	اَلرِّيحَ	مِسْكًا	وَمَنْدَلَا
ایسی رحمتیں	مقابلہ کریں	خوشبو	مشک	اور مندل

یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو منتخب ہیں اور شرف کے لیے کعبہ ہیں۔ ایسی رحمتیں جو مشک و مندل کی خوشبو سے مقابلہ کریں۔

(۱۱۷۳) وَتُبْدِیْ عَلٰی اَصْحَابِہٖ نَفَحَاتِھَا
بِغَیْرِ تَنَاہٍ زَرْنَبًا وَقَرَنْفُلَا

وَتُبْدِیْ	عَلٰی	اَصْحَابِہٖ	نَفَحَاتِھَا
اور ظاہر کرے	پر	ان کے اصحابؓ	اپنی خوشبوئیں

بِغَیْرِ تَنَاہٍ	زَرْنَبًا	وَقَرَنْفُلَا
بغیر ختم ہونے کے	زرنب	اور لونگ

اور یہ رحمتیں آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم پر بے شمار اپنی خوشبوئیں زرنب و لونگ کی سی ظاہر کریں۔

بحمدہ تعالیٰ ماہ آخر محرم الحرام ۱۳۸۴ھ میں شرح و ترجمہ سے فراغت ہوئی اللہ تعالیٰ قبول فرما کر نفع عام کا ذریعہ بنائے۔

العاجز: (القاری المقری) اظہار احمد تھانویؒ

مدرسہ تجوید القرآن

کوچہ کندی گراں لاہور۔

۸ جون ۱۹۶۴ء

اساتذہ ومشائخ کی تقریر وتحریر سے استفادہ کئے ہوئے کچھ ضروری فوائد

﴿قراءت روایت اور طریق﴾

جو اختلاف ائمہ قراءت سبعہ میں سے کسی کی طرف منسوب ہو اس کو قراءت اور جو ان کے راویوں کی طرف منسوب ہو اس کو روایت اور جو ان راویوں سے نیچے کے طبقہ کی طرف منسوب ہو اس کو طریق کہتے ہیں۔

﴿خلاف واجب اور خلاف جائز﴾

جو اختلاف بطور تخییر کے ہو اس کو وجہ کہتے ہیں۔ پھر قراءت، روایت اور طریق کے اختلافات کو خلاف واجب اور وجوہ کے اختلافات کو خلاف جائز کہتے ہیں۔

سبعہ قراءت کی تکمیل کے لئے خلاف واجب میں ہر قاری کے اختلاف کی تمام صورتوں کو پڑھنا ضروری ہے اگر کوئی قراءت یا روایت یا طریق رہ جائے تو سبعہ قراءت ناقص رہے گی اسی طرح اگر ایک قاری کی پوری قراءت پڑھنا چاہیں تو اس کے دونوں راویوں کی روایتوں کا پڑھنا ضروری ہے، ورنہ قراءت ناقص رہے گی۔ اسی طرح اگر کسی قاری کے صرف ایک راوی کی پوری روایت پڑھنا چاہیں تو ہر طریق کا پڑھنا ضروری ہے۔ اگر کوئی طریق رہ جائے گا تو اس راوی کی روایت پوری نہ ہو گی۔ اسی طرح اگر کسی راوی کے ایک ہی طریق کو پورا کرنا چاہیں اور اس طریق سے مختلف صورتیں ثابت ہوں، تو اس طریق کی تکمیل کیلئے ان تمام صورتوں کا پڑھنا ضروری ہے۔ ورنہ وہ طریق پورا نہ ہوگا۔

بخلاف 'خلاف جائز' کے، کہ تمام وجوہ میں سے کسی ایک وجہ کا پڑھ لینا کافی ہے۔ تمام وجوہ کو جمع کرنے کی ضرورت نہیں،

البتہ اگر افادہ یا استفادہ کی نیت سے جمع کر لے تو کوئی حرج نہیں۔

خلاف واجب کی صورت میں جو قراءت یا روایت یا طریق پڑھنا شروع کرے ہر جگہ اسی کی پابندی ضروری ہے' ایک قراءت کو دوسری قراءت کے ساتھ یا ایک روایت کو دوسری روایت کے ساتھ یا ایک طریق کو دوسرے طریق کے ساتھ خلط کرنا جائز نہیں۔ ورنہ کذب لازم آئے گا۔

﴿فائدہ﴾

تعوذ وتسمیہ وابتداء قراءت کے وصل وفصل کی وجوہ' اسی طرح وقف میں اسکان وروم واشمام کی وجوہ' اسی طرح مد عارض' مد لین لازم وعارض میں قصر وتوسط وطول کی وجوہ' نیز امام حمزہ وہشام کے لئے مہموز پر وقف کرنے کی وجوہ یہ سب خلاف جائز ہیں۔

﴿جمع قراءت﴾

چند قراءتوں کو جمع کرنے کے تین طریقے مروج رہے ہیں۔

﴿اول﴾ یہ کہ سب سے اول قالون کی روایت پڑھنا شروع کریں اور آیت یا علامت وقف پر وقف کر کے یہ دیکھیں کہ ان کے ساتھ شروع سے آخر تک کوئی شریک ہے یا نہیں؟ اگر کوئی شریک ہے تو اس سے بھی ساتھ کے ساتھ فراغت ہو گئی' اب جتنے باقی رہ گئے ہیں' ان میں سے جو ترتیب میں مقدم ہے اس کے لئے پھر وہیں سے شروع کریں' جہاں سے پہلے شروع کیا تھا اور وہیں جا کر وقف کریں جہاں پہلے وقف کیا تھا' اور پھر یہاں بھی دیکھ لیں کہ ان کے ساتھ اول سے آخر تک کوئی شریک ہے یا نہیں؟ جو شریک ہو اس سے بھی اپنے کو فارغ سمجھیں پھر باقی میں سے جو ترتیب میں مقدم ہو اس کے لئے بھی وہیں سے پڑھیں' غرض اسی طرح سب کے لئے پورا پڑھیں' اور جو شریک ہوتا جائے اس کو چھوڑتے جائیں۔ اس کو جمع وقفی کہتے ہیں۔

﴿دوم﴾ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جو راوی مقدم ہو اس کی نیت سے پڑھنا شروع کرے اور جب لفظ مختلف فیہ پر پہنچے تو جمیع قراء کے اختلافات کو ترتیب وار پورا کر کے آگے بڑھے' اسی طرح ہر لفظ مختلف فیہ پر پہنچ کر اس کی تمام صورتوں کو وہیں کے وہیں پورا کرتا جائے اور ترتیب کا لحاظ رکھے' اور اگر کسی لفظ میں دوسرے لفظ کے ساتھ ملا کر پڑھنے میں اختلاف پیدا ہو تو ہر مرتبہ ان دونوں لفظوں کو ملا کر پڑھنا ضروری ہے جیسے مد منفصل وغیرہ۔ اس طریقہ کو جمع حرفی کہتے ہیں۔

﴿سوم﴾ تیسرا طریقہ یہ ہے کہ اول جو راوی مقدم ہے اس کی روایت پڑھے اور آیت یا کسی علامت وقف پر وقف کر کے یہ دیکھ لے کہ کوئی قاری یا راوی شریک ہوا یا نہیں؟ جو شریک ہوا اس سے فراغت ہوئی اور جو باقی رہ گئے ہوں ان میں قراء و رواۃ کی ترتیب سے قطع نظر کر کے یہ دیکھنا چاہیے کہ شروع آیت سے جہاں سے پڑھنا شروع کیا ہے زیادہ دور تک کون

موافق اور شریک ہے؟ یعنی ختم آیت کے قریب جس کا اختلاف ہوا اس کو اسی لفظ سے جہاں سے وہ اختلاف شروع ہے پڑھ کر آخر تک پورا کرے اور پھر یہ دیکھ لے کہ اس کا کوئی شریک و مندرج ہوا یا نہیں؟ جو شریک ہوا اس سے بھی فراغت ہوگئی' پھر جو باقی رہ گئے ہوں ان میں سے دیکھے کہ کس کا اختلاف محل وقف سے زیادہ قریب ہے' جس کا اختلاف قریب ہو اس کو محل اختلاف سے پڑھنا شروع کر کے محل وقف تک پڑھے۔ غرض اسی طرح الاقرب فالاقرب پڑھتا جائے' اور ہر دفعہ یہ غور کرے کہ کوئی مندرج ہوا یا نہیں جو مندرج ہو چکا ہوا اس کے لئے مستقلاً پڑھنے کی ضرورت نہیں اور اگر محل اختلاف واحد ہوں اور ایک سے زائد قاری یا راوی کا اختلاف شروع ہو اور وہ آپس میں مختلف ہوں اس وقت قراء و رواۃ کی ترتیب کا لحاظ کرتے ہوئے ترتیب میں جو مقدم ہو اسی کے لیے پڑھے۔ اس طریقہ کو جمع الجمع کہا جاتا ہے اور جمع مرکب بھی کہتے ہیں۔

ان مذکورہ تینوں طریقوں میں اصل تو پہلا ہی ہے' لیکن آج کل اختصار کی غرض سے جمع الجمع ہی اکثر پڑھتے ہیں۔ علامہ جزری ؒ کے دور سے اکثر یہی رائج ہے۔ اجراء کی مثالیں رسالہ تنشیط الطبع مؤلفہ حکیم الامت حضرت مولانا تھانویؒ میں دیکھنی چاہئیں۔

﴿مدلین مد بدل اور ذوات الیاء﴾

ورشؒ کے لئے مدلین' مد بدل اور ذوات الیاء کے اجتماع کی صورتوں میں جس قدر وجوہ ضربی پیدا ہو سکتی ہیں' ان میں سے بعض صورتوں میں بعض وجہیں ناجائز بھی ہیں۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہر صورت کے وجوہ جائزہ اور غیر جائزہ کو نقشوں کی صورت میں مع امثلہ کے تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے۔

اس اجتماع کی کل بارہ صورتیں ہیں جو حسب ذیل ہیں:

﴿شکل اول﴾

تعداد وجوہ		لین مقدم	بدل مؤخر	مثال
وجوہ جائزہ	۱	توسط	قصر	اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
	۲	توسط	توسط	
	۳	توسط	طول	
	۴	طول	طول	
وجوہ غیر جائزہ	۱	طول	قصر	
	۲	طول	توسط	

﴿شکل دوئم﴾

تعداد وجوہ		بدل مقدم	لین مؤخر	مثال
وجوہ جائزہ	۱	قصر	توسط	وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا
	۲	توسط	توسط	
	۳	طول	توسط	
	۴	طول	طول	
وجوہ غیر جائزہ	۱	قصر	طول	
	۲	توسط	طول	

﴿شکل سوئم﴾

تعداد وجوہ		لین مقدم	یائی مؤخر	مثال
وجوہ جائزہ	۱	توسط	فتحہ	وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى۔
	۲	توسط	تقلیل	
	۳	طول	فتحہ	
	۴	طول	تقلیل	

﴿نوٹ﴾ وجوہ غیر جائزہ کوئی نہیں۔

﴿شکل چہارم﴾

تعداد وجوہ		یائی مقدم	لین مؤخر	مثال
وجوہ جائزہ	۱	فتحہ	توسط	عَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا
	۲	فتحہ	طول	
	۳	تقلیل	توسط	
	۴	تقلیل	طول	

﴿نوٹ﴾ وجوہ غیر جائزہ کوئی نہیں۔

شکل پنجم

تعداد وجوہ		بدل مقدم	یائی مؤخر	مثال
وجوہ جائزہ	۱	قصر	فتحہ	وَیَکْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ
	۲	توسط	تقلیل	
	۳	طول	فتحہ	
	۴	طول	تقلیل	
وجوہ غیر جائزہ	۱	قصر	تقلیل	
	۲	توسط	فتحہ	

شکل ششم

تعداد وجوہ		یائی مقدم	بدل مؤخر	مثال
وجوہ جائزہ	۱	فتحہ	قصر	فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ
	۲	فتحہ	طول	
	۳	تقلیل	توسط	
	۴	تقلیل	طول	
وجوہ غیر جائزہ	۱	فتحہ	توسط	
	۲	تقلیل	قصر	

شکل ہفتم

تعداد وجوہ		یائی	بدل	لین	مثال
وجوہ جائزہ	۱	فتحہ	قصر	توسط	اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَ
	۲	فتحہ	طول	توسط	نَکْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَھُمْ وَ
	۳	فتحہ	طول	طول	کُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰہُ فِیْٓ اِمَامٍ

وجوہ جائزہ	۴	تقلیل	توسط	توسط	مُّبِيْنٍ؏
	۵	تقلیل	طول	توسط	
	۶	تقلیل	طول	طول	
وجوہ غیر جائزہ	۱	فتحہ	قصر	طول	
	۲	فتحہ	توسط	توسط	
	۳	فتحہ	توسط	طول	
	۴	تقلیل	قصر	توسط	
	۵	تقلیل	قصر	طول	
	۶	تقلیل	توسط	طول	

شکل ہشتم

تعداد وجوہ		یائی	لین	بدل	مثال
وجوہ جائزہ	۱	فتحہ	توسط	قصر	فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَیْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ–
	۲	فتحہ	توسط	طول	
	۳	فتحہ	طول	طول	
	۴	تقلیل	توسط	توسط	
	۵	تقلیل	توسط	طول	
	۶	تقلیل	طول	طول	
وجوہ غیر جائزہ	۱	فتحہ	توسط	توسط	
	۲	فتحہ	طول	قصر	
	۳	فتحہ	طول	توسط	
	۴	تقلیل	توسط	قصر	
	۵	تقلیل	طول	قصر	
	۶	تقلیل	طول	توسط	

﴿شکل نہم﴾

تعداد وجوہ		بدل	لین	یائی	مثال
وجوہ جائزہ	۱	قصر	توسط	فتحہ	فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔
	۲	توسط	توسط	تقلیل	
	۳	طول	توسط	فتحہ	
	۴	تول	توسط	تقلیل	
	۵	طول	طول	فتحہ	
	۶	طول	طول	تقلیل	
وجوہ غیر جائزہ	۱	قصر	توسط	تقلیل	
	۲	قصر	طول	فتحہ	
	۳	قصر	طول	تقلیل	
	۴	توسط	توسط	فتحہ	
	۵	توسط	طول	فتحہ	
	۶	توسط	طول	تقلیل	

﴿شکل دہم﴾

تعداد وجوہ		لین	بدل	یائی	مثال
وجوہ جائزہ	۱	توسط	قصر	فتحہ	اِنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِیْ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِی النَّارِ ۝
	۲	توسط	توسط	تقلیل	
	۳	توسط	طول	فتحہ	
	۴	توسط	طول	تقلیل	
	۵	طول	طول	فتحہ	
	۶	طول	طول	تقلیل	

وجوہ غیر جائزہ	۱	توسط	قصر	تقلیل	
	۲	توسط	توسط	فتحہ	
	۳	طول	قصر	فتحہ	
	۴	طول	قصر	تقلیل	
	۵	طول	توسط	فتحہ	
	۶	طول	توسط	تقلیل	

﴿شکل یازدہم﴾

تعداد وجوہ		لین	یائی	بدل	مثال
وجوہ جائزہ	۱	توسط	فتحہ	قصر	وَ اعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ۔
	۲	توسط	فتحہ	طول	
	۳	توسط	تقلیل	توسط	
	۴	توسط	تقلیل	طول	
	۵	طول	فتحہ	طول	
	۶	طول	تقلیل	طول	
وجوہ غیر جائزہ	۱	توسط	فتحہ	توسط	
	۲	توسط	تقلیل	قصر	
	۳	طول	فتحہ	قصر	
	۴	طول	فتحہ	توسط	
	۵	طول	تقلیل	قصر	
	۶	طول	تقلیل	توسط	

شکل دوازدہم

تعداد وجوہ		بدل	یائی	لین	مثال
وجوہ جائزہ	۱	قصر	فتحہ	توسط	وَ اٰتَيْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا۔
	۲	توسط	تقلیل	توسط	
	۳	طول	فتحہ	توسط	
	۴	طول	فتحہ	طول	
	۵	طول	تقلیل	توسط	
	۶	طول	تقلیل	طول	
وجوہ غیر جائزہ	۱	قصر	فتحہ	طول	
	۲	قصر	تقلیل	توسط	
	۳	قصر	تقلیل	طول	
	۴	توسط	فتحہ	توسط	
	۵	توسط	فتحہ	طول	
	۶	توسط	تقلیل	طول	

ماہرین سے استفادہ

علم القراءت علوم منقولہ میں سے ہے۔فن میں کمال جب ہی پیدا ہوسکتا ہے کہ کافی عرصہ ماہر اساتذہ و مشائخ سے استفادہ میں گزارا جائے۔ نیز اس فن کو شروع کرنے سے پہلے علم تجوید، صرف نحو اور ادب میں مہارت ہونی بھی ضروری ہے۔ خالی تراجم اور شروحات دیکھ کر اس فن کو پڑھنے پڑھانے کی کوشش کرنا بدترین بددیانتی ہے۔صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنخضرت ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں (یعنی تمہیں قرآن سکھاؤں) حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر فرمایا ہے؟ فرمایا: ہاں! تمہارا نام لیا ہے۔حضرت ابی رضی اللہ عنہ یہ سن کر (خوشی میں) آبدیدہ ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی تعلیم کا حکم فرمایا چنانچہ حضرت ابیؓ نے تجوید اور قراءت متواترہ

اسی طریقہ سے حفظ وضبط کے ساتھ پڑھیں۔ جس طرح آنحضرت ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پڑھی تھیں، استفادہ میں پوری سعی سے کام لیا حتیٰ کہ اعلیٰ درجہ کے حافظ اور تمام قراءات کے قاری ہو گئے۔ اس غایت عظمیٰ کو پا لینے ہی کا نتیجہ تھا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اَقْرَؤُكُمْ اُبَیٌّ (مسلم) تم میں سب سے بڑے قاری ابیؓ ہیں۔ پھر حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے بے شمار صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم نے پڑھا۔ اسی طرح اسلاف سے اخلاف باقاعدہ پڑھتے چلے آئے۔ حتیٰ کہ یہ علوم قراءات امت میں تواتر کے ساتھ خوب پھیلے۔

دس ائمہ قراءات میں سے نو ائمہ کی قراءتوں کا سلسلہ سند حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ مشائخ سے استفادہ کا یہ سلسلہ جو حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے چلا تھا وہ باقاعدہ چلتا رہا اور آج تک بحمد اللہ قائم ہے۔ مگر اب کچھ لوگوں نے تراجم وغیرہ کی مدد سے تجوید وقراءات کی تعلیم وتدریس کا سلسلہ قائم کیا ہے جو نہایت مذموم وقبیح ہے۔

الشیخ محمد علی بن خلف الحسینی اپنی کتاب ''القول السدید فی بیان حکم التجوید'' میں فرماتے ہیں:

ع مَنْ يَّاْخُذُ الْعِلْمَ عَنْ شَيْخٍ مُّشَافَهَةً
يَكُنْ عَنِ الزَّيْغِ وَالتَّصْحِيفِ فِيْ حَرَمٍ

''یعنی جو مشائخ کی خدمت میں رہ کر ان کی زبانی استفادہ کرتا ہے وہ گمراہی اور تحریف سے محفوظ رہتا ہے۔''

وَمَنْ يَّكُنْ اٰخِذًا لِّلْعِلْمِ مِنْ صُحُفٍ
فَعِلْمُهٗ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَالْعَدَمِ

''اور جو شخص محض کتابوں سے علم حاصل کرتا ہے، اہل علم کے نزدیک اس کا وہ تمام علم لاشئی اور بے حقیقت ہے۔''

﴿قراءات کا نزول﴾

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی جماعت سے نہایت صحت کے ساتھ بتواتر ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔ (متفق علیہ)

یعنی قرآن مجید سات لغات پر اتارا گیا ہے۔ ان میں سے جو تمہارے لئے آسان ہو اسی میں پڑھ لو۔

امام شمس الدین محمد بن الجزری رحمۃ اللہ نشر میں فرماتے ہیں کہ امام کبیر ابو عبد اللہ قاسم بن سلامؒ نے بصراحت لکھا ہے کہ یہ حدیث آنحضرت ﷺ سے متواتر ہوئی ہے اور میں نے اس حدیث کے تمام طرق کو ایک مستقل کتاب میں جمع کیا تو معلوم ہوا کہ اس کے راوی حضرت عمر فاروق، ہشام بن حکیم بن حزام، عبد الرحمٰن بن عوف، ابی بن کعب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابو ہریرہ، عبد اللہ بن عباس، ابو سعید خدری، حذیفہ بن الیمان، ابو بکرہ، عمرو بن عاص، زید بن ارقم، انس بن مالک، سمرہ بن جندب،

عمرو بن ابی سلمہ، ابوجہم، ابوطلحہ انصاری اور ام ایوب انصاریہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔

حافظ ابو یعلی موصلی اپنی مسند کبیر میں روایت فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منبر پر خطبہ کے دوران فرمایا کہ ذرا وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث سنی ہو کہ ''یہ قرآن سات لغات میں اترا ہے اور ہر لغت شافی وکافی ہے۔'' اس پر بے شمار لوگ کھڑے ہو گئے اور شہادت دی کہ آنحضرت ﷺ نے واقعی ایسا فرمایا ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھیک کہتے ہو اور گواہ رہو کہ میں بھی اس کے حق ہونے کی گواہی دیتا ہوں۔

''احرف سبعہ'' کی تشریح میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ جن کی تعداد چالیس سے بھی اوپر پہنچتی ہے لیکن ان سب میں صحیح ترین اور حقیقت سے زیادہ قریب یہ ہے کہ اس سے سات لغات مراد ہیں، بیہقی، ابہری، صاحب نشر، علامہ ابن حجر، صاحب قاموس اور اکثر علماء کی یہی رائے ہے۔ یعنی قراءات متواترہ کے اختلافات عرب کے سات لغات سے باہر نہیں ہیں، یعنی لغت قریش، ہذیل، ثقیف، ہوازن، کنانہ، تمیم اور یمن۔

اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ قرآن کے ''سبعہ احرف'' اترنے کی حکمت یہ بتلائی گئی کہ قرآن کے تکلم میں تمام اہل عرب کو تخفیف وآسانی میسر ہو سکے۔ چنانچہ صحیح احادیث میں وارد ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ شروع میں اللہ تعالیٰ نے قرآن ایک لغت پر نازل فرمایا تو میں نے درخواست کی یارب! امت پر آسانی کیجئے۔ یہ درخواست بار بار کی گئی۔ حتیٰ کہ سات لغات پر پڑھنے کی اجازت ہو گئی۔

بہر حال اس اختلاف کی نوعیت یہ ہے کہ ادا کے سات مختلف طریقے آنحضرت ﷺ سے منصوص ہو کر بتواتر پہنچے ہیں۔

لہٰذا یہ اختلاف تنوع ہے نہ کہ اختلاف تضاد و تناقض، کیونکہ ایسا اختلاف کلام اللہ میں محال ہے فرمایا گیا ہے۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا۔

امام ابو عبداللہ بن قتیبہ کتاب المشکل میں فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سہولت بہم پہنچائی گئی کہ آنحضرت ﷺ کو حکم فرمایا ہر امت کو اس کے لغت وعادت کے مطابق کلمات قرآنیہ پڑھائیے۔ چنانچہ بنی تمیم قِيْلَ و غِيْضَ میں کسرہ کو ضمہ کے اشمام کے ساتھ بولتے تھے، اسی طرح کچھ قبائل میں لَا تَاْمَنَّا جیسے کلمات میں ادغام کے ساتھ اشمام ہوتا تھا، اور کچھ قبائل میم جمع میں صلہ کرتے تھے۔ کچھ قبائل قَدْ اَفْلَحَ، قُلْ اُوْحِيَ وغیرہ میں نقل حرکت کرتے تھے، کچھ مُوْسٰى، عِيْسٰى وغیرہ ذوات الیاء میں امالہ کرتے تھے۔ کچھ خَبِيْرًا وغیرہ کی راء کو ترقیق سے پڑھتے تھے۔ اسی طرح بعض قبائل صَلٰوة، طَلَاق وغیرہ میں لام کو پُر کرتے تھے۔ ان سب قبائل کو اپنے اپنے اسلوب وعادات کے مطابق پڑھنے کی اجازت دی گئی۔

دوسری بات یہ ہے کہ قرآن حکیم نے اہل عرب کو اپنی مثال لانے کا چیلنج کیا ہے اور فرمایا کہ جس قدر معاونین ومددگار جمع کر سکتے ہو کرو۔ تم سب مل کر قرآن جیسا کلام نہیں لا سکتے ہو۔ سبع احرف سے قرآن کے طرز ادا میں وسعت ہو گئی۔ اب اس

چیلنج کے مخاطب صرف قریش ہی نہیں، ہذیل، کنانہ، تمیم وغیرہ تمام قبائل عرب ہو گئے۔ اب کسی قبیلہ کو یہ کہنے کی گنجائش نہ رہی کہ اگر قرآن ہماری لغت پر اترتا تو ہم اس کا مقابلہ (نعوذ باللہ) کر سکتے تھے۔

جب یہ ثابت ہو گیا کہ یہ قراءات متواتر ہیں تو ان کا قبول کرنا واجب اور ان کا انکار حرام ہے۔ کسی شخص کے لیے جو صدق دل سے مسلمان ہے۔ اس کی گنجائش نہیں کہ قراءات کا رد کرے، کیونکہ ہر قراءت قرآن ہے۔

اور اس سے یہ بھی واضح ہو جانا چاہیے کہ اختلاف قراء اختلاف فقہاء سے جداگانہ چیز ہے۔ اختلاف قراء تمام حق وصواب اور منزل من اللہ ہے جس میں شک کی قطعاً گنجائش نہیں۔ اور اختلاف فقہاء اختلاف اجتہادی ہے کہ نفس الامر میں حق ایک ہوتا ہے اور ہر مذہب دوسرے کی نسبت سے صواب ہوتا ہے، مگر ظنی طور پر اس میں خطا کا احتمال بھی ہوتا ہے۔ لیکن ہر قراءت دوسری قراءت کی نسبت حق وصواب اور فی نفس الامر قطعی اور یقینی ہوتی ہے۔ جس پر ایمان واعتقاد ضروری ہوتا ہے۔

اور قراءت کی نسبت جو کسی صحابی یا امام کی طرف کی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ صحابی یا امام اس قراءت کے سب سے بہتر حافظ وضابط تھے۔ اسی طرح قراء یا رواۃ کی طرف نسبت اس لئے ہوئی کہ انہوں نے اپنی عمروں کو اس قراءت یا روایت کے پڑھانے میں فنا کر دیا، ان کی ملازمت ودوام کی وجہ سے ان کی طرف نسبت کی جانے لگی۔ یہ مطلب نہیں کہ انہوں نے اپنی رائے، اجتہاد اور اختراع سے یہ قراءات تجویز کر لی تھیں۔ (واللہ اعلم)

العبد (القاری المقری) اظہار احمد تھانوی عفا اللہ عنہ

صدر شعبہ تجوید وقراءت مدرسہ تجوید القرآن

رنگ محل لاہور

استاذ قراءت وعلوم اسلامیہ

انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

الحمد للہ والمنہ "شرح الشاطبیہ" کی تصحیح وپروف ریڈنگ سے مورخہ ۱۸ ستمبر ۲۰۰۵ء بروز اتوار مطابق ۱۳ شعبان المعظم ۱۴۲۶ھ فراغت ہوئی۔

العبد (قاری) نجم الصبیح التھانوی عفی عنہ

سوانح حیات

شیخ القراء والمجودین قاری اظہار احمد التھانویؒ

آپ ۹ ذیقعدہ ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۹۳۰ء بروز منگل مشہور قصبے تھانہ بھون ضلع سہارنپور میں پیدا ہوئے والد ماجد کا نام حافظ محمد اعجاز احمد تھانویؒ تھا۔

ابتدائی تعلیم مدرسہ امداد العلوم جو خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون میں قائم تھا شروع ہوئی دس سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا' حفظ کے استاد خلیفہ اعجاز احمد صاحبؒ تھے۔ اس مدرسہ میں آپ نے فارسی' تاریخ' سیرت مبارکہ' حساب' خوشخطی' ابتدائی عربی' ادب' منطق' فقہ' کافیہ' فصول اکبری اور نفحۃ الیمن پڑھیں۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا محی الدین بنگالی۔ مولانا محمد شریف صاحب۔ مولانا محمد عمران صاحب۔ مولانا امیر احمد میرٹھی صاحب۔ مولانا محمد مدثر صاحب۔ حضرت مولانا مفتی محمد جمیل احمد تھانوی صاحب جیسے اکابرین شامل تھے۔

۱۳۶۳ھ میں مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور میں داخلہ لیا ۱۳۶۶ھ میں دورہ حدیث فرمایا جس میں بخاری جلد اول اور ابوداؤد شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحبؒ۔ بخاری جلد ثانی و ترمذی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبداللطیف صاحبؒ۔ مسلم وطحاوی حضرت شیخ الحدیث مولانا منظور خان صاحبؒ۔ نسائی و ابن ماجہ حضرت مولانا محمد اسعد اللہ صاحبؒ۔ طحاوی اور ترمذی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمٰن کاملپوری صاحبؒ۔ مشکوٰۃ حضرت مولانا مفتی قاری سعید احمد اجراڑوی صاحبؒ سے سماعت فرمائیں۔ ان اکابرین کے علاوہ حضرت صدیق احمد صاحب کشمیریؒ۔ مولانا ظریف احمد صاحب پور ؒ۔ مولانا امیر احمد کاندھلویؒ۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالشکور صاحب کاملپوریؒ۔ حضرت مولانا محمد زکریا قدوسی صاحبؒ اور حضرت مولانا مفتی محمود الحسن صاحب جیسے اکابرین وقت سے استفادہ فرمایا۔

شعبان ۱۳۶۶ھ میں مظاہر العلوم سے سند فراغت حاصل کی۔ اس دوران مدرسہ تجوید القرآن سہارنپور میں شیخ القراء حضرت مولانا قاری عبدالخالق صاحبؒ (برادر اکبر امام القراء حضرت قاری عبدالمالک صاحبؒ) سے بھی استفادہ فرماتے رہے۔

اکتوبر ۱۹۴۷ء میں پاکستان تشریف لائے اور مقدس مسجد پرانی انار کلی میں امامت وخطابت کا منصب سنبھال لیا۔

۱۹۵۲ء میں منشی فاضل اور ۱۹۵۴ء میں مولوی فاضل پنجاب یونیورسٹی سے کیا۔ ۱۹۵۲ء میں دار العلوم اسلامیہ پرانی انار کلی لاہور میں تدریسی خدمات انجام دینی شروع کی۔ امام القراء حضرت مولانا قاری عبدالمالک صاحبؒ دار العلوم اسلامیہ میں ۱۹۵۳ء میں تشریف لائے تو آپ نے ان سے روایت حفص۔ قراءات سبع اور قراءات عشرہ میں استفادہ

فرمایا اور سند فراغت حاصل کی نیز اپنے استاذ مرحومؒ کے نائب کے طور پر تقریباً تین سال تک خدمات انجام دیں۔

۱۹۵۸ء میں حضرت امام القراءؒ نے دار العلوم اسلامیہ سے علیحدگی اختیار فرما کر اپنا مدرسہ دار الترتیل والقراءات روڈ کا آغاز فرمایا۔ تو حضرت قاری صاحب حضرت مولانا سید داؤد غزنویؒ کی دعوت پر مدرسہ تجوید القرآن جامعہ مسجد چینیاں والی میں تشریف لے آئے۔ اور یہاں ۱۹۶۳ء تک تجوید وقراءت کی تدریسی خدمات انجام دیں۔

۳۰ دسمبر ۱۹۵۹ء مطابق ۱۳۷۹ھ بروز منگل حضرت قاری عبد المالک علیہ الرحمہ نے رحلت فرمائی۔ ۱۹۶۱ء میں مقدس مسجد کی امامت وخطابت ترک کر کے آپ نے جامع مسجد چوبرجی کوارٹرز ملتان روڈ میں امامت وخطابت کا منصب سنبھال لیا جہاں آپ اپنی رحلت ۱۹۹۱ء تک خدمات انجام دیتے رہے۔

۱۹۶۳ء میں حضرت قاری فضل کریم صاحبؒ کی دعوت پر مدرسہ تجوید القرآن رنگ محل لاہور میں تشریف لائے اور اپنی رحلت تک یہاں خدمات انجام دیتے رہے۔

۱۹۸۱ء میں انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کا آغاز ہوا تو آپ تجوید وقراءت، حدیث، تفسیر اور فقہ کے استاذ کے طور پر خدمات کی انجام دہی کے لیے مقرر ہوئے۔

۱۹۶۹ء کوالالمپور ملائیشیا اور ۱۹۸۴ء میں المملکۃ المکرمہ سعودی عرب میں عالمی مقابلہ حسن قراءت میں بطور جج کے آپ کی تقرری ہوئی۔ ۱۹۷۴ء میں حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔ ۱۹۸۸ء میں حکومت پاکستان نے آپ کو تمغہ حسن کارکردگی سے نوازا۔

۱۷ دسمبر ۱۹۹۱ء مطابق ۱۰ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ بروز منگل آپ نے رحلت فرمائی آپ کو قبرستان میانی صاحب بھاول شیر روڈ نزد چوک چوبرجی سپرد خاک کیا گیا۔

آپ کے تلامذہ کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے اور جو اندرون وبیرون ملک خدمات انجام دے رہے ہیں ان میں سے چند مشہور تلامذہ کے نام درج ذیل ہیں:

قاری عبد الرحمٰن ڈیروی صاحب۔ قاری احمد میاں تھانوی صاحب۔ قاری عطاء اللہ ڈیروی صاحب۔ قاری محمد ادریس العاصم صاحب۔ قاری عبد الباعث صاحب سواتی۔ قاری بزرگ شاہ الازہری۔ قاری تاج افسر اسلام آباد۔ قاری محمد حاجی صاحب۔ قاری محمد رمضان صاحب۔ قاری مومن شاہ صاحب اور قاری فقیر محمد مردانی وغیرہم قابل ذکر ہیں۔

آپ نے درج ذیل تصنیفات یادگار چھوڑیں:

علوم حدیث میں (۱) اخلاق محمدی۔ (۲) تقاریر ابوداؤد شریف۔ علم فقہ میں (۳) پیغام رمضان۔ تجوید میں

(۴) جمال القرآن۔ (۵) تیسیر التجوید اور (۶) ہدیۃ الوحید کے حواشی۔ (۷) مقدمۃ الجزریہ اور (۸) تحفۃ الاطفال کے تراجم۔ (۹) مجموعہ نادرہ۔ (۱۰) خلاصۃ التجوید۔ (۱۱) الرشد فی التجوید والوقف۔ (۱۲) ترجمہ الحواشی المفہمہ شرح المقدمۃ الجزریہ۔ (۱۳) الجواہر النقیہ شرح المقدمۃ الجزریہ۔ (۱۴) شرح شاطبیہ۔ (۱۵) امانیہ شرح شاطبیہ۔ (۱۶) توضیح المرام فی وقف حمزۃ و ہشام۔ (۱۷) حواشی تنشیط الطبع فی اجراء السبع۔ (۱۸) تصحیح وتبویب واضافہ تشریح المعانی شرح شاطبیہ عربی مؤلفہ حضرت قاری عبدالمالک صاحبؒ۔ (۱۹) حواشی الدرۃ شرح السمنودی۔ (۲۰) الدراری شرح الدرۃ المضیئۃ۔ (۲۱) ایضاح المقاصد شرح رائیہ۔ (۲۲) تاریخ المصحف الشریف مع حواشی و ترجمہ (۲۳) افضل الدرر شرح عقیلہ کے عربی حواشی (۲۴) مختصر شرح شاطبیہ عربی (۲۵) دائمی اوقات نماز اور سند قرآءت سے متعلق کتاب (۲۶) شجرۃ الاساتذہ جیسی علمی یادگاریں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ (۲۷) ''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ'' مصری مصنف کی کتاب کا اردو ترجمہ (۲۸) عباس محمود عقاد کی کتاب ''اللہ'' کا اردو ترجمہ اور (۲۹) ''رحمۃ الاسلام للنساء'' کا اردو ترجمہ بھی حضرت قاری صاحبؒ کے قلم سے ہے۔

آپ کی مفصل اور ضخیم سوانح تذکرہ منبع علوم وفنون کے نام سے مرتب ہوئی ہے جس میں آپ کے تلامذہ اور رفقاء کے قیمتی اور علمی مضامین شامل ہیں۔

آپ کی تاریخ وفات اس طرح ہے:

جَزَآءَ هُمُ الْمَغْفِرَةُ /۱۴۱۲ھ

قاری اظہار احمد تھانوی ''ماجد'' /۱۹۹۱

(رحمة الله تعالى عليه)

﴿فہرست جداول وتوضیح قراءت﴾

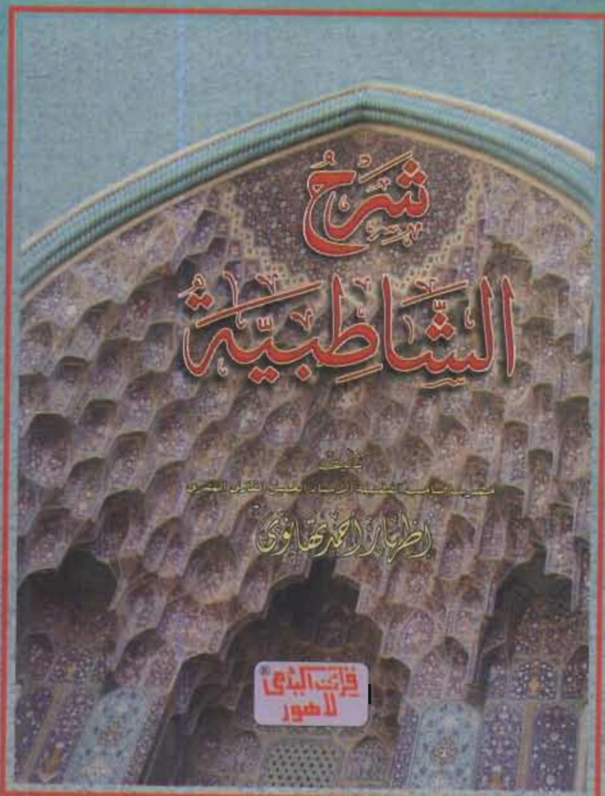
﴿فہرست جداول یاءات اضافت وزوائد﴾

☆☆☆

فہرست مضامین

فرش الحروف

☆☆☆



قراءت اکیڈمی®
28- الفضل مارکیٹ 17- اردو بازار، لاهور
Ph.: 042 - 712 24 23
Mob: 0300 - 4785910